تفہیم الاحادیث

www.KitaboSunnat.com

جلد پنجم

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

ادارہ معارفِ اسلامی منصورہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ الحشر ۵۹/۷

"جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روک دے اس سے رک جاؤ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفہیم الاحادیث

جلد پنجم

ہزاروں صفحات میں پھیلا ہوا یکجا ذخیرہ

مولانا سیّد ابو الاعلیٰ مودودیؒ

جمع وترتیب وتخریج:---عبدالوکیل علوی

ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تفہیم الاحادیث۔ جلد پنجم (معاشرت، حدود و تعزیرات)
مواد از تصنیفات	:	مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
تخریج و ترتیب	:	عبدالوکیل علوی
باہتمام	:	ادارہ معارف اسلامی۔ منصورہ، لاہور
مطبع و کمپیوٹر کمپوزنگ	:	رشید احمد چودھری، مکتبہ جدید پریس لاہور
اشاعت اول	:	جون ۱۹۹۹ء
اشاعت دوم	:	ستمبر ۲۰۰۰ء
تعداد	:	۱۰۰۰
صفحات	:	۶۵۰
قیمت	:	۳۵۰ روپے

تقسیم کنندہ:

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۳۔ سی شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور

فون ہیڈ آفس: 7669510 - 7664504

برانچ:

منصورہ ملتان روڈ ـــ لاہور ـــ 54570

فون: 448022 - 7830033 - 5419520

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

معاشرت

پیش لفظ ۱۱

باب اول

معاشرت

فصل ۱: نکاح کی ترغیب وتاکید

لفظ نکاح کے لغوی اور اصطلاحی معنی ۱۵

نکاح کی تاکید ۱۷

رہبانیت اور قطع لذات کی ممانعت ۲۱

ہر انسان پر اس کے نفس کا حق ۲۴

وہ تین آدمی جن کی مدد اللہ کے ذمہ ہے ۲۷

دنیا وآخرت کی ساری بھلائی نیک وفرمانبردار بیوی ۲۹

تجرد کی حوصلہ شکنی اور کثرتِ تعداد کی ترغیب ۳۱

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کا مسئلہ ۳۴

بدخلق بیوی ۳۷

ازدواجی تعلقات کے بگاڑ پر ابلیس کا اظہار مسرت ۳۸

فصل ۲: کفاءت کا مسئلہ

شادی بیاہ میں کفاءت کا لحاظ ۴۰

لڑکی والوں کی جانب سے پیغام نکاح ۴۴

تقریبات شادی بیاہ کی رسوم ۴۵

منگنی کی شرعی حیثیت ۴۵

فصل ۳: ولایت کا مسئلہ

ولی (سرپرست) کی ولایت ۴۷

(۲) سربراہِ مملکت کی ولایت ۴۸

عورت کی ولایت ۴۹

کیا بالغ عورت خود اپنا نکاح کر لینے کی مجاز ہے؟ ۵۱

لڑکی کے لئے تنسیخ اور استقرارِ نکاح کا استحقاق ۵۴

فصل ۴: رضاعت کا مسئلہ

نسبی اور رضاعی رشتوں کی حرمت ۵۸

محرمات کی حرمت کے وجوہ ۶۱

فصل ۵: محرم سے نکاح کا مسئلہ

ماں سے نکاح اسلامی قانون میں فوجداری جرم ۶۳

خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کا ایک مرد کے نکاح میں ہونا ۶۶

کتابیہ سے نکاح ۷۰

شہد اور حضرت ماریہ کا واقعہ ۷۲

لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنا ۷۸

نکاح شغار۔ (ادلے بدلے کا نکاح) ۸۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا کافر سے مسلمان ہونے سے سابقہ نکاح
برقرار رہ سکتا ہے ۸۵

فصل ۶: ممنوعات (وہ امور جن کی ممانعت ہے)

اپنی بیوی سے عمل قوم لوط؟ ۹۰
عمل قوم لوط کی سزا ۹۳
''ایام'' اور عورت ۹۶
بیویوں کو مارنے کی ممانعت ۹۸
عورت کے اعضاء صنفی پر نظر ڈالنا ممنوع ۱۰۲
استمنا بالید کا شرعی حکم ۱۰۳
حضرت حوا کی پیدائش ۱۰۸
آلات کے ذریعہ سے توالد و تناسل ۱۱۲
شادی بیاہ، اسلام اور آلات موسیقی ۱۱۳

فصل ۷: تحدید ازواج

رئیس طائف غیلان ثقفی کا واقعہ ۱۱۶
نوفل بن معاویہ کا واقعہ ۱۱۶

فصل ۸: مہر

شروطِ نکاح میں اہم ترین شرط ۱۲۰
مقدار مہر ۱۲۱
حد سے زیادہ مہر باندھنے کی ممانعت ۱۲۴
مہر ادا نہ کرنے کی نیت سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے ۱۲۶
مہر کی ادائیگی میں اصل تعجیل ہے یا تاجیل؟ ۱۳۱

فصل ۹: طلاق

طلاق حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ فعل ۱۳۵
طلاق کا اختیار صرف شوہر کو ہے ۱۳۷
طلاق قبل از نکاح ۱۴۱
لا طلاق الا من بعد نکاح ۱۴۳
طلاق کا صحیح طریقہ ۱۴۴

فصل ۱۰: خلع

جمیلہ بنت اُبی کا واقعۂ خلع ۱۴۶
کسی زیادتی کے بغیر خلع ۱۵۱
عدتِ خلع ۱۵۳
حبیبہ بنت سھل انصاریہ کا واقعۂ خلع ۱۵۷
خلع کا معاوضہ اپنے دیے ہوئے مال سے
زیادہ لینا ۱۵۹
طلاق اور خلع کو کھیل بنانے کی ممانعت ۱۶۰
حالتِ حیض میں طلاق کی ممانعت ۱۶۳

فصل ۱۱: طلاق ثلاثہ در مجلس واحد

(عہد رسالت اور خلافت صاحبین کے عہد میں) ۱۶۸
رُکانہ بن عبد یزید کا واقعہ ۱۶۹
چند مزید واقعات ۱۷۳
فقہاء اسلام کے نزدیک طلاق کی قسمیں ۱۷۷
حلالہ (سازشی نکاح) ۱۸۲
کرائے کا سانڈ ۱۸۳

فصل ۱۲: عدت اور نان نفقہ

عدت کہاں گزاری جائے ۱۸۹
نان نفقہ ۱۸۹
عدم نفقہ کی صورت میں تفریق ۱۹۴
متوفی حاملہ کی عدت ۱۹۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوہ حاملہ کی عدت ۲۰۴
مفقود الخبر کی بیوی کے لئے انتظار کی مدت ۲۰۸
مطلقہ مبتوتہ کا نان نفقہ ۲۰۹

فصل ۱۳: ایلاء
قرآن میں اس کا ذکر ۲۲۷
واقعۂ ایلاء کی تفصیل ۲۲۷

فصل ۱۴: ظہار
قرآن میں اس کا ذکر ۲۴۸
ظہار کا لغوی معنی اور اصل مفہوم ۲۴۹

ظہار کے چند واقعات
(۱) حضرت اوس بن صامت اور حضرت خولہؓ کا واقعہ ۲۵۰
(۲) سلمہ بن صخر بیاضی کا واقعہ ۲۶۱
(۳) ظہار کا ایک اور واقعہ ۲۶۱
(۴) اپنی بیوی کو بہن کہنا ۲۶۲

فصل ۱۵: لعان
قرآن مجید میں اس کا ذکر ۲۶۸
لعان کا حکم ۲۶۸
ہلال بن امیہ کا مقدمہ ۲۶۹
عویمر عجلانی کا مقدمہ ۲۷۴
دیگر چند مقدمات ۲۷۱
ضابطۂ لعان کی اہم دفعات ۲۷۶

فصل ۱۶: اختیارات وحقوق
مرد کے اختیارات ۲۹۶
مرد کی قوامیت ۲۹۶
مرد کے حقوق ۳۰۲
شوہر کی اطاعت کے حدود ۳۰۴
بیوی کے حقوق ۳۱۵
عورت کو جو عزو شرف عطا کیا ۳۲۱
عورت کے تمدنی حقوق ۳۲۴
عورتوں کی تعلیم ۳۲۴

فصل ۱۷: ''عزل'' کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر ۳۳۰

فصل ۱۸: متعہ کی تاریخی اور شرعی حیثیت ۳۳۹
سورۂ مومنون کی آیت ۵-۶ سے حرمتِ متعہ
پر استدلال ۳۴۴

فصل ۱۹: پردہ
انسانی تمدن کے دواہم مسائل ۳۵۵
چہرے کا پردہ ۳۵۷
امّ خلاد کا واقعہ ۳۵۷
امّ ھانئ کا واقعہ ۳۶۰
حضرت سودہ ام المومنینؓ کا واقعہ ۳۶۰
عورت کے لئے ستر کے حدود ۳۶۵
جس کپڑے میں عورت کا بدن جھلکے
اس کی ممانعت ۳۶۸
غیر محرم قریبی اعزہ سے پردہ کی صورت ۳۷۱
پردہ کے متعلق چند عملی سوالات کا جواب ۳۷۱
عورتوں کا عورتوں سے پردہ ۳۷۲
پردہ کی وجہ سے شادی کے بارے میں ایک
الجھن ۳۷۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضاعی چچا اور سالی بہنوئی کے مابین پردہ ۳۷۷

فصل ۲۰: لباس اور ستر کے احکام

کسی کے ستر پر نظر ڈالنا ۳۸۰
مردوں کے لئے ستر کے حدود ۳۸۰
فتنۂ عریانی ۳۸۵
لباس میں ننگی عورتیں ۳۸۷
دل کے چور ۳۸۹
فتنۂ نظر ۳۹۲
فتنۂ زبان ۳۹۲
استیذان ۳۹۷
مردوں کے لئے غض بصر ۴۰۰
عورتوں کے لئے غض بصر ۴۰۲
تخلیہ اور لمس کی ممانعت ۴۰۵
غیر محرم عورتوں سے بیعت ۴۰۷
محرموں اور غیر محرموں کے درمیان فرق. ۴۰۹
کن مواقع پر اجنبیہ کو دیکھنا جائز ہے؟ ۴۱۰
غیر اولی الاربۃ سے مراد کون ہیں؟ ۴۱۴
سفر کے معاملہ میں عورت پر پابندی ۴۱۸
حاجات کے لیے گھر سے نکلنے کی اجازت ۴۱۹

فصل ۲۱: عورت کا دائرہ عمل

گھر کی نگران ملکہ ۴۱۷
سفر کے معاملہ میں عورت پر پابندی ۴۱۸
حاجات کے لئے گھر سے نکلنے کی اجازت ۴۱۹
ناز و انداز سے باہر نکلنے کی ممانعت ۴۲۷
مسجد میں آنے کی اجازت اور اس کے حدود ۴۲۸
عورتوں کے مسجد میں آنے کی شرائط ۴۳۶
فتنۂ خوشبو ۴۴۴
جمعہ وعیدین میں عورتوں کی شرکت ۴۴۶
عورت اور سفر حج ۴۴۸
دوران حج نقاب ۴۴۹
حج میں عورتوں کا طریقہ ۴۵۲
زیارت قبور اور شرکت جنازات ۴۵۳
جنگ میں عورتوں کی شرکت ۴۵۹

فصل ۲۲: عائلی قوانین کے کمیشن کا سوالنامہ
اور......اس کا جواب

نکاح ۴۶۸
طلاق ۴۷۲
عورت کی طرف سے مطالبہ طلاق ۴۷۳
تعدد ازواج ۴۷۴
مہر
حضانت ۴۷۷
بیوی بچوں کا گزارہ ۴۷۷
تولیت املاک ۴۷۸
وراثت اور وصیت ۴۷۸
انفساخ نکاح بذریعہ عدالت ۴۸۰
ازدواجی اور عائلی عدالت ۴۸۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدود

باب دوم

(حدود وتعزیر)

فصل ۱: اسلام، جرم اور سزا

جرم کے مراتب ۴۸۵

اسلام میں سزا کی اصل روح ۴۸۵

اسلام کے نظام جزا اور سزا کا حیرت انگیز کرشمہ ۴۸۷

وہ گناہ جو توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں ۴۸۹

گناہ کی سزا پالینا ہی گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے ۴۹۳

قانون کی زد میں آنے سے لوگوں کو بچاؤ ۴۹۷

شریعت کی رو سے قانون کا نفاذ کس صورت میں ہوتا ہے ۵۰۱

کیا حاکمِ وقت حدودِ الٰہی میں کمی وبیشی کا مجاز ہے؟ ۵۰۴

ذمی اور مسلمان اسلامی عدالت کی نظر میں ۵۰۸

فصل ۲: قطع ید (ہاتھ کاٹنے) کے متعلق احکام

خائن کے لیے قطع ید نہیں ۵۰۹

ڈھال کی قیمت سے کم چوری پر قطع ید نہیں ۵۰۹

پھل اور ترکاری کی چوری میں سزا ۵۰۹

کھانے کی چوری میں سزا ۵۰۹

حقیر اشیاء کی چوری میں سزا ۵۰۹

پہلی چوری میں کونسا ہاتھ کاٹا جائے گا ۵۰۹

ڈھال کی قیمت عہد نبوی میں ۵۱۰

بیت المال کی چوری اور جنگل میں چرتے ہوئے جانور کی چوری کی سزا ۵۱۰

کیا حد سرقہ میں فدیہ لیا جا سکتا ہے؟ ۵۲۰

سزائے سرقہ کے بعد توبہ واستغفار ۵۲۱

حد سرقہ میں سفارش ۵۲۳

ثبوتِ جرم کے بعد مجرم پر ترس کھانا ۵۲۶

غیر اسلامی نظام میں اجرائے حدود شرعیہ ۵۲۶

دور جدید میں قطع ید کی سزا کے اثرات ۵۲۶

فصل ۳: شراب نوشی

شراب کے متعلق ارشادات نبوی ۵۳۰

شراب نوشی کی حد ۵۴۰

ترک شراب ۵۵۰

ضرب تازیانہ کے لیے کوڑا کیسا ہو ۵۵۴

مار کی کیفیت ۵۵۵

سزا کی نوعیت ۵۵۵

باندھ کر مارنے کی ممانعت ۵۵۶

ضرب کی ابتداء کون کرے گا؟ ۵۵۷

الکوہل آمیز ادویہ کا استعمال ۵۵۹

فصل ۴: زنا اور اس کی سزا

شادی شدہ مرد وزن کی سزا ۵۶۳

زنا بالجبر کی سزا ۵۶۶

ضعیف اور مریض زانی کی سزا ۵۷۲

حد زنا کس پر نافذ ہوگی ۵۷۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت جرم کے بغیر سزائے رجم ۵۷۵

فصل ۵: قذف اور اس کی سزا

حد قذف کے حکم کا منشا ۵۷۸

احکام قذف ۵۷۹

وہ شرائط جو قاذف میں پائی جانی چاہیں ۵۸۰

وہ شرطیں جو مقذوف میں پائی جانی چاہیں ۵۸۰

فعل قذف میں پائی جانے والی شرطیں ۵۸۱

کیا یہ جرم قابل دست اندازی سرکار ہے؟ ۵۸۲

کیا یہ جرم قابل راضی نامہ ہے؟ ۵۸۲

حد قذف کا مطالبہ کون کرے؟ ۵۸۲

حد قذف سے بچنے کی صرف ایک صورت ۵۸۳

جو شخص ایسی شہادت پیش نہ کر سکے ۵۸۳

ایک سوال اور اس کا جواب ۵۸۵

کیا شہادت نہ لاسکنا اس کے لازمی جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے؟ ۵۸۶

حد قذف کے بارے میں فقہاء حنفیہ کی رائے ۵۸۶

تکرار قذف کے بارے میں فقہاء اور جمہور کا مسلک ۵۸۶

قذف جماعت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ۵۸۷

گواہوں میں اختلاف ہو جائے تو کیا عدالت ان پر قذف کا مقدمہ چلائے گی؟ ۵۸۷

قذف سو برس کے اعمال غارت کر دیتی ہے ۵۸۸

معیار شہادت ۵۸۹

جھوٹی شہادت اور شرک باللہ برابر ہیں ۵۹۰

فصل ۶: تعزیرات

تعزیر کی مقدار ۵۹۲

فصل ۷: سزائے رجم کے دو اہم واقعات

۱: ماعز بن مالک اسلمی کا واقعہ ۵۹۵

۲: غامدیہ کا واقعہ ۵۹۹

ماعز اور غامدیہ کے لیے دعاء مغفرت ۶۰۲

فصل ۸: شادی شدہ یہودی مرد و عورت کے لیے حد رجم ۶۰۵

فصل ۹: آیت رجم کے بارے میں تحقیق ۶۱۶

فصل ۱۰: قتل خطا

قتل خطا کا خون بہا اور عاقلہ ۶۲۳

خون بہا کی مقدار ۶۲۵

لاوارث قاتل کی دیت کون ادا کرے گا ۶۲۷

قاتل کے ساتھ اس کے اولیاء بھی دیت ادا کریں گے ۶۲۸

صدقہ کی نیت سے قصاص کی معافی کا ثواب ۶۳۰

فصل ۱۱: مرتد کی سزا

حکم قتل مرتد کا ثبوت حدیث سے ۶۳۲

خلافت راشدہ کے نظائر ۶۴۰

مرتدین کے خلاف خلیفہ اول کا جہاد ۶۴۳

آئمہ مجتہدین کا اتفاق ۶۴۶

اقامت حدود الٰہی ۶۴۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تفسیر تفہیم القرآن کی چھ جلدوں میں بہت سی احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے اوران کی ایسی تشریح اور تنقیح کی گئی ہے جس سے اسلام کے جامع نظام حیات کے مختلف گوشوں کی دور حاضر کی زبان میں بہت خوب وضاحت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مولانا مودودی مرحوم کے وقیع اور وسیع لٹریچر میں بھی بے شمار احادیث کو نقل کیا گیا ہے اوران کی عام فہم انداز میں تشریح وتوضیح کی گئی ہے۔

ادارہ معارف اسلامی منصورہ کی انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ مولانا مودودی مرحوم ومغفور نے جن احادیث کو ہزاروں صفحات پر مشتمل اپنی اہم تالیفات میں بنائے استدلال بنایا ہے اور پھر اپنی خداداد صلاحیت اور بلند پایہ علمی ذوق کے ساتھ ان احادیث کی جو تشریح اور وضاحت کی ہے، انہیں ان کی تمام کتابوں سے نکال کر جمع کر دیا جائے تا کہ حدیث کے میدان میں مولانا مرحوم کی تحقیقی فکر اردو دان حضرات کے سامنے لائی جا سکے۔ یہ کام مولانا عبدالوکیل علوی صاحب کے ذمے لگایا گیا تھا۔ انہوں نے کئی سال کی محنت اور بڑی عرق ریزی کے ساتھ اس کار عظیم کو نہایت عمدہ خوبی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔

تفہیم الاحادیث کی پہلی جلد جو ''ایمانیات''، خاص طور پر ''توحید'' کے مباحث پر مشتمل ہے، اگست ۱۹۹۳ء میں شائع کر دی گئی تھی۔ اوراس کی دوسری جلد جو ''رسالت'' اور ''آخرت'' پر مشتمل ہے۔ ستمبر ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ ملک کے علمی حلقوں میں ان دونوں جلدوں کی بہت پذیرائی ہوئی اور دونوں جلدوں کے پہلے ایڈیشن مختصر مدت کے اندر ختم ہو گئے تھے۔ چنانچہ جلد اول کا دوسرا ایڈیشن مئی ۹۶ء میں اور جلد دوم کا دوسرا ایڈیشن جنوری ۹۷ء میں شائع کیا گیا۔ تیسری جلد جو ''کتاب الصلوٰۃ'' پر مشتمل ہے، کی کمپوزنگ کمپیوٹر پر کرائی گئی اور اکتوبر ۱۹۹۷ء میں شائع کی گئی۔ چوتھی جلد جو ''صوم'' اور ''حج'' پر مشتمل ہے، جنوری ۱۹۹۸ء میں شائع کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب تفہیم الاحادیث کی پانچویں جلد جو ''کتاب النکاح'' (عورتوں کے تمدنی حقوق، پردہ، لباس اور ستر کے احکام، عورت کا دائرہ عمل وغیرہ) اور ''کتاب الحدود'' پر مشتمل ہے، کمپیوٹر کمپوزنگ کے ذریعے معیاری طباعت کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

امید ہے کہ حلقہ خواتین اور قانون دان حضرات اس اہم کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ نکاح، طلاق، مہر، حضانت، بیوی بچوں کے گزارے، عائلی معاملات ومقدمات کے علاوہ حدود وتعزیرات کے بارے میں حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ سے رہنمائی حاصل کی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادارہ معارف اسلامی اپنے اس اہم پراجیکٹ کی پانچویں جلد شائع کرنے کی سعادت حاصل کرنے پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ تین چار جلدوں میں زکوٰۃ، معاشیات، غزوات، سیاسیات، نظم جماعت، اخلاق و آداب اور ادعیہ ماثورہ پر مشتمل احادیث کی تخریج اور توضیح و تشریح کی طباعت کا کام مکمل ہو جائے گا اور اس طرح یہ عظیم منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز!

اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم کام کو سرانجام دینے کی توفیق بخشے اور اس مقصد کے لیے مالی وسائل مہیا فرمادے! آمین

خاکسار

محمد اسلم سلیمی

ڈائریکٹر ادارہ معارف اسلامی،

منصورہ، لاہور

۲۰ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ

۷ فروری ۱۹۹۹ء

عرض ناشر

تفہیم الاحادیث کا سلسلہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے لٹریچر سے ماخوذ احادیث نبویؐ پر مشتمل ہے۔ ادارہ معارف اسلامی، لاہور کا یہ ایک عظیم علمی و تحقیقی منصوبہ ہے جو اب پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے۔ اب تک چھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں جبکہ تین جلدیں مزید زیر اشاعت ہیں۔ پہلی پانچ جلدوں کے ابتدائی ایڈیشن بڑے سائز پر طبع کرائے گئے تھے مگر بعد ازاں احباب کے مشورے سے سائز میں تبدیلی کر دی گئی۔ چنانچہ نئے سائز 20x30/8 میں دلآویز جلد کے ساتھ چھ جلدوں کا خوبصورت سیٹ تیار ہو گیا ہے۔ شروع میں جلد پنجم کی کمپوزنگ بھی بڑے سائز میں کرائی گئی تھی لیکن اب دوسرا ایڈیشن نئے سائز اور نئی جلد کے ساتھ پیش خدمت ہے۔ امید ہے ادارہ کی یہ کاوش قارئین کو پسند آئے گی۔ ہم آئندہ بھی قارئین کی تجاویز اور دامے درمے تعاون کے منتظر رہیں گے آپ کے علم میں ہے کہ یہ ادارہ آپ حضرات ہی کے تعاون سے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ادارہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب اول

معاشرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اوّل

نکاح کی ترغیب وتاکید

النکاح سنّتی

لفظ نکاح کے لُغوی اور اصطلاحی معنی

علمائے لغت میں اس امر پر بہت کچھ اختلاف ہوا ہے کہ عربی زبان میں نکاح کے اصل معنی کیا ہیں۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ یہ لفظ وطی اور عقد کے درمیان لفظاً مشترک ہے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ ان دونوں میں معنی مشترک ہے۔ تیسرا گروہ کہتا ہے کہ اس کے اصل معنی عقد تزویج کے ہیں۔ اور وطی کے لئے اس کو مجازاً استعمال کیا جاتا ہے۔ چوتھا گروہ کہتا ہے کہ اس کے اصل معنی وطی کے ہیں اور عقد کے لئے مجازاً استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن راغب اصفہانی نے پورے زور کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہے کہ لفظ نکاح کے اصل معنی عقد ہی کے ہیں۔ پھر یہ لفظ استعارۃً جماع کے لئے استعمال کیا گیا ہے، اور یہ بات محال ہے کہ اس کے اصل معنی جماع کے ہوں اور استعارے کے طور پر اسے عقد کے لئے استعمال کیا گیا ہو'۔ اس کی دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ جتنے الفاظ بھی جماع کے لئے عربی زبان میں، یا دنیا کی کسی زبان میں حقیقتاً وضع کیے گئے ہیں، وہ سب فحش ہیں۔ کوئی شریف آدمی کسی مہذب مجلس میں ان کو زبان پر لانا بھی پسند نہیں کرتا۔ اب آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ جو لفظ حقیقتاً اس فعل کے لئے وضع کیا گیا ہو اسے کوئی معاشرہ شادی بیاہ کے لئے مجاز و استعارہ کے طور پر استعمال کرے۔ اس معنی کو ادا کرنے کے لئے تو دنیا کی ہر زبان میں مہذب الفاظ ہی استعمال کیے گئے ہیں نہ کہ فحش الفاظ۔

علمائے احناف بالعموم یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ لفظ حقیقتاً وطی کے لئے اور مجازاً عقد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہ احناف کی متفق علیہ رائے نہیں ہے۔ بعض مشائخ حنفیہ اس لفظ کو وطی اور عقد کے درمیان مشترک معنوی بھی قرار دیتے ہیں۔ پھر نکاح کی شرعی تعریف تو ان کے ہاں یہی ہے کہ **هو عقد يفيد ملك المتعة قصداً يا عقد وضع لتمليك منافع البضع"**

میرے نزدیک قرآن وسنت میں نکاح ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ جس سے مراد لازماً عقد تزویج ہی ہے۔ اور جب یہ لفظ مطلقاً استعمال ہوگا تو اس سے مراد عقد ہی لیا جائے گا الّا یہ کہ کوئی قرینہ اس بات پر دلالت کرتا ہو؟ کہ یہاں مراد محض وطی یا عقد مع الوطی ہے رہی وطی بلا عقد تو اس کے لئے لفظ نکاح کے استعمال کا جواز لغت میں تو ہو سکتا ہے۔ لیکن قرآن وسنت میں اس کی کوئی مثال میرے علم میں نہیں ہے۔ (رسائل ومسائل حصہ چہارم ۱۰۸ تا ۱۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، ثناآدَمُ، ثنا عِیْسَی بْنُ مَیْمُوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ، فَمَنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِسُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ، وَتَزَوَّجُوْا، فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ، وَمَنْ کَانَ ذَاطَوْلٍ فَلْیَنْکِحْ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَعَلَیْهِ بِالصِّیَامِ، فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَآءٌ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نکاح میری سنت ہے پس جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ شادیاں کرو۔ میں (قیامت کے روز) تمہاری کثرت کی وجہ سے (فخر) کروں گا۔ اور جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے نکاح کرنا چاہیے اور جسے اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنے اوپر روزہ لازم کر لینا چاہیے (روزہ رکھنا چاہیے) اس لیے کہ روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچنے کا)

فی الزوائد: اسناده ضعیف لاتفاقهم علی ضعف عیسی بن میمون المدینی، لکن له شاهد صحیح

مآخذ:

- ابن ماجه ج ۱ . ص ۵۹۲ . حدیث نمبر ۱۸۴۶ کتاب النکاح باب ماجاء فی فضل النکاح.
- بخاری . کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح.
- مسلم . کتاب النکاح باب استحباب النکاح.
- نسائی کتاب النکاح، باب النهی عن التبتل.
- السنن الکبری للبیهقی ج ۷ . ص ۷۷ پر کتاب النکاح کے تحت لمبی حدیث کے آخر میں فمن رغب عن سنتی فلیس منی نقل کیا ہے.
- بخاری مسلم اور نسائی میں النکاح من سنتی نہیں ہے.
- مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۵۲. اور المُصنّف عبدالرزاق ج ۶ ص ۱۶۹ پر عبید بن سعد سے نقل کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح کی تاکید

علیکم بالباءۃ فانه اغض للبصر، واحصن للفرج. فمن لم یستطع منکم الباءۃ فعلیه بالصّوم وان الصّوم له وجاء.

تم کو نکاح کرنا چاہیے کیونکہ وہ آنکھوں کو بدنظری سے روکنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کی بہترین تدبیر ہے۔ اور جو شخص تم میں سے نکاح کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو دبانے والا ہے۔

والله انی لاخشاکم لله واتقاکم له لکنّی اصوم وافطر واصلّی وارقد واتزوّج النّساء فمن رغب عن سنّتی فلیس منّی .(بخاری . کتاب النّکاح.)

''بخدا میں خدا سے ڈرنے اور اس کی ناراضی سے، بچنے میں تم سب سے بڑھ کر ہوں۔ مگر مجھے دیکھو کہ میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور راتوں کو سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، یہ میرا طریقہ ہے، اور جو میرے طریقے سے اجتناب کرے، اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔'' (پردہ ص ۲۲۹)

تشریح: ان تمام احکامات وہدایات شریعت کا منشا یہ ہے کہ صنفی انتشار کے تمام دروازے مسدود کیے جائیں، زوجی تعلقات کو دائرہ ازدواج کے اندر محدود کیا جائے۔ اس دائرہ کے باہر جس حد تک ممکن ہو کسی قسم کی صنفی تحریکات نہ ہوں، اور

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِيْ فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِيْ، وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ.

حضرت عبید بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری فطرت (عادت) کو پسند کیا تو اسے چاہیے میری سنت کو اپنی زندگی کا طریق بنالے اور میری سنت نکاح ہے۔

اور حضرت ایوب سے مروی ہے۔

عَنْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: مَنِ اسْتَنَّ بِسُنَّتِيْ، فَهُوَ مِنِّيْ، وَمِنْ سُنَّتِي النِّكَاحُ.

حضرت ایوب سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری سنت کو راہِ زندگی بنالیا پس وہ مجھ سے ہے۔ اور میری سنت نکاح ہے۔

ماخذ:

○ المصنف عبد الرزاق ج ٦ ص ١٦٩ کتاب النکاح باب وجوب النکاح وفضله.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو تحریکات خود طبیعت کے اقتضا یا اتفاقی حوادث سے پیدا ہوں ان کی تسکین کے لئے ایک مرکز بنادیا جائے۔ عورت کے لئے اس کا شوہر اور مرد کے لئے اس کی بیوی۔ تاکہ انسان تمام غیر طبعی اور خود ساختہ ہیجانات اور انتشارِ عمل سے بچ کر اپنی مجتمع قوت (Conservated Energy) کے ساتھ نظامِ تمدن کی خدمت کرے اور وہ صنفی محبت اور کشش کا مادہ جو اللہ تعالیٰ نے اس کارخانہ کو چلانے کے لئے ہر مرد و عورت میں پیدا کیا ہے، تمام تر ایک خاندان کی تخلیق اور اس کے استحکام میں صرف ہو۔ ازدواج ہر حیثیت سے پسندیدہ ہے، کیونکہ وہ فطرت انسانی اور فطرتِ حیوانی دونوں کے منشا اور قانونِ الٰہی کے مقصد کو پورا کرتا ہے۔ اور ترکِ ازدواج ہر حیثیت سے ناپسندیدہ، کیونکہ وہ دو برائیوں میں سے ایک برائی کا حامل ضرور ہوگا، یا تو انسان قانون فطرت کے منشا کو پورا ہی نہ کرے گا اور اپنی قوتوں کو فطرت سے لڑنے میں ضائع کر دے گا یا پھر وہ اقتضائے طبیعت سے مجبور ہو کر غلط اور ناجائز طریقوں سے اپنی خواہشات کو پورا کرے گا۔ (پردہ ص ۲۲۹ تا ۲۳۱)

تخریج

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، نَاأَبُوْ أَحْمَدَ، نَاسُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَ:
يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ، فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ. هذا حديث حسن صحيح.

ماخذ:

- ترمذی ج ۱ ص ۲۰۶ ابواب النکاح.
- نسائی ج ۴. ص ۱۶۹. کتاب الصیام باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب فی حدیث ابی امامة فی فضل الصائم.

أَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ زُرَارَةَ، قَالَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِتْيَةٍ قَالَ أَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ، فَقَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَاطَوْلٍ، فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لاَ، فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَآءٌ

مآخذ:

- سنن نسائی ج ٦ ۔ ص ٥٦ ۔ ٥٧ ۔ کتاب النکاح باب الحث علی النکاح۔
- ابن ماجه کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح۔
- ابن ماجه نے فلینکح روایت کیا ہے۔
- مجمع الزوائدج ۴ ۔ ص ۲۵۲ ۔ عن انس۔
- المصنف عبد الرزاق ج ٦ ۔ ص ١٧٠ ۔ کتاب النکاح باب وجوب النکاح وفضله۔
- کنز العمال ج ١٦ ص ٢٨٨ ۔ حدیث نمبر ٤٥٥٩٣ ۔ عن علقمة۔
- مسند احمد ج ١ ص ٥٨ ۔ عن عثمان بن عفان۔

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْاَ سْوَدِ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنَّامَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَاباً لاَ نَجِدُ شَيْئاً فَقَالَ لَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ، فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَاِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ۔

مآخذ:

- بخاری کتاب النکاح ج ٢ ۔ ص ٧٥٨ باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم۔اور
- کتاب الصوم ج ١ ۔ ص ٢٥٥ ۔ باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزوبة۔
- مسلم کتاب النکاح ج ١ ۔ ص ٤٤٩ ۔ باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه الیه الخ
- ابوداؤد کتاب النکاح ج٢ ۔ ص ٢١٩ باب التحریض علی النکاح۔
- ابنِ ماجه کتاب النکاح باب ماجاء فی فضل النکاح۔
- نسائی کتاب الصیام۔ ج ۴۔ ص ١٧٠ ۔ ١٧١۔
- ترمذی ابواب النکاح ج ١ ۔ص ٢٠٦ ۔ عبد اللّٰه بن مسعود۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

O ابنِ کثیر ج ۳. ص ۲۸۷. عن ابی ہریرۃ.
O دارمی کتاب النکاح باب ۲ من کان عندہ طول فلیتزوج.
O (مسند احمد ج ۱ .ص ۳۷۸. ۴۲۴. ۴۲۵. ۴۳۲. ۴۴۷. O کنز العمال ج ۱۶ ص ۲۷۲. عن ابن مسعود. O بخاری ، مسلم، ابوداؤد، نَسائی اور دارمی وغیرہ کی روایت میں کوئی لفظی اختلاف بھی نھیں البتہ ترمذی وغیرہ نے ونحن شَبَابٌ لا نَقْدِرُ علی شئی اور آخر میں فانہ کے بجائے فان الصوم لہ وِجَاء. نقل کیا ھے. نَسائی اور دارمی نے دونوں قسم کی روایات نقل کی ھیں.
O ابوداؤد الطِیَالسی ج ۱ ص ۳۶ O الطیالسی نے صرف مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ وَاِلاَّ فَلْیَصُمْ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَآءٌ.
نقل کیا ھے.
O السُنَنُ الکبریٰ لِلْبَیْهَقی ج ۷. ص ۷۷. باب الرغبۃ فی النکاح عن عبد اللّٰہ بن مسعود.
O بَیْهَقی نے اپنی سننِ کبریٰ میں بخاری، مسلم، ابوداؤد نَسائی وغیرہ والی روایات نقل کی ھیں.
O الْمُصَنَّفُ لعبدالرزاق ج ۶ ص ۱۶۹ عن ابن مسعود. بخاری، مسلم والی روایت ھے.
O نَسائی نے کتاب الصیام میں، دارمی نے کتاب النکاح میں اور مسند احمد نے ج ۱ ص ۵۸ پر مَنْ کَانَ مِنْکُمْ ذَا طَولٍ فَلْیَتَزَوَّجْ بھی نقل کیا ھے.
O ابنِ ابی شَیْبَہ ج ۴/۲ ص ۱۲۶ کتاب النکاح باب فی التزویج من کان یأمربہ ویحث علیہ.
O کنز العمال ج ۱۶ .ص ۴۸۸ پر عثمان کے حوالہ سے یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ۃَ فَلْیَنْکِحْ، وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَلْیَصُمْ، فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَآءٌ (البغوی فی مسند عثمان.)
انھی سے مروی ایک دوسری روایت میں مَنْ مِنْکُمْ ذَاطَوْلٍ ھے.
O ابن النجار نے حضرت ابوھریرہ سے مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ اَوْ لِیَنْکِحْ روایت کیا ھے.
O کنزالعمال ج ۱۶ ص ۴۹۰.
O مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۵۲. عن انس. الفاظ قدرے مختلف ھیں.
O طبرانی اوسط بزار بحوالہ الزوائد ج ۴ ص ۲۵۲.

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْيَمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ اَبِیْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: جَآءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰی بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا، فَقَالُوْا: وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْغُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ، قَالَ اَحَدُهُمْ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہبانیت اور قطع لذات کی ممانعت

ایک مرتبہ نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ بعض صحابیوں نے عہد کیا ہے کہ ہمیشہ دن کو روزہ رکھیں گے، راتوں کو بستر پر نہ سوئیں گے، بلکہ جاگ جاگ کر عبادت کرتے رہیں گے، گوشت اور چکنائی استعمال نہ کریں گے، عورتوں سے واسطہ نہ رکھیں گے۔ اس پر آپ نے ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا مجھے ایسی باتوں کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ تمہارے نفس کے بھی تم پر حقوق ہیں، روزہ بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی۔ راتوں کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی۔ مجھے دیکھو، میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں روزے رکھتا بھی ہوں اور نہیں بھی رکھتا۔ گوشت بھی کھاتا ہوں اور گھی بھی پس جو میرے طریقے کو پسند نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ فرمایا یہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو اور اچھے کھانوں کو اور خوشبو اور نیند اور دنیا کی لذتوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ میں نے تمہیں یہ تعلیم نہیں دی ہے کہ تم راہب اور پادری بن جاؤ۔ میرے دین میں نہ عورتوں اور گوشت سے اجتناب ہے اور نہ گوشہ گیری و عزلت نشینی ہے۔ ضبط نفس کے لئے میرے ہاں روزہ ہے۔ رہبانیت کے سارے فائدے یہاں جہاد سے حاصل

اَمَّا اَنَا، فَاِنِّیْ اُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا، وَقَالَ اٰخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلاَ اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ: وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلاَ اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَکَذَا، اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاکُمْ لَهٗ ،لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ، فَلَیْسَ مِنِّیْ.

ماخذ:

- بخاری ج ۲ ص ۷۵۷. کتاب النکاح،باب الترغیب فی النکاح.
- مسلم کتاب النکاح ج ۱ ص ۴۴۹. باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه الیه الخ.
- نسائی کتاب النکاح ج ۶ . ص ۶۰ . باب النهی عن التبتل.
- سنن دارمی کتاب النکاح ، باب ۳ النهی عن التبتل.
- مسند احمد ج ۲ .ص ۱۵۸ . ج ۳ . ص ۲۴۱ . ۲۵۹ . ۲۸۵ . ج ۵ .ص ۴۰۹
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج ۷. ص۷۷ . کتاب النکاح جماع ابواب الترغیب فی النکاح وغیر ذلک باب الرغبة فی النکاح
- المصنف عبد الرزاق ج ۶ . ص ۱۶۷ . کتاب النکاح ،باب وجوب النکاح وفضله. عن سعید بن المسیب.

مصنف عبدالرزاق میں حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ کا نام بھی بیان کیا ہے۔ کہ یہ دونوں اس گروہ میں شریک تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔اللہ کی بندگی کرو،اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو،حج اور عمرہ کرو،نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو۔ تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے وہ اس لئے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اپنے اوپر سختی کی ،اور جب انہوں نے خود اپنے اوپر سختی کی تو اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔یہ انہی کے بقایا ہیں جو تم کو صومعوں اور خانقاہوں میں نظر آتے ہیں۔"

تشریح: یہاں دو باتیں بیان ہوئی ہیں۔ایک یہ کہ خود حلال وحرام کے مختار نہ بن جاؤ۔حلال وہی ہے جو اللہ نے حلال کیا اور حرام وہی ہے جو اللہ نے حرام کیا۔اپنے اختیار سے کسی حلال کو حرام کرو گے تو قانون الٰہی کے بجائے قانون نفس کے پیرو قرار پاؤ گے۔دوسری بات یہ کہ عیسائی راہبوں ، ہندو جوگیوں، بدھ مذہب کے بھکشوؤں اور اشراقی متصوفین کی طرح رہبانیت اور قطع لذات کا طریقہ اختیار نہ کرو مذہبی ذہنیت کے نیک مزاج لوگوں میں ہمیشہ سے یہ میلان پایا جاتا رہا ہے کہ نفس و جسم کے حقوق ادا کرنے کو وہ روحانی ترقی میں مانع سمجھتے ہیں۔اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنا، اپنے نفس کو دنیوی لذتوں سے محروم کرنا اور دنیا کے سامان زیست سے تعلق توڑنا بجائے خود ایک نیکی ہے اور خدا کا تقرب اس کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔صحابہ کرام میں بھی بعض لوگ ایسے تھے جن کے اندر یہ ذہنیت پائی جاتی تھی۔

اسی سلسلے میں بعض روایات سے یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ ایک صحابی کے متعلق نبی علیہ السلام نے سنا کہ وہ ایک مدت سے اپنی بیوی کے پاس نہیں گئے ہیں اور شب وروز عبادت میں مشغول رہتے ہیں تو آپ نے بلا کر ان کو حکم دیا کہ ابھی اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں آپؐ نے فرمایا روزہ توڑ دو اور جاؤ۔حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک خاتون نے شکایت پیش کی کہ میرے شوہر دن بھر روزہ رکھتے ہیں اور رات بھر عبادت کرتے ہیں اور مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔حضرت عمرؓ نے مشہور تابعی بزرگ، کعب بن سورَ الاَزدی کو ان کے مقدمہ کی سماعت کے لئے مقرر کیا اور انہوں نے فیصلہ دیا کہ اس خاتون کے شوہر کو تین راتوں کے لئے اختیار ہے کہ جتنی چاہیں عبادت کریں مگر چوتھی رات لازماً ان کی بیوی کا حق ہے۔

(تفہیم ج ۱ ص ۴۹۹۔المائدہ حاشیہ ۱۰۴)

تخریج

فَقَدْرُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ یَوْماً، فَذَکَّرَ النَّاسَ وَوَصَفَ الْقِیَامَۃَ فَرَقَّ النَّاسُ وَبَکُوْا، وَاجْتَمَعَ عَشَرَۃٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ فِیْ بَیْتِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنِ الْجُمَحِیِّ وَھُمْ: عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ وَاَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَاَبُوْذَرٍّ الْغِفَارِیُّ، وَسَالِمٌ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَۃَ، وَعَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ، وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ، وَمَعْقِلُ بْنُ مُقَرِّنٍ وَصَاحِبُ الْبَیْتِ، وَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنْ یَّصُوْمُوا النَّھَارَ وَیَقُوْمُوا اللَّیْلَ وَلَا یَنَامُوْا عَلَی الْفُرُشِ، وَلَا یَاْکُلُوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللَّحمَ، وَلاَ الْوَدَکَ، وَلاَ یَقْرَبُوا النِّسَآءَ، وَالطِّیْبَ، وَیَلْبَسُوا الْمَسُوْحَ، وَیَرْفُضُوا الدُّنْیَا، وَیَسِیْحُوا فِی الْاَرْضِ وَهَمَّ بَعْضُهُمْ اَنْ یَّجُبَّ مَذَاکِیْرَهٗ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتٰی دَارَعُثْمَانَ فَلَمْ یُصَادِفْهُ، فَقَالَ لِاِ مْرَأَتِهٖ اُمِّ حَکِیْمٍ:
اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِیْ عَنْ زَوْجِکِ وَاَصْحَابِهٖ؟ فَکَرِهَتْ اَنْ تُنْکِرَ اِذْسَأَ لَهَا رُسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَکَرِهَتْ اَنْ تُبْدِیْ عَلٰی زَوْجِهَا، فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کَانَ اَخْبَرَکَ عُثْمَانُ فَقَدْ صَدَقَکَ، وَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ، فَاَخْبَرَتْهُ بِذٰلِکَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ، فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ لَهُمْ: اُنْبِئْتُ اَنَّکُمْ اتَّفَقْتُمْ عَلٰی کَذَا وَکَذَا، ، قَالَ: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَرَدْنَا اِلَّا الْخَیْرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ بِذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ: اِنَّ لِاَ نْفُسِکُمْ عَلَیْکُمْ حَقًّا فَصُوْمُوْا، وَاَفْطِرُوْا، وَقُوْمُوْا، وَنَامُوْا، فَاِنِّیْ اَقُوْمُ ، وَاَنَامُ، وَاَصُوْمُ، وَاُفْطِرُ، وَاٰکُلُ اللَّحْمَ، وَالدَّسَمَ وَاٰتِی النِّسَآءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ، ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ وَخَطَبَهُمْ، فَقَالَ: مَابَالُ اَقْوَامٍ حَرَّمُوا النِّسَآءَ، وَالطَّعَامَ، وَالطِّیْبَ، وَ النَّوْمَ، وَشَهْوَاتِ الدُّنْیَا، اَمَّا اِنِّیْ لَسْتُ آمُرُکُمْ اَنْ تَکُوْنُوْا قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَاناً ، فَاِنَّهٗ لَیْسَ فِیْ دِیْنِیْ تَرْکُ اللَّحْمِ وَالنِّسَآءِ، وَلاَ اتِّخَاذُ الصَّوَامِعِ، وَاِنَّ سِیَاحَةَ اُمَّتِی الصَّوْمُ، وَرَهْبَا نِیَّتَهُمُ الْجِهَادُ، اُعْبُدُ وا اللّٰهَ تَعَالٰی وَلاَ تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئاً ، وَحُجُّوْا، وَاعْتَمِرُوْا، وَاَقِیْمُوا الصَّلاَةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ، وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ، وَاسْتَقِیْمُوْا یَسْتَقِمْ لَکُمْ، فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ قَبْلَکُمْ بِالتَّشْدِیْدِ شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ فَاُولٰئِکَ بَقَایَاهُمْ فِی الدِّیَارِ وَالصَّوَامِعِ.

مآخذ:

○ تفسیر روح المعانی ج ۳ پ ۷ سورہ المائدہ ص ۸.

حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُبْنُ اَبِیْ حُمَیْدِنِ الطَّوِیْلُ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ، یَقُوْلُ: جَآءَ ثَلاَثَةُ رَهْطٍ اِلٰی بُیُوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا، کَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا، فَقَالُوْا: وَ اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ اَحَدُهُمْ: اَمَّا اَنَا فَاِنِّیْ اُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا، وَقَالَ اٰخَرُ: اَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر انسان پر اس کے نفس کا حق

لنفسک علیک حقٌّ. تیرے اوپر خود تیرے اپنے بھی حقوق ہیں۔!

تشریح: اسلامی شریعت چونکہ انسان کی فلاح و بہبود چاہتی ہے۔ اس لئے وہ اس کو خبردار کرتی ہے کہ تیرے اوپر خود تیرے اپنے بھی حقوق ہیں۔ وہ ان تمام چیزوں سے اس کو روکتی ہے جو اس کو نقصان پہنچانے والی ہیں مثلاً شراب، تاڑی، افیون اور دوسری نشہ آور چیزیں۔ سؤر کا گوشت، درندے اور زہریلے جانور، ناپاک حیوانات، خون اور مردار جانور وغیرہ، کیونکہ انسان کی صحت اور اخلاق اور عقلی و روحانی قوتوں پر ان چیزوں کا بہت برا اثر ہوتا ہے۔ ان کے مقابلہ میں وہ پاک اور مفید چیزوں کو اس کے لئے حلال کرتی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ تو اپنے جسم کو پاک غذاؤں سے محروم نہ کر کیونکہ تیرے جسم کا تیرے اوپر حق ہے۔ وہ اس کو ننگا رہنے سے روکتی ہے اور اسے حکم دیتی ہے کہ خدا نے تیرے جسم کے لئے جو زینت لباس اتاری ہے اس سے فائدہ اٹھا، اور اپنے جسم کے ان حصوں کو ڈھانک رکھ جنہیں کھولنا بے شرمی ہے۔

اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلاَ اُفْطِرُ، وَقَالَ اٰخَرُ: وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلاَ اَتَزَوَّجُ اَبَدًا. فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَاوَكَذَا اَمَاوَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ، وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّيْ، وَاَرْقُدُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

ماخذ:

- بخاری ج ۲ ۔ص ۷۵۷. کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح.

مسلم نے حضرت انس سے مروی روایت کے الفاظ مندرجہ ذیل نقل کئے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ اٰكُلُ اللَّحْمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لاَ اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ: مَابَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَاوَكَذَا؟ لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ، وَاَنَامُ، وَاَصُوْمُ، وَاُفْطِرُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ، فَلَيْسَ مِنِّيْ.

ماخذ:

- مسلم ج ۱ .ص ۴۴۹ . کتاب النکاح. عن انس. O نسائی کتاب النکاح ج ۶. ص ۶۰. باب النھی عن التبتل . عن انس. O السنن الکبریٰ للبیھقی ج ۷. ص ۷۷. کتاب النکاح.باب جماع ابواب الترغیب فی النکاح وغیرذالک کے تحت باب الرغبۃ فی النکاح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ اس کو روزی کمانے کا حکم دیتی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ بیکار نہ بیٹھ، بھیک نہ مانگ، بھوکا نہ مر۔ خدا نے جو قوتیں تجھے دی ہیں ان سے کام لے اور جس قدر ذرائع زمین وآسمان میں تیری پرورش اور آسائش کے لئے پیدا کئے گئے ہیں، اُن کو جائز طریقوں سے حاصل کر۔

وہ اس کو نفسانی خواہشات کے دبانے سے روکتی ہے اور اسے حکم دیتی ہے کہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نکاح کر۔ وہ اس کو نفس کشی سے منع کرتی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ تو آرام آسائش اور زندگی کے لطف کو اپنے اوپر حرام نہ کر لے۔ اگر تو روحانی ترقی اور خدا سے قربت اور آخرت کی نجات چاہتا ہے تو اس کے لئے دنیا چھوڑنے کی ضرورت نہیں۔ اسی دنیا میں پوری اور پکی دینداری کرتے ہوئے خدا کو یاد کرنا اور اس کی نافرمانی سے ڈرنا اور اس کے بنائے ہوئے قوانین کی پیروی کرنا دنیا اور آخرت کی تمام کامیابیوں کا ذریعہ ہے۔

وہ خودکشی کو حرام کرتی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ تیری جان دراصل خدا کی ملکیت ہے اور یہ امانت تجھے اس لئے دی گئی ہے کہ تو خدا کی مقرر کی ہوئی مدت تک اس سے کام لے، نہ اس لئے کہ اس کو ضائع کر دے"

(دینیات ص ۱۶۱۔۱۶۲ اتیسواں ایڈیشن اکتوبر ۱۹۷۱ء)

تخریج

احَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَیْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِی جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: اٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَاالدَّرْدَاءِ، فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّ لَةً، فَقَالَ لَهَا: مَاشَانُکِ؟ قَالَتْ: اَخُوْکَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَیْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا، فَجَآءَ

حضرت ابو جحیفہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابوالدرداء کے مابین مواخاۃ کرائی (ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا) ایک روز سلمان ابوالدرداء کی ملاقات کے لئے گئے تو ام الدرداء کو دیکھا کہ وہ پرانے بوسیدہ لباس پہنے ہوئے خستہ حال بیٹھی ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا حال ہے تمہارا؟ (ایسی حالت کیوں ہے) انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابوالدرداء کو تو دنیا سے کوئی دلچسپی و لگاؤ ہی نہیں۔ اتنے میں ابوالدرداء بھی آ گئے۔ انہوں نے مہمان بھائی کے لئے کھانا تیار کیا اور ان سے کہا کہ آپ

www.KitaboSunnat.com

اَبُوالدَّرْدَاءِ ، فَصَنَعَ لَهٗ طَعَاماً ، فَقَالَ: كُلْ، فَاِنِّیْ صَائِمٌ، قَالَ: مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰی تَاْكُلَ، فَاَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُوالدَّرْدَآءِ يَقُوْمُ، فَقَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ سَلْمَانُ! قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهٗ، سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَاَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ، فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ.

کھائیں، میں تو روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا کہ جب تک تم نہیں کھاؤ گے، میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے کھانا کھا لیا۔ جب رات ہوئی تو ابوالدرداء نفل ادا کرنے کھڑے ہو گئے۔ سلمان نے انہیں کہا کہ ابھی سو جاؤ۔ تو وہ سو گئے۔ کچھ دیر بعد پھر نوافل پڑھنے کھڑے ہوئے تو پھر سلمان نے کہا کہ ابھی سو جاؤ۔ جب رات کا آخری حصہ آیا تو سلمان نے ابوالدرداء سے کہا کہ اب اٹھ کھڑے ہو۔ چنانچہ دونوں نے نوافل ادا کیے۔ پھر سلمان نے ابو الدرداء سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم پر تمہارے رب کا حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے لہٰذا ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرو۔ ابوالدرداء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پیش آمدہ واقعہ سنایا۔ آپ نے فرمایا سلمان نے سچ کہا ہے۔

ماخذ:

- بخاری ج۲۔ ص۹۰۶ کتاب الادب، باب صنع الطعام و التکلف للضیف۔
- بخاری ج ۱ ص ۲۶۴ ۔ کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیه لیفطر فی التطوع ولم یَرَ علیه قضاءً اذا کان اوفق له.
- بخاری ج ۱ ۲۶۵ پر عبد اللہ بن عمرو کی روایت میں وإنَّ لنفسکَ واهلکَ علیکَ حقاً منقول ہے اور ج ۱ ص ۱۵۴ کتاب التهجد میں وإنَّ لِنَفْسِکَ حَقاً اور ج ۲ ص ۷۸۳ پر کتاب النکاح کے ضمن میں فَإنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقاً مروی ہے۔
- مسلم ج ۱ ۔ ص ۳۶۷۔ کتاب الصیام میں وَ لِنَفْسِکَ حَقٌّ اور وَلِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَظاً اور ص ۳۶۶ پر وَلِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقاً مذکور ہے۔
- ابوداؤد ج ۲۔ ص۴۸ پر کتاب الصلاة باب مایؤمر به من القصد فی الصلاة میں عثمان بن مظعون سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ تین آدمی جن کی مدد اللہ کے ذمہ ہے

ثلثة حق علی اللّٰہ عونھم، الناکح یریدا العفاف، والمکاتب یرید الاداء، والغازی فی سبیل اللّٰہ،

(حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا) تین آدمی ہیں جن کی مدد اللہ کے ذمے ہے۔ ایک وہ شخص جو پاکدامن رہنے کے لئے نکاح کرے، دوسرے وہ مکاتب جو مال کتابت ادا کرنے کی نیت رکھے، تیسرے وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے [1] (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد)

آپؐ نے فرمایا وَاِنَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقاً.

- ترمذی ج۲ . ص۶۷. ابواب الذھد. میں بخاری کے کتاب الادب والی روایت منقول ھے. ھذا حدیث صحیح.
- نسائی ج۴. ص ۲۱۱ کتاب الصیام باب صوم یوم وافطار یوم کے تحت وَاِنَّ لِجَسَدِ عَلَیْکَ حَقاً اور ص ۲۱۵ پر وَلِنَفْسِکَ حَظاً کے الفاظ منقول ھیں.
- سنن دارمی ج ۲. ص۵۷ . کتاب النکاح باب النھی عن التبتل کے تحت عثمان بن مظعون سے فرمایا. ولِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقاً منقول ھے.
- مسند احمد ج ۶ .ص ۲۶۸ پر عثمان بن مظعون والی روایت مذکور ھے.
- سنن دار قطنی ج ۲. ص ۱۷۶ . کتاب الصیام میں ابودرداء سے فرمایا یَااَبَا الدَّرْدَآء اِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقاً منقول ھے.
- السنن الکبریٰ للبَیْھَقی ج ۴ .ص ۲۹۹ . کتاب الصیام باب من کرہ صوم الدھر واستحب القصد فی العبادۃ لمن یخاف الضعف علی نفسه. عبد اللّٰہ بن عمرو بن العاص سے فرمایا فَاِنَّ لِجَسَدِ کَ عَلَیْکَ حَقاً . اور ص ۲۷۶ پر بھی ابوالدرداء کو اِنَّ لِجَسَدِکَ عَلَیْکَ حَقاً مروی ھے.
- المصنف عبد الرزاق ج ۴ .ص ۲۹۴. کتاب الصیام باب صیام الدھر کے تحت عبد اللّٰہ بن عمرو سے فرمایا وَلِنَفْسِکَ حَظاً.

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ، ثنا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ سَعِیْدِنِ الْمَقْبُرِیّ ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثَةٌ، حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمْ، اَلْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ، وَالْمُكَاتِبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ.

ھذا حدیث حسن

ماخذ:

- ترمذی ج ۱. ص۲۹۵ ابواب فضائل الجهاد عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم باب ماجاء فی المجاهد و المکاتب و الناکح وعون اللّٰه ایاهم.
- نسائی ج ۶. ص ۶۱ کتاب النکاح باب معونة اللّٰه الناکح الذی یرید العفاف. عن ابی هریرة.
- ابنِ ماجه کتاب العتق باب۳ المکاتب. ابن ماجه نے ا لغازی فی سبیل اللّٰه اورالعفاف کی جگه التعفف نقل کیا ھے.
- مسند احمد ج ۲. ص ۲۵۱. ۴۳۷. عن ابی هریرة
- السنن الکبریٰ ۷. ص ۷۸ عن ابی هریرة.
- السنن الکبریٰ للبیْهَقی ج ۱۰. ص۳۱۸. کتاب المکاتب باب ماجاء فی تفسیر قوله عزوجل (ان علمتم فیهم خیرا.
- احکام القرآن للجصّاص ج۳ ص ۳۲۰ ابنِ کثیر ج ۳. ص۲۸۷. عن ابی هریرة. فتح القدیر للشو کانی ج۴. ص ۳۱. سورۂ نور عن ابی هریزة.
- المستدرک ج ۲. ص. ۱۶۰ هذا حدیث صحیح علی شرط المسلم ولم یخرجاه.
- المستدرک ج۲. ص۲۱۷. کتاب المکاتب. باب ثلاثة علی اللّٰه ان یعینهم. روح المعانی جز ۱۸. ص. ۱۳۴. عن ابی هریرة.
- المصنف عبد الرزاق ابن حبان بحواله فتح القدیر ج ۴. ص ۳۱.

۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْطَاهِرٍ الفقیه، انبأ عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُعَاوِیَةَ النَّیْسَا بُوْرِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ واره، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَازِعِ، حَدَّثَنِیْ جَدِّی عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْوَازِعِ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَاحْتِسَاباً. کَانَ حَقّاً عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُعِیْنَهُ، وَاَنْ یُبَارِکَ لَهُ، مَنْ سَعٰی فِیْ فِکَاکِ رَقَبَتِهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَاحْتِسَاباً، کَانَ حَقّاً عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُعِیْنَهُ وَاَنْ یُبَارِکَ لَهُ، وَمَنْ تَزَوَّجَ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَاحْتِسَاباً، کَانَ حَقّاً عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُعِیْنَهُ وَاَنْ یُبَارِکَ لَهُ، وَمَنْ اَحْیَا اَرْضاً مَیِّتَةً ثِقَةً بِاللّٰهِ وَاحْتِسَاباً، کَانَ حَقّاً عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُعِیْنَهُ وَاَنْ یُبَارِکَ لَهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیاوآخرت کی ساری بھلائی -- نیک وفرمانبردار بیوی

اربع من اعطیهنّ فقداعطی خیر الدّنیا والآخرة قلباشاکرًا ولسانا ذاکرًا وبدنا علی البلاء صابرا وزوجة لا تبغیه حوبا فی نفسها ومالِهِ. (رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

چار چیزیں ہیں کہ جس کو وہ دی گئیں اسے دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی دے دی گئی۔ایک وہ دل کہ خدا جو کچھ دے اس پر وہ شکر ادا کرے۔ دوسرے وہ زبان جو خدا کا ذکر کرنے والی ہو۔تیسرے وہ بدن جو مصیبتوں کے مقابلے میں ٹھہرنے کی قوت رکھتا ہو۔ چوتھے وہ بیوی جو شوہر کے مال اور اپنی عصمت میں کسی خیانت کی طرف مائل نہ ہو۔[1]

من اراد ان یلقی اللّٰه طاهراً مطهّرا فلیتزوّج الحرائر(ابن ماجه)

جوکوئی اللہ سے پاک صاف ملنا چاہتا ہو اسے شریف عورتوں سے شادی کرنی چاہیے۔[1]

لا تزوّجوا النساء لحسنهن فعسی حسنهن ان یردیهنّ ولا تزوّجوهن لاموالهن فعسیٰ اموالهن ان تطغیهن ولکن تزوّجوهنّ علی الدّین . فلاَمة خرقاء سوداء ذات دین افضل. (ابن ماجه)

عورتوں سے ان کے حسن کی خاطر شادیاں نہ کرو۔اور تم ان کے مال ودولت کی خاطر بھی شادیاں نہ کرو۔ہوسکتا ہے کہ ان کے اموال ان کو سرکش بنادیں۔تم کو ان میں جو چیز دیکھنی چاہیے وہ دین ہے۔ایک کالی کلوٹی کم عقل لونڈی بھی اگر دیندار ہو تو وہ دوسری عورتوں سے افضل ہے۔[2]

تشریح:اسی قسم کی بہت سی احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں نکاح کی اہمیت صرف ایک تمدنی ضرورت کو پورا کرنے ہی کے لئے نہیں ہے، بلکہ سب سے بڑا مقصد تحصین نفس اور طہارتِ اخلاق،اور تہذیبِ اسلامی کا فروغ اور خالص مسلمان نسلیں پیدا کرنا ہے۔اور ان اغراض کے لئے صرف یہی کافی نہیں ہے کہ مسلمان نکاح کریں۔ بلکہ یہ

ماخذ:

- السنن الکبریٰ للبَیْهَقی ج۱۰. ص ۳۱۸،۳۱۹. کتاب . المکاتب. باب ماجاء فی تفسیر قوله عزوجل (ان علمتم فیهم خیرا).
- مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۵۸. بحواله الطبرانی الکبیر، والاوسط.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ضروری ہے کہ ان کے نکاح ایسی عورتوں سے ہوں جو مسلمان ہوں، دین دار ہوں، شریف اور باعصمت ہوں۔ کیونکہ ایک صالح اسلامی سوسائٹی ایسے ہی مردوں اور عورتوں کے ازدواج سے وجود میں آسکتی ہے، اور ایک صالح مسلمان نسل ایسی ہی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوسکتی ہے۔

تفہیمات حصہ دوم ص ۳۲۵۔۳۲۷ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء

تخریج

۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، قَلْباً شَاكِرًا وَلِسَاناً ذَاكِرًا، وَبَدَناً عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيْهِ خَوْناً فِیْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ،

مآخذ:

- O الطبرانی الکبیر والاوسط ورجال الاوسط رجال الصحیح.
- O مجمع الزوائد لِلْهَيْثَمِی ج ۴. ص ۲۷۳.

۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا سَلَّامُ بْنُ سَوَّارٍ، ثنا كَثِيْرُ بن سليم، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِراً مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ.

مآخذ:

- O ابن ماجه کتاب النکاح باب تزویج الحرائر والولود O کنز العمال ج ۱۶. ص ۲۹۵.

۳: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِیُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْاِفْرِيْقِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَوَّجُوا النِّسَآءَ لِحُسْنِهِنَّ، فَعَسٰى حُسْنُهُنَّ اَنْ يُرْدِيَهُنَّ، وَلَا تَزَوَّجُوْهُنَّ لِاَمْوَالِهِنَّ فَعَسٰى اَمْوَالُهُنَّ اَنْ تُطْغِيَهُنَّ، وَلٰكِنْ تَزَوَّجُوْهُنَّ عَلَى الدِّيْنِ. فَلَاَمَةٌ خَرْقَاءُ سَوْدَاءُ، ذَاتُ دِيْنٍ اَفْضَلُ.

مآخذ:

- O ابن ماجه کتاب النکاح باب تزویج ذات الدین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجرّد کی حوصلہ شکنی اور کثرتِ تعداد کی ترغیب

ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ عکاف بن وداعۃ الہلالی سے پوچھا، کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا ''لونڈی بھی نہیں؟ انہوں نے کہا، نہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم تندرست اور خوشحال ہو؟ انہوں نے عرض کیا، ہاں آپ نے فرمایا'' تب تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا عیسائیوں میں سے۔ اگر تم ہماری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو، تو وہی کرو جو ہم کرتے ہیں اور ہمارے طریقوں میں سے ایک نکاح بھی ہے۔ تم میں بدترین لوگ وہ ہیں جو مجرد رہتے ہیں اور تمہارے مرنے والوں میں بدترین وہ ہیں جو مجرد مرتے ہیں۔[۱]

تَنَاكَحُوْا تَنَاسَلُوْا اُبَاهِي بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

''نکاح کرو، نسلیں بڑھاؤ، اپنی تعداد میں اضافہ کرو، کیونکہ میں قیامت کے روز تمام امتوں کے مقابلے میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھنا چاہتا ہوں۔''[۲]

○ کنز العمال ج ۱٦ . ص ۳۰۴ . حدیث نمبر ۴۴۴٦۰۷

○ اس حدیث کا آغاز لاتنکحو النساء سے ہوا ہے. اورکنز العمال ج ۱٦ ص ۲۹۲ پر حدیث نمبر ۴۴۵۳۷. متذکرہ بالاحدیث کا متن ہے.

تخریج

۱ :عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ بِشْرِ الْمَازِنِيِّ ، قَالَ جَآءَ عَكَّافُ بْنُ وَدَاعَةَ الْهِلَالِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَكَّافُ: أَلَكَ زَوْجَةٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَلَا جَارِيَةٌ ؟ قَالَ لَا، قَالَ: وَاَنْتَ صَحِيْحٌ مُوْسِرٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ: فَاَنْتَ اِذَنْ مِنْ اِخْوَانِ الشَّيَاطِيْنِ، اِمَّا اَنْ تَكُوْنَ مِنْ رُهْبَانِ النَّصَارٰى، فَاَنْتَ مِنْهُمْ وَاِمَّا اَنْ تَكُوْنَ مِنَّا، فَاصْنَعْ كَمَا نَصْنَعُ، فَاِنَّ مِنْ سُنَّتِنَا النِّكَاحَ شِرَارُكُمْ عُزَّابُكُمْ وَاَرَاذِلُ اَمْوَاتِكُمْ عُزَّابُكُمْ الخ

ماخذ:

○ ابویعلیٰ، الطبرانی بحوالہ مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۵۰. وفیه ابومعاوية بن يحی الصَّدَفِی وهو ضعيف.يہ روایت الزوائد میں ابوذر سے ج ۴. ص ۲۵ پر بھی منقول ہے اس میں وانت موسر بخیر ہے.

○ المصنف عبد الرزاق ج ٦. ص ۱۷۱. عن عکاف بن بشر تمیمی.

○ کنز العمال ج ۱٦. ص ۲۹۲. حدیث نمبر ۴۵٦۰۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

تَنَاكَحُوْا تَنَاسَلُوْا فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رواہ عبدالرزاق والبیہقی عن سعید بن ابی ھلال مرسلا بلفظ.

تَنَاكَحُوْا تَكْثُرُوْا فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

- كشف الخفا للعجلونی ج ۱ ص ۳۱۸

فی قوله علیه السّلام

تَنَاكَحُوْا اتَنَاسَلُوْا فَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ

- قُرطبی ج ۵. ص ۳۹۱ . تفسیر سوره النساء فلیغیرن خلق الله کے تحت فقولهٗ: صلی الله علیه وسلم تَنَاكَحُوْا تَنَاسَلُوْا، فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حتّٰی بِالسَّقْطِ. ۱

مآخذ:

جواهرُ العُقودِ. ومعین القضاة و المَوقعین والشهود ج ۲ ص ۳. کتاب النکاح . وما یتعلق به من الاحکام. تالیف. الشیخ العلامة العمدة شمس الدین محمد بن احمد المنهاجی السیوطی.

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَنَاكَحُوْا، تَكْثُرُوْا،فَاِنِّیْ اُبَاهِیْ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِالخ

حضرت سعید بن ابی ھلال سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ نکاح کرو، اپنی تعداد میں اضافہ کرو۔ اس لئے کہ میں قیامت کے روز دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمہاری تعداد کی کثرت پر فخر کروں گا۔

مآخذ:

- المُصَنَّف عبد الرزاق ج ۶. ص ۱۷۳ کتاب النکاح، باب وجوب النکاح وفضله.
- کنز العُمّال ج ۱۶. ص ۲۷۶ حدیث نمبر ۴۴۴۴۲

---

۱ لا یعرف بهذا اللفظ. وفی المقاصد الحسنة للسخاوی: جاء معناه عن جماعة من الصحابة. فاخرج ابو داؤد، و النسائی والبیهقی وغیرهم عن معقل بن یسار مرفوعا تزوجوا الولود الودود، فانی مکاثر بکم یوم القیامة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَزَوَّجُوْا، تَنَاسَلُوْا، فَاِنِّیْ مُبَاهٍ بِكُمُ الْاُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ شادیاں کرو، نسلیں بڑھاؤ کیونکہ میں قیامت کے روز دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمہاری کثرتِ تعداد پر فخر کروں گا (کہ میری امت کی تعداد زیادہ ہے)

ماخذ:

- تفسیر ابن کثیر ج ۳ سورۂ ص ۲۸۶.

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثنا يَزِيْدُ ابْنُ قَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اُخْتِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ. يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ اَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، وَاِنَّهَا لَا تَلِدُ، أَفَأَتَزَوَّجُهَا؟ قَالَ: لَا. ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ، فَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ.

حضرت معقل بن یسار سے مروی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری ایک خوبصورت اچھے خاندان کی عورت تک رسائی ہوئی ہے۔ مگر وہ بانجھ ہے کیا میں اس سے شادی کرلوں۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ شخص دوبارہ پھر حاضر ہوا اور وہی مدعا پیش کیا) آپ نے اسے منع کر دیا۔ پھر تیسری مرتبہ وہی شخص حاضر ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا بہت محبت کرنے ، زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے شادیاں کرو۔ کیونکہ میں دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمہاری کثرتِ تعداد دیکھنا چاہتا ہوں

ماخذ:

- ابو داؤد کتاب النکاح ج ۲. ص ۲۲۰ .باب النهی عن تزویج من لم یلد من النساء.
- نسائی کتاب النکاح باب کراهیة تزویج العقیم نسائی میں الامم نهیں.
- مُستدرک کتاب النکاح . السنن الکبریٰ ج ۷ .ص ۸۱ کتاب النکاح باب استحباب تزویج بالودود الولود
- طَبرانی بحواله کنز العمال ج۱۶ ص ۳۰۲ عن معقل بن یسار عن ابن عمر اور ص ۲۸۷ عن ابن عمر.
- خطیب بغدادی اور ابن نجّار نے حضرت عمر سے بحواله کنز العمال ج ۱۶ . ص ۳۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کا مسئلہ

اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الٰی ما یدعوہ الٰی نکاحھا فلیفعل

جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو حتی الامکان اسے دیکھ لینا چاہئے کہ آیا اس میں کوئی ایسی چیز ہے جو اس کو اس عورت سے نکاح کی رغبت دلانے والی ہو۔

تشریح: مسلمانوں کے درمیان شریعت یہ چاہتی ہے کہ ازدواجی تعلق ایسے مرد و عورت کے درمیان قائم ہو جن کے درمیان، غالب حال کے لحاظ سے مودّت و رحمت کی توقع ہو اور جہاں یہ توقع نہ ہو وہاں رشتہ کرنا مکروہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے نکاح سے پہلے عورت کو دیکھ لینے کا حکم (یا کم از کم مشورہ) دیا ہے۔

اور یہی وجہ ہے کہ شریعت نکاح کے معاملہ میں کفاءت (ہمسری) کو ملحوظ رکھنا پسند کرتی ہے اور غیر کفو میں نکاح کو مناسب نہیں سمجھتی۔

حقوق الزوجین ۲۶۔۱۲۷ اشاعت تیرھویں ۱۹۷۱ء

○ ابنِ حبان اور مسند احمد ج ۳. ص ۱۵۸. السنن الکبریٰ ج۷. ص ۸۲ مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۵۲ اور کنز الْعُمَّال ج۱۶. ص ۴۸۹ پر عن انس کے حوالہ سے اِنِّیْ مُکَاثِرُ الْاَنْبِیَاءِ یَومَ الْقِیَامَۃِ بھی نقل کیاھے. ○ مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۵۲. ۲۵۳. ○ مجمع الزوائد ج۴. ص۲۵۳ پر عن سھل بن حنیف اورالسنن الکبریٰ ج۷. ص ۷۸ پر عن ابی امامۃ ○ تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم (یوم القیامۃ) وَلا تکونوا کرھبانیۃ النصاریٰ.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاؤدَ بْنِ حُصَیْنٍ، عَنْ وَاقِدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ. یعنی ابْنَ سَعْدِبْنِ مُعَاذٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِھَا فَلْیَفْعَلْ (قَالَ) فَخَطَبْتُ جَارِیَۃً فَکُنْتُ اَتَخَبَّأُ لَھَا، حَتّٰی رَأَیْتُ مِنْھَا مَا دَعَانِیْ اِلٰی نِکَاحِھَا (وَتَزَوُّجِھَا) فَتَزَوَّجْتُھَا.

حضرت جابر کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو میں چھپ چھپ کر اسے دیکھنے کی کوشش کرتا رہا تا آنکہ میں نے اس کی وہ چیز دیکھ ہی لی جو مجھے اس سے نکاح کی رغبت دلانے والی تھی، چنانچہ پھر میں نے اس سے نکاح کر لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۲۸. ۲۲۹. کتاب النکاح باب فی الرجل ینظر الی المرأة وهو یرید تزویجها

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا اَبُوْ کَامِلٍ، ثنا زُهَیْرٌ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِیْسٰی، حَدَّثَنِیْ مُوسَی ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ اَوْ اَبِیْ حُمَیْدَةَ، قَالَ: وَقَدْ رَأی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمْ امْرَأَةً فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیْهِ اِذَا کَانَ اِنَّمَا یَنْظُرُ اِلَیْهِ لِخِطْبَتِهِ وَاِنْ کَانَتْ لاتَعْلَمُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سے کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو اسے ایک نظر دیکھنے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ بشرطیکہ صرف پیغام نکاح دینے کی صورت میں ایسا کیا جائے۔ خواہ اس عورت کو اس کا علم نہ ہو،

ماخذ:

- مسند احمد ج ۵. ص ۴۲۴. ابو حُمَیْد ساعدی.
- طبرانی عن ابی حمید ساعدی، بحوالہ کنز العُمّال ج ۱۶ ص. ۲۹۰. حدیث نمبر ۴۴۵۲۵،
- مجمع الزوائد ج ۴. ص ۲۷۶. ابوحمید.

ان زهیراشک. فقال عن ابی حمید اوابی حمیدة والبزار من غیرشک. والطبرانی فی الاوسط والکبیر، رجال احمد رجال الصحیح.

۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا زَیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: انا الْحَجَّاجُ ابْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سُلَیْمَانَ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ امْرَأَةً بِبَصَرِهِ فَقُلْتُ: تَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاَنْتَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةً لِاِمْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا .

حضرت سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن مسلمہؓ کو دیکھا کہ وہ ایک عورت کا اپنی نظروں سے پیچھا کر رہے ہیں (بغور دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں) میں نے کہا (اجنبی) عورت کی طرف تاک رہے ہو حالانکہ تم تو صحابی رسول ﷺ ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمارہے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی مرد کے دل میں کسی عورت کے لئے پیغام نکاح کا خیال ڈال دے تو اسے دیکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ماخذ:

- مسند احمد ج ۳. ص ۴۹۳. محمد بن مسلمة. اور ج ۴. ص ۲۲۵.
- مسند احمد ج ۴ کے ص ۲۲۶ . پر القی اللّٰہ کے بجائے اذا قذف اللّٰہ عزوجل منقول هے .
- السنن الکبرٰی ج ۷ ص ۸۵. کتاب النکاح باب نظر الرجل الی المرأة یریدان یتزوجها.
- کنز العمال ج ۱۶ . ص ۲۹۰. حدیث نمبر ۴۴۵۲۴.
- ابن ماجه کتاب النکاح باب النظر الی المرأة اذا ارادان یتزوجها.
- فی اسنادہ حجاج وهو ابن ارطاة کوفی ضعیف مدلس رواه بالعنعنة . لکن لم یفردبه حجاج، فقدرواه ابن حبان فی صحیحه با سنادٍ آخر. حجاج بن ارطاة کے بارے میں صاحب السنن الکبرٰی نے روایت بیان کر کے لکھا هے. هذا الحدیث اسناده مختلف فیه ومداره علی الحجاج بن ارطاة. ج ۷. ص ۸۵.

تخریج

۱ : حَدَّثِنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذِ الْعَدْلُ، ثنا اَبُوا الْمُثَنّٰى مُعَاذُ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا اَبِيْ، ثنا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ .عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدخلق بیوی

حدیث میں آتا ہے کہ تین قسم کے آدمی ایسے ہیں جو اللہ سے فریاد کرتے ہیں مگر ان کی فریاد سنی نہیں جاتی۔ایک وہ شخص جس کی بیوی بدخلق ہو اور وہ اس کو طلاق نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو یتیم کے بالغ ہونے سے پہلے اس کا مال اس کے حوالے کر دے۔تیسرا وہ شخص جو کسی کو اپنا مال قرض دے اور اس پر گواہ نہ بنائے ہے۔

تشریح: عموماً دوستوں اور عزیزوں کے درمیان قرض کے معاملات میں دستاویز لکھنے اور گواہیاں لینے کو معیوب اور بے اعتمادی کی دلیل خیال کیا جاتا ہے۔لیکن اللہ کا ارشاد یہ ہے کہ قرض اور تجارتی قراردادوں کو تحریر میں لانا چاہئے اور اس پر شہادت ثبت کرالینی چاہئے تاکہ لوگوں کے درمیان معاملات صاف رہیں۔(تفہیم ج اول ص ۲۱۹، البقرہ حاشیہ ۳۲۶)

ثَلاثَةٌ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ، رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ، فَلَمْ يُطَلِّقْهَا وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ فَلَمْ يُشْهِدْعَلَيْهِ وَرَجُلٌ آتٰى سَفِيْهًا مَالَهٗ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه لتوقيف اصحاب شعبة هذا الحديث على ابى موسىٰ انما اجمعوا على سند حديث شعبة بهذا الاسناد، ثلاثة يوتون اجرهم مرتين وقد اتفقا جميعا على اخراجه

ماخذ:

- المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۳۰۲ کتاب التفسير سورة النساء .
- السنن الكبرىٰ للبيهقي ج ۱۰ ص ۱۴۶ . کتاب الشهادات باب الاختيار فى الاشهاد.

۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى ، قَالَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ:

ثَلاَثَةٌ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ، فَلاَ يَسْتَجِيْبُ لَهُمْ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ، فَلَمْ يُطَلِّقْهَا،وَرَجُلٌ اَعْطٰى مَالَهٗ سَفِيْهاً وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ " وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ" وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ دَيْنٌ. فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ.

ماخذ:

- تفسير ابنِ جرير مجلد ۳. جز ۴ ص ۱۶۵ سوره النساء آيت ۵ . (ولا توتوا السفهاء الخ)
- تفسير ابنِ كثير ج ۱ . ص ۴۵۲.
- كنز العمال ج ۱۶ ص ۳۵. حديث نمبر ۴۳۸۲۵ عن ابى موسىٰ الاشعرى.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازدواجی تعلقات کے بگاڑ پر ابلیس کا اظہارِ مسرت

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابلیس اپنے مرکز سے زمین کے ہر گوشے میں اپنے ایجنٹ روانہ کرتا ہے۔ پھر وہ ایجنٹ واپس آکر اپنی اپنی کارروائیاں سناتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے: میں نے فلاں فتنہ برپا کیا کوئی کہتا ہے: میں نے فلاں شر کھڑا کیا۔ مگر ابلیس ہر ایک سے کہتا جاتا ہے کہ تو نے کچھ نہ کیا۔ پھر ایک آتا ہے اور اطلاع دیتا ہے کہ میں ایک عورت اور اس کے شوہر میں جدائی ڈال آیا ہوں۔ یہ سن کر ابلیس اس کو گلے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو کام کر کے آیا ہے[1]۔

تشریح: ازدواجی تعلق درحقیقت انسانی تمدن کی جڑ ہے۔ عورت اور مرد کے تعلق کی درستی پر پورے انسانی تمدن کی درستی کا اور اس کی خرابی پر پورے انسانی تمدن کی خرابی کا مدار ہے لہٰذا وہ شخص بدترین مفسد ہے جو اس درخت کی جڑ پر تیشہ چلاتا ہو جس کے قیام پر خود اس کا اور پوری سوسائٹی کا قیام منحصر ہے۔

اس حدیث پر غور کرنے سے یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے کہ بنی اسرائیل کی آزمائش کو جو فرشتے بھیجے گئے تھے انہیں کیوں حکم دیا گیا کہ عورت اور مرد کے درمیان جدائی ڈالنے کا ''عمل'' ان کے سامنے پیش کریں۔ دراصل یہی ایک ایسا پیمانہ تھا جس سے ان کے اخلاقی زوال کو ٹھیک ٹھیک ناپا جا سکتا تھا۔ (تفہیم ج ا ص ۹۹ البقرہ حاشیہ ۱۰۶)

تخریج

ا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِسْحَاقُ: اَخْبَرَنَا، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ، فَیَبْعَثُ سَرَایَاہُ فَیَفْتِنُوْنَ النَّاسَ، فَاَعْظَمُھُمْ عِنْدَہٗ اَعْظَمُھُمْ فِتْنَۃً.

حضرت جابر سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ابلیس اپنا تخت سمندر کے پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر روانہ کرتا ہے وہ لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں۔ اس کے نزدیک سب سے بڑا صاحب عظمت وہ ہوتا ہے جس نے سب سے بڑا فتنہ برپا کیا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہی سے مروی دوسری روایت میں منقول ہے۔

۲ :عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِئُ اَحَدُهُمْ، فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُوْلُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا؟، قَالَ: ثُمَّ يَجِئُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، قَالَ: فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ، وَيَقُوْلُ: نِعْمَ اَنْتَ! قَالَ الْاَعْمَشُ: اُرَاهُ قَالَ: فَيَلْتَزِمُهُ:

ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے پھر اپنے لشکر روانہ کرتا ہے۔ان میں سے ابلیس کے نزدیک سب سے زیادہ منزلت ومرتبہ کے اعتبار سے وہ قریب ہوتا جس نے سب سے بڑا فتنہ برپا کیا ہوتا ہے۔ان میں سے ہرایک آکر اپنی کارکردگی کی رپورٹ پیش کرتا ہےاور بیان کرتا ہے کہ میں نے فلاں کام کیا فلاں کام انجام دیا،ابلیس رپورٹ سن کر تبصرہ کرتا ہےتو نے کچھ نہیں کیا پھر ایک اور آتا ہے اور اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نے جب تک میاں بیوی میں جدائی نہیں ڈال دی ان کا پیچھا نہیں چھوڑا اسے ابلیس اپنے قریب کرتا ہےاور کہتا ہےتو کام کر کے آیا ہے۔ اعمش نے کہا۔میرا خیال ہے کہ ابلیس اسے اپنے گلے لگاتا ہے۔

ماخذ:

- مسلم ج۲ ص۳۷۶ کتا ب صفات المنافقین و احکامهم باب تحریش الشیطان وبعثه سرایاہ لفتنة الناس
- مسند احمد ج ۳. ص ۳۱۴، عن جابر.
- مسند احمد میں نِعْمَ اَنْتَ کے بعد قال ابو معاویة مرة فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ منقول هے.
- مزید براں یہ روایت مسند احمد ج ۳ کے صفحات ۳۳۲. ۳۵۴. ۳۶۶. اور ۳۸۴ پر بهی منقول هے.
- ابن کثیر ج ۱ . ص ۱۴۳ . (قدرے لفظی اختلاف اور کم و بیش الفاظ کے ساتھ).
- مجمع الزوائد ج ۷. ص ۲۸۹ .عن جابر بن عبد اللّٰه.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْشُ اَبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ فِتْنَةً.

- الطبرانی فی الاوسط ورجاله وثقوا وفيهم ضعف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل۲

کفاءت کا مسئلہ

شادی بیاہ میں کفاءت کا لحاظ

۱: لاتنکحوا النساء الاّ الاکفاء. (دارقطني. بيهقي)

عورتوں کی شادیاں نہ کرو مگران لوگوں کے ساتھ جو کفو ہوں۔

۲: یا علی ثلاث لا توخّرھا. الصّلوۃ اذا اَتتْ، والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت کفأ. (ترمذی حاکم)

اے علیؓ تین کام ہیں جن کو ٹالنا نہ چاہیے۔ ایک نماز، جبکہ اس کا وقت آ جائے، دوسرے جنازہ جب کہ تیار ہو جائے، تیسرے بن بیاہی عورت کا نکاح جب کہ اس کے لئے کفو مل جائے۔

۳: تخیّروا لنطفکم وانکحوا الاکفاء.

اپنی نسل پیدا کرنے کے لئے اچھی عورتیں تلاش کرو، اور اپنی عورتوں کے نکاح ایسے لوگوں سے کرو، جو ان کے کفو ہوں۔

(عن عائشہؓ، انس و عمر بن الخطاب رضوان اللّٰہ علیھم عن طرق متعدّدۃ)

۴: تَزَوَّجُوْھُنَّ علی الدّین فلامۃ خرقاء سوداء ذات دین افضل

تم ان سے دین کی بنا پر شادیاں کرو کیونکہ ایک کالی کلوٹی کم عقل لونڈی بھی اگر دیندار ہو تو وہ دوسری عورتوں سے افضل ہے۔

تفہیمات حصہ دوم ص ۳۳۰۔۳۳۱۔ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء

عن عمر لامنعَنّ فروج ذوات الاحساب الاّمن الاکفاء. (رواہ محمد فی کتاب الآثار)

حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں شریف گھرانوں کی عورتوں کے نکاح کفو کے سوا کہیں اور نہ کرنے دونگا۔

تشریح: نفس مسئلہ کفاءت عقل اور نقل دونوں سے ثابت ہے۔ تفصیلات سے قطع نظر، بجائے خود نکاح میں اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معتبر ہونے پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے اس مسئلے کا ماخذ متعدد احادیث ہیں (جو اوپر درج ہو چکی ہیں) یہ تو ہے اس مسئلے کی نقلی دلیل۔ رہی عقلی دلیل تو عقل کا صریح تقاضا یہ ہے کہ کسی لڑکی کو کسی شخص کے نکاح میں دیتے وقت یہ دیکھا جائے کہ وہ شخص اس کے جوڑ کا ہے یا نہیں، اگر جوڑ کا نہ ہو تو یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ ان دونوں کا نباہ ہو سکے گا۔ نکاح سے مقصود تو عقلاً بھی اور نقلاً بھی یہی ہے کہ زوجین کے درمیان مودّت و رحمت ہو اور وہ ایک دوسرے کے پاس سکون حاصل کر سکیں۔ آپ خود سوچ لیں کہ بے جوڑ نکاحوں سے اس مقصود کے حاصل ہونے کی کہاں تک توقع کی جاسکتی ہے۔ اور کونسا معقول انسان ایسا ہے جو اپنے لڑکے یا لڑکی کا بیاہ کرنے میں جوڑ کا لحاظ نہ کرتا ہو؟ کیا آپ اسلامی مساوات کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ ہر مرد کا ہر عورت سے اور ہر عورت کا ہر مرد سے صرف اس بنا پر نکاح کر دیا جائے کہ دونوں مسلمان ہیں؟ بلا اس لحاظ کے کہ ان میں کوئی مناسبت پائی جاتی ہے یا نہیں؟۔

فقہاء نے اس جوڑ کا مفہوم مشخص کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر ایک نے اپنے اپنے طریقے پر یہ بتایا ہے۔ کہ لڑکی اور لڑکے کے درمیان کن کن امور میں مماثلت ہونی چاہئے۔ ہم ان تفصیلات میں بعض فقہاء سے اختلاف اور بعض سے اتفاق کر سکتے ہیں۔ مگر فی الجملہ عقلِ عام یہ تقاضا کرتی ہے کہ زندگی بھر کی شرکت و رفاقت کے لئے جن دو ہستیوں کا ایک دوسرے سے جوڑ ملایا جائے ان کے درمیان اخلاق، دین، خاندان، معاشرتی طور طریق، معاشرتی عزت و حیثیت، مالی حالات، ساری ہی چیزوں کی مماثلت دیکھی جانی چاہئے۔ ان امور میں اگر پوری یکسانی نہ ہو تو کم از کم اتنا تفاوت بھی نہ ہو کہ زوجین اس کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور رفاقت نہ کر سکیں۔ یہ انسانی معاشرت کا ایک عملی مسئلہ ہے جس میں حکمتِ عملی کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ (رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۱۹۲۔۱۹۴)

تخریج

۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیسَی بْنِ السکین البلدی، نازَکَرِیَّا ابْنُ الْحَکَمِ الذسعنی، نااَبُو الْمُغِیرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ ابْنُ الْحَجَّاجِ، نا مُبَشِّرُبْنُ عُبَیْدٍ، حَدَّثَنِی الْحَجَّاجُ ابْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِوبْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْکِحُوا النِّسَآءَ اِلَّا الْاَکْفَاءَ، وَلَا یُزَوِّجُھُنَّ اِلَّا الْاَوْلِیَآءُ، وَلَا مَھْرَدُوْنَ عَشْرَةِ دَرَاھِمَ،

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ عورتوں کی شادیاں کرو مگر ان لوگوں کے ساتھ جو کفو ہوں۔ اور ان کے اولیاء کے سوا دوسرا کوئی ان کا نکاح نہ کرے اور دس درہم سے کم مہر بھی نہ ہونا چاہئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مبشر بن عبید متروک الحدیث، احادیثه لا یتابع علیها.

ماخذ:

- دارقطنی کتاب النکاح باب المهر ج ۳. ص ۲۴۵ باب کی حدیث نمبر ۱۱.
- السنن الکبرٰی للبَیْهقِیْ ج ۷. ص ۱۳۳. باب اعتبار الکفاءة.
- مجمع الزوائد ج ۴. ص ۲۷۵. کتاب النکاح باب الکفاءة مبشر بن عبید وهو متروک اور کتاب النکاح باب ماجاء فی الولی والشهود ج ۴. ص ۲۸۵ مبشر بن عبید متروک.

واسند البیهقی فی المعرفة عن احمد بن حنبل انه قال: احادیث مبشر بن عبید موضوعة کذب. قال ابن القطان فی کتابه: وهو کما قال، ورواه ابویعلٰی عن مبشر بن عبید عن ابی الزبیر عن جابر فذکر نحوهٗ.

- وعن ابی یعلٰی. رواه ابن حبان فی الضعفاء. وقال: مبشر یروی عن الثقات الموضوعات لا یحل کتب حدثیه الا علی جهة التعجب. ورواه ابن عدی والعقیلی واعلاه بمبشر بن عبید واسند العقیلی عن احمد انه وصفه بالوضع والکذب. وقال بیهقی: هذا حدیث ضعیف قاله الزیعلی. (حاشیه از علامه شمس الحق عظیم آبادی علی) دارقطنی ج ۳. ص ۲۴۵.
- کنز العمال ج ۱۶ .ص ۳۱۶.

بَیْهقی نے ج ۷. ص ۲۴۰ پر. لامهر دون عشرة دراهم پرنقدوجرح کی هے.

۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ، ناعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ سَعِیْدِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ، یَاعَلِیُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا، الصَّلَاةُ، اِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا کُفْوًا.

ماخذ:

- ترمذی ابواب الجنائز باب ماجاء فی تعجیل الجنازة. ○ السنن الکبرٰی ج ۷. ص ۱۳۲. ۱۳۳. کتاب النکاح باب الکفاءة. ○ المستدرک للحاکم ج ۲. ص ۱۶۲. کتاب النکاح باب تزوجوالودو د الولود.

هذا حدیث غریب صحیح ولم یخرجاه.

۳: نا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ بَهْلُوْلٍ، نااَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ، نا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِیُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ، لاَ تَضَعُوْهَا اِلاَّ فِي اْلاَ كْفَاءِ. قَالَ اْلاَ شَجُّ: تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ، وَانْكِحُوا اْلاَكْفَاءَ، وَانْكِحُوْا اِلَيْهِمْ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنی نسل پیدا کرنے کے لئے اچھی عورتیں تلاش کرو اور اپنے نطفے ایسی جگہ ڈالو جوان کے کفو ہوں۔ اشج نے کہا۔ اپنی نسل پیدا کرنے کے لئے اچھی عورتیں تلاش کرو اوران کے نکاح ایسے مردوں سے کرو جوان کے کفو ہوں۔

ماخذ:

- دارقُطْنِی ج ۳. ص ۲۹۹ کتاب النکاح . المهر .
- السنن الکبْرٰی للبَیْهَقی ج۷. ص ۱۳۳ .کتاب النکاح باب اعتبار الکفاء ة.
- المستدرک للحاکم ج ۲. ص ۱۶۳ . کتاب النکاح باب تخیرو النطفکم فانکحو ا الاکفاء . هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه.
- کنز العُمَّال ج۱۶ ص ۲۹۵. عن عائشة حدیث نمبر ۴۴۵۵۶.
- ابنِ ماجه کتاب النکاح باب الاکفاء.
- فی اسناده الحارث بن عمران المدینی. قال فیه ابوحاتم، لیس بالقوّی . والحدیث الذی رواه لا اصل لهٗ یعنی هذا الحدیث، عن الثقات. وقال الدارقطنی متروکٌ. (ابنِ ماجه حدیث مذکور پر علامه فوأد باقی کا حاشیه)

واخرج هذا الحدیث ابونعیم من حدیث عمروفیه مقال، ویقوی احد الا سنادین بالآخر قلت: فی الحدیث الثانی عن عائشة: محمد بن حماد بن ماهان الدباغ، قال الدار قطنی : لیس بالقوی. وفی التلخیص (للذهبی) ومداره علی (اناس ضعفاء رووه عن هشام، وامثلهم صالح بن موسی الطلحی والحارث بن عمران الجعفری وهو حسن.وقال الذهبی: قال ابن حبان: الحارث بن عمران یضع الحدیث علی الثقات.

ماخذ:

- دارقطنی ج۳. ص ۲۹۹ . ذیلی حاشیه.

۴:عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیّ ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَاَ مْنَعَنَّ فُرُوْجَ ذَوَاتِ اْلاَحْسَابِ اِلَّامِنَ اْلاَ كْفَاءِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر شخص کو اپنے لڑکے لڑکیوں کی شادیاں ان لوگوں میں کرنی چاہئیں، جو مالی حیثیت سے اسی جیسے ہوں اور جو اس کے لئے تیار ہوں کہ اپنی چادر سے نہ وہ خود زیادہ پاؤں پھیلائیں اور نہ دوسرے کو زیادہ پاؤں پھیلانے پر مجبور کریں۔ اپنے سے بہتر مالی حالات رکھنے والوں میں شادی بیاہ کرنے کی کوشش کرنا اپنے آپ کو خواہ مخواہ مشکلات میں مبتلا کرنا ہے۔

لڑکی والوں کی جانب سے پیغام نکاح

یہ صورت کچھ فطری سی ہے، لیکن اس کو حد سے زیادہ بڑھانا مناسب نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کی لڑکی جوان اور

ماخذ:

O المُصَنَّف عبد الرزاق. ج٦. ص ١٥٢. كتاب النكاح . باب الاكفاء. O السنن الكبرٰى للبَيْهَقِيْ ج٧. ص١٣٣ كتاب النكاح. باب اعتبار الكفاء ة. O كنز العمال ج١٦ ص ٥٣٤. الاكفاء حديث نمبر ٤٥٧٨٥.

من طريق سعد بن ابراهيم عن ابراهيم بن محمد بن طلحه بلفظ آخر . يعنى قَالَ عُمَرُ: لَا يَنْبَغِيْ لِذَوَاتِ الْاَحْسَابِ تَزَوَّجُهُنَّ اِلَّا مِنَ الْاَكْفَاءِ.

ماخذ:

O دارقُطنى كتاب النكاح ج ٣. ص٢٩٨.

اس کے الفاظ ہیں:

قَالَ عُمَرُ: لَاَمْنَعَنَّ تَزَوَّجَ ذَوَاتِ الْاَحْسَابِ اِلَّا مِنَ الْاَكْفَاءِ.

۴: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْاِ فْرِيْقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَوَّجُوا النِّسَآءَ لِحُسْنِهِنَّ، فَعَسٰى حُسْنُهُنَّ اَنْ يُّرْدِيَهُنَّ، وَلَا تَزَوَّجُوْهُنَّ لِاَمْوَالِهِنَّ، فَعَسٰى اَمْوَالُهُنَّ اَنْ تُطْغِيَهُنَّ، وَلٰكِنْ تَزَوَّجُوْهُنَّ عَلَى الدِّيْنِ، وَلَاَ مَةٌ خَرْمَاءُ سَوْدَاءُ ذَاتُ دِيْنٍ اَفْضَلُ.

فى اسناده الافريقى، وهو عبد الله بن زياد بن انعم ضعيف. والحديث رواه ابن حبان فى صحيحه باسناد آخر.

ماخذ:

O ابن ماجه كتاب النكاح باب تزويج ذات الدين. Oالسنن الكبرٰى للبَيْهَقِيْ ج٧. ص ٨٠. كتاب النكاح باب استحباب التزويج بذات الدين. اس جگه خرقاء منقول هے .اور ابو زكريا سے مروى روايت ميں حرباء هے. والله اعلم.O كنز العُمال ج ١٦. ص ٢٩٢. عن ابن عمرو . حديث نمبر ٤٤٥٣٧.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی کے قابل ہو چکی ہو اور اسے کوئی مناسب لڑکا نظر آئے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ خود اپنی طرف سے پیغام دینے میں ابتدا کرے۔ اس کی مثالیں خود صحابہ کرام میں ملتی ہے۔ اگر یہ بات حقیقت میں کوئی ذلت کی بات ہوتی تو نبی ﷺ اس کو منع فرما دیتے۔ (رسائل و مسائل حصہ اوّل ص ۱۳۷)

تقریبات شادی بیاہ کی رسوم

شادی بیاہ وغیرہ تقریبات کی رسوم کی پوری پوری اصلاح اس وقت تک ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ دینی زندگی اپنی صحیح بنیادوں پر تعمیر ہوتی ہوئی اس مرحلہ پر نہ پہنچ جائے، جہاں ان چیزوں کی اصلاح ممکن ہو۔ اس وقت ہمارے ارکان کو زیادہ تر صرف ان چیزوں سے اجتناب پر اصرار کرنا چاہئے جن کو صریحاً خلاف شریعت کہا جاسکتا ہو۔ رہیں وہ چیزیں جو معاشرتِ اسلامی کی روح کے تو خلاف ہیں مگر مسلمانوں کی موجودہ معاشرت میں قانون و شریعت بنی ہوئی ہیں تو وہ ہمارے ذوقِ اسلامی پر خواہ کتنی ہی گراں ہوں، لیکن سر دست ہمیں ان کو اس امید پر گوارا کر لینا چاہئے کہ بتدریج ان کی اصلاح ہو سکے گی۔ مگر یہ گوارا کرنا رضا مندی کے ساتھ نہ ہو، بلکہ احتجاج اور فہمائش کے ساتھ ہو۔ یعنی ہر ایسے موقع پر واضح کر دیا جائے کہ شریعت تو اس طرح کے نکاح چاہتی ہے۔ جیسے ازواج مطہرات اور دوسرے صحابہ کرام کے ہوئے تھے۔ لیکن اگر تم لوگ یہ تکلفات کئے بغیر نہیں مانتے تو مجبوراً ہم اس کو گوارا کرتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ وقت آئے کہ جب تم نبی ﷺ اور اصحابِ نبی ﷺ کی طرح کے سادہ نکاح کرنے کو اپنی شان سے فرو تر نہ سمجھو۔

ہمارا یہ رویہ تو عام لوگوں کے لئے ہے جن سے ہم مختلف قسم کے روابط پیدا کرنے اور جن کے ساتھ کئی طرح کے دنیوی امور میں معاملہ کرنے پر مجبور ہیں۔ لیکن خود ارکانِ جماعت کے درمیان ایسے جتنے روابط اور معاملات بھی ہوں، انہیں رسوم کی آلودگیوں سے پاک کر کے سادگی کی اسی سطح پر لے آنا چاہیے جس تک نبی ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے انہیں پہنچایا تھا ہمارے معاملات میں مباحات کو مباحات ہی کی حد تک رہنا چاہئے۔ رواج کی رو میں بہنے والے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو بغاوت کرنا بھی چاہتے ہیں مگر پہل کی جسارت نہیں کر سکتے۔ رسموں کی بیڑیوں سے نجات حاصل کرنا بھی چاہتے ہیں مگر دوسروں سے پہلے انہیں کاٹنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ اپنی پیٹھوں پر لدے ہوئے رواجوں کے بوجھوں سے ان کی کمریں ٹوٹ رہی ہوتی ہیں مگر ان کو پٹخ دینے میں پیش قدمی نہیں کر سکتے۔ یہ پہل اور پیش قدمی اب ہم لوگوں کو کرنی ہے۔ ہمارے ہر ساتھی کا یہ فرض ہے کہ زندگی کے روز مرہ کے معاملات اور تقریبات کو گوناگوں پابندیوں سے آزاد کرنے میں پوری بے باکی سے پہل کرے۔ اور لوگوں کی ''ناک'' بچانے کے لئے خود نکو بن کر معاشرتی زندگی میں انقلاب برپا کرے۔ خالص اسلامی انداز میں تقریبات اور معاملات کو سر انجام دینے کی مثالیں اگر جگہ جگہ ایک دفعہ قائم کر دی جائیں گی تو سوسائٹی کا کچھ نہ کچھ عنصر ان کی پیروی کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے گا اور اس طرح رفتہ رفتہ احوال بدل سکیں گے۔ [رسائل و مسائل حصہ اوّل ص ۱۴۰۔۱۴۲ اشاعت اول]

منگنی کی شرعی حیثیت

منگنی محض ایک قول و قرار ہے اس بات کا کہ آئندہ اس لڑکی کا نکاح فلاں شخص سے کیا جائے گا۔ یہ بجائے خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح نہیں ہے۔ البتہ فریقین کے درمیان ایک طرح کا عہد و پیمان ضرور ہے جس سے پھر جانا درست نہیں۔ الّا یہ کہ اس کے لئے کوئی معقول وجہ موجود ہو اگر منگنی کے بعد فریقین میں سے کسی ایک پر دوسرے کا کوئی ایسا عیب ظاہر ہو جو پہلے معلوم نہ تھا یا چھپایا گیا تھا، تو بلاشبہ اس قول و قرار کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس طرح کی کسی معقول وجہ کے بغیر یونہی اسے ختم کر دینا، یا کسی غیر معقول وجہ کی بنا پر اس سے پھر جانا، ہرگز جائز نہیں، دوسری بدعہدیوں کی طرح یہ بھی ایک بدعہدی ہے جس پر انسان خدا کے ہاں جواب دہ ہوگا۔ [رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۱۹۶۔۱۹۷]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۳

ولایت کا مسئلہ

(ا) ولی (سرپرست) کی ولایت

عَن ابی موسیٰ عَن ابیه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا نکاح اِلّا بولیّ ؎ا

ابو موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی کے بغیر کوئی نکاح جائز نہیں ہے۔

تخریج

ا ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اَعْيَنَ، ثنا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ يُونُسَ وَاِسْرَائِيْلَ ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوسٰى، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ.

قال ابوداؤد: هو يونس عن ابی بردة. واسرائيل عن أبی اسحاق، عن ابی بردة.

ماخذ:

- ابوداؤد كتاب النكاح ، باب في الولي.
- ترمذی ابواب النكاح ،باب ماجاء لانكاح الا بولیٍّ.
- ابنِ ماجه كتاب النكاح ، باب لا نكاح لا بولی.
- دارمی كتاب النكاح،باب النهى عن النكاح بغير ولی.
- دارقطنی ج ۲. ص ۳۸۱.
- المستدرک. ج۲. ص ۱۶۹ . كتاب النكاح باب لانكاح الابولی.
- السنن الكبرٰى للبيهقی ج۷. ص ۱۰۷. ۱۰۸. ۱۰۷. O نصب الرايه ج ۳. ص ۱۸۳.
- مسنَدِ احمد ج ۱. ص ۲۵۰. ج ۴. ۳۹۴. ۴۱۳. ۴۱۸. ج ۶. ص ۲۶۰.
- كنز العمال ج ۱۶ . ص ۳۱۳. O احكام القرآن للجصّاص ج ۲ ص ۴۰۱. ذكرالاختلاف فی ذلک
- تفسير ابن كثير ج ۱ ص ۲۸۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) سربراہِ مملکت کی ولایت

عن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلّم ایّما امرأة نکحت بغیراذن ولیها فنکاحها باطل فان اشتجروا فالسلطان ولیّ من لا ولیّ لها.(بلوغ المرام) ۱

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، اس کا نکاح باطل ہے۔ پس اگر جھگڑا ہو تو جس عورت کا ولی نہ ہو تو سلطان اس کا ولی ہے۔

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ، ناسُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ عَنِ الزُّهْرِیّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا، فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ، فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَهٗ.

هذا حدیث حسن.

مآخذ:

- ترمذی ج ۱ ص ۲۰۸ ابواب النکاح باب ماجاء لا نکاح الابولی۔
- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۲۹ کتاب النکاح. باب فی الولی۔
- ابوداؤد می ولی کی جگہ موالیها اور اشتجروا کی جگہ تشاجروا ہے۔
- بلوغ الرام کتاب النکاح حدیث نمبر ۸۳۶۔ O نصب الرایة ج ۳. ص ۱۸۴۔
- دارمی کتاب النکاح ج ۲. ص ۶۲. باب النهی عن النکاح بغیرولی۔
- السنن الکبریٰ للبَیْهقی ج ۷. ص ۱۱۳ کتاب النکاح باب لا ولایة لوصی فی نکاح. اس میں روایت کا آغاز لا تنکح المرأة الا باذن ولیها، فان نکحت فهو باطل فهو باطل، فهو باطل الخ۔
- مسند احمد ج ۶. ص ۱۶۶۔ O کنز العمال ج ۱۶ ص ۳۰۹۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳)عورت کی ولایت

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لا تزوّج المرأۃ المرأۃ ولا تزوّج المرأۃ نفسھا(السنن الکبرٰی للبیھقی)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت دوسری عورت کی (ولی بن کر) نکاح نہ کرے، اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے۔[1]

قال عمر ابن الخطّاب ایّما امرأۃ لم ینکحھا الولیّ اوالوُلاۃ فنکاحھا باطل. (ایضا)

حضرت عمرؓ نے فرمایا جس عورت کا نکاح ولی یا حکام نہ کریں، اس کا نکاح باطل ہے۔

O المستدرک للحاکم ج ۲. ص ۱۶۸ . کتاب النکاح باب ایمامراۃ نکحت بغیر اذن ولیھا الخ ابن ماجه نے حضرت عائشۃ سے اس روایت کو مندرجه ذیل الفاظ میں نقل کیا ھے:

عَنْ عائشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ یُنْكِحْهَا الْوَلِیُّ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَاِنْ اَصَابَهَا فَلَهَامَهْرُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَّا وَلِیَّ لَهُ،

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس عورت کا نکاح اس کا ولی نہ کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے پھر اگر وہ مرد اس عورت سے لطف اندوز ہو چکا ہو تو جس قدر وہ اس عورت سے لطف اندوز ہوا ہے اس کے بدلہ میں مہر کی وہ عورت حقدار ہے۔ پھر اگر ان کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔

ماخذ:

O ابن ماجه کتاب النکاح باب لا نکاح الابولی. O دار قطنی کتاب النکاح ج۲ ص ۳۸۱.

O المستدرک للحاکم ج۲ ص۱۶۸ کتاب النکاح.باب ایمامرأۃ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل. O کنز العمال ج ۱۶. ص ۵۲۹ عن عمر مندرجه ذیل الفاظ سے روایت منقول ھے.

عن عمر، قال: ایماامرأۃٍ لم ینکحھا الولیُّ او الولاۃ فنکاحھا باطل.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: ان دلائل پر ایک نگاہ ڈالنے سے ہی یہ محسوس ہو جاتا ہے کہ دونوں طرف کافی وزن ہے اور یہ کہنے کی گنجائش نہیں ہے کہ فریقین میں سے کسی کا مسلک بالکل غلط ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا شارع نے فی الواقع دو متضاد حکم دیئے ہیں؟ یا ایک حکم کو دوسرا حکم منسوخ کرتا ہے؟ یا دونوں حکموں کو ملا کر دونوں حکموں کا منشا ٹھیک طور پر متحقق ہو سکتا ہے؟ پہلی شق تو صریحاً باطل ہے۔ کیونکہ شریعت کا پورا نظام شارع کی حکمت کاملہ پر دلالت کر رہا ہے۔ اور حکیم سے متضاد احکام کا صدور ممکن نہیں ہے۔ دوسری شق بھی باطل ہے کیونکہ نسخ کا کوئی ثبوت یا قرینہ موجود نہیں ہے۔ اب صرف تیسری ہی صورت باقی رہ جاتی ہے اور ہمیں اسی کی تحقیق کرنی چاہئے۔ میں دونوں طرف کے دلائل جمع کر کے شارع کا جو منشا سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے۔

۱۔ نکاح کے معاملے میں فریقین مرد اور عورت ہیں نہ کہ مرد اور اولیائے عورت۔ اسی بنا پر ایجاب و قبول ناکح اور منکوحہ کے درمیان ہوتا ہے

۲۔ بالغہ عورت (باکرہ ہو یا ثیبہ) کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر یا اس کی مرضی کے خلاف منعقد نہیں ہو سکتا، خواہ وہ نکاح کرنے والا باپ ہی کیوں نہ ہو؟ جس نکاح میں عورت کی طرف سے رضا نہ ہو، اس میں سرے سے ایجاب ہی موجود نہیں ہوتا کہ ایسا نکاح منعقد ہو سکے۔

۳۔ مگر شارع اس کو بھی جائز نہیں رکھتا کہ عورتیں اپنے نکاح کے معاملے میں بالکل ہی خود مختار ہو جائیں، اور جس قسم کے مرد کو چاہیں اپنے اولیا کی مرضی کے خلاف اپنے خاندان میں داماد کی حیثیت سے گھسا لائیں۔ اس لئے جہاں تک عورت کا تعلق ہے شارع نے اس کے نکاح کے لئے اس کی اپنی مرضی کے ساتھ اس کے ولی کی مرضی کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ نہ عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر جہاں چاہے اپنا نکاح خود کر لے، اور نہ ولی کے لئے جائز ہے کہ عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح جہاں چاہے کر دے۔

۴۔ اگر کوئی ولی کسی عورت کا نکاح بطور خود کر دے تو وہ عورت کی مرضی پر معلق ہو گا، وہ منظور کرے تو نکاح قائم رہے گا، نامنظور کرے تو معاملہ عدالت میں جانا چاہے، عدالت تحقیق کرے گی کہ یہ نکاح عورت کو منظور ہے یا نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ عورت کو نکاح نامنظور ہے تو عدالت اسے باطل قرار دے گی۔

۵۔ اگر کوئی عورت اپنے ولی کے بغیر اپنا نکاح خود کر لے تو اس کا نکاح ولی کی اجازت پر معلق ہو گا۔ ولی منظور کرے تو نکاح برقرار رہے گا۔ نامنظور کرے تو یہ معاملہ بھی عدالت میں جانا چاہئے۔ عدالت تحقیق کرے گی کہ ولی کے اعتراض و انکار کی بنیاد کیا ہے۔ اگر وہ فی الواقع معقول وجوہ کی بنا پر اس مرد کے ساتھ اپنے گھر کی لڑکی کا جوڑ پسند نہیں کرتا تو یہ نکاح فسخ کیا جائے گا اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس عورت کا نکاح کرنے میں اس کا ولی دانستہ تساہل کرتا رہا، یا کسی ناجائز غرض سے اس کو ٹالتا رہا اور عورت نے تنگ آ کر اپنا نکاح خود کر لیا تو پھر ایسے ولی کو سلب الاختیار ٹھہرایا جائے گا اور نکاح کو عدالت کی طرف سے سند جواز دے دی جائے گی۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۱۸۵ تا ۱۹۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا بالغ عورت خود اپنا نکاح کر لینے کی مجاز ہے؟

عن نافع ابن جُبير عن ابن عباس قال قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلَّم الايم احق بنفسها من وليها والبكرتستا ذن واذنها سكوتها وفى رواية الثيب احق بنفسها من وليها.

(نصب الرأيه ج ۳ ص ۱۸۲)

نافع ابن جبیرؒ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے ولی سے زیادہ خود اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کی مجاز ہے اور کنواری کا مشورہ لیا جانا چاہئے اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ شوہر دیدہ عورت اپنے ولی سے زیادہ اپنے نکاح کے معاملے میں حقدار ہے۔

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَتَكِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ، وَلاَ تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا، فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا .

ماٰخذ:

- ابنِ ماجه كتاب النكاح، باب لا نكاح الا بولى.
- دارقطنى كتاب النكاح، ص ۳۸۴.
- السنن الكبرٰى للبيهقى ج ۷ ص ۱۱۰ .كتاب النكاح باب لا نكاح الابولى .
- (كنز العمال ج ۱٦ . ص. ۳۱۰ . عن ابى هريرة .
- نصب الراية ج ۳. ص ۱۸۸ ، كتاب النكاح باب فى الاولياء والاكفاء.

---

۱ جس نکاح میں ایجاب وقبول ہو گیا ہو وہ نکاح ہو جاتا ہے، خطبہ پڑھنے پر نکاح کی صحت موقوف نہیں ہے۔ خطبہ تو ایک سنت ہے جس سے مقصود برکت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کرنا ہے۔ اس کو جان بوجھ کر ترک کرنا بہت برا ہے، اور اس کے ترک کو رواج بنا لینا اور بھی زیادہ سخت قابل ملامت فعل ہے۔ لیکن نکاح شرعاً جس چیز سے منعقد ہوتا ہے وہ دو گواہوں کے سامنے محض ایجاب وقبول ہے۔ مکتوبات سید ابوالاعلیٰ مودودی مرتبہ حکیم محمد شریف مسلم ص ۱۰۶ اشاعت اول البدر پبلی کیشنز۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

۱:عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا، وفی لفظ لمسلم : اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَامَرُ، وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا.

مآخذ:

- النصب الرایہ لاحادیث الھدایہ ج۳. ص ۱۸۲. کتاب النکاح، باب فی الاولیاء والاکفاء.

۲:حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لاَ تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلاَ تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ اِذْنُهَا؟ قَالَ: اَنْ تَسْكُتَ.

حضرت ابوھریرہؓ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیوہ عورت کا نکاح اس سے مشورہ لیے بغیر نہ کیا جائے اور نہ کنواری کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اس سے اجازت کا کیا معنی؟ فرمایا۔ اس کا خاموش ہوجانا۔

مآخذ:

- بخاری کتاب النکاح ج ۲. ص ۷۷۱. باب لاینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الابرضاھا.
- نسائی کتاب النکاح باب اذن البکر .
- کنز العمال ج ۱۶. ص ۳۱۱
- نسائی نے کتاب النکاح باب استئمار الثیب فی نفسھا کے ضمن میں جو روایت بیان کی ھے اس کا آغاز لا تُنکَحُ الثیبُ سے کیا ھے، باقی الفاظ مندرجہ بالا روایت کے ھیں،

۳:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَامَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماٰخذ:

- مسلم ج ا ۔ ص ۴۵۵. کتاب النکاح ،باب استیذان الثیب فی النکاح بالنطق، والبکر بالسکوت۔
مسلم میں اسی باب کے تحت ایک روایت میں عن ابن عباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا کے الفاظ بھی منقول ھیں
- مسلم ج ا ۔ ص ۴۵۵ کتاب النکاح باب استیذان الثیب فی النکاح الخ
- ترمذی ج ا ۔ص ۲۱۰ ابواب النکاح باب ماجاء فی استئمار البکر والثیب۔
- ابنِ ماجه کتاب النکاح باب استیمار البکر والثیب۔
- مؤطا امام مالک کتاب النکاح باب استیذان البکر والایم فی انفسهما۔
- مسلم کتاب النکاح باب استیذان الثیب فی النکاح الخ کے تحت ایک روایت بایں الفاظ بھی منقول ھے۔ وَقَالَ:

اَلثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاْذِ نُهَا اَبُوْ هَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَرُبَّمَا قَالَ: وصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا۔

شوہر دیدہ عورت اپنے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی کہ خود فیصلہ کرے اور کنواری سے اس کا والد اجازت لے اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے

ماٰخذ:

- مسلم کتاب النکاح باب استیذان الثیب فی النکاح الخ۔
- (ابوداؤد ج۲. ص۲۳۲. کتاب النکاح باب الثیب. ابوداؤد کی رائے کے مطابق ابوھا محفوظ نھیں۔ اور انھوں نے لیس بمحفوظٍ کہا ھے۔
- نَسائی کتاب النکاح ، باب استیذان البکر فی نفسها ۔
- ابنِ ماجه کتاب النکاح ، باب استیمار البکر و الثیب۔
- دارمی ج ۲. ص ۶۳ . کتاب النکاح، باب استئمار البکر والثیب۔
- اس کیی روایت میں وَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا ھے۔ عن ابنِ عباس۔
- دارقطنی ج ا ۔ ص ۲۴۲ . کتاب النکاح. عن ابنِ عباس۔
- اس روایت میں بھی وصمتها اقرا رها ھی ھے۔ اور ص ۲۴۰ پر عن ابنِ عباس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: اَلاَ یِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا، وَالْیَتِیْمَةُ تُسْتَاْمَرُ، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا بھی منقول ھے۔
- السنن الکبریٰ للبَیْهَقِی ج۷. ص ۱۲۲ کتاب النکاح باب اذن البکر الصمت واذن الثیب الکلام، عن ابن عباس،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑکی کے لئے تنسیخ واستقرار نکاح کا استحقاق

اخرجه النسائی واحمد عن عائشة قالت جاء ت فتاة الی النبی صلی اللّٰه علیه وسلّم فقالت یا رسول اللّٰه انّ ابی زوجنی ابن اخیه لیرفع بی من خسیسته قال فجعل الامر الیها فقالت انی قد اجزت ماصنع ابی، ولکن اردتُ ان تعلم النّساء انّ لیس الی الآباء من الامر شیئٌ

نسائی اور احمد نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہنے لگی! اے اللہ کے رسول میرے باپ نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا بیاہ صرف اس لئے کر دیا ہے کہ میرے ذریعے سے اسے ذلت سے نکالے۔ آپؐ نے نکاح (کی تنسیخ واستقرار) کا حق لڑکی کو دے دیا۔ لڑکی نے کہا، میرے والد نے جو کچھ کیا ہے میں اسے جائز قرار دیتی ہوں، میری خواہش صرف یہ تھی کہ عورتیں جان لیں کہ باپوں کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے[1]

- المستدرک للحاکم ج ۲. ص ۱۶۶ . کتاب النکاح باب تستامر الیتیمة فی نفسها.
- (مصنف ابنِ ابی شَیْبَہ نے ج ۲/۴. ص ۱۳۸ . ۱۳۹ پر اس بارے میں مختلف روایت نقل کی هیں.
- کنز العمال ج ۱۶. ص ۳۱۰ . عن ابن عباس.
- دارقطنی ج۳. کتاب النکاح ص ۲۳۹ .
- احکام القرآن للجصاص ج ۱ ص ۴۰۱. ذکر الاختلاف فی ذلک.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ، ثنا وَکِیْعٌ، عَنْ کَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: جَآءَ تْ فَتَاةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِیْ زَوَّجَنِیْ ابْنَ اَخِیْهِ لِیَرْفَعَ بِیْ خَسِیْسَتَهٗ، قَالَ، فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَیْهَا فَقَالَتْ: قَدْ اَجَزْتُ مَاصَنَعَ اَبِیْ، وَلٰکِنْ اَرَدْتُّ اَنْ تَعْلَمَ النِّسَآءُ اَنْ لَّیْسَ اِلَی الْاٰبَآءِ مِنَ الْاَمْرِ شَیْئٌ.

ماخذ:

- ابنِ ماجه کتاب النکاح، باب من زوج ابنتهٗ وهی کا رهة .
- فی الزوائد: اسناده صحیح وقدرواه غیر المصنف من حدیث عائشة وغیرها.
- نصب الرایه للزیلعی ج ۳. ص ۱۹۲ . کتاب النکاح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱ :روی من طریق مالک عن عبد الرحمن ابن القاسم عن ابیه عن عائشة انها زوجت حفصة بنت عبد الرحمن من المنذر ابن الزبیر و عبدالرحمٰن غائب بالشام. فلما قدم عبد الرحمن ومثلی یقتات علیه؟ فکلمت عَائشةُ المنذر بن الزبیر فقال: انَّ ذلک بید عبد الرحمن ما کنت لا رد امرا قضیته فاستقرت حفصة عند المنذر ولم یکن ذلک طلاق.

ترجمہ: مالک نے عبدالرحمٰن سے، انہوں نے اپنے باپ سے، اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن کا منذر ابن الزبیر سے نکاح کر دیا۔ اس وقت عبدالرحمٰن شام میں تھے۔ جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے کہ کیا میری رائے کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ تب حضرت عائشہؓ نے منذر ابن الزبیر سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ فیصلہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں ہے اس پر عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ جس معاملے کو آپؓ نے طے کر دیا ہے، میں اس کی تردید نہیں کرنا چاہتا، چنانچہ حفصہ منذر کے پاس ہی رہیں اور یہ طلاق نہ تھی۔

۲ :اخرجه ابوداؤد والنسائی. عن ابن عباس ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال لیس للولی مع الثیب امرٌ (ایضاً)

ترجمہ: ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شوہر دیدہ عورت پر ولی کو کچھ اختیار حاصل نہیں ہے

O نَسائی ج۶ ۔ص۸۶۔۸۷. کتاب النکاح باب البکر یزوجها ابوهاوهی کارهة.

O مسند احمد ج۶ ۔ص۱۳۶ ۔ عن عائشة.

O سنن دارقطنی ج۲. ص۳۸۷. کتاب النکاح. دارقطنی نے کہا ھے هذا کلها مراسیل ابن بریده لم یسمع من عائشة شیئاً.

O السنن الکبریٰ للبَیْهَقِی ج ۷. ص ۱۱۸ .کتاب النکاح باب ماجاء فی انکاح الآباء الابکار.

آخر میں فرماتے ھیں

هذا مرسل ابن بریدة لم یسمع من عائشةؓ ابن تر کمانی نے الجوهر النقی میں لکھا ھے ان صاحب الکمال صرح بسماعهِ منها .

تخریج

۱ :رُوِیَ مِنْ طَرِیْقِ مَالِکٍ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مِنَ الْمُنْذِرِ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ، فَلَمَّا قَدِ مَ عَبْدُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن ابی سلمه ابن عبد الرحمن قال جاء ت امرأة الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت ان ابی انکحنی رجلا و انا کارھة فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لابیھا، لا نکاح لک اذھبی فانکحی من شئتِ .ایضاً

ترجمہ: ابی سلمہ ابن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا میرے باپ نے میرا نکاح ایک مرد سے کر دیا ہے اور میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ آپؐ نے باپ سے فرمایا کہ نکاح کا اختیار تمہیں نہیں ہے۔ اور لڑکی سے فرمایا جاؤ جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کر لو۔ (ایضاً)

الرَّحْمٰنِ وَمِثْلِی یُفْتَاتُ عَلَیْهِ؟ فَکَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ ابْنَ الزُّبَیْرِ، فَقَالَ: اِنَّ ذٰلِکَ بِیَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، مَا کُنْتُ لِاَرُدَّ اَمْرًا قَضَیْتِهِ، فَاسْتَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَ الْمُنْذِرِ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ طَلَاقٌ.

ماخذ:

- نصب الرایه للزیلعی ج٣. ص١٨٦ . کتاب النکاح باب فی الاولیاء والا کفاء.
- احکام القرآن للجصاص ج ا ص ٤٠١ . ذکر الاختلاف فی ذلک .احکام القرآن میں مختصر ھے.

٢:حَدَّثَنَا الْحَسَنْ بْنُ عَلِیٍّ، ثناعَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ، عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَیْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ لِلْوَلِیِّ مَعَ الثَّیِّبِ اَمْرٌ.

ماخذ:

- ابوداؤد کتاب النکاح، باب فی الثیب. ○ نسائی کتاب النکاح، باب استیذان البکر فی نفسها.
- دارقطنی کتاب النکاح ج ٢. ص ٣٨٩.
- کنز العُمال ج١٦ .ص ٣١١ عن ابن عباسؓ.
- احکام القرآن للجصّاص ج ا ص ٤٠١. ذکر الاختلاف فی ذلک.

ا :قَالَ ابْنُ الْجَوْزِیّ: قَالَ سَعِیْدُبْنُ مَنْصُوْرٍ: ثنا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِبْنِ رَفِیْعٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: جَآءَ تِ امْرَأَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اَبِیْ اَنْکَحَنِیْ رَجُلاً، وَاَنَا کَارِهَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَ بِیْهَا: لَا نِکَاحَ لَکَ، اِذْهَبِیْ، فَانْکِحِیْ مَنْ شِئْتَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

نصب الرایۃ ج ۳. ص ۱۸۲ . کتاب النکاح باب فی الاولیاء والاکفاء.

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعِ ابْنَيْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْاَنْصَارِيَّةِ اِنَّ اَبَا هَازَوَّجَهَاوَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.

خنساء بنت خذام انصاریہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے والد نے ان کا نکاح جب وہ شوہر دیدہ تھیں کر دیا۔ اس نے اس نکاح کو نا پسند کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اور روداد سنائی) تو آپ نے اس کا نکاح رد کر دیا

ماخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۷۷۱ کتاب النکاح ، باب اذازوج ابنته وهی کارهة، فنکاحه مردود.
- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۳۳ . کتاب النکاح باب فی الثیب.
- نسائی ج ۶. ص ۸۶ کتاب النکاح، الثیب یزوجها ابوها وهی کارهة.
- ابن ماجه کتاب النکاح، باب من زوج ابنته وهی کارهة.
- سنن دار قطنی ج ۲. ص ۳۷۶. کتاب النکاح .
- مؤطا امام مالک ج ۲، ص ۸ کتاب النکاح. جامع مالایجوز من النکاح. موطا نے خنساء بنت خِدام الانصاریة نقل کیا ھے
- سنن دارمی ج ۲ ص ۹۳ . کتاب النکاح باب الثیب یزوجها ابوهاوهی کارهة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۴

رضاعت کا مسئلہ

نسبی اور رضاعی رشتوں کی حرمت

تشریح: اس پر امت میں اتفاق ہے کہ ایک لڑکے یا لڑکی نے جس عورت کا دودھ پیا ہو اس کے لئے وہ عورت ماں کے حکم میں اور اس کا شوہر باپ کے حکم میں ہے اور تمام وہ رشتے جو حقیقی ماں اور باپ کے تعلق سے حرام ہوتے ہیں رضاعی ماں اور باپ کے تعلق سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس قدر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے امام ابوحنیفہ اور امام مالکؒ کے نزدیک جتنی مقدار سے روزہ دار کا روزہ ٹوٹ سکتا ہے اتنی ہی مقدار میں اگر بچہ کسی کا دودھ پی لے تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے مگر امام احمدؒ کے نزدیک تین مرتبہ پینے سے اور امام شافعیؒ کے نزدیک پانچ دفعہ پینے سے یہ حرمت ثابت ہوتی ہے نیز اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ کس عمر میں پینے سے یہ رشتے حرام ہوتے ہیں۔

بعض کے نزدیک رضاعت کی مدت کے دوران دودھ پینے سے۔ بعض کے نزدیک جب تک دودھ چھڑایا نہ گیا ہو۔ اور بعض کے نزدیک جب بھی پیئے حرمت ثابت ہوگی۔ (تفہیم ج ا ص ۳۳۸۔ النساء حاشیہ ۳۸)

تخریج

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: نالَيْثُ ح قَالَ وثنا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ، قَالَ: انا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ،

عَنْ عَرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحُ اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا، فَحَجَبَتْهُ، فَاَخْبَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ ان کا رضاعی چچا، افلح جن کا نام تھا نے ان کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو حضرت عائشہؓ نے ان سے پردہ کیا اور اس واقعہ کی خبر انہوں رسول اللہ ﷺ کو دی تو آپ نے فرمایا ان سے پردہ نہ کر اس لیے کہ رضاعت سے بھی وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو نسب سے حرام ہوتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا تَحْتَجِبِیْ مِنْهُ، فَاِنَّهُ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

ماخذ:

- مسلم کتاب الرضاع ج ا ص ۴۶۷. فصل یحرم من الرضاعة ما یحرم من الرحم.
- نسائی کتاب النکاح باب مایحرم من الرضاع.
- مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی روایت میں سے ایک روایت میں ھے .

قَالَتْ عَائِشَةُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْکَانَ فُلَانٌ حَیًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ ، دَخَلَ عَلَیَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ اگر میرا فلاں رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا وہ میرے ہاں داخل ہوسکتا تھا۔ آپ نے فرمایا ہاں رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کردیتی ہے جس کو نسب حرام کرتا ہے۔

انہی سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

ماخذ:

- مسلم کتاب الرضاع الخ .
- مؤطاامام مالک ج ۲. ص ۴۲ .کتاب الرضاع .
- (السنن الکبریٰ ج۷. ص ۴۵۱. کتاب الرضاع:. یحرم من الرضاع مایحرم من الولادة.
- کنز العمال ج۶ ص ۲۷۰ حدیث نمبر ۱۵۶۵۴ .
- بخاری میں کتاب الشهادات ج ا ص ۳۶۰. ۳۶۱ باب الشهادة علی الانساب میں یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ اور اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مایَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ اور یه روایت کتاب الجهاد ج ا ص ۴۳۶ باب ماجاء فی بیوت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم پر بهی هے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور روایت میں ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ: حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاتُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ.

حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ رضاعت کی وجہ سے بھی تم ان رشتوں کو حرام سمجھو جن کو تم نسب کی وجہ سے حرام سمجھتے ہو۔

حضرت ابن عباس سے مروی روایت میں ہے۔

ویَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ.

مآخذ:

- بخاری نے کتاب النکاح ج ۲. ص ۷۶۶ باب لاتنکح المرأة علی عمتها میں حضرت عائشه سے مروی روایت مندرجه ذیل الفاظ میں نقل کی هے مزید برآں یه روایت کتاب التفسیر سوره احزاب اور کتاب الادب باب ۹۳ میں هے. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ! حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

اور کتاب النکاح باب ما یحل من الدخول و النظر الی النساء فی الرضاع. ج ۲. ص ۷۸۸ پر يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ نقل کیا هے.

- ابوداؤد کتاب النکاح ح ۲. ص ۲۲۱ باب یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب .
- دارمی کتاب النکاح باب ۴۸. ما یحرم من الرضاع. عن عائشة اور عن عَلِيّ عَنْ عَائِشَةَ، قالت: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هذا حديث حسن صحيح، وحديث عَلِيّ، حديث صحيح، وَالعمل عَلٰى هٰذَا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبى صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم وغير هم لا نعلم بينهم فى ذلك اختلافا.
- ترمذی ابواب الرضاع ج ۱. ص ۲۱۸. باب ماجاء يُحَرَّم من الرضاع ما يحرم من النسب .
- مسند احمد ج ۶. ص ۷۲.
- کنز العمال ج ۶ ص ۲۷۲. حدیث هے نمبر ۱۵۶۶۶

حضرت علیؓ سے مروی روایت میں ہے

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النسب هے.

مآخذ:

- ترمذی ابواب الرضاع ج ۱. ص ۲۱۸. O مسند احمد ج ۲ ص ۱۸۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محرّمات کی حرمت کے وجوہ

محرمات کی فہرست میں جن عورتوں کو شامل کیا گیا ہے، ان کے حرام ہونے کی اصل وجہ حیاتیاتی حقائق نہیں ہیں۔ بلکہ اخلاقی اور معاشرتی حقائق ہیں۔ آپ خود غور کریں کہ جس ماں کے شہوانی جذبات بھی اپنے بیٹے سے متعلق ہو سکتے ہوں کیا وہ ان پاکیزہ و مطہر جذبات کے ساتھ بیٹے کو پال سکتی ہے جو ماں اور بیٹے کے تعلقات میں ہونے چاہئیں؟ اور کیا بیٹا ہوش

O کنز العمال ج ۶ . ص ۲۷۰ حدیث نمبر ۱۵۶۵۵

نسائی میں حضرت عائشہؓ سے مروی روایات.

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَهُ الرَّضَاعُ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولادت جن رشتوں کو حرام کرتی ہے رضاعت بھی ان کو حرام کر دیتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، جو رشتے رضاعت کی وجہ سے حرام ہیں وہی نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

ایک روایت میں ھے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

ماخذ:

O نسائی ج۶ ص ۹۹ کتاب النکاح باب ما یحرم من الرضاع.

O ابن ماجه کتاب النکاح باب یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب کے تحت مندرجه ذیل عبارت ھے.

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ اور مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۶۱. کتاب النکاح باب فی الرضاع عن عائشة.

O مسند احمد ج ۱ . ص ۲۷۵. ۲۹۰. ۳۲۹. ج۴. ص ۵.۴، ج ۶ . ص ۴۴. ۵۱. ۶۶. ۷۲. ۱۰۲. ۱۷۸.

O کنز العمال ج۶. ص ۲۷۱. حدیث ۱۵۶۶۰.

وَکَانَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

O السنن الکبریٰ للبیهقی ج۷ . ص ۴۵۲. کتاب الرضاع باب یحرم من الرضاع مایحرم من الولادۃ الخ

O الطبرانی فی الاوسط بحواله مجمع الزوائد ج۴ ص ۲۶۱ عن انس.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنبھالنے کے بعد ماں کے ساتھ وہ معصومانہ بے تکلفی برت سکتا ہے جو ماں اور بیٹے کے درمیان اب ہوتی ہے؟

اور کیا ایک گھر میں باپ اور بیٹے کے درمیان رقابت اور حسد کے جذبات پیدا نہ ہو جائیں گے اگر ماں اور بیٹے کے درمیان ابدی حرمت کی دیوار حائل نہ ہو؟

ایسا ہی معاملہ بہن اور بھائی کا بھی ہے۔ اگر ابدی حرمت ان کے درمیان قائم نہ ہوتی تو کیا یہ ممکن تھا کہ بھائی بہن ایک دوسرے کے ساتھ معصوم روابط اور شبہات سے بالاتر بے تکلفی برت سکتے؟ کیا اس صورت میں بھی یہ ممکن ہوتا کہ والدین اپنے بیٹوں کو سن بلوغ کے قریب پہنچنے پر ایک دوسرے سے دور رکھنے کی کوشش نہ کرتے؟ اور کیا کوئی شخص بھی کسی لڑکی سے شادی کرتے وقت یہ اطمینان کر سکتا تھا کہ وہ اپنے بھائیوں سے بچی ہوئی ہوگی؟

پھر اگر سسر اور بہو کے درمیان اور ساس اور داماد کے درمیان ابدی حرمت کی دیواریں حائل نہ کر دی جاتیں تو کس طرح ممکن تھا کہ باپ اور بیٹے اور ماں اور بیٹیاں ایک دوسرے کے ساتھ رقیبانہ کشمکش میں مبتلا ہونے اور ایک دوسرے کو شبہ کی نظر سے دیکھنے سے بچ جاتیں۔

اس پہلو پر اگر آپ غور کریں تو آپ کی سمجھ میں آجائے گا کہ شریعت نے کن اہم اخلاقی و معاشرتی مصلحتوں کی بنا پر ان تمام مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کے لئے حرام کر دیا ہے، جن کے درمیان ایک گھر، ایک خاندان، اور ایک دائرۂ معاشرت کے اندر قریب ترین روابط اور بے تکلف روابط فطرتاً ہوتے ہیں۔ اور معاشرتی ضروریات کے لحاظ سے ہونے چاہئیں۔ بیٹے اور بیٹیاں پل ہی نہیں سکتیں اگر ماں اور باپ دونوں اس طرف سے بالکل مطمئن نہ ہوں کہ ان میں سے کسی کا بھی کوئی شہوانی علاقہ اپنی اولاد کے ساتھ نہیں ہے۔ ایک ہی گھر میں لڑکوں اور لڑکیوں کا پلنا غیر ممکن ہو جائے اگر بہن کے معاملہ میں بھائیوں کے درمیان اور بھائی کے معاملہ میں بہنوں کے درمیان شہوانی رقابتیں پیدا ہونے کا دروازہ قطعی طور پر بند نہ ہو۔ خالائیں اور پھوپھیاں اور چچا اور ماموں اگر شبہ سے بالاتر نہ کر دیئے جائیں تو بہن اپنی اولاد کو اپنے بھائی بہنوں سے، اور بھائی اپنی اولاد کو اپنے بھائی بہنوں سے بچانے کی فکر میں لگ جائیں۔

(رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۳۹۱-۳۹۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۵

محرم سے نکاح کا مسئلہ

ماں سے نکاح اسلامی قانون میں فوجداری جرم

من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ.	جو شخص محرمات میں سے کسی کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کردو۔

تشریح: اسلامی قانون میں یہ فعل فوجداری جرم ہے اور قابل دست اندازی پولیس ہے ابوداؤد، نسائی اور مُسندِ احمد میں یہ روایت ملتی ہے کہ نبی ﷺ نے اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو موت اور ضبطی جائداد کی سزا دی ہے۔

فقہاء کے درمیان اس مسئلے میں اختلاف ہے امام احمدؒ تو اسی بات کے قائل ہیں کہ ایسے شخص کو قتل کیا جائے اور اس کا مال ضبط کرلیا جائے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ۔ اور امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے کہ اگر اس نے محرمات میں سے کسی کے ساتھ زنا کی ہو تو اس پر حدِ زنا جاری ہوگی اور اگر نکاح کیا ہو تو اسے سخت عبرتناک سزا دی جائے گی۔ (تفہیم ج ا ص ۳۳۶۔ النساء حاشیہ ۳۳)

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ فَاقْتُلُوْهُ، وَاقْتُلُوا الْبَهِيْمَةَ،	حضرت ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص محرمات میں سے کسی کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کردو، اور جو کسی چوپایہ سے بدفعلی کرے اسے بھی قتل کردو اور ساتھ اس جانور کو بھی ماردو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابنِ ماجه كتاب الحدود باب من اتى ذات محرم ومن اتى بهيمة.
- ترمذی ج ١ ص ٢٧١ ابواب الحدود باب ماجاء فيمن يقول للآخر يا مخنث هذا حديث لانعرف الامن هذا الوجه. وابراهيم بن اسماعيل يضعف فى الحديث.
- السنن الكبرى للبيهقي ج ٨. ص ٢٣٤. كتاب الحدود باب من اتى بهيمة.
- المستدرک للحاکم ج ٤. ص ٣٥٦. كتاب الحدود باب من وقع على ذات محرم فاقتلوه هذا حديث صحيح الاسناد و لم يخرجاه.
- كنز العمال ج ٥. ص ٣٣٩. حديث نمبر ١٣١٢٢ عن ابن عباس.

اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ، قَالَ: ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: ثنا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَآءِ، قَالَ:

لَقِيْتُ خَالِيْ وَمَعَهُ الرَّأيَةُ، فَقُلْتُ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهٖ، اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ اَوْ اَقْتُلَهٗ.

حضرت براء بن عازب سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ میں اپنے ماموں سے ملا۔ اس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا کدھر کا ارادہ ہے انہوں نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کو قتل کرنے کے لیے بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی وفات کے بعد اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیا ہے۔

انہی سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے۔

اَصَبْتُ عَمِّیْ وَمَعَهٗ رَأْيَةٌفَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ، نَكَحَ امْرَأَةَ اَبِيْهِ، فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاٰخُذَ مَالَهٗ.

حضرت براء بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ماموں سے ملا۔ اس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے، انہوں نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی منکوحہ (سوتیلی ماں) سے نکاح کر لیا آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کی گردن ماردوں اور اس کا مال ضبط کر لوں۔

ماخذ:

- نسائی ج ص ١٠٨ كتاب النكاح. نكاح مانكح الآباء.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ابوداؤد ج ۴. ص ۱۵۷ کتاب الحدود باب فی الرجل یزنی بحریمه.
- مُسْنَدِ احمد ج ۴. ص ۲۹۰. ۲۹۱. ۲۹۲. ۲۹۵. ۲۹۷. براء بن عازب.

ان دونوں روایتوں میں خالی اور عمی دونوں بیان ہوئے ہیں علامہ ملا علی قاری نے مرقاۃ میں بیان کیا ہے کہ ایک کی حیثیت نسبی اور دوسرے کی رضاعی ہوگی۔

ماخذ:

- السنن الکبریٰ ج ۷. ص ۱۶۲. کتاب النکاح باب ماجاء فی قوله تعالیٰ (ولا تنکحوا مانکح ا بائکم من النساء براء بن عازب اس نے اَصَبْتُ عَمِّیْ کے بجائے لَقِیْتُ عَمِّیْ نقل کیا ہے.
- المستدرک للحاکم ج ۲. ص ۱۹۱. کتاب النکاح باب ضرب عنق من تزوج امرأة ابیه. عن براء بن عازب. هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه.

مستدرک میں ایک روایت جمع کے صیغہ سے بھی منقول ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّبِنَانَاسٌ یَنْطَلِقُوْنَ فَقُلْنَا لَهُمْ اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ؟ قَالُوْا: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وآلِه وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ یَاْتِیْ امْرَأَةَ اَبِیْهِ اَنْ نَقْتُلَهٗ.

حضرت براء بن عازب سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ ہمارے پاس سے کچھ لوگ باتیں کرتے ہوگزرے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہاں جارہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے آدمی کو قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے جو اپنے باپ کی منکوحہ (سوتیلی ماں) کے پاس جاتا ہے (اس سے نکاح کر کے زنا کرتا ہے)

مُستدرک نے ایک اور روایت نقل کی ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنِّیْ لَاَ طُوْفُ عَلٰی اِبِلٍ لِیْ ضَلَّتْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَالِه وَسَلَّمَ فَبَیْنَا اَنَا اَجُوْلُ فِیْ اَبْیَاتٍ، فَاِذَا اَنَا بِرَکْبٍ وَفَوَارِسَ،

حضرت براء بن عازت سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ عہد رسالت میں میرے اونٹ گم ہو گئے میں ان کی تلاش میں ادھر ادھر گھوم پھر رہا تھا کہ اچانک کچھ گھروں میں جا گھسا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہوکر آئے۔ ادھر گھومے پھرے پھر انہوں نے ایک آدمی کو باہر نکالا نہ اس سے انہوں نے کوئی استفسار کیا اور نہ کسی قسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کا ایک مرد کے نکاح میں ہونا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ خالہ اور بھانجی اور پھوپھی اور بھتیجی کو بھی ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے

تشریح: اس معاملے میں یہ اصول سمجھ لینا چاہیے کہ ایسی دو عورتوں کو جمع کرنا بہر حال حرام ہے جن میں سے کوئی ایک اگر مرد ہوتی تو اس کا نکاح دوسری سے حرام ہوتا۔ (تفہیم القرآن ج ا ص ۳۳۹۔ النساء حاشیہ ۴۲)

جَاءُ وْا فَاطَافُوْا، فَاسْتَخْرَجُوْا رَجُلاً، فَمَاسَأَلُوْهُ وَلاَ كَلَّمُوْهُ حَتّٰى ضَرَبُوْا عُنُقَهُ، فَلَمَّا ذَهَبُوْا، سَأَلْتُ عَنْهُ، قَالُوْا: عَرَسَ بِامْرَأَةِ اَبِيْهِ.

کی گفتگو کی بس پکڑتے ہی اسے قتل کر دیا، اس واردات کے بعد جب وہ واپس چلے گئے تو میں نے مقتول کے بارے میں لوگوں سے پوچھا انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) سے نکاح کیا تھا۔

حوالہ مذکورہ بالا

ابوداؤد میں مروی روایت:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، بَيْنَا اَنَا اَطُوْفُ عَلٰى اِبِلٍ لِّيْ ضَلَّتْ، اِذْ اَقْبَلَ رَكْبٌ، اَوْ فَوَارِسُ مَعَهُمْ لِوَاءٌ، فَجَعَلَ الْاَعْرَابُ يُطِيْفُوْنَ بِيْ لِمَنْزِلَتِيْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَوْا قُبَّةً، فَاسْتَخْرَجُوْا مِنْهَا رَجُلاً فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَذَكَرُوْا اَنَّهُ اَعْرَسَ بِامْرَأَةِ اَبِيْهِ،

حضرت براء کا بیان ہے کہ میں اپنے گم شدہ اونٹوں کی تلاش میں ادھر ادھر گھومتا پھرتا تھا کہ اچانک اونٹوں یا گھوڑوں پر سوار لوگ جن کے ہاتھوں میں جھنڈا تھا میرے سامنے آئے رسول اللہ ﷺ سے مجھے جو مرتبہ و مقام نصیب تھا اس کی وجہ سے یہ لوگ اپنے ساتھ مجھے بھی ادھر ادھر گردش کراتے رہے کہ وہ گنبد نما خیمہ کے پاس آئے اس میں سے انہوں نے ایک آدمی کو باہر نکالا اور اس کی گردن ماردی۔ میں نے انہی سے اس مرد کے بارے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی تھی۔

مآخذ:

- ابوداؤد ج ۴ ص ۱۵۷۔ کتاب الحدود باب في الرجل يزني بحريمه.
- ترمذی ج ا ص ۲۷۱۔ ابواب الحدود باب ماجاء فيمن يقول للآخريا مخنث.
- المصنف عبد الرزاق ج ۶۔ ص ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۲، عن براء بن عازب ترمذی اور المصنف دونوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

براء بن عازب سے بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَۃَ اَبِیْہِ، فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْتُلَہٗ نقل کیا ھے۔

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ، سَمِعَ جَابِرًا ، قَالَ:

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا.

حضرت جابر نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی اور خالہ پر کیا جائے
(بیوی کی موجودگی میں اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح نہ کرے)

ماخذ:

- بخاری کتاب النکاح ج ۲. ص ۷۶۶. باب لاتنکح المرأة علی عمتها.

اسی باب کے تحت حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَۃُ وَخَالَتِهَا.

رسول اللہ ﷺ نے پھوپھی پر اس کی بھتیجی سے اور خالہ پر اس کی بھانجی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۵۳. کتاب النکاح باب تحریم الجمع بین المرأة وعمتها وخالتها فی النکاح.
- ابوداؤد کتاب النکاح ج ۲. ص ۲۲۴. باب مایکره ان یجمع بینهن من النساء.
- ترمذی ج ۱. ص ۲۱۴. ابواب النکاح. عن ابن عباس. ان النبی نهی ان تزوج المرأة علی عمتها اوعلی خالتها.
- ابوداؤد نے نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَخَالَتِهَا، وَبَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَعَمَّتِهَا. نقل کیا ھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نسائی ج٦. ص٩٧ . کتاب النکاح . باب الجمع بین المراہ وعمتها .
- نسائی نے حضرت جابر سے جو روایات نقل کی ھیں وہ مندرجہ ذیل ھیں .عنْ جابر عن النبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلّمَ قال: لا تُنکَحُ الْمَرْاَۃُ علٰی عَمّتِهَا و لا علٰی خالتِها .

ایک دوسری روایت میں ہے۔

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا.

رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ ایک عورت اور اس کی خالہ اور عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک وقت ایک نکاح میں جمع کیا جائے۔

ایک روایت میں اَوْخَالَتِهَا بھی منقول ہے۔

اسی طرح حضرت ابوھریرۃ کی مرویات بھی اسی باب میں مذکور ہے

ماخذ:

- نسائی ج٦.ص٩٨. کتاب النکاح باب تحریم الجمع بین المرأۃ وخالتها.
- ابن ماجه کتاب النکاح باب لا تنکح المرأۃ علی عمتها ولا علی خالتها. عن ابی هریرۃ.
- دارمی کتاب النکاح باب الحال التی یجوز للرجل ان یخطب فیها.
- مسندِ احمد ج٢. ص٢٥٥. عن عن ابی هریرۃ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِهَا وَلاَ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَخَالَتِهَا .

ماخذ:

- بخاری کتاب النکاح ج٢. ص٧٦٦. باب لا تنکح المرأۃ علی عمتها.
- مسلم کتاب النکاح ج ١.ص ٤٥٢. باب تحریم الجمع بین المرأۃ وعمتها اوخا لتها فی النکاح. عن ابی هریرۃ،
- نسائی ج٦. ص٩٦. کتاب النکاح باب الجمع بین المرأۃ وعمتها. عن ابی هریرۃ.
- مؤطا امام مالک ج٢. ص٧. کتاب النکاح باب مالا یُجمع بینه من النساء.

مسلم میں حضرت ابوہریرۃ سے مروی دیگر روایات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، قَالَ: انا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ عَرَاكٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُنَّ، الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا،

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ چار عورتوں کو جمع کیا جائے عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ اور عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ (دونوں کو ایک ہی وقت ایک مرد کے نکاح میں جمع نہ کیا جائے)

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۵۲. کتاب النکاح باب تحریم الجمع بین المرأة وعمتها وخالتها فی النکاح.
- نسائی ج۲. ص۹۷. کتاب النکاح باب الجمع بین المرأة وعمتها.

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لاَ تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ الْاَخِ وَلاَ ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ.

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ پھوپھی سے بھتیجی پر اور بھانجی سے خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۵۲. کتاب النکاح باب تحریم الجمع بین المرأة وعمتها اوخالتها فی النکاح.

ابوداؤد میں حضرت ابوھریرۃ سے مروی مزید روایت۔

۳. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثنا زُهَيْرٌ، ثنا دَاوٗدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا، وَلاَ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا، وَلاَ الْمَرْأَةُ عَلٰى خَالَتِهَا، وَلاَ الْخَالَةُ عَلٰى

حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو اس کی پھوپھی پر اور پھوپھی کو بھتیجی پر ایک مرد کے نکاح میں نہ دیا جائے اور اسی طرح خالہ کو بھانجی پر اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابیہ سے نکاح

اِنّها لا تحصِنک وہ تجھے محصن نہیں بنا سکتی لے

پس منظر: کعب بن مالکؓ نے ایک کتابیہ سے نکاح کرنا چاہا تو آپ نے ان الفاظ میں ان کو منع فرمایا۔

بِنْتِ اُخْتِهَا،وَلاَ تُنْكَحُ الْكُبْرٰى عَلَى الصُّغْرٰى، وَلاَ الصُّغْرٰى عَلَى الْكُبْرٰى.

بھانجی کو خالہ پر ایک مرد کے نکاح میں نہ دیا جائے اور نہ کبریٰ (بڑی عمر والی) کو صغریٰ پر اور نہ صغریٰ کو کبریٰ پر ایک مرد کے نکاح میں دیا جائے۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص ۲۲۴. باب مایکرہ ان یجمع بینهن من النساء.
- ترمذی ابواب النکاح ج۱ ص ۲۱۴ باب ماجاء لاتنکح المرأۃ علی عمتها ولا علی خالتها. حدیث حسن صحیح.
- دارمی کتاب النکاح باب۸ الحال التی یجوز للرجل ان یخطب فیها.

۴. **حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثنا خَطَّابُ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ، خُصَيْفٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،**

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ، وَبَيْنَ الْخَالَتَيْنِ وَالْعَمَّتَيْنِ.

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اسے ناپسند قرار دیا ہے کہ پھوپھی بھتیجی اور خالہ بھانجی کو ایک مرد کے نکاح میں جمع کیا جائے اور دو خلاؤں اور دو پھوپھیوں کو بھی بیک وقت ایک مرد کے نکاح میں دینے کو مکروہ (ناپسندیدہ) فرمایا ہے۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص ۲۲۴. کتاب النکاح باب مایکرہ ان یجمع بینهن من النساء.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: مطلب یہ ہے کہ اس صورت میں دونوں کے درمیان وہ مؤدت و رحمت نہ ہوگی جو احصان کی اصل روح ہے۔
حقوق الزوجین صفحہ ۲۶۔ اشاعت تیرھویں ۱۹۷۱ء

منکوحہ کتابیہ کے لئے آزادیٔ عمل کے حدود

اہل کتاب کی جن عورتوں سے مسلمانوں کو نکاح کی اجازت دی گئی ہے ان کے بارے میں قرآن مجید دو شرطیں لگاتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ محصنات (پاک دامن) ہوں، دوسرے یہ کہ ان سے نکاح کر کے ایک مسلمان خود اپنے ایمان کو خطرے میں نہ ڈال بیٹھے۔ (ملاحظہ ہو سورۂ مائدہ آیت ۵۔) ان شرائط کی رو سے فاسق و فاجر کتابیات کے ساتھ شادی جائز نہیں ہے۔ اور یہ دیکھنا ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جس عورت سے وہ شادی کر رہا ہے وہ اس کے گھر میں، اس کے خاندان میں، اور اس کے بچوں میں ایسے افعال رائج کرنے کی موجب نہ بنے جو اسلام میں حرام ہیں۔ بلاشبہ وہ اسے مذہب ترک کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا، اس کو چرچ جانے سے نہیں روک سکتا، مگر اسے شادی سے پہلے ہی یہ شرط کر لینی چاہئے کہ وہ اس کی زوجیت میں آنے کے بعد شراب، سور کے گوشت، اور دوسری حرام چیزوں سے اجتناب کرے گی۔ ایسی شرط پہلے ہی طے کر لینے کا اسے حق بھی ہے اور ایسا کرنا اس کا فرض بھی ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ دین کے معاملہ میں سخت تساہل کرنے والا آدمی ہے۔ اس کے بعد اگر اس کی اپنی اولاد ان حرام افعال میں مبتلا ہو (اور ظاہر ہے کہ اولاد کا ماں سے متاثر نہ ہونا متوقع نہیں ہوسکتا) تو اس کی ذمہ داری میں وہ بھی شریک ہوگا۔ (رسائل ومسائل حصہ سوم ص ۳۲۴)

تخریج

۱. نا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ ابْنِ الْجُنَيْدِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدِ الطِّيْبِيُّ، قَالَا: نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ،

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُوْدِيَّةً اَوْنَصْرَانِيَّةً، فَسَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَنَهَاهُ عَنْهَا، وَقَالَ: اِنَّهَا لَا تُحْصِنُكَ.

حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک یہودی یا عیسائی عورت سے نکاح کرنا چاہا تو اس بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کیا آپ نے اسے ایسا کرنے سے منع فرمادیا اور کہا کہ یہ تجھے محصن نہیں بنا سکتی۔

ابوبكر بن ابی مريم ضعيف. وعلى بن ابی طلحة لم يدرك كعباً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہد اور حضرت ماریہؓ کا واقعہ

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہؓ کے مکان میں تشریف لے گئے اور وہ گھر پر موجود نہ تھیں۔ اس وقت حضرت ماریہ آپؐ کے پاس وہاں آگئیں اور تخلیہ میں آپ کے ساتھ رہیں۔ حضرت حفصہؓ کو یہ بات ناگوار گزری اور انہوں نے حضورؐ سے اس کی سخت شکایت کی۔ اس پر آپ نے ان کو راضی کرنے کے لئے ان سے عہد کر لیا کہ آئندہ ماریہ سے کوئی ازدواجی تعلق نہ رکھیں گے۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ آپ نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا (اور بعض میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے اس پر قسم بھی کھائی تھی)

رسول اللہ ﷺ بالعموم ہر روز عصر کے بعد تمام ازواج مطہرات کے ہاں چکر لگاتے تھے ایک موقع پر ایسا ہوا کہ آپ حضرت زینبؓ بنت جحش کے ہاں جا کر زیادہ دیر تک بیٹھنے لگے، کیونکہ ان کے ہاں کہیں سے شہد آیا ہوا تھا، اور حضورؐ کو شیرینی بہت پسند تھی۔ اس لئے آپ ان کے ہاں شہد کا شربت نوش فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ مجھے اس پر رشک لاحق

ماخذ:

- سنن دارقطنی ج۳. ص۱۴۷ کتاب الحدود والدیات وغیرھا الحدیث رواہ ابن ابی شَیبَة فی مصنفه، ومن طریقه الطبرانی فی معجمه، وابن عدی فی الکامل من طریق ابی بکر بن ابی مریم الی آخر ھذا السند. قال ابن عدی: ابوبکربن ابی مریم بکیر الغسانی، الغالب علی حدیثه الغرائب، قَلّ ما یوافقه علیھا الثقات، وھو ممن لا یحتج بحدیثه. وتکتب احادیثه فانھا صالحة. انتھی. واخرجه ابوداؤد فی المراسیل عن بقیة بن الولید عن عتبة بن الولید، عن علی بن ابی طلحة، عن کعب بن مالک به فذکره.

قال ابن القطان فی کتابه: ھذا حدیث ضعیف ، ومنقطع، فانقطاعه فیما بین علی بن ابی طلحة وکعب بن مالک، وضعفه من جھة عتبة بن تمیم، فانه ممن لا یعرف حاله. وقدرواه عنه بقیة وھو ممن عرف ضعفه، ولا یعرف روی عن عتبة بن تمیم الا بقیة واسماعیل. قال فی التنقیح وعتبة وثقه ابن حبان، انتھی. وقال عبد الحق فی احکامه: لا اعلم احدا رواه عن علی بن ابی طلحة غیر عتبة بن تمیم وابی بکربن ابی مریم، وھو ضعیف الاسناد ومنقطع انتھی وقال البیھقی فی المعرفة: ھذا حدیث یرویه ابوبکر بن ابی مریم وھو ضعیف عن علی بن ابی طلحة عن کعب بن مالک وھو منقطع فان علیالم یدرک کعبا.

ماخذ:

- دارقطنی ج۳.ص۱۴۸. ۱۴۹. کا حاشیہ نمبر ۱۲۸ التعلیق المغنی علامہ محمد شمس الحق عظیم آبادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا اور میں نے حضرت حفصہؓ، حضرت سودہؓ اور حضرت صفیہؓ سے مل کر یہ طے کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس بھی آپ آئیں وہ آپ سے یہ کہے کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ مغافیر ایک قسم کا پھول ہوتا ہے جس میں کچھ بساند ہوتی ہے اور اگر شہد کی مکھی اس سے شہد حاصل کرے تو اس بساند کا اثر آ جاتا ہے۔ یہ بات سب کو معلوم تھی کہ حضورؐ نہایت نفاست پسند ہیں اور آپ کو اس سے سخت نفرت ہے کہ آپ کے اندر کسی قسم کی بدبو پائی جائے اس لیے آپ کو حضرت زینبؓ کے ہاں ٹھیرنے سے روکنے کی خاطر یہ تدبیر کی گئی اور یہ کارگر ہوئی۔ جب متعدد بیویوں نے آپؐ سے کہا کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے تو آپؐ نے عہد کر لیا کہ اب یہ شہد استعمال نہیں فرمائیں گے (ایک روایت میں آپؐ کے الفاظ یہ ہیں کہ فَلَنْ اَعُوْدَلَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ۔ "اب میں ہرگز اسے نہ پیوں گا۔ میں نے قسم کھالی ہے۔" دوسری روایت میں صرف فلن اعودلہ کے الفاظ ہیں، وقد حلفت کا ذکر نہیں ہے۔ اور ابن عباسؓ سے جو روایت ابن المنذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں "واللّٰہ لا اشربُهُ خدا کی قسم میں اسے نہ پیوں گا")

تشریح: (گویا کہ حضورؐ نے اللہ کی حلال کردہ ایک شے کو خود اپنی کسی خواہش کی بنا پر نہیں بلکہ اپنی بیویوں کے کہنے پر اپنے لیے حرام کر لیا تھا اس سلسلے میں محدثین و مفسرین نے یہ دو مختلف واقعات بیان کیے ہیں۔ پہلا واقعہ حضرت ماریہ قبطیہ کا ہے اور دوسرا واقعہ یہ کہ آپ نے شہد استعمال نہ کرنے کا عہد کر لیا تھا) حضرت ماریہؓ کا قصہ یہ ہے کہ صلح حدیبیہ سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو خطوط اطراف و نواح کے بادشاہوں کو بھیجے تھے ان میں سے ایک اسکندریہ کے رومی بطریق **(Patriarch)** کے نام بھی تھا جسے عرب مُقَوقِس کہتے تھے۔ حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعہ یہ نامۂ گرامی لے کر جب اس کے پاس پہنچے تو اس نے اسلام تو قبول نہ کیا مگر ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آیا اور جواب میں لکھا کہ "مجھے یہ معلوم ہے کہ ایک نبی آنا ابھی باقی ہے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ وہ شام میں نکلے گا۔ تاہم میں آپ کے ایلچی کے ساتھ احترام سے پیش آیا ہوں اور آپ کی خدمت میں دو لڑکیاں بھیج رہا ہوں جو قبطیوں میں بڑا مرتبہ رکھتی ہیں (ابن سعد) ان لڑکیوں میں سے ایک سیرین تھیں اور دوسری ماریہ (عیسائی حضرت مریم کو ماریہ **Mary** کہتے ہیں) مصر سے واپسی پر راستہ میں حضرت حاطب نے دونوں کے سامنے اسلام پیش کیا اور وہ ایمان لے آئیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے سیرین کو حضرت حسان بن ثابت کی مِلک یمین میں دے دیا اور حضرت ماریہ کو اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ ذی الحجہ ۸ھ میں انہی کے بطن سے حضورؐ کے صاحبزادے ابراہیم پیدا ہوئے (الاستیعاب۔ الاصابہ) یہ خاتون نہایت خوبصورت تھیں۔ حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں ان کے متعلق حضرت عائشہؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "مجھے کسی عورت کا آنا اس قدر ناگوار نہ ہوا جتنا ماریہ کا آنا ہوا تھا کیونکہ وہ حسین و جمیل تھیں اور حضورؐ کو بہت پسند آئی تھیں۔"

اکابر اہل علم نے ان دونوں قصوں میں سے دوسرے قصے کو صحیح قرار دیا اور پہلے قصے کو ناقابل اعتبار ٹھیرایا ہے امام نسائی کہتے ہیں کہ "شہد کے معاملہ میں حضرت عائشہؓ کی حدیث نہایت صحیح ہے اور حضرت ماریہؓ کو حرام کر لینے کا قصہ کسی عمدہ طریقہ سے نقل نہیں ہوا ہے۔" قاضی عیاض قاضی ابوبکر ابن العربی بھی شہد ہی کے قصے کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور یہی رائے امام نووی اور حافظ بدرالدین عینی کی ہے۔ ابن ہُمام فتح القدیر میں کہتے ہیں کہ "شہد کی تحریم کا قصہ صحیحین میں خود حضرت عائشہؓ سے مروی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا تھا، اس لئے یہی زیادہ قابل اعتبار ہے'' حافظ ابن کثیر بھی اسی کے حامی ہیں۔ (تفہیم ۶۔ص ۱۵۔التحریم حاشیہ ۲)

تخریج

نا اَلْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيْبٍ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّصْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَينِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ:

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ وَلَدِهٖ مَارِيَةَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَوَجَدَتْهُ حَفْصَةُ مَعَهَا. فَقَالَتْ لَهٗ: تَدْخُلُهَا بَيْتِيْ، مَا صَنَعْتَ بِيْ هٰذَا مِنْ بَيْنِ نِسَآئِكَ اِلَّا مِنْ هَوَانِيْ عَلَيْكَ، فَقَالَ: لَا تَذْكُرِيْ هٰذَا لِعَائِشَةَ، فَهِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ اِنْ قَرِبْتُهَا قَالَتْ حَفْصَةُ: وَكَيْفَ تُحَرِّمُ عَلَيْكَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَحَلَفَ لَهَا لَا يَقْرُبُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْكُرِيْهِ لِاَحَدٍ، فَذَكَرَتْهُ لِعَائِشَةَ، فَاٰلٰى لَا يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِهٖ شَهْرًا، فَاعْتَزَ لَهُنَّ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الْاٰيَة. والحديث بطوله طويل.

حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ماریہ کے ساتھ حضرت حفصہؓ کے حجرے میں داخل ہوئے۔ حضرت حفصہؓ نے آپ کو ماریہ کے ساتھ پایا تو عرض کیا۔ میرے گھر میں اس سے دخول کیا ہے۔ آپ نے اپنی بیویوں کے درمیان میرے ساتھ ایسا کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میری آپ کے نزدیک کوئی قدر و اہمیت نہیں (یہ تو میری توہین ہے) آپ نے فرمایا عائشہ سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ پس اگر اب اس کے قریب جاؤں تو یہ مجھ پر حرام۔ حفصہؓ نے کہا آپ اسے اپنے اوپر حرام کیسے قرار دیتے ہیں جبکہ وہ تو لونڈی ہے۔ پس آپ نے حفصہؓ کے لئے قسم کھائی کہ وہ ماریہ کے قریب نہیں جائیں گے نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی سے بھی اس کا ذکر نہ کرنا۔ مگر حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ کو بتادیا۔ تو آپ نے ایک ماہ تک بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی اور ایک کم تیس دن بیویوں سے الگ رہے اللہ تعالیٰ نے لم تحرم ما احل اللہ لک آیت نازل فرما دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

○ سنن دارقطنی ج۴ص ۴۲ ۔۴۱ ۔کتاب الطلاق.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَجَدَتْ حَفْصَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أُمِّ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ يَوْمِ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَاَ خْبَرْتُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ، اِنْ قَرِبْتُهَا، فَأَخْبَرتْ عَائِشَةَ بِذَالِکَ، فَاَعْلَمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَسُوْلَهُ بِذٰلِکَ فَعَرَّفَ حَفْصَةَ بَعْضَ مَا قَالَتْ، قَالَتْ لَهُ: مَنْ اَخْبَرَکَ؟ قَالَ: نَبَّأَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ، فَآلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهِ شَهْراً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ:اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا الآيَة قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَسَأَلْتُ عُمَرَ: مَنِ لِلَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ حضرت حفصہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عائشہؓ کی باری کے دن ام ابراہیم کے ساتھ پایا۔ تو وہ بولیں کہ میں اس کی اطلاع عائشہ کو دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اس کے قریب جاؤں تو وہ مجھ پر حرام۔ اس کی اطلاع انہوں نے حضرت عائشہؓ کو کر دی، اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کو مطلع فرما دیا حفصہؓ نے جو کچھ کہا اس کے کچھ حصہ سے نبی ﷺ نے حفصہؓ کو باخبر کیا تو حفصہؓ نے آپ سے پوچھا آپ کو کس نے خبر دی۔ فرمایا مجھے علیم وخبیر (اللہ تعالےٰ) نے خبر دی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی بیویوں کے پاس ایک ماہ نہ جانے کی قسم کھالی۔ تو اللہ تعالےٰ نے؟ فانزل اللّٰہ ان تتوبا الی اللّٰہ فقد صغت قلوبکما الآیۃ. نازل فرمائی ابن عباس نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا جن دو عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کے خلاف جتھہ بندی کی تھی۔ وہ کون تھیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ وہ حفصہؓ اور عائشہؓ تھیں۔

ماخذ:

○ سنن دارقطنی ج۴۔ص ۴۲۔ ۴۳۔ کتاب الطلاق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْبَرَقِیُّ، قَالَ: ثنی ابْنُ اَبِیْ مَرْیَم، قَالَ: ثنا اَبُوْ غَسَّانٍ، قَالَ:

ثنی زَیْدُ ابْنُ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ اُمَّ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ بَیْتِ بَعْضِ نِسَآئِهٖ، قَالَ: فَقَالَتْ: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ! فِیْ بَیْتِیْ وَعَلٰی فِرَاشِیْ فَجَعَلَهَا عَلَیْهِ حَرَاماً، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تُحَرِّمُ عَلَیْکَ الْحَلَالَ، فَحَلَفَ لَهَا بِاللّٰهِ لَا یُصِیْبُهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِکَ.

زید بن اسلم نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے اپنی کسی بیوی کے ہاں ام ابراہیم سے ازدواجی تعلق قائم کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس بیوی نے شکایت کی اے اللہ کے رسول میرے گھر میں میرے ہی بستر پر آپ نے یہ کیا۔ تو حضور ﷺ نے امّ ابراہیم کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا۔ اور اپنی بیوی کی خوشنودی کی خاطر اللہ کے نام کی قسم کھائی کہ اس سے ازدواجی تعلق نہیں رکھیں گے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرما دی۔ یا یھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک۔

ماخذ:

- ابن جریر ج ۱۲. پ ۲۸. ص ۱۰۰. سورۃ التحریم.
- ابن کثیر ج ۴. ص ۳۸۶. سورۃ التحریم.

حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: ثنا اَبِیْ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

قُلْتُ لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنِ الْمَرْأَتَانِ؟ قَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ. وَکَانَ بَدَأَ الْحَدِیْثَ فِیْ شَانِ اُمِّ اِبْرَاهِیْمَ الْقِبْطِیَّةِ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ میں نے عمر بن خطاب سے دریافت کیا کہ وہ دو عورتیں کون تھیں؟ جنہوں نے حضور ﷺ کے خلاف جتھہ بندی کی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ وہ عائشہؓ اور حفصہ تھیں اور ساتھ ہی انہوں نے ام ابراہیم قبطیہ کی شان بیان کرنا شروع کی جن سے رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَصَابَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فِيْ يَوْمِهَا، فَوَجَدَتْهُ حَفْصَةُ، فَقَالَتْ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ لَقَدْ جِئْتَ اِلَيَّ شَيْئًا مَا جِئْتَ اِلٰى اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِكَ بِمِثْلِهِ فِيْ يَوْمِيْ وَفِيْ دُوْرِيْ وَعَلٰى فِرَاشِيْ، قَالَ: اَلاَ تَرْضِيْنَ اَنْ اُحَرِّمَهَا فَلاَ اَقْرُبَهَا، قَالَتْ: بَلٰى، فَحَرَّمَهَا، وَقَالَ: لاَ تَذْكُرِيْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ، فَذَكَرَتْهُ لِعَائِشَةَ، فَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكَ الْآيَاتِ كُلَّهَا. فَبَلَغَنَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّرَ يَمِيْنَهُ وَاَصَابَ جَارِيَتَهُ

اللہ ﷺ نے حفصہؓ کے گھر ازدواجی تعلق قائم کیا تھا۔ حفصہؓ کو یہ ناگوار گزرا چنانچہ وہ بولیں اے اللہ کے نبی آپ نے میری باری کے دن، میرے گھر پر اور میرے ہی بستر پر ایسا فعل کیا ہے جو کسی دوسری بیوی کے ہاں نہیں کیا، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو راضی ہوگی کہ میں اسے اپنے اوپر حرام کرلوں اور اس کے قریب بھی نہ جاؤں، وہ بولیں ہاں آپ نے ام ابراہیم کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا اور اس بیوی سے کہا کہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرنا، مگر اس نے عائشہؓ سے اس کا ذکر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر اس کو ظاہر کر دیا۔ اللہ تعالےٰ نے آیت نازل فرما دی۔ کہ اے نبی ﷺ جو چیز تمہارے لیے حلال ہے اس کو تم اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہو۔ اپنی بیویوں کی رضامندی وخوشنودی کی خاطر؟ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ ادا فرمایا اور اپنی لونڈی سے تخلیہ فرمایا۔

ماخذ:

- ابنِ جرير ج۱۲. پ۲۸. ص۱۰۰۲. التحريم.

البزار. طبرانی بحواله فتح القدير للشوكانی ج۵ص ۲۵۱. ۲۵۲ ابن سعد اور ابنِ مردويه نے اسے طويل بيان كيا هے اور ابنِ مردويه نے مختصر روايت بهی ايک دوسری سند سے نقل كی هے علاوه ازيں ابن المنذر، الطبرانی اور ابنِ مردويه نے مختصر الفاظ ميں بهی بيان كيا هے۔

- فتح القدير للشوكانی ج۵. ص۲۵۲.
- ابن كثير ج۴. ص۳۸۶. سورة التحريم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرنا

اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ وَلِيْدَةٌ، فَعَلَّمَهَا، فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا ثُمَّ اعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ.

جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور وہ اس کو خوب اچھی تعلیم دے، اور اس کو اچھا ادب سکھائے پھر اس کو آزاد کر دے اور اس کے بعد خود اس سے نکاح کر لے تو اس کو دوہرا اجر ملے گا (بخاری۔کتاب النکاح باب اتخاذ السراری[1]

ابو بردہ کے والد کی دوسری حدیث میں ہے کہ اعتقھا ثم اصدقھا "یعنی اس کو آزاد کر کے مہر دے کر اس کے ساتھ نکاح کرے۔"

اذا اعتق الرجل امته ثم امهرها مهرًا جديدا كان له اجران.

جب کسی شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا پھر اس کو جدید مہر دے کر اس سے نکاح کیا تو اس کے لئے دو اجر ہوں گے[2]

تشریح: مِلک یمین سے مالک کے تمتّع کرنے کی تین شکلیں ہیں۔ایک یہ کہ محض مِلک یمین ہی کو قید نکاح سمجھ کر تمتّع کیا جائے۔دوسری یہ کہ لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کیا جائے اور اس آزادی ہی کو اس کا مہر قرار دیا جائے۔تیسرے یہ کہ اس کو آزاد کر کے جدید مہر کے ساتھ نکاح ہو۔نبی ﷺ نے دوسری اور تیسری شکل کو ترجیح دی ہے۔ ......

خود آنحضرتؐ نے حضرت صفیہؓ اور جُویریہؓ کے ساتھ اسی طرح نکاح کیا ہے کہ پہلے ان کو آزاد کیا پھر قید نکاح میں لائے۔اس باب میں روایات مختلف ہیں کہ آپؐ نے جدید مہر ادا کیا تھا یا آزادی ہی کو مہر قرار دیا؟ لیکن اغلب یہ ہے کہ آپؐ نے جواز کی دونوں صورتیں ظاہر کرنے کے لئے دونوں طریقوں پر عمل فرمایا ہے۔کسی کو جدید مہر دیا ہے اور کسی کی آزادی ہی کو مہر قرار دیا ہے۔[تفہیمات حصہ دوم ص ۳۷۲-۳۷۳ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء]

تخریج

۱: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهٗ وَلِيْدَةٌ، فَعَلَّمَهَا، فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ.

مآخذ:

- بخاری کتاب النکاح، باب اتخاذ السراری، ومن اعتق جاریة ثم تزوجها.
- السنن الکبریٰ للبیہقی ج۷. ص ۱۲۸ . کتاب النکاح باب الرجل یعتق امته ثم یتزوج بها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم نے ابوموسیٰ سے مختصر روایت بیان کی ہے۔

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ یُعْتِقُ جَارِیَتَہٗ ثُمَّ یَتَزَوَّجُھَا لَہٗ اَجْرَانِ۔

- مسلم کتاب النکاح، باب فضیلۃ اعتاقہ امتہٗ ثم یتزوجھا۔
- ابوداؤد نے بھی اتنی روایت ھی نقل کی ھے البتہ ثم یتزوجھا کے بجائے ویتزوجھا ھے۔
- ابوداؤد کتاب النکاح، باب فی الرجل یعتق امتہ ثم یتزوجھا۔ ترمذی نے ذرا لمبی روایت ذکر کی ھے۔

ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَۃٌ یُؤْتَوْنَ اَجْرَھُمْ مَرَّتَیْنِ، عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ، فَذَالِکَ یُؤْتٰی اَجْرَہٗ مَرَّتَیْنِ، وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ جَارِیَۃٌ وَضِیْئَۃٌ فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ اَدَبَھَا، ثُمَّ اَعْتَقَھَا، ثُمَّ تَزَوَّجَھَا یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ، فَذٰلِکَ یُؤْتٰی اَجْرَہٗ مَرَّتَیْنِ، وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْکِتَابِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ جَآءَ ہُ الْکِتَابُ الْاٰخِرُ فَاٰمَنَ بِہٖ، فَذٰلِکَ یُؤْتٰی اَجْرَہٗ مَرَّتَیْنِ۔

حضرت ابوموسیٰؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دوہرا اجر دیا جائے گا۔ ایک وہ غلام جس نے اپنے خالق اللہ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے مالکوں کا حق بھی۔ پس یہ وہ شخص ہے جسے دگنا اجر دیا جائے گا۔ اور وہ آدمی جس کے پاس خوبصورت لونڈی ہے اس نے اسے اچھا ادب سکھایا پھر آزاد کر کے اس سے صرف اپنے اللہ کی خوشنودی کی خاطر نکاح کر لیا پس اسے بھی دو مرتبہ (دوہرا) اجر دیا جائے گا۔ اور ایک وہ آدمی جو پہلی کتاب پر بھی ایمان لایا اور اس کے پاس آخری کتاب آئی تو اس پر بھی ایمان لے آیا۔ تو ایسے شخص کو بھی دو مرتبہ (دوہرا) اجر دیا جائے گا۔

ماخذ

- ترمذی ابواب النکاح باب ماجاء فی الفضل فی ذلک۔
- السنن الکبریٰ ج۷. ص۱۲۸ . کتاب النکاح باب الرجل یعتق امتہ ثم یتزوج بھا۔
- نسائی کتاب النکاح، باب عتق الرجل جاریتہ۔
- مسند احمد ج۴. ص۴۰۵. عن ابی موسیٰ۔
- ابوداؤد الطیالسی ج۲. ص۶۸ قدرے لفظی اختلاف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نسائی میں ثم یتزوجها یبتغی بذلک کے بعد والی عبارت نہیں ھے۔
- ابن ماجه نے ابو موسیٰ سے مندرجه ذیل الفاظ سے اس روایت کو ذکر کیاھے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ جَارِیَةٌ، فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، وَتزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ. الحدیث.

حضرت ابوموسیٰؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو، وہ اسے بہترین ادب سکھائے اور عمدہ تعلیم دے پھر اسے آزادی کی نعمت سے سرفراز کرکے اس سے نکاح کرلے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

مآخذ

- ابن ماجه کتاب النکاح، باب الرجل یعتق امته ثم یتزوجها.
- سنن دارمی ج۲. ۷۸. کتاب النکاح باب فضل من اعتق امة ثم تزوجها. عن ابی موسیٰ عن ابیه.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۷.ص۱۲۸. کتاب النکاح باب الرجل یعتق امته ثم یتزوج بها.
- مَجمع الزوائد نے طَبرانی کے حواله سے حضرت ابواُمامه کی روایت مندرجه ذیل الفاظ کے ساتھ ذکر کی ھے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ، وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ، فَاَعْجَبَتْهُ فَاَعْتَقَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، وَعَبْدٌ مَمْلُوْکٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ سَادَتِهٖ.

حضرت ابوامامہؓ باہلی سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار آدمی ایسے ہیں جنہیں دو، دومرتبہ اجر دیا جائے گا، نبی ﷺ کی ازواج مطہرات، اور وہ شخص جو اہل کتاب سے تھا اور اب مسلمان ہوگیا اور وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو۔ وہ اسے بہت ہی پسند اور محبوب بھی ہو۔ اسے آزاد کرکے نکاح کرلے۔ اور وہ غلام جس نے اپنے خالق اللہ کا حق بھی ادا کیا ہو اور اپنے سادات (مالکوں) کا حق بھی پورا کیا ہو۔

رواه الطبرانی وفیه علی بن یزید الالهانی وهو ضعیف وقد وثق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماٰخذ:

○ مجمع الزوائد ج۴. ص. ۲۶۰. کتاب النکاح باب فی الذی یعتق امته.

۲. حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوٗدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ الْخَیَّاطُ، عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَہٗ ثُمَّ اَمْھَرَھَا مَھْرًا جَدِیْدًا کَانَ لَہٗ اَجْرَانِ.

ماٰخذ:

○ ابو داؤد الطیالسی. جز ۲. ص۶۸. عن ابی موسیٰ. ○ السنن الکبرٰی للبیھقی ج۷. ص۱۲۸. کتاب النکاح باب الرجل یعتق امته ثم یتزوج بھا. ○ ابو داؤد سجستانی میں صرف اتنی روایت ھے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ جَارِیَتَہٗ وَتَزَوَّجَھَا کَانَ لَہٗ اَجْرَانِ.

ماٰخذ:

○ ابو داؤد ج۲. ص ۲۲۱. کتاب النکاح باب فی الرجل یعتق امته ثم یتزوجھا.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرٍ وَحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ثنا اَبُوْبَکْرِبْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَہٗ ثُمَّ تَزَوَّجَھَا بِمَھْرٍ جَدِیْدٍ کَانَ لَہٗ اَجْرَانِ.

ماٰخذ:

○ مسند احمد ج۴. ص۴۰۸ عن ابی موسیٰ.

○ السنن الکبرٰی للبیھقی ج۷. ص۱۲۸. کتاب النکاح باب الرجل یعتق امته ثم یتزوج بھا.

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ شُعَیْبٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَتَزَوَّجَھَا، وَجَعَلَ عِتْقَھَا صَدَاقَھَا وَاَوْلَمَ عَلَیْھَا بِحَیْسٍ.

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے حضرت صفیہ کو آزادی بخشی اور پھر ان سے نکاح کیا۔ اور ان کی اس آزادی کو ہی ان کا مہر قرار دیا۔ اور حَیس سے دعوتِ ولیمہ کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکاح شغار (ادلے بدلے کا نکاح)

عام طور پر ادلے بدلے کے نکاح کا جو طریقہ ہمارے ملک میں رائج ہے وہ دراصل اسی شغار کی تعریف میں آتا ہے۔ جس سے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ شغار کی تین صورتیں ہیں اور وہ سب ناجائز ہیں۔

۱۔ ایک یہ کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو اس شرط پر اپنی لڑکی دے کہ وہ اس کے بدلے میں اپنی لڑکی دے گا اور ان میں سے ہر ایک لڑکی دوسری لڑکی کا مہر قرار پائے۔

۲۔ دوسرے یہ کہ شرط تو وہی ادلے بدلے کی ہو مگر دونوں سے برابر برابر مہر (مثلاً ۵، ۵ ہزار روپیہ) مقرر کئے جائیں اور محض فرضی طور پر فریقین میں ان مساوی رقموں کا تبادلہ کر لیا جائے۔ دونوں لڑکیوں کو عملاً ایک پیسہ بھی نہ ملے۔

۳۔ تیسرے یہ کہ ادلے بدلے کا معاملہ فریقین میں صرف زبانی طور پر ہی طے نہ ہو بلکہ ایک لڑکی کے نکاح میں دوسری لڑکی کا نکاح شرط کے طور پر شامل ہو۔

ان تینوں صورتوں میں سے جو صورت بھی اختیار کی جائے گی، شریعت کے خلاف ہو گی۔ پہلی صورت کے ناجائز ہونے پر تو تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ البتہ باقی دو صورتوں کے معاملہ میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ لیکن مجھے دلائل شرعیہ کی بنا پر یہ اطمینان حاصل ہے کہ یہ تینوں صورتیں شغار ممنوع کی تعریف میں آتی ہیں اور تینوں صورتوں میں اس معاشرتی فساد کے اسباب یکساں طور پر موجود ہیں جن کی وجہ سے شغار کو منع کیا گیا ہے۔ (رسائل و مسائل حصہ دوم ۱۹۵۔۱۹۶)

ماخذ:

- بخاری کتاب النکاح باب اتخاذ السراری و من اعتق جاریة ثم تزوجها. کے تحت ابوبُردہ عن ابیہ سے اَعْتَقَهَا ثم اصدقها یہی نقل کیا ھے.
- بخاری کتاب النکاح، باب الولیمة ولو بشاة.
- مسلم کتاب النکاح، باب فضیلة اعتاقه امته ثم یتزوجها.
- ابوداؤد کتاب النکاح باب فی الرجل یعتق اَمَتَهُ ثم یتزوجها.
- تِرْمذی ابواب النکاح، باب فی الرجل یعتق الامة ثم یتزوجها. حدیث انس بن مالک حدیث حسن صحیح.
- نَسائی کتاب النکاح، باب التزویج علی العتق. عن محمد بن رافع اس میں جَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا ھے.
- ابنِ ماجه کتاب النکاح ، باب الرجل یعتق امته ثم یتزوجها، عن عائشة اس نے اَعْتَقَ صَفِیَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَتَزَوَّجَهَا. بیان کیا ھے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

- دارمی کتاب النکاح، باب ۴۵۔
- السنن الکبریٰ للبیھقی ج۷۔ ص۱۲۸۔ کتاب النکاح باب الرجل یعتق امته ثم یتزوجھا۔
- ابوداؤد الطیالسی جز ۹۔ ص۲۸۳۔ عن انس بن مالک ابوداؤد الطیالسی والی روایت بخاری کتاب النکاح باب من جعل عتق الامة صداقھا میں موجود ھے۔
- مسند احمد ج۳۔ ص۹۹۔ ۱۶۵۔ ۱۷۰۔ ۱۸۱۔ ۲۰۳۔ ۲۳۹۔ ۲۴۲۔ ۲۸۰۔ ۲۹۱۔
- دارقطنی ج۳۔ کتاب النکاح ص۲۸۵۔

۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: انا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ شِغَارَ فِي الْاِسْلاَمِ.

ماخذ:

- مسلم ج۱۔ ص۴۵۴ کتاب النکاح، باب تحریم النکاح الشغار و بطلانه۔
- ترمذی ج۱۔ ص۲۱۳ ابواب النکاح، باب ماجاء من النھی عن نکاح الشغار اس باب میں اَنَس، ابوریحانه، ابنِ عمر، جابر، معاویه، ابوھریرہ اور وائل بن حجر سے روایات مروی ھیں۔
- نَسائی ج۶۔ ص۱۱۱ کتاب النکاح، باب الشغار عمران بن حصین اور انس بن مالک
- ابنِ ماجه کتاب النکاح، باب النھی عن الشغار۔

اس نے ابنِ عمر، ابوھریرہ، اور انس تینوں سے مروی روایت نقل کی ھے۔

- السنن الکبریٰ للبیھقی ج۷۔ ص۲۰۰۔
- المصنف لعبد الرزاق ج۶۔ ص۱۸۴۔ کتاب النکاح باب الشغار۔
- "مجمع الزوائد ج۴ ص۲۶۶۔ کتاب النکاح باب نکاح الشغار۔
- مصنف ابنِ ابی شیبه ج۲/۴۔ ص۳۸۱، عمران بن حصین۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ، وَالشِّغَارُ اَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔اس کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی لڑکی کا دوسرے سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ بھی اپنی لڑکی کا اس سے نکاح کرے اور دونوں کے مابین مہر نام کی کوئی چیز نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

- بخاری ج۲. ۷۶۶. کتاب النکاح، باب الشغار.
- مسلم ج۱. ص۴۵۴ کتاب النکاح، باب تحریم النکاح الشغار وبطلانہ،
- ابو داؤد ج۲. ص۲۲۷. کتاب النکاح، باب فی الشغار.

ابوداؤد نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشِّغَارِ. زاد مسدد فی حدیثہ. قلت لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ؟ قَالَ: یَنْکِحُ ابْنَۃَ الرَّجُلِ وُیُنکِحُہُ ابْنَتَہٗ بِغَیْرِ صَدَاقٍ وَیَنْکِحُ اُخْتَ الرَّجُلِ فَیُنْکِحُہٗ اُخْتَہٗ بِغَیْرِ صَدَاقٍ.

حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یقیناً شغار سے منع فرمایا ہے۔ مسدد سے مروی روایت میں ہے کہ میں نے نافع سے پوچھا کہ شغار کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ایک آدمی دوسرے کی بیٹی سے نکاح اور اپنی بیٹی کا نکاح اس مرد سے کردے بایں طور کہ مہر دونوں کا مقرر نہ کیا گیا۔ اور ایک آدمی دوسرے کی بہن سے نکاح کرے اور اپنی بہن کا نکاح اس مرد سے کردے درمیان میں مہر نام کی کوئی چیز نہ ہو۔

یہی روایت نسائی نے کتاب النکاح باب الشغار میں نقل کی ہے۔

- ابوداؤد نے شغار کی تعریف کو نافع کا کلام قرار دیا ہے۔

مآخذ:

- نسائی ج۶. ص۱۱۲. کتاب النکاح، تفسیر الشغار.
- مؤطا امام مالک ج۲. ص۸ کتاب النکاح باب جامع مالا یجوز من النکاح (ابن عمر)
- دارمی کتاب النکاح باب فی النہی عن الشغار. (ابن عمرؓ)
- السنن الکبریٰ ج۷ ص۱۹۹. کتاب النکاح باب الشغار.
- المصنف عبد الرزاق ج۶. ص۱۸۳. کتاب النکاح باب الشغار.
- مصنف ابنِ ابی شَیْبَہ ج۲/۴. ص ۲۸۰. کتاب النکاح باب ما قالوا فی نکاح الشغار. عن جابر اور ابی ہریرۃ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ فَارِسٍ، ثنا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ

عباس بن عبداللہ بن عباس نے اپنی بیٹی کا نکاح عبد الرحمٰن بن حکم کے ساتھ کر دیا۔ اور عبدالرحمٰن نے اپنی بیٹی کا اس سے نکاح کر دیا دونوں نے مہر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا کافر سے مسلمان ہونے پر سابقہ نکاح برقرار رہ سکتا ہے؟

فتح مکہ سے ذرا پہلے ابوسفیان مرّ الظہران (موجودہ وادی فاطمہ) کے مقام پر لشکر اسلام میں آئے اور یہاں انہوں نے اسلام قبول کرلیا اوران کی بیوی ہند مکہ میں کافر رہیں۔ پھر فتح مکہ کے بعد ہند نے اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ نے تجدید نکاح کے بغیر ہی ان کو سابق نکاح پر برقرار رکھا۔

فتح مکہ کے بعد عکرمہ بن ابی جہل اور حکیم بن حزام مکہ سے فرار ہو گئے اوران کے پیچھے دونوں کی بیویاں مسلمان ہو گئیں۔ پھرانہوں نے حضورؐ سے اپنے شوہروں کے لئے امان لے لی اور جا کران کو لے آئیں دونوں اصحاب نے حاضر ہوکر اسلام قبول کرلیا اور نبی ﷺ نے ان کے بھی سابق نکاحوں کو برقرار رکھا۔

حضورؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئیں اوران کے شوہر ابوالعاص بحالت کفر مکہ ہی میں مقیم رہ گئے تھے ان کے متعلق مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں ابن عباس کی روایت یہ ہے کہ وہ ۸ھ میں مدینہ آ کر مسلمان ہوئے اور حضورؐ نے تجدید نکاح کے بغیر سابق نکاح پر ہی صاحبزادی کوان کی زوجیت میں رہنے دیا۔ لیکن حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صاحبزادی کو جدید نکاح اور جدید مہر کے ساتھ پھر ابوالعاص ہی کی زوجیت میں دے دیا۔ (تفہیم القرآن ج ۵۔ ص ۴۳۷۔ الممتحنہ حاشیہ ۱۶)

عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزٍ الْاَعْرَجُ، اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهٗ وَاَنْكَحَه عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِنْتَهٗ، وَكَانَا جَعَلاَ صَدَاقًا.

مقرر کیا۔
(امیر معاویہ کو جب اس کا علم ہوا) توانہوں نے مروان کو حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی جائے اور انہوں نے اپنے مکتوب میں یہ بھی لکھا تھا کہ یہ وہی شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ يَاْمُرُهٗ بِالتَّفْرِيْقِ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ فِي كِتَابِهِ: هٰذَا الشِّغَارُ الَّذِیْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مآخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۲۲۷ کتاب النکاح باب فی الشغار.
- السنن الکبرٰی لِلْبَیْهَقی ج۷. ص۲۰۰.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

۱۔ اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيْدِ بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو، ثنا اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَصَمُّ، اَنْبَأَ الرَّبِيْعُ، اَنْبَأَ الشَّافِعِىُّ، اَنْبَأَ جَمَاعَةٌ مِنَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قُرَيْشٍ الْمَغَازِىِّ وَغَيْرِهِمْ عَنْ عَدَدٍ قَبْلَهُمْ، اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ،

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهِرٌ عَلَيْهَا. فَكَانَتْ بِظُهُوْرِهِ، وَاِسْلَامُ اَهْلِهَا دَارُاِسْلَامٍ، وَامْرَأَتُهُ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ كَافِرَةٌ بِمَكَّةَ، وَمَكَّةُ يَوْمَئِذٍ دَارُ حَرْبٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْهَا يَدْعُوْهَا اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاَخَذَتْ بِلِحْيَتِهِ وَقَالَتْ: اُقْتُلُوا الشَّيْخَ الضَّالَّ وَاَقَامَتْ اَيَّاماً قَبْلَ اَنْ تُسْلِمَ ثُمَّ اَسْلَمَتْ وَبَايَعَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَبَّتَا عَلَى النِّكَاحِ.

حضرت ابوسفیان وادی مرالظہر ان میں اسلام لائے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس پر قبضہ کر چکے تھے۔ آپ کے اس پر غلبہ اور یہاں کے باشندوں کے قبول اسلام کی وجہ سے یہ دارالاسلام بن چکا تھا ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ مکہ میں ابھی تک کافرہ تھیں اور مکہ ان دنوں دارالحرب تھا، اسلام قبول کرنے کے بعد ابوسفیان اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس کی بیوی نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا اس سٹھیائے ہوئے بڈھے کو قتل کردو۔ اس کے بعد چند روز ٹھیری رہی پھر اسلام قبول کرلیا اور نبی ﷺ کی بیعت کر لی، آپ نے ان دونوں کو سابقہ نکاح پر برقرار رکھا۔

ماخذ:

○ السنن الکبریٰ ج۷، ص۱۸۶۔ کتاب النکاح باب من قال لا ینفسخ النکاح بینھما باسلام احدھما الخ

۲۔ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ: اَنَّ اُمَّ حَكِيْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَفَاخِتَةَ بِنْتَ الْوَلِيْدِ، وَكَانَتْ فَاخِتَةُ عِنْدَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، وَاُمُّ حَكِيْمٍ عِنْدَ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِىْ جَهْلٍ، اَسْلَمَتَا، فَاَمَّا اُمُّ حَكِيْمٍ

فَاسْتَأْمَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِكْرِمَةَ، فَاَمَّنَهُ، فَلَحِقَتْ بِهِ الْيَمَنَ، فَجَآءَتْ بِهِ فَلَمَّا

فاختہ بنت ولید صفوان بن امیہ کے نکاح میں تھیں اور اُمّ حکیم عکرمہ بن ابی جہل کے نکاح میں، یہ دونوں عورتیں اسلام لے آئیں، اُمّ حکیم نے تو رسول اللہ ﷺ سے عکرمہ کے لئے امان طلب کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَسْلَمَ عِكْرِمَةُ وَصَفْوَانُ، اَقَرَّهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُمَا عَلَى النِّكَاحِ الْاَوَّلِ،

لی۔ آنجنابؐ نے اسے امان دے دی، اُمّ حکیم عکرمہ سے یمن جا کر ملی اور اسے اپنے ساتھ لے آئیں۔ پھر جب عکرمہ اور صفوان دونوں نے بھی اسلام قبول کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں خواتین کو ان دونوں مردوں کے پاس ہی برقرار رکھا۔

ماٰخذ:

- سیرت ابن ہشام ج۳/۴. ص۴۱۸.
- السنن الکبرٰی ج۷. ص۱۸۶ . کتاب النکاح باب من قال لا ینفسخ النکاح بینهما باسلام احدهما الخ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ عَبْدَةَ، ثنا حَفْصُ ابْنُ جُمَيْعٍ، ثنا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَاَةً جَآءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَتْ، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ، قَالَ: فَجَآءَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَسْلَمْتُ مَعَهَا، وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِيْ، قَالَ: فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ رَدَّهَا اِلٰى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئی اور ایک دوسرے آدمی نے اس سے نکاح کر لیا۔ اتنے میں پہلا شوہر بھی آ گیا۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے بھی اس عورت کے ساتھ ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ میرے اسلام قبول کرنے کا اسے علم بھی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے دوسرے خاوند سے عورت کو چھین کر پہلے شوہر کو لوٹا دی۔

ماٰخذ:

- ابن ماجه کتاب النکاح،باب الزوجین یسلم احدهما قبل الآخر.
- السنن الکبرٰی ج۷. ص۱۸۸ . کتاب النکاح باب من قالا لا ینفسخ النکاح بینهما باسلام احدهماالخ
- السمتدرک للحاکم ج۲. ص۲۰۰ . کتاب النکاح.

۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ، ثنا سَلَمَةُ. يعنى ابْنَ الْفَضْلِ. ح وثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيْدُ، المعنى، كُلُّهُمْ عَنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاؤدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِى الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ، لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا

حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی زینب کو ابوالعاص کے پاس پہلے نکاح پر لوٹا دیا۔ کوئی نئی چیز مقرر نہیں فرمائی۔

قال محمد بن عمرو فی حدیثه: بعدست سنین، وقال الحسن بن علی: بعد سنتین،

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۲۷۲. کتاب الطلاق باب الی متی ترد علیه امرأته اذا اسلم بعدها .
- مسند احمد ج۱ .ص۲۱۷ عن ابن عباس.
- ترمذی ج۱ ص۲۱۷ ابواب النکاح، باب ماجاء فی الزوجین المشرکین یُسلم احدهما اس نے وَلَمْ یُحْدِثْ نِکَاحاً نقل کیا هے هذا حدیث لیس باسناده بأس، ولکن لانعرف وجه الحدیث ولعله قد جاء هذا من قبل داؤد بن الحصین من قبل حفظه.
- ترمذی نے ج۱ .ص۲۱۷. ابواب النکاح، باب ماجاء فی الزوجین المشرکین یُسْلم احدهما.
- مسند احمد نے ج۱ ص۲۶۱ پر عن ابن عباس ست سنین نقل کیا هے
- ابن ماجه نے کتاب النکاح، باب الزوجین یُسْلِم احدهما قبل الآخر بعد سنتین بنکاح الاول بھی نقل کیا هے.
- ابن ماجه کی روایت میں بمهر جدید کے الفاظ نہیں.
- السنن الکبرٰی للبَیْهقی. ج۷ ص۱۸۷ . پرست سنین اور بعد سنتین دونوں روایتیں موجود هیں.

ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، انا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنَ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ اِلٰى اَبِى الْعَاصِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ قَالَ اَبِىْ:

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کو ابو العاص کے پاس نیا مہر اور از سر نو نکاح کر کے بھیجا۔

فِىْ حَدِيْثِ حَجَّاجٍ رَدَّزَيْنَبَ ابْنَتَهُ. قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ،اَوْ قَالَ: وَاهٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ الْحَجَّاجُ مِنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِىِّ، والعرزمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا یساوی حدیثه شیئا. و الحدیث الصحیح الذی روی ان النبی صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَرَّهُمَا عَلَی النِّکَاحِ الْاَوَّلِ.

مآخذ:

- مسند احمد ج۲. ص۲۰۸ عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ترمذی نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے۔

وحدیث الحجاج عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ردابنتهٔ علی ابی العاص بن الرَّبِیْعِ بمهر جدید ونکاح جدید، فقال یزید بن هارون: حدیث ابن عباس اَجْوَدُا سناداً والعمل علی حدیث عمرو بن شعیب.

مآخذ:

- ترمذی ج ۱ ص۲۱۷. ابواب النکاح، باب ماجاء فی الزوجین المشرکین یسلم احدهما.
- ابن ماجه کتاب النکاح، باب الزوجین یسلم احدهما قبل الأخر.
- ابن ماجه کی روایت میں بمهر جدید کے الفاظ نهیں.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۷ ص۱۸۸. کتاب النکاح باب من قال لا ینفسخ النکاح بینهما باسلام احدهما الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۶

ممنوعات

(وہ امور جن کی ممانعت ہے)

اپنی بیوی سے عملِ قومِ لوط؟

ملعون من اتی المرأة فی دبرها.

ملعون ہے وہ شخص جو اپنی بیوی کی دبر میں مباشرت کرتا ہے[1]

لا ینظر اللّٰہ الی رجل جامع امرأته فی دبرها.

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا جس نے اپنی بیوی کی دبر میں جماع کیا۔

من اتی حائضا اوامرأة فی دبرها او كاهنا فصدقه فقد كفر بما انزل علی محمد.

جس نے حائضہ سے جماع کیا یا اپنی بیوی کی دبر میں شہوت رانی کی یا کاہن کے پاس گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے شریعت محمدؐ سے کفر کیا[2]

تشریح: معلوم رہے کہ آدمی کے لئے یہ بات قطعی حرام ہے کہ وہ خود اپنی بیوی کے ساتھ عملِ قومِ لوط کرے۔
(تفہیم ج ۲ ص ۵۴ الاعراف حاشیہ ۶۸)

تخریج

(۱) ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے جو روایت مروی ہے اس میں ہے۔

مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی امْرَأَتَهُ فِیْ دُبُرِهَا.

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۴۹. کتاب النكاح، باب فی جامع النكاح.
- مسند احمد ج ۲. ص ۴۴۴. عن ابی هریرة اور ص ۴۷۹ پر ملعون من اتی امراة فی دبرها هے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کنز العمال ج۱۶۔ ص۳۵۲ حدیث نمبر ۴۴۸۸۳ عن ابی ہریرۃ۔
- تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص۲۶۳ سورہ بقرہ زیرآیت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم ایک روایت میں امرأتہٗ کی جگہ امرأۃ ہے۔

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُھَیْلِ ابْنِ اَبِیْ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا۔

فی الزوائد: اِسناده صحیح، لان الحارث بن مخلد ذكره ابن حبان فی الثقات، وباقی رجال الاِسنادثقات۔

ماٰخذ:

- ابنِ ماجہ کتاب النکاح، باب ۲۹ النہی عن اتیان النساء فی أدبارھن۔
- ابن کثیر ج ۱ ص۲۶۳۔
- احکام القرآن للجصاص ج ۱۔ص۳۵۳۔ پر ابن عباس سے مروی روایت میں قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاینظر اللّٰہ اِلٰی رجل اتی امرأتہ فی دبرھا منقول ہے۔
- سنن دارمی ج ۱، ص۲۰۷۔ کتاب الوضوء، باب ۱۱۳ من اتی امرأتہ فی دبرھا کے تحت حضرت ابوھریرۃؓ کی روایت میں ہے۔

مَنْ اَتٰی امْرَأَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَالَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

- السنن الکبریٰ ج۷۔ ص۱۹۸ ۔ کتاب النکاح، باب اتیان النساء فی ادبارھن (دارمی والی روایت)
- مصنف ابنِ ابی شیبۃ ج۲/۴ ص۲۵۳ عن ابی ھریرۃ۔
- کنز العمال ج۱۶ ص۳۵۰ حدیث نمبر ۴۴۸۷۵۔

۳:حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ، وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالاَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ، عَنْ حَکِیْمٍ الْاَثْرَمِ، عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ الْھُجَیْمِیِّ ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَأَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْکَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

ماٰخذ:

- ابنِ ماجہ کتاب الصلاۃ، باب النہی عن اتیان الحائض۔
- سنن دارمی ج ۱ ۔ص۲۰۷ ۔ کتاب الوضوء، باب ۱۱۳ من اتی امراتہ فی دبرھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ السنن الکبریٰ ج۷. ص۱۹۸. کتاب النکاح، باب اتیان النساء فی ادبار ھن. عن ابی ھریرۃ.

○ احکام القرآن للجصّاص ج۱. ص۳۵۳ سورۃ النساء.

ترمذی میں مروی روایت:

۴: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتٰی حَائِضاً اَوِ امْرَأَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْکَاھِناً فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ.

قَالَ ابو عیسٰی: لا نعرف ھذا الحدیث الامن حدیث حکیم الاثرم عن ابی تمیمة الھُجَیْمی عن ابی ھریرۃ. وانما معنی ھذا عند اھل العلم علی التغلیظ، وقدرُوِی عَنِ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ اَتٰی حائضا فلیتصدق بدینار، فلو کان اتیان الحائض کفرالم یؤمر فیہ بالکفارۃ. وَضعّف محمدٌ ھذا الحدیث من قبل اسنادہ وابو تمیمة الھُجَیمی اسمہ طریف بن مجالد.

ماخذ:

○ ترمذی ج۱. ص۳۵. ابواب الطھارۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان الحائض.

○ تفسیر ابن کثیر ج۱.ص۲۶۳ البقرہ.

۵: حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَ شَجُّ، نا اَبُوْ خَالِدِ الْاَ حْمَرُ، عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَخْرَمَۃَ بْنِ سُلَیْمَانَ، عَنْ کُرَیْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لاَ یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلاً اَوِامْرَأَۃً فِی الدُّبُرِ. ھذا حدیث حسن غریب.

کریب نے بیان کیا حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت کی دبر میں جماع کرتا ہے۔

ماخذ:

○ ترمذی ج۱.ص۲۲۰.ابواب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان النساء فی ادبارھن.

○ مصنف ابنِ ابی شَیْبَہ ج۴/۲.ص۲۵۲. کتاب النکاح، باب ماجاء فی اتیان النساء فی ادبارھن وماجاء فیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمل قوم لوط کی سزا

فاقتلوا الفاعل والمفعول به.

ترجمہ: فاعل اور مفعول کو قتل کر دو

(کسی حدیث میں یہ اضافہ ہے) احصنا اولم یحصنا

ترجمہ: شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

(کسی حدیث میں مزید اضافہ ہے کہ) فارجموا الاعلیٰ والا سفل.

ترجمہ: اوپر اور نیچے والا دونوں سنگسار کیے جائیں۔

تشریح: قرآن مجید میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ عمل قوم لوط ایک بدترین گناہ ہے۔ جس پر ایک قوم اللہ تعالیٰ کے

من الکراھة عن ابن عباس.

- کنز العمال ج ۱٦ ص ۳۵۱. عن ابن عباس. حدیث نمبر ۴۴۸۷۷.
- تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲٦۲ البقرہ.

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثنا حَمَّادٌ، ح و ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا يَحْيٰ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَكِيْمِ الْاَثْرَمِ، عَنْ اَبِیْ تَمِيْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ اَتٰى كَاهِناً، قَالَ مُوْسٰى: فِى حَدِيْثِهٖ، فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ، ثُمَّ اتَّفَقَا اَوْاَتٰى امْرَأَةً، قَالَ مُسَدَّدٌ، امْرَأَتَهٗ حَائِضاً اَوْاَتٰى امْرَأَةً، قَالَ مُسَدَّدٌ: امْرَأَتَهٗ فِىْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص کاہن کے پاس آیا پھر اس کی باتوں کی تصدیق بھی کی، یا اپنی بیوی یا کسی عورت کی دبر میں جماع کیا تو وہ اس تعلیم سے بری ہو گیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۴. ص ۱۵ کتاب الطب، باب فی الکاھن. ○ السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۷. ص ۱۹۸. کتاب النکاح باب اتیان النساء فی ادبارھن. ○ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲٦۳ البقرہ.
- مصنف ابن ابی شیبة ج ۴/۲. ص ۲۵۳. کتاب النکاح ماجاء فی اتیان النساء فی ادبارھن الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غضب میں گرفتار ہوئی۔ اس کے بعد یہ بات ہمیں نبی ﷺ کی رہنمائی سے معلوم ہوئی کہ یہ ایک ایسا جرم ہے جس سے معاشرے کو پاک رکھنے کی کوشش کرنا حکومت اسلامی کے فرائض میں سے ہے اور یہ کہ اس جرم کے مرتکبین کو سخت سزا دی جانی چاہئے۔ حدیث میں مختلف روایات جو حضورؐ سے مروی ہیں۔ ان میں سے کسی میں ہم کو یہ الفاظ ملتے ہیں کہ (اقتلوا الفاعل والمفعول به) (فاعل اور مفعول کو قتل کر دو) کسی میں اس حکم پر اتنا اضافہ اور ہے احصنا اولم یحصنا (شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ) اور کسی میں ہے فارجموا الاعلیٰ والا سفل (اوپر نیچے والا دونوں سنگسار کئے جائیں)۔ لیکن چونکہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایسا کوئی مقدمہ پیش نہیں ہوا اس لئے قطعی طور پر یہ بات متعین نہ ہو سکی کہ اس کی سزا کس طرح دی جائے۔ صحابہؓ کرامؓ میں سے حضرت علیؓ کی رائے یہ ہے کہ مجرم تلوار سے قتل کیا جائے اور دفن کرنے کے بجائے اس کی لاش جلائی جائے۔ اسی رائے سے حضرت ابوبکرؓ نے اتفاق فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کی رائے یہ ہے کہ کسی بوسیدہ عمارت کے نیچے کھڑا کر کے وہ عمارت ان پر ڈھا دی جائے۔ ابن عباس کا فتوی یہ ہے کہ بستی کی سب سے اونچی عمارت پر سے ان کو سر کے بل پھینک دیا جائے اور اوپر سے پتھر برسائے جائیں۔ فقہاء میں سے امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ فاعل و مفعول واجب القتل ہیں شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ شعبی، زہری، مالک اور احمد رحمھم اللہ کہتے ہیں کہ ان کی سزا رجم ہے۔ سعید بن مسیّب، عطاء، حسن بصری، ابراہیم نخعی، سفیان ثوری اور اوزاعی رحمھم اللہ کی رائے میں اس جرم پر وہی سزا دی جائے گی جو زنا کی سزا ہے، یعنی غیر شادی شدہ کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور جلاوطن کر دیا جائے گا اور شادی شدہ کو رجم کیا جائے گا امام ابوحنیفہ کی رائے میں اس پر کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ یہ فعل تعزیر کا مستحق ہے، جیسے حالات وضروریات ہوں ان کے لحاظ سے کوئی عبرتناک سزا اس پر دی جا سکتی ہے۔ ایک قول امام شافعی سے بھی اس کی تائید میں منقول ہے۔ (تفہیم ج ۲۔ ص ۵۴۔ الاعراف حاشیہ ۶۸)

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ النُّفَيْلِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدْ تُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهِ.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کو تم پاؤ کہ وہ عمل قوم لوط کا مرتکب ہوا ہے (یا ہو رہا ہے) تو اسے بھی قتل کر دو اور جس کے ساتھ یہ فعل کر رہا ہے اسے بھی قتل کر دو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابوداؤد: رواہ سلیمان بن بلال عن عمرو ابن ابی عمرو مثله، ورواہُ عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس رفعه ورواہ ابن جریج عن ابراهیم، عن داود بن الحصین عن عکرمة عن ابن عباس رفعه.

مآخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۱۵۸ . کتاب الحدود، باب فیمن عمل عمل قوم لوط.
- ترمذی ج۱ من ۲۷۰ ابواب الحدود، باب ماجاء فی حد اللوطی.
- ابنِ ماجه کتاب الحدود ج۲ .باب ۱۲ . من عمل عمل قول لوط.
- سنن دارقطنی ج۲ ص ۳۴۱. کتاب الحدود.
- احکام القرآن للجصّاص ج۳. ص۲۶۳ . فی الذی یعمل عمل قوم لوط.

ترمذی نے ابن عباس کی روایت نقل کر کے لکھا ہے۔

وفی الباب عن جابر وابی هریرة. وانما نعرف هذا الحدیث عن ابنِ عباسٍ عن النبی صلی الله علیه وسلم من هذا الوجه. روی محمد بن اسحاق هذا الحدیث عن عمرو ابن ابی عمرو، فقال، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، وَلَمْ یذکر فیه القتل وَذکرفیه ملعون من اتی بهیمةً. واختلف اهل العلم فی اللوطی فرأی بَعضُهم ان علیه الرجم احصن اولم یُحْصن وهٰذا قول مالک والشافعی واحمد واسحاق، وقال بعض اهل العلم من فقهاء التابعین منهم الحسن البصری وابراهیم النخعی وعطاء ابن ابی رباح وغیرهم قالوا حدّاللوطی حدّالزانی وهو قول الثوری واهل الکوفة.

مآخذ:

- ترمذی حواله مذکوره بالا.
- المصنف عبد الرزاق ج۷. ص۳۶۴،۳۶۵ کتاب النکاح باب من عمل عمل قوم لوط.

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نَافِعٍ، اَخْبَرَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُهَیْلٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِی یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، قَالَ اُرْجُمُوا الْاَعْلٰی وَالْاَسْفَلَ اُرْجُمُوْهَا جَمِیْعاً.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایام'' اور عورت

نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ایام ماہواری میں صرف مباشرت ناجائز ہے، باقی تمام تعلقات عورتوں کے ساتھ اسی طرح رکھے جائیں جس طرح دوسرے دنوں میں ہوتے ہیں لے

تشریح: یہودیوں کے ہاں دستور تھا کہ ایام ماہواری میں عورت کو بالکل پلید سمجھا جاتا تھا۔ نہ اس کا پکایا ہوا کھانا کھاتے، نہ اس کے ہاتھ کا پانی پیتے، نہ اس کے ساتھ ایک فرش پر بیٹھتے بلکہ اس کے ہاتھ سے ہاتھ چھو جانے کو بھی مکروہ سمجھتے تھے۔ ان چند دنوں میں عورت خود اپنے گھر میں اچھوت بن کر رہ جاتی تھی۔ یہی رواج یہودیوں کے اثر سے مدینہ کے انصار میں بھی چل پڑا تھا۔ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اس کے متعلق سوال کیا گیا۔ جواب میں وہ آیت آئی جو سورہ بقرہ رکوع ۲۸ کے آغاز میں درج ہے کہ حائضہ عورت سے الگ رہو اور قریب نہ جاؤ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حائضہ عورت کے ساتھ ایک فرش پر بیٹھنے یا ایک جگہ کھانا کھانے سے بھی احتراز کیا جائے اور اسے بالکل اچھوت بنا کر رکھ دیا جائے جیسا کہ یہود اور ہنود اور بعض دوسری قوموں کا دستور ہے (نبیؐ نے اس حکم کی جو توضیح فرمادی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حالت میں صرف فعل مباشرت سے پرہیز کرنا چاہیے باقی تمام تعلقات بدستور برقرار رکھے جائیں: (تفہیم القرآن ج اص ۱۷۰ البقرہ حاشیہ ۲۳۹)

اس پر یہودیوں میں شور مچ گیا کہ یہ شخص تو قسم کھا کر بیٹھا ہے کہ جو جو کچھ ہمارے ہاں حرام ہے اسے حلال کر کے رہے گا اور جس جس چیز کو ہم ناپاک کہتے ہیں اسے پاک قرار دے گا۔ (تفہیم القرآن ج ا۔ ص ۳۴۴ وسورہ نساء حاشیہ ۴۹)

مآخذ:

- ابن ماجه كتاب الحدود، باب ۱۲ من عمل عمل قوم لوط.
- احكام القرآن للجصاص ج۳. ص ۲۶۳. باب في الذى. يعمل عمل قوم لوط.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: نا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ. قَالَ: ناثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيهِمْ لَمْ يُؤَا كِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ، فَسَأَلَ

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ یہودی اپنے ہاں کی حائضہ عورت کے ساتھ نہ کھاتے پیتے تھے اور نہ گھروں میں ان کے ساتھ اکٹھے رہتے تھے (بلکہ انہیں اچھوت بنا دیتے تھے) صحابہ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ویسئلونک عن المحیض قل ھوا ذی فاعتزلوا النساء فی المحیض نازل فرمائی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے ساتھ ہر معاملہ کرو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِی الْمَحِیْضِ اِلٰی آخر الاٰیۃ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْئٍ اِلَّا النِّکَاحَ، فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْیَھُوْدَ فَقَالُوْا: مَا یُرِیْدُ ھٰذَا الرَّجُلُ اَنْ یَدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَیْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْہِ الخ.

مگر مباشرت سے بچو۔ یہ بات یہود تک بھی پہنچ گئی۔ وہ بولے کہ یہ شخص تو ہمارے کسی معاملہ کو نہیں چھوڑتا سب کی مخالفت کرتا ہے۔

ماخذ:

- مسلم ج۱ ص۱۴۳. کتاب الحیض، باب غسل الحائض رأس زوجها الخ.
- ابوداؤد ج۲. ص۲۵۰. کتاب النکاح، باب فی اتیان الحائض ومباشرتها. ابوداؤد نے غیر النکاح نقل کیا ھے۔
- ترمذی ابواب التفسیر ج۲. ص۱۲۷. عن انس حدیث حسن صحیح.
- ابن ماجه کتاب الطهارة، باب ماجاء فی مؤا کلة الحائض وسؤرها.
- کنز العمال ج۱۶. ص۳۵۳. حدیث ۴۴۸۹۴. عن انس ابنِ ماجه نے اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الْجِمَاعَ. ذکر کیا ھے۔
- ترمذی میں ھے وَاَنْ یَّفْعَلُوْا کُلَّ شَیْءٍ مَا خَلَا النِّکَاحَ.
- نسائی ج۱. ص۱۵۲. کتاب الطهارت. باب تاویل قول اللّٰہ عزوجل ویسئلونک عن المحیض. عن انس نسائی میں وَاَنْ یَّصْنَعُوْا بِھِنَّ کُلَّ شَیْءٍ مَا خَلَا الجِمَاعَ ھے۔
- سنن دارمی ج۱. کتاب الصلاۃ والطھارۃ، باب ۱۰۶ مباشرۃ الحائض عن انس. اس میں وَاَنْ یَّفْعَلُوْا کُلَّ شَیْءٍ مَا خَلَا النِّکَاحَ ھے۔
- السنن الکبریٰ للبَیْھقی ج۱. ص۳۱۳. کتاب الحیض باب الرجل یصیب من الحائض مادون الجماع. عن انس. بیھقی نے وَاصْنَعُوا کُلَّ شَیْءٍ غَیْرَ النِّکَاحِ بیان کیا ھے۔
- ابوداؤد الطیالسی جز ۸. ص۲۷۳. عن انس. حدیث ۲۰۵۲ اس میں وَیَفْعَلُوْا مَاشاؤ اِلَّا الْجِمَاعَ ھے۔
- مسند احمد ج۳. ص۱۳۲. ۲۴۶ عن انس.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیویوں کو مارنے کی ممانعت

نبی علیہ السلام نے ہدایت فرمائی ہے کہ منہ پر نہ مارا جائے بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسی چیز سے نہ مارا جائے جو جسم پر نشان چھوڑ جائے۔

سرکشی کی حالت میں تین تدبیروں کی اجازت ہے یعنی سمجھانا، خواب گاہوں میں علیحدہ رہنا اور مارنا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ تینوں کام بیک وقت کر ڈالے جائیں ان میں بہر حال قصور اور سزا کے درمیان تناسب ہونا چاہئے اور جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہو وہاں سخت تدبیر سے کام نہ لینا چاہئے۔

نبی علیہ السلام نے بیویوں کے مارنے کی جب کبھی اجازت دی ہے، ناخواستہ دی ہے اور پھر بھی اسے ناپسند ہی فرمایا ہے تاہم بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو پٹے بغیر درست ہی نہیں ہوتیں۔ (تفہیم ج ۱ ص ۳۵۰۔ النساء حاشیہ ۵۹)

تخریج

حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثنا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ:

عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ اَوِ كْتَسَبْتَ، وَلاَ تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلاَ تُقَبِّحْ وَلاَ تَهْجُرْ اِلاَّ فِي الْبَيْتِ.

حضرت معاویہ قُشیری سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے؟ فرمایا (حق یہ ہے) کہ اسے کھلائے پلائے جب خود کھائے اور اسے پہنائے جب خود پہنے اور منہ پر نہ مارے اور قبح اللہ بھی نہ کہے (گالی گلوچ نہ کرے) اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کرے مگر گھر کی حدود تک۔

قَالَ اَبُوْدَاؤد: وَلاَ تُقَبِّحْ . اَنْ تَقُوْلَ: قَبَّحَكَ اللّٰهُ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۴۴. ۲۴۵. کتاب النکاح باب فی حق المرأة علیٰ زوجھا.
- السنن الکبریٰ للبیھقی ج ۷. ص ۳۰۵. کتاب القسم والنشوز باب لا یضرب الوجه ولا یقبح ولا تھجر الا فی الیت.
- المستدرک للحاکم ج ۲. ص ۱۸۸. کتاب النکاح باب التشدید فی العدل بین النساء. حکیم بن معاویه عن ابیه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد کی ایک دوسری روایت میں ہے

عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا تَقُوْلُ فِيْ نِسَآئِنَا؟ قَالَ: اَطْعِمُوْهُنَّ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُوْنَ، وَلاَ تَضْرِبُوْهُنَّ، وَلاَ تُقَبِّحُوْهُنَّ. (حوالہ مذکورہ بالا)

معاویہ قُشیری سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ ہمیں ہماری بیویوں کے حقوق کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا انہیں کھلاؤ اسی میں سے جو تم خود کھاتے ہو اور لباس پہناؤ انہیں اسی میں سے جیسا تم خود پہنتے ہو۔ اور ان کو مارو مت نیز انہیں قَبَّحَ اللّٰهُ کہہ کر بددعا مت دو

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْخَلاَّلُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ شَبِيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ، قَالَ: ثنی اَبِیْ اَنَّهُ شَهِدَ.

حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَ ذَكَّرَ وَوَعَظَ، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً، فَقَالَ: اَلاَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا، فَاِنَّمَاهُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ، لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئاً غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ، فَاِنْ فَعَلْنَ، فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْباً غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً،

حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو! عورتوں کے معاملے میں بھلائی کی نصیحت قبول کرو وہ تمہارے ماتحت تمہاری قیدی ہیں۔ تمہیں ان پر کسی قسم کا اختیار نہیں (کچھ کہنے کا) بجز اس کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو اس صورت میں کچھ کارروائی کرنے کا اختیار ہے) پھر اگر وہ تمہاری اطاعت گزار بن جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو سنو غور سے! تمہارے حقوق تمہاری بیویوں پر اور تمہاری بیویوں کے حقوق تم پر ہیں تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ جن لوگوں کو تم ناپسند رکھتے ہو انہیں تمہارے ہاں نہ آنے دیں اور نہ ان ناپسندیدہ اشخاص کو تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھروں میں آنے کی اجازت دیں اور ان کے تم پر حقوق یہ ہے کہ تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو کھانے پینے اور لباس کے معاملے میں۔

اَلاَ اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآءِ كُمْ حَقّاً وَلِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقّاً، فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلاَ یُوَطِّئَنَّ فُرُشَکُمْ مَنْ تَکْرَهُوْنَ وَلاَیَاْذَنَّ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لِمَنْ تَکْرَهُوْنَ اَلاَ وَحَقُّهُنَّ عَلَیْکُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَیْهِنَّ فِیْ کِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

هذا حدیث حسن صحیح و معنی قوله عوان عندکم یعنی اسری فی ایدیکم.

ماٰخذ:

- ترمذی ابواب الرضاع باب ماجاء فی حق المراة علی زوجها.
- مسلم کتاب الحج ج ۱ ص ۳۹۷. باب حجة النبی صلی الله علیه وسلم مسلم نے حضرت جابر سے طویل حدیث بیان کی ھے. اس میں ھے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِکَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَکُمْ عَلَیْهِنَّ اَنْ لَّا یُوَطِّئَنَّ فُرُشَکُمْ اَحَداً تَکْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْباً غَیْرَ مُبَرِّحٍ.

عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ تم نے ان کو حاصل کیا ہے اللہ کی امان کے ساتھ اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے اللہ کے ایک حکم کے عوض تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے گھروں میں ایسے آدمی کو نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو پھر تم ان کو مارو ایسی مار جو اپنا نشان نہ چھوڑ جائے۔

(حواله مذکوره بالا)

ماٰخذ:

- السنن الکبرٰی ج۷. ص ۳۰۴. کتاب القسم والنشوز باب ماجاء فی ضربها.
- تفسیر ابن جریر ج۳. پ۴. ص ۲۱۲. عن جابر.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِیْهِ،

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ امْرَأَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ، ثُمَّ یُجَامِعُهَا فِیْ اٰخِرِ الْیَوْمِ.

عبداللہ بن زمعہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے پیٹے کہ پھر دن کے آخری حصہ میں اس سے مباشرت کرے۔ (اسے ایسی ضرورت پیش آ سکتی ہے تو پھر سوچ لے)

ماٰخذ:

- بخاری کتاب النکاح ج ۲. ص ۷۸۴. باب مایکره من ضرب النساء وقوله واضربوهن ضرباً غیر مبرح. ○ مسلم کتاب الجنة ونعیمها ج ۲. ص ۳۸۳. عبد الله بن زمعة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ترمذی ابواب التفسیر ج ۲. ص ۱۷۲ . سورہ الشمس. عبد اللّٰہ بن زمعة.
- ابنِ ماجہ کتاب النکاح باب ضرب النساء.
- مسنداحمد ج ۴. ص ۱۷ . عبد اللّٰہ بن زمعة.
- دارمی کتاب النکاح باب ۳۴. فی النھی عن ضرب النساء.
- السنن الکبریٰ ج ۷. ص ۳۰۵ کتاب القسم والنشوز باب الا ختیار فی ترک الضرب.
- ابنِ ماجہ نے عبد اللہ بن زمعہ سے منقول روایت بایں الفاظ نقل کی ھے.

خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَّرَ النِّسَآءَ فَوَعَظَهُمْ فِیْهِنَّ، ثُمَّ قَالَ: اِلاَمَ یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ امْرَأَتَهٗ جَلْدَ الْاَ مَةِ؟ وَلَعَلَّهٗ اَنْ یُّضَاجِعَهَا مِنْ اٰخِرِیَوْمِهٖ.

السنن الکبریٰ میں عبد اللّٰہ بن زمعة سے مروی روایت کا متن مندرجہ ذیل بیان کیا گیا ھے.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَیَضْرِبُ اَحَدُ کُمْ امْرَأَتَهٗ کَمَا یُضْرَبُ الْعَبْدُ، ثُمَّ یُجَامِعُهَا فِیْ اٰخِرِ الْیَوْمِ.

عبداللہ بن زمعہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں کوئی اپنی بیوی کو اس طرح مارتا پیٹتا ہے جس طرح غلام کو مارا پیٹا جاتا ہے پھر دن کے آخری حصہ میں اس سے جماع بھی کرتا ہے

ایک دوسری روایت جو سفیان بن عیینۃ سے مروی ہے

قَالَ: وَعَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فِی النِّسَآءِ فَقَالَ: یَضْرِبُ اَحَدُکُمْ امْرَأَتَهٗ ضَرْبَ الْعَبْدِ، ثُمَّ یُعَا نِقُهَا مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عورتوں کے معاملے میں وعظ فرمایا اور کہا کہ تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتا ہے پھر اس سے دن کے آخری حصہ میں ہم بستر بھی ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کے اعضاء صنفی پرنظر ڈالنا ممنوع

مَنْ نَظَرَ الٰی فرج امرأة حرمت علیه امها وابنتها.

جس شخص نے کسی عورت کے اعضائے صنفی پرنظر ڈالی ہو اس کی ماں اور بیٹی دونوں اس پرحرام ہیں۔

لا ینظر اللّٰه الٰی رجل نظر الٰی فرج امرأة و ابنتها.

خدا اس شخص کی صورت دیکھنا پسند نہیں کرتا جو بیک وقت ماں اور بیٹی دونوں کے اعضاء صنفی پرنظر ڈالے۔

تشریح: ماں کا اطلاق سگی اور سوتیلی دونوں قسم کی ماؤں پر ہوتا ہے اس لیے دونوں حرام ہیں۔ یعنی اسی حکم میں باپ کی ماں اور ماں کی ماں بھی شامل ہے۔ اس امر میں اختلاف ہے کہ جس عورت سے باپ کا ناجائز تعلق ہو چکا ہو وہ بھی بیٹے پر حرام ہے یا نہیں۔ سلف میں سے بعض اس کی حرمت کے قائل نہیں ہیں اور بعض اسے بھی حرام قرار دیتے ہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک جس عورت کو باپ نے شہوت سے ہاتھ لگایا ہو وہ بھی بیٹے پر حرام ہے۔ اسی طرح سلف میں اس امر پر بھی اختلاف رہا ہے کہ جس عورت سے بیٹے کا ناجائز تعلق ہو چکا ہو وہ باپ پر حرام ہے یا نہیں اور جس مرد سے ماں یا بیٹی کا ناجائز تعلق رہا ہو یا بعد میں ہو جائے اس سے نکاح ماں اور بیٹی دونوں کے لئے حرام ہے یا نہیں۔ اس باب میں فقیہانہ بحثیں بہت طویل ہیں، مگر یہ بات بادنیٰ تامل سمجھ میں آسکتی ہے کہ کسی شخص کے نکاح میں ایسی عورت کا ہونا جس پر اس کا باپ یا اس کا بیٹا بھی نظر رکھتا ہو یا جس کی ماں یا بیٹی پر بھی اس کی نگاہ ہو ایک صالح معاشرت کے لئے کسی طرح مناسب نہیں ہوسکتا شریعت الٰہی کا مزاج اس معاملہ میں ان قانونی موشگافیوں کو قبول نہیں کرتا جن کی بنا پر نکاح اور غیر نکاح اور قبل نکاح اور بعد نکاح اور لمس اور نظر وغیرہ میں فرق کیا جاتا ہے۔ سیدھی اور صاف بات یہ ہے کہ خاندانی زندگی میں ایک ہی عورت کے ساتھ باپ اور بیٹے کے یا

تخریج

(وَاَمَّا الَّذِی) یروی فیه عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ الرَّجُلُ اِلٰی فَرْجِ الْمَرْأَةِ، حُرِّمَتْ عَلَیْهِ اُمُّهَا وَابْنَتُهَا.

فانه انما رواه الحجاج بن ارطاة عن ابی هانئ او ام هانئی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم. وهذا منقطع ومجهول وضعیف، الحجاج بن ارطاة لایحتج به فیما یسنده، فکیف بما یرسلهٗ عمن لایعرف، واللّٰه اعلم.

ماخذ:

○ السنن الکبرٰی للبَیْهَقِی ج۷. ص۱۷۰. کتاب النکاح باب الزنالایحرم الحلال. مصنف ابن ابی شیبة نے ایک روایت ذکر کی هے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی مرد کے ساتھ ماں اور بیٹی کے شہوانی جذبات کا وابستہ ہونا سخت مفاسد کا موجب ہے اور شریعت اسے ہرگز برداشت نہیں کر سکتی۔ (تفہیم ج ۱ ص ۳۳۶ النساء حاشیہ ۴۴)

استمنا بالید کا شرعی حکم

ناکح الید ملعون

ترجمہ: اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔

عذب اللّٰہ تعالی اُمّة کانوا یعبثون بمذاکیرھم.

ترجمہ: اللہ نے ایسے لوگوں کو عذاب دیا جو اپنے اعضائے جنسی سے کھیلتے تھے۔

رواھما علامه آلوسی فی روح المعانی

تشریح: نکاح بالید، یعنی ہاتھ سے شہوت رفع کرنے کے بارے میں فقہائے اسلام کے تین مسلک ہیں۔

جریر بنَ عبد الحمید، عن حجاج، عن ابی ھانیٔ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَظَرَ اِلٰی فَرْجِ امْرَأَةٍ لَمْ تَحِلَّ لَهُ اُمُّهَا وَلاَ ابْنَتُهَا.

مآخذ:

- مصنف ابنِ ابی شیبة ج ۲/۴ ص ۱۶۵. کتاب النکاح . باب الرجل یقع علی ام امرأته اوابنةِ امراته الخ ○ احکام القرآن للجصاص ج۳. ص ۱۲۱ .

نا اَبُوْبَکْرٍ الشَّافِعِیُّ، نامُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلّٰی، ناحَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ، لاَ یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ، نَظَرَ اِلٰی فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا.

موقوف. لیث وحمّاد ضعیفان.

- دارقطنی ج۴. ص ۲۶۹ . کتاب النکاح .
- السنن الکبرٰی للبَیْهَقِی ج۷. ص ۱۷۰ . کتاب النکاح باب الزنا لایحرم الحلال.

وھذا ایضا ضعیف اخبرنا ابوبکر بن الحارث الفقیه قال: قالا ابوالحسن الدارقطنی الحافظ رحمه اللّٰہ. ھذا موقوف ولیث وحماد ضعیفان.

مصنف ابنِ ابی شیبة ج ۲/۴. ص ۱۶۵ . کتاب النکاح باب الرجل یقع علی ام امرأته اوابنة امرأتهِ.

رَوٰی حَمَّادُ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: لاَ یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ نَظَرَ اِلٰی فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا.

مآخذ:

- احکام القرآن للجصاص ج۳. ص ۱۲۱ . سورة النساء.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ یہ کہ وہ مباح ہے۔اور زیادہ سے زیادہ اگر اس کے خلاف کچھ کہا جا سکتا ہے تو صرف اس قدر کہ مکارم اخلاق کے خلاف ہونے کی وجہ سے وہ ایک مکروہ اور ناپسندیدہ فعل ہے۔اس مسلک کے حامی یہ دلیل دیتے ہیں کہ کسی نص میں اس فعل کے حرام ہونے کی تصریح نہیں ہے۔اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔وقد فصل لکم ماحرم علیکم۔(اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے اس کو وہ تمہارے لیے مفصل بیان کر چکا ہے)لہٰذا جب محرمات کی تفصیل میں یہ مذکور نہیں ہے تو حلال ہے۔ابن حزم نے محلی میں اس رائے کو پورے دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔اور سند کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ حسن بصری، عمرو بن دینار اور مجاہد اس کی اباحت کے قائل تھے اور عطاء اس کو صرف مکروہ سمجھتے تھے (ج ۱۱ص ۹۳-۳۹۲) علامہ آلوسی نے روح المعانی میں امام احمد بن حنبل کی یہ رائے نقل کی ہے کہ "یہ فعل عند الضرورت اسی طرح جائز ہے جیسے فصد اور پچھنے۔(ج ۱۸۔ص ۱۰) لیکن مجھے فقہ حنبلی کی کسی مستند کتاب میں فتویٰ نہیں ملا۔

۲۔ یہ کہ وہ حرام ہے لیکن اگر زنا کے فتنے میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو اور آدمی اس سے بچنے کے لئے اس طریقے سے شہوت کی تسکین کر لے تو امید ہے کہ اسے عذاب نہ دیا جائے گا۔یہ رائے حنفیہ کی ہے چنانچہ ردالمختار میں تصریح ہے کہ یہ فعل حرام اور مستلزم عذاب ہے۔الّا یہ کہ اگر زنا کے اندیشے سے کوئی اس کا ارتکاب کرے تو یرجیٰ الّا وبال علیہ۔(باب الصوم اور باب الحدود) اسی کے قریب علامہ آلوسی نے ابن ھُمام کا قول نقل کیا ہے (حوالہ مذکور) اور اسی سے ملتی جلتی رائے علامہ ابن عابدین نے فقیہ ابواللیث سے نقل کی ہے۔اس رائے کے حق میں کوئی خاص نص نہیں ہے۔بلکہ یہ اسلام کے اصول عامہ سے مستنبط کی گئی ہے۔مثلاً حالتِ اضطرار میں حرام شے کے استعمال کی اجازت، اور دو ناجائز کاموں کے ناگزیر ہو جانے کی صورت میں کم تر درجے کے ناجائز کو اختیار کرنے کا قاعدہ۔

۳۔ یہ کہ وہ قطعاً حرام ہے امام شافعی اور امام مالکؒ کی یہی رائے ہے، اور وہ سورۂ مؤمنون کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں۔

وَالّذین ھم لفروجھم حافظون الاّ علی ازواجھم اور ماملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین فمن ابتغیٰ وراء ذلک فاولئک ھم العادون۔

اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، بجز اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے، جو ان کی ملک یمین میں ہوں۔(کہ ان سے پرہیز نہ کرنے میں) وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔پھر جو اس کے ماسوا کوئی اور راہ قضاء شہوت کی) تلاش کرے تو ایسے ہی لوگ زیادتی کرنے والے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے وہ استدلال کرتے ہیں کہ منکوحہ بیوی اور ملک یمین میں آئی ہوئی لونڈی کے سوا تسکین شہوت کی تمام صورتیں ازروئے قرآن حرام ہیں، خواہ وہ زنا ہو، یا استمنا بالید، یا عملِ قوم لوط، یا وطی بہائم یا کچھ اور۔ پھر اسی کی تائید یہ احادیث بھی کرتی ہیں۔

نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ عَذَّبَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُمَّةً كَانُوْا يَعْبَثُوْنَ بِمَذَاكِيْرِهِمْ.

اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے اللہ نے ایسے لوگوں کو عذاب دیا جو اپنے اعضائے جنسی سے کھیلتے تھے۔

یہ دونوں حدیثیں علامہ آلوسی نے روح المعانی میں نقل کی ہیں۔ ابن کثیر نے اس آیت کی تفسیر میں ایک اور حدیث نقل کی ہے مگر ساتھ ہی یہ تصریح بھی کردی ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے، نیز اس کی سند میں ایک راوی غیر معروف ہے۔

تخریج

ومن الناس من استدل على تحريمه بشئى آخر نحوماذكره المشايخ من قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ

وعن سعيد بن جبير:

عَذَّبَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُمَّةً كَانُوْا يَعْبَثُون بِمَذَاكِيْرِهِمْ.

وعن عطاء: سَمِعْتُ قَوْماً يُحْشَرُوْنَ وَاَيْدِيْهِمْ حُبَالٰى وَاَظُنُّ اَنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَمْنُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ:

مآخذ:

○ (روح المعانی ج۱۸.۱٦ ص۱۰ سورہ المومنون)

نَاكِحُ الْيَدِ مَلْعُوْنٌ

لا اصل له كما صرّح به الرهاوی[1] فی حاشيتهِ علی المنار.

مآخذ:

الموضوعات لملا علی القاری ص۳۷٦ حديث نمبر ۵۲۹

[1] هو شرف الدين يحى بن قراجا الرهاوی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبعة لا ينظر اللّٰهُ اليهم يوم القيمٰة ولا يزكيهم ولا يجمعهم مع العالمين ويدخلهم النار فی اول الداخلين الا ان يتوبوا ومن تاب تاب اللّٰه عليه. الناكح يده، والفاعل والمفعول به، ومد من الخمر، والضارب والديه حتّٰی يستغيثا، والمؤذی جيرانه حتّٰی يلعنوه، والناكح حليلة جارهٖ.

ترجمہ: سات آدمی ہیں جن کی طرف اللہ قیامت کے روز نظر نہ فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ انہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ جمع کرے گا اور سب سے پہلے دوزخ میں داخل ہونے والوں میں شامل کرے گا. الا یہ کہ وہ توبہ کرلیں، اور جو توبہ کرے اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ (۱) اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا (۲) عمل قوم لوط کرنے والا۔ (۳) یہ فعل کرانے والا۔ (۴) عادی شراب خور۔ (۵) اپنے والدین کو مارنے والا۔ یہاں تک کہ وہ فریاد کریں۔ (۶) اپنے ہمسایوں کو ستانے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت کریں۔ (۷) اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرنے والا۔

ان مختلف مسلکوں اور ان کے دلائل پر نگاہ ڈالنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ کہ پہلا مسلک نہایت کمزور، بلکہ غلط ہے۔ اس لئے کہ قرآن میں حرام چیزوں کی تفصیل بیان ہونے کے معنی یہ نہیں ہیں۔ کہ سب حرام چیزوں کو نام بنام بیان کیا گیا ہو، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن میں حرام وحلال کے کلی اصول بیان کر دیئے گئے ہیں۔ پس ہر وہ چیز جو قرآن کے بیان کردہ کسی کلیہ کے تحت آتی ہو اس پر وہی حکم جاری ہوگا جو کلیہ میں ارشاد ہوا ہو، الا یہ کہ اس کو مستثنیٰ قرار دینے کے لئے کوئی دلیل موجود ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ جب قرآن یہ عام قاعدہ بیان کر چکا ہے کہ بیویوں اور مملوکہ عورتوں کے سوا قضاء شہوت کے تمام طریقے عدوان ہیں، تو اس سے نکاح بالید کے مستثنیٰ ہونے کی آخر دلیل کیا ہے؟ اس کے جواب میں بعض لوگوں نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ ”عرب میں اس فعل کا کوئی رواج نہ تھا، نہ کلام عرب میں اس کا کوئی ذکر ہے“ لهذا فمن ابتغى وراء ذالك میں داخل نہیں ہے۔ لیکن یہ دلیل دو وجہ سے غلط ہے۔

ایک یہ کہ لغت عرب میں اس کے لئے جلد عُمیرہ اور خضخضۂ کے الفاظ موجود ہیں، اور زبان میں کسی لفظ کا موجود ہونا اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ اہل زبان اس تصور سے آشنا تھے۔ دوسرے یہ کہ اگر عرب اس سے واقف نہ تھے تو خدا تو انسانوں کے سب افعال سے واقف تھا۔ اس کے بیان کردہ کلیات صرف انہی جزئیات تک آخر کیسے محدود ہو جائیں گے جن سے اس زمانے کے عرب واقف ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان دلائل کی بنا پر صحیح مسلک یہی ہے کہ یہ فعل حرام ہے۔ البتہ عقل یہ حکم لگاتی ہے کہ اس کی حرمت زنا اور عمل قوم لوط اور وطی بہائم کی بہ نسبت کم تر ہے اس لئے اگر کسی شخص کو ان گناہوں میں سے کسی ایک میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہو اور اس سے بچنے کے لئے وہ اپنے جوش طبع کی تسکین اس ذریعے سے کرلے تو اس کے حق میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ''شاید اللہ تعالیٰ اسے سزا نہ دے۔

رسائل مسائل حصہ دوم ص ۲۰۱۔۲۰۲ ایڈیشن چہارم ص ۱۹۶۷ء

بحوالہ ترجمان القرآن محرم، صفر ۱۳۷۲ھ بمطابق اکتوبر نومبر ۱۹۵۲ء

تخریج

رواہ الامام الحسن بن عرفۃ فی جزئہ المشھور حیث قال: حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزْرِیُّ، عَنْ مَسْلَمَۃَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ حُمَیْدٍ، عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَۃٌ لاَ یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَلاَ یُزَکِّیْھِمْ، وَلاَ یَجْمَعُھُمْ مَعَ الْعَالَمِیْنَ، وَیُدْخِلُھُمُ النَّارَ فِیْ اَوَّلِ الدَّاخِلِیْنَ اِلَّا اَنْ یَّتُوْبُوْا، وَمَنْ تَابَ، تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ، اَلنَّاکِحُ یَدَہٗ، وَالْفَاعِلُ وَالْمَفْعُوْلُ بِہٖ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَالضَّارِبُ وَالِدَیْہِ حَتّٰی یَسْتَغِیْثَا، وَالْمُوْذِیْ جِیْرَانَہٗ حَتّٰی یَلْعَنُوْہُ، وَالنَّاکِحُ حَلِیْلَۃَ جَارِہٖ، ھذا حدیث غریب.

واسنادہ فیہ من لا یعرف لِجَھَالَتِہٖ واللّٰہُ اعلم.

ماخذ:

- تفسیر ابن کثیر ج۳. ص۲۳۹. سورہ مومنون زیر آیت فمن ابتغی وراء ذلک فاولٓئک ھم العادون. ○ کنزا لعمال ج۱۶ ص۲۵۹ عن علی. بحوالہ ابن جریر حضرت علی سے مروی روایت میں ومد من الخمر کے بجائے والکذاب الاشر، ومعسّر المعسر ہے۔

وقال: لایعرف عن رسول اللّٰہ الاروایۃ علی ولا یعرف لہ مخرج عن علی الامن ھذا الوجہ، غیر ان معانیہ معانی قدوردت عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بھا اخبار بالفاظ خلاف ھذا الالفاظ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت حوا کی پیدائش

المرأة كالضلع ان اقمتها كسرتها وان استمتعت بها استمتعت بهاو فيها عوج.

بخاری و مسلم عن ابی هریرة

ترجمہ: عورت پسلی کے مانند ہے اگر تو اسے سیدھا کرے گا تو توڑ دے گا اور اگر اس سے فائدہ اٹھائے گا تو اس کے اندر کجی باقی رہتے ہوئے ہی اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔[۱]

تشریح: قرآن مجید میں کسی جگہ بھی یہ تصریح نہیں ہے کہ حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا۔ زیادہ سے زیادہ اس خیال کی تائید میں جو چیز پیش کی جاسکتی ہے وہ قرآن کا یہ ارشاد ہے کہ خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها. (النساء۔۱) اور جعل منها زوجها (الاعراف ۱۸۹) لیکن ان دونوں آیتوں میں منہا کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ''اسی نفس سے اس کا جوڑا بنایا'' اور یہ بھی کہ ''اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا۔'' ان دونوں میں سے کسی معنی کو بھی ترجیح دینے کے لئے کوئی دلیل قرآن کی ان آیتوں میں نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کی بعض دوسری آیتیں تو دوسرے معنی کی تائید کرتی ہیں مثلاً سورہ روم میں فرمایا ''ومن آیاتِهِ ان خلق لكم من انفسكم ازواجا (آیت:۲۱) اور سورہ شوریٰ میں فرمایا جعل لكم من انفسكم ازواجا (آیت:۱۱) یہ مضمون سورۂ نحل آیت ۷۲ میں بھی آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان تینوں آیتوں میں من انفسكم کے معنی من جنسكم ہی لئے جائیں۔ نہ یہ کہ تمام انسانوں کی بیویاں ان کی پسلیوں سے پیدا ہوئی ہیں۔ اب اگر پہلے معنی کو ترجیح دینے کے لئے کوئی بنیاد مل سکتی ہے تو وہ حضرت ابوھریرہؓ کی وہ روایت ہیں جو بخاری و مسلم نے نقل کی ہیں۔ مگر ان کے الفاظ میں اختلاف ہے۔

ایک روایت میں وہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔

المرأة كالضلع ان اقمتها كسرتها وان استمتعت بها استمتعت بها وفيها عوج

عورت پسلی کے مانند ہے اگر تو اسے سیدھا کرے گا تو توڑ دے گا اور اگر اس سے فائدہ اٹھائے گا تو اس کے اندر کجی باقی رہتے ہوئے ہی فائدہ اٹھا سکے گا۔

اور دوسری روایت میں انہوں نے حضور ﷺ کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

استوصوا بالنساء خيراً فانهن خلقن من ضلع وان اعوج شئى فى الضلع اعلاه فان ذهبت تقيمه تكسرهٗ وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء خيراً.

''عورتوں کے معاملے میں بھلائی کی نصیحت قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا

۱۔ یہ الفاظ بخاری، کتاب النکاح والی روایت کے ہیں، دوسری روایت میں جو امام بخاری نے کتاب الانبیاء میں نقل کی ہے اس کے الفاظ ہیں فان المرأة خلقت من ضلع ''کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اس صورت میں المرأة سے ہر عورت اور عورتوں کی پوری صنف ہوگی نہ کہ وہ ایک خاص عورت جو سب سے پہلے پیدا کی گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ اس کا بالائی حصہ ہوتا ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کو توڑ دے گا اور اگر چھوڑ دے گا تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ لہٰذا عورتوں کے معاملے میں بھلائی کی نصیحت قبول کرو۔''

ان دونوں حدیثوں میں سے پہلی حدیث تو عورت کو پسلی سے محض تشبیہ دے رہی ہے اس میں سرے سے یہ ذکر ہی نہیں ہے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ البتہ دوسری حدیث میں پسلی سے پیدائش کی تصریح ہے لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ اس میں حضرت حوا یا پہلی عورت یا ایک عورت نہیں بلکہ تمام عورتوں کی پیدائش پسلی ہی سے بیان کی گئی ہے۔[1] فی الواقع دنیا کی تمام عورتیں پسلیوں ہی سے پیدا ہوا کرتی ہیں اگر یہ بات نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ نہیں ہے تو ماننا پڑے گا کہ یہاں خلقن من ضلع کے الفاظ اس معنی میں نہیں ہیں کہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی یا بنائی گئی ہیں۔ بلکہ اس معنی میں ہیں کہ ان کی ساخت میں پسلی کی سی کجی ہے۔ اس کی مثال قرآن مجید کی یہ آیت ہے کہ خلق الانسان من عجل۔ اس کے معنی بھی یہ نہیں ہیں کہ انسان جلد بازی سے پیدا کیا گیا ہے، بلکہ یہ ہیں کہ انسان کی سرشت میں جلد بازی ہے۔

اس تشریح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پسلی سے حضرت حوا کی پیدائش کا خیال قرآن ہی میں نہیں حدیث میں بھی کسی مضبوط دلیل پر مبنی نہیں ہے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ بنی اسرائیل سے یہ روایت نقل ہو کر مسلمانوں میں شائع ہوئی اور بڑے بڑے لوگوں نے اسے نہ صرف قبول کیا بلکہ اپنی کتابوں میں بھی ثبت کر دیا۔ مگر کیا یہ صحیح ہے کہ اللہ اور رسول کی سند کے بغیر محض بڑے لوگوں کے اقوال کی بنا پر اسے ایک اسلامی عقیدہ ٹھہرا دیا جائے اور جو کوئی اس پر ایمان نہ لائے اسے گمراہ قرار دیا جائے۔ (رسائل و مسائل حصہ سوم ص ۸۸ تا ۹۱)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَاعِوَجٌ.

ماخذ:

- بخاری کتاب النکاح ج ۲۔ ص ۷۷۹۔ باب المداراۃ مع النساء وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما المرأۃ کالضِلَع۔
- مسلم کتاب الرّضاع ج ۱۔ ص ۴۷۵۔ باب الوصیۃ للنساء مسلم میں ان الْمرأۃ سے روایت کا آغاز ہے۔
- ترمذی ابواب النکاح باب ماجاء فی مداراۃ النساء۔ و فی الباب عن ابی ذر، سمرۃ، عائشہ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ھذاالوجہ۔ ترمذی میں اِنْ ذَھَبْتَ کا اضافہ ہے اور حدیث کے آخر میں استمتعت بھا علی عوج ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- دارمی کتاب النکاح باب ۳۵ فی مداراۃ الرجل اھلہ. عن ابی ھریرۃ۔
- دارمی نے ابوذر سے بھی روایت نقل کی ھے جو مختصر ھے۔
- مجمع الزوائد ج۴. ص۳۰۳. عن عائشۃ.
- مجمع الزوائد ج۴. ص۳۰۳ پر ابوذر کی روایت بھی منقول ھے۔

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ ،قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهُ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَئٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا.

ماخذ:

- بخاری کتاب النکاح ج۲. ص۷۷۹. باب الوَصاۃ بالنساء.
- کنز العمال ج۱۶. ص۳۷۲. حدیث نمبر ۴۴۹۵۵.

حَدَّثَنَا اَبُوْكُرَيْبٍ وَمُوْسَى بْنُ حِزَامٍ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا ، فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَئٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ.

ماخذ:

- بخاری کتاب الانبیاء ج۱. ص۴۶۹. باب خلق آدم وذریتہ.
- مسلم کتاب الرَّضاع ج۱. ص۴۷۵ باب الوصیۃ للنساء.
- کنز العمال ج۱۶. ص۳۷۲. حدیث نمبر ۴۴۹۵۵ اور ۴۴۹۵۸.
- مصنف ابنِ ابی شَیْبَۃ ج۵. ص۲۷۶. کتاب الطلاق، باب فی مداراۃ النساء. اس روایت میں خیر کا لفظ مروی ھے۔
- مسلم نے حضرت ابوھریرۃ سے دو روایتیں نقل کی ھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

١ . عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَکَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ، وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا.

مآخذ:

- مسلم کتاب الرضاع ج ١ . ص ٤٧٥.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج٧. ص ٢٩٥ . کتاب القسم والنشوز باب حق المرأة علی الرجل.
- مجمع الزوائد ج٥. ص ٣٠٤ عن ابی هریرة.
- کنز العمال ج١٦ . ص ٣٧٢ حدیث ٤٤٩٥٦.

٢ . عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْلِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا، فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ.

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ پر ایمان اور یوم آخر پر یقین رکھتا ہو۔ اسے جب کسی معاملہ میں شہادت دینی پڑے تو پھر اسے ٹھیک بات کرنی چاہئے ورنہ خاموش رہے۔ اور عورتوں کے معاملے میں بھلائی کی نصیحت قبول کرو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اس کا بالائی حصہ ہوتا ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کو توڑ دے گا اور اگر چھوڑ دے تو وہ ٹیڑھی رہے گی۔ لہذا عورتوں کے معاملہ میں بھلائی کی نصیحت قبول کرو۔

مآخذ:

- مسلم کتاب الرضاع ج ١ . ص ٤٧٥. باب الوصية للنساء.
- مسند احمد ج٢. ص ٤٢٠، ٤٤٩، ٥٣٠ . عن ابی هریرة ج٥. ص ١٦٤ . ج٦. ص ٢٧٩ عن عائشة.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج٧. ص ٢٩٥ . کتاب القسم والنشوز باب حق المرأة علی الرجل.
- کنز العمال ج١٦ . ص ٣٧٣. حدیث نمبر ٤٤٩٥٨.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آلات کے ذریعہ سے توالد وتناسل

آلات کے ذریعہ سے استقرارِ حمل کا جواز تو دور رہا میرے لئے اس عمل کا تصور ہی ناقابل برداشت ہے کہ عورت گھوڑی کے مرتبے تک گرادی جائے۔ آخر انسان کی صنف اناث اور حیوانات کی مادہ میں کچھ تو فرق رہنے دیجئے۔ حیوانات میں بھی اللہ تعالیٰ نے توالد وتناسل کا جو طریقہ مقرر کیا ہے وہ نر اور مادہ کے اجتماع کا طریقہ ہی ہے یہ انسان کی خودغرضی ہے کہ وہ گھوڑیوں کو اپنے نروں سے ملنے کا لطف حاصل نہیں کرنے دیتا اور ان سے صرف نسل کشی کا کام لیتا ہے۔ اب اگر انسان کی اپنی ''مادہ'' کے ساتھ بھی یہی برتاؤ شروع ہو جائے تو اس کے معنی انسانیت کی انتہائی تذلیل کے ہیں۔

آج کی ''فیشن دار'' عورت جو مرد سے بے نیاز ہونا چاہتی ہے، دراصل اس کی فطرت کو مصنوعی فکری وصنفی ماحول نے مسخ کر دیا ہے۔ ورنہ اگر وہ صحیح انسانی فطرت پر ہوتی تو اس قسم کی گری ہوئی خواہش کو دل میں جگہ دینا تو درکنار، ایسی تجویز سننا بھی گوارا نہ کرتی۔ عورت محض نسل کشی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ عورت اور مرد کا تعلق انسانی تمدن کی قدرتی بنیاد ہے۔ فطرت الٰہی نے عورت اور مرد کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ ان میں مودّت اور رحمت ہو۔ حسنِ معاشرت ہو، مل کر گھر بنائیں، گھر سے خاندان اور خاندان سے سوسائٹی نشوونما حاصل کرے۔ اس مقصود کو ضائع کر کے عورت کو محض نسل کشی کا آلہ بنا دینا فلیغیرنّ خلق اللہ (اللہ کی بنائی ہوئی فطرت کو بدل دینے) کا مصداق ہے جسے قرآن ایک شیطانی فعل قرار دیتا ہے۔

خداوند تعالیٰ نے عورت اور مرد کے درمیان نکاح کا طریقہ مقرر فرمایا ہے لہذا وہی اولاد جائز ہے جو قیدِ نکاح میں پیدا ہو۔ اسی سے وراثت اور نسب کی تحقیق ہوتی ہے۔ اگر آلہ کے ذریعہ سے بچہ پیدا کیا جائے تو اسے حلالی نہیں کہا جا سکتا۔ شرعی نقطۂ نظر سے وہ حرامی ہی کہا جائے گا۔ نیز اس کا سلسلہ آبائی منقطع ہوگا اور وہ باپ کے ورثہ سے محروم رہے گا جو قطعی طور پر اس کی حق تلفی ہے۔

پھر غور تو کیجئے کہ جس بچے کا کوئی باپ نہ ہو اس کی تربیت کا ذمہ دار کون ہوگا؟ صرف ماں؟ کیا یہ ظلم نہیں کہ خدا نے انسان کے بچے کے لئے ماں اور باپ، چچا اور ماموں، دادا اور نانا وغیرہ لوگوں کی صورت میں جو مربی پیدا کیے ہیں ان میں سے آدھے ساقط کر دیئے جائیں اور وہ صرف سلسلہ مادری پر منحصر رہ جائے؟ کیا دنیا سے پدری محبت، پدرانہ ذمہ داریوں اور پدرانہ اخلاق کو فنا کر دینا انسانیت کی کوئی خدمت ہے؟ کیا یہ انصاف ہے کہ عورت پر ماں ہونے کی ذمہ داری قائم رہے مگر مرد ہمیشہ کے لئے باپ ہونے کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جائے۔

پھر اگر یہی سلسلہ چل پڑا تو ایک روز عورت مطالبہ کرے گی کہ کوئی ترکیب ایسی ہونی چاہئے کہ انسان کا بچہ میرے رحم میں پرورش پانے کے بجائے ''امتحانی نلیوں'' میں پالا جائے۔ یعنی انسان کیمیاوی معمل میں پیدا ہونے لگے۔ اور جب تک یہ حالت پیدا نہیں ہوتی، عورت چاہئے گی کہ اسے صرف بچہ جننے کی تکلیف دی جائے، اس کے بعد ماں کے فرائض انجام دینے کے لئے وہ تیار نہ ہوگی۔

یہ صورت جب رونما ہوگی تو انسانی بچے اسی طرح کثیر پیدا آوری (Moss Production) کے اصول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر فیکٹریوں میں ڈھل ڈھل کر نکلیں گے۔ جس طرح اب جوتے اور موزے نکلتے ہیں۔ یہ انسانیت کے تنزل کا آخری مقام، اس کا اسفل السافلین ہوگا، ان ''کارخانہ ہائے نسل کشی'' سے انسان نہیں بلکہ دو ٹنگے جانور پیدا ہوں گے، جن میں انسانی شرف اور پاکیزہ انسانی جذبات و احساسات کی بُو بُو برائے نام بھی نہ ہوگی اور سیرت کا وہ تنوع ناپید ہوگا جو تمدن کی رنگا رنگ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ناگزیر ہے۔ ان کارخانوں سے کسی ارسطو اور ابن سینا، کسی غزالی اور رازی، کسی ہیگل اور کانٹ کے پیدا ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ میرے خیال میں تو وہ مادہ پرستانہ تہذیب لعنت بھیجنے کے قابل ہے جس کے زیر سایہ ایسی تجویزیں انسانی دماغوں میں آتی ہیں۔ اس قسم کی تجویزوں کا انسانی دماغوں میں آنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس تہذیب نے انسان کے ذہن میں خود انسانیت کے تصور کو نہایت پست اور ذلیل کر دیا ہے۔

[رسائل و مسائل حصہ اول ص ۱۶۱ تا ۱۶۳]

شادی بیاہ، اسلام اور آلات موسیقی

حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''میں آلاتِ موسیقی کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔'' اب یہ کس طرح صحیح ہوسکتا ہے کہ جو نبی اس کام کے لئے بھیجا گیا ہو اس کے پیرو انہی آلات کو بنانے اور بیچنے اور بجانے کے لئے اپنی قوتیں استعمال کریں۔

شادی بیاہ ہو یا کچھ اور باجے بجانا کسی حال میں درست نہیں۔ حدیث میں جس حد تک اجازت پائی جاتی ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ شادی اور عید کے موقع پر دف کے ساتھ کچھ گا بجا لیا جائے۔

یہ محض ایمان کی کمزوری ہے۔ کہ آدمی اپنے دوستوں اور عزیزوں کی ناراضی سے ڈر کر ایک ناجائز کام میں حصہ لے۔ رسولؐ اور اصحابِ رسول کے ساتھ جو لوگ اپنا حشر چاہتے ہوں ان کے لئے تو یہی مناسب ہے کہ ایسے لوگوں سے ربط ضبط نہ رکھیں۔ جنہیں احکام شریعت کی پروا نہیں۔ ورنہ جن کو ان لوگوں کے تعلقات زیادہ عزیز ہیں، انہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ فاجرین اور صالحین کے ساتھ بیک وقت تعلق نہیں رکھا جاسکتا۔ جب تمہاری دنیا فاجروں کے ساتھ ہے تو آخرت میں بھی انہیں کا ساتھ نصیب ہوگا۔

مجلس نکاح میں جبکہ ایجاب و قبول ہو رہا ہو اور منکرات و خواہش کی نمائش نہ رہی ہو شرکت کرنے میں مضائقہ نہیں، بلکہ اولیٰ یہ ہے کہ شرکت کی جائے اور جب موسیقی شروع ہو تو نہایت نرمی اور شرافت کے ساتھ یہ کہہ کر اپنے دوستوں اور عزیزوں سے رخصت چاہی جائے کہ جہاں تک تمہارے جائز کاموں کا تعلق ہے ہم تمہاری مسرت میں دل سے شریک ہیں۔ اور جہاں تک ناجائز کاموں کا تعلق ہے ہم ان میں نہ خود شریک ہونا پسند کرتے ہیں نہ یہ گوارا کرتے ہیں کہ تم ان خرابیوں میں مبتلا ہو۔

یہ محض غلط ہے کہ دف کے سوا اس زمانہ میں اور کوئی دوسرا آلہ موسیقی نہ تھا۔ ایران اور روم اور مصر کی تمدنی تاریخ اور خود عرب جاہلیت کی تمدنی تاریخ سے جو شخص جاہل محض ہو وہی یہ بات کہہ سکتا ہے متعدد باجوں کے نام تو خود اشعارِ جاہلیت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملتے ہیں۔دف کا نام اگر آلاتِ موسیقی میں شامل ہو بھی تو اس سے کیا ہوتا ہے۔شادی بیاہ اور عید کے موقع پر نبی ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے۔اور یہ زیادہ سے زیادہ حد ہے جہاں تک آدمی جا سکتا ہے۔اس آخری حصہ کو جو شخص نقطۂ آغاز بنانا چاہتا ہو اس کو آخر کس نے مجبور کیا ہے کہ خواہ مخواہ اس نبی کے پیروؤں میں اپنا نام لکھوائے جو آلاتِ موسیقی کو توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے؟۔

[رسائل و مسائل حصہ اول ۱۶۶۔۱۶۷]

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا یَزِیْدُ، انبانا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ الْحِمْصِیُّ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَزِیْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ،

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِیْ رَحْمَةً وَهُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ وَالْكَفَّارَاتِ یعنی الْبَرَابِطَ، وَالْمَعَازِفَ، وَالْاَوْثَانَ الَّتِیْ كَانَتْ تُعْبَدُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ

ابو امامہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ آلات موسیقی اور ان بتوں کو توڑ دوں جن کی دور جاہلیت میں پوجا و عبادت کی جاتی تھی۔

ماخذ:

- مسند احمد ج۵. ص ۲۵۷. ابو امامة.
- ص ۲۶۸ پر انهی سے مروی روایت کا آغاز اس طرح هوا هے

اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَهُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ، وَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ، وَالْمَزَامِیْرِ، وَالْاَوْثَانِ، وَالصُّلُبِ، وَاَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ الخ

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کے لیے رحمت اور ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے نیز مجھے حکم دیا ہے کہ آلات موسیقی اور بانسری۔اور بتوں اور صلیبوں کو توڑ دوں اور جاہلیت کے کام کو ختم کر دوں۔

یه روایت مشکوٰة کے باب الخمر و شاربها میں بهی هے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س: کیا ٹیلی فون پر نکاح جائز ہے؟

ج: کسی عدالت میں ٹیلی فون پر گواہی دے کر دیکھئے کہ قبول ہوتی ہے یا نہیں؟

س: ''مولانا! اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹیلی فون پر نکاح جائز نہیں۔ لیکن جن لوگوں نے اس طرح نکاح کر لیے ہیں کیا انہیں تجدید نکاح کرانی چاہئے یا اور کیا صورت ہو''۔؟

ج: ''میں اس بارے میں کیا کہوں۔ ٹیلی فون پر نکاح کی قانونی اور شرعی حیثیت تو کچھ نہیں۔ یہ ایک با قاعدہ حرکت ہے اور عام لوگوں کی جہالت اور دینی معاملات میں بے حسی کا مظہر ہے۔ بلکہ اس سے غیرت وحمیت کی کمی کا احساس بھی ہوتا ہے۔ ایک شخص جو نکاح کے وقت حاضر ہونے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کرتا۔ کیا اس قابل ہے کہ بیٹی اس کے نکاح میں دے دی جائے۔''

س: رشتوں کی کمیابی بھی اس کی وجہ ہو سکتی ہے؟

ج: ایسی بھی کمیابی نہیں ہے۔ جو لوگ اپنی بیٹیوں کو اس طرح نکاح میں دے دیتے ہیں، وہ دراصل رشتوں کی کمیابی کی وجہ سے ایسا نہیں کرتے بلکہ اپنی حماقت اور جاہ پرستی کے سبب ایسا کرتے ہیں۔''

مغربی ملکوں میں جو لوگ سول میرج کرتے ہیں وہ بھی عدالت میں جا کر حاضر ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ ٹیلی فون پر ہی نکاح کر لیتے ہیں، جب کہ اسلام کے قوانین نکاح کے مطابق ایجاب وقبول انتہائی ضروری ہے اور ایجاب وقبول کے لئے گواہوں کی موجودگی لازمی ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ گواہی کس طرح ہوگی''؟ [۱۵ اے ذیلدار حصہ دوم ص ۱۹۱۔۱۹۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۷

تحدیدِ ازواج

رئیس طائف غیلان ثقفی کا واقعہ

طائف کا رئیس غیلان جب اسلام لایا تو اس کی نو بیویاں تھیں۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ چار بیویاں رکھ لے اور باقی کو چھوڑ دے۔[۱]

نوفل بن معاویہ کا واقعہ

ترجمہ: ایک دوسرے شخص (نوفل بن معاویہ) کی پانچ بیویاں تھیں آپ نے حکم دیا کہ ان میں سے ایک کو چھوڑ دے۔

تشریح: اس بات پر فقہاء امت کا اجماع ہے کہ اس میں تعداد ازواج کو محدود کیا گیا ہے اور بیک وقت چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کو ممنوع کر دیا گیا ہے۔ نیز تعداد ازواج کی اجازت عدل کی شرط کے ساتھ ہے۔ جو شخص عدل کی شرط پوری نہیں کرتا مگر ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ اللہ کے ساتھ دغابازی کرتا ہے۔ حکومت اسلامی کی عدالتوں کو حق حاصل ہے کہ جس بیوی یا جن بیویوں کے ساتھ وہ انصاف نہ کر رہا ہو ان کی دادرسی کریں۔

بعض لوگ اہل مغرب کی مسیحیت زدہ رائے سے مغلوب و مرعوب ہو کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن کا اصل مقصد تعداد ازواج کے طریقے کو (جو مغربی نقطۂ نظر سے فی الاصل برا طریقہ ہے) مٹا دینا تھا مگر چونکہ یہ طریقہ بہت زیادہ رواج پا چکا تھا اس لئے اس پر صرف پابندیاں عائد کر کے چھوڑ دیا گیا لیکن اس قسم کی باتیں دراصل محض ذہنی غلامی کا نتیجہ ہیں۔ تعداد ازواج کا فی نفسہٖ ایک برائی ہونا بجائے خود نا قابل تسلیم ہے کیونکہ بعض حالات میں یہ چیز ایک تمدنی اور اخلاقی ضرورت بن جاتی ہے اگر اس کی اجازت نہ ہو تو پھر وہ لوگ جو ایک عورت پر قانع نہیں ہو سکتے، حصار نکاح سے باہر صنفی بدامنی پھیلانے لگتے ہیں جس کے نقصانات تمدن و اخلاق کے لئے اس سے بہت زیادہ ہیں جو تعددِ ازواج سے پہنچ سکتے ہیں اسی لئے قرآن نے ان لوگوں کو اس کی اجازت دی ہے جو اس کی ضرورت محسوس کریں تاہم جن لوگوں کے نزدیک تعداد ازواج فی نفسہ ایک بُرائی ہے ان کو یہ اختیار تو ضرور حاصل ہے کہ چاہیں تو قرآن کے برخلاف اس کی مذمت کریں اور اسے موقوف کر دینے کا مشورہ دیں لیکن یہ حق انہیں نہیں پہنچتا کہ اپنی رائے کو خواہ مخواہ قرآن کی طرف منسوب کریں کیونکہ قرآن نے صریح الفاظ میں اس کی اجازت دی ہے اور اشارۃً و کنایۃً بھی اس کی مذمت میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا جس سے معلوم ہو کہ فی الواقع وہ اسے مسدود کرنا چاہتا تھا۔ (تفہیم القرآن۔ ج ا، ص ۳۲۲۔ النساء حاشیہ ۵)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، نا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ اَبِي عُرُوبَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ غَيْلاَنَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ يَّتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعاً

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی نے اسلام قبول کر لیا تو اس کے نکاح میں دور جاہلیت میں دس بیویاں تھیں۔ وہ بھی سبھی اسلام میں داخل ہو گئیں تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لے۔

هكذا رواه مَعْمَر عن الزهری عن سالم عن ابيه. وسمعتُ محمدَ بن اسماعيل يقول:

هذا حديث غير محفوظ، والصحيح ماروى شعيب ابن ابى حمزة وغيره عن الزهرى قال: حُدِّثْتُ عن محمد بن سُوَيد الثقفى ان غيلان بن سَلَمة اسلم وعنده عشر نسوة.

مآخذ:

- ترمذی ابواب النکاح ج ا ۔ ص ۲۱۴ ۔ باب ماجاء فی الرجل یسلم وعنده عشرنسوة.
- ابنِ ماجه كتاب النكاح باب الرجل يُسلم وعنده اكثر من اربع نسوة.
- ابن ماجہ نے خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعاً نقل کیا ھے ۔
- سنن دارقُطنی ج۳۔ ص ۲۷۰ کتاب النکاح ۔
- دارقطنی نے خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعاً، وَفَارِقْ سائِرَهُنَّ بیان کیا ھے۔
- مؤطا امام مالک ج ۲ ۔ ص ۳۴ ۔ کتاب الطلاق ۔ جامع الطلاق مؤطا نے اَمْسِکْ مِنْهُنَّ اَرْبَعاً وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ نقل کیا ھے۔
- السنن الکبریٰ ج۷۔ص ۱۸۳ ۔ ۱۸۲ ۔ ۱۸۱ کتاب النکاح ، باب من یسلم وعنده اکثر من اربع نسوة. ○ السنن الکبریٰ کے ص ۱۸۴ پر مندرجہ ذیل روایت بھی منقول ھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ عَشْرُ نِسْوَةٍ، اَرْبَعٌ مِّنْهُنَّ مِنْ قُرَيْشٍ اِحْدَاهُنَّ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعاً، وَخَلِّ سَائِرَهُنَّ. فَاخْتَرْتُ مِنْهُنَّ اَرْبَعاً مِنْهُنَّ ابْنَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ.

عروۃ بن مسعود سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ میں مسلمان ہوا تو اس وقت میرے نکاح میں دس عورتیں تھیں۔ چار کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا۔ ان میں ایک تو ابوسفیان کی بیٹی تھی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کو منتخب کر لوں اور باقی کو چھوڑ دوں۔ چنانچہ میں نے چار کا انتخاب کر لیا ان میں ایک ابوسفیان کی بیٹی تھی۔

ماخذ:

- المستدرک للحاکم ج۲. ص ۱۹۲. ۱۹۳. باب قصة اسلام غیلان الثقفی الخ.
- مستدرک میں ھے اَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعاً وَ يَتْرُكَ سَائِرَهُنَّ.

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا هُشَيْمٌ، ح وثنا وَهْبُ ابْنُ بَقِيَّةَ، اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ السَّمَرْدَلِ، عَنِ الْحَرْثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ

مُسَدَّدٌ: ابْنُ عُمَيْرَةَ، وَقَالَ وَهْبٌ: الْاَسَدِيُّ، قَالَ: اَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ ثِمَانُ نِسْوَةٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْمِنْهُنَّ اَرْبَعاً.

وھب اسدی کا بیان ہے کہ میں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان میں سے چار کا انتخاب کر لو۔

قال ابوداؤد: وحدثنا به احمد بن ابراهيم، ثنا هشيم بهذا الحديث، فقال: قيس بن الحرث، مكان الحرث بن قيس، قال احمد بن ابراهيم: هذا الصواب يعني قيس بن الحارث.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص ۲۷۲. کتاب الطلاق باب فی من اسلم وعنده نساء اکثر اربع اواختان.
- ابن ماجه کتاب النکاح باب الرجل یسلم وعنده اکثر من اربع نسوة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کنز العمال ج ۱٦. ص ۳۲۹. حدیث ۴۴۷۵۹.
- سنن دارقطنی ج ۳. ص ۲۷۱. کتاب الطلاق.
- السنن الکبریٰ للبَیْہقی ج ۷. ص ۱۸۳ . کتاب النکاح باب من یسلم وعنده اکثر من اربع نسوة.

السنن الکبریٰ نے ایک روایت اور بھی نقل کی ہے۔

عَنْ قَیْسِ بْنِ الرَّبِیْعِ، قَالَ: اَسْلَمَ جَدِّیْ وَعِنْدَهٗ ثِمَانُ نِسْوَةٍ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا اَیَّتَهُنَّ شِئْتَ

قیس بن ربیع کا بیان ہے کہ میرے دادا کے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ انہوں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا ان میں سے جن چار کو چاہو، انہیں منتخب کرلو۔

ماخذ:

- السنن الکبریٰ للبَیْہقی ج۷. ص ۱۸۴ . کتاب النکاح باب من یسلم وعنده اکثر من اربع نسوة.
- السنن الکبریٰ میں ایک روایت پانچ کی ہے۔

۲. عَنْ نَوْفَلِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ، قَالَ: اَسْلَمْتُ ، وَتَحْتِیْ خَمْسُ نِسْوَةٍ، فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَارِقْ وَاحِدَةً، وَاَمْسِکْ اَرْبَعًا فَعَمِدْتُ اِلٰی اَقْدَمِهِنَّ، عِنْدِیْ عَاقِرٌ مُنْذُ سِتِّیْنَ سَنَةً، فَفَارَقْتُهَا.

نوفل مغیرہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت میرے نکاح میں پانچ عورتیں تھیں۔ میں نے اس بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ ایک کو فارغ کر دو اور چار کو اپنے پاس روکے رکھو۔ پھر میں نے ان میں سے سب سے عمر رسیدہ جو بانجھ تھی ساٹھ سال سے اسے اپنے سے جدا کر دیا۔

ماخذ:

- السنن الکبریٰ للبَیْہقی ج۷. ص ۱۸۴ کتاب النکاح باب من یسلم وعنده اکثر من اربع نسوة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۸

مہر

شروطِ نکاح میں اہم ترین شرط

اَحق الشروط ان توفوابه ما استحللتم به الفروج

ترجمہ: تمام شرطوں سے بڑھ کر جو شرط اس کی مستحق ہے کہ تم اسے پورا کرو۔ وہ شرط وہ ہے جس پر تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔

تشریح: قرآن وحدیث کی رو سے مہر دراصل اس حق زوجیت کا معاوضہ ہے جو ایک مرد کو اپنی بیوی پر حاصل ہوتا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا ہے:۔

واُحِلّ لكم ماوراء ذالكم ان تبتغوا باموالكم . (النساء ۲۴)

ان کے ماسوا جو عورتیں ہیں، تمہارے لئے حلال کیا گیا کہ اپنے مالوں کے عوض ان سے طلب نکاح کرو۔

فما استمتعتم به منهن فآتوهن اجورهن فريضةً .(النساء ۲۴)

پس جو لطف تم نے ان سے اٹھایا ہے اس کے بدلے ان کے مہر بطور ایک فرض کے ادا کرو۔

وكيف تأخذونه وقد افْضٰى بعضكم الى بعض. (النساء ۲۱)

اور تم وہ مال کیسے لے سکتے ہو جب کہ تم میں سے ایک دوسرے سے اختلاط کر چکا ہے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مہر ہی وہ چیز ہے جس کے عوض مرد کو عورت پر شوہرانہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ پھر اس کی مزید تصریح وہ احادیث کرتی ہیں جو اس معنی میں نبی ﷺ سے مروی ہیں۔ صحاح ستہ اور دارمی اور مسند احمد میں حضورؐ کا ارشاد منقول ہے: (رسائل ومسائل حصہ اول ص ۸۳)

تخریج

۱ . حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ يَزِيْدَبْنِ اَبِى حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِى الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَحَقُّ مَا اَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدار مہر

کانما تنحتون الفضّة من عرض هذا الجبل

ترجمہ: گویا کہ تم اس پہاڑ میں سے چاندی کھود کھود کر نکال رہے ہو۔

پس منظر: حضرت انسؓ نے ایک عورت سے چار اوقیہ (۱۶۰ درہم) پر نکاح کیا تو حضورؐ نے ان کو فرمایا۔

تشریح: چنانچہ مہر کی زیادتی میں مبالغہ کرنا اور مرد کی قوت برداشت سے زیادہ مہر باندھنا ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔

حقوق الزوجین ص ۱۲۰ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء

ماخذ:

- بخاری ج۲ . ص۷۷۴. کتاب النکاح باب الشروط فی النکاح.
- مسلم ج۱ . ص۴۵۵. کتاب النکاح باب الوفاء بالشروط. فی النکاح. عن عقبة بن عامر.
- ترمذی ج۱ . ص۲۱۴. ابواب النکاح. باب ماجاء فی الشروط عند عقد النکاح. عن عقبة بن عامر الجُهَنِي. هذا حدیث حسن صحیح.
- نَسائی جز ۶ . ص۹۳ . کتاب النکاح، باب الشروط فی النکاح. عن عقبة بن عامر.
- ابن ماجه اور نَسائی نے اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ یُوَفّٰی بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ نقل کیا ھے.
- ابنِ ماجه کتاب النکاح باب الشروط فی النکاح.
- دارمی ج۲ ص۶۶ کتاب النکاح باب ۲۱ . الشرط فی النکاح. اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ
- السنن الکبریٰ ج۷. ص۲۴۸ . کتاب النکاح باب الشروط فی النکاح. عن عقبة بن عامر. بَیْهقی نے بھی اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ یُوَفّٰی بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ھی نقل کیا ھے.
- المُصَنَّف لعبد الرزاق ج۶ . ص۲۲۸ . المصنف میں اَحَقُّ مَا اَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوْطِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ھے.
- مُسندِ احمد ۴. ص۱۴۴ . ۱۵۰ . ۱۵۲ . عقبة بن عامر جُهَنِي.
- مُصَنَّف ابنِ ابی شَیْبَة ج۲/۴ . ص۲۰۰ . کتاب النکاح باب فی الرجل یتزوج المرأة. ویشترط لها دارها.
- کنز العُمّال ج۱۶ . ص ۳۲۱.
- ابونُعیم فی الحلیة. بحواله کنز العمال ج۱۶ .ص ۵۳۹ عن ابی حدرد الاسلمی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق مہر اللہ تعالیٰ نے اس لیے رکھا ہے کہ جو عورت کسی شخص کے لئے اپنے آپ کو حلال کرے اور اس کی زوجیت کی پابندی قبول کرے اسے اپنے شوہر سے ایک مالی معاوضہ ملنا چاہئے۔ اس معاوضے کی کوئی حد شریعت میں مقرر نہیں کی گئی ہے۔ جس معاوضے پر بھی فریقین کے درمیان اتفاق ہو جائے وہی مہر ہو گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ یا تو مہر بروقت ادا کیا جائے، یا اگر عورت مہلت دینے پر راضی ہو تو مہلت کی مدت کا تعین ہو، بلا تعین مدت دی گئی تب بھی کم از کم سے ادا کرنے کی نیت ہو۔ محض رسماً کوئی مہر مقرر کر دینا اور یہ خیال کرنا کہ اسے ادا کرنا نہیں ہے شرعاً نادرست ہے۔

مکتوبات سید ابوالاعلیٰ مودودی مرتبہ حکیم محمد شریف مسلم ص ۱۰۶ اشاعت اول۔ البدر پبلی کیشنز لاہور

لو كنتم تغرفون الدّراهم من اوديتم مازدتم.

ترجمہ: اگر تم کو ندی نالوں میں درہم بہتے ہوئے ملتے تب بھی تم شاید اس سے زیادہ مہر نہ باندھتے۔

پس منظر: ابوعمرو الاسلمی نے ایک عورت سے دو سو درہم مہر پر نکاح کیا تو آپؐ نے ان کو ان الفاظ میں تنبیہ فرمائی۔

تخریج

ا. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، قَالَ: نامَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: نا يَزِيْدُبْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا، فَاِنَّ فِيْ عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا؟ قَالَ: قَدْ نَظَرْتُ اِلَيْهَا، قَالَ: عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟ قَالَ: عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے نبی ﷺ نے اس سے پوچھا تم نے اسے دیکھ بھی لیا تھا۔ وہ بولا جی ہاں میں نے اسے دیکھ لیا تھا۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا (اچھا) کتنے مہر پر نکاح کیا؟ اس نے کہا چار اوقیہ کے عوض۔ نبی ﷺ نے (تعجب کے طور) پوچھا چار اوقیہ پر اور فرمایا گویا تم لوگ اس پہاڑ کو کھود کھود کر چاندی نکال رہے ہو۔ ہمارے پاس اس کی ادائیگی کے لئے تو کچھ نہیں ہے بہر حال ہم تمہیں کسی دستہ میں بھیج دیں گے وہاں سے حاصل کر لینا، راوی کا بیان ہے پھر آپ نے بنی عبس کی طرف ایک دستہ روانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ. مَاعِنْدَنَامَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ عَسىٰ اَنْ نَبْعَثَكَ فِىْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ: فَبَعَثَ بَعْثًا اِلىٰ بَنِىْ عَبْسٍ ، بَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِيهِمْ.

فرمایا تو آپ نے اس شخص کو اس دستہ میں بھیج دیا

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۵۷. کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونه تعلیم القرآن وخاتم حدید وغیره.
- السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۷. ص ۲۳۵. کتاب الصداق. باب مایستحب من القصد فی الصداق.
- المستدرک حاکم ج ۲. ص ۱۷۷. کتاب النکاح باب یا ایها الناس لا تغالوا مهر النساء.
- مجمع الزوائد ج ۴. ص ۲۸۱. عن ابی هریرة.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، ثنا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْىَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عَنْ اَبِىْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِىِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْتَفْتِيْهِ فِىْ مَهْرِ امْرَأَةٍ، فَقَالَ: كَمْ اَمْهَرْتَهَا؟ قَالَ: مِائَتَىْ دِرْهَمٍ، فَقَالَ:لَوْكُنْتُمْ تَغْرِفُوْنَ مِنْ بَطْحَانَ مَازِدْتُمْ.

حضرت ابوحدرد اسلمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عورت کے مہر کے بارے میں پوچھا (کہ کتنا ہونا چاہئے) آپ نے اس سے دریافت فرمایا تم نے کتنا باندھا ہے؟ اس نے کہا دوسو درھم ۔فرمایا۔ اگر تم لوگوں کو بطحان وادی میں بھی درہم بہتے ملتے تب بھی تم اس سے زیادہ نہ باندھتے۔

ماخذ:

- مُسْنَد احمد ج ۳. ص ۴۴۸. عن ابی حدرد الاسلمی.
- الطّبرانی الکبیر والاوسط. بحواله مجمع الزوائد ج ۴.ص ۲۸۲. عن ابی حدرد الاسلمی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حد سے زیادہ مہر باندھنے کی ممانعت

الزموا النساء الرّجال ولا تغالوا فی المهور

ترجمہ: عورتوں کو مردوں کے پلے باندھنے کی کوشش کرو اور مہروں میں حد سے نہ بڑھو۔[1] (حقوق الزوجین ص۱۲۰ اشاعت سترھویں جولائی ۱۹۷۹ء)

تشریح: شریعت نے مہر کو عورت کا ایک حق مقرر کیا تھا اور اس کے لئے یہ طریقہ طے کیا تھا کہ عورت اور مرد کے درمیان جتنی رقم طے ہو اس کا ادا کرنا مرد پر واجب ہے۔ لیکن مسلمانوں نے شریعت کے اس طریقہ کو بدل کر ایک رسمی اور دکھاوے کی چیز بنالیا، اور بڑے بڑے مہر دکھاوے کے لئے باندھنے شروع کیے، جن کے ادا کرنے کی ابتدا ہی سے نیت نہیں ہوتی اور جو خاندانی نزاع کی صورت میں عورت اور مرد دونوں کے لئے بلائے جان بن جاتے ہیں۔ اب ان غلطیوں سے بچنے کی سیدھی اور صاف صورت یہ ہے کہ مہر اتنے ہی باندھے جائیں جن کے ادا کرنے کی نیت ہو، جن کے ادا کرنے پر شوہر قادر ہو۔ پورا مہر بروقت ادا کر دیا جائے تو بہتر ہے، ورنہ اس کے لئے ایک مدت کی قرارداد ہونی چاہئے۔ اور آسان قسطوں میں اس کو ادا کر دینا چاہئے۔ اس راستی کے طریقہ کو چھوڑ کر اگر کسی قسم کے حیلے نکالے جائیں گے تو نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ ہوگا کہ ایک غلطی سے بچنے کے لئے دس قسم کی اور غلطیاں کی جائیں گی جو شرع کی نگاہ میں بہت بری اور اخلاق کے اعتبار سے نہایت بدنما ہیں۔ [رسائل ومسائل حصہ اول ص۱۷۷]

تخریج

- کنز العُمّال ج۱۶ ص۳۲۲ حدیث نمبر ۴۴۷۱۹. ص۵۳۹ حدیث نمبر ۴۵۸۰۲ عن ابی حدرد الاسلمی.
- السنن الکبریٰ ج۷. ص۲۳۵. عن ابی حدرد الاسلمی.
- المُستَدرَک للحاکم ج۲. ص۱۷۸. کتاب النکاح . یا ایها الناس لا تغالوا مهر النساء. صحیح الاسناد ولم یخرجاه.
- مُستَدرِک نے یستعینه نقل کیا ھے اور مسند احمد نے یستفتیه بیان کیا ھے .
- المصنف عبد الرزاق ج۶. ص۱۷۷. کتاب النکاح باب غلاء الصداق ابو حدرد الاسلمی.
- مصنف ابن ابی شَیبه ج۲/۴ ص۱۸۹. ۱۹۰. کتاب النکاح باب ماقالوا فی مهر النساء.

---

[1] ابھی تک اس کا اصل ماخذ معلوم نہیں ہوسکا۔ (مرتب) المصنف میں ایک روایت حضرت عمرؓ سے بایں الفاظ بھی منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِبْنِ اَبِی رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لاَ تُغَالُوْا فِی مُهُوْرِ النِّسَآءِ، فَلَوْ كَانَ تَقْوٰی لِلّٰهِ كَانَ اَوْلاَ كُمْ بِهِ بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا نَكَحَ وَلاَ اَنْكَحَ اِلاَّ عَلٰی اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِيَةٍ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اپنی عورتوں کے مہر باندھنے میں غلو نہ کرو (حد سے نہ بڑھو) اگر یہ (زیادہ مقدار میں مہر مقرر کرنا) اللہ کے ہاں تقویٰ شمار ہوتا تو پھر رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیاں اس کی زیادہ مستحق اور لائق تھیں (کہ ان کے مہر زیادہ مقرر کیے جاتے) مگر نبی ﷺ نے نہ خود اپنے نکاح میں اور نہ کسی دوسرے کے نکاح میں بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر نہیں کیا۔

مآخذ:

- المصنف عبد الرزاق ج٦. ١٧٦. كتاب النكاح باب غلاء الصداق.
- مصنف ابن ابی شيبه ٤/٢ ص١٨٧. ١٨٨. كتاب النكاح باب ماقالوا فی مهر النساء واختلافهم.
- السنن الكبریٰ للبيهقی ج٧. ص٢٣٤. كتاب الصداق باب مايستحب من القصد فی الصداق اس میں آغاز ایاکم والمغالاة فی مهور النساء الخ سے کیا گیا ھے.
- كنز العمال ج ١٦ ص٥٣٨ حديث نمبر ٤٥٧٩٩
- تاريخ بغداد خطيب بغدادی ج٣. ص٢٥٨

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ،ثنا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِی الْعَجْفَاءِ السُّلَمِیِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَلاَ، لاَ تُغَالُوْا بِصُدُقِ النِّسَآءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِی الدُّنْيَا اَوْتَقْوًی عِنْدَ اللّٰهِ، كَانَ اَولٰكُمْ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

ابوالعجفاء سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں خطاب فرمایا کہ عورتوں مہر باندھتے وقت غلو سے کام نہ لو اگر یہ کام دنیا میں عزت وتکریم کا باعث اور عنداللہ تقویٰ کا کام شمار ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس کام کے تم سے زیادہ مستحق تھے نبی ﷺ نے تو اپنی کسی بیوی کا اور نہ اپنی بیٹیوں میں سے کسی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر نہیں فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہر ادا نہ کرنے کی نیت سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے

مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِصَدَاقٍ يَنْوِيْ اَنْ لَّا يُؤَدِّيَهُ اِلَيْهَا فَهُوَزَانٍ وَمَنْ اَدَانَ دَيْنًا يَنْوِيْ اَنْ لَا يَقْضِيَهُ فَهُوَ سَارِقٌ.

ترجمہ: جس نے ایک مال مہر کے عوض کسی عورت سے نکاح کیا اور نیت یہ رکھی کہ وہ اس مہر کو ادا نہ کرے گا وہ دراصل زانی ہے اور جس نے قرض لیا اور نیت یہ رکھی کہ اس قرض کو ادا کرنا نہیں وہ دراصل چور ہے۔[۱]

(حقوق الزوجین ص ۱۱۲۱ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء)

اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ نِّسَآئِهِ وَلاَ اُصْدِقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَةٍ.

مآخذ:

- ابوداؤد کتاب النکاح، باب الصداق.
- ترمذی ابواب النکاح، باب ماجاء فی مهورا النساء.
- نسائی کتاب النکاح، باب القسط فی الاصدقة.
- ابن ماجه کتاب النکاح، باب صداق النساء.
- اسنے اولکم کے بعد واحقکم کا اضافه نقل کیا ھے۔
- دارمی ج ۲. ص ۶۵ کتاب النکاح باب کم کان مهرازواج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ؟
- کنز العمال ج ۱۶. ص ۵۳۴ حدیث نمبر ف ۴۵۷۸۹.
- مُسند احمد ج ۱. ص ۴۰. ۴۱. روایت عمر بن الخطاب.
- السنن الکبریٰ للبَیْهقی ج ۷. ص ۲۳۴ کتاب الصداق.
- المستدرک ج ۲. ص ۱۷۶ کتاب النکاح.
- المصنف عبد الرزاق ج ۶. ص ۱۷۵. کتاب النکاح باب غلاء الصداق.
- مصنف ابن ابی شَیْبه ج ۴/۲ ص ۱۸۸. کتاب النکاح باب ماقالوا فی مهر النساء الخ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

۱ :اَبُوْهُرَيْرَةَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِصَدَاقٍ يَنْوِىْ اَنْ لَّا يُؤَدِّيَهُ اِلَيْهَا فَهُوَزَانٍ وَمَنْ اَدَانَ دَيْناً يَنْوِىْ اَنْ لَّا يَقْضِيَهُ فَهُوَ سَارِقٌ.

مآخذ:

- مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیه ج۳۲. ص۱۰۳ کتاب النکاح باب الصداق.

۲ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى صَدَاقٍ وَهُوَ يَنْوِىْ اَنْ لَّا يُؤَدِّيَهُ اِلَيْهَا فَهُوَ زَانٍ، وَمَنْ اَدَانَ دَيْناً وَهُوَ يَنْوِىْ اَنْ لَّا يُؤَدِّيَهُ اِلٰى صَاحِبِهِ اَحْسِبُهُ قَالَ سَارِقٌ،

رواه البزّار من طريقين، إحداهماهذا. وفيها محمد بن اَبَان الكوفي وهو ضعيف.

مآخذ:

- مجمع الزوائد ج۴. ص ۱۳۱. کتاب البیوع باب فیمن نوی ان لایقضی دینه.

اور دوسری روایت. کتاب النکاح ج۴. ص۲۸۴ پر مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلٰى صَدَاقٍ وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَفِىَ لَهَا بِهِ فَهُوَزَانٍ.

محمد بن الحصين الحررى ولم اعرفه. لیکن اسی ج ۴. ص ۱۳۱. پر محمدبن الحصین الجزری لکھا ہوا ہے. اور یہاں ولم اجد عن ذکرہ ہے. ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ کمپوزر کی غلطی ہے الجزری ہی صحیح معلوم ہوتا ہے. (مرتب)

مآخذ:

- مجمع الزوائد ج۴. ص۲۸۴ کتاب النکاح باب فیمن نوی ان لایؤدی صداق امرأته.

۳:حَدَّثَنَاعَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، ثنا هُشَيْمٌ ، انا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِىُّ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ رَجُلٌ مِنَ النَّمْرِبْنِ قَاسِطٍ ، قَالَ:

سَمِعْتُ صُهَيْبَ بْنَ سِنَانٍ، يُحَدِّثُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ

حضرت صہیب بن سنان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عورت کا ایک مقدار میں مہر مقرر کرتا ہے۔ اللہ کے علم میں ہے کہ وہ اس کے ادا کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا تو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَصْدَقَ امْرَأَةً صَدَاقاً وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّهُ لاَ يُرِيْدُ اَدَاءَهُ اِلَيْهَا، فَغَرَّهَا بِاللّٰهِ، وَاسْتَحَلَّ فَرْجَهَا بِالْبَاطِلِ، لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَزَانٍ الخ

نے اللہ کا نام لے کر اس عورت کو دھوکہ میں رکھا اور ناجائز و باطل طریقہ سے اسکی شرم گاہ کو اپنے لیے حلال کیا۔ ایسا آدمی جس روز اللہ سے ملے گا تو زانی کی حیثیت میں ہوگا۔

ماٰخذ:

- مسند احمد ج ۴. ص ۳۳۲.
- السنن الکبریٰ للبَیْہقی ج۷. ص ۲۴۱ کتاب الصداق، باب ماجاء فی حبس الصداق عن المرأة.
- مجمع الزوائد للهیثمی ج ۴ ص ۲۸۴. ۲۸۵. عن صهیب بن سنان. (قدرے لفظی اختلاف)

۴: اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ ابْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، انبأ اَحْمَدُ ابْنُ عُبَيْدٍ، ثنا اَبُو عِمْرَانَ التَّسْتَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُصَيْنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَلْقَصَّاصُ مَولىٰ قُرَيْشٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ السَّكَنَ ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ، حُبُّ الْاَنْصَارِ اِيْمَانٌ، وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌ. وَاَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلىٰ صَدَاقٍ وَلاَ يُرِيْدُ اَنْ يُعْطِيَهَا فَهُوَ زَانٍ.

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے (یا سراسر ایمان ہے) اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے۔ اور جس شخص نے ایک طے شدہ مہر کے عوض کسی عورت سے نکاح کیا اور وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا تو ایسا شخص زانی ہے۔

ماٰخذ:

- السنن الکبریٰ ج۷. ص ۲۴۱ کتاب الصداق باب ماجاء فی حبس الصداق عن المرأة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵:مَنْ اَصْدَقَ امْرأَةً صَدَاقاً وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلٰى اَنْ لَّا يُوْفِيْهَا اِيَّاهُ لَقِىَ اللّٰهَ تَعَالىٰ وَهُوَ زَانٍ،

جس شخص نے کسی مہر مقرر پر کسی عورت سے نکاح کیا اور وہ اس پر متفق تھا کہ اس حق مہر کو ادا ہی نہیں کرے گا تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ سے ملاقات کرے گا تو وہ زانی کی حیثیت میں ہوگا۔

ماخذ:

- طب عن صهيب بحواله كنزالعمال ج ١٦ . ص ٣٢٢.

٦:عن زَيْدِ بْنِ اَسْلَم، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: مَنْ نَكَحَ امْرأةً وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِمَهْرِهَا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ زَانٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اس ارادے سے کہ وہ اس کا حق مہر لے اڑے گا تو وہ قیامت کے روز اللہ کے نزدیک زانی شمار ہوگا۔

ماخذ:

- مصنف ابن ابى شَيْبَة ج٢/٣ ص٣٦٠. كتاب النكاح باب فى الرجل يتزوج المرأة فيظلمها مهرها.

مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهُوَ يَنْوِىْ اَنْ لَّا يُعْطِيَهَا الصَّدَاقَ لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ زَانٍ.

ماخذ:

- ابن منده عن ميمون بن جابان الصردى عن ابيه.

مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِصَدَاقٍ لاَ يُرِيْدُاَنْ يُؤَدِّيَهُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَانِياً الخ

ماخذ:

- الرافعى، وابن النجار عن صهيب اور تاريخ بغداد ج٦ ص ٣١٣.

مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَمِنْ نِيَّتِهِ اَنْ يَذْهَبَ بِصَدَاقِهَا لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ زَانٍ حَتّٰى يَتُوْبَ الخ

جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور در پردہ اس کی نیت یہ تھی کہ اس کا مہر لے اڑے گا تو ایسا شخص اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ زانی شمار ہوگا۔ الا یہ کہ وہ مرنے سے پہلے توبہ کر لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لعان کا وہ مشہور مقدمہ جس میں نبی ﷺ نے زوجین کے درمیان تفریق کرائی تھی، اس کا ذکر کرتے ہوئے عبد اللہ ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جب تفریق ہو چکی تو شوہر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال مجھے واپس دلوایا جائے۔ آپ نے جواب میں فرمایا:

لا مال لک ان کنت صدقْتَ علیها فهو بما استحللت من فرجها و ان کنت کذبت علیها فذلک ابعدلک منها. (مسلم کتاب اللّعان)

ترجمہ: مال لینے کا تجھے کوئی حق نہیں ہے۔ اگر تو نے اس پر سچا الزام لگایا ہے تو اس کی شرمگاہ جو تو نے اپنے لئے حلال کی تھی اس کے معاوضہ میں وہ مال ادا ہو چکا، اور اگر تو نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے تو مال لینے کا حق تجھ سے اور بھی زیادہ دور ہو گیا۔!

ماخذ:

- ابن عساکر عن صیفی بن صهیب.

مَنْ تزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ لاَ يَنْوِیْ اَنْ يُعْطِيَهَا مَهْرَهَا مَاتَ وَهُوَ زَانٍ الخ

ماخذ:

- هب عن صهیب کنز العمال ج ١٦ ص ٣٢٣

اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلىٰ مَا قَلَّ مِنَ الْمَهْرِ اَوْ اَكْثَرَ، لَيْسَ فِیْ نَفْسِهٖ اَنْ يُؤَدِّیَ اِلَيْهَا حَقَّهَا فَمَاتَ، وَلَمْ يُؤَدِّ اِلَيْهَا حَقَّهَا لَقِیَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ زَانٍ.

جس کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا۔ مہر کی مقدار کم یا زیادہ پر اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اس عورت کا حق مہر ادا نہیں کرے گا۔ اسی حالت میں وہ مر گیا اور حق مہر اس عورت کا ادا نہ کیا۔ قیامت کے روز وہ اللہ سے ملے گا تو وہ زانی قرار پائے گا۔

ماخذ:

- الزواجه عن اقتراف الکبائر لابن حجر بحواله الطبرانی بسندِ رجاله ثقات. فتاویٰ دارالعلوم دیو بند. ج٨. ص ٢٥٧

افادات حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن. مرتبه مولانا محمد ظفیر الدین. شائع کرده مکتبه امدادیه ملتان

- مجمع الزوائد ج ٤. ص ٢٨٤. مجمع الزوائد نے فمات سے پہلے خدعها بھی نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے بھی زیادہ تصریح ایک اور حدیث میں جو امام احمد اپنی مسند میں لائے ہیں کہ:

من تزوج امرأة بصداق ينوى ان لا يؤديه فهو زان

جس نے کسی عورت سے نکاح کیا اور نیت یہ رکھی کہ یہ مہر دینا نہیں ہے وہ زانی ہے۔

ان تمام نصوص سے مہر کی یہ حیثیت اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ یہ کوئی رسمی ونمائشی چیز نہیں ہے بلکہ وہ چیز ہے جس کے معاوضہ میں ایک عورت ایک مرد کے لئے حلال ہوتی ہے۔ اور ان تمام نصوص کا اقتضا یہ ہے کہ استحلال فرج کے ساتھ ہی پورا مہر فوراً واجب الادا ہو جائے۔ اِلّا یہ کہ زوجین کے درمیان اس کو مؤخر کر دینے کے لئے کوئی قرارداد ہو چکی ہو۔

مہر کی ادائیگی میں اصل تعجیل ہے یا تاجیل؟

پس زرِ مہر کی ادائیگی کے معاملے میں اصل تعجیل ہے نہ کہ تاجیل۔ مَہر کا حق یہ ہے کہ وہ استحلال فرج کے ساتھ بروقت ادا ہو، اور یہ محض ایک رعایت ہے کہ اس کو ادا کرنے میں مہلت دی جائے۔ اگر مہلت کے بارے میں زوجین کے درمیان کوئی قرارداد نہ ہوئی ہو تو اعتبار اصل (تعجیل) کا کیا جائے گا نہ کہ رعایت (یعنی تاجیل اور مہلت) کا یہ بات شارع کے منشا کے بالکل خلاف معلوم ہوتی ہے کہ تاجیل کو اصل قرار دیا جائے اور تاجیل و تعجیل کے غیر مصرح ہونے کی صورت میں زرِ مہر کو آپ سے آپ مؤجل ٹھہرایا جائے۔

فقہاء حنفیہ کے درمیان اس مسئلہ میں دو گروہ پائے جاتے ہیں ایک گروہ کی رائے وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی۔ غایۃ البیان میں ہے۔

فان كان بشرط التعجيل اومسكوتاً عنه يجب حالاً ولها ان تمنع نفسها حتّٰى يعطيها المهر

"اگر مہر بشرط تعجیل ہو یا اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا ہو (کہ معجّل ہے یا مؤجل) تو وہ فوراً واجب ہوگا اور عورت کو حق ہوگا کہ اپنے آپ کو شوہر سے روک لے جب تک وہ مہر ادا نہ کرے۔

اور شرح العنایہ علی الھدایہ میں ہے۔

فان سموا المهر ساكتين عن التعجيل والتاجيل ماذا حكمهٗ قلتُ، يجب حالا فيكون حكمه حكم ماشرط تعجيلهٗ

پھر اگر مہر مقرر کر دیا گیا اور معجّل یا مؤجل کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ میں کہتا ہوں کہ وہ فوراً واجب ہوگا۔ اس کا حکم اس مہر کا سا حکم ہے جس کے لئے تعجیل کی شرط کی گئی ہو۔

اور اسبیجابی میں ہے:

اِنْ كان المهر معّجلا او مسكوتا عنه فانه يجب حالاً لان النّكاح عند معاوضة وقد تعين حقه فى الزّوجة فوجب ان يتعيّن حقّها وذلك بالتسليم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر مہر معجّل ہو یا اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا ہو تو وہ فوراً واجب ہوگا کیونکہ نکاح ایک عقد بامعاوضہ ہے، جب زوجہ میں شوہر کا حق متعیّن ہو گیا تو واجب آیا کہ عورت کا حق بھی متعیّن ہو جائے اور وہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ مہر ادا کر دیا جائے۔

رہا دوسرا گروہ، تو وہ کہتا ہے کہ اس معاملہ میں عرف کا اعتبار کیا جائے گا۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے:

فان لم یبیّنوا قدرالمعجّل ینظر الی المرأة والی المهر انه کم یکون المعجّل المثل هذه المرأة من مثلِ هذا المهر فیعجل ذلک ولا یتقدر بالرّبع والخمس بل یعتبر المتعارف.

''اگر معجّل کی مقدار واضح نہ کی گئی ہو تو دیکھا جائے گا کہ عورت کس طبقہ کی ہے اور مہر کتنا ہے اور یہ کہ ایسی عورت کے لئے ایسے مہر میں سے کس قدر معجّل قرار دیا جاتا ہے۔ بس اتنی ہی مقدار معجّل قرار دی جائے ایک چوتھائی یا پانچویں حصہ کی تعیین نہ کر دینی چاہیئے جو رواج ہو اس کا اعتبار کرنا چاہیئے۔''

اس رائے کی تائید علامہ ابنِ ہمام نے فتح القدیر میں کی ہے وہ لکھتے ہیں:

وان لم یشترط تعجیل شئی بل سکتوا عن تاجیله وتعجیله فان کان عرف فی تعجیل بعضه وتاخیر باقیه الی الموت او المیسرة اوالطّلاق فلیس لها ان تحتبِس الاّ الیٰ تسلیم ذلک القدر.

''اور اگر کسی حصہ مہر کی تعجیل کی شرط نہ کی گئی ہو بلکہ تعجیل اور تاجیل کے بارے میں سکوت اختیار کیا گیا ہو تو رواج کو دیکھا جائے گا۔ اگر رواج یہ ہے کہ ایک حصہ معجّل قرار دیا جاتا ہے باقی حصہ موت تک یا خوشحالی یا طلاق تک مؤخر رکھا جاتا ہے تو عورت صرف اتنی ہی مقدار وصول ہونے تک اپنے آپ کو شوہر سے روکنے کا حق رکھتی ہے۔

اصولی حیثیت سے دیکھا جائے تو پہلے گروہ کی رائے قرآن وحدیث کے منشا سے زیادہ مطابقت رکھتی ہے۔ لیکن دوسرے گروہ کی رائے بھی بے وزن نہیں ہے۔ ان کے قول کا مدعا یہ نہیں ہے کہ مہر کے باب میں تاجیل اصل ہے اور جب تاجیل وتعجیل کی صراحت نہ ہو تو معاملہ اصل یعنی تاجیل کی طرف راجع ہونا چاہیئے۔ بلکہ وہ اپنے فتوے میں ایک اور قاعدے کا لحاظ کرتے ہیں جسے شریعت میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کسی سوسائٹی کے معاملات کے متعلق جو طریقہ عام طور پر مروّج ہو اس کی حیثیت افراد کے درمیان ایک بے لکھے معاہدے کی سی ہوتی ہے، اگر اس سوسائٹی کے دو فریق، باہم کوئی معاملہ طے کریں اور کسی خاص پہلو کے بارے میں بصراحت کوئی قرارداد نہ کریں تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس پہلو میں وہ مروّجہ طریقے پر راضی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلا شبہ یہ قاعدہ شریعت میں مسلم ہے اور اس لحاظ سے فقہاء کے دوسرے گروہ کی رائے بھی غلط نہیں ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ ہم کسی خاص سوسائٹی میں اس قاعدے کو جاری کریں، ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ شریعت نے رواج کو بطور ایک ماخذِ قانون (Source of Law) کے تسلیم نہیں کیا ہے کہ جو کچھ رواج ہو وہی شریعت کے نزدیک حق ہو، بلکہ اس کے برعکس وہ غیر متقی سوسائٹی اور اس کے غیر منصفانہ رواجوں کو قبول کرنے کے بجائے ان کو بدلنا چاہتی ہے۔ اور صرف ان رواجوں کو تسلیم کرتی ہے جو ایک اصلاح شدہ سوسائٹی میں شریعت کی روح اور اس کے اصولوں کے تحت پیدا ہوئے ہوں۔ لہٰذا رواج کو بے لکھا معاہدہ مان کر مثل قانون نافذ کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جس سوسائٹی کے رواج کو ہم یہ حیثیت دے رہے ہیں کیا وہ ایک متقی سوسائٹی ہے؟ اور کیا اس کے رواج شریعت کی روح اور اس کے اصولوں کی پیروی مین پیدا ہوئے ہیں؟ اگر تحقیق سے اس کا جواب نفی میں ملے تو اس قاعدے کو مثل قانون جاری کرنا عدل نہیں بلکہ قطعاً ایک ظلم ہوگا۔

اس نقطۂ نظر سے جب ہم اپنے ملک کی موجودہ مسلم سوسائٹی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ تعلقات زن وشوہر کے معاملے میں اس نے خواہشات نفس کی پیروی اختیار کر کے اس توازن کو بہت کچھ بگاڑ دیا ہے جو شریعت نے قائم کیا تھا، اور بالعموم اس کا میلان ایسے طریقوں کی طرف ہے جو شریعت کی روح اور اس کے احکام سے صریحاً منحرف ہیں۔ اسی مہر کے معاملے کو لے لیجئے جس پر ہم یہاں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس ملک کے مسلمان بالعموم مہر کو محض ایک رسمی چیز سمجھتے ہیں۔ ان کی نگاہ میں اس کی وہ اہمیت قطعاً نہیں ہے جو قرآن وحدیث میں اس کو دی گئی ہے۔ نکاح کے وقت بالکل ایک نمائشی طور پر مہر کی قرارداد ہو جاتی ہے مگر اس امر کا کوئی تصور ذہنوں میں نہیں ہوتا کہ اس قرارداد کو پورا بھی کرنا ہے۔ بارہا ہم نے مہر کی بات چیت میں اپنے کانوں سے یہ الفاظ سنے ہیں کہ ''میاں کون لیتا ہے کون دیتا ہے'' گویا یہ فعل محض ضابطہ کی خانہ پری کے لئے کیا جا رہا ہے۔ ہمارے علم میں ۸۰ فیصدی نکاح ایسے ہوتے ہیں جن میں مہر سرے سے کبھی ادا ہی نہیں کیا جاتا۔ زر مہر کی مقدار مقرر کرنے میں اکثر جو چیز لوگوں کے پیشِ نظر ہوتی ہے وہ صرف یہ کہ اسے طلاق کی روک تھام کا ذریعہ بنایا جائے۔ اس طرح عملاً عورتوں کے ایک شرعی حق کو کالعدم کر دیا گیا ہے اور اس بات کی کوئی پروا نہیں کی گئی کہ جس شریعت کی رو سے یہ لوگ عورتوں کو مردوں پر حلال کرتے ہیں وہ مہر کو استحلالِ فرج کا معاوضہ قرار دیتی ہے۔ اور اگر معاوضہ ادا کرنے کی نیت نہ ہو تو خدا کے نزدیک عورت مرد پر حلال ہی نہیں ہوتی۔

ہمارے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ جس سوسائٹی کا عرف اتنا بگڑ چکا ہو اور جس کے رواج میں شریعت کے احکام اور اس کی روح کے بالکل خلاف صورتیں اختیار کر لی ہوں۔ اس کے عرف ورواج کو از روئے شریعت جائز قرار دینا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ جن فقہاء کی عبارتیں اعتبار عرف کی تائید میں نقل کی جاتی ہیں۔ ان کے پیش نظر نہ یہ بگڑی ہوئی سوسائٹی تھی اور نہ اس کے خلاف شریعت رواج۔ انہوں نے جو کچھ لکھا تھا وہ ایک اصلاح شدہ سوسائٹی اور اس کے عرف کو پیش نظر رکھ کر لکھا تھا۔ کوئی مفتی مجرّد ان کی عبارتوں کو نقل کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ اس کا فرض ہے کہ فتویٰ دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے اصولِ شریعت کی روشنی میں ان کی عبارتوں کو اچھی طرح سمجھ لے اور یہ تحقیق کر لے کہ جن حالات میں انہوں نے وہ عبارتیں لکھی تھیں ان سے وہ حالات مختلف تو نہیں جن پر آج انہیں چسپاں کیا جا رہا ہے۔

(رسائل و مسائل حصہ اول۔ ص ۸۳ تا ۹۰)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ یَحْیٰ وَاَبُوْبَکْرِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ، وَزُھَیْرُ ابْنُ حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِیَحْیٰ، قَالَ یَحْیٰ: انا وَقَالَ الْآخَرَانِ: نا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلاَعِنَیْنِ: حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰہِ، اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لاَ سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْھَا، قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَالِیْ، قَالَ: لاَ مَالَ لَکَ، اِنْ کُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْھَا فَھُوَبِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِھَا، وَاِنْ کُنْتَ کَذَبْتَ عَلَیْھَا، فَذٰلِکَ اَبْعَدُ لَکَ مِنْھَا۔

مآخذ:

- مسلم ج ۱۔ ص ۴۹۰۔ کتاب اللعان۔
- بخاری ج ۲۔ ص ۸۰۱ کتاب الطلاق باب قول الامام للمتلاعنین ان احدکما کاذب فھل منکما تائب،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۹

طلاق

طلاق حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ فعل

مَا اَحَلّ اللّٰہ شیئاً ابغض الیہ من الطلاق.

ترجمہ: نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ نے کسی ایسی چیز کو حلال نہیں کیا ہے جو طلاق سے بڑھ کر اسے ناپسند ہو۔[۱] (ابوداؤد)

ابغض الحلال الی اللّٰہ عزّوجلّ الطلاق.

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا تمام حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔[۲] (ابوداؤد)

تشریح: اس ارشاد کی رو سے مرد و عورت کی علیحدگی بدرجہ آخر ایسی حالت میں ہو جبکہ باہمی موافقت کے سارے امکانات ختم ہو چکے ہوں۔ کیونکہ خدا کی شریعت میں طلاق کی گنجائش صرف ایک ناگزیر ضرورت کے طور پر رکھی گئی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس بات کو سخت ناپسند فرماتا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان جواز دواجی تعلق قائم ہو چکا ہو وہ پھر کبھی ٹوٹ جائے۔ (تفہیم القرآن ج ۵ ص ۵۵۰۔ الطلاق موضوع اور مضمون)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا مُعَرِّفٌ، عَنْ مُحَارِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحَلَّ اللّٰهُ شَيْئاً اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ.

ماٰخذ:

- ابوداؤد ج ۲ ص ۲۵۵ کتاب الطلاق. باب فی کراھیۃ الطلاق.
- دارقطنی ج ۴. ص ۳۵. کتاب الطلاق.
- السنن الکبریٰ ج ۷. ص ۳۲۲. کتاب الخلع والطلاق باب ماجاء فی کراھیۃ الطلاق. ھذا حدیث ابی داؤد مرسل O المستدرک حاکم ج ۲. ص ۱۹۶. کتاب الطلاق باب ماحل اللّٰہ شیئاً ابغض الیہ من الطلاق عن ابن عمر. ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ O کنز العمال ج ۹. ص ۶۶۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنف عبدالرزاق نے مندرجہ ذیل روایت نقل کی ہے۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُبْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُوْلاً يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ، قَالَ:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ! مَا خَلَقَ اللّٰهُ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ عَتَاقٍ، وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ.

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے معاذ سے فرمایا، اے معاذ اللہ تعالیٰ نے زمین کی پشت پر کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی جو اسے آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ و محبوب ہو اور زمین پر ایسی کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی ہے جو اسے طلاق سے زیادہ مبغوض و ناپسند ہو۔

ماٰخذ:

- المصنف عبد الرزاق ج٦ ص ٣٩٠. كتاب النكاح باب طلاق ان شاء الله تعالىٰ.
- دارقطني ج٤. ص٣٥ كتاب الطلاق.
- السنن الكبرىٰ ج٧. ص ٣٦١ كتاب الخلع والطلاق.
- كنز العمال ج٩. ص٦٦٢. O نصب الروايه ج٣. ص٢٣٥.

عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَیْءٌ مِمَّا اَحَلَّ اللّٰهُ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ.

محارب بن دثار سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو چیزیں اللہ نے حلال کی ہیں ان میں طلاق سب سے زیادہ ناپسند ہے۔

ماٰخذ:

- مُصَنَّف لابن ابی شَيْبَة . ج٥. ص٢٥٣. كتاب الطلاق باب من كره الطلاق من غير ريبة.

٢. حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الطَّلَاقُ.

ماٰخذ:

- ابوداؤد ج ٢ ص ٢٥٥ كتاب الطلاق، باب فی كراهية الطلاق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق کا اختیار صرف شوہر کو ہے۔

یا ایھا الناس مابال احدکم یزوج عبدہ امتۂ ثم یرید ان یفرق بینھما. انما الطلاق لمن اخذ بالسّاق.

ترجمہ: لوگو! یہ کیا ماجرا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام سے اپنی لونڈی بیاہ دیتا ہے پھر دونوں کو جدا کرنا چاہتا ہے طلاق کا اختیار تو شوہر کو ہے''۔

پس منظر: ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس کی روایت ہے کہ ایک شخص نے آکر نبی ﷺ سے شکایت کی کہ میرے آقا نے اپنی لونڈی کا نکاح مجھ سے کیا تھا اب وہ اسے مجھ سے جدا کرنا چاہتا ہے اس پر آپؐ نے اپنے خطبہ میں یوں فرمایا۔

تشریح: بعض لوگ اہل مغرب کی تقلید میں یہ چاہتے ہیں کہ طلاق دینے کا اختیار شوہر سے چھین کر عدالت کو دے دیا جائے۔ چنانچہ ترکی میں ایسا بھی کر دیا گیا ہے۔ لیکن یہ چیز قطعی طور پر قرآن وسنت کے خلاف ہے قرآن نے طلاق کے احکام بیان کرتے ہوئے ہر جگہ فعل طلاق کو شوہر کی طرف منسوب کیا ہے۔ اذا طلقتم النساء، فان طلّقھا، وان عزموا الطّلاق وغیرہ یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ طلاق دینے کا اختیار شوہر کو دیا گیا ہے۔ پھر قرآن صاف الفاظ میں شوہر کے متعلق کہتا ہے کہ بیدہ عقدۃ النکاح۔ (البقرۃ۔ ۳۱) نکاح کی گرہ اسکے ہاتھ میں ہے۔ اب کون یہ حق رکھتا ہے کہ اس گرہ کو اس کے ہاتھ سے چھین کر قاضی کے ہاتھ میں دے دے...... اسکا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ یورپ کی طرح ہمارے ہاں بھی خانگی زندگیوں کے شرمناک جھگڑوں اور بدنما واقعات کی برسر عدالت تشہیر ہونے لگے۔

[حقوق الزوجین ص ۴۸۔۴۹۔ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء]

- ابنِ ماجہ کتاب الطلاق .باب ۱
- السنن الکبرٰی للبَیْھَقی ج۷. ص ۳۲۲. کتاب الطلاق باب ماجاء فی کراھیۃ الطلاق.
- احکام القرآن للجصّاص ج۲. ص ۱۰۹ .
- کنز العمال ج۹. ص ۶۶۱ . الفصل الثانی فی الترھیب عن الطلاق.

تخریج

۱ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰ، ثنا یَحْیَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُکَیْرٍ، ثنا ابْنُ لَھِیعَۃَ عَنْ مُوسَی ابْنِ اَیُّوبَ الْغَافِقِیِّ، عَنْ عِکْرِمَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ، اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! سَیِّدِیْ زَوَّجَنِیْ اَمَتَہٗ وَھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَھَا، قَالَ: فَصَعِدَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا طلاق لا بن آدم فی مالا یملک.

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا ابن آدم جس چیز کا مالک نہیں ہے اس کے بارے میں طلاق کا اختیار استعمال کرنے کا وہ حق نہیں رکھتا۔

(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الْمِنْبَرَ فَقَالَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ مَابَالُ اَحَدِكُمْ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ اَمَتَهُ، ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا، اِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ،

مآخذ:

- ابن ماجه كتاب الطلاق باب طلاق العبد.
- دارقطنی ج۴. ص۳۷ کتاب الطلاق.
- السنن الكبرٰى للبَيْهَقى ج۷. ص۳۶۰. كتاب الخلع والطلاق باب طلاق العبد بغير اذن سيده وفيه ضعف. O كنز العمال ج۹. ص ۶۴۱. ۶۴۲. عن ابن عباس.

وفی اسناده ابن لهيعة، وفيه كلام مشهور. قال ابن القيم: ان حديث ابن عباس وانِ كان فی اسناده مافيه، فالقرآن يعضده، وعليه عمل الناس، واراد بقوله القرآن يعضده نحو قولهِ تعالیٰ. اذا نكحتم المؤمنات ثم طلقتموهن، وقوله تعالیٰ اذا طلقتم النساءَ.

مآخذ:

- دارقطنی ج۴. ص۳۷. حاشیه ۵۷ مطبوعه نشر السنة پاکستان.
- مجمع الزوائد ج۴. ص۳۳۴. كتاب الطلاق باب لاطلاق قبل نكاح.

اس میں مروی روایت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّما الطَّلَاقُ بِيَدِمَنْ اَخَذَ بِالسَّاقِ — لوگو! سن لو کہ طلاق کا اختیار تو شوہر کو ہے۔

اس روایت کی سند میں فضل بن مختار راوی ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

اخرجه ابوداؤد ، والترمذی، وابن ماجه ، عن عامر الاحول عن ابنِ شُعَیْب، عَنْ اَبِیْه، عَنْ جَدِّه، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نَذرَ لاِ بْنِ آدَمَ فِیْمَا لاَ یَمْلِکُ، وَلاَ عِتْقَ لَهٗ فِیْمَا لاَ یَمْلِکُ، وَلاَ طَلَاقَ لَهٗ فِیْمَا لاَ یَمْلِکُ انتهی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔آدم زادہ جس چیز کا مالک ہی نہیں اس میں نذر ماننے کا اختیار بھی نہیں رکھتا اور جس چیز کا مالک نہ ہوا۔سے آزاد کرنے کا بھی اختیار نہیں رکھتا اور جس چیز کا مالک نہیں اس کے بارے میں طلاق کا حق استعمال کرنے کا وہ حق نہیں رکھتا

قال الترمذی، حدیث حسن صحیح، وَھواحسن شئی روی فی ھذا الْبَابِ.
وسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ اَیُّ شَیْءٍ اَصَحُّ فِي الطَّلاقِ قَبْلَ النِّکَاحِ؟ فَقَالَ:
حدیث عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده انتهی.

مآخذ:

○ نصب الرایه لاحادیث الهدایه للزیلعی ج۳. ص ۲۳۱ کتاب الطلاق باب الأیمان فی الطلاق.

حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ القوشجی، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ اَبُوْبَکْرٍ الدِّمَشْقِیُّ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِیُّ اَبُوْمُعَاوِیَةَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُبْنُ الْمُنْکَدِرِ، حَدَّثَنِی جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

حضرت جابر بن عبداللہ نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ ابن آدم جس چیز کا مالک ہی نہیں اسے وہ طلاق دینے کا حق نہیں رکھتا اور جس کا وہ مالک نہیں اسے آزاد کرنے کا بھی اختیار نہیں رکھتا۔

لَاطَلَاقَ لِمَا لاَ یَمْلِکُ ابْنُ آدَمَ، وَلاَ عِتْقَ لِمَا لاَ یَمْلِکُ.

اخرجه ابو یعلیٰ فی مسنده عن ابن ابی ذئب عن عطاء عن جابر

مآخذ:

○ نصب الرایه لاحادیث الهدایه للزیلعی ج۳. ص۲۷۸ کتاب العتق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثنا هِشَامٌ، ح و ثنا ابْنُ الصَّبَّاحِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالاَ: ثنا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لاَ طَلاَقَ اِلاَّ فِيْمَا تَمْلِكُ، وَلاَ عِتْقَ اِلاَّ فِيْمَا تَمْلِكُ الخ

نبی ﷺ نے فرمایا۔ طلاق اس میں ہے جو اس کے دائرہ ملکیت میں ہے اور آزادی بھی اس چیز میں ہے جو اس کے اختیار میں ہے۔

مآخذ:

- ابو داؤد ج۲. ص ۲۵۸ كتاب الطلاق، باب فى الطلاق قبل النكاح.
- ابنِ ماجه كتاب الطلاق، باب لا طلاق قبل النكاح . عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده.
- ابنِ ماجه نے لاَ طَلاَقَ فِيْمَا لاَ يَمْلِكُ نقل كيا هے.
- دارمی كتاب الطلاق ج۲. ص ۸۴ .باب ۳ لا طلاق قبل نكاح .
- دارمی نے وَلاَ طَلاَقَ قَبْلَ اِمْلاَكٍ وَلاَ عِتَاقَ حَتّٰى يَبْتَاعَ.
- دارقطنی ج۴ ص ۱۴ . كتاب الطلاق .
- مسند احمد ج۲. ص ۱۱۰. ۱۸۹. ۱۹۰. ۲۰۷. ۲۱۲.
- مُسنِدِاحمد ج۳. ص ۱۸۹ پر ایک روایت مندرجه ذيل الفاظ ميں نقل كى هے

لَيْسَ عَلىٰ رَجُلٍ طَلاَقٌ فِيْمَا لاَ يَمْلِكُ وَلاَ عِتَاقَ فِيْمَا لاَ يَمْلِكُ وَلاَ بَيْعَ فِيْمَا لاَ يَمْلِكُ.

آدمی جس چیز کا مالک ہی نہیں نہ اس کے لئے طلاق کا حق استعمال کرنے کا مجاز ہے اور جس کا مالک ہی وہ نہیں اسے آزاد نہیں کرسکتا اور جو چیز اس کی ملکیت میں نہیں اسے وہ بیع بھی نہیں کرسکتا۔

مُسنِدِ احمد ج۲: ص۲۰۷ پر ایک روایت میں لاَ طَلاَقَ فِيْمَا لاَ تَمْلِكُونَ الخ یعنی تَمْلِكُونَ جمع كا صيغه هے

مآخذ:

- دارقطنی ج۴. ص ۱۴ . كتاب الطلاق.
- ترمذی ج ۱ ص ۲۲۳ ابواب الطلاق واللعان باب ماجاء لا طلاق قبل النكاح.
- السنن الكبرىٰ للبَيْهقى ج۷. ص ۳۱۸. كتاب الخلع والطلاق باب الطلاق قبل النكاح.
- المصنف عبد الرزاق ج۶ . ص۴۱۷. كتاب الطلاق باب الطلاق قبل النكاح.
- المستدرك للحاكم ج۲. ص۲۰۵. كتاب الطلاق باب لا نذر لا بن آدم فيما لا يملك . عن عمرو.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق قبل از نکاح

لا طلاق قبل النکاح.

ترجمہ: نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں۔[1]

تشریح: ابن عباسؓ، سعید بن المسیبؒ، حسن بصریؒ، علی بن الحسینؒ (زین العابدین) امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ طلاق اسی صورت میں واقع ہوتی ہے جبکہ اس سے پہلے نکاح ہو چکا ہو۔ نکاح سے پہلے طلاق بے اثر ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص یوں کہے کہ "اگر میں فلاں عورت سے، یا فلاں قبیلے یا قوم کی عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے۔ تو یہ قول لغو و بے معنی ہے اس سے کوئی طلاق واقع نہیں ہو سکتی۔

مگر فقہاء کی ایک بڑی جماعت یہ کہتی ہے کہ اس آیت اور ان احادیث کا اطلاق صرف اس بات پر ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایک غیر عورت کو جو اس کے نکاح میں نہ ہو یوں کہے کہ "تجھ پر طلاق ہے" یا "میں نے تجھے طلاق دی" یہ قول بلاشبہ لغو ہے جس پر کوئی قانونی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ لیکن اگر وہ یوں کہے کہ "اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے" تو یہ نکاح سے پہلے طلاق دینا نہیں ہے۔ بلکہ دراصل وہ شخص اس امر کا فیصلہ اور اعلان کرتا ہے کہ جب وہ عورت اس کے نکاح میں آئے گی تو اس پر طلاق وارد ہوگی۔ یہ قول لغو و بے اثر نہیں ہو سکتا بلکہ جب بھی وہ عورت اس کے نکاح میں آئے گی اسی وقت اس پر طلاق پڑ جائے گی۔ یہ مسلک جن فقہاء کا ہے ان کے درمیان پھر اس امر میں اختلاف ہوا ہے کہ اس نوعیت کے ایقاع طلاق کی وسعت کس حد تک ہے

امام ابوحنیفہؒ، امام محمدؒ اور امام زفرؒ کہتے ہیں کہ خواہ کوئی شخص عورت یا قوم یا قبیلے کی تخصیص کرلے یا مثال کے طور پر عام بات اس طرح کہے کہ "جس عورت سے بھی میں نکاح کروں اس پر طلاق ہے۔" دونوں صورتوں میں طلاق واقع ہو جائے گی۔

ابوبکر جصاص نے یہی رائے حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابراہیم النخعی، مجاہد اور عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ سے بھی نقل کی ہے۔

سفیان ثوری اور عثمان البتی کہتے ہیں کہ طلاق صرف اسی صورت میں پڑے گی جب کہنے والا یوں کہے کہ "اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے۔

حسن بن صالح، لیث بن سعد اور عامر الشعبی کہتے ہیں کہ اس طرح کی طلاق عمومیت کے ساتھ بھی پڑ سکتی ہے بشرطیکہ اس میں کسی نوع کی تخصیص ہو، مثلاً آدمی نے یوں کہا ہو کہ "اگر میں فلاں خاندان، یا فلاں قبیلے یا فلاں شہر یا ملک یا قوم کی عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے۔

---

[1] مجمع الزوائد. للهيثمي ج۴. ص ۳۳۴. عن جابر بن عبد الله بحواله طبرانی اوسط اس نے لا طلاق الابعد نکاح ولا عتاق الامن بعد ذلک.

[2] کنز العمال ج۹. ص ۶۴۱. عن عمرو.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن ابی لیلیٰ اور امام مالک اوپر کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے مزید شرط یہ لگاتے ہیں کہ اس میں مدت کا بھی تعین ہونا چاہئے مثلاً اگر آدمی نے یوں کہا ہو کہ ''اگر میں اس سال یا آئندہ دس سال کے اندر فلاں عورت یا فلاں گروہ کی عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے'' تب یہ طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں۔ بلکہ امام مالک اس پر اتنا اور اضافہ کرتے ہیں کہ اگر یہ مدت اتنی طویل ہو جس میں اس شخص کا زندہ رہنا متوقع نہ ہو تو اس کا قول بے اثر رہے گا۔ (تفہیم القرآن ج۴ ص۱۱۲۔ الاحزاب حاشیہ ۸۶)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحیٰ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، انبأنا مَعْمَرٌ، عَنْ جُوَیْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاکِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ طَلاَقَ قَبْلَ النِّکَاحِ.

وفی الزوائد: اسناده ضعیف لاتفاقهم علی ضعف جُوَیْبر بن سعید.

مِسْوَربن مَخْرَمه کی روایت میں لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِکَاحٍ الخ ھے:

مآخذ:

- ابن ماجه کتاب الطلاق باب لا طلاق قبل النکاح.
- دارمی کتاب الطلاق باب ۳. لا طلاق قبل نکاح.
- دارقطنی ج ۴. ص ۱۴ کتاب الطلاق والخلع عن معاذبن جبل.
- احکام القرآن للجصاص ج۳. ص ۳۶۳.
- السنن الکبریٰ للبَیْهقی ج۷. ص ۳۱۹. کتاب الخلع والطلاق باب الطلاق قبل النکاح. عن جابر.
- المستدرک للحاکم ج۲. ص ۴۱۹. ۴۲۰. کتاب التفسیر سوره الاحزاب.
- لاَ طَلاَقَ لِمَنْ لاَ مِلْکَ. ابن عباس سے مروی روایت. لاَ طَلاَقَ الابعد نِکَاحٍ الخ. معاذ بن جبل.
- مستدرک ج۲. ص ۴۲۰.
- کنز العمال ج۹. ص ۶۴۱
- مصنف ابن ابی شَیْبَة ج۵. ص ۱۷.
- المصنف ج۶. ص ۴۱۷. کتاب الطلاق باب الطلاق قبل النکاح.

مجمع الزوائد ج۴. ص ۳۳۴.. کتاب الطلاق باب لا طلاق قبل نکاح. عن جابر اس میں بھی لا طلاق الابعد نکاح ھے الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا طلاق الا من بعد نکاح.

ترجمہ: طلاق نہیں ہے مگر نکاح کے بعد۔ا

تشریح: امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کی رائے یہ ہے کہ طلاق کا حق نکاح کے بعد پیدا ہوتا ہے، نہ کہ نکاح سے پہلے۔ اگر کسی شخص نے یہ کہا ہو کہ وہ آئندہ جس عورت سے بھی نکاح کرے اس کو طلاق ہے تو یہ ایک لغو اور غیر مؤثر بات ہے۔ اس سے کوئی قانونی حکم ثابت نہیں ہوتا۔ یہی رائے حضرت علیؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ۔ حضرت ابن عباسؓ۔ اور حضرت عائشہؓ سے بھی منقول ہے۔ امام مالک کی رائے یہ ہے کہ اگر کسی خاص عورت یا خاص قبیلے یا خاص خاندان کی عورتوں کے بارے میں کوئی شخص ایسی بات کہے تب تو طلاق لازم آجائے گی، لیکن مطلقاً تمام عورتوں کے بارے میں یہ بات کہی جائے تو طلاق واقع نہ ہو گی۔ کیونکہ پہلی صورت میں تو یہ امکان باقی رہتا ہے کہ مرد اس عورت یا اس قبیلے کی عورت کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کر سکے۔ لیکن دوسری صورت میں ترکِ سنت کی قباحت لازم آتی ہے اور یہ ایک حلال چیز کو اپنے اوپر مطلقاً حرام کر لینے کا ہم معنی ہے۔ [رسائل و مسائل حصہ دوم ص۲۶۱۔۲۶۲]

○ نصب الرایہ لاحادیث الھدایہ للزیلعی ج ۳. ص ۲۳۱.

امام بخاری نے کتاب الطلاق ج ۲. ص ۷۹۳ پر باب لا طلاق قبل النکاح باندھا ہے اور اس کے تحت قرآن مجید کی آیت لا کر استدلال کیا ہے کہ نکاح کرنے سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی. عبد اللہ بن عباس نے اس آیت سے استنباط کیا ہے یعنی جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ.

تخریج

۱. نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ، نا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَ بْنِ زُهَيْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَعْدٍ اَبُوْاُمَيَّةَ، نا اِبْرَاهِيْمُ اَبُوْاِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ، نايَزِيْدُ ابْنُ عَيَّاضٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَلَاقَ اِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ، وَاِنْ سُمِّيَتِ الْمَرْأَةُ بِعَيْنِهَا يزيد بن عياض ضعيف

حضرت معاذؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نکاح سے پہلے کوئی طلاق نہیں۔ اگرچہ عورت کا نام ہی کیوں نہ لیا گیا ہو۔

ماخذ:

○ دارقطنی ج ۴. ص ۱۷ کتاب الطلاق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق کا صحیح طریقہ

عرب میں یہ قاعدہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو بے حد وحساب طلاق دینے کا مجاز تھا۔ جس عورت سے اس کا شوہر بگڑ جاتا اس کو وہ بار بار طلاق دے کر رجوع کرتا رہتا تھا، تاکہ نہ تو وہ غریب اس کے ساتھ ہی بس سکے اور نہ اس سے آزاد ہو کر کسی اور سے نکاح کر سکے۔ یہاں اسی ظلم کا دروازہ بند کیا گیا ہے۔

طلاق کا صحیح طریقہ جو قرآن وحدیث سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ عورت کو حالت طُہر میں ایک مرتبہ طلاق دی جائے، اگر جھگڑا ایسے زمانے میں ہوا ہو، جبکہ عورت ایام ماہواری میں ہو، تو اسی وقت طلاق دے بیٹھنا درست نہیں ہے، بلکہ ایام سے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا چاہئے۔ پھر ایک طلاق دینے کے بعد اگر چاہے تو دوسرے طہر میں دوبارہ ایک طلاق دے دے ورنہ بہتر یہی ہے کہ پہلی ہی طلاق پر اکتفا کرے۔ اس صورت میں شوہر کو یہ حق حاصل رہتا ہے کہ عدت گزرنے سے پہلے پہلے جب چاہے رجوع کر لے، اور اگر عدت گزر بھی جائے تب بھی دونوں کے لئے موقع باقی رہتا ہے کہ پھر باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر لیں، لیکن تیسرے طہر میں تیسری بار طلاق دینے کے بعد نہ تو شوہر کو رجوع کا حق باقی رہتا ہے اور نہ اس کا ہی کوئی موقع رہتا ہے کہ دونوں کا پھر نکاح ہو سکے۔ رہی یہ صورت کہ ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے ڈالی جائیں جیسا کہ آج کل جہلاء کا عام طریقہ ہے تو یہ شریعت کی رو سے سخت گناہ ہے۔ نبیؐ نے اس کی بڑی مذمت فرمائی ہے۔ اور حضرت عمرؓ سے یہاں تک ثابت ہے کہ جو شخص بیک وقت اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا تھا۔ آپ اس کو دُرّے لگاتے تھے۔ (تفہیم القرآن ج ا ص ۱۷۴ البقرہ حاشیہ ۲۵۰)

ایک روایت میں حضورؐ نے فرمایا کہ "یا تو طُہر کی حالت میں مباشرت کیے بغیر طلاق دینا چاہئے، یا پھر ایسی حالت میں دے جبکہ اس کا حمل ظاہر ہو چکا ہو۔"[1]

○ السنن الکبریٰ للبیھقی ج۷. ص ۳۱۸. عن عبداللّٰه بن عمر.

اس روایت میں وان سمیت المرأة بعینها کا ٹکڑا نہیں ھے.

○ مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۶۲. کتاب النکاح باب الرضاع.

○ کنز العمال ج۹. ص ۶۴۳. عن ابن عمرو.

تخریج

ا: نا اَحْمَدُ بْنُ کَامِلٍ، نا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِیُّ ناعَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَلطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ اَنْ یُّطَلِّقَهَا طَاهِراً مِنْ غَیْرِ جِمَاعٍ، اَوْ عِنْدَ حَبْلٍ قَدْ تَبَیَّنَ.

مآخذ:

○ سنن دارقُطنی ج۴. ص ۶. کتاب الطلاق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نسائی ج ۶ ۔ص ۱۴۰ کتاب الطلاق، باب طلاق السنة ۔
- ابن ماجه کتاب الطلاق باب طلاق السنة۔
- نسائی نے او عندحبل قدتبین بیان نہیں کیا۔
- مصنف ابن ابی شیبة ج ۵ ۔ ص ۲ ۔ کتاب الطلاق ماقالوا فی طلاق السنة ماومتٰی یطلق؟

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حين طَلَّقَ، ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: مُرْهُ، فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ قَالَ اَبُوْمُحَمَّدٍ: رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكِيْعٌ: اَوْ حَامِلٌ.

ماخذ:

- دارمی ج ۲ ۔ ص ۸۳ ۔ کتاب الطلاق باب السنة فی الطلاق۔
- مجمع الزوائد ج ۴ ۔ ص ۳۳۶ ۔ قال عبد اللّٰه الطلاق فی طهر غیر جماع۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: وَجْهُ الطَّلَاقِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِراً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَاِذَا اسْتَبَانَ حَمْلُهَا.

ماخذ:

- المصنف ج ۶ ۔ ص ۳۰۲ کتاب الطلاق باب المبارأة۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ: مَنْ اَرَادَ......اَنْ يُّطَلِّقَ لِلسُّنَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ، فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِراً مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ،

ماخذ:

- المصنف عبد الرزاق ج ۶ ۔ ص ۳۰۳ کتاب الطلاق باب المبارأة ۔
- فتح القدیر للشوکانی ج ۵ ۔ ص ۳۴۳ ۔ عن ابن مسعود وابن عباس۔

۲: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثنا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ [1] اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ اَوْحَامِلٌ.

ماخذ:

- ابن ماجه کتاب الطلاق، باب کیف تطلق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۰

خلع

فَلاَجُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ (البقرہ آیت ۲۲۹)

ترجمہ: ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہو جانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کرلے۔

شریعت کی اصطلاح میں اسے ''خُلع'' کہتے ہیں۔ یعنی ایک عورت کا اپنے شوہر کو کچھ دے دلا کر اس سے طلاق حاصل کرنا۔ اس معاملے میں اگر عورت اور مرد کے درمیان گھر کے گھر ہی میں کوئی معاملہ طے ہو جائے، تو جو کچھ طے ہوا ہو، وہی نافذ ہو گا۔ لیکن اگر عدالت میں معاملہ جائے، تو عدالت صرف اس امر کی تحقیق کرے گی کہ آیا فی الواقع یہ عورت اس مرد سے اس حد تک تنفر ہو چکی ہے کہ اس کے ساتھ اس کا نباہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی تحقیق ہو جانے پر عدالت کو اختیار ہے کہ حالات کے لحاظ سے جو فدیہ چاہئے، تجویز کرے، اور اس فدیے کو قبول کر کے شوہر کو اسے طلاق دینا ہوگا۔ بالعموم فقہاء نے اس بات کو پسند نہیں کیا ہے کہ جو مال شوہر نے اس عورت کو دیا ہو، اس کی واپسی سے بڑھ کر کوئی فدیہ اسے دلوایا جائے۔

خُلع کی صورت میں جو طلاق دی جاتی ہے، وہ رجعی نہیں ہے، بلکہ بائنہ ہے۔ چونکہ عورت نے معاوضہ دے کر اس طلاق کو گویا خریدا ہے، اس لئے شوہر کو یہ حق باقی نہیں رہتا کہ اس طلاق سے رجوع کر سکے۔ البتہ اگر یہی مرد و عورت پھر ایک دوسرے سے راضی ہو جائیں اور دوبارہ نکاح کرنا چاہیں، تو ایسا کرنا ان کے لئے بالکل جائز ہے،

جمہور کے نزدیک خُلع کی عدّت وہی ہے جو طلاق کی ہے مگر ابوداؤد، ترمذی اور ابنِ ماجہ وغیرہ میں متعدد روایات ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے اس کی عدت ایک ہی حیض قرار دی تھی اور اسی کے مطابق حضرت عثمانؓ نے ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا۔ (ابنِ کثیر ج اول ص ۲۷۶)

(تفہیم القرآن ج ۱ ص ۱۷۶۔ البقرہ حاشیہ ۲۵۲)

جمیلہ بنت اُبیّ کا واقعۂ خلع

أترُدّین علیه حدیقتهٗ الّتی اعطاکِ

ترجمہ: جو باغ تجھ کو اس نے دیا تھا وہ تو واپس کر دے گی؟!

پس منظر: جمیلہ بنت ابی بن سلول (عبداللہ بن ابی کی بہن) کا قصہ یہ ہے کہ انہیں ثابت کی صورت ناپسند تھی۔ انہوں نے نبی ﷺ کے پاس خلع کے لئے مرافعہ کیا اور ان الفاظ میں اپنی شکایت پیش کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا سول اللہ لا یجمع راسی و رأسه شئی ابداً انی رفعت جانب الخباء فرأیته اقبل فی عدۃ فاذا ھو اشد ھم سواداً و اقصرھم قامة و اقبحھم وجھا (ابن جریر)

''یارسول اللہ میرے اور اس کے سر کو کوئی چیز جمع نہیں کر سکتی۔ میں نے اپنا گھونگھٹ جو اٹھایا تو وہ سامنے سے چند آدمیوں کے ساتھ آرہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ان سب سے زیادہ کالا اور سب سے زیادہ پست قد اور سب سے زیادہ بدشکل تھا۔ ۲

واللہ ما کرھت منه دینا و لا خلقاً الا انی کرھت دمامته (ابن جریر)

خدا کی قسم میں دین یا اخلاق کی کسی خرابی کے سبب سے اس کو ناپسند نہیں کرتی۔ بلکہ مجھے اس کی بدصورتی ناپسند ہے۔ ۳

واللہ لو لا مخافة اللہ اذا دخل علی بصقت فی وجھه (ابن جریر)

خدا کی قسم اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو جب وہ میرے پاس آیا تھا اس وقت میں اس کے منہ پر تھوک دیتی۔ ۴

یا رسول اللہ بی من الجمال ماتری وثابت رجل دمیم ۵ (وعبد الرزاق بحواله فتح الباری)

یارسول اللہ میں جیسی خوبصورت ہوں آپ دیکھتے ہیں اور ثابت ایک بدصورت شخص ہے۔

وما اعتب علیه فی خلق و لا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام. ۶

میں اس کے دین اور اخلاق پر کوئی حرف نہیں رکھتی۔ مگر مجھے اسلام میں کفر کا خوف ہے۔

نبی ﷺ نے یہ شکایت سنی اور فرمایا أتردین علیه حدیقته التی اعطاک ''جو باغ اس نے تجھ کو دیا تھا وہ تو واپس کر دے گی؟'' انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ، بلکہ وہ زیادہ چاہے تو زیادہ بھی دوں گی۔ حضور نے فرمایا اما الزیادۃ فلا ولکن حدیقته ''زیادہ تو نہیں مگر تو اس کا باغ واپس کر دے۔'' پھر ثابت کو حکم دیا کہ اقبل الحدیقة و طلقھا تطلیقة ''باغ قبول کر لے اور اس کو ایک طلاق دے دے''

تخریج

۱. حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ النیسابوری، نا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، کَانَتْ عِنْدَہٗ زَیْنَبُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ، وَکَانَ اَصْدَقَھَا حَدِیْقَةً فَکَرِھَتْهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرُدِّیْنَ عَلَیْهِ حَدِیْقَتَهُ الَّتِیْ اَعْطَاکِ؟

قَالَتْ: نَعَمْ وَزِیَادَۃً ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الزِّیَادَۃُ فَلاَ، وَلٰکِنْ حَدِیْقَتَهٗ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخَذَھَا لَهٗ، وَخَلَّا سَبِیْلَھَا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِکَ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ، قَالَ قَدْقَبِلْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعَهُ اَبُو الزُّبَيْرِ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ.

مآخذ:

- سنن دارقطنی ج۳. ص ۲۵۵. کتاب النکاح.
- السنن الکبریٰ بَیْهقی ج۷. ص ۳۱۴. کتاب الخلع والطلاق باب الوجه الذی تحل به الفدیة.

هذا ایضا مرسلٌ بیهقی نے خلا کی جگه خلی نقل کیا هے.

- احکام القرآن للجصاص ج ۱. ص ۳۹۴.
- نصب الرایه للزیلعی ج۳. ص ۲۴۵.

۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الاَ عْلٰى، قَالَ: ثنا الْمُعْتَمِرُبْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِىْ جَرِيْرٍ اَنَّهُ سَأَلَ عِكْرِمَةَ هَلْ كَانَ لِلْخُلْعِ اَصْلٌ؟ قَالَ:

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ خُلْعٍ كَانَ فِى الْاِسْلَامِ اُخْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَىٍّ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لاَ يَجْمَعُ رَاْسِىْ وَرَاْسَهُ شَىْءٌ اَبَدًا، اِنِّىْ رَفَعْتُ جَانِبَ الْخِبَاءِ، فَرَأَيْتُهُ اَقْبَلَ فِىْ عِدَّةٍ، فَاِذَا هُوَاَشَدُّ هُمْ سَوَادًا، وَاَقْصَرُ هُمْ قَامَةً، وَاَقْبَحُهُمْ وَجْهاً، قَالَ زَوْجُهَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ اَعْطَيْتُهَا اَفْضَلَ مَالِىْ حَدِيْقَةً فَتَرُدُّ عَلَىَّ حَدِيْقَتِىْ، قَالَ: مَا تَقُوْلِيْنَ؟ قَالَتْ! نَعَمْ، وَاِنْ شَآءَ زِدْتُّهُ، قَالَ: فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

ابوجریر نے حضرت عکرمہ سے پوچھا کہ کیا خلع کی بھی کوئی اصلیت ہے انہوں نے بتایا کہ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے کہ اسلام میں خلع کا پہلا واقعہ عبداللہ بن ابی کی بہن (جمیلہ) کا ہے (صورت واقعہ یوں ہے) وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے رسول خدا ﷺ میرے اور اس کے سر کو کوئی چیز بھی اکٹھے نہیں رکھ سکتی ہے میں نے اپنا گھونگھٹ جو اٹھایا تو وہ سامنے سے چند آدمیوں کے ساتھ آرہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ سب سے زیادہ کالا اور سب سے زیادہ پستہ قد اور سب سے زیادہ بدشکل تھا۔ اس کے خاوند نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے تو اسے اپنے مال کا سب سے عمدہ مال باغ کی شکل میں دیا ہے۔ وہ اسے مجھ کو واپس کرے گی؟ آنحضورؐ نے اس عورت سے پوچھا۔ بول کیا کہتی ہو۔ اس نے جواب دیا ہاں (میں واپس دے دوں گی) اگر مزید بھی کچھ چاہے تو وہ بھی دینے کو تیار ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپؐ نے دونوں کو جدا جدا کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابن جریر ج ۲. ص ۲۸۰. البقرہ.
- ابن کثیر ج ۱. ص ۲۷۴. البقرہ. ابن کثیر میں فی اخت عبد اللّٰہ بن اُبَیّ ہے.
- تفسیر کبیر امام رازی ج ۵. ص ۱۰۰. البقرہ.

۳. حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: ثنا يَحْىَ بْنُ وَاضِحٍ، قَالَ: ثنا الْحَسَنُ ابْنُ وَاقِدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ جَمِيْلَةَ بِنْتِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، فَنَشَزَتْ عَلَيْهِ،

فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا جَمِيْلَةُ مَا كَرِهْتِ مِنْ ثَابِتٍ؟ قَالَتْ: وَاللّٰهِ ! مَا كَرِهْتُ مِنْهُ دِيْناً وَلاَ خُلُقاً اِلَّا اِنِّى كَرِهْتُ دَمَامَتَهُ، فَقَالَ لَهَا: أَتَرُدِّيْنَ الْحَدِيْقَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَرَدَّتِ الْحَدِيْقَةَ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

جمیلہ بنت اُبَیّ بن سلول کا بیان ہے کہ وہ ثابت بن قیس کے نکاح میں تھی۔ جمیلہ ثابت سے ناراض ہوگئی اور نفرت کا اظہار کیا تو نبی ﷺ نے کسی کو بھیج کر جمیلہ کو بلوایا اور دریافت فرمایا اے جمیلہ، ثابت کی کونسی چیز تجھے ناپسند ہے۔ وہ بولی بخدا میں ثابت کے دین اور اخلاق کو ناپسند نہیں کرتی مجھے تو اس کی بدصورتی ناپسند ہے آپ نے پوچھا کیا اس کا باغ واپس کر دو گی؟ اس نے کہا ہاں جمیلہ نے ثابت کا باغ واپس کر دیا اور آپ نے دونوں کے درمیان تفریق کرادی۔

ماخذ:

- ابن جریر ج ۲. ص ۲۸۱. البقرۃ. ○ ابن کثیر ج ۱. ص ۲۷۴. البقرۃ.

۴. حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، كَانَتْ حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَكَانَ رَجُلاً دَمِيْماً. فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ! لَوْلاَ مَخَافَةُ اللّٰهِ، اِذَا دَخَلَ عَلَيَّ، لَبَصَقْتُ فِيْ وَجْهِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرَدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ؟قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَدَّتْ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَ: فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ماخذ:

- ابنِ ماجہ کتاب الطلاق باب ۲۲. المختلعة تاخذ مَا اعطاها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ ابن کثیر ج ۱ ص ۲۷۴۔ عمروبن شعیب۔ ○ مجمع الزوائد ج ۵۔ ص ۴۔ حجاج بن ارطاہ مدلس۔ ○ مسند احمد ج ۴۔ ص ۲۔ سہل بن ابی خثمہ اس میں لبصقت کی جگہ، لبزقت ہے۔

○ البزار اور طبرانی بحوالہ الزوائد ج ۵۔ ص ۴۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: جَاءَ تْ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لاَ وَاللّٰهِ مَا اَعْتِبُ عَلٰى ثَابِتٍ دِيْناً، وَلاَ خُلُقاً، وَلٰكِنْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَرُدِّيْنَ اِلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتاً، فَاَخَذَ حَدِيْقَتَهُ وَفَارَقَهَا. وَهِيَ جَمِيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ، قَالَ مَعْمَرٌ، وَبَلَغَنِيْ اَنَّهَا قَالَتْ يَوْمَئِذٍ: اَكْرَهُ اَنْ اَعْصِيَ رَبِّيْ، قَالَ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِيْ مِنَ الْجَمَالِ مَا تَرٰى، وَثَابِتٌ رَجُلٌ دَمِيْمٌ۔

مآخذ:

○ المصنف عبد الرزاق ج ۶۔ ص ۴۸۳۔ کتاب الطلاق باب الفداء۔

۶۔ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ، وَلَا دِيْنٍ، وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً۔

مآخذ:

○ بخاری ج ۲۔ ص ۷۹۴ کتاب الطلاق، باب الخلع و کیف الطلاق فیه۔ ○ السنن البکرٰی ج ۷۔ ص ۳۱۳ عن ابن عباس۔ ○ نسائی ج ۶۔ ۱۶۹ کتاب الطلاق باب ماجاء فی الخلع۔ ○ ابن ماجه کتاب الطلاق باب المختلعة تأخذ ماعطاها۔ ○ دار قطنی ج ۳۔ ص ۲۵۵۔ نسائی میں انّی ما اَعیبُ الخ ہے۔

ابن ماجہ میں وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ کے بعد اتنا اضافہ بھی ہے لَا اُطِيْقُهُ بُغْضاً. فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْخُذَ مِنْهَا حَدِيْقَتَهُ وَلَا يَزْدَادُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی زیادتی کے بغیر خلع

ایما امرأة اختلعت من زوجها بغیر نشوز فعلیها لعنة اللّٰہ والملئکة والنّاس اجمعین المختلعات ھن المنافقات.ع۱

جس کسی عورت نے اپنے شوہر سے اس کی کسی زیادتی کے بغیر خلع لیا اس پر اللہ اور ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت ہو گی۔ خلع کو کھیل بنانے والی عورتیں منافق ہیں۔

تشریح: مرد ہو یا عورت، ہر ایک کو طلاق یا خلع کا اختیار صرف ایک آخری چارہ کار کے طور پر استعمال کرنا چاہئے۔ نہ کہ محض خواہشات کی تسکین کے لئے طلاق اور خلع کو کھیل بنالیا جائے۔ [حقوق الزوجین ص ۵۸۔۱۵۹ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء]

- ابنِ کثیر ج ۱. ص ۲۷۴.
- (فتح القدیر للشو کانی ج ۱ ص ۲۴۰.)

بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے۔

فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا اَنْقِمُ عَلیٰ ثَابِتٍ فِیْ دِیْنٍ، وَلَا خُلُقٍ اِلَّا اَنِّیْ اَخَافُ الْکُفْرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: فَتَرُدِّیْنَ عَلَیْہِ حَدِیْقَتَہٗ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ. فَرَدَّتْ عَلَیْہِ، وَاَمَرَہٗ فَفَارَقَھَا.

مآخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۷۹۴ کتاب الطلاق، باب الخلع و کیف الطلاق فیہ.
- السنن البکریٰ بیہقی ج ۷. ص ۳۱۳ کتاب الخلع و الطلاق باب الوجہ الذی تحل بہ الفدیة.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ، ثنا مُزَاحِمُ بْنُ ذَوَّادِبْنِ عُلْبَةَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ اَبِی الْخَطَّابِ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُخْتَلِعَاتُ ھُنَّ الْمُنَافِقَاتُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هذا حديث غريب من هذا الوجه وليس اسناده بالقوى.

وروى عن النبى صلى الله عليه وسلم اَنَّهُ قَالَ: اَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.[1]

ماخذ:

- ترمذى ابواب الطلاق واللعان، باب ماجاء فى المختلعات۔ ابن جرير طبرى ج۲. ص۲۸۵.

نسائی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت مندرجہ ذیل الفاظ سے نقل کی ہے۔

اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمُ، قَالَ! انا الْمَخْزُوْمِىُّ وَهُوَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: ثناوُهَيْبُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ.

قال الحسنُ لم اسمعه من غير ابى هريرة.

قال ابوعبد الرحمٰن الحسن لم يسمع من ابى هريرة شيئًا.

ماخذ:

- نسائى ج۶. ص۱۶۸ كتاب الطلاق، باب ماجاء فى الخلع.
- مسند احمد ج۲. ص۴۱۴. عن ابى هريرة.
- المصنف عبدالرزاق ج۶. ص۵۱۵. عن الاشعت يرفعه الى النبى صلى الله عليه وسلم.
- مصنف ابنِ ابى شَيْبه ج۵. ص۲۷۱ كتاب الطلاق باب ما كره من كراهية للنساء ان يطلبن الخلع
- السنن الكبرىٰ بَيْهَقِى ج۷. ص۳۱۶ عن ابى هريرهؓ.
- مجمع الزوائد للهيثمى ج۵. ص۵. عن عقبة بن عامر.

---

[1] ان الفاظ میں یہ روایت نہیں ملی (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدت خلع

اَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَاحِدَةً فَتَلْحَقَ بِاَهْلِهَا

تشریح: خلعہ کی عدت کے مسئلے میں اختلاف ہے۔ فقہاء کی ایک کثیر جماعت اسے مطلقہ کی عدت کے مانند قرار دیتی ہے۔ اور ایک معتد بہ جماعت اسے ایک حیض تک محدود رکھتی ہے۔ اس دوسرے مسلک کی تائید میں متعدد احادیث ہیں۔ نسائی

- تفسیر ابن جریر طبری ج ۲۔ ص ۲۸۵۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَابَأْسَ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ،

حضرت ثوبان سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی زیادتی کے اپنے خاوند سے طلاق (خلع) کا مطالبہ کرتی ہے۔ اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

ماخذ:

- ابو داؤد کتاب الطلاق، باب فی الخلع.
- ترمذی ابواب الطلاق واللعان باب فی المختلعات هذا حديث حسن.
- ابنِ ماجه، كتاب الطلاق، باب كراهية الْخُلْعِ لِلْمَرْأة . عن ثوبان.
- دارمی كتاب الطلاق باب النهی عن ان تسأل المرأة زوجها طلاقها.
- مسند احمد ج۵. ص۲۷۷. ۲۸۳ عن ثوبان.
- المصنف عبد الرزاق ج۶ . ص۵۱۵ . كتاب النكاح باب مايقال فی المختلعة والتی تسأل الطلاق.
- السنن الكبرىٰ بَيْهَقی ج۷. ص۳۱۶. عن ثوبان.
- المستدرک حاكم ج۲. ص۲۰۰. كتاب الطلاق
  باب كراهية سوال الطلاق عن الزوج من غير باس عن ثوبان.
- تفسير طَبَری ابن جرير، ۲. ص۲۸۵. عن ثوبان.
- تفسير فتح القدير للشوكانی ج۱. ص۲۴۰.
- ابنِ كثير ج۱. ص۲۷۳. البقره.
- كنز العمال ج۱۶ ص۳۸۲ عن ثوبان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اورطبرانی نے ربیع بنتِ مُعوّذ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی کے مقدمہ خلع میں حضور ﷺ نے حکم دیا۔
ان تَتربَّصَ حيضة واحدة وتلحق باهلها[1]
ابوداؤداور ترمذی نے ابن عباسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ انہی زوجہ ثابت بن قیس کوحضور ﷺ نے حکم دیا۔ تعتد بحيضة.

نیز ترمذی،نسائی اورابن ماجہ نے ربیع بنتِ معوّذ کی ایک اور روایت بھی اسی مضمون کی نقل کی ہے۔ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ کے حوالہ سے حضرت عثمانؓ کا بھی ایک فیصلہ اسی مضمون پر مشتمل نقل کیا ہےاورساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ پہلے ابن عمرؓ مختلعہ کی عدّت کے معاملے میں تین حیض کے قائل تھے۔حضرت عثمانؓ کے اس فیصلے کے بعد انہوں نے اپنی رائے بدل دی اور ایک حیض کا فتوٰی دینے لگے۔اسی طرح ابن ابی شیبہ نے ابن عباسؓ کا یہ فتوٰی نقل کیا ہے کہ عدتها حيضة ۔ابنِ ماجہ نے ربیع بنتِ معوّذ بن عفراء کے حوالے سے حضرت عثمانؓ کے مذکورہ بالا فیصلہ کی جوروایت نقل کی ہے۔اس میں حضرت عثمانؓ کا یہ قول بھی موجود ہے۔کہ اِنَّمَا اَتبع فِی ذٰلِکَ قضاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رسائل ومسائل حصہ سوم ص ۲۶۹۔۲۷۰)

تخریج

۱۔ اَخْبَرَنَااَبُوْعَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ شَاذَانُ ابْنُ عُثْمَانَ اَخُوْعَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِيْ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ:

اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِبْنِ عَفْرَاءَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ فَكَسَرَ يَدَهَا وَهِيَ جَمِيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ فَاَتٰى اَخُوْهَا يَشْتَكِيْهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ: خُذِالَّذِيْ لَهَا عَلَيْكَ وَخَلِّ سَبِيْلَهَا، قَالَ: نَعَمْ،

ربیع بنت معوذ نے بتایا کہ ثابت ابن قیس نے اپنی بیوی کواتنا مارا کواس کا بازوٹوٹ گیا۔یہ خاتون جمیلہ بنت عبداللہ بن اُبَیّ تھیں ان کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں شکایت لے کر حاضر ہوا۔رسول اللہ ﷺ نے ثابت کو بلوا لیا اور اس سے فرمایا جوحق (مال مہر) تمہارااس عورت کے ذمہ بنتا ہے وہ لے لو اوراسے فارغ کردو۔اس نے عرض کیا ٹھیک ہے میں ایسا کرتا ہوں۔(مال باغ کی شکل میں واپس لے کر اسے فارغ کردیا) تورسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو حکم دیا کہ ایک حیض تک انتظار کر اور اپنے (میکے والوں) کے ساتھ جا کر رہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَرَبَّصَ حَیْضَۃً وَاحِدَۃً فَتَلْحَقَ بِاَھْلِھَا.

مآخذ:

- نسائی ج٦ ص١٨٦ کتاب الطلاق، عدۃ المختلعۃ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْبَزَّازُ، ثنا عَلِیُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ، ثنا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِوبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِکْرِمَۃَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَأَۃَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْہُ، فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَّتَھَا حَیْضَۃً:

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو آپ نے اس عورت کی عدت ایک حیض مقرر فرمائی۔

مآخذ:

- ابوداؤد کتاب الطلاق. باب فی الخلع.
- ترمذی ابواب الطلاق واللعان باب ماجاء فی الخلع.
- السنن الکبریٰ ج٧. ص ٤٥٠. کتاب العدد باب ماجاء فی عدۃ المختلعۃ.

ترمذی نے رُبَیِّع بنت مُعوِّذ بن عفراء کی روایت مندرجہ ذیل الفاظ سے نقل کی ھے۔

عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّھَا اخْتَلَعَتْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَیْضَۃٍ.

ربیع بنت معوذ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں خلع لیا۔ نبی ﷺ نے اسے اس کی اجازت دے دی اور خلع کے بعد اسے حکم دیا گیا کہ وہ ایک حیض مدت عدت شمار کرے۔

قال ابوعیسٰی: حدیث الربیع بنت معوّذ الصحیح. حوالہ مذکورہ (السنن الکبریٰ ج٧. ص ٤٥٠.

مآخذ:

- ابن ماجہ کتاب الطلاق، باب عدۃ المختلعۃ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

o ابنِ ماجہ میں رُبَیِّع بنت مُعَوِّذ بن عفراء خود اپنا واقعۂ خلع بیان کرتی ہیں۔

قَالَتْ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِی، ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُ: مَاذَا عَلَیَّ مِنَ الْعِدَّةِ؟ فَقَالَ لَاعِدَّةَ عَلَیْکِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ حَدِیْثَ عَهْدٍ بِکِ، فَتَمْکُثِیْنَ عِنْدَهٗ حَتّٰی تَحِیْضِیْنَ حَیْضَةً قَالَتْ : وَاِنَّمَا تَبِعَ فِیْ ذٰلِکَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرْیَمَ الْمَغَالِیَّةِ وَکَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ، فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ.

ماخذ:

o نسائی ج۶. ص۱۸۶۔۱۸۷. کتاب الطلاق باب عدة المختلعة نسائی میں ہے و اَنَا مُتَّبِعٌ فی ذٰلِکَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الخ

o ابن ماجہ کتاب الطلاق باب عدة المختلعة.

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِوبْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِکْرِمَةَ مَوْلٰی عَبَّاسٍ، قَالَ: اخْتَلَعَتْ امْرَأَةُ ثَابِتِ ابْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ مِنْ زَوجِهَا، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَیْضَةً.

ماخذ:

o المصنف عبد الرزاق ج۶. ص۵۰۶. کتاب الطلاق باب عدة المختلعة.

o مصنف ابنِ ابی شَیْبَة ج۵. ص۱۱۴ . کتاب الطلاق من قال: عدتها حیضة.

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ،، قَالَ: نا هُشَیْمٌ عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلَعَةِ حَیْضَةٌ.

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ، قَالَ: نَاعَبْدَةُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلَعَةِ حَیضَةٌ.

ماخذ:

o مصنف ابنِ ابی شَیْبَة ج۵. ص۱۱۴ . کتاب الطلاق من قال: عدتها حیضةٌ.

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عِدَّةُ الْمُخْتَلَعَةِ حَیْضَةٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حبیبہ بنت سہل انصاریہ کا واقعہ خلع

ثابت کی ایک اور بیوی حبیبہ بنت سہل الانصاریہ تھیں جن کا واقعہ امام مالک اور ابوداؤد نے اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک روز صبح سویرے حضورؐ اپنے مکان سے باہر نکلے تو حبیبہ کو کھڑا پایا دریافت فرمایا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا لا انا و لا ثابت بن قیس ''میری اور ثابت کی نبھ نہیں سکتی'' جب ثابت حاضر ہوئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ یہ حبیبہ بنت سہل ہے۔ اس نے بیان کیا جو کچھ اللہ نے چاہا کہ بیان کرے۔ حبیبہ نے عرض کیا یارسول اللہ جو کچھ ثابت نے مجھے دیا ہے۔ وہ سب میرے پاس ہے۔ حضور نے ثابت کو حکم دے دیا کہ وہ لے لے اور اس کو چھوڑ دے۔ بعض روایتوں میں خلی سبیلھا کے الفاظ ہیں اور بعض میں فارقھا۔ دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ابوداؤد اور ابن جریر نے حضرت عائشہ سے اس واقعہ کو اس طرح روایت کیا ہے کہ ثابت نے حبیبہ کو اتنا مارا تھا کہ ان کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی[۱]۔ حبیبہ نے آکر حضور سے شکایت کی آپ نے ثابت کو حکم دیا کہ خذبعض مالھا و فارقھا اس کے مال کا ایک حصہ لے لے اور جدا ہو جا۔ مگر ابن ماجہ نے حبیبہ کے جو الفاظ نقل کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حبیبہ کو بھی ثابت کے خلاف جو شکایت تھی وہ مار پیٹ کی نہیں بلکہ بدصورتی کی تھی۔ چنانچہ انہوں نے وہی الفاظ کہے جو دوسری احادیث میں جمیلہ سے منقول ہیں، ''یعنی اگر مجھے خدا کا خوف نہ ہوتا تو ثابت کے منہ پر تھوک دیتی''[۱]۔ (حقوق الزوجین ۶۳۔۶۶ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء)

ماخذ:

- ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی الخلع۔

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّةِ، اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصُّبْحِ، فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذِهِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَالَ: مَاشَانُكِ قَالَتْ: لَا اَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، لِزَوْجِهَا، فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ، وَذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَذْكُرَ، وَقَالَتْ حَبِيبَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلُّ مَا اَعْطَانِي عِنْدِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ. خُذْمِنْهَا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَخَذَ مِنْهَا، وَجَلَسَتْ (هی) فِیْ اَهْلِهَا.

مآخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص ۲۶۹. کتاب الطلاق باب فی الخلع.
- نسائی ج۶. ص ۱۶۹ کتاب الطلاق، باب ماجاء فی الخلع.
- ابن جریر ج۲. ص ۲۸۰. ۲۸۱.
- مؤطا امام مالک ج۲. ص ۲۳. کتاب الطلاق باب ماجاء فی الخلع.
- مسند احمد ج۶. ص ۴۳۴. حبیبہ بنت سهل.
- السنن الکبریٰ بیهقی ج۷. ص ۳۱۳. کتاب الخلع والطلاق باب الوجه الذی تحل به الفدیة
- المصنف عبد الرزاق ج ۶. ص ۴۸۴ حدیث ۱۱۷۶۲.
- فتح القدیر للشوکانی ج ۱. ص ۲۴۰.
- احکام القرآن للجصاص ج ۱ ص ۳۹۴.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثنا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا اَبُو عَمْرٍو السَّدُوْسِیُّ الْمَدِیْنِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ، کَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَهَا، فَکَسَرَ بَعْضَهَا، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الصُّبْحِ (فَاشْتَکَتْهُ اِلَیْهِ) فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتاً فَقَالَ: خُذْبَعْضَ مَالِهَا وَفَارِقْهَا، فَقَالَ: وَیُصْلِحُ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّیْ اَصْدَقْتُهَا حَدِیْقَتَیْنِ وَهُمَا

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حبیبہ بنت سهل ثابت بن قیس کے نکاح میں تھیں۔ ثابت نے اسے اتنا مارا کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ ٹوٹ گیا حبیبہ رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں صبح کے بعد حاضر ہوئی اور ثابت کی شکایت کی۔ نبی ﷺ نے ثابت کو بلوا بھیجا (وہ آ گیا) تو آپ نے فرمایا اس کا کچھ مال لے کر اسے فارغ کر دو۔ اس نے عرض کیا کیا آپ کا یہ فیصلہ صلح کرا دے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں ضرور کرے گا تو ثابت بولا میں نے تو اسے مہر میں دو باغ دیے ہیں اور وہ اس کے قبضہ میں ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے دونوں باغ اس سے واپس لے لو اور اسے فارغ کر دو چنانچہ ثابت نے ایسا ہی کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلع کا معاوضہ اپنے دیے ہوئے مال سے زیادہ لینا

لا یأخذ الرّجل من المختلعة اکثر مماّ اعطاھا.

تشریح: نبی ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا کہ شوہر خلع کے معاوضہ میں اپنے دیئے ہوئے مہر سے زیادہ مال لے لے۔

[حقوق الزوجین ص ۱۷۱۔ اشاعت سیزدہم۔ ۱۹۷۱ء]

بِیَدِھا، فَقَال النّبیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْھُمَا فَفارِقْھا فَفَعَلَ.

ماخذ:

○ ابوداؤد ج۲. ص ۲۶۹. کتاب الطلاق باب فی الخلع. ○ نسائی ج۶. ص ۱۸۶ کتاب الطلاق باب عدۃ المختلعۃ (مختصر روایت ھے) ○ ابن جریر ج۲. ص ۲۸۰.

تخریج

عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوالزُّبَیْرِ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، کَانَتْ عِنْدَہٗ زَیْنَبُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ سَلُوْلٍ، وَکَانَ اَصْدَقَھَا حَدِیْقَۃً، فَکَرِھَتْہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَتَرُدِّیْنَ عَلَیْہِ حَدِیْقَتَہُ الَّتِیْ اَعْطَاکَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخَذَھَا وَخَلّٰی سَبِیْلَھَا، انتھی قَالَ: سَمِعَہٗ اَبُوالزُّبَیْرِ مِنْ غَیْرِ وَاحِدٍ، ثُمَّ اَخْرَجَ عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَاْخُذُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُخْتَلِعَۃِ اَکْثَرَ مِمَّا اَعْطَاھَا، انتھی.

ماخذ:

○ نصب الرایہ للزیلعی ج۳. ص ۲۴۵. وحدیث ابی الزبیر.

حدثنا اَبُوْبَکْرٍ الشَّافِعِیُّ، نابِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، ناالْحُمَیْدِیُّ، ناسُفْیَانُ، ناابْنُ جُرَیْجٍ،

عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَاْخُذْ مِنَ الْمُخْتَلِعَۃِ اَکْثَرَ، مِمَّا اَعْطَاھَا.

حضرت عطا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ مختلعہ سے خلع کے معاوضہ میں اپنے دے ہوئے مہر سے زیادہ مال نہ لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلاق اور خلع کو کھیل بنانے کی ممانعت

ابغضُ الحلال الی اللّٰہ تعالیٰ الطلاق.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

ان اللّٰہ لایحب الذوّاقین و الذوّاقات

ترجمہ: اللہ مزے چکھنے والوں اور مزے چکھنے والیوں کو پسند نہیں کرتا۔

لعن اللّٰہ کُلّ ذوّاق مطلاق.

ترجمہ: ہر طالبِ لذّت بکثرت طلاق دینے والے پر اللہ نے لعنت کی ہے۔

تَزَوَّجُوْا وَلاَ تُطَلِّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لاَ یُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ.

شادیاں کرو اور طلاق نہ دو کیونکہ اللہ مزے چکھنے والوں اور مزے چکھنے والیوں کو پسند نہیں کرتا۔

شریعت طلاق کو پسند نہیں کرتی۔ (حقوق الزوجین ص ۵۱۔ اشاعت سیزدھم ۱۹۷۱ء)

تشریح: اگر عورت خوبصورت نہ ہو یا اس میں کوئی اور ایسا نقص ہو جس کی بنا پر وہ شوہر کو پسند نہ آئے تو یہ مناسب نہیں ہے کہ شوہر فوراً دل برداشتہ ہو کر اسے چھوڑ دینے پر آمادہ ہو جائے حتی الامکان اسے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک عورت خوبصورت نہیں ہوتی مگر اس میں بعض دوسری خوبیاں ایسی ہوتی ہیں جو از دواجی زندگی میں

مآخذ:

- سنن دارقطنی ج۳. ص ۲۵۵. کتاب الطلاق.
- السنن الکبرٰی ج۷. ص ۳۱۳ کتاب الخلع و الطلاق باب الوجه الذی تحل به الفدیة.
- المصنف عبد الرزاق کتاب الطلاق باب المفتدیة بزیادة علی صداقها.
- المصنف ابن ابی شَیْبه ج۵. ص ۱۲۲. ۱۲۳.
- بَیْهقی میں ہے عن عطاء یبلغ به النبی ﷺ قال: لاَ یَاْخُذمِنَ الْمُخْتَلَعَةِ اَکْثَرمِمَّا اَعْطَاهَا.
- ابنِ ابی شیبه نے عطاء کے علاوہ حضرت علی سے لاَ یَاْخُذمِنْهَا اَکْثَرمِمَّا اَعْطَاهَا اور ابن طاؤس عن ابیه سے لاَ یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْهَا اَکْثَر مِمَّا اَعْطَاهَا. اور حضرت عکرمه سے لا یاخذ منها اکثر مما اعطاها.

حضرات زهری اور حسن بصری سے: لاَ یَاْخُذْ مِنْهَا اَکْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا. اور عمروبن شعیب سے لاَ یَاْخُذْ مِنْهَا اِلَّا مَااَعْطَاهَا اور حضرت شعبی اور سعید بن المسیب انه کَرِہَ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْهَا اَکْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا. بیان کیا ہے. حکم اور حماد دونوں سے فَکَرِهَا اَنْ یَّاْخُذَ مِنْهَا اَکْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهَا نقل کیا ہے. مصنف عبد الرزاق نے بھی کم وبیش انهی فقهاء کے اقوال ج۶. ص ۵۰۱. تا ۵۰۴ پر بیان کیے ہیں.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسنِ صورت سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں اگر اسے اپنی ان خوبیوں کے اظہار کا موقع ملے تو وہی شوہر ابتداءً محض اس کی صورت کی خرابی سے دل برداشتہ ہو رہا تھا اس کے حسنِ سیرت پر فریفتہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بسا اوقات ازدواجی زندگی کی ابتداء میں عورت کی بعض باتیں شوہر کو ناگوار محسوس ہوتی ہیں اور وہ اس سے بددل ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ صبر سے کام لے اور عورت کے تمام امکانات کو بروئے کار آنے کا موقع دے تو اس پر خود ثابت ہو جاتا ہے کہ اس کی بیوی برائیوں سے بڑھ کر خوبیاں رکھتی ہے۔ لہٰذا یہ بات پسندیدہ نہیں ہے کہ آدمی ازدواجی تعلق کو منقطع کرنے میں جلد بازی سے کام لے۔ طلاق بالکل آخری چارۂ کار ہے جس کو ناگزیر حالات میں ہی استعمال کرنا چاہئے۔ (تفہیم القرآن ج۱ ص۳۳۴ النساء حاشیہ ۳۰)

تخریج

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ: اَبُوْدَاوٗدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَعْرُوْفٍ، ابْنِ وَاصِلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الطَّلَاقُ.

ماخذ:

- احکام القرآن للجصاص ج۲. ص۱۰۹.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ النيلى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَلَّبُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ بَيَانٍ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَهَ، عَنْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُوسٰى الْاَ شْعَرِيِّ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجُوْا وَلَا تُطَلِّقُوْا ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الذَّوَّاقِيْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ.

ماخذ:

- احکام القرآن للجصاص ج۲. ص۱۱۰.

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُحِبُّ الذَّوَّاقِيْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ.

رواه الطبرانى. وفيه راو لم يسم، وبقية إسناده حسن.

ابوموسیٰ سے بھی ایک روایت مندرجہ ذیل الفاظ میں بھی منقول ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوسٰى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُطَلَّقُ النِّسَآءُ اِلَّا مِنْ رِيْبَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يُحِبُّ الذَّوَّاقِيْنَ وَلَا الذَّوَّاقَاتِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رواہ البزّار والطبرانی فی الکبیروالاوسط واحد اسانید البزار فیہ عمران القطان وثقہُ احمد وابن حبان، وضعفہ یحیٰ بن سعید وغیرہ۔

ماخذ:

- مجمع الزوائد ج۴. ص۳۳۵. کتاب الطلاق باب فیمن یکثر الطلاق وسبب الطلاق.
- کنز العمال ج۹. ص۶۶۲ . عن ابی موسیٰ.

مجمع الزوائد کی ایک روایت کے الفاظ

تَزَوَّجُوْا وَلاَ تُطَلِّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الذَّوَّاقِيْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ.

- طبرانی عن ابی موسیٰ، بحوالہ کنز العمال ج۹. ص۶۶۱ .

تفسیر ابنِ جریر طَبَری ج۲ ص۳۳۳ مطبوعہ بیروت لبنان میں ھے.

قِيْلَ قَدْرُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الذَّوَّاقِيْنَ وَلاَ الذَّوَّاقَاتِ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الثَّالِثَةِ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ كُلَّ ذَوَّاقٍ مِنَ الرِّجَالِ، وَلاَ كُلَّ ذَوَّاقَةٍ مِّنَ النِّسَآءِ.

تیسری مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں میں سے بہت مزا چکھنے والوں اور عورتوں میں بہت مزا چکھنے والیوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

ماخذ:

- مصنف ابن ابی شَیْبَۃ ج۵. ص۲۵۳ عن شہر بن حوشب کتاب الطلاق باب من کرہ الطلاق من غیر ریبۃ

روی الدیلمی عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بلفظ: تزوجوا وَلاَ تطلقوا فان اللّٰہ لا یحب الذواقین وَالذواقات.

وکذا ھو عند الدارقطنی فی الأفرادمن طریق بکربن بکار عَنْ ابی عروبۃ عن قتادۃ عن شھر ابن حوشب عنہ. وبکر قال فیہ النسائی:لیس بثقۃ وقال فیہ ابن معین: لیس بشیْءٍ.

الموضوعات لملاعلی القاری ص۱۲۹ . حاشیہ۲ .

وَلِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ لَعَنَ اللّٰهُ كُلَّ مِذْوَاقٍ مِطْلاَقٍ.

ماخذ:

- روح المعانی جز ۲۸. ص۱۱۶ سورۃ الطلاق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالتِ حیض میں طلاق کی ممانعت

لا کانت تبین و تکون معصیة ؎۱

ترجمہ: نہیں وہ جدا ہو جاتی اور یہ گناہ ہوتا۔

پس منظر: عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حیض کے زمانہ میں طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ سن کر برہم ہوئے اور فرمایا کہ اسے حکم دے دو کہ رجوع کرے اور جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تب طلاق دے۔ ایک دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عمرؓ کو اس فعل پر توبیخ فرمائی اور طلاق کے طریقے کی تعلیم اس طرح دی۔

''ابن عمر تم نے غلط طریقہ اختیار کیا۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ طہر کا انتظار کرو۔ پھر ایک ایک طہر پر ایک ایک طلاق دو۔ پھر جب وہ تیسری مرتبہ طاہر ہو تو اس وقت یا طلاق دے دو۔ یا اس کو روک لو۔''

حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ارأیت لو کنت طلقتها ثلاثا أکان لی ان اراجعها؎۲ اگر میں اس کو تین طلاق دے دیتا تو کیا مجھے رجوع کا حق باقی رہتا؟''

تو حضورؐ نے مندرجہ بالا جواب ارشاد فرمایا کہ نہیں وہ تو جدا ہو جاتی اور یہ گناہ ہوتا۔

مستنبط قاعدہ اس سے ایک بات معلوم ہوئی وہ یہ کہ بیک وقت تین طلاق دینا گناہ ہے دراصل یہ فعل شرع اسلامی کی اہم مصلحتوں کے خلاف اور اس سے اللہ کی وہ حدود ٹوٹتی ہیں جن کے احترام کا سورۃ طلاق میں سخت تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔

حالت حیض میں بھی طلاق دینے سے منع کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ طلاق دینا ہو تو طہر کی حالت میں دو۔

(حقوق الزوجین ص ۵۴-۵۵۔ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء)

تخریج

نا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدٍ الْحَافِظُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِیُّ، نا مُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ، نا شُعَیْبُ بْنُ رُزَیْقٍ اَنَّ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِیَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:

ناعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ انَّه طَلَّقَ امْرَأَتَه تَطْلِیْقَةً وَهِیَ حَائِضٌ، ثُمَّ اَرَادَاَنْ	عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے انہوں نے اپنی بیوی کو اس وقت ایک طلاق دے دی جبکہ وہ ایام ماہواری میں تھی۔ پھر اس نے مزید دونوں طلاقیں بھی ایام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَتْبَعَهَا بِتَطْلِيْقَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ عِنْدَ الْقُرْئَيْنِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ مَا هٰكَذَا اَمَرَکَ اللّٰهُ اِنَّکَ قَدْ اَخْطَاْتَ السُّنَّةَ، وَالسُّنَّةُ اَنْ تَسْتَقْبِلَ الطُّهْرَ فَيُطَلِّقُ لِكُلِّ قُرُوْءٍ، قَالَ: فَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعْتُهَا، ثُمَّ قَالَ: اِذَاهِىَ طَهرَتْ، فَطَلِّقْ عِنْدَ ذٰلِکَ، اَوْ اَمْسِکْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتَ لَوْ اَنِّىْ طَلَّقْتُهَا ثَلاثًا أَكَانَ يَحِلُّ لِىْ اَنْ اُرَاجِعَهَا؟ قَالَ: لاَ، كَانَتْ تَبِيْنُ مِنْکَ وَتَكُوْنُ مَعْصِيَةً.

ماہواری کے وقت دینے کا ارادہ کیا یہ بات رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچ گئی آپ نے فرمایا اے ابن عمرؓ اللہ تعالیٰ نے تو تجھے اس طرح طلاق دینے کا حکم نہیں دیا تو نے طلاق کے صحیح طریقہ کو استعمال نہ کر کے خطا کا ارتکاب کیا ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے ایام طہر میں ہر ایام ماہواری کے موقع پر ایک طلاق دے۔ ابن عمر کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رجوع کرنے کا حکم فرمایا۔ تو میں نے تعمیل امر میں رجوع کر لیا۔ پھر آپ نے فرمایا جب یہ ایام حیض سے پاکر پاک صاف ہو جائے تو اس وقت اسے طلاق دو یا اسے روک رکھو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر میں اسے تین طلاقیں دے دیتا تو کیا میرے لیے رجوع کرنا حلال ہوتا، فرمایا نہیں وہ تجھ سے جدا ہو جاتی اور یہ گناہ ہوتا۔

ماٰخذ:

- دارقطنی ج۴ ص ۳۱.
- مجمع الزوائد ج۴. ص۳۳٦. کتاب الطلاق، باب طلاق السنة وكيف الطلاق.
- السنن الكبرىٰ بيهقى ج۷. ص ۳۳۰ اور ۳۳۴ كتاب الخلع والطلاق باب الاخيار للزوج ان لا يطلق الاواحدة.

هذه الزيادات التى ياتى بها عن عطاء الخر اسانى ليست فى رواية غيره وقد تكلمو افيه ويشبه ان يكون قوله وتكون معصية راجعا الى ايقا ع ما كان يوقعه من الطلاق الثلاث فى حال الحيض . والله اعلم.

- نصب الراية للزيلعى ج۳. ص ۲۲۰. ۲۲۱. كتاب الطلاق .

فى اسناد هذا الحديث عطاء الخراسانى. وهو مختلف فيه. وقد وثقه الترمذى، وقال النسائى وابوحاتم: لا بأس به، وضعفه غير واحد، وقال البخارى: ليس فيمن روى عنه مالک من يستحق الترک غيره، وقال شعبة: كان نسياً، وقال ابن حبان: من خيار عباد الله غير انه كان كثير الوهم سيئى الحفظ يخطئى ولا يدرى، فلما كثر ذلک فى روايته بطل الاحتياج به وايضا الزيادة التى هى محل الحجة اعنى قوله:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوطلقتها الخ مماتفردبه عطاء، وخالف فيه الحفاظ، فانهم شار كوهم فى اصل الحديث، ولم يذكرو الزيادة. وايضا فى اسناده شعيب بن رزيق الشامى، وهو ضعيف، كذافى النيل، وذكره عبد الحق فى احكامه بهذا السند، واعله بمعلى بن منصور، وقال: رماه احمد بالكذب، ولم يعل البيهقى هذا السند الابعطاء الخراسانى وقال: انه اتى فى هذا الحديث بزيادات لم يتابع عليها، وهو ضعيف فى الحديث لا يقبل ماتفردبه كذا ذكره الزيلعى (فى نصيب الرايه ج۳. ص ۲۲۰. ۲۲۱)

ماخذ:

- دارقطنی ج۴. ص ۳۱. ۳۲ کتاب الطلاق پر التعليق المغنی محمد شمس الحق عظیم آبادی

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے عہد مبارک ہیں بیوی کو ایام ماہواری میں طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اسے رجوع کر لینا چاہئے پھر اسے روکے رکھے حتی کہ ایام طہر آ جائیں پھر ایام ماہواری شروع ہوں پھر حالت طہر میں آ جائے اب اگر وہ چاہے تو اسے روک لے ورنہ اس سے ہم بستری کیے بغیر اسے طلاق دے دے۔ یہ ہے وہ عدت جس کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ عورتوں کو طلاق دو ان کی عدت کے شمار کے لئے۔

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَاثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَکَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ. فَتِلْکَ الْعِدَّةُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص ۷۹۰. کتاب الطلاق. وقول اللّٰه تعالٰی یایها النبی اذا طلقتم النسآء فطلقوهن لعدتهن الخ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مسلم ج ا ص۴۷۵. کتاب الطلاق. باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها الخ.
- ابوداؤد ج۲ ص۲۵۵. کتاب الطلاق. باب فی طلاق السنة.
- ترمذی ج ا ص۲۲۲. ابواب الطلاق، باب ماجاء فی طلاق السنة.
- نسائی ج۲ ص۱۳۸. کتاب الطلاق. باب وقت الطلاق. اور باب مایفعل اذا طلق تطلیقة وهی حائض.
- ابنِ ماجه کتاب الطلاق باب ۲ طلاق السنة.
- دارمی ج۲. ص۸۳ کتاب الطلاق باب السنة فی الطلاق.
- دارقطنی کتاب الطلاق ج۴. ص۷.
- مؤطا امام مالک ج۲. ص۲۹ باب ماجاء فی الأقراء وعدة الطلاق وطلاق الحائض.
- مؤطا میں لیمسکها کی جگه فَلْیُمْسِکْهَا هے.
- السنن الکبریٰ بَیْهَقی ج۷. ص۳۳۰. ۳۳۱. باب الاختیار للزوج ان لا یطلق الا واحدة.
- المصنف عبد الرزاق ج۶. ص۳۰۸. کتاب الطلاق باب طلاق الحائض والنفساء عن ابن عمرؓ.

عبد بن حُمَید، ابن جریر، ابن منذر، ابن مردویه بحواله کنز العمال ج۹. ص۶۷۵. حدیث نمبر ۲۷۹۴۱.

- نصب الرایه ج۳. ص۲۲۱. کتاب الطلاق.
- فتح القدیر للشوکانی ج۵. ص۲۴۳. عن ابن عمرؓ.

بخاری نے ایک روایت مندرجہ ذیل الفاظ سے بھی بیان کی ہے۔

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيْضَ، فَتَطْهُرَ، فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِراً قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ.

عبداللہ بن عمر کا اپنا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام ماہواری کے دوران میں ایک طلاق دے دی اس کا ذکر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور پھر فرمایا کہ عبداللہ کو اپنی بیوی سے رجوع کر لینا چاہیے رجوع کر کے پھر اسے روکے رکھے کہ ایام طہر آ جائیں پھر ایام ماہواری آ جائیں پھر ایام طہر اب اگر اسے طلاق دینا ہی ہو تو عورت سے جماع کیے بغیر اسے طلاق دے۔ پس یہ وہی عدت ہے جس کا حکم اللہ نے دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۷۲۹. کتاب التفسیر سورہ الطلاق . کتاب الاحکام باب ھل یقضی الحاکم اویفتی وھو غضبان اس باب میں فلیطلقھا تک ھے.
- مسلم ج ۱ . ص۴۷۵ کتاب الطلاق ، باب تحریم طلاق الحائض.
- ابوداؤد ج۲. ص۲۵۵ کتاب الطلاق، باب فی طلاق السنة.
- ترمذی ج ۱ . ص۲۱۴ ابواب الطلاق واللعان باب ماجاء فی طلاق السنة.
- نسائی ج۶. ص۱۴۰ کتاب الطلاق باب ما یفعل اذا طلق تطلیقة وھی حائض اور نسائی ج۶. ص۱۳۸ کتاب الطلاق باب وقت الطلاق للعدة التی امر اللّٰہ عزوجل ان تطلق لھا النساء.
- ابنِ ماجه کتاب الطلاق ، باب طلاق السنة.
- دارقطنی ج۴ ص۶. کتاب الطلاق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۱

طلاقِ ثلاثہ در مجلس واحد

(عہدِ رسالت اور خلافتِ صاحبین کے عہد میں)

ترجمہ: ابو الصَّھْبَاء نے ابنِ عباس سے پوچھا "کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں اور حضرت عمرؓ کے ابتدائی دور میں تین طلاقوں کو ایک قرار دیا جاتا تھا؟" انہوں نے جواب دیا ہاں[1] (بخاری و مسلم)

(تفہیم ج ۵۔ ص ۵۵۳ الطلاق حاشیہ ۱)

---

[1] حضورؐ کے زمانے میں بھی تین طلاق تین ہی سمجھی جاتی تھیں اور متعدد مقدمات میں حضورؐ نے ان کو تین ہی شمار کر کے فیصلہ دیا ہے۔ لیکن جو شخص تین مرتبہ طلاق کا الگ الگ تلفظ کرتا تھا اور اس کی طرف سے اگر یہ عذر پیش کیا جاتا کہ اس کی نیت ایک ہی طلاق کی تھی اور باقی دو مرتبہ اس نے یہ لفظ محض تاکیداً استعمال کیا تھا، اس کے عذر کو حضور قبول فرما لیتے تھے۔ حضرت عمر علیہ السلام نے اپنے عہد میں جو کچھ کیا وہ صرف یہ ہے کہ جب لوگ کثرت سے تین طلاقیں دے کر ایک طلاق کی نیت کا عذر پیش کرنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ اب یہ طلاق کا معاملہ کھیل بنتا جا رہا ہے اس لئے ہم اس عذر کو قبول نہیں کریں گے اور تین طلاقوں کو تین ہی کی حیثیت سے نافذ کر دیں گے۔ اس کو تمام صحابہؓ نے بالاتفاق قبول کیا اور بعد میں تابعین و ائمۂ مجتہدین بھی اس پر متفق رہے۔ ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ حضرت عمرؓ نے عہدِ رسالت کے قانون میں یہ کوئی ترمیم کی ہے۔ اس لئے کہ نیت کے عذر کو قبول کرنا قانون نہیں ہے بلکہ اس کا انحصار قاضی کی اس رائے پر ہے کہ جو شخص اپنی نیت بیان کر رہا ہے وہ صادق القول ہے۔ حضورؐ کے زمانے میں اس طرح کا عذر مدینہ طیبہ کے اکا دکا جانے پہچانے آدمیوں نے کیا تھا اس لئے حضورؐ نے ان کو راست باز آدمی سمجھ کر ان کی بات قبول کر لی۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایران سے مصر تک اور یمن سے شام تک پھیلی ہوئی سلطنت کے ہر شخص کا یہ عذر عدالتوں میں لازماً قابلِ تسلیم نہیں ہو سکتا تھا، خصوصاً جب کہ بکثرت لوگوں نے تین طلاق دے کر ایک طلاق کی نیت کا دعویٰ کرنا شروع کر دیا ہو۔

(سنّت کی آئینی حیثیت ص ۱۹۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُکانہ بن عبدیزید کا واقعہ

رُکانہ بن عبدیَزید کے متعلق ابوداوٗد، ترمذی، ابن ماجہ، امام شافعیؒ، دارمی اور حاکم نے یہ روایت نقل کی ہے کہ رُکانہ نے جب ایک ہی مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حلف دے کر پوچھا کہ ان کی نیت ایک ہی طلاق دینے کی تھی؟ (یعنی باقی دو طلاقیں پہلی پر زور دینے کے لئے ان کی زبان سے نکلی تھیں۔ تین طلاق دے کر ہمیشہ کے لئے جدا کر دینا مقصود نہ تھا) اور جب انہوں نے یہ حلفیہ بیان دیا تو آپ نے ان کو رجوع کا حق دے دیا۔

تشریح: مندرجہ بالا حدیث کو پیش نظر رکھ کر طاؤس اور عکرِمہ کہتے ہیں کہ بیک وقت تین طلاقیں دی جائیں تو صرف ایک طلاق واقع ہوتی ہے، اور اسی رائے کو امام ابن تیمیہؒ نے اختیار کیا ہے۔ مسلم، ابوداوٗد اور مسند احمد میں ابن عباس کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاق کو ایک قرار دیا جاتا تھا۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ لوگ ایک ایسے معاملے میں جلد بازی کرنے لگے ہیں جس میں ان کے لئے سوچ سمجھ کر کام کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اب کیوں نہ ہم ان کے اس فعل کو نافذ کر دیں؟ چنانچہ انہوں نے اسے نافذ کر دیا۔''

لیکن یہ رائے کئی وجوہ سے قابل قبول نہیں ہے اوّل تو متعدد روایات کے مطابق ابن عباسؓ کا اپنا فتویٰ اس کے خلاف تھا جیسا کو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں دوسرے یہ بات ان احادیث کے بھی خلاف پڑتی ہے جو نبی ﷺ اور اکابر صحابہؓ سے منقول ہوئی ہیں، جن میں بیک وقت تین طلاق دینے والے کے متعلق یہ فتویٰ دیا گیا ہے کہ اس کی تینوں طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں تیسرے خود ابن عباسؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہؓ کے مجمع میں تین طلاقوں کو نافذ کرنے کا اعلان فرمایا تھا، لیکن نہ اس وقت، نہ اس کے بعد کبھی صحابہ میں سے کسی نے اس سے اختلاف کا اظہار کیا۔ اب کیا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ سنت کے خلاف کسی کام کا فیصلہ کر سکتے تھے اور سارے صحابہ اس پر سکوت بھی اختیار کر سکتے تھے۔

رُکانہ بن عبدِیَزید کے قصے سے اس معاملہ کی اصل حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ ابتدائی دور میں کس قسم کی طلاقوں کو ایک کے حکم میں رکھا جاتا تھا۔ اسی بنا پر شارحین حدیث نے ابن عباس کی روایت کا یہ مطلب لیا ہے کہ ابتدائی دور میں چونکہ لوگوں کے اندر دینی معاملات میں خیانت قریب قریب مفقود تھی، اس لئے تین طلاق دینے والے کے اس بیان کو تسلیم کر لیا جاتا تھا کہ اس کی اصل نیت ایک طلاق دینے کی تھی اور باقی دو طلاقیں محض پہلی طلاق پر زور دینے کے لئے اس کی زبان سے نکلی تھیں۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جب دیکھا کہ لوگ پہلے جلد بازی کر کے تین تین طلاقیں دے ڈالتے ہیں اور پھر تاکید کا بہانہ کرتے ہیں تو انھوں نے اس بہانے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ امام نوَوی اور امام سبکی نے اسے ابن عباسؓ والی روایت کی بہترین تاویل قرار دیا ہے۔ آخری بات یہ ہے کہ خود ابوالصہباء کی ان روایات میں اضطراب پایا جاتا ہے جو ابن عباسؓ کے قول کے بارے میں ان سے مروی ہیں۔ مسلم اور ابوداوٗد اور نسائی نے انہی ابوالصہباء سے ایک دوسری روایت یہ نقل کی ہے کہ ان کے دریافت کرنے پر ابن عباسؓ نے فرمایا ''ایک شخص جب خلوت سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا تھا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے عہد اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ کے ابتدائی دور میں اس کو ایک طلاق قرار دیا جاتا تھا'' اس طرح ایک ہی راوی نے ابن عباس سے دو مختلف مضمونوں کی روایتیں نقل کی ہیں اور یہ اختلاف دونوں روایتوں کو کمزور کر دیتا ہے۔

(تفہیم القرآن ج ۵ ص ۵۵۳۔ الطلاق حاشیہ ۱)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، واللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ، قَالَ اِسْحَاقُ: انا، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: انا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ، وَسَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةٌ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ کَانَتْ لَهُمْ فِیْهِ اَنَاةٌ، فَلَوْ اَمْضَیْنَا عَلَیْهِمْ، فَاَمْضَاهُ عَلَیْهِمْ.

مآخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۷۷ کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث۔
- السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۷۔ ص ۳۳۶۔ کتاب الخلع والطلاق، باب من جعل الثلاث واحدة وماورد فی خلاف ذٰلک۔
- المُصَنَّف عبدالرزاق ج ۶۔ ص ۳۹۲۔ کتاب الطلاق باب المطلق ثلاثا۔
- دارقطنی ج ۴۔ ص ۴۶۔
- المُسْتَدرک حاکم ج ۲۔ ص ۱۹۶۔ کتاب الطلاق مستدرک میں اناة ہے۔

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: انا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: انا ابْنُ جُرَیْجٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: انا ابْنُ جُرَیْجٍ، قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ اَبَا الصَّهْبَآءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ اَنَّمَا کَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ، وَثَلَاثًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ.

مآخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۷۷ کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ابو داؤد ج ۲. ص ۲۶۱ کتاب الطلاق باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث.
- نسائی ج ۶. ص ۱۴۵ کتاب الطلاق باب طلاق الثلاث المتفرقه قبل الدخول بالزوجة. نسائی نے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الثَّلاثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ: قَالَ: نَعَمْ، نقل کیا ھے۔
- السنن الکبرٰی للبیہقی ج ۷. ص ۳۳۶. کتاب الخلع والطلاق باب من جعل الثلاث واحدة وماورد فی خلاف ذٰلک. O المصنّف عبد الرزاق. ج ۶. ص ۳۹۲. کتاب الطلاق باب المطلق ثلاثا. O دارقطنی ج ۴. ص ۴۷. عن ابن عباس.

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: انا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِىِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاؤسٍ، اَنَّ اَبَا الصَّهْبَآءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ اَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالَ: قَدْ كَانَ فِىْ ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ فِىْ عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِى الطَّلَاقِ، فَاَجَازَهُ عَلَيْهِمْ.

ماٰخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۷۷ کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث. O السنن الکبرٰی للبیہقی ج ۷ ص ۳۳۶ کتاب الخلع والطلاق باب من جعل الثلاث واحدة وماورد فی خلاف ذلک. O مصنف ابن ابی شَيْبَة ج ۵. ص ۲۶ کتاب الطلاق باب ماقالوا: اذا طلق امرأتهٗ ثلاثا قبل ان يدخل بها فهى واحدة.
- دارقطنی ج ۴ ص ۴۴. کتاب الطلاق. عن ابن عباس ھِناتک کی جگہ ھنیئاتک نقل کیا ھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا اَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُبْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ طَاؤسٍ، اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ اَبُو الصَّهْبَآءِ، كَانَ كَثِيْرَ السُّوَالِ لِابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا، جَعَلُوْهَا وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلٰى، كَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا جَعَلُوْهَا وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ، فَلَمَّا رَاَى النَّاسَ (قَدْ) تَتَابَعُوْا فِيْهَا، قَالَ: اَجِيْزُهُنَّ عَلَيْهِمْ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

- ابوداؤد ج۲۔ص ۲۶۱ کتاب الطلاق۔ باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث۔
- السنن الکبریٰ ج۷۔ص۳۳۸۔ ۳۳۹۔ کتاب الخلع والطلاق باب من جعل الثلاث واحدة وماوردفی خلاف ذلک بَیْہَقی میں اجیزو هن علیهم هے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرحِ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ (ابوثور) فِيْ اٰخِرِيْنَ قَالُوْا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِدرِيْسَ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّيْ، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ، اَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيْدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِذَالِكَ وَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَااَرَدْتَّ اِلَّا وَاحِدَةً فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُّ اِلَّا وَاحِدَةً؟ فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ،وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ، قَالَ ابوداؤد: اوله لفظ ابراهيم، وَآخره لفظ ابن السرح.

مآخذ:

- ابوداؤد ج۲۔ص۲۶۳۔ کتاب الطلاق باب فی البتة۔ ○ السنن الکبریٰ۷۔ص ۳۴۲ کتاب الخلع والطلاق باب ماجاء فی کنایات الطلاق التی لا یقع الطلاق بها الخ ○المستدرک حاکم ج۲۔ ص۱۹۹۔۲۰۰۔ کتاب الطلاق باب الطلاق بما نوی به الطالق۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيَ الْبَتَّةَ: فَقَالَ: مَا اَرَدْتَّ بِهَا؟ قُلْتُ: وَاحِدَةً، قَالَ: وَاللّٰهِ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ! قَالَ: فَهُوَ مَا اَرَدْتَّ.

هذا حديث لا نعرفه الامن هذا الوجه.

وقد اختلف اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وغيرهم فی طلاق البتة. فروی عن عمر بن الخطاب انهٗ جعل البتة واحدة، وروی عن علی انه جعلها ثلاثا. وقال بعض اهل العلم فيه نية الرجل، ان نوی واحدة، فواحدة، وان نوی ثلاثا فثلاث، وان نوی ثنتين لم تكن الاواحدة وهو قول الثوری واهل الكوفة.وَقال مالک بن انس فی البتة: ان كان قد دخل بها فهی ثلاث تطليقات، وقال الشافعی ان نوی واحدة، فواحدة يملک الرجعة، وان نوی ثنتين فثنتين وان نوی ثلا ثا فثلاث.

مآخذ:

- ترمذی ج۱۔ ص۲۲۲ ابواب الطلاق واللعان باب فی الرجل طلق امراته البتة۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاؤدَ (العتكی) ثنا جَرِيْرُبْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِبْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند مزید واقعات

ترجمہ: نسائی میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے ڈالی ہیں۔ حضورؐ یہ سن کو غصے میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا (ایُلعَبُ بکتاب اللّٰہِ واَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ؟ ") کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جا رہا ہے حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں؟" اس حرکت پر حضورؐ کے غصے کی

عَلِی بْنِ یَزِیْدَ بْنِ رُکَانَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ جَدِّہٖ، اَنَّہٗ طَلَّقَ امْرَأَتَہُ الْبَتَّۃَ، فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

مَا اَرَدْتَّ؟ قَالَ: وَاحِدَۃً، قَالَ، آللّٰہِ، قَالَ: اَللّٰہِ قَالَ: ھُوَ عَلٰی مَا اَرَدْتَّ.

قَالَ اَبُوْدَاؤد: وھذا اصح من حدیث ابن جریج اَنَّ رُکَانَۃَ طَلَّقَ امْرَأَتَہُ ثَلَاثًا. لِاَنَّھُمْ اَھْلُ بَیْتِہٖ وَھُمْ اَعْلَمُ بِہٖ وَحَدِیْث ابن الجریج رواہ عن بعض بنی ابی رافع عن عکرمۃ عن ابن عباس.

عبداللہ بن علی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میرے دادا (رُکانہ) نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ساری صورت حال بیان کی) آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ کیا ارادہ تھا (یعنی کتنی طلاق دینے کی نیت تھی) اس نے کہا صرف ایک طلاق کی۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ اس نے کہا اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا ارادہ صرف ایک طلاق ہی کا تھا۔ ابوداؤد نے کہا ہے یہ حدیث ابن جریج کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کہ رُکانہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں۔ اس لیے کہ یہ اس کے گھر والے ہیں اور اہلِ خانہ کو زیادہ علم ہوتا ہے۔

مآخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۲۶۳. کتاب الطلاق باب فی البتۃ.
- ابن ماجہ کتاب الطلاق باب طلاق البتۃ.
- دارمی کتاب الطلاق باب ۸ فی الطلاق البتۃ.
- السنن الکبریٰ ج۷. ص۳۴۲. کتاب الخلع والطلاق باب ماجاء فی کنایات الطلاق التی لا یقع الطلاق بھا الخ. O المستدرک حاکم ج۲. ص۱۹۹. کتاب الطلاق باب الطلاق بما نویٰ بہ الطالق.
- دارقطنی ج۲. ص۳۴.
- مصنف ابنِ ابی شَیْبَۃ ج۵. ص۶۵. کتاب الطلاق باب ما قالوا فی الرجل یطلق امرأتہ البتۃ. اس نے فردھا نقل کیا ھے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیفیت دیکھ کر ایک شخص نے پوچھا کیا میں اسے قتل نہ کر دوں!؟

بانت منه بثلاث فی معصية الله تعالیٰ، وبقی تسع مأة وسبع وتسعون ظُلماً وعُدْ واناً، ان شاء الله عذّبه، وان شاء غفر له.[۲]

عبدالرزاق نے حضرت عُبادہ بن الصامت کے متعلق روایت نقل کی ہے کہ ان کے والد نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے ڈالیں انہوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا تین طلاقوں کے ذریعہ سے تو اللہ کی نافرمانی کے ساتھ وہ عورت اس سے جدا ہوگئی۔ اور ۹۹۷ ظلم اور عدوان کے طور پر باقی رہ گئیں جن پر اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔[۲]

حضرت عبداللہ بن عمر کے۔ قصّے کی جو تفصیل دارقُطنی اور ابن ابی شیبہ میں روایت ہوئی ہے اس میں ایک بات یہ ہے کہ حضورؐ نے جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو بیوی سے رجوع کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے پوچھا اگر میں اس کو تین طلاق دے دیتا تو کیا پھر بھی میں رجوع کر سکتا تھا حضورؐ نے جواب دیا (لا كانت تبين منك و كانت معصية۔) ''نہیں، وہ تجھ سے جدا ہو جاتی اور یہ فعل معصیت ہوتا۔ (ایک روایت میں آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ اذاً قد عصيت ربك وبانت منك امرأتك۔ اگر تم ایسا کرتے تو اپنے رب کی نافرمانی کرتے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہو جاتی)

تشریح: طلاق دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے کہ جونہی میاں بیوی میں کوئی جھگڑا ہوا فوراً ہی غصے میں آ کر طلاق دے ڈالی، اور نکاح کا جھٹکا اس طرح کیا کہ رجوع کی گنجائش بھی نہ چھوڑی۔ بلکہ جب بیویوں کو طلاق دینا ہو تو ان کی عدت کے

وَقَالَ الشَّافِعِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: وَطَلَّقَ رُكَانَةُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ وَهِیَ تَحْتَمِلُ وَاحِدَةً وَتَحْتَمِلُ الثَّلَاثَ فَسَأَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِيَّتِهِ وَاَحْلَفَهُ عَلَيْهَا، وَلَمْ نَعْلَمْهُ نَهیٰ اَنْ يُّطَلِّقَ الْبَتَّةَ يُرِيْدُ بِهَا ثَلَاثاً،

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دی۔ یہ اس کا احتمال بھی رکھتی ہے کہ ایک طلاق دی ہو اور تین طلاق کا بھی۔ اس لیے نبی ﷺ نے اس سے اس کی نیت کے متعلق دریافت فرمایا اور اس سے قسم لی۔ ہمیں اس کا علم نہیں کہ حضورؐ نے اسے طلاق بتہ سے منع فرمایا اس سے مراد تین طلاق تھیں۔

مآخذ:

○ السنن الکبریٰ للبَیْهَقی ج۷. ص ۳۲۹ کتاب الخلع والطلاق باب الاختیار للزوج ان لا یطلق الا واحدة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے دیا کہ جس مدخولہ عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت طلاق کے بعد تین مرتبہ حیض آنا ہے۔ اس حکم کو نگاہ میں رکھ کر دیکھا جائے تو عدت کا آغاز کرنے کے لئے طلاق دینے کی صورت لازماً یہی ہو سکتی ہے کہ عورت کو حالت حیض میں طلاق نہ دی جائے کیونکہ اس کی عدت اس حیض سے شروع نہیں ہو سکتی جس میں اسے طلاق دی گئی ہو اور اس حالت میں طلاق کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ اللہ کے حکم کے خلاف عورت کی عدت تین حیض کے بجائے چار حیض بن جائے۔ مزید برآں اس حکم کا تقاضا یہ بھی ہے کہ عورت کو اس طہر میں طلاق نہ دی جائے جس میں شوہر اس سے مباشرت کر چکا ہو، کیونکہ اس صورت میں طلاق دیتے وقت شوہر اور بیوی دونوں میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ آیا مباشرت کے نتیجے میں کوئی حمل قرار پا گیا ہے یا نہیں، اس وجہ سے عدت کا آغاز نہ اس مفروضے پر کیا جا سکتا ہے کہ یہ عدت آئندہ حیضوں کے اعتبار سے ہوگی اور نہ اس مفروضے پر کیا جا سکتا ہے کہ یہ حاملہ عورت کی عدت ہوگی۔ پس یہ حکم بیک وقت دو باتوں کا مقتضی ہے۔ ایک یہ کہ حیض کی حالت میں طلاق نہ دی جائے۔ دوسرے یہ کہ طلاق یا تو اس طہر میں دی جائے جس میں مباشرت نہ کی گئی ہو، یا پھر اس حالت میں دی جائے جب کہ عورت کا حاملہ ہونا معلوم ہو۔ غور کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ طلاق پر یہ قیدیں لگانے میں بہت بڑی مصلحتیں ہیں۔ حیض کی حالت میں طلاق نہ دینے کی مصلحت یہ ہے کہ یہ وہ حالت ہوتی ہے جس میں عورت اور مرد کے درمیان مباشرت ممنوع ہونے کی وجہ سے ایک طرح کا بعد پیدا ہو جاتا ہے اور طبی حیثیت سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ اس حالت میں عورت کا مزاج معمول پر نہیں رہتا۔ اس لئے اگر اس وقت دونوں کے درمیان کوئی جھگڑا ہو جائے تو عورت اور مرد دونوں اسے رفع کرنے کے معاملہ میں ایک حد تک بے بس ہوتے ہیں اور جھگڑے سے طلاق تک نوبت پہنچانے کے بجائے اگر عورت کے حیض سے فارغ ہونے تک انتظار کر لیا جائے تو اس امر کا کافی امکان ہوتا ہے کہ عورت کا مزاج بھی معمول پر آ جائے اور دونوں کے درمیان فطرت نے جو طبعی کشش رکھی ہے وہ بھی اپنا کام کر کے دونوں کو پھر سے جوڑ دے۔ اسی طرح جس طہر میں مباشرت کی جا چکی ہو اس میں طلاق کے ممنوع ہونے کی مصلحت یہ ہے کہ اس زمانے میں اگر حمل قرار پا جائے تو مرد اور عورت دونوں میں سے کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ وقت طلاق دینے کے لئے موزوں نہیں ہے۔ حمل کا علم ہو جانے کی صورت میں تو مرد بھی دس مرتبہ سوچے گا کہ جس عورت کے پیٹ میں اس کا بچہ پرورش پا رہا ہے اسے طلاق دے یا نہ دے، اور عورت بھی اپنے اور اپنے بچے کے مستقبل کا خیال کر کے شوہر کی ناراضی کے اسباب دور کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ لیکن اندھیرے میں بے سوچے سمجھے تیر چلا بیٹھنے کے بعد اگر معلوم ہو کہ حمل قرار پا چکا تھا، تو دونوں کو پچھتانا پڑے گا۔

یہ باتیں ان مدخولہ عورتوں کے بارے میں تھیں جن کو حیض آتا ہو اور جن کے حاملہ ہونے کا امکان ہو۔ دوسری بات جو احادیث بالا سے واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بیک وقت تین طلاق دے کر ہمیشہ کی علیحدگی کے لئے طلاق نہ دے بیٹھو بلکہ ایک یا حد سے حد دو طلاقیں دے کر عدت تک انتظار کرو تا کہ اس مدت میں ہر وقت تمہارے لیے رجوع کی گنجائش باقی رہے۔ یہ حکم ان مدخولہ عورتوں کے معاملے میں بھی مفید ہے جن کو حیض آتا ہو اور ان کے معاملہ میں بھی مفید ہے جن کو حیض آنا بند ہو گیا ہو، یا جنہیں حیض آنا شروع نہ ہوا ہو۔ یا جن کا طلاق کے وقت حاملہ ہونا معلوم ہو۔ اس حکم کی پیروی کی جائے تو کسی شخص کو بھی طلاق دے کر پچھتانا نہ پڑے، کیونکہ اس طرح طلاق دینے سے عدت کے اندر رجوع بھی ہو سکتا ہے اور عدت گزر جانے کے بعد بھی یہ ممکن رہتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ سابق میاں بیوی پھر باہم رشتہ جوڑنا چاہیں تو از سرِ نو نکاح کر لیں۔

ابن عباسؓ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''طلاق حیض کی حالت میں نہ دے، اور نہ اس طہر میں دے جس کے اندر شوہر مباشرت کر چکا ہو بلکہ اسے چھوڑے رکھے یہاں تک کہ حیض سے فارغ ہو کر وہ طاہر ہو جائے۔ پھر اسے ایک طلاق دے دے۔ اس صورت میں اگر وہ رجوع نہ بھی کرے اور عدت گزر جائے تو وہ صرف ایک ہی طلاق سے جدا ہوگی'' (ابن جریر) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ''عدت والی طلاق یہ ہے کہ طہر کی حالت میں مباشرت کئے بغیر طلاق دی جائے۔ عکرمہ اس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ ''طلاق اس حالت میں دے کہ عورت کا حاملہ ہونا معلوم ہو اور اس حالت میں نہ دے کہ وہ اس سے مباشرت کر چکا ہو اور کچھ پتہ نہ ہو کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے یا نہیں'' (ابن کثیر) حضرت حسن بصری اور ابن سیرین دونوں کہتے ہیں کہ طہر کی حالت میں مباشرت کئے بغیر طلاق دی جائے یا پھر اس حالت میں دی جائے جبکہ حمل ظاہر ہو چکا ہو (ابن جریر)

صحابہ کرام سے اس بارے میں جو فتاویٰ منقول ہیں وہ بھی حضورؐ کے مندرجہ بالا ارشادات سے مطابقت رکھتے ہیں۔ مؤطا میں ہے کہ ایک شخص نے آ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں دے ڈالی ہیں۔ ابن مسعودؓ نے پوچھا پھر اس پر تمہیں کیا فتویٰ دیا گیا'' اس نے عرض کیا ''مجھ سے کہا گیا ہے کہ عورت مجھ سے جدا ہوگئی'' آپ نے فرمایا صدقوا، هو مثل ما يقولون، ''لوگوں نے سچ کہا، مسئلہ یہی ہے کہ جو وہ بیان کرتے ہیں''۔ عبدالرزاق نے علقمہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے ابن مسعودؓ سے کہا میں نے اپنی بیوی کو ۹۹ طلاقیں دے ڈالی ہیں۔ انہوں نے فرمایا ''ثلاث بينها وسائرهن عدوان'' تین طلاقیں اسے جدا کرتی ہیں اور باقی سب زیادتیاں ہیں'' وکیع بن الجراح نے اپنی سنن میں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا یہ مسلک نقل کیا ہے۔ حضرت عثمانؓ سے ایک شخص نے آ کر عرض کیا کہ میں اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے بیٹھا ہوں انہوں نے فرمایا بانت منك بثلاث ''وہ تین طلاقوں سے تجھ سے جدا ہوگئی''۔ ایسا ہی واقعہ حضرت علیؓ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے جواب دیا ''بانت منك بثلاث واقسم سائرهن على نسائك. ''تین طلاقوں سے تو وہ تجھ سے جدا ہوگئی، باقی طلاقوں کو اپنی دوسری عورتوں پر تقسیم کرتا پھر۔'' ابوداؤد اور ابن جریر نے تھوڑے لفظی فرق کے ساتھ مجاہد کی روایت نقل کی ہے کہ وہ ابن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں۔ ابن عباس سن کر خاموش رہے، حتیٰ کہ میں نے خیال کیا شاید یہ اس کی بیوی کو اس کی طرف پلٹا دینے والے ہیں پھر انہوں نے فرمایا ''تم میں سے ایک شخص پہلے طلاق دینے میں حماقت کا ارتکاب کر گزرتا ہے، اس کے بعد آ کر کہتا ہے یا ابن عباس یا ابن عباس۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ پیدا کر دے گا اور تو نے اللہ سے تقویٰ نہیں کیا۔ اب میں تیرے لئے کوئی راستہ نہیں پاتا۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی'' ایک اور روایت جسے مؤطا اور تفسیر ابن جریر میں کچھ لفظی فرق کے ساتھ مجاہد ہی سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دیں۔ پھر ابن عباس سے مسئلہ پوچھا انہوں نے جواب دیا ''تین طلاقوں سے تو وہ تجھ سے جدا ہوگئی، باقی ۹۷ سے تو نے اللہ کی آیات کو کھیل بنایا'' یہ مؤطا کے الفاظ ہیں۔ ابن جریر میں ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عباس کے جواب کے الفاظ یہ ہیں تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی اور تو نے اللہ کا خوف نہیں کیا کہ وہ تیرے لئے اس مشکل سے نکلنے کا راستہ پیدا کرتا" امام طحاوی نے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص ابن عباسؓ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ان عمک عصی اللّٰہ فأثم واطاع الشیطان فلم یجعل له مخرجاً. تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی اور گناہ کا ارتکاب کیا اور شیطان کی پیروی کی۔ اللہ نے اس کے لئے اس مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں رکھا ہے۔" ابوداؤد اور مؤطا میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو خلوت سے پہلے تین طلاقیں دے دیں، پھر اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہا اور فتویٰ پوچھنے نکلا۔ حدیث کے راوی محمد بن ایاس بن بکیر کہتے ہیں کہ میں اس کے ساتھ ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے پاس گیا دونوں کا جواب یہ تھا انک ارسلت ماکان من یدک ما کان میں فضل. "تیرے لئے جو گنجائش تھی تو نے اسے اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ زمخشری نے کشاف میں بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جو شخص بھی ایسا آتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہوں اسے وہ مارتے تھے اور اس کی طلاقوں کو نافذ کر دیتے تھے۔ سعید بن منصور نے یہی بات صحیح سند کے ساتھ حضرت انس کی روایت سے نقل کی ہے۔ اس معاملہ میں صحابہ کرام کی عام رائے جسے ابن ابی شیبہ اور امام محمد نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، یہ تھی کہ ان الصحابة، رضی اللہ عنہم کانوا یستحبون ان یطلقها واحدة ثم یترکها حتیٰ تحیض ثلاثة حیض. "صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آدمی بیوی کو صرف ایک طلاق دے دے اور اس کو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ اسے تین حیض آ جائیں۔" یہ ابن ابی شیبہ کے الفاظ ہیں اور امام محمد کے الفاظ یہ ہیں: "کانوا یستحبون ان لاتزیدوا فی الطلاق علی واحدة حتی تنقضی العدة" ان کو پسند یہ طریقہ تھا کہ طلاق کے معاملہ میں ایک سے زیادہ نہ بڑھیں یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔"

فقہاءِ اسلام کے نزدیک طلاق کی قسمیں

ان احادیث و آثار کی مدد سے فقہاء اسلام نے جو مفصل قانون مرتب کیا ہے اسے ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

حنفیہ طلاق کی تین قسمیں قرار دیتے ہیں: احسن، حَسن اور بدعی۔ احسن طلاق یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو ایسے طہر میں جس کے اندر اس نے مجامعت نہ کی ہو، صرف ایک طلاق دے کر عدت گزر جانے دے۔ حَسن یہ ہے کہ ہر طہر میں ایک ایک طلاق دے۔ اس صورت میں تین طہروں میں تین طلاق دینا بھی سنت کے خلاف نہیں ہے۔ اگرچہ بہتر یہی ہے کہ ایک ہی طلاق دے کر عدت گزر جانے دی جائے۔ اور طلاق بدعت یہ ہے کہ آدمی بیک وقت تین طلاق دے دے، یا ایک ہی طہر کی اندر الگ الگ اوقات میں تین طلاق دے، یا حیض کی حالت میں طلاق دے، یا ایسے طہر میں طلاق دے جس میں وہ مباشرت کر چکا ہو۔ ان میں سے جو فعل بھی وہ کرے گا گناہ گار ہوگا۔ یہ تو ہے حکم ایسی مدخولہ عورت کا جسے حیض آتا ہو۔ رہی غیر مدخولہ عورت تو اسے سنت کے مطابق طہر اور حیض دونوں حالتوں میں طلاق دی جا سکتی ہے اور اگر عورت ایسی مدخولہ ہو جسے حیض آنا بند ہو گیا ہو یا ابھی آنا شروع ہی نہ ہوا ہو تو اسے مباشرت کے بعد بھی طلاق دی جا سکتی ہے، کیونکہ اس کے حاملہ ہونے کا امکان نہیں ہے اور اگر عورت حاملہ ہو تو اسے مباشرت کے بعد بھی طلاق دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس کا حاملہ ہونا پہلے ہی معلوم ہے۔ لیکن ان تینوں قسم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کو سنت کے مطابق طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک مہینہ بعد طلاق دی جائے اور احسن یہ ہے کہ صرف ایک طلاق دے کر عدت گزر جانے دی جائے (ہدایہ، فتح القدیر، احکام القرآن للجصاص، عمدۃ القاری)

امام مالکؒ کے نزدیک بھی طلاق کی تین قسمیں ہیں سنی، بدعی مکروہ، اور بدعی حرام۔ سنت کے مطابق طلاق یہ ہے کہ مدخولہ عورت کو جسے حیض آتا ہو طہر کی حالت میں مباشرت کئے بغیر صرف ایک طلاق دے کر عدت گزر جانے دی جائے۔ بدعی مکروہ یہ ہے کہ ایسے طہر کی حالت میں طلاق دی جائے جس میں آدمی مباشرت کر چکا ہو، یا مباشرت کیے بغیر ایک طہر میں ایک سے زیادہ طلاقیں دے ڈالی جائیں یا عدت کے اندر الگ الگ طہروں میں تین طلاقیں دی جائیں یا بیک وقت تین طلاقیں دے ڈالی جائیں اور بدعی حرام یہ ہے کہ حیض کی حالت میں طلاق دی جائے (حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر۔ احکام القرآن الابن العربی)

امام احمد بن حنبلؒ کا معتبر مذہب یہ ہے جس پر جمہور حنابلہ کا اتفاق ہے: مدخولہ عورت کو حیض آتا ہو اسے سنت کے مطابق طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ طہر کی حالت میں مباشرت کئے بغیر اسے طلاق دی جائے پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔ لیکن اگر اسے تین طہروں میں تین الگ الگ طلاقیں دی جائیں یا ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دے دی جائیں، یا بیک وقت تین طلاقیں دے ڈالی جائیں یا حیض کی حالت میں طلاق دی جائے، یا ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں مباشرت کی گئی ہو اور عورت کا حاملہ ہونا ظاہر نہ ہو، تو یہ سب طلاق بدعت اور حرام ہیں۔ لیکن اگر عورت غیر مدخولہ ہو یا ایسی مدخولہ ہو جسے حیض آنا بند ہو گیا ہو، یا ابھی حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو، یا حاملہ ہو تو اس کے معاملے میں نہ وقت کے لحاظ سے سنت بدعت کا کوئی فرق ہے نہ تعداد کے لحاظ سے۔ (الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف علی مذہب احمد بن حنبلؒ)

امام شافعی کے نزدیک طلاق کے معاملہ میں سنت اور بدعت کا فرق صرف وقت کے لحاظ سے ہے نہ کہ تعداد کے لحاظ سے۔ یعنی مدخولہ عورت جس کو حیض آتا ہو، اسے حیض کی حالت میں طلاق دینا، یا جو حاملہ ہو سکتی ہو اسے ایسے طہر میں طلاق دینا جس میں مباشرت کی جا چکی ہو اور عورت کا حاملہ ہونا ظاہر نہ ہوا ہو، بدعت اور حرام ہے۔ رہی طلاقوں کی تعداد، تو خواہ بیک وقت تین طلاقیں دی جائیں، یا ایک ہی طہر میں دی جائیں، یا الگ الگ طہروں میں دی جائیں، بہر حال یہ سنت کے خلاف نہیں ہے۔ اور غیر مدخولہ عورت، یا ایسی عورت جسے حیض آنا بند ہو گیا ہو، یا حیض آیا ہی نہ ہو، یا جس کا حاملہ ہونا ظاہر ہو چکا ہو، اس کے معاملہ میں سنت بدعت کا کوئی فرق نہیں ہے۔ (مغنی المحتاج)

تخریج

۱: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَحْمُوْدَ بْنَ لَبِيْدٍ، قَالَ: أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعاً، فَقَامَ غَضْبَاناً ثُمَّ قَالَ: أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَاَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَظْهُرِكُم حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَقْتُلُهٗ.

ماخذ:

○ نسائی ج۶ ص ۱۴۲ کتاب الطلاق، الثلاث المجموعة ومافیه من التغلیظ.

۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ اَلْفاً: فَقَالَ: یَکْفِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ ثَلَاثٌ، وَتَدَعُ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعِیْنَ.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے ڈالیں ابن عباس نے جواب دیا کہ تجھے تین طلاقیں ہی کافی تھیں اور باقی ۹۹۷ رائیگاں گئیں۔

ماخذ:

○ دارقطنی ج۴. ص ۱۲. کتاب الطلاق.

○ السنن الکبریٰ ج۷. ص۳۳۷. کتاب الخلع والطلاق باب من جعل الثلاث واحدة وماورد فی ذٰلک.

○ المصنف عبد الرزاق ج۶. ص۳۹۷. کتاب الطلاق باب المطلق ثلاثا.

عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ: قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، فَقَالَ: اِنِّیْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِیْ اَلْفاً، قَالَ عَلِیٌّ: یَحْرُمُهَا عَلَیْکَ ثَلَاثٌ، وَسَائِرُهُنَّ اَقْسِمْهُنَّ بَیْنَ نِسَائِکَ.

حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علیؓ بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ تین طلاقوں نے اس عورت کو تم پر حرام کر دیا ہے اور بقیہ کو میں تمہاری بیویوں پر تقسیم کرتا ہوں۔ (یا باقی کو تو اپنی بیویوں میں تقسیم کرتا رہ)

ماخذ:

○ دارقطنی ج۴. ص ۲۱. کتاب الطلاق.

○ السنن الکبریٰ ج۷. ص۳۳۵. کتاب الخلع والطلاق باب ماجاء فی امضاء الطلاق الثلاث وان کن مجموعات.

○ مصنف ابنِ ابی شَیْبَة ج۵. ص۱۳. کتاب الطلاق فی الرجل یطلق امرأته مائة او الفاً فی قول واحد.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ اَبَاهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَّهُ اَلْفَ تَطْلِيْقَةٍ، فَانْطَلَقَ عُبَادَةُ، فَسَاَلَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلاَةُ وَالسَّلَامُ: بَانَتْ بِثَلاثٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَبَقِيَ تِسْعُمِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ عُدْوَانٌ وَظُلْمٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَذَّبَهُ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُ.

عبادہ بن صامت کا بیان ہے کہ اس کے والد نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے ڈالیں۔ عبادہ چلے اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی نافرمانی کا ارتکاب کرتے ہوئے وہ تین طلاقوں سے تجھ سے جدا ہوگئی اور ۹۹۷ ظلم و زیادتی ہیں اب اگر اللہ چاہے تو اس کی اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

ماخذ:

○ المصنف عبد الرزاق بحواله روح المعانی جز ۲۸ ص ۱۱۳ . سورة الطلاق.

المصنف کے اصل نسخہ میں روایت کا متن:

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَ بْنُ الْعَلاَءِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْعَجَلِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ دَاؤدَ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ، قَالَ:

طَلَّقَ جَدِّيْ امْرَأَةً لَّهُ اَلْفَ تَطْلِيْقَةٍ فَانْطَلَقَ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اتَّقَى اللّٰهَ جَدُّكَ، اَمَّا ثَلاثٌ فَلَهُ وَاَمَّا تِسْعُ مِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فَعُدْوَانٌ وَظُلْمٌ،اِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُ.

عبادہ بن صامت نے بتایا کہ ان کے دادا نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے ڈالیں۔ میرے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ نے بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا کیا تیرے دادا کو خدا کا خوف نہ ہوا تین طلاقوں کی گنجائش تو اس کے لیے تھی باقی ۹۹۷ ظلم و زیادتی ہے اگر اللہ چاہے تو اسے سزا دے اور اگر چاہے تو معاف فرمادے۔

ماخذ:

○ المصنف ج٦. ص٣٩٣. کتاب الطلاق باب المطلق ثلاثا. ابراهيم بن عبيد الله، ضعيف ذكره ابن حجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

في اللسان.

- مجمع الزوائد ج۴. ص۳۳۸. کتاب الطلاق باب فیمن طلق اکثر من ثلاث.
- سنن دارقطنی نے اس کا متن مندرجہ ذیل نقل کیا ھے.

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَادَةَ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: طَلَّقَ بَعْضُ اٰبَائِيْ امْرَأَتَهُ اَلْفاً، فَانْطَلَقَ بَنُوْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَانَا طَلَّقَ اُمَّنَا اَلْفاً، فَهَلْ لَهُ مِنْ مَّخْرَجٍ؟ فَقَالَ: اِنَّ اَبَاكُمْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلْ لَهُ مِنْ اَمْرِهِ مَخْرَجاً، بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ عَلٰى غَيْرِ السُّنَّةِ، وَتِسْعُمِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اِثْمٌ فِيْ عُنُقِهِ.

عبادہ بن صامت سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میرے کسی بزرگ نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دیں، اس کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کی خدمت جا پہنچے اور عرض کیا اے رسول خدا ہمارے باپ نے ہماری ماں کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں کیا اب اس کے لیے اس مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے۔ آپ نے فرمایا تمہارے باپ نے خدا کا خوف بھی نہ کیا کہ وہ اس کے معاملہ میں کوئی راستہ نکالتا۔ تین طلاقوں سے تو وہ جدا ہوگئی مگر غیر مسنون طریقہ سے اور باقی ۹۹۷ بطور گناہ اس کی گردن پر ہے۔

رواته مجهولون وضعفا الاشيخنا وابن عبد الباقي.

ماخذ:

- دارقطنی ج۴. ص ۲۰.
- مجمع الزوائد ج۴. ص۳۳۸.

عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ اَلْفاً، قَالَ: اَمَّا ثَلَاثٌ فَتَحْرُمُ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ، وَبَقِيَّتُهُنَّ وِزْرٌ اتَّخَذْتَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا.

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے ڈالی ہیں ابن عباس نے جواب دیا کہ تین طلاقوں کی وجہ سے تو تیری بیوی تجھ پر حرام ہوگئی ہے اور باقی گناہ کا بوجھ۔ تو نے اللہ کے احکام کا مذاق اڑایا ہے [اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے]۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلالہ

(سازشی نکاح)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی تین طلاقیں دے دیں، پھر اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، اور اس دوسرے شوہر کے ساتھ اس کی خلوت بھی ہوئی مگر مباشرت نہیں ہوئی۔ پھر اس نے اسے طلاق دے دی، اب کیا اس عورت کا اپنے سابق شوہر سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے؟ حضورؐ نے جواب دیا: (لا حتی

ماخذ:

- دارقطنی ج۴. ص ۱۴ کتاب الطلاق.
- المصنف عبد الرزاق ج٦. ص٣٩٨. کتاب الطلاق باب المطلق ثلاثا.

ایک روایت میں ہے کہ

فَقَالَ سَعِيْدٌ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً فَقَالَ: ثَلَاثٌ تَحْرُمُ عَلَيْکَ امْرَأَتُکَ سَائِرُهُنَّ وِزْرٌ اتَّخَذْتَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُواً.

سعید کہتے ہیں کہ ابن عباس سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی تھیں فرمایا تین طلاقوں نے تو تجھ پر اسے حرام کر دیا ہے اور باقی گناہ ہیں اس لیے کہ تو نے آیات الٰہی کو مذاق بنایا تھا۔

ماخذ:

- دارقطنی ج۴. ص ۱۲. کتاب الطلاق.
- مؤطا امام مالک کتاب الطلاق باب ماجاء فی البتة.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً، قَالَ: عَصَيْتَ رَبَّکَ وَفَارَقْتِ امْرَأَتُکَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلُ لَکَ مَخْرَجاً.

ابن عباس سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جن نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے ڈالی تھیں ابن عباس نے جواب دیا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمائی کی ہے تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔ تو نے خدا خوفی سے کام نہیں لیا کہ اللہ تعالےٰ تیرے لیے کوئی راستہ پیدا فرماتا۔

ماخذ:

- دارقطنی ج۴. ص ۱۲. ۱۳ کتاب الطلاق.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۷. ص۳۳۷. کتاب الخلع والطلاق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یذوق الآخر من عُسیلتھا ماذاق الاوّل) ''نہیں جب تک کہ دوسرا شوہر اس سے اسی طرح لطف اندوز نہ ہو چکا ہو جس طرح پہلا شوہر ہوا تھا۔''

تشریح: نبی علیہ نے صاف تصریح فرمادی ہے۔ کہ تحلیل کے لئے محض نکاحِ تزویج کافی نہیں ہے۔ بلکہ عورت اس وقت تک پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہوسکتی جب تک کہ دوسرا شوہر اس سے لطفِ صحبت حاصل نہ کرلے۔

(حقوق الزوجین ص ۵۷۔ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء)

ایک دوسرے مقام پر مولانا لکھتے ہیں۔

احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص محض اپنی مطلقہ بیوی کو اپنے لئے حلال کرنے کی خاطر کسی سے سازش کے طور پر اس کا نکاح کرائے اور پہلے سے یہ طے کرے کہ وہ نکاح کے بعد اسے طلاق دے دے گا تو یہ سراسر ایک ناجائز فعل ہے۔ ایسا نکاح نکاح نہ ہوگا، بلکہ محض ایک بدکاری ہوگی اور ایسے سازشی نکاح وطلاق سے عورت ہرگز اپنے سابق شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی۔ (تفہیم القرآن ج ۱ ص ۱۷۷۔ البقرہ حاشیہ ۲۵۳)

لعن اللّٰہ المحلل و المحلل لہ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (لعن اللّٰہ المحلل و المحلل لہ) اللہ نے تحلیل کرنے والے اور تحلیل کرانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے (ترمذی، نسائی)[2]

کرائے کا سانڈ

الاخبر کم بالتیس المستعار؟ ھو المحلل لعن اللّٰہ المحلل و المحلل لہ.

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کرائے کا سانڈ کون ہوتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں فرمایا، وہ تحلیل کرنے والا ہے۔ خدا کی لعنت ہے تحلیل کرنے والے پر بھی اور اس شخص پر بھی جس کے لئے تحلیل کی جائے[3] (ابن ماجہ۔ دار قطنی)

تشریح: گویا کہ سازشی نکاح، جس میں پہلے سے یہ طے شدہ ہو کہ عورت کو سابق شوہر کے لئے حلال کرنے کی

عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: جَآءَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنِّیْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِیْ مِائَةً، قَالَ: بَانَتْ مِنْکَ بِثَلاثٍ وَسَائِرُهُنَّ مَعْصِيَةٌ.

علقمہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابن عباس کی خدمت میں آیا اور بولا کہ میں نے اپنی اہلیہ کو سوطلاقیں دے ڈالی ہیں۔ جواب میں ابن عباس نے فرمایا تین طلاقوں کی وجہ سے وہ تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی معصیت ہیں۔

ایک دوسری روایت میں، جوانہی سے مروی ہے منقول ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاطر ایک آدمی اس سے نکاح کرے گا اور مباشرت کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے گا۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ نکاح فاسد ہے، اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس سے تحلیل تو ہو جائے گا، مگر یہ فعل مکروہ تحریمی ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۵ ص ۵۶۳ ۔ الطلاق حاشیہ ۱)

جو شخص اپنی مطلقہ عورت کو اپنے لئے حلال کرنے کی خاطر کسی سے اس کا نکاح کرائے اور جو اس غرض سے نکاح کرے اور دونوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے، اور ایسے شخص کو آپ تیس مستعار (کرائے کے سانڈ) سے تشبیہ دیتے ہیں۔ فی الواقع اس طرح کے نکاح اور زنا میں کوئی فرق نہیں ہے۔ حیرت ان علماء پر ہوتی ہے جو اس صریح حرام اور نہایت شنیع اور شرمناک حیلے کا فتویٰ لوگوں کو دیتے ہیں۔

(حقوق الزوجین ص ۵۷۔۵۸ ۔ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء)

قَالَ: بَانَتْ بِثَلَاثٍ وَسَائِرُ ذٰلِکَ عُدْوَانٌ.

مآخذ:

- السنن الکبرٰی للبَیْهقی ج۷. ص ۳۳۲. کتاب الخلع والطلاق باب الاختیار الزوج ان لا یطلق الا واحدة.
- مصنف ابنِ ابی شَیْبَة ج۵. ص ۱۲ . کتاب الطلاق باب فی الرجل یطلق امرأته مائة او الفاً فی قول واحد.

تخریج

۱ : عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ (یعنی ثلاثا) فَتَزَوَّجَتْ زَوْجاً غَيْرَهُ، فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَیْ يُوَاقِعَهَا، أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ؟ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَذُوْقَ عُسَيْلَةَ الْاٰخِرِ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا

مآخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص ۲۹۴. کتاب الطلاق باب المبتوته لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح غیره. ○ ترمذی ابواب النکاح ج ۱. ص ۲۱۳، باب ماجاء فیمن یطلق امرأته ثلاثا فیتزوجها آخر فیطلقها قبل ان یدخل بها. حدیث عائشه حدیث حسن صحیح. ○ مسند احمد ج۶. ص ۴۲. عن عائشةؓ. ○ ابنِ کثیر ج ۱. ص ۲۷۸ عن عائشةؓ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا، فَتَرْجِعُ اِلٰى زَوْجِهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اْلاوَّلِ؟ قَالَ: لاَ، حَتّٰی تَذُوْقَ الْعُسَیْلَة.

مآخذ:

O نسائی کتاب النکاح ج٦. ص١٤٩. باب١ حلال المطلقة ثلاثا والنکاح الذی یحلها به. Oابن ماجه کتاب النکاح باب الرجل یطلق امرأته ثلاثا فتزوج فیطلقها قبل ان یدخل بها، اترجع الی الاول.

عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّها سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّهَا هَلْ یَصْلُحُ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ اَنْ یَتَزَوَّجَهَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لاَ، حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَهَا.

مآخذ:

O مؤطا امام مالک ج٢. ص٧. کتاب النکاح نکاح المُحَلِّل وما اشبه. O ابن کثیر ج١ ص٢٧٨.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا، فَتَزَوَّجَتْ، فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ؟ قَالَ: لاَ حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَهَا کَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ.

مآخذ:

O بخاری ج٢. ص٧٩١ کتاب الطلاق، باب من اجاز طلاق الثلاث لقول اللّٰه تعالیٰ الطلاق مرتان الخ.
O مسلم ج١ ص٤٦٣ کتاب النکاح باب لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها حتی تنکح زوجا غیره ویطاء هاثم یفارقها وتنقضی عدتها. Oالسنن الکبریٰ ج٧. ص٣٢٩. کتاب الخلع والطلاق باب الاختیار للزوج ان لا یطلق الا واحدة. Oابن کثیر ج١ ص٢٨٧ O کنز العمال ج٩. ص٦٥٧.

مسلم میں روایت کے الفاظ

عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ یَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ، فَیُطَلِّقُهَا، فَتَزَوَّجَ رَجُلاً آخَرَ، فَیُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِهَا أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ؟ قَالَ: لاَ، حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَهَا ایک روایت میں ھے. لاَحَتّٰی یَذُوْقَ الْاٰخَرُ من عُسَیْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ.

مسند احمد ج٦ ص١٩٣۔ عن عائشہ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِیَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ، فَیُغْلَقُ الْبَابُ وَیُرْخی السِّتْرُ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِهَا هَلْ تَحِلُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلاَوَّلِ، قَالَ: لاَ، حَتّٰی یَذُوْقَ الْعُسَیْلَةَ.

مآخذ:

- مسند احمد ج۲. ص۲۵. ۶۲. ۸۵ عن ابن عمرؓ مسند احمد ج۳. ص۲۸۴ پر حضرت انسؓ سے مروی روایت کے آخر میں ھے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لاَ، حَتّٰی یَکُوْنَ الْاٰخَرُ قَدْ ذَاقَ مِنْ عُسَیْلَتِھَا وَذَاقَتْ مِنْ عُسَیْلَتِہٖ.

مآخذ:

- مسند احمد ج۶. ۹۶ عن عائشةؓ.
- مصنف ابن ابی شَیْبه ج۲/۴. ص۲۷۵ . عن ابن عمرؓ.
- نَسائی کتاب النکاح ج۶. ص۱۴۹ . باب احلال المطلقة ثلاثا والنکاح الذی یحلها به.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثاً لاَ تَحِلُّ لِزَوْجِھَا الْاَوَّلِ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجاً غَیْرَہٗ وَیُخَالِطَھَا وَیَذُوْقَ مِنْ عُسَیْلَتِھَا

مآخذ:

- الطَبرانی وابویَعلیٰ بحواله مجمع الزوائد ج۴. ص۳۴۰. کتاب الطلاق باب متی تحل المبتوتة.
- مصنف ابن ابی شیبه ج۲/۴ ث۲۷۵ عن ابن عمرؓ.

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ کَانَتْ تَحْتَہٗ امْرَأَةٌ فَطَلَّقَھَا ثَلاَثاً، فَتَزَوَّجَھَا بَعْدَہٗ رَجُلٌ فَطَلَّقَھَا قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بِھَا، أَتَحِلُّ لِزَوْجِھَاالْاَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لاَ، حَتّٰی یَذُوْقَ الْاٰخَرُ مَاذَاقَ الْاَوَّلُ مِنْ عُسَیْلَتِھَا وَذَاقَتْ مِنْ عُسَیْلَتِہٖ.

مآخذ:

- مسند احمد ج۳.ص۲۸۴. عن انس البزار ابو یَعلیٰ بحواله مجمع الزوائد ج۴ ص۳۵۰.
- مصنف ابن ابی شَیبه ج۲/۴ ص۲۷۵. عن انس.

۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، ثنا زُھَیْرٌ، حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِسْمَاعِیْلُ: وَاُرَاہُ قَدْ رَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ.

مآخذ:

○ ابوداؤد کتاب النکاح باب فی التحلیل.○ترمذی ابواب النکاح باب ماجاء فی المحلل والمحلل لہ.

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ.

ھذا حدیث حسن صحیح. وقدروی ھذا الحدیث عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من غیروجہ. والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم منھم عمرؓ بن الخطاب وعثمانؓ بن عفّان وعبدؓ اللّٰہ ابن عمرؓ وغیرھم وھو قول الفقھاء من التابعین وبہ یقول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق.

○ نسائی کتاب النکاح ج۶. ص ۱۴۹ باب إحلال المطلقة ثلاثا ومافیہ من التغلیظ. عن عبدؓ اللّٰہ بن مسعود.

○ ابنِ ماجہ کتاب النکاح باب المحلّل والمحلل لہ. عن عقبة بن عامرؓ.

○ دارمی کتاب النکاح باب ۵۳ فی النھی عن التحلیل. عن عبد اللّٰہؓ بن مسعود.

○ السنن الکبریٰ ج۷.ص۲۰۸. کتاب النکاح باب ماجاء فی نکاح المحلل. عن ابن مسعودؓ وعلیؓ.

○ المصنف عبد الرزاق ج۶. ص ۲۶۹.عن عبد اللّٰہ بنؓ مسعود اور علیؓ.

○ المستدرک حاکم ج۲.ص۱۹۹ .کتاب الطلاق باب لعن اللّٰہ المحلل والمحلل لہ.عن عقبہؓبن عامر.

○ مجمع الزوائد ج۴. ص۲۶۷.عن ابی ھریرةؓ.

○ مسند احمد ج۱.ص۴۴۸.۴۵۰.۴۵۱.۴۶۲ عبد اللّٰہ بنؓ مسعود.

○ مسند احمد ج۱. ص۸۳.۸۷.۸۸.۹۳.۱۰۷.۱۲۱.۱۳۳.۱۵۰.۱۴۸.عن علیؓ ج۲.۳۲۲.

○ کنز العمال ج۹. ص۶۵۷. حدیث نمبر ۲۷۸۴۸ باب التحلیل.

۳: حَدَّثَنَا یَحْیٰ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحِ الْمِصْرِیُّ. ثنا اَبِیْ، قَالَ سَمِعْتُ اللَّیْثَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ: قَالَ لِیْ اَبُوْ مُصْعَبٍ مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ، قَالَ عُقْبَۃُبْنُ عَامِرٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالتَّیْسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوْا:بَلٰی! یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: ھُوَ الْمُحَلِّلُ، لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ.

مآخذ:

○ ابنِ ماجہ کتاب النکاح، باب المحلل والمحلل لہ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- دارقطنی ج۴. ص ۲۵۱. کتاب النکاح حدیث نمبر ۲۸.
- فی الزوئد: فی اسناده مشرح بن هاعان، ذکره ابن حبان فی الثقات، وقال یخطئی ویخالف، وذکره فی الضعفاء وقال: یروی عن عقبة بن عامر منا کیر لایتابع علیه والصواب ترک ماانفردبه. وقال ابن یونس کان فی جیش الحجاج الذین رموا الکعبة بالمنجنیق. وقال احمد: معروف، وقال ابن معین والذهبی: ثقة، ویحیٰی بن عثمان بن صالح، قال عبد الرحمٰن بن ابی حاتم، تکلموا فیه. وقال ابو یونس: کان حافظا للحدیث، وحدث بما لم یکن یوجد عند غیرہٗ.
- ابن ماجه کتاب النکاح باب المحلل والمحلل له کے تحت
- دارقطنی ج.۴.ص ۲۵۱ کتاب النکاح عن عقبہؓ بن عامر. دارقطنی میں لَعَنَ اللّٰهُ الْمحلّل وَالْمُحَلّل لَہٗ ہے.
- المستدرک للحاکم ج۲.ص ۱۹۹. کتاب النکاح باب لعن الله المحلل والمحلل له. عقبہؓ بن عامر جهنی هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه.حاکم نے مشرح بن هاعان یحدث عن عقبه بن عامر بیان کر کے کہا ہے. هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه.
- السنن الکبریٰ ج۷.ص۲۰۸. کتاب النکاح باب ماجآء فی نکاح المحلل. عن عقبةؓ بن عامر.
- کنز العمال ج۹. ص۶۵۷ .حدیث نمبر ۲۷۸۴۹.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۲

عدت اور نان نفقہ

عدت کہاں گزاری جائے

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ کی بہن فُرَیعہ بنت مالک کے شوہر جب قتل کر دیئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ شوہر کے گھر ہی میں عدت گزاریں۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

نان نفقہ

(حضورؐ نے فرمایا) **لیس للحامل المتوفی عنها زوجها نفقة**

ترجمہ: دارقطنی کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ''بیوہ حاملہ کے لئے کوئی نفقہ نہیں ہے''

تشریح: اس معاملے میں کہ اگر حاملہ کا شوہر مر جائے، قطع نظر اس سے کہ وہ طلاق دینے کے بعد مرا ہو، یا اس نے کوئی طلاق نہ دی ہو اور عورت زمانہ حمل میں بیوہ ہوگئی ہو۔ اس سلسلے میں فقہاء کے مسالک یہ ہیں۔

(۱) امام شافعیؒ ان احادیث سے استدلال کر کے کہتے ہیں کہ اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں ہے البتہ اسے سکونت کا حق ہے۔ (مغنی المحتاج)

(۲) حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ شوہر کے مجموعی ترکہ میں اس کا نفقہ واجب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، قاضی شُرَیح، ابوالعالیہ، شَعْبی اور ابراہیم نخعی سے بھی یہی قول منقول ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بھی ایک قول اسی کی تائید میں ہے (آلوسی۔ جصاص)

(۳) ابن جریر نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا دوسرا قول یہ نقل کیا ہے کہ اُس پر اُس کے پیٹ کے بچہ کے حصے میں سے خرچ کیا جائے اگر میت نے کوئی میراث چھوڑی ہو۔ اور اگر میراث نہ چھوڑی ہو تو میت کے وارثوں کو اس پر خرچ کرنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ (البقرہ، آیت ۲۳۳)

(۴) حضرت جابرؓ بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن الزبیر، حضرت حسن بَصری، حضرت سعید بن المسیَّب اور حضرت عطاء بن ابی رَباح کہتے ہیں کہ متوفی شوہر کے مال میں اس کے لئے کوئی نفقہ نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی ایک تیسرا یہی منقول ہوا ہے (جصاص)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شوہر کے ترکہ میں سے اس کو جو میراث کا حصہ ملا ہو اس سے وہ اپنا خرچ پورا کر سکتی ہے، لیکن شوہر کے مجموعی ترکے پر اس کا نفقہ عائد نہیں ہوتا جس کا بار تمام وارثوں پر پڑے۔

(۵) ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ اس کا نفقہ متوفی شوہر کے مال میں اسی طرح واجب ہے جس طرح اس کے مال میں کسی کا قرض واجب ہوتا ہے (جصاص) یعنی مجموعی ترکہ میں سے جس طرح قرض ادا کیا جاتا ہے اسی طرح اس کا نفقہ بھی ادا کیا جائے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶) امام ابوحنیفہؒ۔ امام ابو یوسفؒ امام محمدؒ اور امام زُفر کہتے ہیں کہ میت کے مال میں اس کے لئے نہ سکونت کا حق ہے نہ نفقہ کا۔ کیونکہ موت کے بعد میت کی کوئی ملکیت ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد تو وہ وارثوں کا مال ہے۔ ان کے مال میں حاملہ بیوہ کا نفقہ کیسے واجب ہوسکتا ہے (ہدایہ، جصاص)۔ یہی مسلک امام احمد بن حنبل کا ہے (الانصاف)

(۷) امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اس کے لئے کوئی نفقہ نہیں ہے، البتہ اسے سکونت کا حق ہے۔ (مغنی، المحتاج)۔ ان کا استدلال حضرت ابوسعید خُدری کی بہن فُریْعہ بنتِ مالک کے اس واقعہ سے ہے کہ ان کے شوہر جب قتل کر دیئے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ شوہر کے گھر ہی میں عدت گزاریں (ابوداؤد، نسائی، ترمذی) مزید برآں ان کا استدلال دارقطنی کی اس روایت سے ہے کہ حضورؐ نے فرمایا لَيْسَ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ ''بیوہ حاملہ کے لئے کوئی نفقہ نہیں ہے۔'' یہی مسلک امام مالکؒ کا بھی ہے (حاشیہ الدُّسُوقی)۔

(تفہیم القرآن ج ۵۔ ص ۵۷۷ تا ۵۷۸۔ سورہ الطلاق حاشیہ ۱۱)

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ، وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ، اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنِّيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَسْكَنٍ يَمْلِكُهٗ وَلَا

زینب بنت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ فُریْعہ جو ابوسعید خدری کی بہن ہیں نے اپنا واقعہ خود بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں یہ دریافت کرنے کے لئے کہ میں اپنے خاندان بنی خدرہ میں (عدت) گزارنے کے لئے جاسکتی ہوں یا نہیں۔ اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس کا خاوند اپنے گھر سے بھاگے ہوئے سرکش غلاموں کی تلاش کے لئے گھر سے نکلے طرف القدوم کے مقام پر ان سے جا ملے۔ انہوں نے اس کے شوہر کو قتل کر دیا۔ اس صورت واقعہ کی روشنی میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں عدت گزارنے کے لئے اپنے خاندان میں واپس جاسکتی ہوں یا نہیں کیونکہ میرے خاوند کا نہ تو کوئی ذاتی ملکیت کا مکان ہے جس میں رہائش رکھ سکوں اور نہ نان ونفقہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ یہ جواب سن کر میں آپ کے پاس سے نکلی ابھی حجرے کی حدود میں ہی تھی یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَفقَةٍ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ ، اَوْفِي الْمَسْجِدِ، دَعَانِي، اَوْ اَمَرَبِي فَدُعِيْتُ لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتِ؟ فَرَدَدتُّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ ، قَالَتْ: فَقَالَ: اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ. قَالَتْ: فَاعْتَدَدتُّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَأَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهِ.

مسجد میں کہ آپؐ نے مجھے واپس بلایا یا میرے واپس لانے کے لئے کسی کو حکم فرمایا میں واپس خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی تو فرمایا تو نے کیسے واقعہ سنایا تھا۔ میں نے اپنے شوہر کے ساتھ پیش آنے والا سارا واقعہ پھر نئے سرے سے سنایا۔ فریعہ کا بیان ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا اپنے گھر میں ٹکی رہو تا وقتیکہ عدت کی مدت پوری ہو جائے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے پھر چار ماہ دس دن عدت اسی گھر میں پوری کی۔ پھر جب حضرت عثمانؓ کا دور خلافت شروع ہوا تو انہوں نے مجھے بلوا بھیجا۔ انہوں نے بھی اس فیصلہ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے فیصلہ کی روداد سنا دی۔ انہوں نے بھی اسی فیصلہ کی پیروی کرتے ہوئے فیصلہ دیا۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج ص ۲۹۱ كتاب الطلاق، باب فى المتوفى عنها تنتقل.
- ابن ماجه كتاب الطلاق ، باب اين تعتد المتوفى عنها زوجها.
- ترمذی ج ۱ ص ۲۲۹ ابواب الطلاق واللعان، باب ماجاء اين تعتد المتوفى عنها زوجها.

ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے پھر لکھا ہے۔

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذا الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ. لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَّةِ اَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وهو قول سفيان الثورى والشافعى واحمد واسحاق، وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَاِنْ لَّمْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا. وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ اَصَحُّ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، قَالَ: حَدَّثَنا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ، عَنِ الْفَارِعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ، اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْلاَجٍ فَقَتَلُوْهُ، قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَتْ فِيْ دَارٍ قَاصِيَةٍ، فَجَآءَ تْ وَمَعَهَا اَخُوْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ، فَرَخَّصَ لَهَا حَتّٰى اِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا، فَقَالَ: اِجْلِسِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ.

زینب بنت کعب، فارعہ بنت کعب کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ اس کا خاوند بھاگے ہوئے اپنے غلاموں کی تلاش میں گھر سے نکلے۔ غلاموں نے اسے قتل کر دیا۔ شعبہ اور ابن جریج کہتے ہیں کہ فارعہ ایک دور دراز الگ تھلگ مکان میں رہائش پذیر تھی۔ وہ اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے بھائی کے ساتھ مل کر سارا واقعہ آپ کو سنایا۔ روداد واقعہ سن کر آپؐ نے اسے اجازت دے دی۔ مگر ابھی واپس ہوئی تھی کہ اسے واپس بلایا اور فرمایا اپنے گھر ہی میں اس وقت تک بیٹھی رہو تاوقتیکہ عدت کی مدت پوری ہو جائے۔

اسی باب میں دوسری روایت۔

عَنِ الْفُرَيْعَةِبِنْتِ مَالِكٍ، اَنَّ زَوْجَهَا تَكَارَى عُلُوْجاً لِيَعْمَلُوْا لَهُ، فَقَتَلُوْهُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ: اِنِّيْ لَسْتُ فِيْ مَسْكَنٍ لَهُ وَلاَ يَجْرِيْ عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ اَفَاَنْتَقِلُ اِلٰى اَهْلِيْ وَيَتَامَايَ وَاَقُوْمُ عَلَيْهِمْ، قَالَ: افْعَلِيْ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ قُلْتِ؟ فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا، قَالَ: اعْتَدِّيْ حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ.

اس روایت میں اتنا فرق ہے کہ عدت وہیں گزارو جہاں شوہر کے فوت ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی باب میں ایک اور روایت

عَنْ فُرَيْعَةَ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ لَهُ فَقُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُّوْمِ، قَالَتْ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ اِلٰى اَهْلِيْ وَذَكَرَتْ لَهُ حَالاً مِنْ حَالِهَا، قَالَتْ فَرَخَّصَ لِيْ، فَلَمَّا اَقْبَلْتُ، نَادَانِيْ، فَقَالَ: اُمْكُثِيْ، فِيْ اَهْلِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ.

فریعہ کا بیان ہے کہ ان کا شوہر اپنے بھگوڑے غلاموں کو تلاش کرنے نکلے طرف القدوم کے مقام پر ان کو قتل کر دیا گیا۔ تو فریعہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ساری صورت حال بیان کی اور کہتی ہیں کہ میں نے اپنے میکے منتقل ہونے کا بھی ذکر کیا۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ حضور ﷺ نے (پہلے) مجھے رخصت عنائت فرما دی مگر جب میں واپس جانے کے لئے متوجہ ہوئی تو مجھے آواز دے کر واپس بلا لیا اور فرمایا اس وقت تک اپنے مرحوم شوہر کے گھر ہی ٹھہرو جب تک عدت کی مدت پوری نہیں ہوتی

ماخذ:

○ نسائی ج٦. ص ١٩٩ كتاب الطلاق، باب مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل.

حَدَّثَنَا اَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدِنِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُوْسىٰ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، ثنا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ:

ابْنُ عَبَّاسٍ: نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهِ فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَآءَتْ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالىٰ "غَيْرَ اِخْرَاجٍ" قَالَ عَطَاءٌ: اِنْ شَآءَتْ اعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهِ وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا، وَاِنْ شَآءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالىٰ،فَاِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ: ثُمَّ جَآءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى تَعْتَدُّ حَيْثُ شَآءَتْ.

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ عورت کے عدت اپنے شوہر کے ہاں گزارنے کے حکم کو قرآن کی اس آیت نے منسوخ کر دیا۔ اب جہاں چاہے وہ عدت گزار سکتی ہے عطاء کا قول ہے کہ اگر وہ چاہے تو عدت اپنے میکے میں پوری کر سکتی ہے اور رہائش وہ وہاں رکھے گی جس کی اسے وصیت کی گئی ہو اور اگر نکلنا چاہے تو اللہ کے فرمان کے بموجب نکل بھی سکتی (فَاِن خرجن فلا جناح عليكم) عطا کہتے ہیں جب میراث کا حکم آ گیا تو پھر اپنے خاوند کے ہاں عدت گزارنا منسوخ ہو گیا۔ اب جہاں چاہے وہ عدت گزار سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدم نفقہ کی صورت میں تفریق

ترجمہ: دارقطنی اور بیہقی میں نبی ﷺ کا یہ فیصلہ منقول ہے کہ عدم نفقہ کی صورت میں زوجین کے درمیان تفریق کرا دی جائے[1]

[حقوق الزوجین ص ۱۲۴ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء]

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۹۱ کتاب الطلاق باب من رای التحول.
- نسائی ج ۲. ص ۲۰۰ کتاب الطلاق باب الرخصة للمتوفى عنها زوجها ان تعتد حيث شاء ت.

نا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبُوْشَنْجِيْ، نا اِسْحَاقُ بْنُ زِيَادٍ الأ بلى، نا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، نا حَرْبُ بْنُ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ.

ماخذ:

- سنن دارقطنی ج ۴. ص ۲۱. کتاب الطلاق.

تخریج

ا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ: يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ، قَالَ: اِنْ عَجزَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا .

حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کا نان نفقہ دینے سے عاجز ہے انہوں نے جواب دیا اگر وہ عاجز و بے بس ہے تو دونوں کے درمیان تفریق کرا دی جائے گی۔

ایک روایت میں يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ہے۔

ماخذ:

- دارقطنی کتاب النکاح ج ۳ ص ۲۹۷ مطبوعه نشر السنه ملتان.
- نيل الاوطار ج ۶. ص ۳۴۳. كتاب النكاح. باب اثبات الفرقة للمرأة اذاتعذرت النفقة باعسار ونحوه .
- مؤطا امام مالک ج ۲. ص ۳۵ جامع الطلاق.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متوفی حاملہ کی عدت

وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔(الطلاق : آیت ۴)

ترجمہ:اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا وضعِ حمل ہو جائے۔

اجل کل حامل ان تضع ما فی بطنها.

ترجمہ: ہر حاملہ عورت کی عدت کی مدت اس کے وضع حمل تک ہے۔[1]

(ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن حجر کہتے ہیں کہ اگر چہ اس کی سند میں کلام کی گنجائش ہے، لیکن چونکہ یہ متعدد سندوں سے نقل ہوئی ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس کی کوئی اصل ضرور ہے۔

سُبَیعہ اسلمیہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بحالت حمل بیوہ ہوئی تھیں اور شوہر کی وفات کے چند روز بعد (بعض روایات میں ۲۰ دن، بعض میں ۲۵ دن، بعض میں ۴۰ دن اور بعض میں ۳۵ دن بیان ہوئے ہیں) ان کا وضع حمل ہو گیا تھا۔ حضورؐ سے ان کے معاملہ میں فتویٰ پوچھا گیا تو آپ نے ان کو نکاح کی اجازت دے دی (اس واقعہ کو بخاری و مسلم نے کئی طریقوں سے حضرت اُمِ سَلمہ سے روایت کیا ہے۔ اسی واقعہ کو بخاری، مسلم، امام احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے مختلف سندوں کے ساتھ حضرت مِسوَر بن مخرمہ سے بھی روایت کیا ہے۔ مسلم نے خود سُبَیعہ اسلمیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں حضرت سعد بن خَولہ کی بیوی تھی۔ حجۃ الوداع کے زمانے میں میرے شوہر کا انتقال ہو گیا جبکہ میں حاملہ تھی۔ وفات کے چند روز بعد مرے ہاں بچہ پیدا ہو گیا۔ ایک صاحب نے کہا کہ تم چار مہینے دس دن سے پہلے نکاح نہیں کر سکتیں میں نے جا کر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فتویٰ دیا کہ تم وضع حمل ہوتے ہی حلال ہو چکی ہو، اب چاہو تو دوسرا نکاح کر سکتی ہو، اس روایت کو بخاری نے بھی مختصراً نقل کیا ہے۔[1]

- السنن الکبریٰ ج۷. ص ۴۶۹. ۴۷۰.
- السنن الکبریٰ بَیْھقی میں ھے قال ابو الزناد: قُلْتُ: سُنَّۃٌ ؟ قَالَ سَعِیْدٌ: سُنَّۃٌ.

قال الشافعی والذی یشبه قول سعید سنة ان تکون سنة من رسول اللّٰه صل اللّٰه علیه وسلم اور فی الرجل لا یجد ماینفق علی امرأته قال یفرق بینهما والی روایت ص ۴۷۰ پر ھے.

- ابنِ ابی شَیْبه ج۵. ص ۲۱۳. ۲۱۴. کتاب الطلاق باب ماقالوا فی الرجل یعجز عن نفقةِ امرأته یجبر علی ان یطلق الخ

تخریج

۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ ثنا مالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ يُحَدِّثُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلاَتِ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ، قَالَ: اَجَلُ كُلِّ حَامِلٍ اَنْ تَضَعَ مَافِيْ بَطْنِهَا.

مآخذ:

- تفسیر ابن جَرِیر طَبَری ج ۱۲ پ ۲۸. ص ۹۳ . عن ابی بن کعب.
- عبد اللہ بن مسعود سے بھی یھی الفاظ یعنی اجل الحامل ان تضع ما فی بطنها منقول ھیں اس میں کل کا لفظ نھیں. حواله مذکوره بالا .
- تفسیر ابنِ کثیر ج ۴. ص ۳۸۲. سوره الطلاق.
- عبد الکریم هذا ضعیف ولم یُدرِکْ اُبَیّاً.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِبْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزِ الْاَعْرَجِ، قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَخْبَرَتْهُ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ

زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَأَةً مِنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ، كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلٰى، فَخَطَبَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَاَبَتْ اَنْ تَنْكِحَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا يَصْلُحُ اَنْ تَنْكِحِيْهِ حَتّٰى تَعْتَدِّيْ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ، فَمَكُثَتْ قَرِيْباً مِنْ عَشْرِ لَيَالٍ، ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْكِحِيْ

حضرت ام سلمہؓ زوجہ رسول ﷺ سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اسلم قبیلہ، کی سُبَیْعَه نامی ایک خاتون اپنے خاوند کی زوجیت ہی میں تھی کہ شوہر فوت ہوگیا اور وہ اس وقت حاملہ تھیں۔ ابو السنابل نے پیغام نکاح دیا۔ اس عورت نے ان سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ [اس کا بیان ہے کہ] ابو السنابل نے کہا اللہ کی قسم تیرے لئے یہ مناسب ہی نہیں ہے کہ تو نکاح کرے جب تک دونوں مدتوں میں سے آخری تک عدت نہ گزار لے، اس کے بعد وہ تقریباً دس راتیں ہی گزار سکی کہ وضع حمل ہوگیا۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اور مسئلہ دریافت کیا) تو آپ نے فرمایا نکاح کرلو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص ۸۰۱ کتاب الطلاق باب واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن.
- نسائی كتاب الطلاق ج٦. ص ١٩٢ . باب عدة الحامل المتوفی عنها زوجها.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۷. ص ۴۲۹. کتاب العدد باب عدة الحامل من الوفاة.

حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ: افْتِنِيْ فِي امْرَأةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ، قُلْتُ انا: وَاُوْلاَتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ، قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِي اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلاَمَهُ كُرَيْباً اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ: قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْاَ سْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلٰى، فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَاَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ خَطَبَهَا.

حضرت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ ایک شخص ابن عباس کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس حضرت ابوھریرۃ بھی تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے ابن عباس سے عرض کی کہ مجھے ایسی عورت کے متعلق فتوی ارشاد فرمائیں جس نے خاوند کی وفات کے چالیس روز بعد بچے کو جنم دیا ہو۔ ابن عباس نے فرمایا آخر الاجلین اس کی مدت عدت ہے ابوھریرۃؓ کہتے ہیں میں نے قرآن کی آیت واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن پڑھی۔ مقصود یہ بتانا تھا کہ حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے حضرت ابوھریرۃؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے بھائی ابوسلمہ کے بیٹے کے ساتھ تھا کہ ابن عباس نے اپنے غلام کریب کو حضرت ام سلمہ کی خدمت میں درپیش مسئلہ دریافت کرنے کی غرض سے بھیجا۔ حضرت ام سلمہ نے سُبَیعہ اسلمیہ کا واقعہ سنایا وہ حمل سے تھیں خاوند کی وفات کے چالیس شب بعد ان کو وضع حمل ہو گیا۔ ان کو پیغام نکاح دیا گیا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح کر دیا۔ پیغام نکاح دینے والوں میں ابوالسنابل بھی تھا۔

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص ۷۲۹. کتاب التفسیر، سوره الطلاق.
- مسلم ج ۱ . ص۴۸۶ كتاب الطلاق، باب انقضاء العدة المتوفى عنهاو غيرها بوضع الحمل.
- مسلم نے اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ نقل کیا ھے.
- نسائی ج٦. ص١٩٢ كتاب الطلاق، باب عدة المتوفى عنها زوجها. نَسائی کی روایت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعشیرین لیلة ھے۔

- ترْمِذی ابواب الطلاق واللعان، باب ماجاء فی الحامل المتوفی عنها زوجها تضع۔
- ترمذی اور نَسائی دونوں نے بعد وفاۃ زوجھا بیَسِیْرٍ بیان کیا ھے۔
- دارمی ج۲.ص۸۸. کتاب الطلاق، باب ۱۱. فی عدۃ الحامل المتوفی عنها زوجها والمطلقة.
- السنن الکبریٰ للبَیْهقی ج۷.ص۴۲۹. کتاب العدد باب عدۃ الحامل من الوفاۃ.

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَأَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ، قَالَ: انبانا ابْنُ الْقَاسِمِ: عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، قَالَ:

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَازَوْجُهَا وَهِىَ حَامِلٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَ جَلَيْنِ، وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اِذَا وَلَدَتْ، فَقَدْ حَلَّتْ، فَدَخَلَ اَبُوْسَلَمَةَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ. فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَتْ: وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ، فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ، فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ، فَقَالَ الْكَهْلُ: لَمْ تَحْلِلْ وَكَانَ اَهْلُهَا غُيَّباً فَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ يُؤْثِرَهُ بِهَا، فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابوسلمہؓ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ حضرات ابنؓ عباس اور ابوھریرۃ دونوں سے ایسی عورت کی عدت مدت کے بارے میں استفسار کیا گیا جو خاوند کی وفات کے وقت حاملہ تھی۔ ابن عباسؓ نے کہا اس کی مدت عدت اخر الاجلین ہے اور ابوھریرۃؓ بولے کہ ولادت کے بعد وہ حلال ہو جاتی ہے۔ اتنے میں ابوسلمہ ام سلمہ کے پاس آئے اور ان سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کی وفات کے نصف ماہ بعد بچے کو جنم دیا تھا۔ پھر دو آدمیوں نے اسے پیغام نکاح بھیجا۔ ایک ان میں سے نوجوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر۔ سُبَیعہ کا اپنا رجحان نوجوان کی طرف ہوا تو ادھیڑ عمر شخص نے کہا کہ وہ حلال ہی نہیں ہوئی۔ اس وقت سبیعہ کے گھر والے باہر گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس آئے تو ان کی ترجیح یہ تھی کہ ادھیڑ عمر سے نکاح کر لے۔ اس صورت حال میں وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قَدْ حَلَلْتِ، فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ.

اور (مسئلہ دریافت کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تو حلال ہو چکی ہے اب جس سے چاہے نکاح کر لے۔

مآخذ:

- نسائي ج٦. ص ١٩١ كتاب الطلاق. باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها.
- مؤطا امام مالک ج٢. ص ٣٦. كتاب الطلاق، عدة المتوفى عنها زوجها اذا كانت حاملا.

حَدَّثَنَا يَحْىَ بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَاْذَنَتْ اَنْ تَنْكِحَ، فَاَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ.

مِسْوَر بن مخرمہ سے مروی روایت میں ہے کہ سبیعہ خاوند کی وفات کے چند روز بعد نفاس کی حالت میں مبتلا ہوئی (یعنی چند روز بعد وضع حمل ہو گیا) تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو آپؐ نے اسے اجازت مرحمت فرمادی اور اس نے نکاح کرلیا۔

مآخذ:

- بخاری ج٢. ص ٨٠١ كتاب الطلاق، باب واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن.
- نَسائی ج٦. ص ١٩٠ كتاب الطلاق ، باب عدة الحامل المتوفى عنها زوجها .
- السنن الكبرىٰ للبَيْهقى ج٧. ص ٤٢٨. كتاب العدد باب عدة الحامل من الوفاة عن مِسْور بن مَخرمة.

حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰ تَقَارَباً فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ: نا، وَقَالَ اَبُو الطَّاهِرِ: انا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:

حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ، يَاْمُرُهُ اَنْ يَدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ،

عبید اللہ نے بتایا کہ میرے والد نے عمر بن عبد اللہ کو لکھا جس میں انہوں نے عمر بن عبد اللہ کو سبیعہ کے پاس جانے کا حکم دیا تھا کہ اس کے پاس جائے اور اس کے معاملہ عدت کی مدت اور اس کو رسول اللہ ﷺ کا جواب کے بارے میں دریافت کرے۔ عمر بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو لکھا جس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْاَسْلَمِيَّةِ، فَيَسْأَلُهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلىٰ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ اَنَّ سُبَيْعَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِبْنِ خَوْلَةَ وَهو فِيْ بَنِي عَامِرِ ابْنِ لُؤَيّ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهِيَ حَامِلٌ، فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ، فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ ابْنِ بَعْكَكٍ، رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ، فَقَالَ لَهَا: مَالِيْ اُرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ ترجِيْنَ النِّكَاحَ، اِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَ عَشْرٍ. قَالَتْ سُبَيْعَةُ: فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ: جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزْوِيْجِ اِنْ بَدَالِيْ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، فَلاَ اَرٰى بَاْساً اَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ وَاِنْ كَانَتْ فِي دَمِهَا غَيْرَ اَنَّهُ لاَ يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ.

انہوں نے اسے اطلاع دی کہ سُبیعہ کا بیان یہ ہے کہ وہ سعد بن خولہ کی زوجیت میں تھی سعد کا تعلق بنو عامر بن لؤی سے تھا اور یہ ان لوگوں میں سے تھا جو معرکہ بدر میں شریک تھے۔ ان کا انتقال حجۃ الوداع کے موقع پر ہو گیا اور وہ (سبیعہ) اس وقت حمل سے تھی۔ خاوند کی وفات کے بعد جلد ہی اس نے بچے کو جنم دیا جب ایام نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے پیغام رسانوں کے لئے کچھ بناؤ سنگار کرلیا۔ اس دوران میں ابوالسنابل ان کے پاس آئے۔ ان کا تعلق بنی عبد الدار سے تھا۔ سُبیعہ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ کیا بات ہے میں تجھے بنی سنوری دیکھ رہا ہوں۔ نکاح کا ارادہ ہے کیا اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کر سکتی تاوقتیکہ چار ماہ دس دن کی مدت عدت پوری نہ کر لو۔ سبیعہ کہتی ہے کہ جب ابوالسنابل نے مجھے یہ بات کہی تو شام کو میں نے اپنا لباس درست کیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا کہ میں حلال ہو چکی ہوں وضع حمل کے بعد۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو نکاح کر لے۔ ابن شہاب کا قول ہے کہ میں تو اس بارے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا کہ وضع حمل کے بعد وہ نکاح کر لے خواہ ایام نفاس ہی میں ہو بشرطیکہ خاوند اس دوران میں مباشرت نہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

- مسلم ج ۱ ۔ص ۴۸۶ کتاب الطلاق باب انقضاء العدة المتوفی عنها وَغَیْرِها لوضع الحمل.
- ابو داؤد ج ۲ ۔ص ۲۹۳ ۔ کتاب الطلاق باب فی عدة الحامل.
- مُسندِ احمد ج ۶ ۔ ص ۴۳۲ ۔ عن سُبَیْعة الاسلمیة (الفاظ مختلف ھیں)
- نسائی ج ۶ ۔ص ۱۹۵ کتاب الطلاق، باب عدة الحامل المتوفی عنها زوجها
- السنن الکبریٰ للبَیْھقی ج ۷ ۔ص ۴۲۸ ۔ ۴۲۹ ۔
- روح المعانی ج ۱۰ ۔ ص ۱۲۱ ۔ سورہ الطلاق.

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ، ثنا حُسَیْنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا شَیْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِی السَّنَابِلِ بْنِ بَعْکَکٍ، قَالَ:

وَضَعَتْ سُبَیْعَةُ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِثَلاَ ثَةٍ وَّعِشْرِیْنَ یَوْماً اَوْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِیْنَ یَوْماً، فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّقَتْ لِلنِّکَاحِ فَاَنْکَرَ عَلَیْهَا ذٰلِکَ، فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا.

حضرت ابوالسنابل سے مروی ہے۔انہوں نے بتایا کہ سُبیعہ اپنے خاوند کی وفات کے بعد تیئس یا پچیس روز وضع حمل سے فارغ ہوگئی تو اس نے نکاح میں دلچسپی کا اظہار کیا ابوالسنابل نے اسے منع کیا۔اس کا ذکر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا اگر اس نے ایسا کیا ہے (تو اس کے لیے جائز ہے) کہ اس کی مدت عدت پوری ہوگئی ہے۔

وفی الباب عن ام سلمة. حدیث ابی السنابل حدیث مشهور غریب من هذا الوجه. ولانعرف للاسود شئیا عن ابی السنابل وسمعت محمداً یقول. لا اعرف ان ابا السنابل عاش بعد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم.

والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وغیرهم: ان الحامل المتوفی عنها زوجها اذا وضعت فقد حل لها التزویج وان لم تکن انقضت عدتها. وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق. وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وغیر هم تَعْتَدُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٰخِرَ الاجلین. والقول الاول اصح.

ماٰخذ:

- ترمذی ابواب الطلاق واللعان باب ماجاء فی الحامل المتوفی عنها زوجها تضع.
- نسائی ج۶ ص ۱۹۱.۱۹۰ کتاب الطلاق، باب عدۃ الحامل المتوفی عنها زوجها.
- دارمی ج۲، ص۸۸.۸۹ کتاب الطلاق باب ۱۱ فی عدۃ الحامل المتوفی عنها زوجها والمطلقۃ.
- ابنِ ماجہ کتاب الطلاق، باب الحامل المتوفی عنها زوجها اذا وضعت حلت للازواج.

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوعَبْدِ الرَّحِیْمِ، قَالَ: حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَیْسَةَ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِیِّ، قَالَ:

کَتَبَ اِلَیْهِ یَذْکُرُ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ زُفَرَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدْثَانِ النَّصْرِیَّ، حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ بْنَ بَعْکَکِ بْنِ السَّبَّاقِ قَالَ لِسُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةِ: لَا تَحِلِّیْنَ حَتّٰی یَمُرَّ عَلَیْکِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ اَقْصَی الْاَجَلَیْنِ، فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِکَ فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَاهَا اَنْ تَنْکِحَ اِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا، وَکَانَتْ حُبْلٰی مِنْ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ زَوْجُهَا،

حضرت ابوالسنابل نے سُبَیعہ اسلمیہ سے کہا کہ وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ چار ماہ دس کی مدت عدت پوری نہ کرلے۔ یہ سن کر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا اور اس کا اپنا گمان بھی یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ وضع حمل کے بعد اسے نکاح ثانی کی اجازت دیں گے۔ جب اس کا خاوند فوت ہوا تو وہ اس وقت نو ماہ کی حاملہ تھیں۔ خاوند ان کا سعد بن خولہ تھا حجۃ الوداع کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ وفات ہوگئی اپنے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے کی ولادت سے جب یہ فارغ ہوگئی تو اس نے اپنے قبیلہ کے ایک نوجوان سے شادی کرلی۔

وَکَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ، فَتُوُفِّیَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَنَکَحَتْ فَتًی مِنْ قَوْمِهَا حِیْنَ وَضَعَتْ مَا فِیْ بَطْنِهَا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

○ نسائی ج٦. ص١٩٦.١٩٥ کتاب الطلاق باب عدة الحامل المتوفی عنها زوجها.

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ وَعَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّهُمَا كَتَبَا اِلٰی سُبَیْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ یَسْاَلَانِهَا عَنْ اَمْرِهَا، فَكَتَبَتْ اِلَیْهِمَا اَنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ فَتَهَیَّأَتْ تَطْلُبُ الْخَیْرَ، فَمَرَّ بِهَا اَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ، فَقَالَ: قَدْ اَسْرَعْتِ اعْتَدِّیْ اٰخِرَ الْاَجَلَیْنِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِیْ، قَالَ: وَفِیْمَ ذَاكَ؟ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اِنْ وَجَدْتِ زَوْجاً صَالِحاً، فَتَزَوَّجِیْ.

مسروق اور عمرو بن عتبہ دونوں نے سُبیعہ سے اس کے معاملہ عدت کے بارے دریافت کرنے کے لئے خط لکھا ان کے مکتوب کے جواب میں سبیعہ نے لکھا کہ خاوند کی وفات کے پچیس روز بعد مجھے وضع حمل ہو گیا تو میں نے خیر کی طلب میں یعنی شادی کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لیا۔ اسی اثناء میں ابوالسنابل کا اس طرف سے گزر ہوا۔ اس نے کہا تو نے بڑی جلدی کی تمہیں تو چار ماہ دس دن کی عدت پوری کرنی چاہئے۔ یہ سن کر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے لیے بخشش اور معافی کی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کس بارے میں۔ میں نے سارا واقعہ سنایا جو مجھے پیش آیا تھا۔ آپ نے فرمایا اگر تجھے صالح خاوند مل گیا ہے تو نکاح کرلو۔

ماخذ:

○ ابن ماجه کتاب الطلاق، باب الحامل المتوفی عنها زوجها اذا وضعت حلت للازواج.

○ مسند احمد ج٦. ص٤٣٢. سبیعہ الاسلیمة مسند احمد میں مروی روایت کا متن.

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی سُبَیْعَةَ بِنْتِ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیَّةِ، فَسَأَلْتُهَا عَنْ اَمْرِهَا، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ فَتُوُفِّیَ عَنِّیْ، فَلَمْ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں سبیعہ بنت ابی برزہ الاسلمیہ کے پاس گیا اور اس سے اس کے واقعہ کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں سعد بن خولہ کی زوجیت میں تھی۔ وہ فوت ہو گیا۔ ابھی دو ماہ ہی گزرے تھے کہ میں وضع حمل سے فارغ ہو گئی ابوالسنابل نے مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوہ حاملہ کی عدت

ترجمہ: حضرت اُبیؓ بن کعب کی روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب سورہ طلاق کی آیت نمبر۴ نازل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا یہ مطلقہ اور بیوہ دونوں کے لئے ہے۔ حضورؐ نے جواب دیا ہاں!۔

تشریح: اس امر پر تمام اہل علم کا اجماع ہے کہ مطلقہ حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ لیکن اس امر میں اختلاف واقع ہو گیا ہے کہ آیا یہی حکم اس عورت کا بھی ہے جس کا شوہر زمانہ حمل میں وفات پا گیا ہو؟ یہ اختلاف اس وجہ سے ہوا ہے کہ سورہ بقرہ آیت ۲۳۴ میں اس عورت کی عدت ۴ مہینے دس دن بیان کی گئی ہے جس کا شوہر وفات پا جائے اور وہاں اس امر کی کوئی تصریح نہیں ہے کہ یہ حکم آیا تمام بیوہ عورتوں کے لئے عام ہے یا ان عورتوں کے لئے خاص ہے جو حاملہ نہ ہوں۔

اَمْکُثْ اِلَّا شَھْرَ یْنِ، حَتّٰی وَضَعَتْ، قَالَتْ: فَخَطَبَنِیْ اَبُوالسَّنَابِلِ بْنُ بَعْکَکٍ، اَخُوبَنِی عَبْدِ الدَّارِ، فَتَھَیَّاْتُ لِلنِّکَاحِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَیَّ حَمِوِیُّ وَقَدِ اخْتَضَبْتُ وَتَھَیَّاْتُ، فَقَالَ: مَا ذَا تُرِیْدِیْنَ یَا سُبَیْعَۃُ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ، قَالَ: وَاللّٰہِ مَالَکِ مِنْ زَوْجٍ حَتّٰی تَعْتَدِّیْنَ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا، قَالَتْ: فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیْ: قَدْ حَلَلْتِ فَتَزَوَّجِی.

پیغام نکاح دیا اس کا تعلق بنوعبد الدار سے تھا میں نکاح کے لئے آمادہ ہو گئی اور کچھ تیاری کر لی تو میرے پاس میرا دیور یا جیٹھ آیا تو اس وقت خضاب وغیرہ لگا کر میں آراستہ ہو چکی تھی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا ارادہ ہے سُبیعہ؟ میں نے جواب دیا کہ شادی کرنے کا ارادہ ہے اس نے کہا واللہ جب تک تم عدت کی مدت چار ماہ دس دن پورے نہ کرلو دوسرے خاوند سے کیسے نکاح کر سکتی ہو کہتی ہیں کہ یہ سن کر میں سیدھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے میرے لئے فرمایا تم حلال ہو چکی ہو اب شادی کرلو۔

ماخذ:

○ مسند احمد ج ۲. ص ۴۳۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ ان دونوں آیتوں کو ملا کر اس سے یہ استنباط کرتے ہیں کہ حاملہ مطلّقہ کی عدت تو وضع حمل تک ہی ہے، مگر بیوہ حاملہ کی عدت آخر الاجلین ہے، یعنی مطلقہ کی عدت اور حاملہ کی عدت میں سے جو زیادہ طویل ہو وہی اس کی عدت ہے۔ مثلاً اگر اس کا بچہ چار مہینے دس دن سے پہلے پیدا ہو جائے تو اسے چار مہینے دس دن پورے ہونے تک عدت گزارنی ہو گی۔ اور اگر اس کا وضع حمل اس وقت تک نہ ہو تو پھر اس کی عدت اس وقت پوری ہو گی جب وضع حمل ہو جائے۔ یہی مذہب امامیہ کا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ سورۂ طلاق کی یہ آیت سورۂ بقرہ کی آیت کے بعد نازل ہوئی ہے۔ اس لئے بعد کے حکم نے پہلی آیت کے حکم کو غیر حاملہ کے لئے خاص کر دیا ہے اور ہر حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے خواہ وہ مطلقہ ہو یا بیوہ۔ اس مسلک کی رو سے عورت کا وضع حمل چاہے شوہر کی وفات کے فوراً بعد ہو جائے یا ۴ مہینے ۱۰ دن سے زیادہ طول کھینچے، بہر حال بچہ پیدا ہوتے ہی وہ عدت سے باہر ہو جائے گی۔

صحابہ کی کثیر تعداد سے یہی مسلک منقول ہے۔ امام مالکؒ امام شافعیؒ۔ عبدالرزاق، ابن ابی شَیبَہ اور ابن المنذر نے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے حاملہ بیوہ کا مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا اس کی عدت وضع حمل تک ہے۔ اس پر انصار میں سے ایک صاحب بولے کہ حضرت عمرؓ نے تو یہاں تک کہا تھا کہ اگر شوہر ابھی دفن بھی نہ ہوا ہو بلکہ اس کی لاش اس کے بستر پر ہی ہو اور اس کی بیوی کے ہاں بچہ ہو جائے تو وہ دوسرے نکاح کے لئے حلال ہو جائے گی۔ یہی رائے حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو مسعودؓ بدری اور حضرت عائشہؓ کی ہے، اور اسی کو ائمہ اربعہ اور دوسرے اکابر فقہاء نے اختیار کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: طُلِّقَتْ امْرَأَةٌ فَمَكَثَتْ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا ثُمَّ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا: تَزَوَّجِيْ.

حضرت عائشہؓ نے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت کو طلاق دی گئی۔ تئیس ایام کے بعد اسے وضع حمل ہو گیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئی اور اس صورت حال کا ذکر آپ سے کیا آپؐ نے اسے فرمایا کہ نکاح کر لے۔

مآخذ:

○ المستدرک حاکم ج ۲. ص ۲۰۹. کتاب الطلاق باب عدة الحامل المتوفی عنها زوجها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر حاملہ کے پیٹ میں ایک سے زیادہ بچے ہوں تو آخری بچے کی ولادت پر عدت ختم ہوگی۔ بچہ خواہ مردہ ہی پیدا ہو۔اس کی ولادت سے عدت ختم ہو جائے گی۔ اسقاط حمل کی صورت میں اگر دائیاں اپنے فن کی رو سے یہ کہیں کہ یہ محض خون کا لوتھڑا نہ تھا بلکہ اس میں آدمی کی صورت پائی جاتی تھی۔ یا یہ رسولی نہ تھی بلکہ آدمی کی اصل تھی تو ان کا قول قبول کیا جائے گا اور عدت ختم ہو جائے گی (مغنی المحتاج) حنابلہ اور حنفیہ کا مسلک بھی اس کے قریب قریب ہے۔ مگر اسقاط کے معاملہ میں ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک انسانی بناوٹ ظاہر نہ پائی جائے محض دائیوں کے اس بیان پر کہ یہ آدمی ہی کی اصل ہے اعتماد نہیں کیا جائے گا اور اس سے عدت ختم نہ ہوگی (بدائع الصنائع۔ الانصاف) لیکن موجودہ زمانے میں طبی تحقیقات کے ذریعہ سے یہ معلوم کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آسکتی کہ جو چیز ساقط ہوئی ہے وہ واقعی انسانی حمل کی نوعیت رکھتی تھی یا کسی رسولی یا جمے ہوئے خون کی قسم سے تھی، اس لئے اب جہاں ڈاکٹروں سے رائے حاصل کرنا ممکن ہو وہاں یہ فیصلہ بآسانی کیا جا سکتا ہے کہ جس چیز کو اسقاط حمل کہا جاتا ہے وہ واقعی اسقاط تھا یا نہیں اور اس سے عدت ختم ہوئی یا نہیں۔ البتہ جہاں ایسی طبی تحقیق ممکن نہ ہو وہاں حنابلہ اور حنفیہ کا مسلک ہی زیادہ مبنی براحتیاط ہے اور جاہل دائیوں پر اعتماد کرنا مناسب نہیں ہے۔(تفہیم القرآن ج ۵۔ص ۵۷۱/۵۷۲ الطلاق حاشیہ ۱۴)

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، ثنا اَبُوْبَكْرٍ المقدمی، انا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنِ الْمُثَنّٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو،

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا. قَالَ، هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا.

ابی بن کعبؓ سے مروی ہے انہوں نے خود بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا حاملہ کی عدت کی مدت تو وضع حمل ہے مطلقہ ثلاثہ اور متوفی عنھا کے لئے کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا یہ مدت مطلقہ ثلاثہ اور متوفی عنھا دونوں کے لئے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- مسند احمد ج۵. ص ۱۱٦ . ابی بن کعب .
- دارقطنی ج۴. ص ۳۹ کتاب الطلاق.
- ابن ابی حاتم بحواله ابنِ کثیر ج۴. ص ۳۸۲.عبد بن حُمَید فی زوائد المسند، ابویَعْلیٰ، والضیاء فی المختارة. بحواله روح المعانی جز ۲۸ مجلد ۱۲ ص ۱۲۱ O فتح القدیر ج۵. ص ۲۴۴.
- ابنِ مردویه بحواله فتح القدیر للشوکانی.
- تفسیر ابن جَرِیر ج ۱۲ . جز ۲۸. ص ۹۳. عن ابی بن کعب.
- ابنِ جریر اور ابنِ ابی حاتم کی سند میں مثنی بن صباح نهیں ابنِ کثیر نے ابنِ ابی حاتم کے علاوه مذکوره بالا سند سے بهی روایت نقل کی هے. نقل کر کے لکهتے هیں:
- هذا حدیث غریب جدا، بل منکر، فی اسناده المثنی بن الصباح وهو متروک الحدیث بمرة، ولکن رواه ابن حاتم بسند آخر. فقال، حدثنا محمد بن داؤد السمانی، ثنا عمرو ابن خالد الحرانی، ثنا ابن لهیعة، عن عمرو بن شعیب، عن سعید بن المسیّب، عن ابی بن کعب، انه لمانزلت هذه الآیة قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم لا ادری أمشترکة ام مبهمة؟ قال رَسول الله صلی الله علیه وَسلم: ایّة ایۃٍ؟ قَالَ اجلهن ان یضعن حملهن المتوفی عنها وَالمطلقة قال: نعم.
- ابن کثیر ج۴. ص ۳۸۲.
- صاحب تعلیق المغنی شمس الحق عظیم آبادی رقم طراز هیں. رواه الطبرانی وابن ابی حاتم من حدیث ابن لهیعة وهو ضعیف.

(دارقطنی ج۴۔ص۳۹ حاشیہ نمبر ۶۰)

اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی، نا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، انا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، انا الشَّافِعِیُّ، انا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ یُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حَامِلٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِذَا

حضرت ابن عمرؓ سے اس عورت کے بارے میں استفسار کیا گیا جس کا شوہر اس کے حالتِ حمل میں وفات پا گیا ہو۔ ابن عمرؓ نے فتویٰ دیا کہ جب اس کا حمل وضع ہوجائے وہ حلال ہوگئی۔ اور ایک انصاری نے انہیں یہ خبر دی کہ حضرت عمر بن الخطاب کا فتویٰ تو یہ ہے کہ اگر عورت نے عین اس موقع پر وضع حمل کر لیا کہ شوہر کی میت ابھی چار پائی پر رکھی گھر میں موجود ہے تو وہ اسی لمحہ حلال ہوگئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مفقود الخبر کی بیوی کے لئے انتظار کی مدت

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امراۃ المفقود امرأته حتّٰی یاتیها البیان . سنن دارقطنی

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا کہ مفقود کی بیوی اسی کی بیوی ہے جب تک کہ اس کا حال معلوم نہ ہو جائے۔

تشریح: لیکن یہ حدیث سوار بن مصعب اور محمد بن شرحبیل ہمدانی کے واسطہ سے پہنچی ہے جو مجروح ہیں۔ ابن شرحبیل کے متعلق ابن ابی حاتم نے لکھا ہے کہ انّهٗ یروی عن المغیرة منا کیرا باطیل[1] اور سوار بن مصعب کے متعلق ابن قطان نے لکھا ہے کہ وہ متروکین میں ابن شرحبیل سے زیادہ مشہور ہے۔ پس یہ حدیث ضعیف اور ناقابل احتجاج ہے علاوہ بریں مفقود کے مسئلہ میں حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ حضرت عبداللہ

وَضَعَتْ حَمْلَهَا، فَقَدْ حَلَّتْ، فَاَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْاَ نْصَارِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَوْ وَلَدَتْ وَزَوْجُهَا عَلَی السَّرِیْرِ لَمْ یُدْفَنْ، لَحَلَّتْ. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

ماٰخذ:

- السنن الکبرٰی للبیهقی ج۷. ص ۴۳۰. کتاب العدد باب عدة الحامل من الوفاة.
- مؤطا امام مالک ج۲. ص۳۶. کتاب الطلاق باب عدة المتوفی عنها زوجها اذا کانت حاملا.
- مؤطا میں لَمْ یُدْفَنْ بَعْدُ ہے۔

تخریج

۱. اَخْبَرَنَا اَبُوالْحَسَنِ عَلِیُّ ابْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَ انَ، انا اَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدِ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ ابْنُ الْفَضْلِ ابْنِ جَابِرِ السقطیُّ، نا صَالِحُ بْنُ مَالِکٍ، نا سوارُ بْنُ مُصْعَبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَرَحْبِیْلَ الْهَمْدَانِیُّ ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةُ الْمَفْقُوْدِ، امْرَأَتُهٗ، حَتّٰی یَاْتِیَهَا الْبَیَانُ.

---

[1] وہ مغیرہ سے ایسی باتیں روایت کرتا ہے۔ جو منکر اور جھوٹی ہوتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن عمرؓ جیسے اکابر صحابہ کی آرا میں جو اختلاف ہوا ہے، وہ اس بات پر دلیل ہے کہ ان حضرات میں سے کسی کو اس حدیث کا علم نہ تھا اور نہ ان کے عہد میں کسی صحابی کو اس کی خبر تھی۔ کیونکہ اگر صحابہ میں سے کوئی بھی اس حدیث سے واقف ہوتا تو وہ ان حضرات کے سامنے اسے پیش کر کے اختلاف کو ختم کر دیتا۔ محمد بن شرحبیل اس حدیث کو مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں جو حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے عہد کی نہایت نمایاں شخصیتوں میں سے ہیں اور گورنری کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ کیسے ممکن تھا کہ ان کو نبی ﷺ کی یہ حدیث معلوم ہوتی اور وہ حضرت عمرؓ و حضرت عثمان غنیؓ کو اس کے خلاف فیصلے کرنے دیتے۔ ان وجوہ سے سمجھنا چاہئے کہ مفقود کے بارے میں کوئی حکم منصوص نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق کلیتاً اہل علم کے اجتہاد سے ہے۔ [حقوق الزوجین ص ۱۳۸۔۱۳۹۔ اشاعت سینر دہم ۱۹۷۱ء]

مطلقہ مبتوتہ کا نان نفقہ

ترجمہ: فاطمہؓ بنت قیس الفہریہ اولین مہاجرات میں سے تھیں بڑی عاقلہ سمجھی جاتی تھیں۔ اور حضرت عمرؓ کی شہادت کے موقع پر اصحاب شوریٰ کا اجتماع انہی کے ہاں ہوا تھا۔ یہ پہلے ابوعمرو بن حفص بن المغیرۃ المخزومی کے نکاح میں تھیں۔ پھر ان کے شوہر نے ان کو تین طلاقیں دے کر الگ کر دیا اور بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح حضرت اُسامہؓ بن زید سے کیا۔ ان کا قصہ یہ ہے کہ ان کے شوہر ابوعمرو پہلے ان کو دو طلاق دے چکے تھے۔ پھر جب حضرت علیؓ کے ساتھ وہ یمن بھیجے گئے تو انہوں نے وہاں سے باقی ماندہ تیسری طلاق بھی ان کو بھیج دی۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ ابوعمرو ہی نے اپنے رشتہ داروں کو پیغام بھیجا تھا کہ عدت کے زمانے میں ان کو گھر میں رکھیں اور ان کا خرچ برداشت کریں اور بعض میں یہ ہے کہ

ماخذ:

- السنن الکبریٰ للبیہقی ج۷. ص ۴۴۵. کتاب العدد باب من قال امرأة المفقود امرأته حتی یأتیها یقین وفاته. ورواه زكريا بن يحی الواسطی عن سوار بن مصعب وسوار ضعيف.
- سنن دارقطنی ج۳. ص ۳۱۲. کتاب النکاح باب امرأة المفقود. دارقطنی نے البیان کی جگه الخبر نقل کیا ھے.
- کنز العمال ج۱۶. ص ۳۲۹ حدیث نمبر ۴۴۷۶۰. عن المغیرة.
- نصب الرایه للزیلعی ج۳. ص ۴۷۳.
- قال ابن ابی حاتم فی کتاب العلل: سَأَلتُ أَبِی عَنْ هذا الحدیث، فَقَالَ: هذا حدیث منکر، ومحمد بن شرحبیل متروک الحدیث، یروی عن المغیره بن شعبة مناکیرو اباطیل، واعله ایضا عبد الحق بمحمد بن شرحبیل، وقال: متروک، وقال ابن القطان فی کتابه: وسوار بن مصعب اشهر فی المتروکین منه، ودونه صالح بن مالک ولا یعرف، ودونه محمد بن الفضل ولا یعرف حاله،
- دارقطنی ج۳. ص ۳۱۲.۳۱۳ کے نیچے حاشیه ۱۵۴ من التعلیق المغنی لابی الطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے خود نفقہ وسکونت کے حق کا مطالبہ کیا تھا (بہر حال جو صورت بھی ہو شوہر کے رشتہ داروں نے ان کا حق ماننے سے انکار کر دیا۔ اس پر یہ دعویٰ لے کر نبی ﷺ کے پاس پہنچیں، اور حضورؐ نے فیصلہ فرمایا کہ نہ تمہارے لیے نفقہ ہے نہ سکونت۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا (انما النفقة والسكنٰى للمرأة على زوجها ما كانت له عليها رجعة. فاذا لم يكن له عليها رجعة فلا نفقة ولا سكنٰى) "عورت کا نفقہ اور اس کی سکونت تو شوہر پر اس صورت میں واجب ہے جب کہ شوہر کو اس پر رجوع کا حق ہو مگر جب رجوع کا حق نہ ہو۔ تو نہ نفقہ ہے نہ سکونت" (مسند احمد)

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَالدَّقَّاقُ، نا عَبْدُالْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوقِلَابَةَ، نااَبِىْ، ناحَرْبُ بْنُ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ.

ماخذ:

- سنن دار قطني ج ۴ ص ۲۱. كتاب الطلاق باب الخلع والايلاء وغيره.

قال عبدالحق فى احكامه، انما يؤخذ من حديث ابى الزبير عن جابر ماذكر فيه السماع، اوكان عن الليث عن ابى الزبير، وحرب بن ابى العالية ابو معاذالبصرى، ايضًا لا يحتج به وفى التقريب. حرب بن ابى العاليه ابو معاذ البصرى صدوق يهم انتهى وروى عنه مسلم. ولاشبه وقنه على جابر.

[دار قطني ج ۴ ص ۲۱ پر تعليق المغنى جاشيه ۲۸]

حدثنا عبدالله ثنا ابوبكر المقدمى انا عبدالوهاب الثقفى عن المثنى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن عبدالله بن عمرو عن ابى بن كعب قال قلت للنبى صلى الله عليه وسلم اولات الاحمال اجاهن ان يضعن حملهن للمطلقة ثلاثا وللمتوفى عنها قال هى للمطلقة ثلاثا وللمتوفى عنها [عبد بن حميد، فى زوائد المسند ابو يعلى والضياء فى المختار ابن مردويه بحواله روح المعانى جز ۲۸ ص ۱۲۱]

علامہ ابن کثیر نے اس روایت کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے۔

هذا حديث غريب جدا بل منكر لان فى اسناده المثنىٰ بن الصباح وهو متروك الحديث مرة ولكن رواه ابن ابى حاتم بسندٍ آخر فقال حدثنا محمد بن داؤد السمانى ثنا عمرو بن خالد الحرانى ثنا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن سعيد بن المسيب عن ابى بن كعب انه لما نزلت هذه الآية قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم لا ادرى امشتركة ام مبهمة؟ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اية آية؟ قال اجلهن ان يضعن حملهن المتوفى عنها والمطلقة قال نعم (ابن ابى حاتم بحوالد تفسير ابن كثير ج ۴ ص ۳۸۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(طبرانی اور نسائی نے بھی قریب قریب یہی روایت نقل کی ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں فاذا کانت لا تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ فلا نفقة و لا سکنٰی۔ ''لیکن جب وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک اس کے سوا کسی اور مرد سے نکاح نہ کرے تو پھر اس کے لئے، نہ نفقہ ہے نہ سکونت'')

یہ حکم بیان کرنے کے بعد حضورؐ نے ان کو پہلے امّ شریک کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم دیا اور بعد میں فرمایا کہ تم ابن ام مکتوم کے ہاں رہو۔

تشریح: اس امر میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مطلقہ کو اگر رجعی طلاق دی گئی ہو تو شوہر پر اس کی سکونت اور اس کے نفقہ کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور اس امر پر بھی اتفاق ہے کہ اگر عورت حاملہ ہو تو خواہ اسے رجعی طلاق دی گئی ہو یا قطعی طور پر الگ کر دینے والی بہر حال اس کے وضع حمل تک اس کی سکونت اور اس کے نفقہ کا ذمہ دار شوہر ہوگا۔ اس کے بعد اختلاف اس امر میں ہوا ہے کہ آیا غیر حاملہ مطلّقه مَبْتُوْتَه (یعنی جسے قطعی طور پر الگ کر دینے والی طلاق دی گئی ہو) سکونت اور نفقہ دونوں کی حق دار ہے؟ یا صرف سکونت کا حق رکھتی ہے؟ یا دونوں میں سے کسی کی بھی حق دار نہیں ہے؟

ایک گروہ کہتا ہے کہ وہ سکونت اور نفقہ دونوں کی حق دار ہے؟ یہ رائے حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہؓ بن مسعود، حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) قاضی شُریحؒ اور ابراہیم نَخَعی کی ہے۔ اسی کو حنفیہ نے اختیار کیا ہے، اور امام سُفیان ثوری اور حسن بن صالح کا بھی یہی مذہب ہے اس کی تائید دارقطنی کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا المطلقة ثلاثا لها السکنٰی و النفقة اس کی مزید وضاحت فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں حضرت عمرؓ کے قول سے ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کے علم میں لازماً رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت ہوگی کہ ایسی عورت کے لئے نفقہ اور سکونت کا حق ہے۔ بلکہ ابراہیم نخعی کی ایک روایت میں تو یہ تصریح ہے کہ حضرت عمرؓ نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث کو رد کرتے ہوئے فرمایا تھا سمعت رسول الله ﷺ یقول لها السکنٰی و النفقة میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ ایسی عورت کے لئے سکونت کا حق بھی ہے اور نفقہ کا بھی۔''

امام ابوبکر جصاص احکام القرآن میں اس مسئلے پر مفصل بحث کرتے ہوئے اس مسلک کے حق میں پہلی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً فرمایا ہے فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ'' ان کو ان کی عدت کے لئے طلاق دو اس فرمان الٰہی کا اطلاق'' اس شخص پر بھی تو ہوتا ہے جو دو طلاق پہلے دے کر رجوع کر چکا ہو اور اب اسے صرف ایک ہی طلاق دینے کا حق باقی ہو۔ دوسری دلیل ان کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طلاق دینے کا یہ طریقہ بتایا کہ'' آدمی یا تو ایسے طُہر میں طلاق دے جس میں مباشرت نہ کی گئی ہو یا ایسی حالت میں طلاق دے جبکہ عورت کا حاملہ ہونا ظاہر ہو چکا ہو'' تو اس میں آپ نے پہلی، دوسری یا آخری طلاق کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا لہٰذا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ'' ان کو اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو'' ہر قسم کی طلاق سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق مانا جائے گا۔ تیسری دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ حاملہ مطلقہ خواہ رجعیہ ہو یا مَبتُوتہ، اس کی سکونت اور اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ اور غیر حاملہ رجعیہ کے لئے بھی یہ دونوں حقوق واجب ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ سکونت اور نفقہ کا وجوب دراصل حمل کی بنا پر نہیں ہے بلکہ اس بنا پر ہے کہ یہ دونوں قسم کی عورتیں شرعاً شوہر کے گھر میں رہنے پر مجبور ہیں۔ اب اگر یہی حکم مبتوتہ غیر حاملہ کے بارے میں بھی ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کی سکونت اور اس کا نفقہ مرد کے ذمے نہ ہو۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ مطلقہ مبتوتہ کے لیے سکونت کا حق تو ہے مگر نفقہ کا حق نہیں ہے۔ یہ مسلک سعید بن المُسیّب سلیمان بن یسار، عطاء، شعبی، اوزاعی، لیث اور ابوعُبید رحمہم اللہ کا ہے اور امام شافعی اور امام مالک نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ لیکن مغنی المحتاج میں امام شافعی کا مسلک اس سے مختلف بیان ہوا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

تیسرا گروہ کہتا ہے مطلقہ مبتوتہ کے لئے نہ سکونت کا حق ہے نہ نفقہ کا۔ یہ مسلک حسن بصری، حماد، ابن ابی لیلیٰ، عَمرو بن دینار، طاؤس، اسحاق بن راہویہ اور ابوثور کا ہے۔ ابن جریر نے حضرت ابن عباس کا بھی یہی مسلک نقل کیا ہے امام احمد بن حنبل اور امامیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ اور مغنی المحتاج میں شافعیہ کا مسلک بھی یہ بیان کیا گیا ہے کہ تجب سکنٰی لمعتدۃِ طلاقِ حائلٍ اورحاملٍ ولا بائن...... والحائل البائن لانفقة لها و لا کسوۃٌ طلاق کی بنا پر جو عورت عدت گزار رہی ہو اس کے لئے سکونت کا حق واجب ہے خواہ وہ حاملہ ہو یا نہ ہو، مگر بائنہ کے لئے واجب نہیں ہے......اور غیر حاملہ بائنہ کے لئے نہ نفقہ ہے اور نہ کپڑا۔'' اس مسلک کا استدلال ایک تو قرآن مجید کی اس آیت سے ہے کہ لاَ تَدْرِی لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰالِکَ اَمْر اً۔ ''تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ موافقت کی کوئی صورت پیدا کر دے۔ اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہ بات مطلّقہ رجعیہ کے حق ہی میں درست ہو سکتی ہے نہ کہ مبتوتہ کے حق میں۔ اس لیے مطلقہ کو گھر میں رکھنے کا حکم بھی رجعیہ کے حق ہی کے لئے خاص ہے۔ دوسرا استدلال فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے ہے۔ جسے کتب حدیث میں بکثرت صحیح سندوں کے ساتھ روایت

اس حدیث کو جن لوگوں نے قبول نہیں کیا ان کے دلائل یہ ہیں:۔

اولاً، ان کو شوہر کے رشتہ داروں کا گھر چھوڑنے کا حکم اس لئے دیا گیا تھا کہ وہ بہت تیز زبان تھیں اور شوہر کے رشتہ داران کی بدمزاجی سے تنگ تھے۔ سعید بن المسیّب کہتے ہیں کہ ''ان خاتون نے اپنی حدیث بیان کر کے لوگوں کو فتنے میں ڈال دیا ہے اصل بات یہ ہے کہ وہ زبان دراز تھیں اس لئے ان کو ابن اُمّ مکتوم کے ہاں رکھا گیا (ابوداؤد) دوسری روایات میں سعید بن المسیّب کا یہ قول منقول ہوا ہے کہ انہوں نے اپنے شوہر کے رشتہ داروں سے زبان درازی کی تھی اس لئے انہیں اس گھر سے منتقل ہونے کا حکم دیا گیا تھا (جصّاص) سلیمان بن یَسار کہتے ہیں ان کا گھر سے نکلنا دراصل بدمزاجی کی وجہ سے تھا۔ (ابوداؤد)

ثانیاً، ان کی روایت کو حضرت عمرؓ نے اس زمانے میں رد کر دیا تھا جب بکثرت صحابہ موجود تھے اور اس معاملہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری تحقیقات ہو سکتی تھی۔ ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کو فاطمہؓ کی یہ حدیث پہنچی تو انہوں نے فرمایا لسنا تبارکی ایة فی کتاب اللّٰہ وقول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لقول امرأۃ لعلّھا اوھمت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لھا السکنٰی و النفقۃ۔ ''ہم کتاب اللہ کی ایک آیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے۔ جسے شاید کچھ وہم ہوا ہو۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مبتوتہ کے لئے سکونت کا حق بھی ہے۔ اور نفقہ کا بھی۔'' (جصاص) ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں اسوَد بن یزید کے پاس کوفہ کی مسجد میں بیٹھا تھا۔ وہاں شعبی نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت اسوَد نے شعبی کو کنکریاں کھینچ ماریں اور کہا کہ حضرت عمر کے زمانے میں جب فاطمہ کی یہ روایت پیش کی گئی تھی تو انہوں نے کہا تھا ''ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے رد نہیں کر سکتے، معلوم نہیں اس نے یاد رکھا یا بھول گئی۔ اس کے لئے نفقہ اور سکونت ہے اللہ کا حکم ہے لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ یہ روایت باختلاف الفاظ مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں منقول ہوئی ہے۔

ثالثاً، مروان کے زمانہ حکومت میں جب مطلقہ مبتوتہ کے متعلق ایک نزاع چل پڑی تھی، حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس کی روایت پر سخت اعتراضات کیے تھے۔ قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا آپ کو فاطمہ کا قصہ معلوم نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا ''فاطمہ کی حدیث کا ذکر نہ کرو تو اچھا ہے'' (بخاری) بخاری نے دوسری روایت جو نقل کی ہے اس میں حضرت عائشہ کے الفاظ یہ ہیں ''فاطمہ کو کیا ہو گیا ہے وہ خدا سے ڈرتی نہیں؟'' تیسری روایت میں حضرت عُروَہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا ''فاطمہ کے لئے یہ حدیث بیان کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔'' حضرت عُروہ ایک اور روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ پر سخت ناراضی کا اظہار فرمایا اور کہا ''وہ دراصل ایک خالی مکان میں تھیں جہاں کوئی مونس نہ تھا اس لئے ان کی سلامتی کی خاطر حضورؐ نے ان کو گھر بدل دینے کی ہدایت فرمائی تھی۔''

رابعاً ان خاتون کا نکاح بعد میں اُسامہؓ بن زید سے ہوا تھا، اور محمد بن اسامہ کہتے ہیں کہ جب کبھی فاطمہ اس حدیث کا ذکر کرتیں میرے والد، جو چیز بھی ان کے ہاتھ لگتی اٹھا کر ان پر دے مارتے تھے (جصاص) ظاہر ہے کہ حضرت اُسامہ کے علم میں سنت اس کے خلاف نہ ہوتی تو وہ اس حدیث کی روایت پر اتنی ناراضی کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ [تفہیم القرآن ج ۵ ص ۵۷۵ الطلاق حاشیہ ۱۶]

تخریج

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ قِلَابَةَ، نا اَبِيْ، نا حَرْبُ بْنُ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَ النَّفَقَةُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- سنن دارقُطنی ج۴. ص ۲۱. کتاب الطلاق باب الخلع والا یلاء وغیرہ.
- قال عبدالحق فی احکامه، انما یؤخذ من حدیث ابی الزبیر عن جابر ما ذکر فیه السماع، او کان عن اللیث عن ابی الزبیر، وحرب بن ابی العالیة ایضاً لایحتج به والا شبه وقفه علی جابر. انتھی.
وفی التقریب. حرب ابن ابی العالیة ابو معاذ البصری، صدوق یھم انتھی وروی عنه مسلم.
- دارقطنی ج۴. ص ۲۱ پر تعلیق المغنی حاشیه ۲۸.

حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ یَحْیٰ، قَرَأتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ مَوْلَی الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ، اَنَّ اَبَا عَمْرِوابْنِ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ، وَهُوَ غَائِبٌ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا وَکِیْلَهُ بِشَعِیْرٍ، فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَالَکِ عَلَیْنَا مِنْ شَیْئٍ، فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ: لَیْسَ لَکِ عَلَیْهِ نَفَقَةٌ، فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْکٍ ثُمَّ قَالَ: تِلْکَ امْرَأَةٌ یَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ، اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَکِ، فَاِذَا حَلَلْتِ

حضرت فاطمہؓ بنت قیس سے مروی ہے کہ (ان کے شوہر) ابوعمرو بن حفص نے ان کو طلاق بتہ (بائن) دے دی۔ اس وقت وہ گھر سے باہر تھے۔ اپنے وکیل کو تھوڑے سے جو دے کر فاطمہ کے پاس بھیج دیا۔ اس پر فاطمہ ناراض وغصہ ہوئیں۔ وکیل نے اس سے کہا اللہ کی قسم تمہارے لیے ہمارے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے (نان ونفقہ وغیرہ) (یہ سن کر) وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ساری صورت حال آپ کے سامنے بیان کی۔ آپ نے سماعت کے بعد فرمایا کہ تمہارے لئے ان کے ذمہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اور فاطمہ کو فرمایا کہ وہ ام شریک کے ہاں مدتِ عدت گزارے۔ ذرا وقفہ کے بعد فرمایا ام شریک ایسی خاتون ہے جس کے پاس میرے صحابی اکثر جمع رہتے ہیں۔ تم ابن ام مکتوم کے ہاں عدت پوری کرو۔ کیونکہ وہ ایک نابینا آدمی ہیں۔ وہاں تم اپنے کپڑے (اوڑھنی) اتار کر بے تکلف رہ سکتی ہو۔ (پردہ کا اہتمام نہیں کرنا پڑے گا) اور جب تم عدت پوری کر کے حلال ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ جب میں نے پوری عدت گزار لی تو میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم دونوں نے مجھے پیغام نکاح دیا ہے۔ آپ نے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاذِنِيْنِي، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ، ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَبُوْجَهْمٍ، فَلاَ يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ، فَصُعْلُوْكٌ لاَ مَالَ لَهُ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ.

رائے اس طرح دی کہ جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے وہ تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے اس کے پاس مال نہیں ہے۔ تم اسامہ بن زید سے نکاح کر لو مجھے یہ مشورہ ناگوار و ناپسند ہوا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا (مشورہ دیا) کہ اُسامہ سے سے نکاح کر لو۔ بس پھر میں نے ان سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نکاح میں پھر اتنی خیر و خوبی دی کہ میں اس پر رشک کرتی تھی۔

ماٰخذ:

- مسلم ج۲ ص ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لانفقة لها.
- ابوداؤد ج۲۔ ص ۲۸۶۔ کتاب الطلاق۔ باب فی نفقة المبتوتة.
- ترمذی ابواب النکاح باب ماجاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه هذا حدیث حسن صحیح.
- مسند احمد ج۶۔ ص ۴۱۲۔ فاطمہؓ بنت قیس.
- مسند احمد میں یه الفاظ بهی منقول هیں.

وَكَانَ اَهْلُهَا كَرِهُوْا ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: لاَ اَنْكِحُ اِلاَّ الَّذِي دَعَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَكَحْتُهُ.

فاطمہ کے خاندان والوں نے اسے ناپسند کیا۔ تو وہ بولی، نہیں۔ میں اسی سے نکاح کروں گی جس کی طرف مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت دی ہے۔ چنانچہ میں نے اسی آدمی (اسامہؓ) سے نکاح کر لیا۔

ماٰخذ:

- مسند احمد ج۲۔ ص ۴۱۳۔
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۷۔ ص ۴۳۲۔ کتاب العدد باب ماجاء فی قول اللّٰه عزوجل (الا ان یاتین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بفاحشة مبينة بیهقی میں تضعین ثیابک تک هے۔

اَخبَرنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَاصِمٍ اَنَّ فَاطِمَةَبِنْتَ قَيْسٍ، اَخْبَرَتْهُ. وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ، اَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلاثًا وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِىْ، وَامَرَوَكِيْلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهَابَعْضَ النَّفَقَةِ، فَتَقَالَّتْهَا، فَانْطَلَقَتْ اِلٰى بَعْضِ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ، طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ، فَرَدَّتْهَا، وَزَعَمَ اَنَّهُ شَيْئٌ تَطَوَّلَ بِهِ. قَالَ: صَدَقَ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَانْتَقِلِىْ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ فَاعْتَدِّىْ عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اُمَّ كُلْثُوْمٍ امْرَأَةٌ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا. فَا نْتَقِلِىْ اِلٰى عَبدِاللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ اَعْمٰى فَانْتَقَلَتْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ، فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا،ثُمَّ خَطَبَهَا اَبُوالْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ، فَجَآءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَاْمِرُهُ فِيْهِمَا، فَقَالَ: اَمَّا اَبُوالْجَهْمِ، فَرَجُلٌ اَخَافُ عَلَيْکِ قِسْقَاسَتَهُ

فاطمہؓ بنت قیس کا اپنا بیان ہے کہ وہ بنومخزوم کے ایک آدمی کی زوجیت میں تھی اس نے اس کو طلاق بائن دے دی اور خود کسی معرکہ جنگ کی طرف چلا گیا اور اپنے وکیل کو یہ کہہ گیا کہ فاطمہ کو کچھ سامان نان ونفقہ دے دے۔ (تھوڑا سا سامان دیکھ کر) فاطمہ نے اسے بہت تھوڑا سمجھا اور نبی ﷺ کی ایک اہلیہ کے پاس چلی گئی۔ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے) اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے کہ وہ ابھی اسی اہلیہ کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اے رسول خدا یہ فاطمہ بنت قیس ہیں۔ فلاں صاحب نے اسے طلاق دے دی ہے اور کچھ سامانِ نان ونفقہ اسے بھیج دیا ہے جسے اسے نے واپس کر دیا ہے۔ اس مرد کے خیال میں یہ مال دے کر احسان کیا ہے آپ نے فرمایا۔ اس نے ٹھیک کہا ہے پھر نبی ﷺ نے فاطمہ کو حکم دیا کہ تو ام کلثوم کے ہاں منتقل ہو جا اور وہاں اپنی عدت پوری کر لے۔ معاً خیال آیا اور فرمایا کہ اُم کلثوم تو ایسی خاتون ہے کہ اس کے ہاں تو مردوں کی آمد ورفت بکثرت رہتی ہے لہذا تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جا۔ وہ نابینا آدمی ہے۔ (وہاں تجھے کوئی پریشانی لاحق نہ ہوگی) چنانچہ وہ عبد اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْعَصَا، وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ، فَرَجُلٌ اَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ ذٰلِکَ.

کے ہاں چلی گئی۔ ان کے پاس عدت پوری کی۔ پھر ابوجہم اور معاویہ دونوں نے اسے پیغام نکاح دیا۔ تو وہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئی آپ نے فرمایا ابوجہم تو ایسا آدمی ہے جس کی لاٹھی کی مار کا مجھے اندیشہ ہے اور معاویہ تو مفلس آدمی ہے۔ پھر فاطمہ نے اس مشورہ کے بعد اسامہؓ بن زید سے نکاح کرلیا۔

ماخذ:

- نسائی ج۶۔ص۲۰۸ کتاب الطلاق، باب الرخصة فی خروج المبتوتة من بیتها فی عدّتها لسکناها.
- مُسند احمد ج۶. ص۴۱۴.فاطمہؓ بنت قیس.

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ، اللَّفْظُ لِعَبْدٍ، قَالَا: انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: انا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ، خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اِلَی الْيَمَنِ، فَاَرْسَلَ اِلٰی امْرَأَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيْقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا، وَاَمَرَلَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ ابوعمرو حضرت علیؓ کی معیت میں یمن کی طرف گئے تو ابوعمرو نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو ایک طلاق جو باقی تھی وہ بھی بھیج دی۔ اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ دونوں کو کہہ گیا کہ اسے سامانِ نان ونفقہ پہنچا دیں۔ مگر ان دونوں نے فاطمہ سے کہا تمہارے لئے کوئی نان ونفقہ نہیں ہاں اگر تو حاملہ ہوتی (تو پھر حقدار تھی) یہ سن کر فاطمہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے دونوں کی گفتگو بیان کی آپ نے فرمایا تیرے لئے نفقہ تو نہیں ہے پھر اس نے کہیں منتقل ہونے کی اجازت طلب کی آپ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ تو اس نے پوچھا یا رسول اللہ میں عدت کہا گزاروں فرمایا ابن ام مکتوم کے ہاں چلی جاؤ۔ وہ نابینا صحابی تھے۔ ان کے ہاں وہ اپنی اوڑھنی اتار کر رکھ سکتی تھی وہ اسے نہ دیکھ سکتا تھا۔ پس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِنَفَقَةٍ، فَقَالاَ لَهَا، وَاللّٰهِ مَالَکِ نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَکُوْنِیْ حَامِلاً،فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذَکَرَتْ لَهٗ قَوْلَهُمَا، فَقَالَ: لاَ نَفَقَةَ لَکِ، فَاسْتَاْذَنَتْهُ فِی الاِنْتِقَالِ، فَاَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ: اَیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ:اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ. وَکَانَ اَعْمٰی، تَضَعُ ثِیَابَهَا عِنْدَهٗ وَلاَ یَرَاهَا، فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْکَحَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ، فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا مَرْوَانُ بْنُ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُوَیْبٍ یَسْئَالُهَا عَنِ الْحَدِیْثِ، فَحَدَّثَتْهُ

جب اس کی مدت عدت پوری ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اسامہ بن زید کے ساتھ کر دیا۔ مروان بن قبیصہ نے اس کے پاس ذویب کو اس کے قصہ کے بارے میں معلومات دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے اپنی ساری روداد سنا دی۔ مروان بولا ہم نے یہ حدیث ایک عورت کی زبان سے سنی ہے ہم ایک ایسا مضبوط و معتبر امر اختیار کریں گے جس پر سب لوگوں کو ہم نے پایا ہے۔ فاطمہ کو جب مروان کی یہ بات پہنچی تو اس نے کہا میرے اور تمہارے درمیان قرآن فیصل ہے۔ مروان نے کہا اللہ کا ارشاد تو یہ ہے کہ مطلقہ عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو فاطمہ نے کہا یہ تو ان عورتوں کے حق میں ہے جن کو رجعی طلاق ہوئی ہو۔ تین طلاقوں کے بعد بھلا کوئی نئی بات پیدا ہوگی۔ پھر تم لوگ کیونکر کہتے ہو کہ اس کے لئے نفقہ نہیں ہے جب تک کہ وہ حاملہ نہ ہو۔ جب نان ونفقہ بھی نہیں دیتے ہو تو پھر اسے کیوں روکتے ہو۔

بِهٖ، فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنِ امْرَأَةٍ، سَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِیْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَیْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِینَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ، فَبَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ الْقُرْآنُ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی. لاَ تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُیُوْتِهِنَّ الآیة.قَالَتْ: هٰذَا لِمَنْ کَانَتْ لَهٗ مُرَاجَعَةٌ، فَاَیُّ اَمْرٍ یَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلاَثِ؟ فَکَیْفَ تَقُوْلُوْنَ؟ لاَ نَفَقَةَ لَهَا اِذَا لَمْ تَکُنْ حَامِلاً فَعَلاَمَ تَحْبِسُوْنَهَا.

مآخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۸۴. کتاب الطلاق باب المطلقة البائن لا نفقة لها.
- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۸۷ کتاب الطلاق باب فی نفقة المبتوتة.
- نسائی کتاب الطلاق ج ۶. ص ۲۱۰. ۲۱۱. باب نفقة الحامل المبتوتة. عن عبید اللّٰہ بن عبد اللّٰہ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ: نَاعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ: اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ اَبُوْ عَمْرِ و بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِطَلَاقِيْ، اَرْسَلَ مَعَهُ بِخَمْسَةِ اٰصُعِ تَمْرٍ وَ خَمْسَةِ اٰصُعِ شَعِيْرٍ فَقُلْتُ: أَمَالِيْ نَفَقَةٌ اِلَّا هٰذَا؟ وَلَا اَعْتَدُّ فِيْ مَنْزِلِكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَتْ: فَشَدَدْتُّ عَلَيَّ ثِيَابِيْ وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَمْ طَلَّقَكِ؟ قُلْتُ:

ابو بکر بن ابی الجہم سے مروی ہے انہوں بیان کیا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس کو کہتے سنا کہ میرے شوہر ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ نے عیاش بن ابی ربیعہ کے ذریعہ مجھے طلاق بھیج دی اور اس کے بدست پانچ صاع کھجوریں اور پانچ صاع جو بھی بھیجے۔ میں نے کہا کیا بس میرے لئے اتنا سامان نان ونفقہ؟ اور پھر عدت بھی میں تمہارے گھر نہیں گزار سکتی؟ اس نے کہا نہیں (عدت بھی ہمارے ہاں نہیں گزار سکتی) فاطمہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے کپڑے سمیٹے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی (اور واقعہ عرض کیا) آپ نے دریافت فرمایا کتنی طلاقیں دی ہیں اس نے تمہیں۔ میں نے عرض کیا تین۔ فرمایا پھر اس نے ٹھیک کہا ہے تمہارے لئے اس کے ذمہ نان ونفقہ نہیں ہے جاؤ ابن ام مکتوم اپنے چچا زاد بھائی کے ہاں عدت پوری کرو وہ نابینا ہے تمہیں اوڑھنی اتار کر رکھنے میں دقت نہیں ہوگی۔

ثَلَاثًا. قَالَ: صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ، اِعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَاِنَّهُ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِيْ ثَوْبَكِ عِنْدَهُ الحديث.

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۸۵ کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لانفقة لها.
- نسائی ج۲. ص ۲۱۰ کتاب الطلاق، باب نفقة البائن.
- ترمذی ج ۱. ص ۲۱۵ ابواب النکاح باب ماجاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه.
- مُسنداحمد ج۲. ص ۴۱۱. فاطمةؓ بنت قیس.
- ترمذی اور نسائی اور مسند میں ووضع لی عشرة اقفزة عند ابن عمّ لهٗ کے الفاظ بھی منقول ھیں.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، نَاجَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ: طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلاثًا عَلٰى عَهْدِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سُكْنٰى لَکِ وَلَا نَفَقَةَ. قَالَ مُغِيْرَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ، لَا نَدْرِىْ أَحَفِظَتْ اَمْ نَسِيَتْ، فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ. قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُوَعَبْدُاللّٰهِ اَنَّ الْمُطَلَّقَةَ ثَلاثًا لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ وهوقول سفيان الثورى واهل الكوفة، وقال بعض اهل العلم لها السُّكنىٰ ولا نَفَقَةَ لَهَا. وهوقول مالک بن انس،

فاطمہ بنت قیس کا بیان ہے کہ عہد نبوی میں میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نہ اس کے لئے رہائش ہے اور نہ نفقہ۔ حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو وہ بولا کہ حضرت عمرؓ کا قول تو یہ ہے کہ ہم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو نہیں چھوڑ سکتے محض ایک عورت کی بات کی بنیاد پر ہمیں نہیں معلوم کہ اسے یاد رہا یا بھول گئی حضرت عمرؓ ایسی عورت کے لئے بھی رہائش اور نفقہ مقرر فرماتے تھے۔

دیگر اہل علم صحابہ کرام میں سے اسی کے قائل ہیں کہ اس کے رہائش اور نفقہ دونوں ہیں حضرت عمرؓ اور عبداللہ بھی ان ہی میں سے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک رہائش تو اس کے لیے ہے مگر نفقہ نہیں۔ اس گروہ میں مالک بن انس، لیث، ابن سعد اور امام شافعی ہیں۔

امام شافعی کا قول ہے کہ ہم نے ایسی عورت کے لیے رہائش کو کتاب اللہ کی رو سے رکھی ہے کہ ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود ہی نکلیں الا یہ کہ کھلم کھلا بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اور نفقہ حدیث کی رو سے جو فاطمہ بنت قیس کے بارے میں منقول ہے۔

والليث ابن سعد والشافعى. وقال الشافعى انما جعلنا لها السكنى بكتاب الله. قال الله تعالىٰ لَا تخرجوهن من بيوتهن ولايخرجن الا ان ياتين بفاحشة مبينة.قَالوا هوالبذاء، ان تبذوعلى اهلها واعتل بان فاطمة ابنة قيس لم يجعل لها النبى صلى الله عليه وسلم السكنىٰ لما كانت تبذو على اهلها، قال الشافعى ولا نفقة لها لحديث رَسول الله صلى الله عليه وسلم فى قصة حديث فاطمة بنت قيس.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ترمذی ج ۱ ص ۲۲۳ ابواب الطلاق واللعان باب ماجاء فی المطلقة ثلاثا لاسکنیٰ لها ولانفقة.
- ابن ماجه کتاب الطلاق باب المطلقة ثلاثا هل لها سکنی و نفقة. ابوداؤد میں انما کان ذلک من سوٓء الخلق ھے.
- ابوداؤد ج ۲ ص ۲۸۸ کتاب الطلاق باب من انکرذ لک علی فاطمة. امام بخاری نے کتاب الطلاق باب المطلقة اذا خشی علیها فی مسکن زوجها ان یقتحم علیها او تبذو علی اهلها کے تحت بیان کیا ھے. عابت عائشة اشدالعیب وقالت ان فاطمة کانت فی مکان وحش فخیف علی ناحیتها فلذلک ارض لها النبی صلی الله علیه وسلم
- ابودائود کتاب الطلاق، باب من انکر ذلک علی فاطمة.
- ابن ماجه کتاب الطلاق. باب هل تخرج المرآة فی عدتها
- السنن الکبریٰ بیهقی ج ۷، ص ۴۳۳ کتاب العدد باب ماجاء فی قول الله عزوجل الا ان یا تین بفاحشة مبینة.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا یَحْیَ بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: ثنا مُجَالِدٌ، قَالَ: ثنا عَامِرٌ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ، فَاَتَیْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ، فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّةٍ، قَالَتْ: فَقَالَ لِیْ اَخُوْهُ: اُخْرُجِیْ مِنَ الدَّارِ، فَقُلْتُ: اِنَّ لِیْ نَفَقَةً وَسُکْنٰی حَتّٰی یَحِلَّ الْاَجَلُ، قَالَ:

عامر کا بیان ہے کہ میں مدینہ آیا اور فاطمہ بنت قیس سے ملا۔ اس نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی رسول اللہ ﷺ نے اس کے خاوند کو کسی سریہ میں فوجی مہم پر بھیج دیا۔ فاطمہ کا بیان ہے کہ میرے شوہر کے بھائی (دیور یا جیٹھ) نے مجھے کہا اس کے گھر سے باہر نکل جا۔ میں نے اسے کہا کہ جب تک عدت پوری نہیں ہوتی میرا نان ونفقہ ور ہائش اس کے ذمہ ہے۔ وہ بولا ایسا نہیں ہے۔ فاطمہ نے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ فلاں نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اس کا بھائی مجھے گھر سے باہر نکال رہا ہے۔ رہائش بھی رکھنا ممنوع کر دیا ہے اور نان ونفقہ بھی بند کر دیا ہے۔ حضورؐ نے اسے بلوایا۔ اور دریافت فرمایا کہ تیرا اور فاطمہ (آل قیس کی بیٹی) کا کیا معاملہ ہے۔ وہ بولا یا رسول اللہ میرے بھائی نے اسے پوری تین طلاقیں دے دی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاَ، قَالَتْ: فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنَّ فُلاَنًا طَلَّقَنِيْ، وَاِنَّ اَخَاهُ اَخْرَجَنِيْ وَمَنَعَنِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَالَكَ وَلاِ بْنَةِ آلِ قَيْسٍ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَخِيْ طَلَّقَهَا ثَلاَثًا جَمِيْعاً، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرِيْ يَا ابْنَةَ آلِ قَيْسٍ! اِنَّمَا النَّفَقَةُ والسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا مَا كَانَتْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلاَ نَفَقَةَ وَلاَ سُكْنٰى، فاخْرُجِيْ، فَانْزِلِيْ عَلٰى فُلاَنَةَ، ثُمَّ قَالَ:اِنَّهُ يَتَحَدَّثُ اِلَيْهَا، اِنْزِلِيْ عَلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَاِنَّهُ اَعْمٰى لاَ يَرَاكِ،

فاطمہ کا اپنا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روئے سخن میری جانب کر کے فرمایا۔ اے آل قیس کی بیٹی۔ دیکھ لے نان ونفقہ اور رہائش ایسی عورت کے لئے ہے جسے رجعی طلاق ہو اور شوہر کے لئے رجوع کا موقع باقی ہو۔ جب خاوند کے لئے رجوع کا موقع باقی نہ رہے تو ایسی صورت میں نہ اس کے ذمہ رہائش ہے اور نہ نان ونفقہ۔ لہٰذا تو شوہر کے گھر سے چلی جا اور فلاں کے ہاں جا کر رہائش رکھ۔ راوی نے پھر کہا آپ اس سے گفتگو فرماتے رہے کہ ابن ام مکتوم کے ہاں چلی جا اور وہاں ڈیرہ ڈال لے وہ نابینا آدمی ہے تجھ پر اس کی نظریں نہیں پڑیں گی۔ پھر تم از خود نکاح نہ کر لینا تاوقتیکہ میں تمہارے نکاح کا بندوبست نہ کروں فاطمہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک قریشی آدمی نے نکاح کا پیغام دیا۔ میں مشورہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جسے میں سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں اس سے نکاح کرے۔ فاطمہ نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول جسے آپ محبوب رکھتے ہیں اس سے میرا نکاح کر دیں تو آپ نے اسامہ بن زید کے ساتھ میرا نکاح کر دیا۔

ثُمَّ لاَ تَنْكِحِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اُنْكِحُكِ قَالَتْ: فَخَطَبَنِيْ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَسْتَأْمِرُهُ فَقَالَ: اَلاَ تَنْكِحِيْنَ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ فَقُلْتُ! بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَاَنْكِحْنِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ، قَالَتْ: فَاَنْكَحَنِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ. الحديث

ماخذ:

○ مُسند احمد ج ۶. ص ۴۱۷. فاطمہؓ بنت قیس.

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: نا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

قَالَ:اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاکِ ابْنِ قَیْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِیْرَةِ الْمَخْزُوْمِیَّ طَلَّقَهَا ثَلاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَی الْیَمَنِ، فَقَالَ لَهَا اَهْلُهُ لَیْسَ لَکِ عَلَیْنَا نَفَقَةٌ، فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فِیْ نَفَرٍ، فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ ، فَقَالُوْا: اِنَّ اَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا، فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ، وَاَرْسَلَ اِلَیْهَا اَنْ لَا تَسْبِقِیْنِیْ بِنَفْسِکِ، وَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَی اُمِّ شَرِیْکٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهَا اَنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ یَأْتِیْهَا

ابن ابی کثیر سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ابوسلمہ نے بتایا کہ فاطمہ بنت قیس کو اس کے شوہر ابوحفص بن مغیرہ مخزومی نے تین طلاق دے دیں پھر یمن کی طرف چلا گیا۔ ابوحفص کے گھر والوں نے فاطمہ سے کہا کہ ہمارے ذمہ تمہارا نان ونفقہ نہیں ہے۔ خالدؓ بن ولید اپنے چند ساتھیوں سمیت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس وقت آپؐ حضرت میمونہ کے ہاں تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ ابو حفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں کیا فاطمہ کے لئے کوئی نفقہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے نفقہ تو نہیں البتہ عدت ہے اور فاطمہ کے پاس حضورؐ نے پیغام بھیجا کہ اپنے بارے میں جلدی نہ کرے۔ ساتھ ہی حکم دیا کہ ام شریک کے ہاں منتقل ہو جا معاً پھر فرمایا کہ ام شریک کے ہاں تو مہاجرین اولین کی آمد و رفت رہتی ہے لہٰذا تو ابن ام [illegible] [illegible] ضرورت پیش آئے گی تو ان کی نظریں تجھ پر نہ پڑیں گی۔ چنانچہ فاطمہ ابن ام مکتوم کے ہاں چلی گئی، جب عدت کے ایام پورے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نکاح اسامہ بن زید بن حارثہ کے ساتھ کر دیا۔

الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ، فَانْطَلِقِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ الْاَ عْمٰی، فَاِنَّکِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَکِ لَمْ یَرَکِ، فَانْطَلَقَتْ اِلَیْهِ، فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْکَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ.

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- مسلم ج ۱ . ص ۴۸۴ . کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لانفقة لها.
- ابوداؤد ج ۲ . ص ۲۸۶ کتاب الطلاق ، باب فی نفقة المبتوتة.
- مسند احمد ج ۶ . ص ۴۱۲ . فاطمةؓ بنت قیس.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: انا اَبُواَحْمَدَ،قَالَ:نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اْلاَ سْوَدِبْنِ يَزِيْدَ جَالِساً فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ، فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلاَ نَفَقَةَ، ثُمَّ اَخَذَ اْلاَ سْوَدُ كَفّاً مِنْ حَصًى فَحَصَبَهُ بِهِ، فَقَالَ: وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: لاَ نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لاَنَدْرِیْ لَعَلَّهَا حَفِظَتْ اَوْنَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: لاَ تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلاَ يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ،

ابواسحاق کا بیان ہے کہ میں اسود بن یزید کے ساتھ ایک بڑی مسجد (جامع مسجد) میں بیٹھا ہوا تھا اور ہماری مجلس میں شعبی بھی موجود تھے۔ شعبی نے فاطمہ بنت قیس کا قصہ طلاق پر گفتگو شروع کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ کے لئے نہ تو نان ونفقہ مقرر فرما کر دلوایا اور نہ رہائش، اسود نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر شعبی کی طرف پھینکیں اور کہا افسوس ہے کہ تم ایسی بات بیان کرتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ ہم محض ایک عورت کی بات کی وجہ سے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ جبکہ ہمیں علم نہیں کہ شاید وہ یاد رکھ سکی ہو یا بھول گئی ہو۔ اس کے لئے رہائش بھی ہے اور نان ونفقہ بھی۔

ارشاد باری تعالےٰ ہے کہ تم ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ خود وہ نکلیں الا یہ کہ کسی کھلی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں۔

ماخذ:

- مسلم ج ۱ . ۴۸۵ کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها.
- ابوداؤد ج ۲ . ص ۲۸۸ کتاب الطلاق باب من انکر ذٰلک علی فاطمه (مختصر)
- نسائی ج ۶ . ص ۲۰۷ کتاب الطلاق، باب الرخصة فی خروج المبتوته من بیتها فی عدتها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لسکناها.

- دارقطنی ج۴. ص۲۵. کتاب الطلاق.
- نسائی اور دارقطنی کی ایک روایت میں حضرت عمر سے مندرجه ذیل عبارت بهی منقول هے.

قَالَ عمر: اِنْ جِئْتَ بِشَاهِدَيْنِ يشهدان انهما سمعاه من رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَليهِ وَسَلَّمَ والا لم نترک کتاب اللّٰه لقول امْرَأةٍ، لاَ تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان يأتين بفاحشةٍ مبينة.

مآخذ:

- نسائی ج۶. ص۲۰۷ کتاب الطلاق باب الرخصة فی خروج المبتوتة من بيتها.
- دارقطنی ج۴. ص۲۶. دارقطنی میں لم يقل فيه وسنة نبينا هے. وهذا اصح.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۷. ص۴۳۱. کتاب العدد باب مقام المطلقة فی بيتها.

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: نالَيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ: سَاَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُوْمِیَّ طَلَّقَهَا، فَاَبیٰ اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا، فَجَآءَ تْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نَفَقَةَ لَکِ فَانْتَقِلِیْ، فَاذْهَبِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ، فَکُوْنِیْ عِنْدَهُ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِيْنَ ثِيَابَکِ عِنْدَهُ.

ابوسلمہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے اس کی طلاق کے متعلق سوال کیا۔ اس نے بتایا کہ اس کے شوہر جومخزوم قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے نے اسے طلاق دے دی اور (دورانِ عدت) کے اخراجات دینے سے انکار کر دیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپؐ کو سارا واقعہ سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا نہ تیرے لئے نفقہ ہے اور نہ رہائش، تو ابنِ ام مکتوم کے ہاں چلی جا اور وہاں اپنی عدت کے ایام پورے کر وہ نابینا آدمی ہے تم اس کے ہاں کپڑے اتار سکتی ہو۔

مآخذ:

- مسلم ج ۱. ص۴۸۴ کتاب الطلاق باب المطلقة البائن لا نفقة لها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی بات کے تحت ایک اور روایت منقول ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اَنْفَقَ عَلَیْهَا نَفَقَةَ دُوْنٍ، فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِکَ قَالَتْ، وَاللّٰهِ لَاُعْلِمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ لِیْ نَفَقَةٌ، اَخَذْتُ الَّذِیْ یُصْلِحُنِیْ، وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لِّیْ نَفَقَةٌ، لَمْ اٰخُذْ مِنْهُ شَیْئاً، قَالَتْ: فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ نَفَقَةَ لَکِ وَلاَ سُکْنٰی:

حضرت ابوسلمہ سے مروی ہے انہوں نے فاطمہ بنت قیس کے حوالہ سے بیان کیا کہ اسے اس کے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں طلاق دے دی اور خرچہ معمول سے کم کرنے لگا۔ جب فاطمہ نے یہ صورت حال دیکھی تو اس نے کہا کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کو ضرور آگاہ کروں گی اور معلوم کروں گی کہ اگر میرے لئے شریعت میں نفقہ لینے کی گنجائش ہے تو پھر اتنا نفقہ حاصل کروں گی جتنا مجھے درکار ہے اور اگر شرعی اعتبار سے میرے لئے نفقہ کا کوئی حق نہیں ہوگا تو پھر میں اپنے شوہر سے کوئی چیز بھی نہ لوں گی (یہ عزم لے کر) اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
تیرے لئے نہ کوئی نفقہ ہے اور نہ رہائش۔

اسی باب کے تحت مسلم اور ابوداؤد نے کتاب الطلاق باب فی نفقة المبتوته کے ضمن میں اور مسند احمد ج۶۔ص ۴۱۲ پر فاطمہ بنت قیس سے مندرجہ ذیل روایت بھی نقل کی ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُطَلَّقَةِ قَالَ: لَیْسَ لَهَا سُکْنٰی وَلاَ نَفَقَةٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۳

ایلاء

قرآن میں اس کا ذکر

لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ، وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ. (البقرہ: ۲۲۶-۲۲۷)

جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں۔ ان کے لئے چار مہینے کی مہلت ہے۔ اگر انہوں نے رجوع کر لیا، تو اللہ معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔ اور اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہو تو جانے رہیں کہ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

واقعہ ایلاء کی تفصیل

ترجمہ: بخاری میں حضرت انسؓ سے اور مسند احمد میں حضرت عبد اللہؓ بن عباس، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ روایات منقول ہوئی ہیں کہ حضورؐ نے ایک مہینہ تک کے لئے اپنی بیویوں سے علیحدہ رہنے کا عہد فرما لیا تھا اور اپنے بالا خانے میں بیٹھ گئے تھے۔ ۲۹ دن گزر جانے پر جبریل علیہ السلام نے آ کر کہا آپ کی قسم پوری ہوگئی، مہینہ مکمل ہوگیا۔

تشریح: (دراصل یہ نوبت اس لئے آئی کہ حضورؐ کی دو بیویوں نے آپؐ کے خلاف جتھہ بندی کی تھی اور دو بدو جواب دیے جس پر قرآن میں سورہ تحریم میں آیات نازل ہوئیں۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے) کہ یہ دو بیویاں کون تھیں اور وہ معاملہ کیا تھا جس پر یہ عتاب ہوا۔ اس کی تفصیل ہمیں حدیث میں ملتی ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی میں حضرت عبد اللہ بن عباس کی ایک مفصل روایت نقل ہوئی ہے جس میں کچھ لفظی اختلافات کے ساتھ یہ قصہ بیان کیا گیا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

''میں ایک مدت سے اس فکر میں تھا کہ حضرت عمرؓ سے پوچھوں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں میں سے وہ کونسی دو بیویاں تھیں جنہوں نے حضورؐ کے مقابلے میں جتھہ بندی کر لی تھی۔ اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ارشاد فرمائی ہے کہ اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا لیکن ان کی ہیبت کی وجہ سے میری ہمت نہ پڑتی تھی۔ آخر ایک مرتبہ وہ حج کے لئے تشریف لے گئے اور میں ان کے ساتھ گیا۔ واپسی پر راستہ میں ایک جگہ ان کو وضو کراتے ہوئے مجھے موقع مل گیا اور میں نے یہ سوال پوچھ لیا۔ انہوں نے جواب دیا وہ عائشہؓ اور حفصہؓ تھیں۔ پھر انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ ہم قریش کے لوگ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی عورتوں کو دبا کر رکھنے کے عادی تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ہمیں یہاں ایسے لوگ ملے جن پر ان کی بیویاں حاوی تھیں، اور یہی سبق ہماری عورتیں بھی ان سے سیکھنے لگیں۔ ایک روز میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے پلٹ کر جواب دے رہی ہے (اصل الفاظ ہیں فَاِذَاھِیَ تُرَاجِعُنِیْ.) مجھے یہ بہت ناگوار ہوا کہ وہ مجھے پلٹ کر جواب دے۔ اس نے کہا آپ اس بات پر کیوں بگڑتے ہیں کہ میں آپ کو پلٹ کر جواب دوں؟ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیویاں حضور کو دو بدو جواب دیتی ہیں (اصل لفظ ہے لِیُرَاجِعْنَهٗ) اور ان میں سے کوئی حضورؐ سے دن دن بھر روٹھی رہتی ہے (بخاری کی روایت میں ہے کہ حضورؐ اس سے دن بھر ناراض رہتے ہیں) یہ سن کر میں گھر سے نکلا اور حفصہؓ کے ہاں گیا (جو حضرت عمرؓ کی بیٹی اور حضورؐ کی بیوی تھیں) میں نے اس سے پوچھا کیا تو حضورؐ کو دو بدو جواب دیتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا اور کیا تم میں سے کوئی دن دن بھر حضورؐ سے روٹھی رہتی ہے؟ (بخاری کی روایت میں ہے کہ حضورؐ دن بھر اس سے ناراض رہتے ہیں؟) اس نے کہا ہاں میں نے کہا نامراد ہوگئی اور گھاٹے میں پڑ گئی وہ عورت جو تم میں سے ایسا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے بے خوف ہوگئی ہے۔ کہ اپنے رسول کے غضب کی وجہ سے اللہ اس پر غضبناک ہو جائے اور وہ ہلاکت میں پڑ جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کبھی زبان درازی نہ کر (یہاں بھی وہی الفاظ ہیں لَا تُرَاجِعِی) اور نہ ان سے کسی چیز کا مطالبہ کر، میرے مال سے تیرا جو جی چاہے مانگ لیا کر۔ تو اس بات سے کسی دھوکے میں نہ پڑ کہ تیری پڑوسن (مراد ہیں حضرت عائشہؓ) تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ اس کے بعد میں وہاں سے نکل کر امِّ سلمہؓ کے پاس پہنچا جو میری رشتہ دار تھیں اور میں نے اس معاملہ میں ان سے بات کی۔ انہوں نے کہا ابن خطاب تم بھی عجیب آدمی ہو۔ ہر معاملہ میں تم نے دخل دیا یہاں تک کہ اب رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے معاملے میں دخل دینے چلے ہو۔ ان کی اس بات نے میری ہمت توڑ دی۔ پھر ایسا ہوا کہ میرا ایک انصاری پڑوسی رات کے وقت میرے گھر آیا اور اس نے مجھے پکارا ہم دونوں باری باری رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور جو بات کسی کی باری کے دن ہوتی تھی وہ دوسرے کو بتا دیا کرتا تھا۔ زمانہ وہ تھا جب ہمیں غسان کے حملے کا خطرہ لگا ہوا تھا۔ اس کے پکارنے پر جب میں نکلا تو اس نے کہا ایک بڑا حادثہ پیش آ گیا ہے۔ میں نے کہا کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس سے بھی بڑا معاملہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے میں نے کہا برباد ہوگئی اور نامراد ہوگئی حفصہؓ (بخاری) کے الفاظ ہیں رَغِمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وعَائِشَةَ) مجھے پہلے ہی اندیشہ تھا کہ یہ ہونے والی بات ہے۔''

---

[۱] (حضرت عمرؓ دوسرے روز صبح حضورؐ کی خدمت میں گئے اور اُن کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی) اس قصے کو ہم نے مسند احمد اور بخاری کی روایات جمع کر کے مرتب کیا ہے۔ اس میں حضرت عمرؓ نے مُرَاجَعَتْ کا لفظ جو استعمال کیا ہے اسے لغوی معنی میں نہیں لیا جا سکتا بلکہ سیاق و سباق خود بتا رہا ہے کہ یہ لفظ دو بدو جواب دینے کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور حضرت عمرؓ کا اپنی بیٹی سے یہ کہنا کہ لاتُراجعی رسول اللہ صاف طور پر اس معنی میں ہے کہ حضورؐ سے زبان درازی نہ کیا کر۔ اس ترجمے کو بعض لوگ غلط کہتے ہیں اور ان کا اعتراض یہ ہے کہ مراجعت کا ترجمہ پلٹ کر جواب دینا یا دو بدو جواب دینا تو صحیح ہے، مگر اس کا ترجمہ ''زبان درازی'' صحیح نہیں ہے۔ لیکن یہ معترض حضرات اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اگر کم مرتبے کا آدمی اپنے سے بڑے مرتبے کے آدمی کو پلٹ کو جواب دے، یا دو بدو جواب دے تو اسی کا نام زبان درازی ہے۔ مثلاً باپ اگر بیٹے کو کسی بات پر ڈانٹے یا اس کے کسی فعل پر ناراضی کا اظہار کرے اور بیٹا اس پر ادب سے خاموش رہنے یا معذرت کرنے کے بجائے پلٹ کر جواب دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(احادیث بالا سے معلوم ہوتا ہے) کہ قصور صرف حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ ہی کا نہ تھا بلکہ دوسری ازواج مطہرات بھی کچھ نہ کچھ قصوروار تھیں۔ اسی لئے ان دونوں کے بعد (آیت ۱۰) میں باقی سب ازواج کو بھی تنبیہ فرمائی گئی۔ [قرآن مجید] میں قصور کی نوعیت پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی البتہ احادیث میں اس کے متعلق کچھ تفصیلات آئی ہیں ان کو ہم یہاں نقل کئے دیتے ہیں۔

بخاری میں حضرت اَنسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ''نبی ﷺ کی بیویوں نے آپس کے رشک اور رقابت میں مل جل کر حضور کو تنگ کر دیا تھا (اصل الفاظ میں **اجتمع نسآء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الغیرۃ علیہ**) اس پر میں نے ان سے کہا کہ ''بعید نہیں کہ اگر حضورؐ تم کو طلاق دے دیں تو اللہ تم سے بہتر بیویاں آپ کو عطا فرما دے'' ابن ابی حاتم نے حضرت اَنسؓ کے حوالہ سے حضرت عمرؓ کا بیان ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ''مجھے خبر پہنچی کہ امہات المومنین اور نبی ﷺ کے درمیان کچھ ناچاقی ہوگئی ہے اس پر میں ان میں سے ایک ایک کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تنگ کرنے سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تمہارے بدلے تم سے بہتر بیویاں حضورؐ کو عطا فرما دے گا۔ یہاں تک کہ جب میں امہات المومنین میں سے آخری کے پاس گیا (اور یہ بخاری کی ایک روایت کے بموجب امّ سلمہؓ تھیں) تو انہوں نے مجھے جواب دیا اے عمر، کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کی نصیحت کے لئے کافی نہیں ہیں کہ تم انہیں نصیحت کرنے چلے ہو؟ اس پر میں خاموش ہو گیا'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ [**عَسٰی رَبُّہٗٓ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗٓ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ الآیۃ**]

پر اتر آئے تو اس کو زبان درازی کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ پھر جب یہ معاملہ باپ اور بیٹے کے درمیان نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور امت کے کسی فرد کے درمیان ہو تو صرف ایک غبی آدمی ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کا نام زبان درازی نہیں ہے۔

بعض دوسرے لوگ ہمارے اس ترجمے کو سُوءِ ادب قرار دیتے ہیں حالانکہ سُوءِ ادب اگر ہو سکتا تھا تو اس صورت جبکہ ہم اپنی طرف سے اس طرح کے الفاظ حضرت حفصہؓ کے متعلق استعمال کرنے کی جسارت کرتے۔ ہم نے تو حضرت عمرؓ کے الفاظ کا صحیح مفہوم ادا کیا ہے اور یہ الفاظ انہوں نے اپنی بیٹی کو اس کے قصور پر سرزنش کرتے ہوئے استعمال کئے ہیں۔ اسے سوء ادب کہنے کے معنی یہ ہیں کہ یا تو باپ اپنی بیٹی کو ڈانٹتے ہوئے بھی ادب سے بات کرے، یا پھر اس کی ڈانٹ کا ترجمہ کرنے والا اپنی طرف سے اس کو باادب کلام بنا دے۔

اس مقام پر سوچنے کے قابل بات دراصل یہ ہے کہ اگر معاملہ صرف ایسا ہی ہلکا اور معمولی سا تھا کہ حضورؐ کبھی اپنی بیویوں کو کچھ کہتے تھے اور وہ پلٹ کر کچھ جواب دے دیا کرتی تھیں، تو آخر اس کو اتنی اہمیت کیوں دی گئی کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے براہ راست خود ان ازواج مطہرات کو شدت کے ساتھ تنبیہ فرمائی؟ اور حضرت عمرؓ نے اس معاملہ کو کیوں اتنا سخت سمجھا کہ پہلے بیٹی کو ڈانٹا اور پھر ازواج مطہرات میں سے ایک ایک کے گھر جا کر ان کو اللہ کے غضب سے ڈرایا؟ اور سب سے زیادہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے خیال میں ایسے ہی زود رنج تھے کہ ذرا ذرا سی باتوں پر بیویوں سے ناراض ہو جاتے تھے اور کیا معاذ اللہ آپ کے نزدیک حضور کی تنگ مزاجی اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ ایسی ہی باتوں پر ناراض ہو کر آپؐ ایک دفعہ سب بیویوں سے مقاطعہ کر کے اپنے حجرے میں عزلت گزیں ہو گئے تھے؟ ان سوالات پر اگر کوئی شخص غور کرے تو اسے لامحالہ ان آیات کی تفسیر میں دو ہی راستوں میں سے ایک کو اختیار کرنا پڑے گا۔ یا تو اسے ازواج مطہرات کے احترام کی اتنی فکر لاحق ہو کہ وہ اللہ اور رسول پر حرف آجانے کی پروا نہ کرے۔ یا پھر سیدھی طرح یہ مان لے کہ اس زمانے میں ان ازواج مطہرات کا رویہ فی الواقع ایسا ہی قابل اعتراض ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان پر ناراض ہو جانے میں حق بجانب تھے اور حضورؐ سے بڑھ کر خود اللہ تعالیٰ اس بات میں حق بجانب تھا کہ ان ازواج کو اس رویہ پر شدت سے تنبیہ فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم میں حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان سے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار فرمائی تو میں مسجد نبوی میں پہنچا۔ دیکھا کہ لوگ متفکر بیٹھے ہوئے کنکریاں اٹھا اٹھا کر گرا رہے ہیں اور آپس میں کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کے ہاں اپنے جانے اور ان کو نصیحت کرنے کا ذکر کیا، پھر فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا ''بیویوں کے معاملہ میں آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں، اگر آپ ان کو طلاق دے دیں تو اللہ آپ کے ساتھ ہے، سارے ملائکہ اور جبریل ومیکائیل آپ کے ساتھ ہیں اور میں اور ابوبکر اور سب اہل ایمان آپ کے ساتھ ہیں'' میں اللہ کا شکر بجا لاتا ہوں کہ کم ہی ایسا ہوا ہے کہ میں نے کوئی بات کہی ہو اور اللہ سے یہ امید نہ رکھی ہو کہ وہ میرے قول کی تصدیق فرما دے گا، چنانچہ اس کے بعد سورۂ تحریم کی یہ آیات نازل ہوگئیں۔ پھر میں نے حضورؐ سے پوچھا کیا آپ نے بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں۔ اس پر میں نے مسجد نبوی کے دروازے پر کھڑے ہو کر باآواز بلند اعلان کیا کہ حضورؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی ہے۔

حافظ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری میں حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے یہ بات نقل کی ہے کہ ازواج مطہرات کی دو پارٹیاں بن گئی تھیں۔ ایک میں خود حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ حضرت سودہؓ اور حضرت صفیہؓ تھیں، اور دوسری میں حضرت زینبؓ، حضرت ام سلمہؓ اور باقی ازواج شامل تھیں۔

ان تمام روایات سے کچھ اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خانگی زندگی میں کیا حالات پیدا ہو گئے تھے جن کی بنا پر یہ ضروری ہوا کہ اللہ تعالیٰ مداخلت کر کے ازواج مطہرات کے طرزِ عمل کی اصلاح فرمائے۔ یہ ازواج اگرچہ معاشرے کی بہترین خواتین تھیں، مگر بہرحال تھیں انسان ہی اور بشریت کے تقاضوں سے مبرا نہ تھیں، کبھی ان کے لئے مسلسل عسرت کی زندگی بسر کرنا دشوار ہو جاتا تھا اور وہ بے صبر ہو کر حضورؐ سے نفقہ کا مطالبہ کرنے لگتیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب کی آیات ۲۸۔۲۹۔ نازل فرما کر ان کو تلقین کی کہ اگر تمہیں دنیا کی خوشحالی مطلوب ہے تو ہمارا رسول تم کو بخیر و خوبی رخصت کر دے گا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دار آخرت کو چاہتی ہو تو پھر صبر و شکر کے ساتھ ان تکلیفوں کو برداشت کرو جو رسول کی رفاقت میں پیش آئیں۔[1] پھر کبھی نسائی فطرت کی بنا پر ان سے ایسی باتوں کا ظہور ہو جاتا تھا جو عام انسانی زندگی میں معمول کے خلاف نہ تھیں۔ مگر جس گھر میں ہونے کا شرف اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا تھا اس کی شان اور اس کی عظیم ذمہ داریوں سے وہ مطابقت نہ رکھتی تھیں۔ ان باتوں سے جب یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی خانگی زندگی کہیں تلخ نہ ہو جائے اور اس کا اثر اس کارِ عظیم پر مترتب نہ ہو جو اللہ تعالیٰ حضورؐ سے لے رہا تھا، تو قرآن مجید میں یہ آیات نازل کر کے، ان کی اصلاح فرمائی گئی تاکہ ازواجِ مطہرات کے اندر اپنے اس مقام اور مرتبے کی ذمہ داریوں کا احساس پیدا ہو جو اللہ کے آخری

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد چہارم، الاحزاب حاشیہ ۴۱، اور دیباچہ سورۂ احزاب صفحہ ۶۵۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسولؐ کی رفیق حیات ہونے کی حیثیت سے ان کو نصیب ہوا تھا، اور وہ اپنے آپ کو عام عورتوں کی طرح اور اپنے گھر کو عام گھروں کی طرح نہ سمجھ بیٹھیں۔ آیت کا پہلا ہی فقرہ ایسا تھا کہ ان کو سن کر ازواج مطہرات کے دل لرز اٹھے ہوں گے۔ اس ارشاد سے بڑھ کر ان کے لئے تنبیہ اور کیا ہو سکتی تھیں کہ "اگر نبی تم کو طلاق دے دے تو بعید نہیں کہ اللہ اس کو تمہاری جگہ تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے" اول تو نبی ﷺ سے طلاق مل جانے کا تصور ہی ان کے لئے نا قابل برداشت تھا۔ اس پر یہ بات مزید کہ تم سے امہات المومنین ہونے کا شرف چھن جائے گا اور دوسری عورتیں جو اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی زوجیت میں لائے گا وہ تم سے بہتر ہوں گی اس کے بعد یہ ممکن ہی نہ تھا کہ ازواج مطہرات سے پھر کبھی کسی ایسی بات کا صدور ہوتا جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت کی نوبت آتی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بس دو ہی مقامات ہم کو ایسے ملتے ہیں جہاں ان برگزیدہ خواتین کو تنبیہ فرمائی گئی ہے۔ ایک سورۂ احزاب اور دوسرے سورۂ تحریم۔ (تفہیم القرآن ج ۶۔ ص ۲۳ تا ۲۶ اور ۲۸ التحریم حواشی ۸۔۱۰)

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ حُمَيْدٍ

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَآئِهِ، وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ، فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْراً، قَالَ: اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ.

حضرت انسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی قسم کھائی آپ کے پاؤں میں چوٹ آ گئی تھی۔ آپ اپنے مکان کے بالا خانہ میں ایک کم تیس روز قیام پذیر رہے۔ پھر نیچے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو ایک ماہ الگ رہنے کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا۔ مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے۔

ماخذ:

- بخاری ج ۲۔ ص ۹۸۹ کتاب الایمان والنذور، باب من حلف الّا یدخل علٰی اھله شھراً وَکَانَ الشھر تسعاوّ عشرین۔
- بخاری ج ۲۔ ص ۷۹۷ کتاب الطلاق، باب قوله تعالیٰ للذین یؤلون الخ
- مُسند احمد ج ۱۔ ص ۲۱۸۔ عبداللہؓ بن عباس۔
- مسنداحمد ج ۶۔ ص ۳۳۔ عائشہؓ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مسند احمد ج ۱. کے ص ۲۰۸ پر منقول روایت.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَمَّ الشَّهْرُ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ.

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت مسند احمد میں نہیں ملی۔ نسائی میں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ اٰلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْراً فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهٗ فَمَكَثَ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ آلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ؟ قَالَ: اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ.

حضرت انس سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں سے مہینہ بھر الگ رہنے کی قسم کھائی اور اپنے بالا خانہ میں قیام پذیر ہو گئے۔ ایک کم تیس روز گزرنے کے بعد نیچے تشریف لائے تو کہا گیا یا رسول اللہ کیا آپ نے پورا مہینہ الگ رہنے کی قسم نہیں کھائی تھی؟ فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ماخذ:

- نسائی ج ۶. ص ۱۶۷ کتاب الطلاق، باب الایلاء.
- مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے مروی روایت.

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَآئِهٖ شَهْراً، قَالَتْ: فَلَبِثَ تِسْعاً وَعِشْرِيْنَ، قَالَتْ: فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ بَدَأَبِهٖ، فَقُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ كُنْتَ اَقْسَمْتَ شَهْراً فَعُدَتُّ الْاَيَّامَ تِسْعاً وَعِشْرِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ.

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی کہ وہ ایک مہینہ اپنی بیویوں کے پاس نہ جائیں گے۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضورؐ انتیس روز ٹھہرے (پھر نیچے آگئے) تو میں پہلی عورت تھی جسے یہ بات سوجھی (کہ مہینہ تو تیس روز کا ہوتا ہے) تو میں نے عرض کیا۔ کیا آپؐ نے ایک مہینہ الگ رہنے کی قسم نہیں کھائی تھی؟ میں دن گنتی رہی ہوں ابھی انتیس روز ہوئے ہیں (یعنی ایک روز باقی ہے) نبی ﷺ نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- مسند احمد ج٦ ۔ ص ٣٣ ۔ عائشۃؓ ۔
- ابن ماجه کتاب الطلاق باب الایلاء ۔

فَقَالَ اَبُو الضُّحٰی: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْماً وَنِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ اَهْلُهَا، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ مَلْآنٌ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَجَآءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ عُلِيَّةٍ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَرَجَعَ، فَنَادٰى بِلَالاً، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَآءَكَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْراً، فَمَكَثَ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ، فَدَخَلَ عَلٰى نِسَآئِهِ ۔

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک روز علی الصبح ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ازواج مطہرات رو رہی ہیں اور ہر ایک بیوی کے پاس اس کے اہل خانہ بیٹھے ہیں۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں اتنے میں عمرؓ آئے اور سیدھے نبی کریم ﷺ کے پاس اوپر چڑھ گئے۔ حضورؐ اس وقت اپنے بالا خانہ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت عمرؓ نے تین مرتبہ یکے بعد دیگرے آپ کو سلام عرض کیا مگر کسی نے پلٹ کر جواب نہیں دیا تو عمر واپس لوٹ آئے اور بلالؓ کو بلایا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس بالا خانہ میں داخل ہوئے اور پوچھا کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ میں نے ایک ماہ ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہے۔ انتیس روز کے بعد آپؐ تشریف لے آئے۔ اور اپنی بیویوں کے ہاں تشریف لے گئے۔

ماخذ:

- نسائی ج٦ ۔ ص ١٦٦ ۔ کتاب الطلاق باب الایلاء ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثنا يَحْيَ ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا آلٰى لِاَنَّ زَيْنَبَ رَدَّتْ عَلَيْهِ هَدِيَّتَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَقَدْ اَقْمَأَتْکَ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآلٰى مِنْهُنَّ.

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول ﷺ نے ایلاء کیا کیونکہ زینب نے آپ کا ہدیہ واپس کر دیا تھا۔ اس موقع پر حضرت عائشہ نے حضورؐ سے کہا یا رسول اللہ زینب نے آپکی تذلیل کی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ اس پر ناراض ہو گئے اور ازواج مطہرات کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی۔

ماٰخذ:

- ابنِ ماجه كتاب الطلاق باب الايلاء.

حضرت ام سلمہؓ سے مروی روایت:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلٰى مِنْ بَعْضِ نِسَآئِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا كَانَ تِسْعَةٌ وَّعِشْرِيْنَ، رَاحَ اَوْ غَدَا، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَقَالَ: اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ.

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض بیویوں کے پاس ایک ماہ کے لئے نہ جان کی قسم کھالی۔ مگر جب انتیس روز گزرے تو صبح یا شام نیچے تشریف لے آئے۔ توجہ دلائی گئی کہ یارسول اللہ ابھی ایک کم تیس روز گزرے ہیں۔ فرمایا مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

ماٰخذ:

- ابنِ ماجه كتاب الطلاق باب الايلاء.

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی روایت:

اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ: هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآئَهُ شَهْرًا، فَكَانَ يَكُوْنُ فِي الْعُلُوِّ وَيَكُنَّ فِي السُّفْلِ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ کے لئے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا اور بالا خانہ میں چلے گئے۔ اور ازواج نیچے (اپنے حجروں) میں رہیں۔ ۲۹ روز گزرنے پر نبی ﷺ نیچے اتر کران کے پاس آئے تو ایک شخص نے کہا یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِنَّ فِيْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ مَكَثْتَ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا. بِاَصَابِعِ يَدِهِ مَرَّتَيْنِ وَقَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ اِبْهَامَهُ.

رسول اللہ آپ ۲۹ روز ٹھیرے ہیں (یعنی مہینہ پورا ہونے میں ایک روز باقی ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ اس طرح کا بھی ہوتا ہے۔ دو مرتبہ اپنے ہاتھوں کو بند کیا اور تیسری مرتبہ انگوٹھے کو بند رکھا۔ (اس طرح ۲۹ کی تعداد ہوئی)۔

ماخذ:

- مُسندِ احمد ج۳. ص ۳۲۹. جابر بنؓ عبد الله. جابر بن عبداللہ کی ایک روایت میں کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَآءَهُ کے الفاظ بھی مروی ہیں.

حَدَّثَنَا عَمْرُوبْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

قَالَ عُمَرُ: اجْتَمَعَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: عَسٰى رَبُّهُ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُبْدِلَهُ اَزْوَاجاً خَيْراً مِنْكُنَّ فنزلت هذا الأية.

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بتایا کہ نبی ﷺ کی بیویوں نے آپس کے رشک اور رقابت میں مل جل کر حضور کو تنگ کر دیا تو اس پر میں نے کہا کہ بعید نہیں کی حضورؐ تم کو طلاق دے دیں تو اللہ تعالٰی تم سے بہتر بیویاں آپ کو عطا فرما دے۔

ماخذ

- بخاری کتاب التفسیر ج۲. ص ۷۳۱، باب قوله عسى ربه اِنْ طَلَّقَكن ان يبدلهٔ ازواجا خيراً مِنكن. مسلمات مومنات، قانتات تائبات عابدات سائحات ثيّبات وابكارا.
- بخاری ج ۱. ص ۵۸. کتاب الصلوٰه باب التوجه نحو القبلة حيث كان.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيٰ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً اُرِيْدُ اَنْ اَسْئَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اٰيَةً فَمَا اسْتَطِيْعُ اَنْ اَسْئَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتّٰى خَرَجَ حَاجّاً فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ (رَجَعْنَا) وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، عَدَلَ اِلَى الْاَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَّهُ، قَالَ: فَوَقَفْتُ لَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهٗ فَقُلْتُ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزْوَاجِهٖ؟ فَقَالَ: تَانِکَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ لَاُرِیْدُ اَنْ اَسْئَلَکَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا اسْتَطِیْعُ هَیْبَةً لَّکَ، قَالَ: فَلاَ تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتُ اَنَّ عِنْدِیْ مِنْ عِلْمٍ، فَسَلْنِیْ فَاِنْ کَانَ لِیْ عِلْمٌ خَبَّرْتُکَ بِهٖ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ عُمَرُ! وَاللّٰهِ اِنْ کُنَّا فِی الْجَاهِلِیَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَآءِ اَمْرًا حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهِنَّ مَا اَنْزَلَ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَاقَسَمَ، قَالَ: فَبَیْنَا اَنَا فِیْ اَمْرٍ اَتَاَمَّرُهٗ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتِیْ: لَوْ صَنَعْتَ کَذَا وَکَذَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مَالَکِ وَلِمَا هٰهُنَا تَکَلُّفُکِ فِیْ اَمْرٍ اُرِیْدُهٗ؟ فَقَالَتْ لِیْ: عَجَبًا لَّکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِیْدُ اَنْ تُرَاجَعَ اَنْتَ، وَاِنَّ ابْنَتَکَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یَظَلَّ یَوْمَهٗ غَضْبَانًا؟ فَقَامَ عُمَرُ، فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ مَکَانَهٗ حَتّٰی دَخَلَ عَلٰی حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا. یَا بُنَیَّةُ اِنَّکِ لَتُرَاجِعِیْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یَظَلَّ یَوْمَهٗ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَاللّٰهِ اِنَّا لَنُرَاجِعُهٗ، فَقُلْتُ: تَعْلَمِیْنَ اَنِّیْ اُحَذِّرُکِ عُقُوْبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَا بُنَیَّةُ لَا تَغُرَّنَّکِ هٰذِهِ الَّتِیْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهَا یُرِیْدُ عَائِشَةَ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِیْ مِنْهَا، فَکَلَّمْتُهَا، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَّکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی تَبْتَغِیَ اَنْ تَدْخُلَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِهٖ، فَاَخَذَتْنِیْ وَاللّٰهِ اَخْذًا کَسَرَتْنِیْ عَنْ بَعْضِ مَا کُنْتُ اَجِدُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا، وَکَانَ لِیْ صَاحِبٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غِبْتُ، اَتَانِیْ، بِالْخَبَرِ، وَاِذَا غَابَ کُنْتُ اَنَا اٰتِیْهِ بِالْخَبَرِ، وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِکًا مِنْ مُّلُوْکِ غَسَّانَ ذُکِرَ لَنَا اَنَّهٗ یُرِیْدُ اَنْ یَسِیْرَ اِلَیْنَا، فَقَدِ امْتَلَاَتْ صُدُوْرُنَا مِنْهُ، فَاِذَا صَاحِبِیْ الْاَنْصَارِیْ یَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ: افْتَحْ افْتَحْ، فَقُلْتُ: جَآءَ الْغَسَّانِیُّ؟ فَقَالَ: بَلْ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ، اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهٗ، فَقُلْتُ: رَغِمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ، فَاَخَذْتُ ثَوْبِیْ، فَاَخْرُجُ حَتّٰی جِئْتُ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَشْرُبَةٍ لَهٗ یَرْقٰی عَلَیْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰی رَاْسِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأْذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ: فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَاْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَضاً مَصْبُوْباً وَ عِنْدَ رَاْسِهِ اَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِهِ، فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ.

ماخذ:

- بخاری کتاب التفسیر ج ۲. ص ۷۲۹ . ۷۳۰. باب تبتغی بذلک مرضات ازواجک.
- بخاری کتاب النکاح، باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها.
- مسلم ج ۱. ص ۴۷۹ کتاب الطلاق باب بیان ان تخییره امرأته لا یکون طلاقا الا بالنیة.

امام بخاری نے کتاب الطلاق میں جو روایت نقل کی ہے اس کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ، قَالَ: لَمْ اَزَلْ حَرِيْصاً عَلٰى اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ، وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِاِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَآءَ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلّٰى

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میری ہمیشہ یہ تمنا وخواہش رہی کہ حضرت عمرؓ سے دریافت کروں کہ وہ دو خواتین کونسی تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔ یہ خواہش میرے دل ہی میں تھی کہ حضرت عمرؓ حج پر تشریف لے گئے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا، (واپسی پر) حضرت عمرؓ قضائے حاجت کے لئے اصل راستہ سے کترا کر چلے تو میں بھی ان کے ساتھ ہی پانی کا لوٹا لے کر مڑ گیا۔ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر لوٹے میں سے پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کیا۔ (اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے) میں نے عرض کیا یا امیر المومنین ازواج مطہرات میں سے حضور ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَان قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا، قَالَ: وَاعَجَبًالَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيْثَ يَسُوْقُهُ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَجَارٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِفِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ ابْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْماً وَاَنْزِلُ يَوْماً، فَاِذَا اَنْزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ اَوْ غَيْرِهِ، وَاِذَا نَزَلَ، فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْاَنْصَارِ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ، فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَاْخُذْنَ مِنْ اَدَبِ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ، فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ، فَرَاجَعَتْنِيْ، فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ، قَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُاَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، فَاَفْزَعَنِيْ ذٰلِكَ، وَقُلْتُ لَهَا:

کی وہ دو کونسی بیویاں تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابن عباس مجھے تم پر تعجب آتا ہے۔ وہ دونوں تو عائشہؓ اور حفصہ تھیں۔ پھر حضرت عمرؓ بقیہ حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور بیان فرمائی۔ کہ میں اور میرا ہمسایہ بنو امیہ بن زید میں رہائش پذیر تھے اور یہ لوگ مدینہ کے اطراف کے باشندے تھے ہم دونوں باری باری سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ۔جس روز میں جاتا اپنے ساتھی کو اس روز کی وحی وغیرہ کی تمام خبریں آ کر بتا دیتا، جب وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا ہم قریش قبیلہ کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم مدینہ میں انصار کے پاس آ گئے تو معلوم ہوا کہ انصاری عورتیں اپنے خاوندوں پر غالب ہیں۔ پس ہماری بیویوں نے بھی انصاری خواتین کے آداب سیکھنے شروع کر دیے۔ چنانچہ ایک روز میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے دو بدو مجھے جواب دیا۔ اس کا مجھے دوبدو جواب دینا اچھا نہ لگا۔ تو وہ بولی کہ میرا دوبدو جواب دینا آپ کو کیوں برا محسوس ہوا جبکہ خدا کی قسم نبی ﷺ کی بیویاں آپ سے دو بدو باتیں کرتی ہیں، اور کوئی ایک تو شام تک روٹھی رہتی ہے۔ اس نے تو مجھے گھبراہٹ و پریشانی میں مبتلا کر دیا، میں نے کہا جس نے ایسا کیا وہ تو نامراد ہو گئی پھر میں نے جانے کے لئے تیاری کی اور نیچے اتر کر حفصہ کے پاس گیا اور اس سے پوچھا کیا تم میں سے کوئی نبی ﷺ کو ناراض بھی کر دیتی ہے اور دن بھر شام تک ناراض ہی رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے ہاں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدْخَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ مِنْهُنَّ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ، فَنَزَلْتُ، فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: اَيْ حَفْصَةُ! أَتُغَاضِبُ اِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ:قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَامَنِيْنَ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِيْ لاَ تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ تُرَاجِعِيْهِ فِيْ شَيْءٍ وَلاَ تَهْجُرِيْهِ وَ سَلِيْنِيْ مَا بَدَالَکِ وَلاَ يَغُرَّنَّکِ اَنْ کَانَتْ جَارَتُکِ اَوْضَأَ مِنْکِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ. قَالَ عُمَرُ: فَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا، فَنَزَلَ صَاحِبِي الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهٖ، فَرَجَعَ اِلَيْنَا عِشَآءً، فَضَرَبَ بَابِيْ ضَرْباً شَدِيْداً وَقَالَ: أَثَمَّ هُوَ، فَفَزِعْتُ، فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ، قُلْتُ: مَاهُوَ؟ أَجَآءَ غَسَّانُ؟ قَالَ: لاَ، بَلْ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِکَ وَاَهْوَلُ

میں نے کہا وہ نامراد ہے اور خسارہ میں ہے کیا تمہیں اس کا خوف نہیں کہ آپ کے غصہ اور ناراض رہنے کی وجہ سے اللہ کو غصہ آ جائے اور وہ ناراض ہو جائے۔ اور وہ عورت ماری جائے۔ تم نبی ﷺ سے زیادہ نہ مانگا کرو اور نہ آپ کو دو بدو جواب دیا کرو اور نہ آپ سے بولنا بند کیا کرو۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت پیش آئے مجھ سے مانگ لیا کرو۔ تو اس بات سے کسی دھوکہ میں نہ پڑ کہ تیری پڑوسن (مراد ہیں عائشہ) تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم یہ بات سن چکے تھے کہ غسان (شام کا بادشاہ) ہم سے لڑنے کے لئے اپنے گھوڑوں کو نعل لگوا رہا ہے۔ میرا انصاری دوست اپنی باری کے دن آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہا اور شام کو واپس آیا تو میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور دریافت کیا کہ عمر گھر پر ہیں۔ میں گھبرایا اور باہر آیا تو اس نے کہا کہ آج ایک بہت عظیم واقعہ پیش آیا ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کیا غسان نے آ کر حملہ کر دیا ہے۔ وہ بولا نہیں۔ اس سے بھی عظیم اور خوفناک واقعہ۔ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے دل میں کہا کہ حفصہؓ تو نامراد ہوئی اور خسارے میں پڑ گئی۔ مجھے گمان یہی تھا کہ ایسا پیش آنے والا ہے میں نے اپنے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ ادا کی۔ نبی ﷺ تو نماز سے فارغ ہو کر اپنے بالا خانے میں تشریف لے جا کر گوشہ نشین ہو گئے اور میں حفصہؓ کے پاس چلا گیا۔ دیکھا تو وہ رو رہی ہے۔ میں نے پوچھا کس بات نے تجھے رولا دیا ہے؟ کیا میں نے اس سے تمہیں خبردار نہیں کیا تھا؟ کیا نبی ﷺ نے تم سب کو طلاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ ہٗ، فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَۃُ وَخَسِرَتْ قَدْ کُنْتُ اَظُنُّ ھٰذَا یُوْشِکُ اَنْ یَکُوْنَ، فَجَمَعْتُ عَلَیَّ ثِیَابِیْ، فَصَلَّیْتُ صَلاَۃَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَۃً لَہٗ فَاعْتَزَلَ فِیْھَا. وَدَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَۃَ، فَاِذَا ھِیَ تَبْکِیْ، فَقُلْتُ: مَایُبْکِیْکِ؟ أَلَمْ اَکُنْ حَذَّرْتُکِ ھٰذَا؟ اَطَلَّقَکُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: لاَ اَدْرِیْ، ھَا ھُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِی الْمَشْرُبَۃِ، فَخَرَجْتُ، فَجِئْتُ اِلَی الْمِنْبَرِ، فَاِذَا حَوْلَہٗ رَھْطٌ یَبْکِیْ بَعْضُھُمْ، فَجَلَسْتُ مَعَھُمْ قَلِیْلاً، ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَا اَجِدُ، فَجِئْتُ الْمَشْرُبَۃَ الَّتِیْ فِیْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلاَمٍ لَہٗ اَسْوَدَ: اِسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ الْغُلاَمُ، فَکَلَّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: کَلَّمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ ذَکَرْتُکَ لَہٗ، فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی جَلَسْتُ مَعَ الرَّھْطِ الَّذِیْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَااَجِدُ، فَجِئْتُ، فَقُلْتُ

دے دی ہے؟ وہ بولی مجھے تو معلوم نہیں۔ وہ اس بالا خانے میں گوشہ نشین ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا تو دیکھتا ہوں کہ منبر کے گرد لوگ بیٹھے ہیں۔ بعض رو بھی رہے ہیں۔ پھر میں تھوڑی سی دیران کے ساتھ بیٹھا۔ پھر دل میں جو کھٹک محسوس کر رہا تھا وہ غالب آئی اور میں اٹھ کر اس بالا خانے کی طرف چلا جس میں آپ گوشہ نشین تھے۔ میں نے آپ کے حبشی غلام سے کہا کہ وہ عمر کے لئے اندر آنے کی اجازت طلب کرے غلام اندر گیا اور نبی ﷺ سے بات کر کے واپس لوٹ آیا اور کہا کہ میں نے عرض مدعا میں آپ کا ذکر کیا آپ خاموش رہے میں وہاں سے اٹھ کر انہی لوگوں کے پاس پھر آ کر بیٹھ گیا جو منبر کے پاس بیٹھے تھے دل میں جو کھٹک سی تھی اسی نے پھر غلبہ کیا اور میں نے پھر غلام سے کہا کہ وہ عمر کے لئے ملاقات کی اجازت طلب کرے۔ وہ اندر گیا اور پلٹ آیا اور بتایا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا۔ آپ سن کر خاموش رہے۔ میں پھر انہی لوگوں کے پاس آ کر بیٹھ گیا جو منبر کے پاس بیٹھے تھے۔ میرے دلی خیال نے غلبہ کیا اور میں پھر غلام کے پاس گیا اور کہا۔ کہ اجازت طلب کرو۔ وہ اندر داخل ہوا اور واپس پلٹ آیا اور کہا کہ میں نے تو آپ کا تذکرہ کیا ہے مگر آپ سن کر خاموش رہے پس جب میں وہاں سے واپس ہوا تو غلام نے مجھے بلا کر کہا کہ نبی ﷺ نے اجازت دے دی ہے تو میں فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ چھال بھرا تکیہ لگائے کھردری چٹائی پر استراحت فرما رہے ہیں جس سے آپ کے جسم اطہر پر نشان پڑ گئے ہیں میں نے سلام عرض کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی بیویوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْغُلَامِ: اِسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ، فَصَمَتَ، فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ عِنْدَ الْمِنْبَرِثُمَّ غَلَبَنِيْ مَاأَجِدُ، فَجِئْتُ الْغُلَامَ، فَقُلْتُ: اِسْتَأذِنْ، لِعُمَرَ فَدَخَلَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفاً قَالَ: اِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ، فَقَالَ: قَدْ اَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رُمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئاً عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَطَلَّقْتَ نِسَآءَكَ؟ فَرَفَعَ اِلَيَّ بَصَرَهُ، فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ قُلْتُ وَاَنَا قَائِمٌ: اَسْتَأْنِسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْرَأَيْتَنِيْ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُهُمْ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے نظر اوپر میری طرف اٹھائی اور فرمایا نہیں۔ میں نے خوشی میں اللہ اکبر کہا پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے عرض کیا۔ کاش آپ میری جانب متوجہ ہوں۔ ہم قریش کے لوگ اپنی عورتوں پر غالب چلے آرہے تھے۔ مدینہ میں آکر ایسی قوم کو دیکھا جس کے مردوں پر عورتوں کا غلبہ ہے۔ یہ سن کر آپ مسکرائے میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ توجہ فرمائیں تو عرض حال کروں۔ یہ کہہ کر انہوں نے واقعہ سنانا شروع کیا۔ کہ میں حفصہ کے پاس گیا اور اسے کہا کہ تمہیں یہ بات دھوکہ میں مبتلا نہ کرے کہ تیری پڑوسن بہت خوبصورت ہے اور رسول اللہ ﷺ کو بہت محبوب ہے ان کی مراد حضرت عائشہ تھیں یہ سن کر آپ مسکرائے جب میں نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو میں بیٹھ گیا اور آپ کے حجرے کو بغور دیکھنے لگا۔ خدا کی قسم وہاں تین کھالوں کے سوا مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ ایسی کیفیت دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپکی امت پر فراوانی وکشائش فرمائے۔ فارس و روم کے لوگ کشادگی اور کشائش میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ دنیا ان کو خوب دی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت تک نہیں کرتے۔ آپ نے ٹیک لگا رکھی تھی۔ یہ سن کر سیدھے بیٹھے اور فرمایا ابن خطاب کیا تم بھی اس خیال میں مبتلا ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دنیا ہی میں دنیوی ساز و سامان کی فراوانی جلدی سے دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے معافی کی درخواست فرمائیں۔ نبی ﷺ اس بات کی وجہ سے جسے حفصہ نے عائشہ کے سامنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي. وَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْضَأَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً اُخْرٰى، فَجَلَسْتُ حِيْنَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ، فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ فِيْ بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيْهِ شَيْئاً يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ اَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ، فَاِنَّ فَارِساً وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ

ظاہر کر دیا تھا ایک کم تیس روز اپنی بیویوں سے الگ ہو گئے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ سے اظہار ناراضگی فرمایا اس وقت آپ نے شدت ناراضگی کی وجہ سے بیویوں سے فرمایا تھا کہ ایک پورا مہینہ تمہارے پاس نہیں آؤں گا جب انتیس دن ہوئے تو بالا خانے سے نیچے آئے اور داخلہ کا آغاز حضرت عائشہؓ کے ہاں سے کیا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا آپ نے تو ایک مہینہ تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ میں دن شمار کرتی رہی ہوں ابھی ایک کم تیس دن ہوئے ہیں آپ نے فرمایا (قمری) مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر نازل فرمائی۔ سب ازواج مطہرات سے پہلے آپ نے مجھے ہی پوچھا۔ تو میں نے آپؐ کا انتخاب کیا۔ اس کے بعد آپ نے باقی سب بیویوں کو بھی اختیار دیا۔ انہوں نے بھی میری طرح جواب دیا۔

وَاُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئاً فَقَالَ: اَوَ فِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ اِنَّ اُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَغْفِرْ لِيْ، فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَائِشَةَ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ قَالَ: مَا اَنَابِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ،عَزَّوَجَلَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً، دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ كُنْتَ قَدْ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّمَا اَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهَا عَدًّا، فَقَالَ: اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ. فَبَدَأَبِيْ اَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِّسَآءِهٖ فَاخْتَرْتُهٗ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَآءَهٗ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص ۷۸۰ تا ۷۸۲ کتاب النکاح باب موعظة الرجل ابنتهٔ لحال زوجها .
- مسلم ج ۱. ص ۴۸۰ کتاب الطلاق باب بیان ان تخییره امرأته لا یکون طلاقا الا بالنیة.
- مسند احمد ج ۱. ص ۳۴. عمر بن الخطاب .
- ترمذی ج۲. ص ۱۶۸ ابواب التفسیر سورة التحریم. هذا حدیث حسن صحیح غریب.
- السنن الکبریٰ ج۷. ص۳۷، ۳۸. کتاب النکاح باب ماوجب علیه من تخییر النساء.

حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُبْنُ حَرْبٍ، قَالَ: نا عُمَرُ ابْنُ یُوْنُسَ الْحَنَفِیُّ، قَالَ: ناعِکْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاکٍ اَبِیْ زُمَیْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَہٗ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا النَّاسُ یَنْکُتُوْنَ بِالْحَصَی وَیَقُوْلُوْنَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَہٗ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یُؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ، قَالَ عُمَرُ: فَقُلْتُ: لَاُعْلِمَنَّ ذٰلِکَ الْیَوْمَ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلیٰ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: یَابِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ أَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَانِکِ اَنْ تُؤْذِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: مَالِیْ وَمَالَکَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَیْکَ بِعَیْبَتِکَ؟ قَالَ:

عبد اللہؓ بن عباس نے بیان کیا کہ عمرؓ بن خطاب نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے جب اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار فرمائی۔ میں مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ جمع ہیں کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کو پردہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے دل میں کہا کہ میں آج کا حال ضرور معلوم کروں گا حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ میں پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا اے ابوبکر کی لختِ جگر تمہارا اب یہ حال ہو گیا ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینے لگی ہو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اے ابن خطاب مجھے تجھ سے اور تجھے مجھ سے کیا سروکار اپنی زنبیل کی خبر لو (اپنی بیٹی حفصہ کو سمجھاؤ۔ مجھے کیا نصیحت کرتے ہو) اس کے بعد میں حفصہؓ کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ اب تم اس نہج تک پہنچ گئی ہو کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینے لگی ہو۔ اللہ کی قسم تجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ تجھ سے محبت نہیں رکھتے اگر میں نہ ہوتا تو آپ تجھے کبھی کے طلاق دے چکے ہوتے اس پر حفصہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں۔ اس نے کہا وہ اپنے کھانے پینے کے کمرے کے جھروکے میں ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَدَخَلْتُ عَلیٰ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا: يَا حَفْصَةُ اَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَانِكِ اَنْ تُؤْذِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْلَا اَنَا، لَطَلَّقَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ اَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: هُوَ فِيْ خِزَانَتِهٖ فِي الْمَشْرُبَةِ، فَدَخَلْتُ، فَاِذَا اَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلیٰ اُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلیٰ نَقِيْرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقیٰ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ: يَارَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ رَبَاحٌ اِلَی الْغُرْفَةِ، ثُمَّ نَظَرَ اِلَيَّ، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قُلْتُ: يَارَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ

میں وہاں جا داخل ہوا کہ رباح خادم رسول اللہ ﷺ جھرو کے کی چوکھٹ پر دونوں پاؤں کھجور کی کھدی ہوئی لکڑی پر لٹکائے بیٹھا تھا وہ تنا تھا رسول اللہ ﷺ اس کے ذریعہ اوپر نیچے آتے جاتے تھے۔ میں نے آواز دی اے رباح میرے لیے رسول اللہ سے اپنے پاس آنے کی اجازت طلب کرو رباح نے بالا خانہ کے کمرہ کی جانب نظر اٹھائی پھر میری طرف دیکھا مگر کہا کچھ نہیں۔ میں نے پھر کہا اے رَباح میرے لئے اپنے ہاں آنے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرو۔ رباح نے پھر کمرے کی طرف نظر اٹھائی اور پھر میری طرف دیکھا مگر کہا کچھ بھی نہیں پھر میں نے زور دار آواز سے کہا اے رباح میرے لئے اپنے پاس آنے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرو۔ میرا خیال ہے شائد رسول اللہ ﷺ کو گمان ہوا ہو کہ میں حفصہ کے لئے آیا ہو۔ اللہ کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حفصہ کی گردن مار دینے کا ارشاد فرمائیں تو میں لازماً اس کی گردن مار دوں۔ یہ بات میں نے بلند آواز سے کہی۔ پس اس نے اشارہ سے اوپر چڑھ آنے کو کہا۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ تو دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر استراحت فرما رہے ہیں میں بیٹھ گیا۔ آپ نے اپنا تہبند اوپر کر لیا اس کے علاوہ اور کوئی کپڑا آپ کے جسم اطہر پر نہ تھا۔ اور چٹائی نے آپ کے پہلو میں نشان ڈال دیا تھا اور میں نے اپنی نظر رسول اللہ ﷺ کے خزانہ کی طرف دوڑائی تو اس میں چند مٹھی برابر جو تھے اور کمرے کی ایک طرف درخت سلم کے پتے پڑے تھے اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت ابھی اچھی نہیں ہوئی تھی لٹکا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ میری آنکھیں اشک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنظَرَ رَبَاحٌ اِلَى الْغُرْفَةِ، ثُمَّ نَظَرَ اِلَىَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئاً. ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِي فَقُلْتُ: يَا رَبَاحُ اِسْتَاذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ اَنِّيْ جِئْتُ مِنْ اَجْلِ حَفْصَةَ، وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَاَضْرِبَنَّ عُنقَهَا وَرَفَعْتُ صَوْتِي فَاَوْمىٰ اِلَىَّ اَنْ اَرْقَهْ، فَدَخَلْتُ عَلىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلىٰ حَصِيْرٍ، فَجَلَسْتُ، فَاَدْنىٰ عَلَيْهِ اِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَاِذَا الْحَصِيْرُ قَدْاَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ، فَنَظَرْتُ بِبَصَرِيْ فِيْ خِزَانَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيْرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظاً فِيْ نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَاِذَا اَفِيْقٌ مُعَلَّقٌ، قَالَ: فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ، قَالَ: مَايُبْكِيْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ

بار ہو گئیں۔ آپ نے پوچھا اے ابنِ خطاب تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ کیا وجہ ہے میں کیوں نہ روتا جبکہ اس چٹائی نے آپ کے جسم اطہر کے پہلو میں نشانات ڈال دیے ہیں اور یہ آپ کی ذخیرہ رکھنے کی جگہ (الماری) میرے سامنے ہے اس میں جو کچھ ملاحظہ کر رہا ہوں سو کر رہا ہوں، ادھر یہ قیصر وکسریٰ ہیں کہ پھلوں اور نہروں میں دادِ عیش دے رہے ہیں حالانکہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ ہیں اور آپؐ کی ذخیرہ رکھنے کی جگہ کا یہ حال ہے (خالی پڑی ہے)۔ آپؐ نے فرمایا اے ابنِ خطاب کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ یہ چیزیں ہمیں آخرت میں ملیں اور ان کے لئے اس دنیائے فانی میں مل جائیں، میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں۔ حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ جب میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ تو اس وقت آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار نمایاں تھے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کو اپنی بیویوں کے بارے میں کیا دشواری ہے۔ اگر آپ نے ان کو طلاق دے دی ہے تو اللہ تعالیٰ (کی مدد ونصرت) آپ کے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے جبریل اور میکائیل میں اور ابوبکر اور تمام مومنین آپ کے ساتھ ہیں۔ اکثر ایسا ہوا کہ میں جو بات کہتا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی جو تعریف کرتا تو امید رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میرے قول میں سچا ثابت فرمائے گا۔ بس پھر آیت تخییر نازل ہوئی۔ یعنی عسىٰ ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن سے والملائكه بعد ذلك ظهيرٌ تک۔ یعنی بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اگر تم ان کو طلاق دے دو تو آپ کو ایسی بیویاں ان کے بدلہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَالِیْ لاَ اَبْکِیْ وَھٰذَا الْحَصِیْرُ قَدْاَثَّرَ فِیْ جَنْبِکَ، وَھٰذِہٖ خِزَانَتُکَ لاَ اَرٰی فِیْھَا اِلَّا مَا اَرٰی، وَذَاکَ قَیْصَرُ وَکِسْرٰی فِی الثِّمَارِ وَالْاَنْھَارِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفْوَتُہٗ وَھٰذِہٖ خِزَانَتُکَ، فَقَالَ: یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلاَ تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَۃُ وَلَھُمُ الدُّنْیَا قُلْتُ: بَلٰی، قَالَ: وَدَخَلْتُ عَلَیْہِ حِیْنَ دَخَلْتُ وَاَنَا اَرٰی فِیْ وَجْھِہِ الْغَضَبَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَشُقُّ عَلَیْکَ مِنْ شَاْنِ النِّسَآءِ،فَاِنْ کُنْتَ طَلَّقْتَھُنَّ، فَاِنَّ اللّٰہَ مَعَکَ وَمَلاَئِکَتَہٗ وَجِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مَعَکَ وقَلَّ مَا تَکَلَّمْتُ وَاَحْمَدُ اللّٰہَ بِکَلاَمٍ اِلَّا رَجَوْتُ اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ یُصَدِّقُ قَوْلِیَ الَّذِیْ اَقُوْلُ. وَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اٰیَۃُ التَّخْیِیْرِ عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِنْکُنَّ وَاِنْ تَظَاھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَمَوْلاَہُ

عنایت فرما دے جو ان سے بہتر ہوں اور اگر ان دونوں نے آپ کے خلاف جتھہ بندی کی تو اللہ تعالیٰ اس کا مولیٰ ہے جبریل اور صالح اہل ایمان ان کے ساتھ ہیں اس کے بعد ملائکہ بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ عائشہ بنت ابی بکر اور حفصہ بنت عمر بن خطاب دونوں نے نبی ﷺ کی بیویوں کے خلاف جتھہ بندی کی تھی۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ نے ان کو طلاق دے دی ہے آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ کیا اجازت ہے کہ میں نیچے اتر کر ان کو بتاؤں کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی۔ فرمایا ہاں۔ اگر تم چاہتے ہو۔ میں نے آپؐ کے ساتھ گفتگو جاری رکھی یہاں تک کہ آپؐ کے چہرہ مبارک سے غصہ و ناراضگی کے آثار کافور ہو گئے اور آپؐ کا چہرہ کھل گیا دندان مبارک کھولے اور ہنسے۔ آپ کے سامنے کے دونوں دانت سب سے زیادہ حسین و خوبصورت تھے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نیچے تشریف لائے اور میں بھی کھجور کے تنے کو پکڑتے ہوئے نیچے اتر آیا اور رسول اللہ ﷺ نیچے اترے گویا کہ آپ زمین پر چل رہے ہیں اور اپنا ہاتھ کہیں بھی نہیں لگایا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بالا خانہ میں ایک کم تیس روز قیام پذیر رہے ہیں۔ فرمایا کہ مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے۔ بس پھر میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور بلند آواز سے پکار کر کہا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق نہیں دی۔ اور اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی، واذا جاء ھم امرٌ من الامن او الخوف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ وَحَفْصَةُ تَظَاهَرَانِ عَلٰى سَائِرِ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَطَلَّقْتَهُنَّ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؛ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُوْنَ

اذاعوابه ولور دوه الی الرسول والی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم فکنت انا استنبطت ذاک الامروانزل اللہ ایة التخییر۔یعنی جب ان لوگوں کے پاس اطمینان بخش یا خوفناک خبر پہنچ جاتی ہے تو اسے لے کر پھیلا دیتے ہیں حالانکہ اگر یہ اسے رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار آدمیوں تک پہنچا دیتے تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جو ان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں پس میں نے اس معاملہ کا نتیجہ نکال لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر نازل فرمادی۔

يَنْكُتُوْنَ بِالْحَصَى يَقُوْلُوْنَ: طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ أَفَا نْزِلُ، فَأُخْبِرُهُمْ اَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنْ شِئْتَ، فَلَمْ اَزَلْ اُحَدِّثُهٗ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى كَشَرَ فَضَحِكَ، وَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا، ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْتُ اَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا يَمَسُّهٗ بِيَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ قَالَ: اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ، فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ لَمْ يُطَلِّقْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِنَ الْاَ مْنِ اَوِالْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ فَكُنْتُ اَنَا اسْتَنْبَطْتُّ ذَاكَ الْاَمْرَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ.

ماخذ:

○ مسلم ج ۱ ص ۴۶۹ تا ۴۷۱ کتاب الطلاق باب بیان ان تخییرہ امراتہ لا یکون طلاقا الا بالنیة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۴

ظِہار

قرآن میں اس کا ذکر

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ.

اللہ نے سن لی اس عورت کی بات جو اپنے شوہر کے معاملہ میں تم سے تکرار کر رہی ہے اور اللہ سے فریاد کیے جاتی ہے۔ اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ، اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِيْ وَلَدْنَهُمْ. وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا. وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ.

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ یہ لوگ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا. ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ.

جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی اس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی، تو قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں، ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا. فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا. ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. (المجادلہ ۱ تا ۴)

اور جو شخص غلام نہ پائے وہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو وہ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم اس لئے دیا جا رہا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، اور کافروں کے لئے درد ناک سزا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہار کا لغوی معنی اور اصل مفہوم

عرب میں بسا اوقات یہ صورت پیش آتی تھی کہ شوہر اور بیوی میں لڑائی ہوتی تو شوہر غصے میں آ کر کہتا اَنْتِ عَلَیَّ کَظَھْرِ اُمِّیْ۔ اس کے لغوی معنی تو یہ ہیں کہ ''تو میرے اوپر ایسی ہے۔ جیسے میری ماں کی پیٹھ'' لیکن اس کا اصل مفہوم یہ ہے کہ ''تجھ سے مباشرت کرنا میرے لئے ایسا ہے جیسے میں اپنی ماں سے مباشرت کروں۔'' اس زمانے میں بھی بہت سے ناداں لوگ بیوی سے لڑ کر اس کو ماں، بہن، بیٹی سے تشبیہ دے بیٹھتے ہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ آدمی گویا اب اسے بیوی نہیں بلکہ ان عورتوں کی طرح سمجھتا ہے، جو اس کے لئے حرام ہیں۔ اسی فعل کا نام ظہار ہے۔

ظہر عربی زبان میں استعار کے طور پر سواری کے لئے بولا جاتا ہے۔ مثلاً سواری کے جانور کو ظہر کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کی پیٹھ پر آدمی سوار ہوتا ہے۔ چونکہ وہ لوگ بیوی کو اپنے اوپر حرام کرنے کے لئے کہتے تھے کہ تجھے ظہر بنانا میرے اوپر ایسا حرام ہے جیسے اپنی ماں کو ظہر بنانا، اس لئے یہ کلمات زبان سے نکالنا ان کی اصطلاح میں ''ظہار'' کہلاتا تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں اہل عرب کے ہاں یہ طلاق، بلکہ اس سے بھی زیادہ شدید قطع تعلق کا اعلان سمجھا جاتا تھا، کیونکہ ان کے نزدیک اس کے معنی یہ تھے کہ شوہر اپنی بیوی سے نہ صرف ازدواجی رشتہ توڑ رہا ہے بلکہ اسے ماں کی طرح اپنے اوپر حرام قرار دے رہا ہے۔ اسی بنا پر اہلِ عرب کے نزدیک طلاق کے بعد تو رجوع کی گنجائش ہوسکتی تھی مگر ظہار کے بعد رجوع کا کوئی امکان باقی نہ رہتا تھا۔

ایک شخص منہ پھوڑ کر بیوی کو ماں سے تشبیہ دے دیتا ہے تو اس کے ایسا کہنے سے بیوی ماں نہیں ہوسکتی، نہ اس کو وہ حرمت حاصل ہوسکتی ہے جو ماں کو حاصل ہے۔ ماں کا ماں ہونا تو ایک حقیقی امر واقعہ ہے، کیونکہ اس نے آدمی کو جنا ہے۔ اسی بنا پر اسے اَبدی حُرمت حاصل ہے۔ اب آخر وہ عورت جس نے اس کو نہیں جنا ہے۔ محض منہ سے کہہ دینے پر اس کی ماں کیسے ہو جائے گی، اور اس کے بارے میں عقل، اخلاق، قانون، کسی چیز کے اعتبار سے بھی وہ حرمت کیسے ثابت ہوگی جو اس امر واقعی کی بنا پر جننے والی ماں کے لئے ہے۔ اس طرح ''اِنْ اُمَّھٰتُھُمْ اِلاَّ الّٰئِیْ وَلَدْنَھُمْ'' کا ارشاد فرما کر اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے اس قانون کو منسوخ کر دیا جس کی رو سے ظہار کرنے والے شوہر سے اس کی بیوی کا نکاح ٹوٹ جاتا تھا اور وہ اس کے لئے ماں کی طرح قطعی حرام سمجھ لی جاتی تھی۔

بیوی کو ماں سے تشبیہ دینا اوّل تو ایک نہایت ہی بے ہودہ اور شرمناک بات ہے جس کا تصور بھی کسی شریف آدمی کو نہ کرنا چاہئے، کجا کہ وہ اسے زبان سے نکالے۔ دوسرے یہ جھوٹ بھی ہے۔ کیونکہ ایسی بات کہنے والا اگر یہ خبر دے رہا ہے کہ اس کی بیوی اس کے لئے اب ماں ہوگئی ہے تو جھوٹی خبر دے رہا ہے۔ اور اگر وہ اپنا یہ فیصلہ سنا رہا ہے کہ آج سے اس نے اپنی بیوی کو ماں کی سی حُرمت بخش دی ہے تو بھی اس کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے، کیونکہ خدا نے اسے یہ اختیار نہیں دیے ہیں کہ جب تک چاہے ایک عورت کو بیوی کے حکم میں رکھے اور جب چاہے اسے ماں کے حکم میں کر دے۔ شارع وہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہے، اور اللہ تعالیٰ نے جننے والی ماں کے ساتھ مادری کے حکم میں دادی، نانی، ساس، دودھ پلانے والی عورت اور ازواج نبی کو شامل کیا ہے۔ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس حکم میں اپنی طرف سے کسی اور عورت کو داخل کر دے، کجا کہ اس عورت کو جو اس کی بیوی رہ چکی ہے۔ اس ارشاد سے یہ دوسرا قانونی حکم نکلا کہ ظِہار کرنا ایک بڑا گناہ اور حرام فعل ہے جس کا مرتکب سزا کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستحق ہے۔

یہ حرکت تو ایسی ہے کہ اس پر آدمی کو بہت ہی سخت سزا ملنی چاہیے، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اس نے اول تو ظہار کے معاملہ میں جاہلیت کے قانون کو منسوخ کر کے تمہاری خانگی زندگی کو تباہی سے بچالیا، دوسرے اس فعل کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے وہ سزا تجویز کی جو اس جرم کی ہلکی سے ہلکی سزا ہو سکتی ہے، اور سب سے بڑی مہربانی یہ ہے کہ سزا کسی ضرب یا قید کی شکل میں نہیں بلکہ چند ایسی عبادات اور نیکیوں کی شکل میں تجویز کی جو تمہارے نفس کی اصلاح کرنے والی اور تمہارے معاشرے میں بھلائی پھیلانے والی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ اسلام میں بعض جرائم اور گناہوں پر جو عبادات بطور کفارہ مقرر کی گئی ہیں وہ نہ محض سزا ہیں کہ عبادت کی روح سے خالی ہوں اور نہ محض عبادت ہیں کہ سزا کی اذیت کا کوئی پہلو ان میں نہ ہو۔ بلکہ ان میں یہ دونوں پہلو جمع کر دیے گئے ہیں، تاکہ آدمی کو اذیت بھی ہو اور ساتھ ساتھ وہ ایک نیکی اور عبادت کر کے اپنے گناہ کی تلافی بھی کر دے۔

(تفہیم ج ۵۔ص ۳۴۰ تا ۳۴۲۔المجادلہ حواشی ۳ تا ۶)

ظہار کے چند واقعات

۱: حضرت اوس بن صامت اور حضرت خولہ کا واقعہ

حضرت عبدؓاللہ بن عباس کے بیان کے مطابق اسلام میں ظہار کا پہلا واقعہ اوْس بن صامت انصاری کا ہے جن کی بیوی خولہ کی فریاد پر اللہ تعالیٰ نے (سورہ المجادلہ کی ابتدائی آیات) نازل فرمائیں۔ محدثین نے اس واقعہ کی جو تفصیلات متعدد راویوں سے نقل کی ہیں ان میں فروعی اختلافات تو بہت سے ہیں، مگر قانونی اہمیت رکھنے والے ضروری اجزاء قریب قریب متفق علیہ ہیں۔ خلاصہ ان روایت کا یہ ہے۔ حضرت اوس بن صامت بڑھاپے میں کچھ چڑ چڑے بھی ہو گئے تھے اور بعض روایات کی رو سے ان کے اندر کچھ جنون کی سی لٹک بھی پیدا ہو گئی تھی جس کے لئے راویوں نے کَانَ بِہٖ لَمَمٌ کے الفاظ استعمال کیے ہیں لَمَم عربی زبان میں دیوانگی کو نہیں کہتے بلکہ اس طرح کی کیفیت کو کہتے ہیں جسے ہم اردو زبان میں ''غصے سے پاگل ہو جانے'' کے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس حالت میں وہ پہلے بھی متعدد مرتبہ اپنی بیوی سے ظہار کر چکے تھے، مگر اسلام میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ بیوی سے لڑ کر ان سے اس حرکت کا صدور ہو گیا اس پر ان کی اہلیہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سارا قصہ آپ سے بیان کر کے عرض کیا کہ ''یارسول اللہ، کیا میری اور میرے بچوں کی زندگی کو تباہی سے بچانے کے لئے رخصت کا کوئی پہلو نکل سکتا ہے۔'' حضورؐ نے جو جواب دیا وہ مختلف راویوں نے مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے۔ بعض روایات میں الفاظ یہ ہیں کہ ''ابھی تک اس مسئلے میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے'' اور بعض میں یہ الفاظ ہیں کہ ''میرا خیال یہ ہے کہ تم اس پر حرام ہو گئی ہو۔'' اور بعض میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا ''تم اس پر حرام ہو گئی ہو۔'' اس جواب کو سن کر وہ نالہ وفریاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگیں۔ بار بار انہوں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ انہوں نے طلاق کے الفاظ تو نہیں کہے ہیں، آپ کوئی صورت ایسی بتائیں جس سے میں اور میرے بچے اور میرے بوڑھے شوہر کی زندگی تباہ ہونے سے بچ جائے۔ مگر ہر مرتبہ حضورؐ ان کو وہی جواب دیتے رہے۔ اتنے میں آپ پر نزول وحی کی کیفیت طاری ہوئی اور سورہ مجادلہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں اس کے بعد آپؐ نے ان سے کہا (اور بعض روایات کی رو سے ان کے شوہر کو بلا کر ان سے فرمایا) کہ ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ انہوں نے اس سے معذوری ظاہر کی تو فرمایا دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنے ہوں گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اوس کا حال تو یہ ہے کہ دن میں تین مرتبہ کھائیں پئیں نہیں تو ان کی بینائی جواب دینے لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر ۶۰ ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا پڑے گا، انہوں نے عرض کیا وہ اتنی مقدرت نہیں رکھتے، الا یہ کہ آپ مدد فرمائیں تب آپ نے انہیں اتنی مقدار میں سامان خوراک عطا فرمایا جو ساٹھ آدمیوں کی دو وقت کی غذا کے لئے کافی ہو، اس کی مقدار مختلف روایات میں مختلف بیان کی گئی ہے، اور بعض روایات میں یہ ہے کہ جتنی مقدار حضورؐ نے عطا فرمائی اتنی ہی خود حضرت خولہ نے اپنے شوہر کو دی تا کہ وہ کفارہ ادا کر سکیں۔ (ابن جریر، مسند احمد، ابوداؤد، ابن ابی حاتم)

(تفہیم ج ۵۔ سورۃ المجادلہ، ص ۳۴۲۔ حاشیہ ۷)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَحْيَ بْنُ آدَمَ، ثنا ابْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مَعْمَرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ،

عَنْ خُوَيْلَةَ بِنْتِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَتْ: ظَاهَرَ مِنِّيْ زَوْجِيْ اَوْسُ ابْنُ الصَّامِتِ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْكُوْ اِلَيْهِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَادِلُنِيْ فِيْهِ، وَيَقُوْلُ: اِتَّقِي اللّٰهَ، فَاِنَّهُ ابْنُ عَمِّكِ. فَمَابَرِحْتُ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ: قَدْ

حضرت خویلہؓ بنت مالک بن ثعلبہ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ ان کے خاوند اوسؓ بن صامت نے مجھ سے ظہار کیا تو میں اس کی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں مجھ سے مجادلہ کرنے لگے اور فرماتے تھے کہ اللہ سے ڈر وہ تمہارا چچا زاد بھائی ہے۔ میں اپنی بات پر مصر رہی کہ قرآن مجید کا نزول شروع ہو گیا۔ قد سمع اللہ قول التی الآیہ۔ آپ نے فرمایا وہ غلام آزاد کرے۔ خویلہؓ نے عرض کیا۔ وہ اس کی استطاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا اِلَی الْفَرَضِ، فَقَالَ: "یُعْتِقُ رَقَبَةً" قَالَتْ: لاَ یَجِدُ،قَالَ: فَیَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ، قَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ شَیْخٌ کَبِیْرٌ مَا بِهٖ مِنْ صِیَامٍ، قَالَ: فَلْیُطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْناً. قَالَتْ مَاعِنْدَهٗ مِنْ شَیْءٍ یَتَصَدَّقُ بِهٖ، قَالَتْ: فَاُتِیَ سَاعَتَئِذٍ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ، قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنِّیْ اُعِیْنُهٗ بِعَرَقٍ آخَرَ، قَالَ: قَدْ اَحْسَنْتِ، اِذْهَبِیْ، فَاَطْعِمِیْ بِهَاعَنْهُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْناً، وَارْجِعِیْ اِلَی ابْنِ عَمِّکِ،قَالَ: وَالْعَرَقُ سِتُّوْنَ صَاعاً، قَالَ اَبُوْدَاؤدَ فِیْ هٰذَا: اِنَّهَا کَفَّرَتْ عَنْهُ مِنْ غَیْرِاَنْ تَسْتَأْمِرَهٗ. وَقَالَ اَبُوْدَاؤدَ: وَهٰذَا اَخُوْعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ.

اپنے آپ میں نہیں پاتا۔ پھر آپ نے فرمایا تو پھر پے در پے دو ماہ کے روزے رکھے وہ بولیں۔ وہ تو کمزور بوڑھا ہے۔ اسے روزوں کی طاقت کہاں۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ خویلہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس کے پاس تو خیرات وصدقہ کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ اس کا بیان ہے کہ اسی وقت کھجوروں کا ایک ٹوکرا آپؐ کی خدمت میں لایا گیا۔ اسے دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک ٹوکرا میں بھی اپنی طرف سے پیش کردوں گی۔ آپؐ نے فرمایا تو نے بہت اچھا کیا۔ جاؤ۔ ساٹھ مسکینوں کو اس میں سے کھانا کھلا دو اور اپنے چچا زاد بھائی کی طرف لوٹ جاؤ۔ راوی کا بیان ہے عَرَق ایسا ٹوکرا تھا جس میں ساٹھ صاع کی گنجائش تھی۔ ابوداؤد نے اسی روایت کے ضمن میں کہا ہے کہ اس عورت نے اپنے خاوند کی طرف سے کفارہ ادا کردیا خاوند سے مشورہ لئے بغیر۔

ماٰخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۲۶۶. کتاب الطلاق ، باب فی الظهار.
- السنن الکبریٰ ج۷. ص ۳۹۱. ۳۹۲. کتاب الظهار.
- فتح القدیر للشوکانی ج۵. ص۱۸۴. المجادله.
- دارقطنی نے ج۴. ص۳۱۷ پر حضرت انس بن مالک سے مختصر روایت نقل کی ھے.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَیَعْقُوْبُ قَالاَ: ثنا اَبِیْ، قَالَ: ثنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ،

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ فِيَّ وَفِي اَوْسِ بْنِ صَامِتٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَدْرَ سُوْرَةِ الْمُجَادِلَةِ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَهُ، وَكَانَ شَيْخاً كَبِيْرًا قَدْ سَاءَ خُلُقُهُ وَ ضَجِرَ، قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ يَوْماً، فَرَاجَعْتُهُ بِشَئيٍ فَغَضِبَ، فَقَالَ: اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ، فَجَلَسَ فِيْ نَادِيْ قَوْمِهِ سَاعَةً، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَاِذَا هُوَ يُرِيْدُنِيْ عَلٰى نَفْسِيْ، قَالَتْ، فَقُلْتُ: كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسُ خُوَيْلَةَ بِيَدِهِ، لاَ تَخْلُصُ اِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ مَا قُلْتَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فِيْنَا بِحُكْمِهِ، قَالَتْ فَوَاثَبَنِيْ، وَامْتَنَعْتُ مِنْهُ فَغَلَبْتُهُ بِمَا تَغْلِبُ بِهِ الْمَرْأَةُ الشَّيْخَ الضَّعِيْفَ، فَاَلْقَيْتُهُ عَنِّيْ، قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ اِلٰى بَعْضِ جَارَاتِيْ، فَاسْتَعَرْتُ

حضرت خولہ بنت ثعلبہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا اللہ کی قسم سورہ مجادلہ کا ابتدائی حصہ میرے اور اوس بن صامت کے بارے میں نازل ہوا ہے۔ وہ بیان کرتی ہے کہ میں اس کے پاس تھی۔ اوس کافی بوڑھا ہو چکا تھا۔ عادات و اخلاق میں بگاڑ پیدا ہو گیا تھا۔ اور تنگ دلی بھی پیدا ہو گئی۔

اس نے بیان کیا کہ ایک روز وہ میرے پاس آئے۔ کسی معاملہ میں میں نے ان سے دو بدو باتیں کیں تو وہ ناراض ہو گئے اور زبان سے کہہ دیا کہ انت علی کظھر امی۔ تو میرے اوپر ایسی جیسی میری ماں کی پیٹھ۔ یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئے کچھ دیر اپنی قوم کے لوگوں کی مجلس میں گزار کر دوبارہ گھر آئے اور میرے پاس اپنی جنسی خواہش پوری کرنے کی غرض سے داخل ہوئے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں خویلہ کی جان ہے۔ تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے جبکہ تم یہ اور یہ کہہ چکے ہو، تاوقتیکہ اللہ اور اس کا رسول ہمارے بارے میں فیصلہ نہ کر دیں۔ خویلہؓ کہتی ہے کہ وہ اچھل کود کر میرے پاس آیا تو میں نے اس سے اپنے آپ کو روکنے کی کوشش کی اور میں اس پر غالب آ گئی جس طرح ایک عورت بوڑھے کمزور آدمی پر آ جاتی ہے۔ میں نے اسے اپنے سے دور پھینک دیا۔ پھر میں اپنی ایک ہمسائی کے پاس گئی اور اس کے کپڑے عاریۃً مانگ کر پہنے اور باہر نکل کھڑی ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا پہنچی اور آپ کے سامنے بیٹھ گئی۔ پھر میں نے سارا ماجرہ کہہ سنایا جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْهَا ثِيَابَهَا، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَذَكَرْتُ لَهُ مَالَقِيْتُ مِنْهُ، فَجَعَلْتُ اَشْكُوْ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَلْقٰى مِنْ سُوْءِ خُلْقِهِ، قَالَتْ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَا خُوَيْلَةُ! ابْنُ عَمِّكِ شَيْخٌ كَبِيْرٌ، فَاتَّقِى اللّٰهَ فِيْهِ قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَابَرِحْتُ حَتّٰى نَزَلَ فِيَّ الْقُرْاٰنُ، فَتَغَشّٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَتَغَشَّاهُ ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ، فَقَالَ لِىْ: يَا خُوَيْلَةُ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكِ وَفِىْ صَاحِبِكِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَ كُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ اِلٰى قَوْلِهِ وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرِيْهِ فَلْيُعْتِقْ

سے میں دو چار ہوئی تھی۔ اوس کی بد خلقی سے جو مجھے تکلیف پہنچی اس کی شکایت آپؐ سے کرنے لگی۔ خولہ کا اپنا بیان ہے کہ آپؐ میری بپتا سنتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے خویلہ۔ تیرا چچا زاد بھائی ہے اللہ سے ڈر مگر میں نے بخدا اپنی بات جاری رکھی کہ میرے بارے میں قرآن نازل ہو گیا آپ پر وہی کیفیت طاری ہو گئی جو عموماً نزول وحی کے موقع پر ہوا کرتی تھی جب یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ نے میرا نام لے کر فرمایا اے خویلہ اللہ تعالےٰ نے تیرے اور تیرے شوہر کے بارے میں حکم نازل فرما دیا ہے۔ آپؐ نے سورہ مجادلہ کا ابتدائی حصہ قد سمع اللّٰہ سے لے کر وللکافرین عذاب الیم تک پڑھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اوس سے کہوں کہ وہ ایک غلام آزاد کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں کہ وہ آزاد کر سکے۔ آپ نے فرمایا اسے روزے رکھنے چاہئیں مسلسل دو ماہ کے۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو بوڑھا ضعیف ہے وہ روزے نہیں رکھ سکتا [وہ تو دن بھر میں تین مرتبہ کچھ کھائے پیئے نہیں تو اس کی بینائی جواب دینے لگتی ہے] تو آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو اس طرح کھانا کھلائے کہ ایک مسکین کو ایک وسق کھجور ملے۔ اس پر بھی میں نے عرض کیا۔ اس کے پاس تو یہ بھی نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا ہم ایک ٹوکرا کھجور سے اس کی مدد کریں گے۔ تو میں نے عرض کیا حضور میں بھی ایک ٹوکرا کھجوروں کا مدد میں دوں گی۔ آپؐ نے فرمایا تو نے پا لیا اور بہت اچھا پایا جا اس کی طرف سے خیرات کر دے پھر اپنے چچا زاد بھائی کے بارے میں بھلائی اور خیر خواہی کی وصیت مقبول کر۔ خولہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے ایسا ہی کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَقبة، قَالَتْ: فَقُلْتُ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عِنْدَهُ مَا يُعْتِقُ، قَالَ: فَلْيَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَابِهِ مِنْ صِيَامٍ، قَالَ: فَلْيُطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً وَسْقاً مِنْ تَمْرٍ قَالَتْ: قُلْتُ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَاكَ عِنْدَهُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَنَا سَنُعِيْنُهُ بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ، قَالَتْ: فَقُلْتُ، وَاَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَاُعِيْنُهُ بِعَرَقٍ آخَرَ، قَالَ: قَدْ اَصَبْتِ وَاَحْسَنْتِ، فَاذْهَبِيْ، فَتَصَدَّقِيْ عَنْهُ، ثُمَّ اسْتَوْصِيْ بِابْنِ عَمِّكِ خَيْراً قَالَتْ: فَفَعَلْتُ.

ماخذ:

- مسند احمد ج٦. ص ۴۱۰. ۴۱۱. خوله بنت ثعلبه. ابن المنذر، الطبراني. ابن مردويه وغيره بحواله فتح القدير للشوكاني ج۵. ص۱۸۴. يوسف بن عبد اللّٰه بن سلام عن خوله بنت ثعلبه.
- السنن الكبرى للبيهقي ج۷. ص ۳۹۱. ۳۹۲. كتاب الظهار باب لايجزى ان يطعم اقل من ستين مسكينا كل مسكين مدا من طعام بلده بیہقی میں مختصر ہے۔
- تفسير ابن كثير ج ۴. ص ۳۱۹. خويله بنت ثعلبه.

قَالَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَاصِمٍ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ دُلَيْجٍ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقِيْراً سَيِّئَ الْخُلْقِ، وَكَانَ طَلَاقُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ،اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يُّطَلِّقَ امْرَأَتَهُ، قَالَ: اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ، وَكَانَ لَهَا مِنْهُ عَيْلٌ اَوْ عَيْلَانِ. فَنَازَعَتْهُ يَوْمًا فِيْ شَيْءٍ، فَقَالَ: اَنْتِ

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ خولہ بنت دلیج ایک انصاری کی زوجیت میں تھی وہ انصاری نابینا، ایک فقیر اور سیئ الخلق آدمی تھا۔ ایام جاھلیت میں طلاق اسے تصور کیا جاتا کہ جب مرد اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا تو اسے کہتا کہ انت علی کظھر امی۔ اس سے میری اولاد ایک یا دو بچے بھی تھے کسی معاملہ میں ان سے میری تکرار ہوگئی تو اس نے کہا کہ انت علی کظھر امی۔ یہ سنتے ہی اس عورت نے اپنے کپڑے پہنے اور نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہوئی آپؐ اس وقت حضرت عائشہ کے حجرے میں تشریف فرما تھے اور حضرت عائشہ آپؐ کے سر کے ایک طرف کے بال دھو رہی تھی کہ وہ عورت وہیں اپنے بچے کو لئے ہوئے آپ کی خدمت میں پہنچ گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا خاوند نابینا ہے تہی دست ہے اخلاق میں کچھ بگاڑ ہے۔ میری ان کے ساتھ کسی معاملہ میں تکرار ہوگئی۔ جس سے وہ ناراض اور غصے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ.فَاحْتَمَلَتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا حَتّٰى دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ، وَعَائِشَةُ تَغْسِلُ شِقَّ رَأْسِهِ فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ وَمَعَهَا عَيْلُهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ زَوْجِيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَقِيْرٌ لاَ شَيْئَ لَهُ سَيِّئُ الْخُلْقِ، وَاِنِّيْ نَازَعْتُهُ فِيْ شَيْءٍ، فَغَضِبَ، فَقَالَ: اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ، وَلَمْ يُرِدْبِهِ الطَّلاَقَ، وَلِيْ مِنْهُ عَيْلٌ اَوْعَيْلاَنِ، فَقَالَ: مَا اَعْلَمُكِ اِلَّا قَدْ حَرُمْتِ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: اَشْكُوْ اِلَى اللّٰهِ مَا نَزَلَ بِيْ وَاَبَا صِبْيَتِيْ، قَالَتْ: وَ دَارَتْ عَائِشَةُ فَغَسَلَتْ شِقَّ رَأْسِهِ الْاٰخَرَ، فَدَارَتْ مَعَهَا، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، زَوْجِيْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَقِيْرٌ. سَيِّئُ الْخُلُقِ، وَاِنَّ لِيْ مِنْهُ عَيْلاً اَوْ عَيْلَيْنِ، وَاِنِّيْ نَازَعْتُهُ فِيْ شَيْءٍ، فَغَضِبَ، وَقَالَ: اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ، وَلَمْ يُرِدْبِهِ الطَّلاَقَ.،

ہو گئے اور اسی حالت میں اس نے مجھے انت علی کظھر امی۔ کہہ دیا مگر طلاق دینے کا اس کا ارادہ نہیں تھا۔ میرے ہاں اس سے بچہ یا بچے بھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میرا خیال ہے تم اس پر حرام ہوگئی ہو۔ اس پر وہ بولی۔ جو مصیبت مجھ پر اور میرے بچوں کے باپ پر آ پڑی ہے اس کی فریاد میں اللہ سے کرتی ہوں۔ خولہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے گھوم کر حضورؐ کے سر کی دوسری جانب کو دھونا شروع کیا تو عورت بھی ان کے ساتھ ہی گھوم گئی اور سامنے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ میرا شوہر بینائی سے محروم ہے تہی دامن ہے اخلاق وعادات میں بھی کچھ بگاڑ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس سے میرے ہاں بچہ یا بچے ہیں۔ میری ان سے کسی امر میں تکرار ہوگئی اور اس نے غصہ کی حالت میں مجھے کہہ دیا انت علی کظھر امی۔ اس سے ان کا ارادہ طلاق دینے کا نہیں تھا۔ یہ سن کر آپؐ نے میری طرف اپنا سر اٹھایا اور فرمایا میں تیرے بارے میں کچھ نہیں جانتا بجز اس کے کہ تو اس پر حرام ہوگئی ہے۔ وہ عورت بولی جو مصیبت مجھ پر اور میرے بچوں کے باپ پر آن پڑی ہے اس کی فریاد اللہ تعالیٰ سے کرتی ہوں۔ اسی دوران میں حضرت عائشہؓ نے آپؐ کا روئے مبارک دیکھا کہ متغیر ہو رہا ہے تو اس عورت سے کہا دور رہو دور۔ چنانچہ وہ ایک طرف ہوگئی۔ جب تک اللہ نے چاہا آپؐ پر غشیان کی حالت طاری رہی جب وحی کا سلسلہ منقطع ہوا تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ عائشہ وہ عورت کدھر ہے؟ حضرت عائشہؓ نے اسے آواز دے کر بلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ جاؤ اپنے شوہر کو لے آو۔ وہ بھاگی بھاگی گئی اور خاوند کو ساتھ لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ فَرَفَعَ اِلَیَّ رَأْسَهُ وَقَالَ: مَا اَعْلَمُکِ اِلَّا قَدْ حَرُمْتِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: اَشْكُوْ اِلَى اللّٰهِ مَا نَزَلَ بِیْ وَابَا صُبَيَّتِیْ، قَالَ: رَأَتْ عَائِشَةُ وَجْهَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغَيَّرَ، فَقَالَتْ لَهَا: وَرَاْ كِ وَرَاْكِ فَتَنَحَّتْ، فَمَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غِشْيَانِهٖ ذٰلِکَ مَاشَآءَ اللّٰهُ فَلَمَّا انْقَطَعَ الْوَحْیُ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَيْنَ الْمَرْاَةُ، فَدَعَتْهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُاللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذْهَبِیْ، فَأْتِيْنِیْ بِزَوْجِکِ، فَانْطَلَقَتْ تَسْعیٰ، فَجَاءَ تْ بِهٖ، فَاِذَا هُوَ كَمَا قَالَتْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَقِيْرٌ سَيِّئُ الْخُلُقِ

حاضر ہوگئی تو اس مرد کی واقعتاً وہی کیفیت تھی جو اس عورت نے بیان کی تھی یعنی بینائی سے محروم، تہی دوست فقیر اور سیئ الخلق۔ نبی کریم ﷺ نے پہلے تعوذ پڑھا پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا سے لے کر والذین یظاھرون من نساء ھم ثم یعودون لما قالوا الایہ تک پڑھا اور اس مرد سے پوچھا کہ آیا عورت کو چھونے سے پہلے اسے ایک غلام آزاد کرنے کی طاقت ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہے۔ اس نے جواب دیا اس ذات برحق کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے میری حالت تو ایسی ہے کہ دن میں دو تین مرتبہ کچھ کھاؤں اور پیئوں نہ تو میری بینائی جواب دینے لگتی ہے آپ نے دریافت کیا کیا تم ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتے ہو۔ اس نے کہا نہیں الا یہ کہ آپ میری مدد فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی مدد فرمائی اور اسے کہا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے طلاق کو بدل کر اس کو ظہار کر دیا ہے۔

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا اِلیٰ قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسَّهَا؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: اَفَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ، اِذَا لَمْ اٰكُلِ الْمَرَّتَيْنِ وَالثَّلاَثِ يَكَادُاَنْ يَّعْشُوْ بَصَرِیْ، قَالَ: اَفَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لاَ اِلَّا اَنْ تُعِيْنَنِیْ قَالَ: فَاَعَانَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، قَالَ وَحَوَّلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ فَجَعَلَهٗ ظِهَارًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابن ابی حاتم. بحواله ابن کثیر ج۴ ص ۳۲۰. ۳۲۱. المجادله.
- السنن الکبریٰ ج۷. ص۳۸۵. کتاب الظهار. باب المظاهر الذی تلزمه الکفارة.
- بیهقی نے اذا ارادالرجل ان یفارق امرأته کے علاوہ معمولی سا لفظی اختلاف اور بھی نقل کیا ھے. اس نے حول اللّٰه الطلاق فجعله ظهارًا بھی نقل نہیں کیا.
- ابن جریر جز ۲۸/۴۰ ص ۲.۳ المجادله.

۲: حَدَّثَنَا اَبُوْکُرَیْبٍ، قَالَ: ثنا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسیٰ، عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: کَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَالَ لِاِ مْرَأَتِهٖ فِی الْجَاهِلِیَّةِ: اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّیْ حَرُمَتْ فِی الْاِسْلَامِ، فَکَانَ اَوَّلُ مَنْ ظَاهَرَ فِی الْاِسْلَامِ اَوْسُ ابْنُ الصَّامِتِ، وَکَانَتْ تَحْتَهٗ ابْنَةُ عَمٍّ لَّهٗ، یُقَالُ لَهَا خَوْلَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَظَاهَرَ مِنْهَا فَاَسْقَطَ فِیْ یَدِهٖ وَقَالَ: مَااُرَاکِ اِلَّا قَدْ حَرُمْتِ عَلَیَّ، وَقَالَتْ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِکَ، قَالَ: فَانْطَلِقِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهٗ مَا شِطَةً

حضرت ابنؓ عباس بیان کرتے ہیں دور جاہلیت میں جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے انتِ علی کظهر امی کہہ دیتا (تو اسے طلاق سمجھا جاتا) اسلام میں وہ عورت حرام ہو جاتی۔ اسلامی دور میں سب سے پہلے جس نے ظہار کیا وہ اوس بن صامت تھے۔ ان کی زوجیت میں ان کی چچازاد بہن تھی۔ ان کا نام خولہ بنت خویلد تھا۔ اوس نے اس سے ظہار تو کرلیا مگر پشیمان ہو گئے اور خود ہی کہنے لگے۔ میرا خیال ہے کہ تو مجھ پر حرام ہو گئی ہے۔ اسی طرح خولہ نے کہا (کہ میرا بھی خیال یہی ہے کہ میں تم پر حرام ہو گئی ہوں) اوس نے خولہ سے کہا اچھا تم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ (اور صورت واقعہ کے متعلق پوچھو) وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس وقت آپ کے پاس بالوں کو کنگھی کرنے والی آپ کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی تو خولہ نے رسول اللہ ﷺ کو سارا واقعہ سنایا۔ آپ نے سن کر فرمایا۔ اے خولہ تیرے مسئلے کے بارے میں ابھی تک ہمیں کچھ حکم نہیں ملا۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ وحی نازل فرمائی وحی کے اختتام پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خولہ مبارک ہو۔ اس نے کہا خیر ہو، راوی کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے خولہ کے سامنے قد سمع اللّٰه قول التی تجادلک فی زوجها وتشتکی الی اللّٰه سے لے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَمْشِطُ رَأْسَهِ، فَاَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ: يَا خُوَيْلَةُ مَا اُمِرْنَا فِيْ اَمْرِکِ بِشَيْءٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا خُوَيْلَةُ اَبْشِرِيْ، قَالَتْ: خَيْراً قَالَ: فَقَرَأَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُکَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ اِلٰى قَوْلِهِ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا، قَالَتْ: وَاَيُّ رَقَبَةٍ لَنَا وَاللّٰهِ مَا يَجِدُ رَقَبَةً غَيْرِيْ، قَالَ: فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَتْ:

کر فتحریر رقبہ من قبل ان یتماسا تک آیات تلاوت فرمائیں۔ خولہ بولیں۔ ہمارے پاس کونسا غلام ہے۔ اللہ کی قسم اوس کے پاس تو کوئی غلام نہیں بس صرف میں ہی ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر وہ غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہوں گے۔ خولہ نے عرض کیا بخدا ان کی تو یہ حالت ہے کہ اگر ان میں دو تین مرتبہ کچھ کھائیں، پئیں نہیں تو ان کی بینائی جواب دینے لگتی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر یہ بھی اس کے بس میں نہیں تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اس نے کہا یہ تو وہی شخص کر سکتا ہے جو اس طرح کا کھانا خود کھاتا ہو۔ (ہمارے ہاں تو ایسا کھانا دستیاب نہیں) راوی کے بیان کے مطابق نبی کریم ﷺ نے نصف وسق یعنی تیس صاع کھجوریں عنایت فرمائیں۔ یاد رہے وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے اور تمہارے ساتھ رجوع کرلے۔

وَاللّٰهِ لَوْلاَ اَنَّهُ يَشْرَبُ فِي الْيَوْمِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ لَذَهَبَ بَصَرُهُ، قَالَ: فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً، قَالَ: مِنْ اَيْنَ مَاهِيَ اِلاَّ أكلة اِلٰى مِثْلِهَا، قَالَ: فَدَعَاهُ بِشَطْرِوَسْقٍ ثَلاَثِيْنَ صَاعاً وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعاً، فَقَالَ: لِيُطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً وَلْيُرَاجِعْکَ.

ماخذ:

- ابن جریر جز ۲۸ . ۳۰ . ص ۳. سورہ المجادلہ .
- السنن الکبریٰ ج۷. ص ۳۸۲. ۳۸۳ کتاب الظهار باب سبب نزول آية الظهار.
- ابن مردويه بحواله فتح القدير ج۵. ص۱۸۳ . ۱۸۴ سوره المجادله.
- ابن کثیر ج۴. ص ۳۲۰. المجادله.
- مجمع الزوائد ج۵. ص ۵. ۶. کتاب الطلاق باب الظهار عن ابن عباس.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳:اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: انبأنا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَ صْوَاتَ، لَقَدْ جَآءَ تْ خَوْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفىٰ عَلَيَّ كَلَامُهَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَ كُمَا الاية

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ حمد وستائش اسی ذات کے لئے ہے جس کی سماعت ہر قسم کی آوازوں پر وسیع ہے۔ خویلہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر ہوئی۔ اپنے خاوند کی شکایت کر رہی تھی۔ اس کی گفتگو آہستہ اور دھیمی ہونے کی وجہ سے مجھے پوری طرح سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجها وتشتکی الی اللہ واللہ یسمع تحاورکما الایة نازل فرمائی۔

ماخذ:

- نسائی کتاب الطلاق باب الظهار۔
- ابن کثیر ج۴۔ ص۳۱۸ عن عائشه۔

۴:حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ جَمِيْلَةَ، كَانَتْ تَحْتَ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ رَجُلاً بِهٖ لَمَمٌ، فَكَانَ اِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهٗ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهٖ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِيْهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ

ہشام بن عروۃ سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ جمیلہ اوس بن صامت کی زوجیت میں تھی۔ اور اوس کی طبیعت میں غصے میں پاگل ہو جانے کی کیفیت پائی جاتی تھی اور جب کبھی یہ بیماری زور پکڑ جاتی تو وہ اپنی بیوی سے ظہار کر بیٹھتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کے لئے ظہار کے کفارہ کی آیات نازل فرمائیں۔

ماخذ:

- سنن ابی داؤد ج۲۔ ص۲۶۷۔ کتاب الطلاق باب فی الظهار۔
- المستدرک للحاکم ج۲۔ ص۴۸۱۔ کتاب التفسیر۔
- ابن جریر جز ۲۸۔۳۰۔ جلد ۱۲۔ ص۶۔ المجادلة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلمہ بن صخر بیاضی کا واقعہ

ترجمہ: سلمہ بن صخر بیاضی پر اعتدال سے کچھ زیادہ شہوت کا غلبہ تھا۔ رمضان آیا تو انہوں نے اس اندیشہ سے کہ کہیں روزے کی حالت میں دن کے وقت بے صبری نہ کر بیٹھیں، رمضان کے اختتام تک کے لئے بیوی سے ظہار کر لیا، مگر اپنی اس بات پر قائم نہ رہ سکے اور ایک رات بیوی کے پاس چلے گئے۔ پھر نادم ہو کر حضورؐ سے ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس تو اپنی بیوی کے سوا کچھ نہیں جسے آزاد کروں۔ فرمایا دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کیا کہ روزوں ہی میں تو صبر نہ کر سکنے کی وجہ سے اس مصیبت میں پھنسا ہوں۔ حضور نے فرمایا؟؟ پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔'' انہوں نے کہا کہ ہم تو اس قدر غریب ہیں کہ رات کو بغیر کھائے سوئے ہیں اس پر آپ نے بنی زُریق کے محصل زکوٰۃ سے ان کو اتنا سامان خوراک دلوایا کہ ۶۰ آدمیوں میں بانٹ دیں اور کچھ اپنے بال بچوں کی ضروریات کے لئے بھی رکھ لیں[۱] (مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی)

ظہار کا ایک اور واقعہ

۳۔ ترجمہ: ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی اس سے مباشرت کر لی بعد میں حضورؐ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے حکم دیا کہ اس سے الگ رہو جب تک کفارہ ادا نہ کر لو[۲] (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۵: قَالَتْ عَائِشَةُ: تَبَارَكَ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ كُلَّ شَيْءٍ اِنِّيْ لَا سْمَعُ كَلَامَ خَولَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ، وَيَخْفٰى عَلَيَّ بَعْضُهٗ، وَهِيَ تَشْتَكِيْ زَوْجَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَكَلَ شَبَابِيْ، وَنَثَرْتُ لَهٗ بَطْنِيْ حَتّٰى اِذَا كَبِرَتْ سِنِّيْ وَانْقَطَعَ وَلَدِيْ ظَاهَرَ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْكُوْ اِلَيْكَ فَمَا بَرِحَتْ حَتّٰى نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِهٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ. قَدْسَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں بابرکت اور بلند و بالا وہ ذات جس کی سماعت ہر چیز پر وسیع ہے۔ میں خولہ بنت ثعلبہ کی گفتگو سن رہی تھی مگر کچھ گفتگو مجھ پر مخفی رہی واضح نہیں ہوئی۔ وہ اپنے شوہر کا شکوہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اس نے میری جوانی کھا کر فنا کر دی اور میں نے اپنا پیٹ اس کے لئے پھیلا دیا یہاں تک کہ جب میں عمر رسیدہ ہو گئی اور بچے جننا منقطع ہو گئے تو اس نے مجھ سے ظہار کر لیا۔ خدایا میں تیرے حضور فریاد کرتی ہوں (کہ اس کا حل پیدا فرما) وہ اپنی گفتگو کو جاری رکھے ہوئے تھی کہ جبرئیلؑ قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا الأیات لے کر نازل ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی بیوی کو بہن کہنا

۴۔ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ اپنی بیوی کو بہن کہہ کر پکار رہا ہے اس پر آپ نے غصے سے فرمایا" یہ تیری بہن ہے" مگر آپ نے اسے ظہار قرار نہیں دیا (ابوداؤد) (تفہیم القرآن ج ۵ ص ۳۴۲۔ المجادلہ حاشیہ ۷)

ماخذ:

- ابن ماجه كتاب الطلاق. باب الظهار.
- السنن الكبرىٰ بَيْهَقِي ج۷. ص ۳۸۲. كتاب الظهار باب سبب نزول آية الظهار.
- المستدرك للحاكم ج۲. ص ۴۸۱. كتاب التفسير المجادله.
- ابن ابى حاتم، ابنِ مردويه بحواله فتح القدير للشوكاني ج۵. ص ۱۸۳. المجادله.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ المعنى. قَالَا: ثنا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عن مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِ وبْنِ عَطَاءٍ، قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: ابْنُ عَلْقَمَةَ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ، قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ الْبَيَاضِيُّ، قَالَ: كُنْتُ امْرأً اُصِيْبُ مِنَ النِّسَآءِ مَالَا يُصِيْبُ غَيْرِىْ، فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ اَنْ اُصِيْبَ مِنَ امْرَأَتِيْ شَيْئاً يُتَابَعُ بِىْ حَتّٰى اَصْبَحَ فَظَاهَرْتُ مِنْهَا حَتّٰى

سلمہ بن صخر بیاضی نے اپنا واقعہ بیان کہ میں اس قدر عورتوں کے پاس پہنچتا تھا کہ میرے سوا دوسرا کوئی اتنا نہیں پہنچتا تھا (میں کثیر الجماع۔ زیادہ شہوت رکھنے والا تھا) جب ماہ رمضان آیا تو اس خوف واندیشہ کے پیش نظر کہ اپنی بیوی سے کچھ کر نہ بیٹھوں جس کی برائی صبح تک جان کی لاگو رہے، میں نے اس سے ظہار کر لیا کہ ماہ رمضان کے اختتام تک اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔ ہوا یہ کہ ایک رات وہ میری خدمت میں مصروف تھی کہ اس کے بدن کا کوئی حصہ میرے سامنے کھل گیا تو پھر میں اپنے آپ پر ضبط نہ کر سکا اور اس سے جماع کر لیا۔ پھر صبح جب ہوئی تو اپنی قوم کے لوگوں کے پاس گیا اور انہیں سارا واقعہ بیان کیا اور ان سے درخواست کی وہ میرے ساتھ نبی علیہ السلام کی خدمت میں چلیں انہوں نے کہا بخدا ہم تو نہیں جائیں گے۔ تو میں خود نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہو گیا اور اپنا سارا واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا اے سلمہ تو نے یہ کام کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَنْسَلِخَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَبَيْنَا هِيَ تَخْدِمُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ، فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ نَزَوْتُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ خَرَجْتُ اِلٰى قَوْمِيْ فَاَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ، وَقُلْتُ: امْشُوْا مَعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ، فَانْطَلَقْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَنْتَ بِذَاكَ يَا سَلَمَةُ؟ قُلْتُ: اَنَا بِذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَرَّتَيْنِ، وَاَنَا صَابِرٌ لِاَمْرِ اللّٰهِ فَاحْكُمْ فِيَّ مَا اَرَاكَ اللّٰهُ، قَالَ: حَرِّرْ رَقَبَةً قُلْتُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ. مَا اَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَهَا. وَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِيْ، قَالَ: فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ: وَهَلْ اَصَبْتُ الَّذِيْ اَصَبْتُ اِلَّا مِنَ الصِّيَامِ؟ قَالَ: فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قُلْتُ: وَالَّذِيْ

میں نے عرض کیا جی ہاں مجھ سے یہ فعل ہو گیا ہے۔ دو مرتبہ میں نے اس کا اعادہ کیا اور اب میں اللہ کے فیصلہ پر صابر ہوں جو حکم اب اللہ کا میرے متعلق ہو ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا اچھا ایک غلام آزاد کرو میں نے عرض کیا اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے میں تو اس گردن کے علاوہ کسی کا مالک نہیں ہوں ساتھ ہی میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارا (یعنی صرف اپنی گردن کا مالک ہوں) پھر آپ نے فرمایا اچھا تو پھر تم مسلسل ولگا تار دو ماہ کے روزے رکھو میں نے عرض کیا یہ مصیبت جس میں مبتلا ہوا ہوں روزے ہی کی وجہ سے سرزد ہوئی ہے۔ فرمایا پھر ایک وسق کھجوریں لے کر ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو، میں نے عرض کیا اس ذات گرامی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے ہم دونوں میاں بیوی رات کو بھوکے سوئے ہیں کہ ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ اس پر فرمایا کہ پھر بنو زریق کے عامل صدقہ کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں کھجوریں دے گا ایک وسق کھجوریں تو ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو اور باقی کو اپنے اہل وعیال کو کھلاؤ اور خود بھی کھالو۔ میں واپس اپنی قوم میں آیا اور بتایا کہ میں نے تمہارے ہاں تو تنگ ظرفی کو پایا اور بری رائے کو پایا اور نبی ﷺ کی ذات میں فراخ دلی اور بہترین رائے پائی۔ آپ نے مجھے صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا (اور ڈانٹ ڈپٹ نہیں فرمائی)

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَيْنِ مَالَنَا طَعَامٌ، قَالَ: فَانْطَلِقْ اِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَلْيَدْفَعْهَا اِلَيْكَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا. وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَكُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ بَقِيَّتَهَا. فَرَجَعْتُ اِلٰى قَوْمِيْ فَقُلْتُ: وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ وَسُوْءَ الرَّاْيِ، وَوَجَدْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَحَسَنَ الرَّاْيِ، وَقَدْ اَمَرَنِيْ، اَوْ اَمَرَلِيْ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِصَدَقَتِكُمْ زَادَ ابْنُ الْعَلاَءِ: قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ: بَيَاضَةُ بَطْنٌ مِنْ بَنِى زُرَيْقٍ.

مآخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۲۶۵. ۲۶۶. کتاب الطلاق باب فی الظهار.
- تِرمِذِی ابواب التفسير سوره المجادله.
- هذا حديث حسن. قال محمد: سليمان بن يَسَار لم يسمع عندى من سَلَمة بن صخر، قال: ويقال سلمة بن صخر ويقال سلمان بن صخر.
- ابنِ ماجه کتاب الطلاق، باب الظهار.
- دارمی ج۲. ص۸۷. کتاب النکاح باب فی الظهار.
- دارقُطْنی ج۴. ص۳۱۶ پر سند بیان کر کے سلمه بن صخر کے واقعه کی طرف اشاره کیا هے.
- مُسندِ احمد ج۵. ص۴۳۶. سلمه بن صخر البياضی.
- السُنن الکبری بَیْهَقی ج۷. ص۳۸۵. کتاب الظهار باب لایقر بها حتی یکفر.
- المستدرک للحاکم ج۲. ص۲۰۵. کتاب الطلاق باب مسئلة الظهار وحکاية سلمة بن صخر.
- المصنف عبد الرزاق ج۶. ص۴۳۱. کتاب الطلاق باب المواقعة للتکفير.
- عبد بن حُمَيد، الطَبرانی بحواله فتح القدير ج۵. ص۱۸۴.
- تفسير ابنِ کثير ج۴. ص۳۱۹. سلمة بن صخر.

اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِیَّ، اَحَدَبَنِیْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِیَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلاً، فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَذَ كَرَ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: لاَ اَجِدُهَا. قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لاَ اَسْتَطِيْعُ، قَالَ: اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً،

سلمان بن صخر بیاضی انصاری کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی سے رمضان کے مہینہ کے اختتام تک ظہار کر لیا۔ ابھی آدھا رمضان ہی گزرا تھا کہ رات کو اپنی بیوی سے مباشرت کر بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا واقعہ عرض کیا آپؐ نے اسے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر وہ بولا میرے پاس تو غلام نہیں ہے (اور خریدنے کی بھی ہمت نہیں ہے) پھر آپؐ نے فرمایا اچھا تو پھر پے در پے دو ماہ کے روزے رکھو وہ بولا میں تو استطاعت نہیں رکھتا (روزے نہیں رکھ سکتا) پھر رسول ﷺ نے فروہ بن عمرو سے فرمایا اسے یہ ٹوکرا دے دو۔ یعنی کھجوروں سے بھرا ہوا) اس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجوروں کی گنجائش ہوتی ہے مسکینوں کے کھانے کے طور پر اسے دے دو۔

قَالَ: لاَ اَجِدُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ ابْنِ عَمْرٍو: اِعْطِهِ ذٰلِکَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَرَقِ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاًاَوْسِتَّةَ عَشَرَ صَاعاً. اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً.

هذا حديث حسن. يقال سلمان بن صخرو يقال سلمة بن صخر البياضي.

والعمل على هذا الحديث عنداهل العلم فى كفارة الظهار.

ماخذ:

- ترمذی ابواب الطلاق واللعان. باب ماجاء فی کفارۃ الظهار.

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا الْحَكَمُ ابْنَ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ رَجُلاً ظَاهَرَ مِنْ امْرَأَتِهِ ثُمَّ وَاقَعَهَا قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: مَاحَمَلَكَ عَلىٰ مَا صَنَعْتَ، قَالَ: رَاَيْتُ بَيَاضَ سَاقِهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ: فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَعَنْكَ.

حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کرلیا اور پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی بیوی سے مباشرت کر بیٹھا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو اپنا واقعہ سنایا آپ نے پوچھا جو فعل تو نے کیا ہے اس پر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا اس نے کہا چاندنی رات میں مجھے اپنی بیوی کی پنڈلی کی سفیدی نظر آئی تو میں نہ رہ سکا۔ آپ نے فرمایا کفارہ ظہار ادا کرنے تک بیوی سے الگ رہو۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۲. ص۲٦۸. کتاب الطلاق، باب فی الظهار ابوداؤد نے ایک روایت میں فرأی بریق ساقها فی القمر بهی بیان کیا هے۔
- السنن الکبریٰ بَیْهَقی ج۷. ص۳۸٦. عن عکرمة کتاب الظهار، باب لا یقربها حتی یکفر.

ترمذی نے ابن عباس سے مندرجہ ذیل روایت نقل کی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کرلیا اور پھر اس سے ہم بستر بھی ہو گیا۔ اور اب آیا حضورؐ کی خدمت میں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا مگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی میں اس سے مباشرت کر بیٹھا ہوں (کیا کروں) آپ نے اس سے دریافت فرمایا ایسا کرنے پر تمہیں کس چیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُكَفِّرَ، فَقَالَ: وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ رَأَيْتُ خَلْخَا لَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ، قَالَ: فَلاَ تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ.

نے آمادہ کیا اللہ تیرے حال پر رحم فرمائے۔ اس نے عرض کیا چاند کی چاندنی میں میری نظر اس کی پازیب پر پڑ گئی (اور میں اس فعل کا مرتکب ہو گیا) آپ نے فرمایا جو حکم اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے جب تک اس پر عمل نہ کرو بیوی کے اس وقت تک قریب مت جاؤ۔

هذا حديث حسن صحيح غريب

ماخذ:

- ترمذی ابواب الطلاق و اللعان، باب ماجاء فی المظاهر يواقع قبل ان يكفر.
- نسائی كتاب الطلاق، باب الظهار.
- ابنِ ماجه كتاب الطلاق، باب المظاهر يجامع قبل ان يكفر.
- ابن ماجه میں رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ .فضحك رسول الله ﷺ بھی ھے.
- السُنن الكبرٰى بَيْهَقي ج۷. ص۳۸۶. كتاب الظهار باب لايقر بها حتى يكفر.
- المستدرک للحاكم ج۲. ص ۲۰۴. كتاب الطلاق. باب مسئلة الظهار و حكاية سلمة بن صخر.
- المصنف عبد الرزاق ج۶. ص۴۳۰. كتاب الطلاق. باب المواقعة للتكفير.
- فتح القدير للشوكانى ج۵. ص۱۸۴.

۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ، فَرَأَيْتُ بَيَاضَ خَلْخَالِهَا فِي الْقَمَرِ، فَاَعْجَبَنِيْ، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، قَالَ: اَوَمَا قَالَ اللّٰهُ: مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَمْسِكْ عَنْهَا حَتّٰى تُكَفِّرَ.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے پنی بیوی سے ظہار کر لیا اور اسی دوران میں چاندنی رات میں میری نظر اس کی پازیبوں پر جا پڑی جو مجھے بہت اچھی لگیں بس پھر میں نے اس سے جماع کر لیا (کفارہ ظہار ادا کرنے سے پہلے) آپ نے فرمایا کیا تیرے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں تھا کہ کفارہ پہلے ادا کیا جائے (ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے) وہ بولا یا رسول اللہ مجھ سے تو یہ فعل سرزد ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کفارہ ادا کرنے تک اب اس سے رک جا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- السنن الکبریٰ بَیْہَقی ج۷. ص۳۸۲. کتاب الظہار باب لایقر بہا حتی یکفر.
- المستدرک للحاکم ج۲. ص۲۰۴. کتاب الطلاق باب مسئلۃ الظہار.
- البزّار والطبرانی، وابن مَرْدُوْیہ بحوالہ . فتح القدیر للشوکانی ج۵. ص۱۸۴ عن ابن عباس.

۳:حَدَّ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، ثنا حَمَّادٌ. ح وثنا اَبُوْکَامِلٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَخَالِدُ الطَّحَّانُ، المعنی، کُلُّھُمْ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ الْھُجَیْمِیْ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِاِ مْرَاَتِہٖ: یَا اُخَیَّۃُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اُخْتُکَ ھِیَ؟ فَکَرِہَ ذٰلِکَ وَنَھیٰ عَنْہُ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲.ص۲۶۴. کتاب الطلاق باب فی الرجل یقول لامراتہ یا أختی.
- السنن الکبریٰ بَیْہقی ج۷. ص۳۶۶. کتاب الخلع والطلاق، باب مایکرہ من ذلک.
- مصنف ابنِ ابی شیبۃ ج۵. ص۲۵۱. کتاب الطلاق باب ماقالوا فی الرجل یقول لامرأتہٖ یا اُخَیَّۃُ.عن الحسن.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۵

لِعان

قرآن مجید میں اس کا ذکر

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ. وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ. وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ، وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ. وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ. (النور ۶ تا ۱۰)

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو اُن میں سے ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ وہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ (اپنے الزام میں) جھوٹا ہو۔ اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (اپنے الزام میں) سچا ہو۔ تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا ہے اور حکیم ہے۔ تو (بیویوں پر الزام کا معاملہ تمہیں بڑی پیچیدگی میں ڈال دیتا)۔

لعان کا حکم

حد قذف کا حکم جب نازل ہوا تو لوگوں میں یہ سوال پیدا ہو گیا کہ غیر مرد اور عورت کی بدچلنی دیکھ کر تو آدمی صبر کر سکتا ہے، گواہ موجود نہ ہوں تو زبان پر قفل چڑھا لے اور معاملے کو نظر انداز کر دے۔ لیکن اگر وہ خود اپنی بیوی کی بدچلنی دیکھ لے تو کیا کرے؟ قتل کر دے تو الٹا سزا کا مستوجب ہو۔ گواہ ڈھونڈنے جائے تو ان کے آنے تک مجرم کب ٹھیرا رہے گا۔ صبر کرے تو آخر کیسے کرے۔ طلاق دے کر عورت کو رخصت کر سکتا ہے، مگر نہ اس عورت کو کسی قسم کی مادّی یا اخلاقی سزا ملی نہ اس کے آشنا کو۔ اور اگر اسے ناجائز حمل ہو تو غیر کا بچہ الگ گلے پڑا۔ یہ سوال ابتداءً تو حضرت سعد بن عُبادہ نے ایک فرضی سوال کی حیثیت میں پیش کیا اور یہاں تک کہہ دیا کہ میں اگر خدانخواستہ اپنے گھر میں یہ معاملہ دیکھوں تو گواہوں کی تلاش میں نہیں جاؤں گا بلکہ تلوار سے اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت معاملہ طے کردوں گا (بخاری و مسلم) لیکن تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ بعض ایسے مقدمات عملاً پیش آ گئے جن میں شوہروں نے اپنی آنکھوں سے یہ معاملہ دیکھا اور نبی ﷺ کے پاس اس کی شکایت لے گئے۔ عبداللہ بن مسعودؓ اور ابن عمرؓ کی روایات ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص (غالباً عُوَیمِر عَجلانی) نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ، اگر ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے اور منہ سے بات نکالے تو آپ حدِ قذف جاری کر دیں گے، قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے، چپ رہے تو غیظ میں مبتلا رہے۔ آخر وہ کیا کرے؟ اس پر حضورؐ نے دعا کی کہ خدایا، اس مسئلے کا فیصلہ فرما (مسلم، بخاری، ابوداؤد، احمد، نسائی)۔ ابن عباس کی روایت ہے کہ ہلال بن اُمَیّہ نے آ کر اپنی بیوی کا معاملہ پیش کیا جسے انہوں نے بچشم خود ملوّث دیکھا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا ''ثبوت لاؤ، ورنہ تم پر حدِ قذف جاری ہوگی۔'' صحابہ میں اس پر عام پریشانی پھیل گئی، اور ہلال نے کہا اُس خدا کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، میں بالکل صحیح واقعہ عرض کر رہا ہوں جسے میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ بچادے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی (بخاری، احمد، ابوداؤد)۔ اس میں جو طریق تصفیہ تجویز کیا گیا ہے اسے اسلامی قانون کی اصطلاح میں 'لِعان' کہا جاتا ہے۔

یہ حکم آجانے کے بعد نبی ﷺ نے جن مقدمات کا فیصلہ فرمایا ان کی مفصل روداد یں کتب حدیث میں منقول ہیں اور وہی لعان کے مفصل قانون اور ضابطہ کارروائی کا مآخذ ہیں۔

ہلال بن اُمیَّہ کا مقدمہ

ہلال بن اُمیَّہ کے مقدمے کی جو تفصیلات صحاح ستہ اور مُسند احمد اور تفسیر ابن جریر میں ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے منقول ہوئی ہیں ان میں بیان کیا گیا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد ہلال اور ان کی بیوی، دونوں عدالتِ نبوی میں حاضر کیے گئے۔ حضورؐ نے پہلے حکم خداوندی سنایا۔ پھر فرمایا ''خوب سمجھ لو کہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے زیادہ سخت چیز ہے۔'' ہلال نے عرض کیا میں نے اس پر بالکل صحیح الزام لگایا ہے۔ عورت نے کہا یہ بالکل جھوٹ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ''اچھا، تو ان دونوں میں مُلاعَنَت کرائی جائے۔'' چنانچہ پہلے ہلال اُٹھے اور انہوں نے حکم قرآنی کے مطابق قسمیں کھانی شروع کیں۔ نبی ﷺ اس دوران میں بار بار فرماتے رہے ''اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے، پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرے گا؟'' پانچویں قسم سے پہلے حاضرین نے ہلال سے کہا ''خدا سے ڈرو، دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے۔ یہ پانچویں قسم تم پر عذاب واجب کر دے گی۔'' مگر ہلال نے کہا جس خدا نے یہاں میری پیٹھ بچائی ہے وہ آخرت میں بھی مجھے عذاب نہیں دے گا۔ یہ کہہ کر انہوں نے پانچویں قسم بھی کھالی۔ پھر عورت اٹھی اور اس نے بھی قسمیں کھانی شروع کیں۔ پانچویں قسم سے پہلے اسے بھی روک کر کہا گیا کہ 'خدا سے ڈر، آخرت کے عذاب کی بہ نسبت دنیا کا عذاب برداشت کر لینا آسان ہے۔ یہ آخری قسم تجھ پر عذاب الٰہی کو واجب کر دے گی۔'' یہ سن کر وہ کچھ دیر رُکتی اور جھجکتی رہی۔ لوگوں نے سمجھا اعتراف کرنا چاہتی ہے۔ مگر پھر کہنے لگی ''میں ہمیشہ کے لئے اپنے قبیلے کو رسوا نہیں کروں گی'' اور پانچویں قسم بھی کھا گئی۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور فیصلہ فرمایا کہ اس کا بچہ (جو اس وقت پیٹ میں تھا) ماں کی طرف منسوب ہوگا، باپ کا نہیں پکارا جائے گا، کسی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر یا اس کے بچے پر الزام لگانے کا حق نہ ہوگا، جو اس پر یا اس کے بچے پر الزام لگائے گا وہ حدِ قذف کا مستحق ہوگا، اور اس کو زمانہ عدت کے نفقے اور سکونت کا کوئی حق ہلال پر حاصل نہیں ہے کیونکہ یہ طلاق یا وفات کے بغیر شوہر سے جدا کی جا رہی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے کہا کہ اس کے ہاں جب بچہ ہو تو دیکھو، وہ کس پر گیا ہے۔ اگر اِس اس شکل کا ہو تو ہلال کا ہے، اور اگر اس صورت کا ہو تو اس شخص کا ہے جس کے بارے میں اس پر الزام لگایا گیا ہے۔ وضع حمل کے بعد دیکھا گیا کہ وہ مؤخر الذکر صورت کا تھا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا لو لا الایمان (یا بروایتِ دیگر لو لا مضیٰ من کتاب اللّٰہ) لکان لی و لھا شان، یعنی اگر قسمیں نہ ہوتیں (یا خدا کی کتاب پہلے ہی فیصلہ نہ کر چکی ہوتی) تو میں اس عورت سے بری طرح پیش آتا۔

عُوَیمر عجلانی کا مقدمہ

عُوَیمر عجلانی کے مقدمے کی روداد سَہل بن سعد ساعِدی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بخاری، مسلم، ابوداوٗد، نسائی ابن ماجہ اور مُسند احمد میں ملتی ہے۔ اس میں بیان ہوا ہے کہ عُوَیمر اور ان کی بیوی، دونوں مسجد نبوی میں بُلائے گئے۔ مُلاعنت سے پہلے حضورؐ نے ان کو بھی تنبیہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا ''اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرے گا''؟۔ جب کسی نے توبہ نہ کی تو دونوں میں ملاعنت کرائی گئی۔ اس کے بعد عویمر نے کہا ''یا رسول اللہ اب اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جھوٹا ہوں۔'' یہ کہہ کر انہوں نے تین طلاقیں دے دیں بغیر اس کے کہ حضورؐ نے ان کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہوتا۔ سہل بن سعد کہتے ہیں کہ ان طلاقوں کو حضورؐ نے نافذ فرما دیا اور ان کے درمیان تفریق کرا دی اور فرمایا کہ ''یہ تفریق ہے ہر ایسے جوڑے کے معاملے میں جو باہم لعان کرے۔'' اور سنت یہ قائم ہو گئی کہ لعان کرنے والے زوجین کو جدا کر دیا جائے، پھر وہ دونوں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ مگر ابن عمر صرف اتنا بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ان کے درمیان تفریق کرا دی۔ سہل بن سعد یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ عورت حاملہ تھی اور عویمر نے کہا کہ یہ حمل میرا نہیں ہے۔ اس بنا پر بچہ ماں کی طرف منسوب کیا گیا اور سنت یہ جاری ہوئی کہ اس طرح کا بچہ ماں سے میراث پائے گا اور ماں ہی اس سے میراث پائے گی۔

ان دو مقدموں کے علاوہ متعدد روایات ہم کو کتب حدیث میں ایسی بھی ملتی ہیں جن میں یہ تصریح نہیں ہے کہ یہ کن اشخاص کے مقدموں کی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں بعض انہی دونوں مقدموں سے تعلق رکھتی ہوں، مگر بعض میں کچھ دوسرے مقدمات کا بھی ذکر ہے اور ان سے قانونِ لعان کے بعض اہم نکات پر روشنی پڑتی ہے۔

ابن عمر ایک مقدمے کی روداد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ زوجین جب لعان کر چکے تو نبی ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کر دی (بخاری، مسلم، نسائی، احمد، ابن جریر)۔ ابن عمر کی ایک اور روایت ہے کہ ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا گیا۔ پھر اس نے حمل سے انکار کیا۔ نبی ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور فیصلہ فرمایا کہ بچہ صرف ماں کا ہوگا (صحاح ستہ اور احمد) ابن عمر ہی کی ایک اور روایت ہے کہ ملاعنت کے بعد حضورؐ نے فرمایا ''تمہارا حساب اب اللہ کے ذمہ ہے، تم میں سے ایک بہرحال جھوٹا ہے۔'' پھر آپ نے مرد سے فرمایا لا سبیل لک علیھا (یعنی اب یہ تیری نہیں رہی۔ نہ تو اس پر کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق جتا سکتا ہے، نہ کسی قسم کی دست درازی یا دوسری منتقمانہ حرکت اس کے خلاف کرنے کا مجاز ہے)۔ مرد نے کہا یا رسول اللہ اور میرا مال (یعنی وہ مہر تو مجھے دلوایئے جو میں نے اسے دیا تھا)، فرمایا لا مال لک ان کنت صدقت علیھا فھو بھا استحللت من فرجھا وان کنت کذبت علیھا فذاک ابعدو ابعدلک منھا (یعنی مال واپس لینے کا تجھے کوئی حق نہیں ہے، اگر تو نے اس پر سچا الزام لگایا ہے تو وہ مال اس لذت کا بدل ہے جو تو نے حلال کر کے اس سے اٹھائی، اور اگر تو نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے تو مال تجھ سے اور بھی زیادہ دور چلا گیا، وہ اس کی بہ نسبت تجھ سے زیادہ دور ہے) بخاری، مسلم، ابوداؤد۔

دار قطنی نے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے: ''سنت یہ مقرر ہو چکی ہے کہ لعان کرنے والے زوجین پھر کبھی باہم جمع نہیں ہو سکتے'' (یعنی ان کا دوبارہ نکاح پھر کبھی نہیں ہو سکتا) اور دار قطنی ہی حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ یہ دونوں پھر کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

دیگر چند مقدمات

قَبِیصَہ بن ذُؤَیب کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک شخص نے اپنی بیوی کے حمل کو ناجائز قرار دیا، پھر اعتراف کر لیا کہ یہ حمل اس کا اپنا ہے، پھر وضع حمل کے بعد کہنے لگا کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ معاملہ حضرت عمرؓ کی عدالت میں پیش ہوا۔ آپ نے اس پر حدِ قذف جاری کی اور فیصلہ کیا کہ بچہ اسی کی طرف منسوب ہوگا (دار قطنی، بیہقی)۔

ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میری ایک بیوی ہے جو مجھے بہت محبوب ہے۔ مگر اس کا حال یہ ہے کہ کسی ہاتھ لگانے والے کا ہاتھ نہیں جھٹکتی (واضح رہے کہ یہ کنایہ تھا جس کے معنی زنا کے بھی ہو سکتے ہیں اور زنا سے کم تر درجے کی اخلاقی کمزوری کے بھی) نبی ﷺ نے فرمایا طلاق دے دے۔ اس نے کہا مگر میں اس کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ فرمایا تو اسے رکھے رہ۔ (یعنی آپ نے اس سے اس کنایے کی تشریح نہیں کرائی اور اس کے قول کو الزام زنا پر محمول کر کے لعان کا حکم نہیں دیا) نسائی۔

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر عرض کیا میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ میرا ہے (یعنی محض لڑکے کے رنگ نے اسے شبہ میں ڈالا تھا ورنہ بیوی پر زنا کا الزام لگانے کے لئے اس کے پاس کوئی اور وجہ نہ تھی)۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ اونٹ تو ہوں گے۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے پوچھا ان کے رنگ کیا ہیں؟ کہنے لگا سُرخ۔ آپ نے پوچھا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ کہنے لگا جی ہاں، بعض ایسے بھی ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ رنگ کہاں سے آیا؟ کہنے لگا شاید کوئی رگ کھینچ لے گئی (یعنی ان کے باپ دادا میں سے کوئی اس رنگ کا ہوگا اور اسی کا اثر ان میں آ گیا)۔ فرمایا ''شاید اس بچے کو بھی کوئی رگ کھینچ لے گئی'' اور آپ نے اسے نفی وَلَد (بچے کے نسبَ سے انکار) کی اجازت نہ دی۔ (بخاری، مسلم، احمد، ابوداؤد)

ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت ہے کہ نبی ﷺ نے آیت لعان پر کلام کرتے ہوئے فرمایا ''جو عورت کسی خاندان میں ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچہ گھسالائے جو اس خاندان کا نہیں ہے (یعنی حرام کا پیٹ رکھوا کر شوہر کے سر منڈھ دے) اُس کا اللہ سے کچھ واسطہ نہیں، اللہ اس کو جنت میں ہرگز داخل نہ کرے گا۔ اور جو مرد اپنے بچے کے نسب سے انکار کرے حالانکہ بچہ اس کو دیکھ رہا ہو، اللہ قیامت کے روز اس سے پردہ کرے گا اور اسے تمام اگلی پچھلی خلق کے سامنے رسوا کر دے گا (ابوداؤد، نسائی، دارمی)۔

ضابطۂ لعان کی اہم دفعات

آیت لعان اور یہ روایات ونظائر اور شریعت کے اصولِ عامہ اسلام میں قانون لعان کے وہ ماخذ ہیں جن کی روشنی میں فقہاء نے لعان کا مفصل ضابطہ بنایا ہے۔ اس ضابطے کی اہم دفعات یہ ہیں:

(۱) جو شخص بیوی کی بدکاری دیکھے اور لعان کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے قتل کا مرتکب ہو جائے اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا کیونکہ اس کو بطور خود حد جاری کرنے کا حق نہ تھا۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ اس کے فعل پر کوئی مواخذہ ہوگا بشرطیکہ اُس کی صداقت ثابت ہو جائے (یعنی یہ کہ فی الواقع اس نے زنا ہی کے ارتکاب پر یہ فعل کیا)۔ امام احمد اور اسحاق بن راہَوَیہ کہتے ہیں کہ اُسے اس امر کے دو گواہ لانے ہوں گے کہ قتل کا سبب یہی تھا۔ مالکیہ میں سے ابن القاسم اور ابن حبیب اس پر مزید شرط یہ لگاتے ہیں کہ زانی جسے قتل کیا گیا وہ شادی شدہ ہو، ورنہ کنوارے زانی کو قتل کرنے پر اس سے قصاص لیا جائے گا۔ مگر جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ اس کو قصاص سے صرف اُس صورت میں معاف کیا جائے گا جبکہ وہ زنا کے چار گواہ پیش کرے، یا مقتول مرنے سے پہلے خود اس امر کا اعتراف کر چکا ہو کہ وہ اس کی بیوی سے زنا کر رہا تھا، اور مزید یہ کہ مقتول شادی شدہ ہو (نیل الاوطار، ج ۶ ص ۲۲۸)۔

(۲) لعان گھر بیٹھے آپس ہی میں نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے عدالت میں جانا ضروری ہے۔

(۳) لعان کے مطالبے کا حق صرف مرد ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ عورت بھی عدالت میں اس کا مطالبہ کر سکتی ہے جبکہ شوہر اُس پر بدکاری کا الزام لگائے یا اس کے بچے کا نسب تسلیم کرنے سے انکار کرے۔

(۴) کیا لعان ہر زوج اور زوجہ کے درمیان ہو سکتا ہے یا اس کے لئے دونوں میں کچھ شرائط ہیں؟ اس مسئلے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ جس کی قسم قانونی حیثیت سے معتبر ہو اور جس کو طلاق دینے کا اختیار ہو وہ لعان کر سکتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک صرف عاقل اور بالغ ہونا اہلیت لعان کے لئے کافی ہے خواہ زوجین مسلم ہوں یا کافر، غلام ہوں یا آزاد، مقبول الشہادت ہوں یا نہ ہوں، اور مسلم شوہر کی بیوی مسلمان ہو یا ذمی۔ قریب قریب یہی رائے امام مالک اور امام احمد کی بھی ہے۔ مگر حنفیہ کہتے ہیں کہ لعان صرف ایسے آزاد مسلمان زوجین ہی میں ہو سکتا ہے جو قذف کے جرم میں سزا یافتہ نہ ہوں۔ اگر عورت اور مرد دونوں کافر ہوں، یا غلام ہوں، یا قذف کے جرم میں پہلے کے سزا یافتہ ہوں تو ان کے درمیان لعان نہیں ہو سکتا۔ مزید براں اگر عورت کبھی اس سے پہلے حرام یا مشتبہ طریقے پر کسی مرد سے ملوث ہو چکی ہو تب بھی لعان درست نہ ہوگا۔ یہ شرطیں حنفیہ نے اس بنا پر لگائی ہیں کہ ان کے نزدیک لعان کے قانون اور قذف کے قانون میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر آدمی اگر قذف کا مرتکب ہو تو اس کے لئے حد ہے اور شوہر اس کا ارتکاب کرے تو وہ لعان کر کے چھوٹ سکتا ہے۔ باقی تمام حیثیتوں سے لعان اور قذف ایک ہی چیز ہے۔ علاوہ بریں حنفیہ کے نزدیک چونکہ لعان کی قسمیں شہادت کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لئے وہ کسی ایسے شخص کو اس کی اجازت نہیں دیتے جو شہادت کا اہل نہ ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلے میں حنفیہ کا مسلک کمزور ہے اور صحیح بات وہی ہے جو امام شافعی نے فرمائی ہے۔ اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ قرآن نے قذف زوجہ کے مسئلے کو آیت قذف کا ایک جز نہیں بنایا ہے بلکہ اس کے لئے الگ قانون بیان کیا ہے، اس لئے اس کو قانونِ قذف کے ضمن میں لا کر وہ تمام شرائط اس میں شامل نہیں کی جاسکتیں جو قذف کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ آیت لعان کے الفاظ آیت قذف کے الفاظ سے مختلف ہیں اور دونوں الگ الگ حکم ہیں، اس لئے لعان کا قانون آیت لعان ہی سے اخذ کرنا چاہئے نہ کہ آیت قذف سے۔ مثلاً آیت قذف میں سزا کا مستحق وہ شخص ہے جو پاک دامن عورتوں (محصنات) پر الزام لگائے۔ لیکن آیتِ لعان میں پاک دامن بیوی کی شرط کہیں نہیں ہے۔ ایک عورت چاہئے کبھی گناہ گار بھی رہی ہو، اگر بعد میں وہ توبہ کر کے کسی شخص سے نکاح کر لے اور پھر اس کا شوہر اس پر ناحق الزام لگائے تو آیت لعان یہ نہیں کہتی کہ اس عورت پر تہمت رکھنے کی یا اس کی اولاد کے نسب سے انکار کر دینے کی شوہر کو کھلی چھٹی دے دو کیونکہ اس کی زندگی کبھی داغ دار رہ چکی ہے۔ دوسری اور اتنی ہی اہم وجہ یہ ہے کہ قذف زوجہ اور قذفِ اجنبیہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے، ان دونوں کے بارے میں قانون کا مزاج ایک نہیں ہو سکتا۔ غیر عورت سے آدمی کا کوئی واسطہ نہیں۔ نہ جذبات کا، نہ عزت کا، نہ معاشرت کا، نہ حقوق کا، اور نہ نسل و نسب کا۔ اُس کے چال چلن سے اگر ایک آدمی کو کوئی بڑی سے بڑی باوقعت دلچسپی ہو سکتی ہے تو بس یہ کہ معاشرے کو بداخلاقی سے پاک دیکھنے کا جوش اسے لاحق ہو۔ اس کے برعکس اپنی بیوی سے آدمی کا تعلق ایک طرح کا نہیں کئی طرح کا ہے اور بہت گہرا ہے۔ وہ اس کے نسب اور اس کے مال اور اس کے گھر کی امانت دار ہے۔ اس کی زندگی کی شریک ہے۔ اس کے رازوں کی امین ہے۔ اس کے نہایت گہرے اور نازک جذبات اس سے وابستہ ہیں۔ اُس کی بدچلنی سے آدمی کی غیرت اور عزت پر، اُس کے مفاد پر، اور اس کی آئندہ نسل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ یہ دونوں معاملے آخر ایک کس حیثیت سے ہیں کہ دونوں کے لئے قانون کا مزاج ایک ہی ہو۔ کیا ایک ذمی، یا ایک غلام، یا ایک سزا یافتہ آدمی کے لئے اُس کی بیوی کا معاملہ کسی آزاد اہل شہادت مسلمان کے معاملے سے کچھ بھی مختلف یا اہمیت اور نتائج میں کچھ بھی کم ہے؟ اگر وہ اپنی آنکھوں سے کسی کے ساتھ اپنی بیوی کو ملوث دیکھ لے، یا اس کو یقین ہو کہ اس کی بیوی غیر سے حاملہ ہے تو کون سی معقول وجہ ہے کہ اسے لعان کا حق نہ دیا جائے؟ اور یہ حق اس سے سلب کرنے کے بعد ہمارے قانون میں اس کے لئے اور کیا چارہ کار ہے؟ قرآن مجید کا منشا تو صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ شادی شدہ جوڑوں کو اس پیچیدگی سے نکالنے کی ایک صورت پیدا کرنا چاہتا ہے جس میں بیوی کی حقیقی بدکاری یا ناجائز حمل سے ایک شوہر، اور شوہر کے جھوٹے الزام یا اولاد کے نسب سے، بے جا انکار کی بدولت ایک بیوی مبتلا ہو جائے۔ یہ ضرورت صرف اہل شہادت آزاد مسلمانوں کے لئے مخصوص نہیں ہے، اور قرآن کے الفاظ میں بھی کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جو اس کو صرف انہی تک محدود کرنے والی ہو۔ رہا یہ استدلال کہ قرآن نے لعان کی قسموں کو شہادت قرار دیا ہے اس لئے شہادت کی شرائط یہاں عائد ہوں گی، تو اس کا تقاضا پھر یہ ہے کہ اگر عادل مقبول الشہادت شوہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسمیں کھالے اور عورت قسم کھانے سے پہلوتہی کرے تو عورت کو رجم کر دیا جائے، کیونکہ اس کی بدکاری پر شہادت قائم ہو چکی ہے۔لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اس صورت میں حنفیہ رجم کا حکم نہیں لگاتے۔ یہ اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ وہ خود بھی ان قسموں کو بعینہ شہادت کی حیثیت نہیں دیتے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ خود قرآن بھی ان قسموں کو شہادت کے لفظ سے تعبیر کرنے کے باوجود شہادت نہیں قرار دیتا ورنہ عورت کو چار کے بجائے آٹھ قسمیں کھانے کا حکم دیتا۔

(۵) لعان محض کنایے اور استعارے یا اظہار شک وشبہ پر لازم نہیں آتا، بلکہ صرف اس صورت میں لازم آتا ہے جبکہ شوہر صریح طور پر زنا کا الزام عائد کرے یا صاف الفاظ میں بچے کو اپنا بچہ تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ امام مالک اور لیث بن سعد اس پر یہ مزید شرط بڑھاتے ہیں کہ قسم کھاتے وقت شوہر کو یہ کہنا چاہئے کہ اس نے اپنی آنکھوں سے بیوی کو زنا میں مبتلا دیکھا ہے۔لیکن یہ قید بے بنیاد ہے۔اس کی کوئی اصل نہ قرآن میں ہے اور نہ حدیث میں۔

(۶) اگر الزام لگانے کے بعد شوہر قسم کھانے سے پہلوتہی کرے تو امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں کہ اسے قید کر دیا جائے گا اور جب تک وہ لعان نہ کرے یا اپنے الزام کا جھوٹا ہونا نہ مان لے، اسے نہ چھوڑا جائے گا، اور جھوٹ مان لینے کی صورت میں اس کو حدِ قذف لگائی جائے گی۔اس کے برعکس امام مالک، شافعی، حسن بن صالح اور لیث بن سعد کی رائے یہ ہے کہ لعان سے پہلوتہی کرنا خود ہی اقرار کذب ہے اس لئے حدِ قذف واجب آجاتی ہے۔

(۷) اگر شوہر کے قسم کھا چکنے کے بعد عورت لعان سے پہلوتہی کرے تو حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ اسے قید کر دیا جائے اور اس وقت تک نہ چھوڑا جائے جب تک وہ لعان نہ کرے، یا پھر زنا کا اقرار نہ کر لے۔ دوسری طرف مذکورہ بالا ائمہ کہتے ہیں کہ اس صورت میں اسے رجم کر دیا جائے گا۔ان کا استدلال قرآن کے اس ارشاد سے ہے کہ عورت سے عذاب صرف اس صورت میں دفع ہو گا جب کہ وہ بھی قسم کھا لے۔اب چونکہ وہ قسم نہیں کھاتی اس لئے لامحالہ وہ عذاب کی مستحق ہے۔لیکن اس دلیل میں کمزوری یہ ہے کہ قرآن یہاں ''عذاب'' کی نوعیت تجویز نہیں کرتا بلکہ مطلقاً سزا کا ذکر کرتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ سزا سے مراد یہاں زنا ہی کی سزا ہو سکتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ زنا کی سزا کے لئے قرآن نے صاف الفاظ میں چار گواہوں کی شرط لگائی ہے۔اس شرط کو محض ایک شخص کی چار قسمیں پورا نہیں کر دیتیں۔شوہر کی قسمیں اس بات کے لئے تو کافی ہیں کہ وہ خود قذف کی سزا سے بچ جائے اور عورت پر لعان کے احکام مترتب ہو سکیں، مگر اس بات کے لئے کافی نہیں ہیں کہ ان سے عورت پر زنا کا الزام ثابت ہو جائے۔عورت کا جوابی قسمیں کھانے سے انکار شبہ ضرور پیدا کرتا ہے اور بڑا قوی شبہ پیدا کر دیتا ہے، لیکن شبہات پر حدود جاری نہیں کی جا سکتیں۔اس معاملہ کو مرد کی حدِ قذف پر قیاس نہیں کرنا چاہئے، کیونکہ اس کا قذف تو ثابت ہے، جبھی تو اس کو لعان پر مجبور کیا جاتا ہے۔مگر اس کے برعکس عورت پر زنا کا الزام ثابت نہیں ہے کیونکہ وہ اُس کے اپنے اقرار یا چار عینی شہادتوں کے بغیر ثابت نہیں ہو سکتا۔

(۸) اگر لعان کے وقت عورت حاملہ ہو تو امام احمد کے نزدیک لعان بجائے خود اس بات کے لئے کافی ہے کہ مرد اس حمل سے بری الذمہ ہو جائے اور بچہ اُس کا قرار نہ پائے قطع نظر اس سے کہ مرد نے حمل کو قبول کرنے سے انکار کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی کہتے ہیں کہ مرد کا الزام زنا اور نفی حمل دونوں ایک چیز نہیں ہیں، اس لئے مرد جب تک حمل کی ذمہ داری قبول کرنے سے صریح طور پر انکار نہ کرے وہ الزام زنا کے باوجود اسی کا قرار پائے گا کیونکہ عورت کے زانیہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کو حمل بھی زنا ہی کا ہو۔

(۹) امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ دوران حمل میں مرد کو نفی حمل کی اجازت دیتے ہیں اور اس بنیاد پر لعان کو جائز رکھتے ہیں۔ مگر امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اگر مرد کے الزام کی بنیاد زنا نہ ہو بلکہ صرف یہ ہو کہ اس نے عورت کو ایسی حالت میں حاملہ پایا ہے جبکہ اس کے خیال میں حمل اس کا نہیں ہو سکتا تو اس صورت میں لعان کے معاملے کو وضع حمل تک ملتوی کر دینا چاہئے، کیونکہ بسا اوقات کوئی بیماری حمل کا شبہ پیدا کر دیتی ہے اور درحقیقت حمل ہوتا نہیں ہے۔

(۱۰) اگر باپ بچے کے نسب سے انکار کرے تو بالاتفاق لعان لازم آتا ہے۔ اور اس امر میں بھی اتفاق ہے کہ ایک دفعہ بچے کو قبول کر لینے کے بعد (خواہ یہ قبول کر لینا صریح الفاظ میں ہو یا قبولیت پر دلالت کرنے والے افعال، مثلاً پیدائش پر مبارک باد لینے یا بچے کے ساتھ پدرانہ شفقت برتنے اور اس کی پرورش سے دلچسپی لینے کی صورت میں) پھر باپ کو انکار نسب کا حق نہیں رہتا، اور اگر کرے تو حد قذف کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مگر اس امر میں اختلاف ہے کہ باپ کو کس وقت تک انکارِ نسب کا حق حاصل ہے۔ امام مالک کے نزدیک اگر شوہر اُس زمانے میں گھر پر موجود رہا ہے۔ جبکہ بیوی حاملہ تھی تو زمانہ حمل سے لے کر وضع حمل تک اس کے لئے انکار کا موقع ہے، اس کے بعد وہ انکار کا حق نہیں رکھتا۔ البتہ اگر وہ غائب تھا اور اس کے پیچھے ولادت ہوئی تو جس وقت اسے علم ہو وہ انکار کر سکتا ہے۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر پیدائش کے بعد ایک دو روز کے اندر وہ انکار کرے تو لعان کر کے وہ بچے کی ذمہ داری سے بری ہو جائے گا، لیکن اگر سال دو سال بعد انکار کرے تو لعان ہوگا مگر وہ بچے کی ذمہ داری سے بری نہ ہو سکے گا۔ امام ابو یوسف کے نزدیک ولادت کے بعد، یا ولادت کا علم ہونے کے بعد چالیس دن کے اندر اندر باپ کو انکار نسب کا حق ہے، اسکے بعد یہ حق ساقط ہو جائے گا۔ مگر یہ چالیس دن کی قید بے معنی ہے۔ صحیح بات وہی ہے جو امام ابوحنیفہ نے فرمائی ہے کہ ولادت کے بعد یا اس کا علم ہونے کے بعد ایک دو روز کے اندر ہی انکار نسب کیا جا سکتا ہے، الا یہ کہ اس میں کوئی ایسی رکاوٹ ہو جسے معقول رکاوٹ تسلیم کیا جا سکے۔

(۱۱) اگر شوہر طلاق دینے کے بعد مطلقہ بیوی پر زنا کا الزام لگائے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک لعان نہیں ہوگا بلکہ اس پر قذف کا مقدمہ قائم کیا جائے گا، کیونکہ لعان زوجین کے لئے ہے اور مطلقہ عورت اس کی بیوی نہیں ہے۔ اِلا یہ کہ طلاق رجعی ہو اور مدت رجوع کے اندر وہ الزام لگائے۔ مگر امام مالک کے نزدیک یہ قذف صرف اس صورت میں ہے جبکہ کسی حمل یا بچے کا نسب قبول کرنے یا نہ کرنے کا مسئلہ درمیان میں نہ ہو۔ ورنہ مرد کو طلاق بائن کے بعد بھی لعان کا حق حاصل ہے کیونکہ وہ عورت کو بدنام کرنے کے لئے نہیں بلکہ خود ایک ایسے بچے کی ذمہ داری سے بچنے کے لئے لعان کر رہا ہے جسے وہ اپنا نہیں سمجھتا۔ قریب قریب یہی رائے امام شافعی کی بھی ہے۔

(۱۲) لعان کے قانونی نتائج میں سے بعض متفق علیہ ہیں، اور بعض میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

متفق علیہ نتائج یہ ہیں: عورت اور مرد دونوں کسی سزا کے مستحق نہیں رہتے۔ مرد بچے کے نسب کا منکر ہو تو بچہ صرف ماں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا قرار پائے گا، نہ باپ کی طرف منسوب ہوگا نہ اس سے میراث پائے گا، ماں اس کی وارث ہوگی اور وہ ماں کا وارث ہوگا۔ عورت کو زانیہ اور اس کے بچے کو ولد الزنا کہنے کا کسی کو حق نہ ہوگا، خواہ لعان کے وقت اس کے حالات ایسے ہی کیوں نہ ہوں کہ لوگوں کو اس کے زانیہ ہونے میں شک نہ رہے۔ جو شخص لعان کے بعد اس پر یا اس کے بچے پر سابق الزام کا اعادہ کرے گا وہ حد کا مستحق ہوگا۔ عورت کا مہر ساقط نہ ہوگا۔ عورت دورانِ عدت میں مرد سے نفقہ اور مسکن پانے کی حق دار نہ ہوگی۔ عورت اس مرد کے لئے حرام ہو جائے گی۔

اختلاف دو مسئلوں میں ہے۔ ایک یہ کہ لعان کے بعد عورت اور مرد کی علیحدگی کیسے ہوگی؟ دوسرے یہ کہ لعان کی بنا پر علیحدہ ہو جانے کے بعد کیا ان دونوں کا پھر مل جانا ممکن ہے؟ پہلے مسئلے میں امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ جس وقت مرد لعان سے فارغ ہو جائے اسی وقت فرقت آپ سے آپ واقع ہو جاتی ہے خواہ عورت جوابی لعان کرے یا نہ کرے۔ امام مالک، لیث بن سعد اور زفر کہتے ہیں کہ مرد اور عورت دونوں جب لعان سے فارغ ہوں تب فرقت واقع ہوتی ہے۔ اور امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد کہتے ہیں کہ لعان سے فرقت آپ ہی آپ واقع نہیں ہو جاتی بلکہ عدالت کے تفریق کرانے سے ہوتی ہے۔ اگر شوہر خود طلاق دے دے تو بہتر، ورنہ حاکم عدالت ان کے درمیان تفریق کا اعلان کرے گا۔ دوسرے مسئلے میں امام مالک، ابو یوسف زُفر، سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ، شافعی، احمد بن حنبل اور حسن بن زیاد کہتے ہیں کہ لعان سے جو زوجین جدا ہوئے ہوں وہ پھر ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں، دوبارہ وہ باہم نکاح کرنا بھی چاہیں تو کسی حال میں نہیں کر سکتے۔ یہی رائے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بھی ہے۔ بخلاف اس کے سعید بن مسیّب، ابراہیم نخعی، شعبی، سعید بن جُبیر، ابوحنیفہ اور محمد رحمہم اللہ کی رائے یہ ہے کہ اگر شوہر اپنا جھوٹ مان لے اور اس پر حدِ قذف جاری ہو جائے تو پھر ان دونوں کے درمیان دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو ایک دوسرے کے لئے حرام کرنے والی چیز لعان ہے۔ جب تک وہ اس پر قائم رہیں، حرمت بھی قائم رہے گی۔ مگر جب شوہر اپنا جھوٹ مان کر سزا پا گیا تو لعان ختم ہو گیا اور حرمت بھی اٹھ گئی۔

تخریج

حضرت ابن عباس سے مروی روایت:

۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَآءَ هِلَالُ ابْنُ اُمَيَّةَ. وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ. فَجَآءَ مِنْ اَرْضِهِ عَشِيًّا فَوَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ رَجُلًا، فَرَاٰى بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِاُذُنِهِ، فَلَمْ يَهِجْهُ حَتّٰى

حضرت ابنؓ عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن اُمیّہ (ان کا شمار ان تین آدمیوں میں تھا جن کا قصور اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا تھا یہ حضرات غزوۂ تبوک کے موقع پر جہاد میں شمولیت سے رہ گئے تھے) اپنی زمین سے رات کو گھر واپس آئے تو انہوں نے اپنی اہلیہ کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھا۔ ان کی بُری کارکردگی کو انہوں نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَصْبَحَ، ثُمَّ غَدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ جِئْتُ اَهْلِیْ عِشَاءً فَوَجَدْتُّ عِنْدَهُمْ رَجُلاً، فَرَأَيْتُ بِعَيْنِيْ وَسَمِعْتُ بِاُذُنِیْ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاجَاءَ بِهِ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَنَزَلَتْ "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ، فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ" الْاٰيَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ، فَسُرِّیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبْشِرْ يَا هِلاَلُ ! قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَکَ فَرْجاً وَمَخْرَجاً، قَالَ هِلاَلٌ: قَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ ذٰلِکَ مِنْ رَّبِّیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْسِلُوْا اِلَيْهَا، فَجَاءَتْ، فَتَلاَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَّرَهُمَا وَاَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَذَابَ الْآخِرَةِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا، فَقَالَ هِلاَلٌ: وَاللّٰهِ! لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: قَدْ كَذَبَ،

اور اپنے کانوں سے (اس موقع کی ان کی باہمی گفتگو سنی) اس کارروائی پر نہ ہلال نے اسے ڈانٹا اور نہ ہی دھمکایا (رات بھر وہ پیچ وخم کھاتا رہا) صبح جب ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں شام کو جب واپس اپنے گھر پہنچا تو میں نے ان کے پاس ایک آدمی کو پایا۔ میں نے یہ ساری (نازیبا) کارروائی کو بچشم خود دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا۔ آپ کو ہلال کا بیان برا محسوس ہوا مگر ہلال پر یہ بارگراں گزری اس وقت یہ آیت نازل ہوئیں۔ "جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا) کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنے سوا کوئی گواہ نہیں تو ان میں سے ہر ایک کے لئے شہادت یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ اپنے الزام میں سچا الخ۔ یہ آیتیں نازل ہوئیں اور وحی کی حالت کھل گئی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ہلال خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے کشادگی پیدا فرمائی ہے اور اس سے نکلنے کا راستہ نکال دیا ہے۔ یہ سن کر ہلال نے کہا مجھے بھی اپنے پروردگار وآقا سے یہی امید تھی (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کو بلانے کے لئے کسی کو بھیجو (چنانچہ کوئی بلانے گیا) وہ حاضرِ خدمت ہوئی تو آپ نے دونوں میاں بیوی کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اور نصیحت فرمائی اور ان کو مطلع فرمایا کہ دنیا کی سزا آخرت کی سزاءِ الٰہی سے بہت ہی نرم اور کم ہے (آخرت کا عذاب دنیا کی سزا سے بہت سخت وشدید ہے) ہلال نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نے اس کے بارے میں جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ وہ عورت بولی! اس نے یقیناً جھوٹ بولا ہے۔ دونوں کی گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے درمیان لعان کراؤ۔ پہلے ہلال سے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ عِنُوا بَیْنَهُمَا، فَقِیْلَ لِهِلاَلٍ، اشْهَدْ، فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ، لَمِنَ الصَّادِقِیْنَ. فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَةُ قِیْلَ (لَهٗ) یَا هِلاَلُ! اِتَّقِ اللّٰهَ فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْمُوْجِبَةُ الَّتِیْ تُوْجِبُ عَلَیْکَ الْعَذَابَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لاَ یُعَذِّبُنِی اللّٰهُ عَلَیْهَا کَمَا لَمْ یَجْلِدْنِیْ عَلَیْهَا. فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ "اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ کَانَ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ، ثُمَّ قِیْلَ لَهَا اشْهَدِیْ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ مِنَ الْکَاذِبِیْنَ. فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَةُ قِیْلَ لَهَا: اتَّقِی اللّٰهَ فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَاِنَّ هٰذِهِ الْمُوْجِبَةُ الَّتِیْ تُوْجِبُ عَلَیْکِ الْعَذَابَ، فَتَلَکَّأَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! لاَ اَفْضَحُ قَوْمِیْ، فَشَهِدَتِ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ، فَفَرَّقَ

گیا کہ قسم کھا کر گواہی دو چنانچہ اس نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی قسم کھا کر گواہی دی کہ وہ سچ بول رہا ہے۔ پانچویں قسم کے وقت ہلال سے کہا گیا اے ہلال اللہ سے ڈر، دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان وہلکا ہے اور یہ آخری گواہی ہے جو تجھ پر عذاب الٰہی کو واجب کر دے گی (اگر تو جھوٹا ہے) ہلال بولا بخدا، اللہ تعالیٰ مجھے اس عورت کے خلاف الزام لگانے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔ اسی طرح مجھے بچالے گا جس طرح اس نے میری پیٹھ کو کوڑوں کی سزا سے بچایا ہے۔ یہ عرض کر کے اس نے پانچویں قسم کھا کر گواہی دے دی کہ اگر وہ جوٹا ہوتو اس پر اللہ کی لعنت کی پھٹکار ہو۔ اس کے بعد اس عورت سے کہا گیا کہ اب تو قسم کھا کر گواہیاں دے۔ چنانچہ اس نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی قسم کھا کر گواہی دی کہ وہ جھوٹا ہے جب پانچویں قسم کی باری آئی تو اس عورت سے بھی کہا گیا کہ اللہ سے ڈر، دنیا کی سزا عذابِ آخرت کے مقابلہ میں بہت ہلکی ہے اور یہ پانچویں شہادت ہی ہے جو تجھ پر عذابِ الٰہی کو واجب کر دے گی۔ یہ سن کر وہ چند لمحے سوچ میں پڑ گئی پھر بولی اللہ کی قسم میں اپنی قوم کو آج کے بعد ہمیشہ کے لئے رسوا نہیں کروں گی۔ اور پانچویں شہادت بھی دے دی کہ اس پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (شوہر) سچ کہتا ہو۔ پس اب رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کرادی اور یہ فیصلہ بھی فرمادیا کہ اس کے پیٹ سے جو (یہ) بچہ پیدا ہوگا اس کو باپ کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا اور نہ اس عورت پر تہمت لگائی جائے گی اور نہ اس بچے کو حرامی قرار دیا جائے گا اور جو اس عورت کو زانیہ اور اس بچے کو ولد حرام قرار دے گا اس پر حدِ قذف ہوگی نیز یہ فیصلہ بھی فرمادیا کہ شوہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتب "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہُمَا وَقَضٰی اَنْ لَّا یُدْعٰی وَلَدُھَا لِاَبٍ، وَلاَ تُرْمٰی وَلاَ یُرْمٰی وَلَدُھَا، وَمَنْ رَمَا ھَا اَوْرَمٰی وَلَدَھَا فَعَلَیْہِ الْحَدُّ ، وَقَضٰی اَنْ لَّا بَیْتَ لَھَا عَلَیْہِ وَلاَ قُوْتَ مِنْ اَجْلِ اَنَّھُمَا یَتَفَرَّ قَانِ مِنْ غَیْرِ طَلاَقٍ، وَلاَ مُتَوَفّٰی عَنْھَاوَقَالَ: اِنْ جَآءَ تْ بِہٖ اُصَیْھِبَ اُرَیْصِحَ اُثَیْبِجَ حَمْشَ السَّاقَیْنِ فَھُوَ لِھِلاَلٍ، وَاِنْ جَآءَ تْ بِہٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِیًّاخَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ فَھُوَ لِلَّذِیْ رُمِیَتْ بِہٖ، فَجَاءَ تْ بِہٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِیاً خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ سَابِغَ الْاَ لْیَتَیْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، لَوْلاَ الْاَیْمَانُ لَکَانَ لِیْ وَلَھَا شَاْنٌ.
قَالَ عِکْرِمَۃُ، فَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمِیْرًا عَلٰی مِصْرَ وَمَا یُدْعٰی لِاَ بٍ.

کے ذمہ نہ اس عورت کی رہائش ہوگی اور نہ ہی نان ونفقہ۔ اس لئے کہ ان میں جدائی وتفریق طلاق ووفات کے بغیر واقع ہوئی ہے۔(اب اس کا خیال رکھا جائے کہ)اگر نومولود بچے کے بال بھورے رنگ کے ہوں، سرین دبلے پتلے ہوں، پیٹ چوڑا ہو، پنڈلیاں پتلی ہوں تو سمجھ لیجئے کہ یہ ہلال کا نطفہ ہے اور اگر وہ بچہ، گندمی رنگ، گھنگریالے بالوں والا، موٹا، بھاری پنڈلیوں والا، بڑے سُرین والا ہوتو سمجھ لیجئے کہ وہ اس شخص کے نطفہ سے ہے جس کے ساتھ اسے متہم کیا گیا ہے۔چنانچہ اس عورت نے جب بچے کو جنم دیا تو وہ بچہ گندمی رنگ، گھنگریالے بالوں والا موٹا تازہ موٹی وبھاری پنڈلیوں والا، بھاری بھرکم سرین والا تھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر پہلے گواہیاں نہ ہو چکی ہوتیں تو میں اس عورت کی خبر لیتا اس سے بری طرح پیش آتا (اسے سزا دیتا) تا کہ دوسروں کو عبرت ہوتی) عکرمہ نے بتایا کہ پھر وہی لڑکا مصر کا امیر مقرر ہوا مگر باپ کے نام سے اسے نہیں بلایا جاتا تھا۔

ماٰخذ:

○ ابوداؤد ج۲ ص۲۷۷ . ۲۷۸. کتاب الطلاق باب فی اللعان.

حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، اَخْبَرَنَا ھِشَامُ بْنُ حَسَّان حَدَّثَنِیْ عِکْرِمَۃُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ ھِلاَلَ بْنَ اُمَیَّۃَ قَذَفَ امْرَأَتَہٗ عِنْدَرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بِشَرِیْکِ ابْنِ سَحْمَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبَيِّنَةَ اَوْحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ، قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذَارَاٰى اَحَدُ نَارَجُلاً عَلَى امْرَأَتِهِ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ؟ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْبَيِّنَةَ. وَاِلَّا فَحَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ. فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا اِنِّىْ لَصَادِقٌ، وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِيْ اَمْرِى مَايُبَرِّءُ ظَهْرِىْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَتْ "وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ. فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ" فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا. فَجَآءَ ا،فَقَامَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ فَشَهِدَوَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَ كُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ. ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ، وَقَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ،

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیوی کو شریک بن سحما سے ملوث قرار دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ گواہ پیش کرو ورنہ حد قذف جاری ہوگی تمہاری پیٹھ پر۔ ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب ایک آدمی اپنی بیوی پر غیر مرد کو سوار دیکھے تو کیا وہ گواہ تلاش کرتا پھرے گا؟ آپؐ فرماتے جاتے تھے کہ گواہ بصورت دیگر حدِ قذف تمہاری پیٹھ پر جاری ہوگی۔ ہلال بولا اس ذاتِ پاک کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے میں بالکل سچ بول رہا ہوں (مجھے امید ہے) کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ بچا دے گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی آپؐ نے یہ آیت والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم سے من الصادقین تک پڑھی۔ نبی ﷺ تشریف لے گئے اور ان دونوں کو بلا بھیجا۔ وہ دونوں حاضر ہوئے۔ پہلے ہلال اٹھے انھوں نے (حکم قرآنی کے مطابق) قسمیں کھانی شروع کیں۔ نبی ﷺ (اس دوران میں) بار بار فرماتے رہے کہ اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرے گا۔ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی قسمیں کھانی شروع کیں۔ جب وہ پانچویں قسم پر پہنچی کہ اس پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ سچا ہو۔ اس دوران میں لوگ اسے کہتے رہے کہ یہ قسم عذاب الٰہی کو واجب کر دے گی ابن عباس کہتے ہیں کہ وہ یہ سن کر کچھ دیر رکتی اور جھجکتی رہی لوگوں نے سمجھا کہ اعتراف کرنا چاہتی ہے مگر وہ کہنے لگی میں ہمیشہ کے لئے اپنے قبیلے کو رسوا نہیں کروں گی اور پانچویں قسم بھی کھا گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا سَتَرْجِعُ، فَقَالَتْ: لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ. فَمَضَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْصِرُوْهَا، فَاِنْ جَآءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَا. فَجَآءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ، قَالَ اَبُوْدَاوُدَ: هٰذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَدِيْثُ ابْنِ بَشَّارٍ حَدِيْثُ هِلَالٍ.

پھر آپ نے فرمایا کہ اس کے ہاں جب بچہ ہو تو دیکھو، وہ کس پر گیا ہے۔ اگر وہ پُر گوشت پنڈلیوں والا، سیاہ آنکھوں والا اور بڑے بڑے چوتڑوں والا پیدا ہو تو وہ شریک کا ہے اس نے بچہ جنا تو اسی صورت کا تھا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اگر کتاب اللہ پہلے فیصلہ نہ کر چکی ہوتی تو میں اس عورت سے بری طرح پیش آتا یہ اہل مدینہ کے ان تفردات میں سے ہے جو وہ ابن بشار کے حوالہ سے ہلال کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۷۶. كتاب الطلاق باب فى اللعان.
- نسائى ج ۶. ص ۱۷۳. كتاب الطلاق، باب كيف اللعان.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: نا اَبِيْ، ح قَالَ وثنا اَبُوبَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: نا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، قَالَ: فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَمَضَيْتُ اِلٰى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ

حضرت سعید بن جُبیر سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں مصعب بن زبیر کے دور خلافت میں دریافت کیا گیا کہ کیا ان کے مابین تفریق کرائی گئی تھی؟ میری سمجھ میں اس وقت کچھ نہ آیا کہ کیا جواب دوں۔ میں مکہ میں عبداللہ بن عمر کی رہائش گاہ کی طرف گیا اور ان کے خادم (غلام) سے کہا کہ وہ ملاقات کی اجازت لے۔ اس نے جواب دیا کہ وہ تو اس وقت آرام فرما رہے ہیں۔ میری آواز عبداللہ بن عمر نے سن لی فرمایا ابنِ جبیر ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ابن جبیر ہوں۔ فرمایا۔ اندر آ جاؤ۔ بخدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَاْذِنْ لِیْ، قَالَ: اِنَّهٗ قَائِلٌ، فَسَمِعَ صَوْتِیْ، قَالَ: ابْنُ جُبَیْرٍ ؟قُلْتُ! نَعَمْ، قَالَ: اُدْخُلْ، فَوَ اللّٰهِ مَا جَآءَ بِکَ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلاَّ حَاجَةٌ ، فَدَخَلْتُ، فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِیْفٌ، قُلْتُ: اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلاَعِنَانِ أَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَالِکَ فُلاَنُ ابْنُ فُلاَنٍ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اَنْ لَّوْوَجَدَ اَحَدُنَا امْرَأَتَهٗ عَلٰی فَاحِشَةٍ کَیْفَ یَصْنَعُ اِنْ تَکَلَّمَ تَکَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِیْمٍ وَاِنْ سَکَتَ، سَکَتَ عَلٰی مِثْلِ ذٰلِکَ قَالَ: فَسَکَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُجِبْهُ. فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَتَاهُ فَقَالَ:

اس وقت تمہاری آمد ضرور کسی حاجت کی وجہ سے ہو گی۔ (اجازت ملنے پر) میں کمرے میں اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ کمبل بچھائے بیٹھے تھے تکیے پر جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا ابو عبد الرحمٰن کیا لعان کرنے والے جوڑے کے مابین تفریق کرائی جائے گی۔ جواب دیا سبحان اللہ، یقیناً جدائی کرائی جائے گی۔ اس بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے پوچھا تھا کہ اے رسولِ خدا ﷺ آپ کی کیا رائے اس بارے میں کہ ایک آدمی اپنی اہلیہ کو برا کام کراتے دیکھے تو وہ کیا کرے؟ اگر زبان سے کچھ بولے تو بری بات کرے گا اور اگر خاموش رہے تو ایسی بری اور ناگوار بات پر خاموش کیوں رہے۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ دوبارہ پھر وہی شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جو بات میں نے آنجناب سے دریافت کی تھی اس میں تو میں خود مبتلا کیا گیا ہوں۔ تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیات والذین یرمون ازواجھم نازل فرمائیں۔ یہ آیات آپ نے اس مرد کو پڑھ کر سنائیں۔ اسے نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کی سزا عذاب آخرت کے مقابلہ میں بہت ہلکی ہے وہ بولا، نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ

ماٰخذ:

- ابن ماجه ج ا ص۲۶۸. کتاب الطلاق، باب اللعان.
- بخاری ج۲. ص۶۹۵. کتاب التفسیر. سورۂ النور، باب قوله. ویدرأعنها العذاب ان تشهد شهادات بالله انه لمن الصّدقین.
- مسلم ج ا ص۴۹۰. کتاب اللعان (بهت مختصر)
- المستدرک ج۲. ص۲۰۲. کتاب الطلاق . مسئلة اللعان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ الَّذِىْ سَأَلْتُکَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰؤُلَآءِ الْاٰيٰتِ فِىْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَتَلاَ هُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ، قَالَ: لاَ وَالَّذِىْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ: لاَ وَالَّذِىْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ

مبعوث فرمایا ہے میں نے اپنی اہلیہ پر جھوٹ نہیں باندھا۔ پھر آپ نے اس عورت کو بلا کر سمجھایا اور نصیحت فرمائی اور بتایا کہ دنیا کی سزا عذابِ آخرت کے مقابلہ میں بہت سہل اور ہلکی ہے وہ بولی قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق وصداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا میرا شوہر جھوٹ بولتا ہے۔ تب آپ نے مرد سے آغاز کیا۔ اس نے چار مرتبہ اللہ کے نام کی شہادت دے کر کہا کہ وہ بالکل سچ بول رہا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو۔ اس کے بعد عورت کی جانب آپ نے روئے سخن فرمایا۔ اس نے بھی چار مرتبہ اللہ کے نام کی شہادت دے کر کہا کہ وہ جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ مجھ پر خدا کا غضب ٹوٹے اگر وہ سچ بولتا ہو۔ اس پر آپ نے دونوں کے درمیان تفریق کرادی۔

اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

ماخذ:

○ مسلم ج ۱. ص ۴۸۹. كتاب اللعان. ○ابوداؤد ج ۲. ص ۲۷۷. كتاب الطلاق باب فى اللعان.
○ترمذى ج ۱ ص ۲۲۸. ابواب الطلاق واللعان. باب ماجاء فى اللعان. ○ نسائى ج ۶ ص ۱۷۵. ۱۷۶. كتاب الطلاق، باب عظة الامام الرجل والمرأة عند اللعان.

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِى اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس لعان کا ذکر کیا گیا۔ عاصم بن عدی نے اس کے متعلق کچھ بات کہی اور چلے گئے۔ پھر ان کے پاس اس کے قبیلہ کا ایک آدمی آیا اور شکایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ ذُكِرَ التَّلاَعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلاً ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُوْ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدْ وَجَدَمَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً، فَقَالَ عَاصِمٌ: ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلاَّ لِقَوْلِيْ. فَذَهَبَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ. وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ. وَكَانَ الَّذِيْ ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ اَهْلِهِ خَدِلاً اٰدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ ، فَجَاءَ ت

کرنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پایا ہے عاصم نے کہا میں اپنے قول کی وجہ سے ہی اس میں مبتلا کیا گیا ہوں چنانچہ عاصم اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس آدمی نے سارا واقعہ اپنی زبانی کہہ سنایا۔ اس آدمی نے حلیہ یہ بیان کیا کہ وہ شخص زرد رنگ کا دبلا پتلا، سیدھے بالوں والا تھا۔ اور مدعا علیہ پُر گوشت پنڈلیوں والا، رنگ گندمی، موٹا تازہ تھا۔ یہ روداد سن کر نبی ﷺ نے اللہ کے حضور استدعا کی اے اللہ اس واقعہ کی حقیقت واضح فرما دے۔ (دعا قبول ہوئی) اور اس عورت نے جو بچہ جنا وہ اس شخص کے مشابہ تھا جسے متہم کیا گیا تھا۔ تب نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ایک آدمی نے ابن عباس سے اسی مجلس میں سوال کیا کہ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر بغیر گواہوں کے میں کسی کو رجم کرتا تو اس عورت کو ضرور کرتا۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا نہیں وہ عورت دوسری تھی جس نے اسلام میں برائی (زنا) کو رواج عام دیا۔

شِبْهاً بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهُ وَجَدَهُ فَلاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ، فَقَالَ: لاَ تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلاَمِ السُّوْءَ. قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ خَدِلاً.

مآخذ:

- بخاری ج۲ ص ۸۰۱.۸۰۰ کتاب الطلاق ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت راجماً بغیر بَیِّنة.
- مسلم ج ۱ ص ۴۹۰ کتاب اللعان.
- نَسائی ج۶ ص ۱۷۵ .کتاب الطلاق. باب قول الامام اللّٰھُمَّ بین.
- مسند احمد ج ۱ ص ۳۳۵. ۳۳۶. عن ابن عباس.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، قَالَ، حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ ابْنَ سَعْدِنِ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلاَنِيَّ جَآءَ اِلٰى عَاصِمِ ابْنِ عَدِيِّ نِ الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ اَرَاَيْتَ رَجُلاً وَجَدَمَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلاً اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَوْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَآءَهٗ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ عویمر عجلانی عاصم ابن عدی کے پاس آئے اور ان سے کہا اے عاصم بتاؤ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر سکتا ہے؟ اگر وہ ایسا کرے گا تو تم اسے قاتل قرار دے کر قتل کر دو گے۔ وہ بے چارہ کیا کرے۔ عاصم تم خود جا کر رسول اللہ ﷺ سے میرے اس مسئلہ کا حل دریافت کرو۔ عاصم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور درپیش مسئلہ کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے بلا ضرورت دریافت کیے جانے والے مسئلوں کو ناپسند فرمایا۔ اور انہیں معیوب قرار دیا۔ عاصم نے نبی ﷺ کی جانب سے جو بات سنی اسے ناگوار محسوس کیا۔ پھر عاصم جب اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئے تو عویمر ان کے پاس آئے اور عاصم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا جواب ارشاد فرمایا۔ عاصم نے جواباً کہا کہ تم کوئی اچھی چیز نہیں لائے۔ آنحضور ﷺ نے اس استفسار پر ناگواری کا اظہار فرمایا عویمر بولا اچھا قسم ہے خدائے پاک کی میں خود جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھ نہ لوں باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ عویمر آگے بڑھے اور رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے لوگوں کے درمیان میں عرض کیا اے رسول خدا مجھے بتایئے کہ اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کے ساتھ دوسرے غیر مرد کو پالے اور وہ اسے قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے وہ بے چارہ کرے تو کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے متعلق آیت نازل ہو چکی ہے۔ جاؤ اپنی بیوی کو بھی لے آؤ۔ سہل کا بیان ہے کہ دونوں نے لعان کیا میں لوگوں کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْئَلَةَ الَّتِیْ سَاَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ عُوَیْمِرٌ: وَاللّٰهِ لَااَنْتَهِیْ حَتّٰی اَسْاَلَهُ عَنْهَا. فَاَقْبَلَ عُوَیْمِرٌ حَتّٰی جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ رَجُلاً وَجَدَمَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلاً

رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا۔ جب دونوں ملاعنت سے فارغ ہو گئے، تو عویمر نے کہا اے رسول خدا ﷺ اگر اب میں اسے پاس رکھتا ہوں تو اس پر جھوٹ باندھنے والا قرار پاؤں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے حکم جاری فرمانے سے پہلے ہی اس نے عورت کو تین طلاقیں دے ڈالیں ابن شہاب کا قول ہے کہ اب لعان کرنے والوں کے لئے یہی طریقہ ہے۔

اَیَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ کَیْفَ یَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِیْکَ وَفِیْ صَاحِبَتِکَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا. قَالَ سَهْلٌ : فَتَلَاعَنَاوَ اَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا، قَالَ عُوَیْمِرٌ کَذَبْتُ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَکْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلٰثاً قَبْلَ اَنْ یَاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَکَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ.

مآخذ:

- بخاری ج۲. ص۷۹۹. ۸۰۰ کتاب الطلاق، باب اللعان من طلق بعد اللعان.
- مسلم ج۱ ص۴۸۸. ۴۸۹. کتاب اللعان.
- ابوداؤد ج۲ ص۲۷۳. کتاب الطلاق، باب فی اللعان.
- نسائی ج۶ ص۱۴۳. ۱۴۴. کتاب الطلاق، باب الرخصة فی ذلک اور ص۱۷۰ باب بدء اللعان.
- ابن ماجه کتاب الطلاق باب ۲۷ اللعان.
- سنن دارمی ج۲. ص۷۴ کتاب النکاح باب فی اللعان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا يَحْيٰ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ اَخِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ، اَنَّ رَجُلاً مِنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً اَيَقْتُلُهٗ اَوْ كَيْفَ يَفْعَلُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ شَانِهٖ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنْ اَمْرِ التَّلَاعُنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيْكَ وَفِي امْرَأَتِكَ، قَالَ: فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ. فَلَمَّا فَرَغَا، قَالَ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَامِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ذَاكَ تَفْرِيْقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ

حضرت سہل بن سعد جو بنی سعد کے ایک فرد تھے سے مروی ہے کہ انصار کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے رسول خدا ﷺ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو ملوث پالیتا ہے تو آیا وہ اسے قتل کر سکتا ہے؟ یا پھر وہ کیا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں وہ حکم نازل فرمایا جو لعان کرنے والوں کے متعلق قرآن (کی سورہ نور) میں مذکور ہے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ جل شانہ نے تیرے اور تیری اھلیہ کے متعلق حکم نازل فرما دیا ہے۔ میرے سامنے انہوں نے مسجد میں لعان کیا۔ جب ملاعنت سے فارغ ہوئے تو مرد بولا کہ اگر میں اب اس کو اپنے پاس رکھتا ہوں تو لوگوں کی نظروں میں جھوٹا قرار پاؤں گا۔ چنانچہ اس نے نبی ﷺ کے حکم کا انتظار کیے بغیر پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں۔ پھر دونوں لعان سے فارغ ہو گئے اور دونوں کو نبی ﷺ کے روبرو، جدا کر دیا تو آپؐ نے فرمایا ہر لعان کرنے والے کے درمیان علیحدگی و تفریق کی یہی صورت ہے۔ ابن جریج نے ابنِ شہاب کا قول نقل کیا ہے کہ ان دونوں کے ملاعنت کرنے کی وجہ سے یہ طریقہ رائج ہو گیا کہ لعان کرنے والوں میں تفریق کرا دی جائے وہ عورت حمل سے تھی۔ پیدائش کے بعد بچہ ماں کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ پھر ابنِ شہاب نے کہا کہ تقسیم وراثت میں بھی یہ طریقہ جاری ہو گیا کہ عورت بچے کی اور بچہ ماں کا وارث ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ضابطہ مقرر فرمایا ہے۔ ابن جریج نے بواسطہ ابنِ شہاب سہل بن سعد ساعدی سے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر عورت نے سرخ رنگ کا پست قامت (ٹھگنا) بچہ جنم دیا تو میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ هُمَا اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ كُلِّ الْمُتَلاَعِنَيْنِ. وَ كَانَتْ حَامِلاً

سمجھوں گا کہ وہ عورت سچی ہے اور اگر بڑی بڑی سیاہ آنکھوں، اور بڑے بڑے سرینوں والا بچہ جنم دیا تو پھر میں سمجھوں گا کہ مرد سچا ہے اس کے بعد اس نے مکروہ اور ناپسندیدہ صورت بچہ کو جنم دیا۔

وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعىٰ لِاُمِّهِ، قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِيْ مِيْرَاثِهَا اَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنْ جَآءَتْ بِهِ اَحْمَرَ قَصِيْرًا كَاَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلاَ اُرَاهَا اِلاَّ قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَآءَتْ بِهِ اَسْوَدَ اَعْيُنَ ذَا اَلْيَتَيْنِ فَلاَ اُرَاهُ اِلاَّ قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَآءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوْهِ مِنْ ذٰلِكَ.

مآخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۸۰۰. کتاب الطلاق، باب التلاعن فی المسجد.
- مسلم ج ۱ ص ۴۸۹. کتاب اللعان.
- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۷۵. کتاب الطلاق، باب فی اللعان.
- ابن ماجه ج ۱ ص ۲۶۷. ۲۶۸. کتاب الطلاق باب اللعان.

حَدَّثَنِيْ عَمْرُوبْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ: فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَىْ بَنِى الْعَجْلاَنِ، وَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا، وَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَ كُمَا

سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ میں نے ابن عمرؓ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی، تو انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بنی عجلان کے میاں بیوی کو جدا کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرے گا۔ تو دونوں نے انکار کیا آپ نے پھر فرمایا کہ اللہ کو خوب علم ہے کہ تم میں سے کوئی ایک یقیناً جھوٹا ہے۔ تو پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو دونوں نے پھر انکار کر دیا تو آپ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی راوی کا بیان ہے کہ اس آدمی نے کہا میرا مال۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے مال نہیں ملے گا اس لئے کہ اگر تو سچا ہے تو اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَاذِبٌ ،فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَاَبَيَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ: قَالَ الرَّجُلُ مَالِيْ، قِيْلَ: لاَ مَالَ لَکَ، اِنْ كُنْتَ صَادِقاً، فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَاذِباً فَهُوَ اَبْعَدُ مِنْکَ.

سے صحبت کر چکا ہے اور اگر جھوٹا ہے تو مال تجھ سے اور بھی دور چلا گیا۔

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص ۸۰۰ کتاب الطلاق، باب صداق الملاعنة.
- نسائی ج۶ ص ۱۷۷ کتاب الطلاق باب استتابة المتلاعنين بعد اللعان.

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلاَعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ، اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لاَ سَبِيْلَ لَکَ عَلَيْهَا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لِيْ قَالَ: لاَ مَالَ لَکَ، اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاکَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُلَکَ مِنْهَا.

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا تم دونوں کا حساب اللہ کے ذمہ ہے دونوں میں سے ایک تو لازماً جھوٹا ہے اب تیری نہیں رہی نہ تو اس پر حق جتا سکتا ہے۔ مرد نے کہا یا رسول اللہ مہر تو دلوا دیجیے جو میں نے اسے دیا تھا فرمایا مال واپس لینے کا تجھے کوئی حق نہیں اگر تو نے اس پر سچا الزام لگایا ہے تو وہ مال اس لذت کا بدلہ ہے جو تو نے حلال کر کے اس سے اٹھائی ہے اور اگر تو نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے تو مال تجھ سے اور بھی دور چلا گیا وہ اس کی بہ نسبت تجھ سے زیادہ دور ہے

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۸۰۵. ۸۰۱ کتاب الطلاق، باب المُتْعة التی لم یفرض لها بخاری کے ص ۸۰۱ ج۲ پر ابعدلک کے بعد منها نہیں ہے. ○ مسلم ج۱ ص ۴۹۰ کتاب اللعان. ○ ابوداؤد ج۲ ص۲۷۸ کتاب الطلاق باب فی اللعان . ○ نسائی ج۶ ص۱۷۷ کتاب الطلاق باب اجتماع المتلاعنین. ○ نَصْبُ الرایه للزیلعی ج۳. ص ۲۵۰. باب اللعان. ○ السنن الکبریٰ بَیْهقی ج۷. ص۴۰۴ کتاب اللعان باب لعان الزوجین بمحضر طائفة مّن المؤمنین. اس میں ابعدلک منها اومنهٔ هے اس میں فذاک اَبْعدلک کے بعد فیه اوفیها هے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- فتح القدير للشوكاني ج۴. ص ۱۱.
- مسند احمد ج۲ ص ۱۱. ابن عمر. اس نے منها روايت نهيں كيا.
- المصنف عبد الرزاق ج۷. ص ۱۱۹. عن ابن عمر.

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِوبْنِ السَّرَحِ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِهْرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، قَالَ: فَطَلَّقَهَا ثَلاَثَ تَطْلِيْقَاتٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْفَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَا صُنِعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّةً، قَالَ سَهْلٌ: حَضَرْتُ هٰذَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلاَعِنَيْنِ اَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لاَ يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا.

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ ﷺ نے نافذ فرمادیں۔ نبی ﷺ کے پاس جو کچھ کیا گیا ہو وہ سنت قرار پاتا ہے۔ سہل کا قول ہے کہ میں نے یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر کیا۔ اس کے بعد لعان کرنے والوں کے درمیان یہ سنت جاری ہوگئی کہ جو زوجین لعان کے ذریعہ جدا ہوں وہ پھر کبھی بھی باہم جمع نہیں ہو سکتے۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲ ص ۲۷۵ كتاب الطلاق، باب في اللعان.
- السنن الكبرى ج۷. ص ۴۱۰ عن سهل بن سعد ساعدى.

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ اَبِى المغراء، ثنا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْمُتَلاَعِنَانِ اِذَا تَفَرَّقَا لاَ يَجْتَمِعَانِ اَبَداً. قَالَ ”صاحب التنقيح“ اِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لعان کرنے والے زوجین جب جدا ہو جائیں تو پھر کبھی باہم جمع نہیں ہو سکتے (یعنی ان کا دوبارہ نکاح پھر کبھی نہیں ہو سکتا)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- نصب الرایه للزیلعی ج۳. ص ۲۵۰، ۲۵۱. بحواله سنن دارقطنی.
- السنن الکبریٰ بیہقی ج۷. ص ۴۱۰. پر حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے۔

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِی الْمُتَلَاعِنَیْنِ اِذَا تَلَاعَنَا، قَالَ: یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا وَلَا یَجْتَمِعَانِ اَبَدًا.

حضرت عمرؓ نے لعان کرنے والے زوجین کے متعلق فرمایا کہ جب میاں بیوی لعان کرلیں تو ان کو جدا کر دیا جائے گا اور پھر وہ کبھی باہم جمع نہیں ہو سکتے۔

ماخذ:

- المصنف عبد الرزاق ج۷.ص۱۱۲. اور فتح القدیر للشوکانی ج۴ ص ۱۱ پر المتلاعنان لا یجتمعانِ ابداً موقوفا علی عمرؓ وابن مسعود، وعلیؓ منقول ھے. ○ موقوفاً علی عمر، وابن عمرؓ وابن مسعود، ولم یرویاه موفوعا اصلا. بحواله نصب الروایه ج ۳. ص ۲۵۱.

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِیَاضٍ، عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ قَذَفَهَا وَاَحْلَفَهَا.

عبد اللہؓ بن عمر نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد اور عورت کے درمیان تفریق کرادی۔ اس مرد نے عورت پر تہمت زنا لگائی تھی۔ اس عورت سے قسم اٹھوائی۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیٰ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، لَاعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَیْنَهُمَا.

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے ایک مرد اور عورت کے درمیان ملاعنت کرائی اور پھر دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص ۸۰۱ کتاب الطلاق، باب التفریق بین المتلاعنین.
- مسلم ج۱ ص ۴۹۰ کتاب اللعان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرد اور عورت کے درمیان ملاعنت کرائی۔ اس نے بچے کو اپنا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ آپ نے دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور بچہ ماں کو دے دیا۔

ماخذ:

- بخاری ج ۲ ص ۸۰۱ . کتال الطلاق ، باب يُلْحَقُ الولدُ بالمُلاَعِنَةِ.
- مسلم ج ۱ ص ۴۹۰ کتاب اللعان.
- نَسائی ج٦ ص١٧٨ . كتاب الطلاق. باب نفی الولد باللعان والحاقه بامه.
- ابن ماجه ج ۱ ص ۱۴۹ . کتاب الطلاق. باب اللعان.
- سنن دارمی ج۲ ص۷۵ کتاب النکاح باب فی اللعان عن ابن عمر.

حَدَّثَنَا يَحْىَ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَلِيْ غُلَامٌ اَسْوَدُ، فَقَالَ: هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ؟قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا اَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنّٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَعَلَّ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے، کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے جس کا رنگ کالا ہے۔ آپؐ نے اس شخص سے دریافت فرمایا کہ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہاں، آپؐ نے پھر اس سے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں۔ وہ بولا سرخ رنگ۔ آپؐ نے اس سے پھر دریافت فرمایا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ والا بھی ہے؟ وہ بولا، جی ہاں، آپؐ نے پھر دریافت فرمایا تو وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے عرض کیا شاید اسے کوئی رگ کھینچ لائی ہوگی۔ (یعنی ان کے باپ دادا میں سے کوئی اس رنگ کا ہوگا اور اسی کا اثر ان میں آ گیا) فرمایا شاید تیرے اس بچہ کو بھی کوئی رگ کھینچ لے گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص ۷۹۹ کتاب الطلاق باب اذا عرّض بنفی الولد.
- بخاری ج۲. ص ۱۰۱۲. کتاب المحار بین باب ماجاء فی التعریض.
- مسلم ج ۱. ص ۴۹۱. کتاب اللعان.
- ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۸. ۲۷۹. کتال الطلاق. باب اذا شک فی الولد.
- نسائی ج۶ ص ۱۷۸. ۱۷۹ کتاب الطلاق باب اذا عرض بامرأته وشکت فی ولده واراد الانتفاء منه.
- ابن ماجه کتاب النکاح ج ۱ ص ۶۴۵. باب الرجل یشک فی ولده.

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْروٌ. یعنی ابْنُ الْحرِثِ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ، عَنْ سَعِیْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حِیْنَ نَزَلَتْ آیَةُ الْمُتَلاعِنَیْنِ، اَیُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ، وَلَنْ یُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ، وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ یَنْظُرُ اِلَیْهِ، احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَفَضَحَهٗ عَلٰی رُؤُسِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۹. کتاب الطلاق، باب اذا شک فی الولد.
- نَسائی ج۸ص ۱۷۹ کتاب النکاح باب التغلیظ فی الانتفاء من الولد.
- سنن دارمی ج۲ ص ۷۶ کتاب النکاح، باب من جحد ولدہٗ وھو یعرفهٗ. عن ابی ھریرةؓ.
- نَسائی نے یوم القیامة کا اضافه بهی نقل کیا هے.
- ابن ماجه کتاب الفرائض باب من انکر ولده حدیث نمبر ۲۷۴۳.
- المستدرک للحاکم ج ۲ ص ۲۰۳ کتاب الطلاق باب مسئلة اللعان.
- کنز العمال ج ۵ ص ۳۱۶ حدیث ۱۳۰۰۸.

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ وَغَیْرُهٗ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ وَعَبْدِالْکَرِیْمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَبْدُالْکَرِیْمِ یَرْفَعُهٗ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَارُوْنُ لَمْ یَرْفَعْهُ، قَالاَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ عِنْدِیْ امْرَأَةً هِیَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَهِیَ لاَ تَمْنَعُ یَدَ لاَمِسٍ، قَالَ: طَلِّقْهَا، قَالَ: لاَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَصْبِرُ عَنْهَا، قَالَ: اسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ اَبُوعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ، وَ عَبْدُ الكَرِيْمِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَهَارُوْنُ بْنُ رِئَابٍ اَثْبَتُ مِنْهُ وَاَرْسَلَ الْحَدِيْثَ. وَهَارُوْنُ ثِقَةٌ، وَحَدِيْثُهُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْكَرِيْمِ.

ماٰخذ:

○ نَسائی ج٦ ص٦٧. ٦٨. کتاب النکاح، باب تزویج الزانیة. ○ نسائی ج٦ ص١٧٠ باب ماجاء فی الخلع کے تحت عن ابن عباس کے حوالہ سے روایت کو مرفوع بیان کرکے کہا ھے قال ابوعبد الرَّحمٰن ھذا خطاء والصواب مرسل. ○ ابوداؤد نے اس روایت کو ابن عباس سے مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کیا ھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ امْرَأَتِىْ لَاتَمْنَعُ يَدَلَامِسٍ، قَالَ: غَرِّبْهَا، قَالَ: اَخَافُ اَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِىْ، قَالَ: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.

ماٰخذ:

○ ابوداؤد ج٢ ص٢٢٠ کتاب النکاح، باب النھی عن التزویج من لم یلد من النساء.

حَدَّثَنَا مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلاً مَعَ امْرَأَتِىْ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّىْ.

ماٰخذ:

○ بخاری ج٢ ص١٠١٢. کتاب المحاربین من اھل الکفرة والردة باب من رای مع امراته رجلا فقتله. ○ بخاری ج٢ ص٧٨٥ کتاب النکاح باب الغیرة. ○ مسلم ج٢ ص١٩٤ کتاب اللعان.

مسلم میں مندرجہ ذیل الفاظ سے مروی ہے

قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْوَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِىْ رَجُلاً لَمْ اَمَسَّهُ حَتّٰى اٰتِىَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: كَلَّا وَالَّذِى بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا اِلٰى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ اَنَّهُ لَغَيُوْرٌ وَاَنَا اَغْيَرُمِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّىْ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ

- مسلم ج۲ ص ۴۹۱ کتا اللعان.
- ابوداؤد ج۴ ص ۱۸۱ کتاب الدیات باب من وجدمع اھلہ رجلا أیقتلهٗ؟
- اس روایت کو السنن الکبریٰ ج۸ص ۲۳۰ کتاب الحدود باب الشھود فی الزنا میں بھی لیا گیا ھے
- مؤطا ج۲ ص۱۶۷ کتال الحدود باب ماجاء فی الرجم.
- ابوداؤد ج۴ ص ۱۸۱ کتاب الدیات باب من وجد مع اھلہ رجلا أیقتلهٗ؟

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ النَّیْسَابُوْرِیُّ ، نایُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، نا الْھَیْثَمُ ابْنُ جَمِیْلٍ، ناقَیْسُ ابْنُ الرَّبِیْعِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَیْسٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ، قَالاَ: مَضَتِ السُّنَّةُ فِی الْمُتَلاَعِنَیْنِ اَنْ لاَّ یَجْتَمِعَانِ اَبَدًا.

ماخذ:

- دارقطنی ج۲ ص۴۰۶ کتاب النکاح.

نا اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ، ناقُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَخْرَمَةُ ابْنُ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ یَزْعُمُ اَنَّ قَبِیْصَةَ بْنَ ذُؤَیْبٍ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً مِائَةَ جَلْدَةٍ وَقَعَ علیٰ وَلِیْدَةٍ لَهُ وَلَمْ یُطَلِّقْهَا الْعَبْدُ کَانَتْ تَحْتَ الْعَبْدِ، وَقَضٰی عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ رَجُلٍ اَنْکَرَ وَلَداً مِنْ امْرَأَةٍ وَهُوَ فِیْ بَطْنِهَا، ثُمَّ اعْتَرَفَ بِهِ وَهُوَ فِی بَطْنِهَا حَتّٰی اِذَا وَلَدَ اَنْکَرَهُ فَاَمَرَبِهِ عُمَرُ فَجَلَدَ ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً لِفِرْیَتِهِ عَلَیْهَا ثُمَّ الْحَقَ بِهِ وَلَدَ هَا.

ماخذ:

- دارقطنی ج۲ ص ۳۵۷ کتاب الحدود.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۶

اختیارات وحقوق

مرد کے اختیارات

اضربوھن اِذا عصینکم فی المعروف ضربا غیر مبرح ولا یضرب الوجه ولا یقبح[۱]

ترجمہ: اگر وہ تمہارے کسی جائز حکم کی نافرمانی کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو... منہ پر نہ مارے اور گالم گلوچ نہ کرے۔

مرد کی قوامیت

الرجل راعٍ علی اھله وھو مسئول[۱] بخاری باب قوا نفسکم واھلیکم نارا کتاب النکاح)

ترجمہ: مرد اپنے بیوی بچوں پر حکمران ہے۔ اور اپنی رعیت میں اپنے عمل پر وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔

تخریج

۱: حَدَّثَنِی الْمُثَنّٰی، قَالَ: ثنا حِبَّانٌ، قَالَ: ثنا ابْنُ الْمُبَارَکِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ بِشْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عِکْرِمَةَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْباً غَیْرَ مُبَرِّحٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِضْرِبُوھُنَّ اِذَا عَصَیْنَکُمْ فِی الْمَعْرُوْفِ ضَرْباً غَیْرَ مُبَرِّحٍ،

ماخذ:

- تفسیر ابن جریر ج۴. ص۴۳ سورہ نساء آیت واھجروھن فی المضاجع۔
- بخاری نے کتاب النکاح کے تحت باب مایکرہ من ضرب النساء وقوله واضربوھن ضربا غیر مبرح باندھا ہے۔
- مسلم نے کتاب الحج باب حجة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کے تحت فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْھُنَّ ضَرْباً غَیْرَ مُبَرِّحٍ نقل کیا ہے۔
- ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: خاندان میں مرد کی حیثیت قوام کی سی ہے، یعنی وہ خاندان کا حاکم ہے، محافظ ہے، اخلاق اور معاملات کا نگران ہے، اس کی بیوی اور بچوں پر اس کی اطاعت فرض ہے (بشرطیکہ وہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کا حکم نہ دے) اور اس پر خاندان کے لئے روزی کمانے اور ضروریات زندگی فراہم کرنے کی ذمہ داری ہے۔

قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا خرجت المرأة من بیتها وزوجها کاره لعنها کل ملک فی السماء وکل شئ مرت علیه غیر الجن والانس حتی ترجع .۲ (کشف الغمه)

ترجمہ: ''نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف گھر سے نکلتی ہے تو آسمان کا ہر فرشتہ اس پر لعنت بھیجتا ہے اور جن وانس کے سوا ہر وہ چیز جس پر سے وہ گزرتی ہے پھٹکار بھیجتی ہے تاوقتیکہ وہ واپس نہ ہو''

وقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لا طاعة لمن لم یطع اللّٰه. رواه احمد من حدیث ولا طاعة فی معصیة اللّٰه۳ رواه احمد من حدیث عمران بن حصین)؛

ترجمہ: نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص خدا کی اطاعت نہ کرے، اس کی اطاعت نہ کی جائے۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی شخص کی فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی ہے۔ فرمانبرداری صرف معروف میں ہے (یعنی ایسے حکم میں جو جائز اور معقول ہو)۔

اس طرح خاندان کی تنظیم اس طور پر کی گئی ہے کہ اس کا ایک سردھرا اور صاحب امر ہو جو شخص اس نظم میں خلل ڈالنے کی کوشش کرے اس کے حق میں نبی ﷺ کی یہ وعید ہے کہ:

من افسد امرأة علی زوجها فلیس منا. (کشف الغمه)

ترجمہ: جو کوئی عورت کے تعلقات اس کے شوہر سے خراب کرنے کی کوشش کرے اس کا کچھ تعلق ہم سے نہیں۔[پردہ ص ۲۳۲ تا ۲۳۴]

تخریج

۱. حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ، فَالْاِ مَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِهٖ،

حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم سب حکمران ہو اور سب اپنے اپنے عمل کے اللہ کے حضور جواب دہ ہو۔ امام حکمران ہے وہ اپنے اعمال کا خدا کے حضور جواب دہ ہے اور مرد اپنے بیوی بچوں پر حکمران ہے وہ ان کے بارہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ مَسْئُوْلٌ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَمَسْئُوْلٌ، اَلَا وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ.

خدا کے ہاں جواب دہ ہے اور عورت نگران ہے اپنے شوہر کے گھر کی وہ جواب دہ ہے اور غلام نگران ہے اپنے مالک کے مال پر وہ اس بارے میں جوابدہ ہے سنو تم سب حکمران ہو اور تم سب سے خدا کے ہاں باز پرس ہوگی

ماخذ:

○ بخاری ج۲. ص۷۷۹ کتاب النکاح، باب قوله قوا انفسكم واهليكم نارا.

حَدَّثَنَاعَبْدَانُ، قَالَ: اَخْبَرَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ.

حضرت ابن عمر نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا تم سب نگران ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی اور امیر بھی نگران ونگہبان ہے اور مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر نگران ہے۔ پس تم سب نگران ہو اور سب سے اپنی اپنی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔

ماخذ:

○ بخاری ج۲. ص۷۸۳ کتاب النکاح ، باب المرأة راعية في بيت زوجها. ○ الادب المفرد للبخاری ص ۶۲. عن ابن عمر.

اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ اور امام نگہبان ہے اور وہ اپنی رعیت کے متعلق جواب دہ ہوگا اور مرد اپنے اہل وعیال پر نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خادم گھریلو ملازم اپنے مالک کے مال میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَا وَمَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رعِیّتِھَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رعِیّتِہٖ قَالَ: وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ مَالِ اَبِیْہِ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رعِیّتِہٖ وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رعِیّتِہٖ.

نگرانی کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ گمان ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا بھی نگران ہے اور اس سے باز پرس اس کی رعیت کے متعلق ہوگی۔ اور تم سب نگران ہو تم سب سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔

ماٰخذ:

O بخاری ج ا ص ۱۲۲ کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القری والمدن. O ج ا ص ۳۲۴ . کتاب الاستقراض باب العبد راع فی مال سیدہ الخ. O ج ا ص ۳۸۴. کتاب الوصا یا باب تاویلہ قولہ من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین الخ. O ج ا ص ۳۴۷. کتاب العتق باب العبد راع فی مال سیدہ الخ. O مسند احمد ج ۲. ص ۱۲۱ . عبد اللّٰہ بن عمر. O کنز العمال ج ٦ . ص ۲۲. حدیث نمبر ۱۴۶۷۰ عن ابن عمر.

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:اَلاَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْءَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ، اَلاَ فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ.

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سن لو! تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہوگی۔ اور لوگوں کا امام بھی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی اور آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی اور عورت اپنے خاوند اور اس کی اولاد پر نگران ہے اس سے ان سب کے بارے میں پرسش ہوگی اور آدمی کا غلام اپنے مالک و آقا کے مال پر نگران ہے اس سے اسی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غور سے سن لو تم سب نگران و نگہبان ہو اور سب سے اس کی رعیت کے متعلق پرسش ہوگی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۱۰۵۷. کتاب الاحکام باب قول اللّٰہ تعالیٰ اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول الخ.
- مسلم ج۲. ص۱۲۲. کتاب الامارۃ باب فضیلۃ الامیر العادل وعقوبۃ الجائر والحث علی الرفق بالرعیۃ والنہی عن ادخال المشقۃ علیہم.
- مسند احمد ج۲. ص۵ عبد اللّٰہ بن عمر اس مقام پر والعبد راع ھے.
- السنن الکبریٰ بَیْھَقی ج۸. ص۱۶۰ کتاب قتال اھل البغی باب ما علی السلطان من القیام الخ.

۱ :عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلاَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، فَالْاَ مِیْرُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ عَلَیْھِمْ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْھُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْھُمْ، وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ بَعْلِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ، فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ.

اس روایت میں عنہم ضمیر جمع مذکر بیان کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سنو، کہ تم سب نگران ومحافظ ہو اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ لوگوں پر جو امیر مقرر ہوا ہے وہ ان سب پر نگران ہے اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا اور مرد محافظ ونگران ہے اپنے گھر والوں پر اور اس سے سب گھر والوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر نگران ہے۔ ان کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔ اور غلام اپنے مالک و آقا کے مال پر نگران ہے اس سے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی لہٰذا تم سب نگران ہو اور تم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داری کا جواب دہ ہے۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۳. ص۱۳۰ کتاب الامارۃ باب مایلزم الامام من حق الرعیۃ.
- ترمذی ابواب الجہاد ج ۱ ص۲۹۹. باب ماجاء فی الامام، حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح. وحدیث ابی موسیٰ غیر محفوظ وحدیث انس غیر محفوظ.
- مسند احمد ج۲. ص۵۴، ۱۱۱. عبد اللّٰہ بن عمر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: اَیُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا بِغَیْرِ اِذْنِهِ لَعَنَهَا کُلُّ شَیْءٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اِلَّا اَنْ یَرْضٰی عَنْهَا زَوْجُهَا.

جو عورت بھی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکلے اس پر ہر اس چیز نے لعنت کی ہے جس پر شمس و قمر طلوع کریں الا یہ کہ اس کا شوہر راضی ہو جائے۔

ماخذ:

○ الدیلمی عن انس. بحواله کنز العمال ج۱۶. ص۳۹۹ حدیث نمبر ۴۵۰۹۶.

خطیب بغدادی نے حضرت انس کے حوالہ سے مندرجہ ذیل روایت بیان کی ہے۔

اَیُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِهَا کَانَتْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی تَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِهَا اَوْ یَرْضٰی عَنْهَا زَوْجُهَا

جو عورت اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلی وہ اس وقت تک اللہ کی ناراضگی کی لپیٹ میں رہتی ہے جب تک کہ وہ واپس گھر لوٹ نہیں آتی یا اس کا شوہر اس سے راضی ہو جائے۔

ماخذ:

○ کنز العمال ج۱۶. ص۳۸۲ حدیث نمبر ۴۵۰۰۷.

۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُثَنّٰی، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: نا شُعْبَةُ عَنْ زُبَیْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا، فَاَوْقَدَ نَارًا، وَقَالَ: اُدْخُلُوْهَا، فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّا فَرَرْنَا مِنْهَا، فَذُکِرَ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِلَّذِیْنَ اَرَادُوْا اَنْ یَّدْخُلُوْهَا، لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا، لَمْ تَزَالُوْا فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَقَالَ لِلْاٰخَرِیْنَ

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کسی طرف روانہ فرمایا۔ ایک آدمی کو ان پر امیر (لشکر) مقرر کیا۔ اس آدمی نے آگ جلا کر ان لوگوں کو حکم دیا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ کچھ لوگوں نے تو سوچا کہ اس میں داخل ہو جائیں (امیر کے حکم کی تعمیل میں) مگر کچھ دوسروں نے کہا اسی سے تو ہم نے فرار کی راہ لی ہے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ جن لوگوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا ان کے متعلق آپ نے فرمایا اگر وہ آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے اور داخل نہ ہونے والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرد کے حقوق

ان لکم علیھن ان لا یوطین فرشکم احدًا تکرھونه.

ترجمہ: تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے ہاں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو۔

لا تصدق بشیٔ من بیته الاّ باذنه فان فعلت کان له الاجر وعلیها الوزر ولا تخرج من بیته الاّ باذنهٖ.

ترجمہ: وہ اس کے گھر میں سے کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے اگر ایسا کرے گی تو اجر شوہر کو ملے گا اور گناہ عورت پر ہوگا نیز وہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نہ نکلے۔

قَوْلاً حُسنًا قَالَ: لاَ طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ.

کے بارے میں عمدہ اور اچھی بات فرمائی اور فرمایا اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت تو صرف معروف میں ہے۔

مآخذ:

- مسلم ج۲. ص۱۲۵ . کتاب الاماره باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة.
- ابوداؤد ج۳. ص۴۰ . کتاب الجهاد باب فی الطاعة .عن علی.
- نسائی جز ۷. ص ۱۶۰ .۱۵۶ کتاب البیعة باب جزاء من امر بمعصیة فاطاع. عن علی.
- مسند احمد ج ۱. ص ۱۲۹ عن علی . اور کنز العمال ج۶ ص۷۷. حدیث نمبر ۱۴۹۱۱ لاطاعة بشر فی معصیة اللّٰہِ ھے۔
- مسند احمد ج ۱ ص ۱۳۱ پر عن علی لاطاعة لمخلوق فی معصیة اللّٰہ عزوجل.
- مُسند احمد ج۴ ص۴۲۶ .۴۲۷ ۴۳۲ .۴۳۶ عن عمران بن حصین اس مقام پر لا طاعة فی معصیة اللّٰہ تبارک وتعالیٰ ھے۔
- مسند احمد ج۵. ص ۶۷ عن حکم بن عمرو غفاری . اس جگه لا طاعة فِی معصیة اللّٰہ تبارک و تعالی ھے
- مسند احمد ج۵ ص۶۶ .۶۷ .عن رجل. یهاں پر لا طاعة فی معصیة اللّٰہ تعالیٰ ھے۔
- مستدرک حاکم ج۳. ص ۴۴۳. عن حکم بن عمرو غفاری .
- کنز العمال ج۵. ص۶۷. حدیث نمبر ۱۴۸۷۴.

۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا اَبُوا الْجَوَّابِ، ثنا عَمَّارُ ابْنُ رُزَیْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنْ یَحْیَ بْنِ یَعْمُرَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا تصوم المرأة يوماً وزوجها شاهد من غير رمضان الا باذنِهٖ .

ترجمہ: عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں رمضان کے سوا نفل روزے اس کی اجازت کے بغیر ایک دن بھی نہ رکھے۔[۳]

خير النساء امرأة اذا نظرت اليها سرّتْکَ وإذا امرتها اطاعتک وِاذا غبت عنها حفظتک فی مالک ونفسها ۔[۴]

ترجمہ: بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اس کو دیکھے تو تیرا دل خوش ہو جائے اور جب تو اس کو حکم دے تو وہ تیری اطاعت کرے اور جب تو اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ تیرے مال اور اپنے نفس میں تیرے حق کی حفاظت کرے۔

لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق ۔[۵]

تشریح: اس عام حکم اطاعت (یعنی شوہر کی اطاعت) میں صرف ایک استثناء ہے، اور وہ یہ ہے کہ اگر عورت سے اس کا شوہر اللہ کی معصیت کا مطالبہ کرے تو وہ اس کا حکم ماننے سے انکار کر سکتی ہے بلکہ اسے انکار کر دینا چاہئے۔ مثلاً وہ فرض نماز اور روزے سے منع کرے، یا شراب پینے کا حکم دے، یا پردۂ شرعی ترک کرائے، یا فواحش کا ارتکاب اس سے کرانا چاہے، تو عورت نہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ: مَنْ خَبَّبَ خَادِماً عَلٰى اَهْلِهَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ اَفْسَدَ اِمْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا فَلَيْسَ هُوَ مِنَّا.

حضرت ابوھریرۃ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے کسی کے غلام کو اس کے مالکوں کے خلاف خراب کیا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جس نے کسی عورت کے تعلقات اس کے شوہر سے خراب کرنے کی کوشش کی اس کا کچھ تعلق ہم سے نہیں۔

ماخذ:

- مسند احمد ج ۲. ص ۳۹۸.
- ابوداؤد کتاب الطلاق ، باب فيمن خبَّت امرأة على زوجها.
- ابوداؤدنے لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأة عَلٰى زَوْجِهَا روایت کیا ھے اور ابوداؤد کتاب الادب باب فيمن خبّب مملوكا على مولاه کے تحت مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ اَوْ مَمْلُوْكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا نقل کیا ھے.
- مجمع الزوائد ج۴. ص ۳۳۲. كتاب النكاح، باب فيمن افسدامرأة على زوجها. عن بريدة.
- المستدرک ج ۲. ص ۱۹۶ . كتاب الطلاق باب ليس منامن خبب امرأة على زوجها او عبد اعلى سيده.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اس کی مجاز ہے، بلکہ اس کا فرض ہے کہ شوہر کے ایسے حکم کو ٹھکرا دے۔ اس لئے کہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ [حقوق الزوجین ص ۴۳۔۴۴۔ اشاعت سیزدہم ۱۹۷۱ء]

شوہر کی اطاعت کے حدود

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا "بہترین بیوی وہ ہے کہ جب تم اسے دیکھو تو تمہارا جی خوش ہو جائے، جب تم اسے کسی بات کا حکم دو تو وہ تمہاری اطاعت کرے اور جب تم گھر میں نہ ہو تو وہ تمہارے پیچھے تمہارے مال کی اور اپنے نفس کی حفاظت کرے"

تشریح: یہاں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ عورت پر اپنے شوہر کی اطاعت سے اہم اور اقدم اپنے خالق کی اطاعت ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شوہر خدا کی معصیت کا حکم دے یا خدا کے عائد کیے ہوئے کسی فرض سے باز رکھنے کی کوشش کرے تو اس کی اطاعت سے انکار کر دینا عورت کا فرض ہے اس صورت میں اگر وہ اس کی اطاعت کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔ اس کے برخلاف اگر شوہر اپنی بیوی کو نفل نماز یا نفل روزہ ترک کرنے کے لئے کہے تو لازم ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اس صورت میں اگر وہ نوافل ادا کرے گی تو مقبول نہ ہوں گے۔ (تفہیم القرآن ج ا ص ۳۴۹۔ النساء حاشیہ ۵۸۔)

تخریج

۱: حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعاً عَنْ حَاتِمٍ، قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمَدَنِىُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَىَّ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىِّ ابْنِ حُسَيْنٍ. ــــفَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِىِّ، فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: اِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا

حضرت محمد بن علی بن حسین کا بیان ہے کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آنے والے لوگوں کے بارے میں پوچھا (کہ کون کون صاحب ہیں) تا آنکہ مجھ تک پہنچے میں نے عرض کیا میں محمد ہوں علی بن حسین کا بیٹا (حضرت جابر نے حج کے متعلق لمبی حدیث بیان کی جس میں یہ حصہ تھا) نبی ﷺ وادی کے درمیان میں پہنچے تو لوگوں سے خطاب فرمایا کہ یقیناً تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر اسی

حاشیہ ۱ حدیث میں ہے کہ "اگر خداوند کریم اپنے بعد کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو وہ بیوی کے لئے اس کا شوہر ہوتا۔"
اس کا مقصد عورت کے لئے اس کے شوہر کی اہمیت پر زور دینا ہے۔ یہ مقصد نہیں ہے کہ وہ عورت کے لئے معبود کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ بلکہ مقصد عورت کے ذہن نشین یہ بات کرنا ہے کہ شوہر کے بغیر اس کو معاشرے میں عزت اور حفاظت حاصل نہیں ہو سکتی، اس لئے اسے حتی الامکان اپنے شوہر سے موافقت کی پوری کوشش کرنی چاہئے اور اس کے مقابلے میں نشوز کی روش اختیار نہ کرنی چاہئے۔ اس کو اگر کوئی شخص ظلم سے تعبیر کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ بیوہ اور مطلقہ عورتوں سے خود پوچھ لے کہ شوہر کے بغیر ان کی زندگی کیسی گزرتی ہے۔

(مکاتیب سید ابوالاعلیٰ مودودی حصہ اول ص ۱۵۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

---فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَآءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِکَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَکُمْ عَلَیْهِنَّ اَنْ لَّا یُوْطِئْنَ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَهُوْنَهٗ. فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ....

طرح حرام ہیں جس طرح آج کا دن اس ماہ مبارک میں، تمہارے اس شہر میں تم پر حرام ہے---لہذا اللہ سے عورتوں کے معاملہ میں ڈرو تم لوگوں نے ان کو حاصل کیا ہے اللہ کی امان کے واسطہ وذریعہ سے اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے حکم سے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے ہاں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو انہیں ایسی مار مارو جو جسم پر اپنا نشان نہ چھوڑے (معمولی مار)

ماخذ:

- مسلم کتاب الحج ج ا ص۳۹۷ . حجة النبی ﷺ.
- ابوداؤد ج۲. ص۱۸۵ . کتاب المناسک (الحج) باب صفة حجة النبی ﷺ .
- ترمذی ج ا . ص ۲۱۹ ابواب الرضاع باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها.
- ابنِ ماجه کتاب النکاح باب حق المرأة علی الزوج اور کتاب المناسک باب حجة رسول اللّٰه ﷺ.
- دارمی ج ا . ص۳۷۷. کتاب المناسک باب ۳۴ فی سنة الحج. عن جابر .
- مسند احمد ج۵. ص۷۳.
- السنن الکبریٰ بیهقی ج۷. ص۲۹۵ کتاب القسم والنشوز باب حق المرأة علی الرجل. عن جابر.
- کنز العمال ج ا ص۳۷۸.
- تفسیر ابنِ کثیر ج ا ص۴۹۲ الرجال قوامون علی النساء کے تحت (سوره النساء)

۲: حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ امْرَأَةً اَتَتْهُ، فَقَالَتْ: مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰی امْرَأَتِهٖ؟ فَقَالَ: لَا تَمْنَعْهُ نَفْسَهَا وَاِنْ کَانَتْ عَلٰی ظَهْرِ قَتَبٍ، وَلَا تُعْطِیْ مِنْ بَیْتِهٖ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ، فَاِنْ فَعَلَتْ ذَالِکَ کَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَیْهَا الْوِزْرُ، وَلَا تَصُوْمُ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ ایک عورت آپ کی خدمت حاضر ہو کر پوچھنے لگی کہ خاوند کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ شوہر سے اپنے نفس کو نہ روکے خواہ اونٹ کے پلان پر کیوں نہ بیٹھی ہو اور اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ دے اگر اس نے کچھ دے دیا تو شوہر کو اجر ملے گا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاِنْ فَعَلَتْ اَثِمَتْ وَلَمْ تُوْجَرْوَانْ لَاّ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ فَاِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا الْمَلاَئِكَةُ مَلاَئِكَةُ الْغَضَبِ ومَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ حَتّٰى تَتُوْبَ اَوْتَرْجِعَ، قِيْلَ: وَاِنْ كَانَ ظَالِماً قَالَ: وَاِنْ كَانَ ظَالِماً.

اس کے کھاتے میں گناہ درج ہوگا۔ اور نفلی روزہ بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر ایسا کرے گی تو گناہ گار ہوگی اجروثواب نہیں ملے گا اور اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر بھی نہ نکلے۔ اگر نکلے گی تو ملائکہ غضب اور ملائکہ رحمت دونوں اس پر لعنت کرتے رہیں گے تا آنکہ وہ توبہ کرلے یا واپس لوٹ آئے کہا گیا۔ خواہ شوہر کا رویہ ظالمانہ ہو، فرمایا خواہ خاوند ظالم ہو،

ماخذ:

- ابوداؤد الطیالسی ج۸.ص۲۶۳ .عن ابن عمرؓ. O کنز العمال ج۱۶ ص۳۳۹عن ابن عمرؓ اورکنز العمال ج ۱۶ ص۳۳۵ پر فان فعلت لعنها اللّٰہ وملائکة الغضب حتی تتوب اوتراجع کے الفاظ هیں اور السنن الکبریٰ بیهقی نے بھی یهی الفاظ نقل کیے هیں .O السنن الکبریٰ بَیْهقی ج۷.ص۲۹۲. کتاب القسم والنشوز باب ماجاء فی بیان حقه عَلَیْها.

۳:حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالاَ: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْماً مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهِ. قَالَ ابوعيسى: حديث ابى هريرة حديث صحيح.

ماخذ:

- ترمذی ج۱ ص۱۶۳ ابواب الصوم باب ما جاء فی کراهیة صوم المرأة الا باذن زوجها.
- ابن ماجه کتاب الصیام باب فی المرأة تصوم بغیر اذن زوجها. ابنِ ماجه نے حضرت ابو سعید خُدری سے ایک روایت مندرجه ذیل الفاظ میں بھی نقل کی هے

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم النِّسَآءَ اَنْ يَّصُمْنَ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ (حواله مذکوره بالا)

حضرت ابوسعید سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا منع فرمایا۔

۴:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَصُوْمُ امْرَأَةٌ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ غَيْرَ رَمَضَانَ الحديث.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابوداؤد کتاب الصیام باب المرأة تصوم بغیرا ذن زوجها O مسند احمد ج۳. ص ۵۰۰. ابوهریرة O السنن الکبریٰ ج ۷ ص ۲۹۲. کتاب القسم والنشوز باب ماجاء فی بیان حقه علیها O مسند احمد ج ۲ ص ۴۷۶ پر حضرت ابوهریرةؓ سے ایک روایت بایں الفاظ بھی منقول ہے. O السنن الکبریٰ ج۷. ص ۲۹۲ کتاب القسم والنشوز باب ماجاء فی بیان حقه علیها

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ يَوْماً وَاحِداً وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلاَّ بِاِذْنِهِ اِلاَّ رَمَضَانَ .

- المصنف عبد الرزاق ج۴. ص ۳۰۶. اور یه بھی منقول ہے.

عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى امْرَأَةً اَنْ تَصُوْمَ يَوْماً مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ اِلاَّ بِاِذْنِ زَوْجِهَا

- کنز العمال ج۱۶. ص ۳۳۴. حدیث نمبر ۴۴۷۸۰. O کنز العمال ج۱۶ ص ۳۴۰ حدیث نمبر ۴۴۸۱۳ کے الفاظ لا تصوم امرأة یوما واحدًا وزوجها شاهد الاباذنه.

وَاَنْ لاَّ تَصُوْمَ يَوْماً وَاحِداً اِلاَّ بِاِذْنِهِ اِلاَّ الْفَرِيْضَةَ فَاِنْ فَعَلَتْ اَثِمَتْ وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنْهَا الخ

- کنز العمال ج۱۶. ص ۳۳۴. ۳۳۵. عن ابن عمر.
- کنز العمال ج۱۶. ۳۳۹ پر عن ابن عمر کے واسطه سے ابن عسا کر کی روایت بھی موجود ہے.
- سنن دارمی میں حضرت ابوهریرةؓ سے مروی روایت. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لاَ تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ يَوْماً تَطَوُّعاً فِيْ رَمَضَانَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلاَّ بِاِذْنِهِ.

- دارمی ج ۱ . ص ۳۴۴. کتاب الصوم باب ۲۰ النهی عن صوم المرأة تطوعا الا باذن زوجها.
- ابوداؤد الطیالسی ج۸. ص۲۶۳ پر ابن عمر سے منقول ہے لا تصوم تطوعا الاباذنه.

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلاَّ بِاِذْنِهِ الحديث.

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص ۷۸۲ کتاب النکاح باب لا تاذن المرأة فی بیت زوجها الا باذنه.
- مسلم کتاب الزکاة ج ۱. ص ۳۳۰ باب اجر الخازن الامین والمرأة اذاتصدقت من بیت زوجها الخ اس میں لاتَصُم المَرأةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلاَّ بِاِذْنِهِ ہے
- السنن الکبریٰ ج۴. ص ۳۰۳. کتاب الصیام باب المرأة لاتصوم تطوعا وبعلها شاهد الا باذنه اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے الفاظ ھیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْأۃُ وبعْلُھا شاھدٌ الّا باذنہ.

- المستدرک للحاکم میں صرف لَا تَصُوْمُ امْرَأَۃٌ اِلّا باِذْن زَوْجھا ھے. المستدرک حاکم ج ۱ ص ۴۳۶ کتاب الصوم باب لاتصوم امرأۃ الاباذن زوجھا.
- مجمع الزوائد ج۳. ص ۲۰۰. کتاب الصیام باب صیام المرأۃ بغیر اذن زوجھا. عن ابی ھریرۃ.

۴: حَدَّثَنِی الْمُثَنّٰی، قَالَ: ثنا اَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ: ثنا اَبُوْ مَعْشَرٍ، قَالَ: ثنا سَعِیْدٌ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ النِّسَآءِ امْرَأَةٌ اِذَا نَظَرْتَ اِلَیْهَا سَرَّتْکَ، وَاِذَا اَمَرْتَهَا اَطَاعَتْکَ، وَاِذَا غِبْتَ عَنْهَا حَفِظَتْکَ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِکَ،

مآخذ:

- تفسیر ابن جریر ج۴. پ۴ ص ۳۹. O تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۹۱ سورہ النساء. O کنز العمال ج ۱۶. ص ۲۸۲ حدیث نمبر ۴۴۴۷۷ کنز العمال میں فی مالھا ونفسھا ھے اصل ابن جریر میں مالک ھے. Oمسند ابی داؤد الطیالسی جز ۹ ص ۳۰۶. حدیث نمبر ۲۳۲۵. عن ابی ھریرۃ.
  اس میں ہے خیر النساء التی الخ
- احکام القرآن للجصاص ج ۱ ص۳۷۵. البقرۃ اور احکام القرآن ج۳ ص۱۸۸ . ۱۸۹ سورۃ نساء. الرجال قوامون علی النساء کے تحت.

۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ، بَعْدَ تَقْوَی اللّٰهِ، خَیْراً لَّهٗ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ، وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ، وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْهَا اَبَرَّتْهُ، وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهٖ،

حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے تقویٰ کے بعد ایک مومن کے لئے ایک صالح بیوی سے زیادہ اچھی اور مفید کوئی چیز نہیں، اگر اسے حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اگر اس کی طرف دیکھے تو خاوند کو خوش کردے اور اگر اس کے اعتماد پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اسے سچا کردکھائے اور خاوند کی غیر حاضری وعدم موجودگی میں اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیر خواہی کرے۔

مآخذ:

- ابن ماجہ کتاب النکاح باب افضل النساء. عن ابی ھریرۃ.
- مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۷۲. کتاب النکاح باب فی المرأۃ الصالحۃ وغیرھا. فیہ جابر الجعفی وھو ضعیف ابن ماجہ کی روایت کے راوی علی بن یزید کے بارے میں بخاری نے منکر الحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا ھے اور ایک دوسرے راوی عثمان بن ابی العاتکۃ مختلف فیہ ھے.

عبداللہ بن سلام سے ایک روایت مندرجہ ذیل الفاظ سے مروی ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

خَيْرُ النِّسَآءِ تُسُرُّکَ اِذَا اَبْصَرْتَ وَتُطِيْعُکَ اِذَا اَمَرْتَ وَتَحْفَظُ غَيْبَتَکَ فِی نَفْسِهَا وَمَالِکَ.

عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بہترین عورت وہ ہے کہ جب تو اس کو دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو اسے حکم دے تو تیری اطاعت کرے اور تیری عدم موجودگی میں اپنے نفس اور تیرے مال کی حفاظت کرے۔

ماخذ:

- مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۷۳ کتاب النکاح باب فی المرأۃ الصالحۃ وغیرھا.

۴:اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: اَلَّتِیْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِیْ نَفْسِهَا وَمَا لِهَابِمَا يَكْرَهُ.

حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی عورت سب سے بہتر اور اچھی ہے۔ فرمایا وہ عورت کہ جب تو اسے دیکھے تو تجھے خوش کر دے اور جب تو اسے حکم دے تو تیری اطاعت کرے اور اپنے نفس و مال میں جو خاوند کو ناپسند ہو اس سے مخالفت نہ کرے۔

ماخذ:

- نسائی کتاب النکاح ج۶. ص۶۸ باب ای النساء خیر.
- مسند احمد ج۲. ص ۲۵۱. ۴۳۲. ۴۳۸. عن ابی ھریرۃ.
- ابوداؤد نے کتاب الزکاۃ باب فی حقوق المال میں نقل کیا ھے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلاَ اُخْبِرُکَ بِخَیْرِ مَایَکْنِزُ الْمَرْءُ؟ اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ: اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ، وَاِذَا اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ، وَاِذَا غَابَ عَنْھَا حَفِظَتْہُ.

کیا میں تجھے نہ بتاؤں کہ مرد کا بہترین خزانہ کیا ہے؟ صالحہ عورت، جب مرد اس کی طرف نظر اٹھائے تو اسے سرور و مسرت دے اور جب اسے حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور جب شوہر اس کے پاس نہ ہو (غیر حاضر ہو) تو اس کی حفاظت کرے۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۱۲۶ کتاب الزکاۃ باب فی حقوق المال.
- المستدرک للحاکم ج۲. ص۳۳۳ کتاب التفسیر باب خیرما یکنز المرء المرأۃ الصالحۃ.
- کنز العمال ج۱۶. ص۲۷۸. حدیث ۴۴۴۵۰.

۴: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ؟ قَالَ: اَلَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَھَا وَلاَ تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِھَا وَلاَ مَالِھَا.

حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ عورتوں میں بہتر عورت کونسی ہے؟ فرمایا وہ عورت جب مرد اسے دیکھے تو اسے خوش کر دے اور جب حکم دے تو اس کی اطاعت کرے نیز اپنے نفس و مال کے معاملہ میں خاوند کی مخالفت نہ کرے۔

ماخذ:

- السنن الکبریٰ للبیہقی ج۷. ص۸۲ کتاب النکاح باب استحباب التزوج بالودود الولود.
- المستدرک للحاکم ج۲. ص۱۶۱. کتاب النکاح باب ای النساء خیر؟ عن ابی ھریرۃ.

عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَ بْنِ جَعْدَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

خَیْرُ فَائِدَۃٍ اسْتَفَادَھَا الْمُسْلِمُ بَعْدَ الْاِسْلاَمِ امْرَاَۃٌ جَمِیْلَۃٌ، تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا، وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَھَا وَتَحْفَظُہٗ اِذَا غَابَ عَنْھَا فِیْ مَالِہٖ وَنَفْسِھَا.

عمرو بن یحیٰی بن جعدۃ سے مروی ہے انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ اسلام لانے کے بعد بہتر فائدہ جو مسلمان نے حاصل کیا وہ بہتر عادات والی عورت ہے جب مرد اسے دیکھے تو اسے مسرت حاصل ہو اور جب اسے حکم دے تو اس کی اطاعت کرے۔ خاوند کی عدم موجودگی میں شوہر کے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذا باتت المرء ة مهاجرة فراش زوجها لعنتها الملائکة حتی ترجع (بخاری. کتاب النکاح)

ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے اجتناب کر کے اس سے الگ رات گزارے، اس پر ملائکہ لعنت بھیجتے ہیں۔ جب تک کہ وہ رجوع نہ کرے[1]

اذا رای احدکم امرأة فاعجبته فلیات اهله فان معها مثل الذی معها (ترمذی ماجاء الرجل یری المرأة فتعجبهٔ.)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو دیکھ لے۔ اور اس کے حسن سے متاثر ہو تو اپنی بیوی کے پاس چلا جائے، کیونکہ اس کے پاس وہی ہے جو اس کے پاس تھا[2] (پردہ ص ۲۲۹)

۵: قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَطَاعَةُ الْوَالِدَیْنِ وَاجِبَةٌ فِي الْمَعْرُوْفِ لاَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ،

مآخذ:

- احکام القرآن للجصاص ج۳. ص۱۹۴ باب برا الوالدین.
- مشکوۃ کتاب الامارۃ و القضاء الفصل الثانی ص ۳۲۱. رواہ فی شرح السنة
- مصنف ابنِ ابی شیبة ج۲/۴ ص۳۰۸ کتاب النکاح باب المرأة الصالحة والسیئة الخلق.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ،

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلاَئِکَةُ حَتّٰی تَرْجِعَ.

حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات بسر کرے تو اس کی واپسی تک ملائکہ اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

مآخذ:

- بخاری ج۲. ص۷۸۲. کتاب النکاح، باب اذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: نا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَالَعَنَتْهَا الْمَلائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ.

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر رات گزارتی ہے تو صبح کی آمد تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

مآخذ:

- مسلم ج ۱ . ص ۴۶۴ . کتاب النکاح، باب تحریم امتنا عها من فراش زوجها.
- السنن الکبری ج۷. ص ۲۹۲ . کتاب القسم والنشوز . باب ماجاء فی بیان حقه علیها.

ایک روایت میں ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَأَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهَا، فَتَاْبٰی عَلَيْهِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطاً عَلَيْهَا حَتّٰی يَرْضٰی عَنْهَا.

ایک اور روایت میں ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ، فَلَمْ تَاْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ. حواله مذکوره بالا.

- اور کنز العمال ج ۱۶ . ص ۳۸۱. حدیث نمبر ۴۵۰۰۰ .
- دارمی کتاب النکاح، باب ۳۸. فی حق الزوج علی المرأة.

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَیْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ، فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْءَ لَعَنَتْهَا الْمَلائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ.

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص ۷۸۲. کتاب النکاح، باب اذا باتت المرأۃ مهاجرۃً فِرَاش زوجها.
- تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۹۲ سورۃ النساء. الرجال قوامون علی النساء کے تحت.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِلٰی فِرَاشِهِ، فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ، تابعه شعبة، وابو حمزه، وابن داؤد، وابومعاویة عن الاعمش.

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ آنے سے انکار کرے شوہر غصے اور ناراضگی کی حالت میں رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ماخذ:

- بخاری ج ۱ ص ۴۵۹. کتاب بدألخلق باب اذا قال احدکم اٰمین والملائکة فی السماء اٰمین الخ
- مصنف ابن ابی شیبة ج ۴/۲ ص ۳۰۶. کتاب النکاح باب ماحق الزوج علی امرأتهِ.
  مصنف ابنِ ابی شیبة میں فباتت غضبان علیها هے.
- السنن الکبریٰ بَیْهَقی ج۷ ص ۲۹۲. کتاب القسم والنشوز باب ماجاء فی بیان حقه علیها.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِلٰی فِرَاشِهِ، (فَاَبَتْ) فَلَمْ تَاْتِهِ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَیْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِکَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ.

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد اپنی بیوی کو صنفی خواہش کے لیے اپنے بستر پر آنے کے لیے بلاتا ہے اور وہ نہیں آتی۔ شوہر ناراضگی کی حالت میں رات گزارتا ہے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲ ص ۲۴۴. کتاب النکاح، باب فی حق الزوج علی المرأۃ.
- کنز العمال ج۱۶ ص ۳۳۶. حدیث ۴۴۷۹۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرَأَةٍ يَطْلُبُ زَوْجُهَا مِنْهَا حَاجَةً فَتَاْبٰى فَيَبِيْتُ وَهُوَ عَلَيْهَا غَضْبَانُ اِلَّا بَاتَتْ تَلْعَنُهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُصْبِحَ،

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت ایسی نہیں کہ اس کا شوہر اس سے اپنی صنفی خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کرے، اور وہ عورت انکار کر کے رات بسر کرے اور شوہر اس پر ناراض ہو مگر ایسی صورت میں رات گزارتی ہے کہ صبح تک ملائکہ اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

ماخذ:

○ مجمع الزوائد ج۴. ص۲۹۶. كتاب النكاح باب فيمن يدعوها زوجها فتعتل بحواله الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَاَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهَا، فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطاً عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا.

حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب مرد اپنی بیوی کو اپنی جنسی خواہش کے لئے اپنے بستر پر آنے کے لئے بلاتا ہے اور وہ آنے سے انکار کر دیتی ہے۔ جو آسمان پر ہے وہ اس وقت تک ناراض رہتا ہے جب تک کہ شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا۔

ماخذ:

○ مسلم ج ۱. ص ۴۶۴ كتاب النكاح، باب تحريم امتناعها من فراش زوجها.

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى، ناهشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً، فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ، فَقَضٰى حَاجَتَهٗ، وَخَرَجَ، وَقَالَ:

اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ، اَقْبَلَتْ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ، فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ، فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا.

وفي الباب عن ابن مسعود، حديث جابر. حديث حسن صحيح غريب.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیوی کے حقوق

یہ خیال کہ عورت کی پوزیشن خانگی زندگی میں فروتر رکھی گئی ہے وہ یہ کہ مرد کو چار چار شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔ اگر آپ غور کریں تو یہ بات بہت آسانی کے ساتھ آپ کی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ عورت کے لئے تین سوکنوں کا برداشت کرنا جتنا تکلیف دہ ہے اس سے بدر جہا زیادہ تکلیف دہ چیز اس کے لئے یہ ہو سکتی ہے کہ اس کے شوہر کی کئی کئی محبوبائیں اور داشتائیں ہوں۔ اسلام نے اسی کو روکنے کے لئے مرد کو ایک سے زائد نکاح کرنے کی اجازت دی ہے۔ ایک مرد ناجائز تعلقات میں جتنا بے باک ہو سکتا ہے، شادیاں رچانے میں اتنا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شادی کی صورت میں مرد کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا ہے اور طرح طرح کی پیچیدگیوں سے اسے سابقہ پیش آتا ہے۔ یہ دراصل عورتوں ہی کے فائدے کے لئے ایک روک تھام ہے نہ کہ مردوں کے لئے بے جا رعایت۔ دوسرے طریقے کا تجربہ آجکل مغرب کی سوسائٹی کر رہی ہے وہاں ایک طرف تو جائز سوکنوں کا سدباب کر دیا گیا ہے۔ لیکن دوسری طرف ناجائز سوکنوں سے عورت کو بچانے کا کوئی انتظام اس کے سوا نہیں کیا گیا کہ وہ انہیں برداشت نہ کر سکے تو شوہر سے طلاق حاصل کرنے کے لئے عدالت میں نالش کر دے۔ کیا آپ سمجھتی ہیں کہ اس سے عورت کی مصیبت کچھ کم ہو گئی ہے؟ چھڑی چھٹانک عورت تو شاید سوکن سے بچنے کے لئے طلاق کو آسان سمجھ لے مگر کیا بچوں والی عورت کے لئے بھی یہ نسخہ آسان ہے؟ [رسائل و مسائل حصہ چہارم ص ۳۶۔۳۷]

سأل رجل یا رسول اللّٰہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امُکَ. قال ثم من قال اُمک. قال ثم من قال ابوک. لـ(بخاری. کتاب الادب)

ترجمہ: ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! مجھ پر حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا "تیری ماں کا" اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا "تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا، تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون فرمایا تیرا باپ"

تخریج

- ترمذی ابواب الرضاع باب ماجاء فی الرجل یَرَی المرأۃ فتُعْجِبُہٗ.
- مصنف ابنِ ابی شیبۃ ج۲/۴. ص ۳۲۱. کتاب النکاح، باب ما قالوا فی الرجل یری المرأۃ فتعجبۃُ. من قال: یجامع اھلہ. خطیب بغدادی نے حضرت عمر کے واسطہ سے مندرجہ ذیل روایت نقل کی ھے.

اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ امْرَاَۃً حَسْنَآءَ فَاَعْجَبَتْہُ، فَلْیَاْتِ اَھْلَہٗ، فَاِنَّ الْبُضْعَ وَاحِدٌ، وَمَعَھَا مِثْلُ الَّذِیْ مَعَھَا.

- کنز العمال ج۱۶. ص ۳۴۴ حدیث ۴۴۸۴۲.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرم علیکم عقوق الامھات ۲؎ (بخاری. کتاب الادب)

ترجمہ: اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور حق تلفی حرام کر دی ہے۔

حضورؐ ہی نے انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ جذبات کی فراوانی اور حسیات کی نزاکت، اور انتہا پسندی کی جانب میل و انعطاف عورت کی فطرت میں ہے اسی فطرت پر اللہ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور یہ انوثت کے لئے عیب نہیں۔ اس کا حسن ہے۔ تم اس سے جو کچھ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ اسی فطرت پر قائم رکھ کر ہی اٹھا سکتے ہو، اگر اس کو مردوں کی طرح سیدھا اور سخت بنانے کی کوشش کروں گے تو اسے توڑ دو گے۔ المرأة کالضلع ان اقمتھا کسرتھا و ان استمتعت بھا استمتعت بھا وفیھا عوج. ۳؎ (بخاری باب مدارات النساء)

اس طرح محمد ﷺ وہ پہلے اور درحقیقت آخری شخص ہیں جنہوں نے عورت کی بہ نسبت نہ صرف مرد کی، بلکہ عورت کی اپنی ذہنیت کو بھی بدل دیا اور جاہلی ذہنیت کی جگہ ایک نہایت صحیح ذہنیت پیدا کی جس کی بنیاد جذبات پر نہیں بلکہ خالص عقل اور علم پر تھی۔ پھر آپ نے باطنی اصلاح پر ہی اکتفا نہ فرمائی بلکہ قانون کے ذریعہ سے عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور مردوں کے ظلم کی روک تھام کا بھی انتظام کیا اور عورتوں میں اتنی بیداری پیدا کی کہ وہ اپنے جائز حقوق کو سمجھیں اور ان کی حفاظت کے لئے قانون سے مدد لیں۔

سرکار رسالتمآبؐ کی ذات میں عورتوں کو ایک ایسا رحیم و شفیق حامی اور ایسا زبردست محافظ مل گیا تھا کہ اگر ان پر ذرا سی بھی زیادتی ہوتی تو وہ شکایت لے کر بے تکلف حضورؐ کے پاس دوڑ جاتی تھیں، اور مرد اس بات سے ڈرتے تھے کہ کہیں ان کی بیویوں کو آنحضرتؐ تک شکایت لے جانے کا موقع نہ مل جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ جب تک حضورؐ زندہ رہے ہم اپنی عورتوں سے بات کرنے میں احتیاط کرتے تھے کہ مبادا ہمارے حق میں کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔ جب حضورؐ نے وفات پائی تب ہم نے کھل کر بات کرنی شروع کی ۴؎۔ (بخاری۔ باب الوصاۃ بالنساء)

ابنِ ماجہ میں ہے کہ حضورؐ نے بیویوں پر دست درازی کرنے کی عام ممانعت فرما دی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے شکایت کی کہ عورتیں شوخ ہو گئی ہیں، ان کو مطیع کرنے کے لئے مارنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ آپؐ نے اجازت دے دی۔ لوگ نہ معلوم کب سے بھرے بیٹھے تھے۔ جس روز اجازت ملی۔ اسی روز ستر عورتیں اپنے گھروں میں پیٹی گئیں۔ دوسرے دن نبی ﷺ کے مکان پر فریادی عورتوں کا ہجوم ہو گیا۔ سرکار نے لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا، خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا

لقد طاف اللیلة بآل محمد سبعون امرأة کل امرأة تشتکی زوجھا فلا تجدون اولئک خیارکم. ۵؎

''آج محمدؐ کے گھر والوں کے پاس ستر عورتوں نے چکر لگایا ہے۔ ہر عورت اپنے شوہر کی شکایت کر رہی تھی۔ جن لوگوں نے یہ حرکت کی وہ تم میں ہرگز اچھے لوگ نہیں ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی اخلاقی اور قانونی اصلاح کا نتیجہ ہے کہ اسلامی سوسائٹی میں عورت کو وہ بلند حیثیت حاصل ہوئی جس کی نظیر دنیا کی سوسائٹی میں نہیں پائی جاتی۔ مسلمان عورت دنیا اور دین میں مادی، عقلی اور روحانی حیثیت سے عزت اور ترقی کے ان بلند سے بلند مدارج تک پہنچ سکتی ہے جن تک مرد پہنچ سکتا ہے۔ اور اس کا عورت ہونا کسی مرتبہ میں بھی اس کی راہ میں حائل نہیں ہے۔ آج اس بیسویں صدی میں بھی دنیا اسلام سے بہت پیچھے ہے۔ افکار انسانی کا ارتقاب بھی اس مقام تک نہیں پہنچا ہے۔ جس پر اسلام پہنچا ہے۔ مغرب نے عورت کو جو کچھ دیا ہے عورت کی حیثیت سے نہیں دیا ہے۔ بلکہ مرد بنا کر دیا ہے۔ عورت درحقیقت اب بھی اس کی نگاہ میں ویسی ہی ذلیل ہے۔ جیسی پرانے دور جاہلیت میں تھی۔ گھر کی ملکہ، شوہر کی بیوی بچوں کی ماں، ایک اصلی اور حقیقی عورت کے لئے اب بھی کوئی عزت نہیں۔ عزت اگر ہے تو اس مرد مؤنث یا زنِ مذکر کے لئے ہے جو جسمانی حیثیت سے تو عورت، مگر دماغی اور ذہنی حیثیت سے مرد ہو اور تمدن و معاشرت میں مرد ہی کے سے کام کرے۔ ظاہر ہے کہ یہ انوثت کی عزت نہیں، رجولیت کی عزت ہے۔ پھر احساس پستی کی ذہنی الجھن (Inferiority Complex) کا کھلا ہوا ثبوت یہ ہے کہ مغربی عورت مردانہ لباس فخر کے ساتھ پہنتی ہے، حالانکہ کوئی مرد زنانہ لباس پہن کر بر سر عام آنے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ بیوی بنا لاکھوں مغربی عورتوں کے نزدیک موجب ذلت ہے، حالانکہ شوہر بننا کسی مرد کے نزدیک ذلت کا موجب نہیں۔ مردانہ کام کرنے میں عورتیں عزت محسوس کرتی ہیں، حالانکہ خانہ داری اور پرورش اطفال جیسے خالص زنانہ کاموں میں کوئی مرد عزت محسوس نہیں کرتا۔ پس بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ مغرب نے عورت کو بحیثیت عورت ہونے کے کوئی عزت نہیں دی ہے۔ یہ کام اسلام اور صرف اسلام نے کیا ہے کہ عورت کو تمدن و معاشرت میں اس کے فطری مقام پر رکھ کر عزت و شرف کا مرتبہ عطا کیا۔ اور صحیح معنوں میں انوثت کے درجہ کو بلند کر دیا۔ اسلامی تمدن عورت کو عورت اور مرد کو مرد رکھ کر دونوں سے الگ الگ وہی کام لیتا ہے جس کے لئے فطرت نے اسے بنایا ہے۔ اور پھر ہر ایک کو اس کی جگہ پر ہی رکھتے ہوئے عزت اور ترقی اور کامیابی کے یکساں مواقع بہم پہنچاتا ہے اس کی نگاہ میں انوثت اور رجولیت دونوں انسانیت کے ضروری اجزا ہیں۔ تعمیر تمدن کے لئے دونوں کی اہمیت یکساں ہے۔ دونوں اپنے اپنے دائرے میں جو خدمات انجام دیتے ہیں، وہ یکساں مفید اور یکساں قدر کی مستحق ہیں۔ نہ رجولیت میں کوئی شرف ہے۔ نہ انوثت میں کوئی ذلت۔ جس طرح مرد کے لئے عزت اور ترقی اور کامیابی اسی میں ہے کہ وہ مرد رہے اور مردانہ خدمات انجام دے اسی طرح عورت کے لئے بھی عزت اور ترقی اور کامیابی اسی میں ہے کہ وہ عورت رہے اور زنانہ خدمات انجام دے۔ ایک صالح تمدن کا کام یہی ہے کہ وہ عورت کو اس کے فطری دائرۂ عمل میں رکھ کر پورے انسانی حقوق دے، عزت اور شرف عطا کرے، تعلیم و تربیت سے اس کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو چمکائے، اور اسی دائرے میں اس کے لئے ترقیوں اور کامیابیوں کی راہیں کھولے۔ (پردہ ص ۲۵۱ تا ۲۵۶)

تخریج

۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ اَبِىْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زُرْعَہ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبُوْکَ.

مآخذ:

- بخاری ج۲. ص ۸۸۳. کتاب الادب، بابٌ من احق الناس بُحسن الصُّحْبَۃِ.
- مسلم ج۲ ص ۳۱۲ کتاب البر والصلۃ، باب برالوالدین وایھما احق بہ.
- الادب المفرد للبخاری ص ۱۲. باب بر الاب عن ابی ھریرۃ. اس میں مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحا بتِیْ کے بجائے مَنْ اَبَرُّ؟ سے روایت کا آغاز ھوا ھے.
- ابوداؤد ج۴ ص ۳۳۶. کتاب الادب باب فی برالوالدین.
- ترمذی ج۲. ص ۱۱. ابواب البروالصلۃ، باب ماجاء فی برالوالدین.
- ابوداؤد اور ترمذی کی روایت بھی مَنْ اَبَرُّ سے شروع ھوتی ھے. آخر میں الاقرب فالاقرب ھے.
- ابنِ ماجہ کتاب الادب، باب ۱ برالوالدین. عن ابی ھریرۃ. اس نے بھی من ابرّ؟ سے آغاز نقل کیا ھے.
- مجمع الزوائد ج۸. ص ۱۳۹. کتاب البرو الصلۃ باب ماجاء فی البرّ وحق الوالدین، عن ابی ھریرۃ الزوائد میں جاء ت امرأۃ الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت: یا رسول اللہ من اَبَرُّ؟
- المستدرک للحاکم ج۴ ص ۱۵۰. کتاب البروالصلۃ باب برامک ثم اباک ثم الاقرب فالا قرب.

۱: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اُمُّکَ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبُوْکَ.

مسلم کی ایک دوسری روایت میں من احق الناس بحسن الصحبۃ بھی منقول ہے۔

مآخذ:

- مسلم ج۲. ص ۳۱۲. کتاب البروالصلۃ، باب برالوالدین وایھما احق بہ.
- ابنِ ماجہ کتاب الوصایا، باب النھی عن الامساک فی الحیاۃ والتبذیر عندالموت.
- ابن ماجہ نے مَا حَقُّ النَّاسِ مِنِّیْ بِحُسْنِ الصُّحْبَۃِ سے روایت شروع کی ھے.
- مسند احمد ج۲. ص۳۲۷. ۳۹۱. عن ابی ھریرۃ ص ۳۲۷ پر منقول روایت کا آغاز اَیُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّیْ بِحُسْنِ الصُّحْبَۃِ. اور ص ۳۹۱ پر منقول روایت کاآغاز نَبِّئْنِیْ بِاَحَقِّ النَّاسِ مِنِّیْ صُحْبَۃً سے ھوا ھے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲:حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَمَنْعاًوَهَاتِ، وَوَاْدَ الْبَنَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ: وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ.

حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی، حقداروں کا حق نہ دینا اور بیٹیوں کو زندہ در گور کرنا حرام کیا ہے اور تمہارے لئے قیل وقال، اور کثرتِ سوال اور اضاعتِ مال کو مکروہ قرار دیا ہے۔

مآخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۸۸۴. کتاب الادب ، باب عقوق الوالدین من الکبائر.
- بخاری ج ۱. ص ۳۲۴. کتاب الاستقراض، باب ما یُنھیٰ عن اضاعة المال الخ.
- بخاری ج ۲. ص ۹۵۸ کتاب الرقاق، باب مایکرہ من قیلٍ وقالٍ.
- بخاری ج ۲. ص ۱۰۸۳ کتاب الاعتصام، باب مایکرہ من کثرة السوال.
- مسلم ج ۲. ص ۷۵ کتاب الاقضیة، باب النھی عن کثرة المسائل من غیر حاجة الخ
- دارمی کتاب الرقاق، باب ۳۸ ان اللّٰہ کرہ لکم قیل وقال.
- مسند احمد ج ۴. ص ۲۴۶. ۲۵۱. ۲۵۴. ۲۵۵.
- مجمع الزوائد ج ۸. ص ۱۴۷ کتاب البرو الصلة باب ماجاء فی الحقوق کے تحت اِنَّ اللّٰہَ کَرِہَ لَکُمْ ثلاثا عقوق الامھات الخ عن معقل بن یسار.

۳:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِبْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْمَرْاَةُ كَالضِّلَعِ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ.

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پسلی کی طرح ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو اسے توڑ بیٹھے گا۔ اور اگر اس سے فائدہ اٹھائے گا تو اس کی کجی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

- بخاری ج۲. ص۷۷۹. کتاب النکاح، باب المُدَاراة مع النساء وقول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما المرأة کالضلع.
- مجمع الزوائد ج۴. ص ۳۰۳. عن عائشہؓ.

اس کا آخری فقرہ وھی یستمتع بھاعلی عوج ھے۔

- المستدرک للحاکم ج۴. ص۱۷۴ . کتاب البر والصلة باب المرأة خلقت من ضلع اعوج.

مستدرک نے ان ترکتھا تعش بھا نقل کیا ھے۔

۴:حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: کُنَّا نَتَّقِی الْکَلَامَ وَالْاِنْبِسَاطَ اِلٰی نِسَآءِ نَا عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَیْبَۃَ اَنْ یَنْزِلَ فِیْنَا شَیْئٌ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا.

مآخذ:

- بخاری ج۲. ص۷۷۹. کتاب النکاح، باب الوصاة بالنساء.

۵:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، انبأ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اِیَاسِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْرِبُنَّ اِمَاءَ اللّٰہِ، فَجَاءَ عُمَرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَدْ ذَئِرَ النِّسَآءُ عَلٰی اَزْوَاجِھِنَّ. فَاْمُرْ بِضَرْ بِھِنَّ، فَضُرِبْنَ، فَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَائِفُ نِسَآءٍ کَثِیْرٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: لَقَدْ طَافَ اللَّیْلَۃَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُوْنَ امْرَاَۃً، کُلُّ امْرَاَۃٍ تَشْتَکِیْ زَوْجَھَا، فَلَا تَجِدُوْنَ اُولٰئِکَ خِیَارَکُمْ.

مآخذ:

- ابن ماجه کتاب النکاح، باب ضرب النساء. O المستدرک للحاکم ج۲. ص۱۸۸. کتاب النکاح، باب حق الزوجة علی الزوج. O ابوداؤد ج۲. ص۲۴۵. کتاب النکاح، باب فی ضرب النساء.
- ابوداؤد اور مستدرک نے سبعون کے بجائے نساء کثیر نقل کیا ھے اور ص ۱۹۱ پر سبعون بھی ھے اور اس مقام پر لیس اولئک خیارکم ھے۔
- کنز العمال ج ۱. ص۳۷۸. حدیث نمبر ۴۴۹۸۴.
- ابن سعد بحوالہ کنز العمال ج ۱. ص۳۷۸.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کو جو عزّ و شرف عطا کیا۔

من عال جاریتین حتیٰ تبلغا جاء یوم القیٰمۃ انا وھو وضم اصابعہ۔ ۱ (مسلم۔ کتاب البر والصلۃ والادب)

ترجمہ: ''جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بلوغ کو پہنچ گئیں تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے جیسے میرے ہاتھ کی انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں۔''۱

تشریح: وہ محمد ﷺ ہی کی ذات ہے جس نے ذلت اور عار کے مقام سے اٹھا کہ عورت کو عزت کے مقام پر پہنچایا۔ وہ حضورؐ ہی ہیں جنہوں نے باپ کو بتایا کہ بیٹی کا وجود تیرے لئے ننگ و عار نہیں ہے۔ بلکہ اس کی پرورش اور اس کی حق رسانی تجھے جنت کا مستحق بناتی ہے۔

من ابتلی من البنات بشیئ فاحسن الیھن کن لہ سترا من النار (مسلم ، کتاب مذکور)

ترجمہ: ''جس کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں، اور وہ اچھی طرح ان کی پرورش کرے تو یہی لڑکیاں اس کے لئے دوزخ سے آڑ بن جائیں گی۔''۲

حضورؐ ہی نے شوہر کو بتایا کہ نیک بیوی تیرے لئے دنیا میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ (نسائی. کتاب النکاح)

''دنیا کی نعمتوں میں بہترین نعمت نیک بیوی ہے۔''۳

حُبب الی من الدنیا النساء والطیب وجعل قرہ عینی فی الصلوٰۃ (نسائی، کتاب عشرۃ النساء)

ترجمہ: دنیا کی چیزوں میں مجھ کو سب سے زیادہ محبوب عورت اور خوشبو ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔۴

لیس من متاع الدنیا شیئ افضل من المرأۃ الصالحۃ (ابن ماجہ، کتاب النکاح)

دنیا کی بہترین نعمتوں میں سے کوئی چیز نیک بیوی سے بہتر نہیں ہے۔۵

حضورؐ ہی نے بیٹے کو بتایا کہ خدا اور رسول کے بعد سب سے زیادہ عزت اور قدر و منزلت اور حسن سلوک کی مستحق تیری ماں ہے۔

تخریج

۱: حَدَّثَنِی عَمْرُو النَّاقِدُ، نا اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِبْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا، جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنَا وَھُوَ، وَضَمَّ اَصَابِعَہٗ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

O مسلم ج۲. ص ۳۳۰. کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات.

۲: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرِبْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَۃَ، عَنْ عَائِشَۃَ، قَالَتْ: دَخَلَتْ امْرَأَۃٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَۃٍ، فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ، فَخَرَجَتْ، وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلَیْنَا، فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ، کُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

ماخذ:

O بخاری ج۱ ص ۱۹۰. کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار ولوبشق تمرۃ. O مسلم ج۲. ص ۳۳۰. کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات. مسلم نے هٰذِهِ روایت نهیں کیا. O ترمذی ج۲. ص۱۳. ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی النفقات علی البنات هذا حدیث حسن صحیح Oمسند احمد ج۶. ص۳۳. ۸۸. ۱۶۶. ۲۴۳.

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَهْزَاذٍ، نا سَلَمَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ، انا عَبْدُ اللّٰهِ، انا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرِبْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَۃَ، عَنْ عَائِشَۃَ ح وحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ بَهْرَامٍ، وَاَبُوْ بَکْرِبْنُ اِسْحَاقَ، وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالاَ: انا اَبُو الْیَمَانِ، انا شُعَیْبٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ عُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ قَالَتْ: جَآءَتْنِی امْرَأَۃٌ وَمعها ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِیْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئاً غَیْرَ تَمْرَۃٍ واحِدَۃٍ، فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا، فَاَخَذَتْهَا، فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا، وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْهَا شَیْئاً، ثُمَّ قَامَتْ، فخرجتْ وَابْنَتاها. فدخل عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثْتُهُ حَدِیْثَهُمَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسَلَّمَ: مَنِ ابْتُلِیَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ، فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ.

ماخذ:

O مسلم ج۲. ص ۳۳۰. کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات.

O کنز العمال ج۱۶. ص۴۴۷.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳:حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ الْھَمْدَانِیُّ، قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ، قَالَ: نا حَیْوَۃُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ شُرَحْبِیْلُ بْنُ شَرِیْکٍ، اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ، وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ.

مآخذ:

- مسلم ج۲. ص۴۷۵. کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء.
- نسائی ج۶. ص۶۹. کتاب النکاح، باب المرأۃ الصالحۃ.

نسائی نے اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّھَا مَتَاعٌ ، وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ. نقل کیا ھے.

- مسند احمد ج۲. ص۱۶۸ عبداللّٰہ بن عمرو.

۴:حَدَّثَنِیْ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عِیْسَی الْقَوْمَسِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْمُنْذِرِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا النِّسَآءُ وَالطِّیْبُ ، وَجُعِلَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاۃِ.

ایک روایت میں ہے

حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَآءُ وَالطِّیْبُ، وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاۃِ.

مآخذ:

- نسائی ج۷. ص۶۱. ۶۲. کتاب عشرہ النساء باب حب النساء. ○ مسند احمد ج۳. ص۱۲۸. ۱۹۹. ۲۸۵. عن انس. ○ المستدرک حاکم ج۲. ص۱۶۰. کتاب النکاح باب خیر ھذہ الامۃ اکثرھم نساء.عن انس.

۵:حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادِبْنِ اَنْعُمَ،عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ یَزِیْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو. اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا الدُّنْیَا مَتَاعٌ، وَلَیْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْیَا شَیْءٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَرْاَۃِ الصَّالِحَۃِ.

مآخذ:

- ابن ماجہ کتاب النکاح، باب ۵. افضل النساء.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کے تمدنی حقوق۔

خیر کم خیر کم لنسائه والطفهم باهله.

ترجمہ: تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ لطف ومہربانی کا سلوک کرنے والے ہیں۔[1]

تشریح: شوہر کو بیوی پر جو اختیارات اسلام نے عطا کئے ہیں ان کے استعمال میں حسن سلوک اور فیاضانہ برتاؤ کی ہدایت کی گئی ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے وعاشروهن بالمعروف (عورتوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو) اور ولا تنسوا الفضل بينكم۔ (آپس کے تعلقات میں فیاضی کو نہ بھول جاؤ) یہ محض اخلاقی ہدایات ہی نہیں ہیں، اگر شوہر اپنے اختیارات کے استعمال میں ظلم سے کام لے تو عورت کو قانون سے مدد لینے کا حق بھی حاصل ہے۔[پردہ ص ۲۴۵]

عورتوں کی تعلیم

ايما رجل كانت عنده وليدة فعلمها فاحسن تعليمها وادبها فاحسن تاديبهاثم اعتقها وتزوجها فله اجران (بخاری، کتاب النکاح)

ترجمہ: ''جس شخص کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اس کو خوب تعلیم دے، اور عمدہ تہذیب وشائستگی سکھائے، پھر اس کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے، اس کے لئے دوہرا اجر ہے''[2]

تشریح: عورتوں کو دینی اور دنیوی علوم سیکھنے کی نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ان کی تعلیم تربیت کو اسی قدر ضروری قرار دیا گیا ہے جس قدر مردوں کی تعلیم وتربیت ضروری ہے۔ نبی ﷺ سے دین واخلاق کی تعلیم جس طرح مرد حاصل کرتے تھے اسی طرح عورتیں بھی حاصل کرتی تھیں۔ آپؐ نے ان کے لئے اوقات معین فرمادیئے تھے۔ جن میں وہ آپ سے علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتی تھیں۔ آپ کی ازواج مطہرات اور خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نہ صرف عورتوں کی، بلکہ مردوں کی بھی معلمہ تھیں۔ اور بڑے بڑے صحابہ وتابعین ان سے حدیث، تفسیر، اور فقہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اشراف تو درکنار، نبی ﷺ نے لونڈیوں تک کو علم سکھانے کا حکم دیا تھا۔ (جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے واضح ہوتا ہے)

پس جہاں تک نفس تعلیم کا تعلق ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد کے درمیان کوئی امتیاز نہیں رکھا ہے۔ البتہ نوعیت میں فرق ضروری ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے عورت کی صحیح تعلیم وتربیت وہ ہے جو اس کو ایک بہترین بیوی، بہترین ماں اور بہترین گھر والی بنائے۔ اس کا دائرہ عمل گھر ہے۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ اس کو ان علوم کی تعلیم دی جانی چاہئے جو اس دائرہ میں اسے زیادہ مفید بنا سکتے ہوں۔ مزید برآں وہ علوم بھی اس کے لئے ضروری ہیں جو انسان کو انسان بنانے والے ہیں۔ ایسے علوم اور ایسی تربیت سے آراستہ ہونا ہر مسلمان عورت کے لئے لازم ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی عورت غیر معمولی عقلی وذہنی استعداد رکھتی ہو۔ اور ان علوم کے علاوہ دوسرے علوم وفنون کی اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کرنا چاہئے تو اسلام اس کی راہ میں مزاحم نہیں ہے، بشرطیکہ وہ ان حدود سے تجاوز نہ کرے جو شریعت نے عورتوں کے لئے مقرر کئے ہیں۔ (پردہ ص ۲۴۶۔۲۴۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: اب تو تمام علماء نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ موجودہ تمدنی ضروریات پوری کرنے کے لئے علم کا حاصل کرنا عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ لیکن مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی کام کر سکتی ہیں۔ یا تو اسلامی احکام کی پابندی کریں یا علم حاصل کریں۔ پردے کی پابند ہوتے ہوئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ طبقات الارض، آثار قدیمہ، انجینئرنگ اور تمام ایسے علوم جن میں سروے اور دور دراز سفر کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان علوم کے لئے خواتین کس طرح کام کر سکتی ہیں۔ جبکہ محرم کے بغیر عورت کا تین دن سے زائد کی مسافت پر نکلنا بھی منع ہے اب کیا ہر جگہ وہ اپنے ساتھ محرم کو لئے لئے پھرے گی؟

یہ علوم تو ایک طرف رہے، میں تو ڈاکٹری اور پردے کو بھی ایک دوسرے کی ضد سمجھتا ہوں۔ اول تو ڈاکٹری کی تعلیم ہی جو جسمانیات کی نگاہیں پھیلا دینے والے معلومات سے پر ہوتی ہے، حیا کے اس احساس کو ختم کر دینے کے لئے کافی ہے جس کی مشرقی عورتوں سے توقع کی جاتی ہے، خواہ وہ ڈاکٹری پردے ہی میں سیکھی جائے، اور پڑھانے والی تمام خواتین ہی کیوں نہ ہوں؟ دوم ڈاکٹر بننے پر ایک خاتون کو مریضوں کے لواحقین سے روابط کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے لئے غیر مردوں سے بات چیت پر مدغن لگانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب اس کے پیش نظر اگر ہم خواتین کو ڈاکٹر بننے سے روکتے ہیں تو پھر ہمیں اپنے گھروں کی مریض خواتین کے ہر مرض کے علاج کے لیے مرد ڈاکٹروں کی خدمات کی ضرورت پڑے گی اور رائج الوقت نظریہ حیا کے مطابق یہ تو اس سے بھی زیادہ معیوب سمجھا جائے گا۔

جواب: عورتوں کی تعلیم کے متعلق آپ نے جن مشکلات کا ذکر کیا ہے۔ ان کے بارے میں بھی کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے ہی آپ اس بات کو سمجھ لیں کہ فطرت نے عورت اور مرد کے دائرہ کار الگ رکھے ہیں۔ اپنے دائرہ کار کے فرائض انجام دینے کے لئے عورت کو جس سے بہتر تعلیم کو ضرورت ہے وہ اسے ضرور ملنی چاہئے۔ اور اسلامی حدوں میں وہ پوری طرح دی جا سکتی ہے۔ اس طرح عورت کے لئے ایسی علمی و ذہنی ترقی بھی ان حدود کے اندر رہتے ہوئے ممکن ہے جو عورت کو اپنے دائرہ کار کے فرائض انجام دیتے ہوئے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس معاملہ میں کوئی انتظامات نہ کرنا مسلمانوں کی کوتاہی ہے نہ کہ اسلام کی۔ لیکن وہ تعلیم جو مرد کے دائرہ کار کے لئے عورت کو تیار کرے عورت ہی کے لئے نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لئے تباہ کن ہے۔ اور اس کی کوئی گنجائش اسلام میں نہیں ہے۔ (رسائل و مسائل حصہ چہارم ص ۷۹، ۸۰_۸۳، ۸۴_۸۵)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ یَحْیٰ، نا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ، ناسُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ، وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ، فَدَعُوْهُ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں اچھا اور بہتر وہ آدمی ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہے۔ اور میں خود اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہوں اور جب تمہارا صاحب فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو۔

هذا حديث حسن صحيح وروى هذا عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبى ﷺ مرسلا.

ماٰخذ:

- ترمذی ابواب المناقب، باب فی فضل ازواج النبی ﷺ.
- ابنِ ماجه كتاب النكاح، باب حسن معاشره النساء. عن ابن عباس.
- سنن دارمی كتاب النكاح، باب ۵۵ فی حسن معاشرة النساء. عن عائشةؓ.
- مجمع الزوائد ج۴. ص۳۰۳. كتاب النكاح، باب حق المرأة على الزوج .عن ابن عباس.
- كنز العمال ج۱۶. ۳۷۱. حديث نمبر ۴۴۹۴۱.
- ابن عساكر عن على بحواله كنز ج ۱۶ ص ۳۷۱ . حديث ۴۴۹۴۳.
- المستدرک للحاکم ج۴. ص۱۷۳ کتاب البروالصلة، باب خيركم خيركم للنساء. عن ابن عباس مستدرک نے خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِلنِّسَآءِ نقل كيا هے۔ ○ تاريخ بغداد خطيب بغدادى ج۷. ص۱۳.
- زادالمعاد ج۲/۱. ص۵۵ فصل فی هديه فی النكاح و معاشرته صلى الله عليه وسلم.

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، نا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ.

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں ایمان کے اعتبار سے کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے اور تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہیں۔

وَفى الباب عن عائشة، وابن عباس، حديث ابى هريرة حديث حسن صحيح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ترمذی ج ۱ ص ۲۱۹ ابواب الرضاع، باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها.
- ابن ماجه کتاب النکاح، باب حسن معاشرة النساء.
- مجمع الزوائد ج۴. ص ۳۰۳. کتاب النکاح، باب حق المرأة علی الزوج.
- مجمع الزوائد ـ خَیْرُکُمْ خیرکم لنسائهم. عن ابی هریرة بهی روایت کیا گیا هے.
- کنز العمال ج۱۶. ص ۳۷۵. حدیث ۴۴۹۷۱.
- خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد ج۷.ص۲۱۲ پر حضرت عائشه کے واسطه سے قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان خیارکم احسنکم اخلاقا والطفکم باهله نقل کیا هے.

۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ:حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، قَالَ:حَدَّثَنِيْ اَبُوبُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيْدَةٌ، فَعَلَّمَهَا، فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، وَاَدَّبَهَا، فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَآمَنَ بِيْ، فَلَهُ اَجْرَانِ، وَاَيُّمَا مَمْلُوْكٍ اَدّٰى حَقَّ مَوَالِيْهِ، وَحَقَّ رَبِّهٖ فَلَهُ اَجْرَانِ الخ

حضرت ابو بردہؓ اپنے والد کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی شخص کے پاس لونڈی ہو اس نے اسے تعلیم دی اور خوب اچھی تعلیم دی اور اسے ادب و شائستگی سکھائی اور خوب عمدہ شائستگی سکھائی اسے دو اجر ملیں گے۔ اور اہل کتاب میں سے جو کوئی پہلے اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر مجھ پر ایمان لایا اسے دو اجر ملیں گے اور جس کسی غلام نے اپنے آقا کا حق ادا کیا اور اپنے خالق کا بھی حق ادا کیا۔ اس کے لیے بھی دو اجر ہیں۔

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص ۷۶۱. کتاب النکاح، باب اتخاذ السَّرارِیْ ومن اعتق جاریة ثم تزوجها.
- بخاری ج ۱. ص ۲۰. کتاب العلم باب تعلیم الرجل امته واهله کے تحت انهی ابوبرده عن ابیه سے مندرجه ذیل الفاظ میں روایت نقل کی هے.

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ، رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ، والْعَبْدُ الْمَمْلُوکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ،ورَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَطَأُھَا، فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَادِیْبَھَا، وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا، فَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ اَجْرَانِ الخ

- امام بخاری نے ج ۱. ص ۳۴۶. کتاب العتق، باب العبد اذا احسن عبادۃ ربہ عزوجل ونصح سیدہ کے تحت عن ابی بُردہ عن ابی موسیٰ الاشعری کے واسطہ سے قال النبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم.

اَیُّمَا رَجُلٍ کَانَتْ لَہٗ جَارِیَۃٌ اَدَّبَھَا، فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا،وَاَعْتَقَھَا وَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ اَجْرَانِ، وَاَیُّمَا عَبْدٍ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ فَلَہٗ اَجْرَانِ. بیان کیا ھے.

- بخاری ۱ ص ۴۹۰. کتاب الانبیاء، باب قول اللّٰہ عزوجل واذکر فی الکتاب مریم اذا نتبذت من اھلھا الخ کے تحت عن ابی موسیٰ الاشعری درج ذیل روایت ذکر کی ھے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّبَ الرَّجُلُ اَمَتَہٗ، فَاَحْسَنَ تَا دِیْبَھَا، وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا کَانَ لَہٗ اَجْرَانِ، وَاِذَا اٰمَنَ بِعِیْسٰی ثُمَّ اٰمَنَ بِیْ فَلَہٗ اَجْرَانِ، وَالْعَبْدُ اِذَا اتَّقٰی رَبَّہٗ ، وَاَطَاعَ مَوَالِیْہِ فَلَہٗ اَجْرَانِ.

مآخذ:

- بخاری ج ۱. ص ۴۲۲. کتاب الجھاد، باب من فضل من اسلم من اھل الکتابیْن کے تحت ثلاثۃٌ یُؤْتَوْنَ اجْرھُمْ مرّتین الخ روایت کی ھے.
- مسلم ج ۱ ص ۸۶ کتاب الایمان، باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ.
- ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۱ کتاب النکاح باب فی الرجل یعتق امتہ ثم یتزوجھا. اس میں صرف من اعتق جاریتہ وتزوّجھا کَانَ لَہٗ اجْران ھے .
- ابن ماجہ کتاب النکاح، باب ۴۲. الرجل یعتق اَمَتَہٗ ثم یتزوجھا. عن ابی موسیٰ.
- سنن دارمی کتاب النکاح، باب ۴۶. فضل من اعتق امۃ ثم تزوجھا عن ابی موسیٰ.
- مسند احمد ج ۴ ص ۳۹۵. ۳۹۸. ۴۰۸. ۴۱۴. ۴۴۵.
- الادب المفرد للبخاری ص ۶۱ پر ابوبردہ عن ابیہ کے حوالہ سے ثلاثۃ لھم اجران والی روایت نقل کی ھے
- السنن الکبری بیْھقی ج ۷. ص ۱۲۸. کتاب النکاح، باب الرجل یعتق امتہ ثم یتزوج بھا. عن ابی موسیٰ اشعری بَیْھقی نے ثلاثۃ لھم اجران اور ایما رجل کانت لہ جاریۃ والی دونوں روایتیں نقل کی ھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

س. جہیز کی شرعی حیثیت:

ج: ''جہیز کا دینا ناجائز نہیں۔ مگر آج کل اس کو جو شکل دے دی گئی ہے وہ بری ہے۔ خدا اور رسولؐ نے تو جہیز کے بارے میں مجبور نہیں کیا۔ اگر کوئی جہیز نہ بھی ہو تو بھی نکاح ہو جاتا ہے۔ دراصل ایک مسلمان معاشرے میں عدم توازن اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ نے جس چیز کا حکم نہیں دیا لوگ وہ کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ''کرنا پڑتا ہے''۔ لیکن جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مثلاً میراث کے جو حصے اللہ نے مقرر کیے ہیں انہیں ادا نہیں کرتے، ایسا طرزِ عمل کبھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔'' [۵، اے ذیلدار پارک حصہ دوم ص ۲۲۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۷

”عزل“ کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر

کُنا نعزل علی عھد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

ترجمہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے۔[1]

تشریح: مسلمانوں میں جو حضرات ضبط ولادت کے مؤید ہیں ان کو اپنی تائید میں قرآن مجید سے ایک لفظ بھی نہیں مل سکتا۔ اس لئے وہ حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور بعض ایسی احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ جن میں عزل کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن حدیث سے استدلال کرنے میں چند امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جن کو نظر انداز کر کے کسی فقہی مسئلہ کا استنباط نہیں کیا جا سکتا۔

اولاً، مسئلہ متعلقہ کے باب میں تمام احادیث کا استقصاء کیا جائے۔

ثانیاً: ارشاد نبوی کے موقع و محل کو پیش نظر رکھا جائے۔

ثالثاً: اس وقت عرب کے جو حالات تھے ان کو ملحوظ رکھا جائے۔

لہٰذا ہم ان تینوں امور کو ملحوظ رکھ کر ان احادیث پر نظر ڈالیں گے جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔

یہ سب کو معلوم ہے کہ عرب جاہلیت میں برتھ کنٹرول کے لئے قتل کا طریقہ رائج تھا۔ جس کے دو وجوہ تھے۔ ایک معاشی حالات کی خرابی، جن کی وجہ سے ماں باپ اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے، تاکہ ان کے رزق میں کوئی شریک پیدا نہ ہو۔ دوسرے غیرت کا حد سے بڑھا ہوا جذبہ، جو لڑکیوں کے قتل کا محرک ہوتا تھا۔ اسلام نے آکر اس کو سختی کے ساتھ منع کیا اور اس باب میں عربوں کی ذہنیت ہی بدل دی۔

اس کے بعد مسلمانوں کا رجحان عزل، یعنی مباشرت بلا انزال فی الفرج کی طرف راغب ہوا۔ لیکن یہ رجحان عام نہ تھا، نہ برتھ کنٹرول کی کوئی تحریک جاری ہوئی تھی، نہ اس کو قومی پالیسی بنانا مقصود تھا، نہ اس کے محرک وہ عہد جاہلیت کے جذبات وخیالات تھے، جن کی وجہ سے قتل اولاد کے ظالمانہ طریقہ پر عمل کیا جاتا تھا۔ بلکہ دراصل اس کے تین وجوہ تھے۔ جو احادیث کے تتبع سے ہم کو معلوم ہوتے ہیں:

ایک یہ خیال کہ لونڈی سے اولاد نہ ہو،

دوسرے یہ کہ لونڈی کے ام ولد[1] بن جانے سے یہ خوف تھا کہ اس کو پھر ہمیشہ اپنے پاس رکھنا پڑے گا۔

---

[1] یعنی بچے کی ماں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تیسرے یہ کہ زمانہ رضاعت میں حمل ٹھہر جانے سے شیر خوار بچہ کو نقصان پہنچنے کا خوف تھا۔

ان وجوہ سے مخصوص حالات میں بعض صحابہ نے عزل کی ضرورت محسوس کی اور یہ دیکھ کر کہ اس فعل کے عدم جواز پہ کوئی صریح حکم کتاب وسنت میں نہیں آیا ہے اس پر عمل کیا، مثلاً ابن عباس سعد بن ابی وقاص اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم۔ انہی بزرگوں میں سے ایک حضرت جابرؓ بھی ہیں، جنہوں نے شارع کے سکوت کو رضا پر محمول کیا ہے، چنانچہ ان سے جو احادیث مروی ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں۔

كُنّا نعزِل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عزل کرتے تھے۔

كُنّا نعزل والقرآن ينزل

ہم عزل کرتے تھے اس حال میں کہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

كنا نعزل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم والقرآن ينزل.

ہم عہد رسول اللہ ﷺ میں عزل کرتے تھے جب کہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔

ان احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت جابرؓ اور ان کے ہم خیال صحابہؓ نے عزل کے باب میں کوئی صریح حکم نہ ہونے کو اس کے جواز کی دلیل سمجھا۔ ایک اور حدیث جو انہی صحابی سے امام مسلم نے نقل کی یہ ہے کہ ''ہم عہد رسالت میں عزل کرتے تھے، اس کی خبر حضورؐ کو پہنچی، اور آپؐ نے ہم کو منع نہ فرمایا۔'' اس حدیث میں بھی ابہام ہے۔ صاف معلوم نہیں ہوتا کہ حضورؐ سے کچھ پوچھا گیا یا نہیں اور پوچھا گیا تو حضورؐ نے اس پر کیا فرمایا۔

دوسری احادیث یہ بتاتی ہیں کہ اس مسئلے میں حضورؐ سے سوال کیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ ہمارے ہاتھ لونڈیاں آئیں اور ہم نے عزل کیا، پھر اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا:

''کیا تم ایسا کرتے ہو؟

کیا تم ایسا کرتے ہو؟

کیا تم ایسا کرتے ہو؟

قیامت تک جو بچے پیدا ہونے ہیں وہ تو ہو کر ہی رہیں گے۔'' (بخاری)

امام مالکؒ نے مؤطا میں انہی ابوسعید خدریؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ غزوۂ بنی المصطلق میں ہمارے ہاتھ لونڈیاں آئیں۔ اہل وعیال سے دوری ہم پر شاق گزر رہی تھی۔ ہم نے چاہا کہ ان عورتوں سے استمتاع کریں۔ مگر اس کے ساتھ ہماری خواہش یہ بھی تھی کہ ان کو فروخت کر دیں۔ اس لئے ہم نے خیال کیا کہ ان سے عزل کرنا چاہئے تا کہ اولاد پیدا نہ ہو۔ ہم نے حضورؐ سے سوال کیا، آپؐ نے فرمایا:

ما عليكم ان لا تفعلوا، مامن نسمة كائنة الا وهى كائنة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کیا بگڑ جائے گا اگر تم ایسا نہ کرو۔ قیامت تک جو بچے پیدا ہونے والے ہیں وہ تو ہو کر ہی رہیں گے۔"

مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب عزل کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

لا علیکم ان لا تفعلوا ذلکم

(اگر تم ایسا نہ کرو گے تو کچھ نقصان نہ ہو جائے گا)۔

ایک دوسری حدیث میں ہے

ولِمَ یفْعَلُ ذٰلک احدکم

(تم میں سے کوئی یہ فعل کیوں کرے؟)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس سے اولاد ہو، اس پر حضورؐ نے فرمایا۔

اعزل عنها، ان شئت فانهٗ سیأتیها ماقدر لها.

تو چاہے تو عزل کرلے، مگر جو اولاد اس کی تقدیر میں لکھی ہے، وہ تو ہو کر رہے گی۔

ان کے علاوہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے ترمذی نے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ صحابہ میں سے جو اہل علم تھے وہ عموماً عزل کو مکروہ سمجھتے تھے۔ مؤطا میں امام مالک نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جو عزل کو ناپسند کرتے تھے۔

ان سب روایات کو پیش نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس فعل کی اجازت نہ دی تھی بلکہ آپ اس کو عبث اور ناپسندیدہ فعل سمجھتے تھے اور آپؐ کے جن اصحاب کو تفقہ فی الدین کا مرتبہ حاصل تھا، وہ بھی اس کو اچھی نظر سے نہ دیکھتے تھے۔ لیکن چونکہ عزل کی کوئی عام تحریک قوم میں جاری نہیں ہوئی تھی اور اس کو ایک عام قومی طرز عمل نہیں بنایا جارہا تھا، بلکہ محض چند افراد اپنی مجبوریوں اور ضرورتوں کی بنا پر اس فعل کا ارتکاب کرتے تھے، اس لئے آپؐ نے اس کی ممانعت کا کوئی قطعی اعلان بھی نہ فرمایا۔ اگر اس وقت برتھ کنٹرول کی کوئی عام تحریک شروع ہوتی تو یقیناً حضور نہایت سختی کے ساتھ روکتے۔ (اسلام اور ضبط ولادت ص ۱۳۰ تا ۱۳۴۔ اشاعت نہم۔ اگست ۱۹۲۹ء)

عزل کے متعلق جو کچھ آنحضور ﷺ سے پوچھا گیا۔ اور اس کے جواب میں جو کچھ حضور ﷺ نے بیان فرمایا۔ اس کا تعلق صرف انفرادی ضروریات اور استثنائی حالات سے تھا۔ ضبط ولادت کی کوئی عام دعوت و تحریک ہرگز پیش نظر نہ تھی۔ نہ ایسی کسی تحریک کا مخصوص فلسفہ تھا جو عوام میں پھیلایا جارہا ہو، نہ ایسی تدابیر وسیع پیمانے پر ہر مرد و عورت کو بتائی جارہی تھیں کہ وہ باہم مباشرت کرنے کے باوجود استقرار حمل کو روک سکیں، اور نہ حمل کو روکنے والی دوائیں اور آلات ہر کس و ناکس کی دست تک پہنچائے جارہے تھے۔ عزل کی اجازت میں جو چند روایات مروی ہیں، ان کی حقیقت بس یہ ہے کہ کسی اللہ کے بندے نے اپنے ذاتی حالات یا مجبوریاں بیان کیں اور آنحضور ﷺ نے انہیں سامنے رکھ کر کوئی مناسب جواب دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ اس طرح کے جو جوابات نبی ﷺ سے حدیث میں منقول ہیں ان سے اگر عزل کا جواز نکلتا بھی ہے تو وہ جزئی ضبط ولادت کی اس عام تحریک کے حق میں استعمال نہیں کیا جا سکتا، جس کی پشت پر ایک خالص مادہ پرستانہ نظریہ اور اباحیت پسندانہ فلسفہ کارفرما ہے۔ ایسی کوئی تحریک اگر آنحضرت ﷺ کے سامنے اٹھتی تو مجھے یقین ہے کہ آپ اس پر لعنت بھیجتے اور اس کے خلاف ویسا ہی جہاد کرتے جیسا شرک و بت پرستی کے خلاف آپؐ نے کیا۔ میں ہر اس شخص کو جو عزل سے متعلق آنحضور ﷺ کے ارشادات کا غلط استعمال کر کے انہیں موجودہ تحریک کے حق میں دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے خدا سے ڈراتا ہوں، اور مشورہ دیتا ہوں کہ وہ رسول خدا ﷺ کے مقابلے میں اپنی اس جسارت سے باز رہے۔ مغرب کی بے خدا تہذیب وفکر کی پیروی اگر کسی کو کرنی ہو تو سیدھی طرح اسے دینِ مغرب سمجھ کر ہی اختیار کرے۔ آخر وہ اسے عین خدا اور رسول کی تعلیم قرار دے کر، اللہ کا مزید غضب مول لینے کی کوشش کیوں کرتا ہے؟

اسلام جس طرح ضبط ولادت کی عمومی تحریک کو روا نہیں رکھتا، اسی طرح وہ قصداً بانجھ بننے کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ یہ کہنا کہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو بانجھ کر لینا کوئی ناجائز کام نہیں ہے، اتنا ہی غلط ہے جتنا یہ کہنا غلط ہے کہ آدمی کا خودکشی کر لینا جائز ہے۔ دراصل اس طرح کی باتیں وہ لوگ کرتے ہیں، جن کے نزدیک آدمی اپنے جسم اور اس کی قوتوں کا خود مالک ہے اور اپنے جسم اور اس کی قوتوں کے ساتھ جو کچھ بھی کرنا چاہے کر لینے کا حق رکھتا ہے۔ اسی غلط خیال کی وجہ سے جاپانی خودکشی کو جائز سمجھتے ہیں۔ اسی غلط خیال کی وجہ سے بعض جوگی اپنے ہاتھ یا پاؤں یا زبان بیکار کر لیتے ہیں۔ لیکن جو شخص اپنے آپ کو خدا کا مملوک سمجھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ جسم اور اس کی قوتیں خدا کا عطیہ اور اس کی امانت ہیں اس کے نزدیک اپنے آپ کو بانجھ کر لینا ویسا ہی گناہ ہے جیسا کسی دوسرے انسان کو زبردستی بانجھ کر دینا یا کسی کی بینائی ضائع کر دینا گناہ ہے۔ (رسائل و مسائل حصہ سوم ص ۲۸۹ تا ۲۹۱)

دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے اسلام صرف ایک ہی حل پیش کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا نے اپنے رزق کے جو ذرائع پیدا کئے ہیں ان کو زیادہ بڑھانے اور استعمال کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور جو ذرائع اب تک مخفی ہیں ان کو دریافت کرنے کی پیہم سعی کی جاتی رہے۔ آبادی روکنے کی ہر کوشش خواہ وہ قتل اولاد ہو، یا اسقاطِ حمل یا منع حمل، غلط اور بے حد تباہ کن ہے۔ ضبطِ ولادت کی تحریک کے چار نتائج ایسے ہیں جن کو رونما ہونے سے کسی طرح نہیں روکا جا سکتا۔

۱۔ زنا کی کثرت

۲۔ انسان کے اندر خودغرضی اور معیارِ زندگی بڑھانے کی خواہش کا اس حد تک ترقی کر جانا کہ اسے اپنے بوڑھے ماں باپ اور اپنے یتیم بھائیوں اور اپنے دوسرے محتاجِ امداد رشتہ داروں کا وجود بھی ناگوار گزرنے لگے۔ کیونکہ جو آدمی اپنی روزی میں خود اپنی اولاد کو شریک کرنے کے لئے تیار نہ ہو وہ دوسروں کو بھلا کیسے شریک کر سکے گا؟

۳۔ آبادی کے اضافے کا کم سے کم مطلوبہ معیار بھی جو ایک قوم کو زندہ رکھنے کے لئے ناگزیر ہے، برقرار نہ رہنا، اس لئے کہ جب یہ فیصلہ کرنے والے افراد ہوں گے کہ وہ کتنے بچے پیدا کریں اور کتنے نہ کریں، اور اس فیصلہ کا مدار اس بات پر ہوگا کہ وہ اپنے معیارِ زندگی کو نئے بچوں کی آمد کی وجہ سے گرنے نہ دیں۔ تو بالآخر وہ اتنے بچے بھی پیدا کرنے کے لئے تیار نہ ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے، جتنے ایک قوم کو اپنی قومی آبادی برقرار رکھنے کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ اس طرح کے حالات میں کبھی کبھی نوبت یہ بھی آ جاتی ہے کہ شرح پیدائش شرح اموات سے کم تر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ نتیجہ فرانس دیکھ چکا ہے، حتّٰی کہ اس کو ''بچے زیادہ پیدا کرو'' کی تحریک چلانی پڑی اور انعامات کے ذریعہ سے اس کی ہمت افزائی کرنے کی ضرورت پیش آ گئی۔

۴۔ قومی دفاع کا کمزور ہو جانا۔ یہ نتیجہ خصوصی طور پر ایک ایسی قوم کے لئے بے حد خطرناک ہے جو اپنے سے کئی گناہ زیادہ دشمن آبادی میں گھری ہوئی ہے، پاکستان کے تعلقات ہندوستان اور افغانستان کے ساتھ جیسے کچھ ہیں سب کو معلوم ہے۔ اور امریکہ کی دوستی نے کمیونسٹ ممالک سے بھی اس کے تعلقات خراب کر دیے ہیں۔ بحیثیت مجموعی ہندوستان، چین، روس اور افغانستان کی آبادی ہم سے تیرہ گنی ہے۔ ان حالات میں لڑنے کے قابل افراد کی تعداد گھٹانا جیسی کچھ عقل مندی ہے اسے ایک صاحبِ عقل آدمی خود سوچ سکتا ہے (رسائل و مسائل حصہ سوم ص ۲۸۹ تا ۲۹۱۔ ۲۹۲ تا ۲۹۴)

تخریج

۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِراً قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ. وَعَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ.

ماخذ:

- بخاری ۲. ص ۷۸۴. کتاب النکاح باب العزل.
- مسلم ج ۱. ص ۴۶۴. کتاب النکاح، باب حکم العزل.
- السنن الکبریٰ بیهقی ج۷. ص۲۲۸. کتاب النکاح باب العزل.
- ترمذی ابواب النکاح، ج ۱. ص۲۱۶. باب ماجاء فی العزل. عن جابر حدیث جابر حدیث حسن صحیح.
- المصنف عبد الرزاق ج۷. ص۱۴۴. عن جابر. اس کے الفاظ هیں قدْ كُنَّا نفعلہ علٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
- مصنف ابن ابی شیبة ج۴/۲ ص۲۱۷. عن جابر.
- کنز العمال ج۱۶. ص ۵۶۹. عن جابر. الفاظ المصنف عبد الرزاق کے هیں.

۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: اَصَبْنَا سَبْیًافَکُنَّا نَعْزِلُ، فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَوَ اَنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا: مَا مِنْ نَسَمَةٍ کَائِنَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، اِلَّا هِیَ کَائِنَةٌ.

حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہمارے ہاتھ کچھ لونڈیاں آئیں۔ ہم ان سے عزل کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم ایسا کرتے ہو؟ آپ نے اس کو تین مرتبہ دہرایا اور فرمایا۔ قیامت تک جو بچے پیدا ہونے والے ہیں وہ تو ہو کر ہی رہیں گے۔

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۷۸۴ کتاب النکاح، باب العزل. O مسلم ج۱. ص۴۶۴ کتاب النکاح. باب حکم العزل. O ابوداؤد ج۲. ص۲۵۲. کتاب النکاح، باب ماجاء فی العزل. بَیْهَقی اور ابوداؤد نے فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَیْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَةُ الخ بیان کیا ھے. O السنن الکبریٰ بَیْهَقی ج۷. ص۲۲۹. کتاب النکاح باب العزل. O المصنف عبد الرزاق ج۷. ص۱۴۶. عن ابی سعید خُدری. O مجمع الزوائد ج۴. ص۲۹۷. عن صرمة.
- الطبرانی. بحواله مجمع الزوائد ج۴. ص۲۹۷. اس کی روایت میں عبد الحمید بن سلیمان ضعیف راوی ھے. O کنز العمال ج۱۶. ص۵۶۹. عن حذیفه بن الیمان. حدیث نمبر ۴۵۹۰۳.

۳: حَدَّثَنِیْ یَحْیٰ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ، اَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَیْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ، فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیُّ، خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ بَنِی الْمُصْطَلِقِ، فَاَصَبْنَا سَبْیًا مِنْ سَبْیِ الْعَرَبِ، فَا شْتَهَیْنَا النِّسَآءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَةُ وَاَحْبَبْنَا الْفِدَاءَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْزِلَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَظْهُرِنَا قَبْلَ اَنْ نَسْئَالَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَالِکَ فَقَالَ: مَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ کَائِنَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اِلَّا وَهِیَ کَائِنَةٌ.

ماخذ:

- مؤطا امام مالک ج۲ ص۳۸. ۳۹. کتاب الطلاق ماجاء فی العزل.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳: عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو الصِّرْمَةِ عَلٰى اَبِىْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِىِّ فَسَأَلَهُ اَبُو الصِّرْمَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ! هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَذْكُرُ الْعَزْلَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم غَزْوَةَ بَلْمُصْطَلِقِ، فَسَبَيْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ، فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَرَغِبْنَا فِى الْفِدَاءِ، فَاَرَدْنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ، فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بَيْنَ اَظْهُرِنَا لَا نَسْأَلُهُ، فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا عَلَيْكُمْ، اَلَّا تَفْعَلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِىَ كَائِنَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا سَتَكُوْنُ.

مآخذ:

- مسلم ج ۱۔ ص ۴۶۴ کتاب النکاح، باب حکم العزل.

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے ثُمَّ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلّم عَنْ ذٰلِكَ فقال لنا: وانكم لتَفْعَلُوْنَ وانكم لَتَفْعَلُوْن، ما مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا هِىَ كَائِنَةٌ.

ایک اور دوسری روایت میں ہے لَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ.

مآخذ:

- مسلم ج ۱۔ ص ۴۶۴۔ کتاب النکاح، باب حکم العزل.
- نسائی ج ۶۔ ص ۱۰۸۔ کتاب النکاح، باب فی العزل.
- ابن ماجہ کتاب النکاح، باب العزل.
- دارمی کتاب النکاح، باب فی العزل۔ ○ نیل الاوطار ج ۶۔ ص ۲۰۸۔ باب ماجاء فی العزل.
- السنن الکبریٰ بیہقی ج ۷۔ ص ۲۲۹۔ کتاب النکاح، باب العزل.
- بخاری میں ابو سعید خدری سے مروی ایک روایت۔

فَسَأَلُوْا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ: مَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

لوگوں نے نبی ﷺ سے عزل کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا بگڑ جائے گا اگر ایسا نہ کرو۔ قیامت تک جن کو اللہ پیدا فرمانے والا ہے ان کو لکھ چکا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزْعَةَ، سَأَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلاَّ اللّٰهُ خَالِقُهَا.

میں نے ابو سعید سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا، ساری مخلوق کا خالق تو صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

مآخذ:

- O بخاری ج ۲. ص ۱۱۰۱. کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ ھو اللّٰہ الخالق الباری المصور. O مسلم ج ۱ ص ۴۶۴. کتاب النکاح، باب حکم العزل. Oابو داؤد ج ۲. ص ۲۵۱. کتاب النکاح، باب فی العزل.
- O ترمذی ابواب النکاح، باب ماجاء فی کراھیۃ العزل. O مؤطا امام مالک کتاب الطلاق، ماجاء فی العزل O مسند احمد ج ۳.ص ۲۲،۴۷،۴۹،۵۷، ۵۹،۶۸،۷۸،۹۳،۱۴۰،۳۷۷،۴۵۰، (قدرے لفظی اختلاف کے ساتھ)
- O السنن الکبریٰ بیہقی ج ۷. ص ۲۲۹. کتاب النکاح باب العزل.
- O کنز العمال ج ۱۶. ص ۳۵۸. عن ابی سعید.

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْوَدَّاكِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ:

لَمَّا اَصَبْنَا سَبْيَ خَيْبَرَ، سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ،فَقَالَ: لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئاً لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ.

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آئیں۔ تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا آپ نے فرمایا ہر قطرہ منی میں یہ صلاحیت نہیں کہ اس سے بچہ ہو۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا فرمانا چاہے تو پھر کوئی چیز مانع نہیں بن سکتی۔

مآخذ:

- O مسند ابی داؤد الطیالسی ج ۹. ص ۲۸۹. عن ابی سعید خدری.
- O السنن الکبری بیہقی ج ۷. ص ۲۲۹. کتاب النکاح باب العزل، عن ابی سعید خدری.
- O کنز العمال ج ۱۶. ص ۳۵۸. عن ابی سعید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ، قَالَ: نازُ هَیْرٌ، قَالَ، نا اَبُو الزُّبَیْرِ، عنْ جابر اَنَّ رَجُلاً اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ لِیْ جَارِیَةً هِیَ خَادِمُنَا وَسَانِیَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَیْهَا،اَنَا اَکْرَهُ اَنْ تَحْمَلَ فَقَالَ: اِعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ،فَانَّهٗ سَیَاْتِیْهَا مَا قُدِّرَلَهَا، فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّ الْجَارِیَةَ قَدْ حَبِلَتْ، فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُکَ اَنَّهٗ سَیَاْتِیْهَا مَا قُدِّرَلَهَا.

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۶۵. کتاب النکاح باب حکم العزل.
- ابو داؤد ج ۲. ص ۲۵۲ کتاب النکاح، باب ماجاء فی العزل.
- کنز العمال ج ۱۶. ص ۳۵۷. حدیث نمبر ۴۴۹۱۱.

مسلم کی ایک دوسری میں وانا اعزل عنها ہے اور روایت کے آخر میں فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انا عبد اللّٰه ورسولهٗ ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۸

متعہ کی تاریخی اور شرعی حیثیت

جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں متعہ کرتے تھے، پھر حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں اس کی ممانعت کردی۔

سبرۃ الجہنی بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ نے اس (متعہ) کی اجازت دے دی تھی۔ چنانچہ میں نے خود ایک چادر کے عوض ایک عورت سے متعہ کیا، مگر بعد میں اسی غزوے کے زمانے میں آپؐ نے اعلان فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے متعہ کو قیامت تک کے لئے حرام کردیا ہے۔

تشریح: حضرت سبرۃ الجہنی اور حضرت جابرؓ والی حدیثیں، مسلم باب نکاح المتعہ میں موجود ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ معترضین نے صرف اعتراض کی خاطر حدیثیں تلاش کرنی شروع کیں اور اس سلسلہ میں ان دونوں حدیثوں کو بھی اپنی فہرست میں ٹانک لیا۔ ورنہ اگر وہ جاننے کی کوشش کرتے کہ متعہ کی حقیقت کیا ہے اور اس کے بارے میں فقہاء کے درمیان میں کیا بحثیں پیدا ہوئی تھیں اور ان بحثوں کا تصفیہ کرنے کے لئے محدثین نے کس مقصد کے لئے وہ تمام روایات اپنی کتابوں میں جمع کیں جو متعہ کے جواز اور حرمت کے متعلق ان کو مختلف سندوں سے پہنچی تھیں، تو شاید وہ ان احادیث پر نظر عنایت نہ فرماتے۔

اصل معاملہ یہ ہے کہ اسلام سے قبل، زمانہ جاہلیت میں نکاح کے جو طریقے رائج تھے، ان میں سے ایک ''نکاح متعہ'' بھی تھا۔ یعنی یہ کہ کسی عورت کو کچھ معاوضہ دے کر ایک خاص مدت کے لئے اس سے نکاح کرلیا جائے۔ نبی ﷺ کا قاعدہ یہ تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کسی چیز کی نہی کا حکم نہ مل جاتا تھا، آپ پہلے کے رائج شدہ طریقوں کو منسوخ نہ فرماتے تھے۔ بلکہ یا تو ان کے رواج پر سکوت فرماتے یا بوقت ضرورت ان کی اجازت بھی دے دیتے۔ چنانچہ یہی صورت متعہ کے بارے میں بھی پیش آئی۔ ابتداً آپ نے اس کے رواج پر سکوت فرمایا۔ اور بعد میں کسی جنگ یا سفر کے موقع پر اگر لوگوں نے اپنی شہوانی ضرورت کی شدت ظاہر کی تو آپؐ نے اس کی اجازت بھی دے دی، کیونکہ حکم نہی اس وقت تک نہ آیا تھا۔ پھر جب حکمِ نہی آگیا تو آپؐ نے اس کی قطعی ممانعت فرمادی۔ لیکن یہ حکم عام لوگوں تک نہ پہنچ سکا اور اس کے بعد بھی کچھ لوگ ناواقفیت کی بنا پر متعہ کرتے رہے۔ آخر کار حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں اس حکم کی عام اشاعت کی اور پوری قوت کے ساتھ اس رواج کو بند کیا۔

اس مسئلے میں فقہاء کے سامنے متعدد سوالات تحقیق طلب تھے۔ مثلاً یہ کہ آیا حضورؐ نے کبھی اس کی صریح اجازت بھی دی تھی؟ اور اگر دی تھی تو کس موقع پر؟ اور یہ کہ آپؐ نے اسے منع فرمایا ہے یا نہیں؟ اور منع فرمایا ہے تو کب اور کن الفاظ میں؟ اور یہ کہ آیا اس کی تحریم حضورؐ کا اپنا فعل ہے یا حضرت عمرؓ نے اپنی ذمہ داری پر اس رواج کو بند کیا؟ یہ اور اسی طرح کے متعدد دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوالات تھے جن کی تحقیق کے لئے فقہاء ومحدثین کو وہ تمام روایات جمع کرنے کی ضرورت پیش آئی جو اس مسئلے سے متعلق مختلف لوگوں کے پاس موجود تھیں۔اس سلسلے میں امام مسلمؒ نے وہ دونوں روایات بھی نقل کیں جن کو معترضین نے اعتراض کے لئے چھانٹا ہے۔

ان کے علاوہ اور بہت سی احادیث مسلم اور دوسرے محدثین نے جمع کی ہیں جو اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔سوال یہ ہے کہ اگر محدثین یہ مواد جمع نہ کرتے تو اسلامی قانون کی تدوین کرنے والے آخر کس بنیاد پر متعہ کے جواز، عدمِ جواز کا فیصلہ کرتے۔(رسائل ومسائل حصہ اول ص ۲۱ تا ۲۳)

سورہ مومنون کی آیت ۵۔۶ سے حرمتِ متعہ پر استدلال

بعض مفسرین نے سورۃ المؤمنون کی آیت نمبر ۵۔۶ سے متعہ کی حرمت بھی ثابت کی ہے۔ان کا استدلال یہ ہے کہ ممتوعہ عورت نہ تو بیوی کے حکم میں داخل ہے اور نہ لونڈی کے حکم میں۔لونڈی تو وہ ظاہر ہے کہ نہیں ہے اور بیوی اس لئے نہیں ہے کہ زوجیت کے لیے جتنے قانونی احکام ہیں ان میں سے کسی کا بھی اس پر اطلاق نہیں ہوتا۔نہ وہ مرد کی وارث ہوتی ہے نہ مرد اس کا وارث ہوتا ہے۔نہ اس کے لئے عدت ہے، نہ طلاق، نہ نفقہ۔نہ ایلاء اور ظہار اور لعان وغیرہ۔بلکہ چار بیویوں کی مقررہ حد سے بھی وہ مستثنیٰ ہے۔پس جب وہ ''بیوی'' اور ''لونڈی'' دونوں کی تعریف میں نہیں آتی تو لامحالہ وہ ''ان کے علاوہ کچھ اور'' میں شمار ہوگی جس کے طالب کو قرآن ''حد سے گزرنے والا'' قرار دیتا ہے۔یہ استدلال بہت قوی ہے، مگر اس میں کمزوری کا ایک پہلو ایسا ہے جس کی بنا پر یہ کہنا مشکل ہے کہ متعہ کی حرمت کے بارے میں یہ آیت ناطق ہے وہ پہلو یہ ہے کہ نبی ﷺ نے متعہ کی حرمت کا آخری اور قطعی حکم فتح مکہ کے سال دیا ہے اور اس سے پہلے اجازت کے ثبوت صحیح احادیث میں پائے جاتے ہیں۔اگر یہ مان لیا جائے کہ حرمت متعہ کا حکم قرآن کی اس آیت ہی میں آچکا تھا جو بالاتفاق مکی ہے اور ہجرت سے کئی سال پہلے نازل ہوئی تھی۔تو کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ اسے فتح مکہ تک جائز رکھتے لہٰذا یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ متعہ کی حرمت قرآن مجید کے کسی صریح حکم پر نہیں بلکہ نبی ﷺ کی سنت پر مبنی ہے۔سنت میں اس کی صراحت نہ ہوتی تو محض اس آیت کی بنا پر تحریم کا فیصلہ کر دینا مشکل تھا۔متعہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دو باتوں کی توضیح کر دی جائے۔اول یہ کہ اس کی حرمت خود نبی ﷺ سے ثابت ہے۔لہٰذا یہ کہنا کہ اسے حضرت عمرؓ نے حرام کیا، درست نہیں ہے۔حضرت عمرؓ اس حکم کے موجد نہیں تھے بلکہ صرف اسے شائع اور نافذ کرنے والے تھے۔چونکہ یہ حکم حضور نے آخری زمانے میں دیا تھا اور عام لوگوں تک نہ پہنچا تھا اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کی عام اشاعت کی اور بذریعہ قانون اسے نافذ کیا۔دوم یہ کہ شیعہ حضرات نے متعہ کو مطلقاً مباح ٹھیرانے کا جو مسلک اختیار کیا ہے اس کے لئے تو بہر حال نصوص کتاب و سنت میں سرے سے کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔صدر اول میں صحابہ اور تابعین اور فقہاء میں چند بزرگ جو اس کے جواز کے قائل تھے۔وہ اسے صرف اضطرار اور شدید ضرورت کی حالت میں جائز رکھتے تھے۔ان میں سے کوئی بھی اسے نکاح کی طرح مباح مطلق اور عام حالات میں معمول بہ بنالینے کا قائل نہ تھا۔ابن عباسؓ، جن کا نام قائلین جواز میں سب سے زیادہ نمایاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ اپنے مسلک کی توضیح خود ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ ماھی الا کالمیتة لاتحل الاللمضطر (یہ تو مردار کی طرح ہے کہ مضطر کے سوا کسی کے لئے حلال نہیں) اور اس فتوے سے بھی وہ اس وقت باز آ گئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ اباحت کی گنجائش سے ناجائز فائدہ اٹھا کر آزادانہ متعہ کرنے لگے ہیں اور ضرورت تک اسے موقوف نہیں رکھتے۔ اس سوال کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے کہ ابن عباسؓ اور ان کے ہم خیال چند گنے چنے اصحاب نے اس مسلک سے رجوع کر لیا تھا یا نہیں، تو ان کے مسلک کو اختیار کرنے والا زیادہ سے زیادہ جواز بحالت اضطرار کی حد تک جا سکتا ہے۔ مطلق اباحت بلاضرورت تمتع، حتی کہ منکوحہ بیویوں تک کی موجودگی میں بھی ممتوعات سے استفادہ کرنا تو ایک ایسی آزادی ہے جسے ذوق سلیم بھی گوارا نہیں کرتا کجا کہ اسے شریعت محمدیہ کی طرف منسوب کیا جائے اور ائمہ اہل بیت کو اس سے متہم کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ خود شیعہ حضرات میں سے بھی کوئی شریف آدمی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص اس کی بیٹی یا بہن کے لئے نکاح کے بجائے متعہ کا پیغام دے۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ جواز متعہ کے لئے معاشرے میں زنانِ بازاری کی طرح عورتوں کا ایک ایسا ادنیٰ طبقہ موجود رہنا چاہئے جس سے تمتع کرنے کا دروازہ کھلا رہے۔ یا پھر یہ کہ متعہ صرف غریب لوگوں کی بیٹیوں اور بہنوں کے لئے ہو اور اس سے فائدہ اٹھانا خوشحال طبقہ کے مردوں کا حق ہو۔ کیا خدا اور رسول کی شریعت سے اس طرح کے غیر منصفانہ قوانین کی توقع کی جا سکتی ہے؟ اور کیا خدا اور اس کے رسول سے یہ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ کسی ایسے فعل کو مباح کر دیں گے جسے ہر شریف عورت اپنے لئے بے عزتی بھی سمجھے اور بے حیائی بھی؟ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۲۶۶۔ المؤمنون حاشیہ ۷)

تخریج

۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: انا ابْنُ جُرَیْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، یَقُوْلُ:

كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِیْقِ الْاَیَّامَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ حَتّٰی نَهٰی عَنْهُ عُمَرُ فِیْ شَانِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ.

ابو الزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کے عہد میں عورتوں سے کئی دنوں کے لئے ایک مٹھی بھر کھجوریں اور آٹا دے کر متعہ کرتے تھے۔ یہاں تک حضرت عمرؓ نے متعہ کو عمرو بن حریث کے قصہ میں ممنوع قرار دے دیا۔

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

○ مسلم ج ا ص ۴۵۱. کتاب النکاح، باب نکاح المتعة الخ. ○ المصنف عبد الرزاق ج۷. ص ۵۰۰. کتاب النکاح، باب المتعة حدیث نمبر ۱۴۰۲۸. ○ کنز العمال ج۱۶. ص۵۲۳. حدیث نمبر ۴۵۷۳۲.

حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ، قَالَ: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: انا ابْنُ جُرَیْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

مُعْتَمِراً، فَجِئْنَاهُ فِیْ مَنْزِلِهٖ، فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْیَاءٍ، ثُمَّ ذَکَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ: نَعَمْ، اسْتَمْتَعْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ.

عطاء نے بیان کیا کہ حضرت جابر بن عبداللہ عمرہ کرنے کے لئے آئے تو ہم ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے لئے گئے۔ لوگوں نے ان سے بہت سے مسائل دریافت کیے۔ پھر متعہ کا بھی ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد اور ابوبکرؓ وعمرؓ کے دور میں متعہ کیا ہے۔

ماخذ:

○ مسلم ج ا. ص ۴۵۱. کتاب النکاح، باب نکاح المتعة الخ.

○ المصنف عبد الرزاق ج۷. ص۴۹۷. کتاب النکاح باب فی المتعة حدیث. نمبر ۱۴۰۲۱.

عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ.

سبرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نکاح متعہ سے منع فرمایا، دوسری روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے روز عورتوں سے متعہ کرنے سے منع فرمایا

ایک روایت میں ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ.

ایک اور روایت میں ہے۔ کہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ، وَقَالَ: اَلَا اِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ یَوْمِکُمْ هٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ کَانَ اَعْطٰی شَیْئاً فَلَا یَاْخُذْهُ.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سن لو کہ یہ متعہ تمہارے آج کے دن سے قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ جس کسی نے کوئی چیز دی ہو وہ اسے واپس نہ لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۵۲ کتاب النکاح، باب نکاح المتعة.
- السنن الکبریٰ بیہقی ج۷. ص ۲۰۴. کتاب النکاح، باب نکاح المتعة.
- دارمی ج۲. ص ۶۴. کتاب النکاح، باب ۱۶ النهی عن متعة النساء دارمی نے نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ روایت کیا ہے۔
- مصنف ابن ابی شیبة ج ۲/۴. ص ۲۹۲. کتاب النکاح باب فی نکاح المتعة وحرمتها.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، قَالَ نا اَبِیْ، قَالَ: نا عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِی الرَّبِیْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِیُّ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ کُنْتُ اَذِنْتُ لَکُمْ فِی الْاِ سْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ، فَمَنْ کَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَهَا وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئاً.

ربیع بن سَبْرہ جہنی نے اپنے والد کے حوالہ سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا لوگوں! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی مگر اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک حرام کر دیا ہے لہٰذا جس کسی کے پاس ان میں سے کوئی ہو تو اسے چھوڑ دے اور جو کچھ تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو۔

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۵۱. کتاب النکاح باب نکاح المتعة الخ.
- السنن الکبریٰ بیہقی ج۷. ص ۲۰۳ کتاب النکاح، باب نکاح المتعة.
- ابن ماجه کتاب النکاح، باب النهی عن نکاح المتعة. سَبْرة الجهنی.
- مصنف ابن ابی شیبة ج ۲/۴ ص ۲۹۲. کتاب النکاح، باب فی نکاح المتعة وحرمتها عن ربیع بن مره عن ابیه.
- کنز العمال ج۱۶. ص ۳۲۸. حدیث ۴۴۷۵۳. اور ۴۵۷۳۹.

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: نَا اللَّیْثُ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ سَبْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: اَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ

سَبْرۃ الجُہنی کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے متعہ کی اجازت دی تو میں اور ایک دوسرا آدمی دونوں بنو عامر کی ایک عورت کی طرف نکلے۔ وہ تو گویا ایک نوجوان اونٹنی تھی جو صراحی نما دراز گردن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ اِلٰى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ. كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ، فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا، فَقَالَتْ: مَا تُعْطِيْ؟ فَقُلْتُ: رِدَائِيْ، وَقَالَ صَاحِبِيْ: رِدَائِيْ، وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدُ مِنْ رِدَائِيْ، وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ، فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا، وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا، ثُمَّ قَالَتْ: اَنْتَ وَرِدَائُكَ، يَكْفِيْنِيْ، فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ الَّتِيْ يَتَمَتَّعُ، فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا.

ہم نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا۔ وہ بولی مجھے دو گے کیا؟ میں نے تو کہا کہ میری یہ چادر حاضر ہے اور میرے ساتھی نے بھی کہا کہ میری چادر بھی حاضر ہے۔ چادر تو میرے ساتھی کی عمدہ اور بہترین تھی مگر میں بہت اچھا جوان تھا۔ اس کی حالت یہ تھی کہ جب میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اسے پسند آتی اور جب میری طرف نظریں اٹھاتی تو میں اسے پسند آتا۔ پھر اس نے (جی میں فیصلہ کر کے) کہا کہ تو اور تیری چادر میرے لیے کافی ہے۔ میں اس کے پاس تین روز تک رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے پاس ایسی عورت ہو جس سے متعہ کر رہا ہو اسے چھوڑ دے۔

مآخذ:

○ مسلم ج ۱۔ ص ۴۵۱۔ کتاب النکاح، باب نکاح المتعة الخ. ○ نسائی جز ۶۔ ص ۱۲۷۔ کتاب النکاح، باب تحریم المتعة سَبْرہ بن جهنی. ○ السنن الکبرٰی بَیْهَقی ج۷۔ ص ۲۰۲۔ کتاب النکاح باب نکاح المتعة.

حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰ، قَالَ: انا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَامَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: اِنَّ نَاسًا اَعْمَى اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ كَمَا اَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ يُفْتُوْنَ بِالْمُتْعَةِ يُعَرِّضُ بِرَجُلٍ، فَنَادَاهُ، فَقَالَ: اِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٌ، فَلَعَمْرِيْ لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِيْ عَهْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ يُرِيْدُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ، فَوَاللّٰهِ

ابن شہاب زہری نے بتایا کہ عروہ بن زبیر نے مجھے خبر دی کہ عبد اللہ بن زبیر مکہ میں لوگوں کو خطاب (خطبہ) کرنے کھڑے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ نے ان کے دل بھی اس طرح اندھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَئِنْ فَعَلْتَهَا، لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَيْفِ اللّٰهِ اَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ، جَاءَهُ رَجُلٌ، فَاسْتَفْتَاهُ فِي الْمُتْعَةِ، فَأَمَرَهُ بِهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ! مَهْلاً، قَالَ: مَاهِيَ؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِي عَهْدِ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ. قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ: إِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيْرِ، ثُمَّ أَحْكَمَ اللّٰهُ الدِّيْنَ وَنَهٰى عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي رَبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ بِبُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ، ثُمَّ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِيْعَ ابْنَ سَبْرَةَ

کر دیے ہیں جس طرح ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں (ان کا یہ اشارہ ابن عباس کی طرف تھا کہ وہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور انہیں یہ اطلاع نہیں ملی ہو گی کہ متعہ منسوخ ہو گیا ہے اسی وجہ سے وہ اس کے جواز کا فتویٰ دیتے رہے جب انہیں معلوم ہو گیا تو رجوع کر لیا۔) متعہ کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ وہ ایک آدمی پر طعن کر رہے تھے (ابن عباسؓ پر) اسی اثناء میں اسے ایک شخص نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ تم کم فہم، بے ادب اور نادان ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد باسعادت میں متعہ کیا جاتا رہا ہے۔ ابن زبیر نے اسے کہا اچھا پھر تم خود تجربہ کر دیکھو میں تمہیں تمہارے پتھروں سے سنگسار کر دوں گا اگر تم نے اس کا ارتکاب کیا۔ ابن شہاب کا قول ہے کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے بتایا کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک دوسرا شخص آیا اور متعہ کے بارے میں فتویٰ دریافت کیا تو اس نے اسے اجازت دے دی۔ ابن ابی عمرہ انصاری نے اسے کہا ذرا ٹھہرو۔ وہ بولا کیا ہوا؟ اللہ کی قسم امام المتقین (رسول اللہؐ) کے عہد میں متعہ کیا گیا ہے۔ ابن ابی عمرہ نے کہا ابتداء اسلام میں اس کی رخصت تھی ایسے آدمی کے لئے جو بہت ہی مجبور و بے قرار ہو جس طرح ایک مضطر کے لئے مردار، خون اور سور کا گوشت وغیرہ کی اجازت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا دین مستحکم و مضبوط فرما دیا اور متعہ ممنوع کر دیا ابن شہاب نے مزید بتایا کہ مجھے ربیع بن سبرہ جہنی نے اطلاع دی کہ اس کے والد نے ان سے ذکر کیا تھا کہ میں نے عہد نبوی میں بنو عامر کی عورت سے دو سرخ چادروں کے بدلہ متعہ کیا تھا۔ مگر پھر رسول اللہ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَنَا جَالِسٌ.

ہمیں اس سے منع فرمادیا۔ ابن شہاب نے بیان کیا کہ میں نے ربیع بن سبرہ کو سنا وہ عمر بن عبدالعزیز کو یہ واقعہ بیان کررہا تھا اور میں پاس بیٹھا ہوا تھا۔

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۵۲. كتاب النكاح، باب نكاح المتعة الخ.
- السنن الكبرى ج۷.ص ۲۰۵. كتاب النكاح، باب نكاح المتعة.
- المصنف عبد الرزاق ج۷.ص ۵۰۲. كتاب النكاح باب المتعة.

قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ رَبِيْعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَآءِ، قَالَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّىْ مِنْ بَنِىْ سُلَيْمٍ حَتّٰى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِنْ بَنِىْ عَامِرٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ، فَخَطَبْنَاهَا اِلٰى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِىْ اَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِىْ وَتَرٰى بُرْدَ صَاحِبِىْ اَحْسَنَ مِنْ بُرْدِىْ،

ربیع بن سبرہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت ورخصت دے دی، تو میں اور میرا ایک دوست جس کا تعلق بنی سلیم سے تھا باہر نکلے بنو عامر کی ایک خوب رو جوان لڑکی سے ہمارا سامنا ہوا۔ ہم دونوں نے اسے متعہ کا پیغام دیا اور دونوں نے اپنی اپنی چادر پیش کی۔ اس نے ہمیں بغور دیکھنا شروع کیا۔ مجھے میرے ساتھی سے زیادہ خوبصورت دیکھ رہی تھی اور میرے دوست کی چادر کو میری چادر سے عمدہ دیکھتی تھی۔ چند لمحے اپنے جی میں سوچ کر اس نے مجھے منتخب کرلیا میرے ساتھی کے مقابلہ میں۔ پس ایسی عورتیں ہمارے تصرف میں تین دن تک رہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان سے جدا اور الگ ہونے کا حکم صادر فرمادیا۔

فَاٰمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً، ثُمَّ اخْتَارَتْنِىْ عَلٰى صَاحِبِىْ، فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا، ثُمَّ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ.

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۵۲. كتاب النكاح، باب نكاح المتعة.
- السنن الكبرى بيهقي ج۷.ص ۲۰۳. كتاب النكاح، باب نكاح المتعة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحِ مَكَّةَ، قَالَ: فَاَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ فَاَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ، فَخَرَجْتُ اَنَاوَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِيْ، وَلِيْ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ. مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ، فَبُرْدِيْ خَلَقٌ وَاَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّيْ فَبُرْدٌ جَدِيْدٌ غَضٌّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بَاَسْفَلَ مَكَّةَ اَوْ بَاَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلَ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ، فَقُلْنَا: هَلْ لَكِ اَنْ يَّسْتَمْتِعَ مِنْكِ اَحَدُنَا؟ قَالَتْ: وَمَا ذَا تَبْذُ لَانِ؟ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ بُرْدَهُ، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِيْ اِلٰى عِطْفِهَا، فَقَالَ: اِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ وَبُرْدِيْ جَدِيْدٌ غَضٌّ، فَتَقُوْلُ: بُرْدُ هٰذَا لَا بَاْسَ بِهِ، ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَافَلَمْ اَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ربیع بن سبرہ سے مروی ہے۔انہوں نے بتایا کہ ان کا والد غزوہ فتح مکہ میں نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہم پندرہ دن مکہ میں ٹھہرے دن اور رات دونوں کو ملا کر یہ تیس ہوتے ہیں۔ اس اثنا میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عورتوں سے متعہ کرنے کی رخصت واجازت دے دی تو میں اور ایک میرے قبیلہ کا آدمی دونوں نکلے۔ میں اس کے مقابلہ میں زیادہ خوبصورت تھا اور وہ ذرا بدصورتی کے قریب تھا۔ میری چادر ذرا پرانی تھی اور میرے چچازاد کی جدید بالکل تازہ تھی تا آنکہ ہم مکہ کے زیریں یا بالائی حصہ میں پہنچ گئے تو ہمارا سامنا ایسی خوب رُو دوشیزہ سے ہوا جو اونٹنی کی طرح جوان۔صرحی دار گردن والی تھی (نہایت ہی خوبصورت اور نوجوان) ہم نے اسے کہا کہ کیا تجھے اس بات میں دلچسپی اور رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تمہارے ساتھ متعہ کرے؟ وہ بولی تم لوگ دو گے کیا، (کیا خرچ کرو گے) تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر کھول کر سامنے رکھ دی وہ دونوں مردوں کو بغور دیکھنے لگی میرا ساتھی تو اسے سر سے لے کر سرین تک ملاحظہ کر رہا تھا۔ میرے ساتھی نے کہا کہ یہ چادر تو پرانی ہے اور میری چادر بالکل نئی اور خوبصورت ہے۔ یہ سن کر وہ بولی کہ اس کی چادر میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ بات اس نے دو یا تین مرتبہ کہی۔غرض یہ کہ میں نے اس سے متعہ کیا میں اس وقت تک اس کے ہاں سے نہ نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دے دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۴۵۱. کتاب النکاح. باب نکاح المتعة.
- السنن الکبریٰ بیْهقی ج۷. ص ۲۰۲. کتاب النکاح، باب نکاح المتعة.
- مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۶۴. کتاب النکاح، باب نکاح، المتعة. سبْره جهنی.
- المصنف عبد الرزاق ج۷. ص ۵۰۴. حدیث ۱۴۰۴۱. الفاظ مختلف هیں.

حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَتَذَاكَرْنَا مُتْعَةَ النِّسَآءِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعُ ابْنُ سَبْرَةَ: اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ اَنَّهُ حَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

امام زہری سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس بیٹھے تھے کہ متعہ کے بارے مذاکرہ شروع ہوا ایک شخص جسے ربیع بن سبرہ کہا جاتا تھا نے کہا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجة الوداع کے موقعہ پر متعہ کو ممنوع قرار دیا ہے۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۲۲۷ کتاب النکاح، باب فی نکاح المتعة.

ایک اور روایت ابوداؤد میں ھے.

عَنْ رَبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَآءِ.

حواله مذکور بالا)

- السنن الکبریٰ ج۷. ص ۲۰۴. کتاب النکاح، باب نکاح المتعة.
- مجمع الزوائد ج۴. ص ۲۶۵. کتاب النکاح، باب نکاح المتعة.
- کنزالعمال ۱۶. ص۵۲۷. حدیث نمبر ۴۵۷۵۱. عن محمد بن حنفیه بحواله طبرانی اوسط.

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَاَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِمَا. اَنَّ عَلِيًّا قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ.

حضرت علیؓ نے ابن عباس سے کہا کہ نبی ﷺ نے متعہ سے اور گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے سے غزوہ خیبر کے زمانے میں منع فرمایا۔

ماٰخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۷۶۷. کتاب النکاح باب نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن نکاح المتعة اخیرا.
- السنن الکبریٰ بیهقی ج۷. ص ۲۰۱. کتاب النکاح، باب نکاح المتعة. عن علی.
- سنن دارمی ج ۱. ص ۶۴. کتاب النکاح، باب ۱۶ النهی عن متعة النساء دارمی میں زمن خیبر کی جگہ عام خیبر ہے۔
- مصنف ابن ابی شیبة ج۴/۲. ص ۲۹۲. کتاب النکاح، باب فی نکاح المتعة وحرمتها.
- دارقطنی ج۳. ص ۲۵۸. کتاب النکاح عن علی.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا

عَنْ عَلِیٍّ، قَالَ: نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَیْبَرَ وَلُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَنْسِیَّةِ.

حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے غزوہ خیبر کے سال منع فرمایا۔

ماٰخذ:

- بخاری ج۲. ص ۸۳۰. کتاب الذبائح والصید باب لحوم الحمر الانسیة.

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ، عَنْ اَبِیْهِمَا، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ.

حضرت علیؓ بن ابی طالب سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے متعہ اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے خیبر کے روز منع فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۵۲. کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ الخ۔
- ترمذی ج ۱ ص ۲۱۳ ابواب النکاح باب ماجاء فی نکاح المتعۃ۔
- مؤطا امام مالک ج ۲ ص ۱۲ ۔ کتاب النکاح۔ نکاح المتعۃ عن علی۔
- ابن ماجہ کتاب النکاح باب النہی عن نکاح المتعۃ عن علی۔

ایک روایت میں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِي مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَقَالَ: مَهْلاً يَا بْنَ عَبَّاسٍ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَنْسِيَّةِ.

حضرت علی سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا کہ ابن عباس عورتوں سے متعہ کے بارے میں نرمی سے کام لیتے ہیں حضرت علیؓ نے کہا ابن عباسؓ ذرا ٹھہرو (اور سنو) کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن متعہ سے اور گھریلو پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا تھا۔

ماخذ:

حوالہ مذکورہ بالا

- نسائی جز ۶ ص ۱۲۶ ۔ کتاب النکاح، باب تحریم المتعۃ۔
- السنن الکبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۲۰۱ ۔ کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ۔
- کنز العمال ج ۱۶ ص ۵۲۲ حدیث نمبر ۴۵۷۲۷۔

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: نا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: نا اَبُوْعُمَيْسٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلاثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا.

ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اوطاس کے سال تین مرتبہ متعہ کرنے کی رخصت دی مگر پھر اس سے منع فرمادیا۔

ماخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۵۱. کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ الخ۔
- السنن الکبریٰ بیہقی ج ۷ ص ۲۰۴ ۔ کتاب النکاح باب فی نکاح المتعۃ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مصنف ابنِ ابی شیبة ج ۲/۴. ص ۲۹۲. کتاب النکاح باب فی نکاح المتعة وحرمتها.
- سنن دارقطنی ج ۳. ص ۲۵۸. کتاب النکاح عن ایاس بن سلمه عن ابیه.
- کنز العمال ج ۱۶. ص ۵۲۶. حدیث نمبر ۴۵۷۴۰.

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ، فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِيْ، فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا. يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ.

قیس سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے۔ ہمارے لئے (بیویوں) کا کوئی بندوبست نہ تھا۔ اس لئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خصی ہوکر (نامرد) نہ ہو جائیں۔ آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ اور پھر ایک کپڑے کے عوض عورت سے نکاح کرنے کی اجازت و رخصت عنایت فرما دی اور ہمارے سامنے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی کہ اے ایمان والو۔ وہ پاک وطیب چیزیں جنہیں اللہ نے تمہارے حلال قرار دیا ہے انہیں حرام نہ کرو اور حد سے تجاوز بھی نہ کرو بے شک اللہ تعالےٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

ماخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۷۵۹. کتاب النکاح، باب مایکره من التَّبَتُّلِ وَالخِصاء.
- مسلم ج ۱. ص ۴۵۰. کتاب النکاح، باب نکاح المتعة وبیان انه ابیح ثم نسخ ثم ابیح ثم نسخ واستقر تحریمه الی یوم القیامة.
- السنن الکبریٰ ج ۷. ص ۲۰۰. کتاب النکاح باب نکاح المتعة ابن مسعود.
- المصنف عبد الرزاق ج ۷. ص ۵۰۶. حدیث نمبر ۱۴۰۴۸ الفاظ قدرے مختلف هیں.
- مصنف ابنِ ابی شیبه ج ۲/۴ ص ۲۹۴. کتاب النکاح باب فی نکاح المتعة وحرمتها. عن عبدؓ الله بن مسعود.

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: كُنَّا فِيْ جَيْشٍ، فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا، فَاسْتَمْتِعُوْا، وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنِیْ اِیَاسُ ابْنُ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَیْنَهُمَا ثَلَاثُ لَیَالٍ، فَاِنْ اَحَبَّا اَنْ یَتَزَایَدَ اَوْیَتَتَارَكَا، تَتَارَكَا، فَمَا اَدْرِیْ اَشَیْئٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً. قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَبَیَّنَهُ عَلِیٌّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَنْسُوْخٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ اور سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ ہم ایک (فوجی) لشکر میں تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تمہیں متعہ کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لہٰذا اب متعہ کر سکتے ہو، ابن ابی ذئب نے بتایا کہ مجھے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد کے حوالے سے نبی ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ جو مرد و عورت باہم موافقت کریں تو تین روز تک وہ اکٹھے رہ سکتے ہیں اب اگر وہ مزید اضافہ کرنا چاہیں تو وہ ایسا کرنے کے مجاز و مختار ہیں مجھے معلوم نہیں کہ یہ ہمارے لئے خاص تھا یا سب لوگوں کے لئے بھی جائز ہے امام بخاری نے فرمایا کہ حضرت علی نے یہ واضح کر دیا تھا کہ نبی ﷺ نے اسے منسوخ فرما دیا تھا۔

ماخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۷۶۷. کتاب النکاح باب نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نکاح المتعۃ اخیراً
- مسلم ج ۱. ۴۵۰. کتاب النکاح باب نکاح المتعۃ الخ.
- مسلم میں صرف قد اذن لکم ان تستمتعوا یعنی متعۃ النساء ھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدُرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ،

سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ، فَرَخَّصَ، فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ: اِنَّمَا ذٰلِكَ فِی الْحَالِ الشَّدِیْدِ وَفِی النِّسَآءِ قِلَّةٌ اَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ.

ابو جمرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ ان سے متعہ کے بارے دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس کی رخصت دی۔ ان کے آزاد کردہ غلام نے ان سے کہا کہ یہ تو اس وقت تھا جب شدید ضرورت تھی اور عورتوں کی تعداد کم تھی (گویا قلت نسواں اور شدید ناگزیر ضرورت کے وقت) اس پر ابن عباس بولے ہاں (یہ درست ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۷۶۷. کتاب النکاح باب نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نکاح المتعۃ اخیراً.
- السنن الکبریٰ بیہقی ج ۷. ص ۲۰۵ کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ.

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ اَخُوْ قَبِيْصَةَ بْنِ عُقْبَةَ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ كَانَ الرَّجُلُ يَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ، فَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرٰى اَنَّهُ يُقِيْمُ، فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعاً وَتَصْلُحُ لَهُ شَيْئَهُ حَتّٰى اِذَا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ متعہ آغاز اسلام میں جائز تھا۔ ایک آدمی کسی گاؤں میں چلا جاتا جہاں اس کی کوئی جان پہچان نہ ہوتی تھی تو وہاں کسی عورت سے اس لیے نکاح کر لیتا کہ جتنے روز یہاں قیام کرنا ہے تو یہ خاتون اس کے مال ومتاع کی حفاظت بھی کرے گی اور اس کے معاملہ کو درست بھی رکھے گی۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی الاعلی ازواجھم اوما ملکت ایمانھم۔ تو ابن عباسؓ نے فتویٰ دیا کہ ان دو شرم گاہوں کے علاوہ باقی سب حرام ہیں۔

ماخذ:

- ترمذی ج ۱. ص ۲۱۳. کتاب النکاح، باب ماجاء فی نکاح المتعۃ.
- السنن الکبریٰ بیہقی ج ۷. ص ۲۰۶. کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ.

وَاِنَّمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَیْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِی الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ اُخْبِرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَمَرَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى تَحْرِيْمِ الْمُتْعَةِ

حضرت ابن عباسؓ سے متعہ میں رخصت دینے کے بارے میں منقول ہے مگر انہوں نے نبی ﷺ کی طرف سے (متعہ کی) خبر دیے جانے کے بعد اپنے سابقہ قول سے رجوع کر لیا تھا۔ نیز اکثر اہل علم نے متعہ کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے ان میں سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد، اسحاق بن راہویہ وغیرہ۔ (رحمھم اللہ)

وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ. حوالہ مذکور بالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلانِيُّ، ثنا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ اَبَانَ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِبْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ،

خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ ثَلاثًا، ثُمَّ حَرَّمَهَا، وَاللّٰهِ لاَ اَعْلَمُ اَحَدًا يَتَمَتَّعُ وَهُوَ مُحْصَنٌ اِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ اِلَّا اَنْ يَاْتِيَنِيْ بِاَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَلَّهَا بَعْدَ اِذْحَرَّمَهَا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ جب حضرت عمرؓ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین مواقع پر متعہ کرنے کی اجازت و رخصت عنایت فرمائی۔ پھر آخر کار اسے حرام ٹھیرا دیا۔ اللہ کی قسم اب اگر ایسا آدمی جو شادی شدہ ہو میرے علم میں آئے کہ اس نے متعہ کیا ہے تو میں اسے رجم کر دوں گا الا یہ کہ وہ میرے پاس ایسی چار شہادتیں پیش کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے حرام قرار دینے کے بعد پھر حلال کر دیا تھا۔

ماخذ:

- ابن ماجه كتاب النكاح، باب النهي عن نكاح المتعة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۹

پردہ

انسانی تمدن کے دو اہم مسائل

انسانی تمدن کے سب سے مقدم اور سب سے زیادہ پیچیدہ مسئلے دو ہیں، جس کے صحیح اور متوازن حل پر انسان کی فلاح و ترقی کا انحصار ہے۔ اور جن کے حل کرنے میں قدیم ترین زمانہ سے لے کر آج تک دنیا کے حکماء و عقلاء پریشان و سرگردان رہے ہیں۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اجتماعی زندگی میں مرد اور عورت کا تعلق کس طرح قائم کیا جائے کیونکہ یہی تعلق دراصل تمدن کا سنگِ بنیاد ہے، اور اس کا حل یہ ہے کہ اگر اس میں ذرا سی بھی کجی آ جائے تو ''تا ثریا می رود دیوار کج''

اور دوسرا مسئلہ فرد اور جماعت کے تعلق کا ہے جس کا تناسب قائم کرنے میں اگر ذرا سی بے اعتدالی بھی رہ جائے تو صدیوں تک عالمِ انسانی کو اس کے تلخ نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔

ایک طرف ان دونوں مسائل کی اہمیت کا یہ حال ہے؟ اور دوسری طرف ان کی پیچیدگی اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ جب تک فطرت کے تمام حقائق پر کسی کی نظر پوری طرح حاوی نہ ہو، وہ ان کو حل نہیں کر سکتا۔ سچ کہا تھا جس نے کہا تھا کہ انسان عالمِ اصغر ہے۔ اس کے جسم کی ساخت، اس کے نفس کی ترکیب، اس کی قوتیں اور قابلیتیں، اس کی خواہشات و ضروریات اور جذبات و احساسات، اور اپنے وجود سے باہر کی بے شمار اشیاء کے ساتھ اس کے فعلی و انفعالی تعلقات، یہ سب چیزیں ایک دنیا کی دنیا اپنے اندر رکھتی ہیں۔ انسان کو پوری طرح نہیں سمجھا جا سکتا جب تک کہ اس دنیا کا ایک ایک گوشہ نگاہ کے سامنے روشن نہ ہو جائے۔ اور انسانی زندگی کے بنیادی مسائل حل نہیں کئے جا سکتے جب تک کہ خود انسان کو پوری طرح نہ سمجھ لیا جائے۔ یہی وہ پیچیدگی ہے جو عقل و حکمت کی ساری کاوشوں کا مقابلہ ابتداء سے کر رہی ہے اور آج تک کئے جا رہی ہے۔ اول تو اس دنیا کے تمام حقائق ابھی تک انسان پر کھلے ہی نہیں۔ انسانی علوم میں سے کوئی علم بھی ایسا نہیں ہے جو کمال کے آخری مرتبہ پر پہنچ چکا ہو، یعنی جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہو کہ جتنی حقیقتیں اس شعبہ علم سے تعلق رکھتی ہیں، ان سب کا احاطہ اس نے کر لیا ہے۔ مگر جو حقائق روشنی میں آ چکے ہیں، ان کی وسعتوں اور باریکیوں کا بھی یہ عالم ہے کہ کسی انسان کی بلکہ انسانوں کے کسی گروہ کی نظر بھی ان سب پر بیک وقت حاوی نہیں ہوتی۔ ایک پہلو سامنے آتا ہے اور دوسرا پہلو نظروں سے اوجھل رہ جاتا ہے۔ کہیں نظر کوتاہی کرتی ہے اور کہیں شخصی رجحانات حاجبِ نظر بن جاتے ہیں۔ اس دوہری کمزوری کی وجہ سے انسان خود اپنی زندگی کے ان مسائل کو حل کرنے کی جتنی تدبیریں بھی کرتا ہے وہ ناکام ہوتی ہیں اور تجربہ آخر کار ان کے نقص کو نمایاں کر دیتا ہے۔ صحیح حل صرف اسی وقت ممکن ہے جب کہ نقطہ عدل کو پا لیا جائے اور نقطہ عدل پایا نہیں جا سکتا جب تک کہ تمام حقائق نہ سہی، کم از کم معلوم حقائق ہی کے سارے پہلو یکساں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر نگاہ کے سامنے نہ ہوں۔ مگر جہاں منظر کی وسعت بجائے خود اتنی زیادہ ہو کہ بینائی اس پر چھا نہ سکے اور اس کے ساتھ نفس کی خواہشات اور رغبت و نفرت کے میلانات کا یہ زور ہو کہ جو چیزیں صاف نظر آتی ہوں ان کی طرف سے بھی خود بخود نگاہ پھر جائے، وہاں نقطہ عدل کس طرح مل سکتا ہے؟ وہاں تو جو حل بھی ہوگا اس میں لامحالہ یا افراط پائی جائے گی یا تفریط۔

اوپر جن دو مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے صرف پہلا مسئلہ اس وقت ہمارے سامنے زیر بحث ہے۔ اس باب میں جب ہم تاریخ پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو ہم کو افراط و تفریط کی کھینچ تان کا ایک عجیب سلسلہ نظر آتا ہے۔ ایک طرف ہم دیکھتے ہیں کہ وہی عورت جو ماں کی حیثیت سے آدمی کو جنم دیتی اور بیوی کی حیثیت سے زندگی کے ہر نشیب و فراز میں مرد کی رفیق رہتی ہے، خادمہ بلکہ لونڈی کے مرتبے میں رکھ دی گئی ہے۔ اس کو بیچا اور خریدا جاتا ہے۔ اس کو ملکیت اور وراثت کے تمام حقوق سے محروم رکھا جاتا ہے، اس کو گناہ اور ذلت کا مجسمہ سمجھا جاتا ہے، اور اس کی شخصیت کو ابھرنے اور نشوونما پانے کا کوئی موقع نہیں دیا جاتا۔ دوسری طرف ہم کو یہ نظر آتا ہے کہ وہی عورت اٹھائی اور ابھاری جارہی ہے، مگر اس شان سے کہ اس کے ساتھ بداخلاقی اور بدنظمی کا طوفان اٹھ رہا ہے، وہ حیوانی خواہشات کا کھلونا بنائی جاتی ہے، اس کو واقعی شیطان کی ایجنٹ بنا کر رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ابھرنے کے ساتھ انسانیت کے گرنے کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

ان دونوں انتہاؤں کو ہم محض نظری حیثیت سے افراط اور تفریط کے ناموں سے موسوم نہیں کرتے بلکہ تجربہ جب ان کے مضر نتائج کا پورا پورا ریکارڈ ہمارے سامنے لا کر رکھ دیتا ہے۔ تب ہم اخلاق کی زبان میں ایک انتہا کو افراط اور دوسری کو تفریط کہتے ہیں۔ تاریخ کا پس منظر جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، ہم کو یہ بھی دکھاتا ہے کہ جب ایک قوم وحشت کے دور سے نکل کر تہذیب و حضارت کی طرف بڑھتی ہے تو اس کی عورتیں لونڈیوں اور خدمت گاروں کی حیثیت سے اس کے مردوں کے ساتھ ہوتی ہیں۔ ابتدا میں بدویانہ طاقتوں کا زور اسے آگے بڑھائے لئے جاتا ہے مگر تمدنی ترقی کی ایک خاص منزل پر پہنچ کر اسے محسوس ہوتا ہے کہ اپنے پورے نصف حصہ کو پستی کی حالت میں رکھ کر وہ آگے نہیں جاسکتی۔ اس کو اپنی ترقی کی رفتار رکتی نظر آتی ہے اور ضرورت کا احساس اسے مجبور کرتا ہے کہ اس نصف ثانی کو بھی نصف اول کے ساتھ چلنے کے قابل بنائے۔ مگر جب وہ اس نقصان کی تلافی شروع کرتی ہے تو صرف تلافی پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ عورت کی آزادی سے خاندانی نظام (جو تمدن کی بنیاد ہے) منہدم ہو جاتا ہے عورتوں اور مردوں کے اختلاط سے فواحش کا سیلاب پھوٹ پڑتا ہے شہوانیت اور عیش پرستی پوری قوم کے اخلاق کو تباہ کر دیتی ہے، اور اخلاقی تنزل کے ساتھ ساتھ ذہنی، جسمانی اور مادی قوتوں کا تنزل بھی لازمی طور پر رونما ہوتا ہے جس کا آخری انجام ہلاکت و بربادی کے سوا کچھ نہیں۔

[پردہ ص ۱۱ از تا ۱۴]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہرے کا پردہ

ترجمہ: ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر رسول اللہ ﷺ کو درخواست دی۔ حضورؐ نے پوچھا یہ عورت کا ہاتھ ہے یا مرد کا؟ اس نے عرض کیا عورت ہی کا ہے۔ فرمایا ''عورت کا ہاتھ ہے تو کم از کم ناخن ہی مہندی سے رنگ لئے ہوتے[1]

امِ خلاّد کا واقعہ

ترجمہ ایک خاتون امِ خلاّد کا لڑکا ایک جنگ میں شہید ہو گیا تھا۔ وہ اس کے متعلق دریافت کرنے کے لئے نبی ﷺ کے پاس آئیں، مگر اس حال میں بھی چہرے پر نقاب پڑی ہوئی تھی۔ بعض صحابہ نے حیرت کے ساتھ کہا کہ اس وقت بھی تمہارے چہرے پر نقاب ہے؟ یعنی بیٹے کی شہادت کی خبر سن کر تو ایک ماں کو تن بدن کا ہوش نہیں رہتا، اور تم اس اطمینان کے ساتھ باپردہ آئی ہو۔ جواب میں کہنے لگیں (ان ارزأ ابنی فلن ارزأ حیائی) ''میں نے بیٹا تو ضرور کھویا ہے مگر اپنی حیا تو نہیں کھو دی ہے''[2]

تشریح: ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ حضورؐ کے مبارک دور میں چہرہ کے پردہ کا رواج ہو چکا تھا۔ جب مسلمانوں کو غض بصر کا حکم دیا گیا تو اس وقت عورتوں کو کھلے منہ پھرنے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ سورۃ النور میں غض بصر کا حکم دیا گیا۔ اسی میں حضرت عائشہؓ کی براءت بھی نازل کی گئی۔ اور واقعہ افک کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا بیان جو نہایت معتبر سندوں سے مروی ہے اس میں وہ فرماتی ہیں کہ جنگل سے واپس آ کر جب میں نے دیکھا کہ قافلہ چلا گیا ہے تو میں بیٹھ گئی اور نیند کا غلبہ ایسا ہوا کہ وہیں پڑ کر سو گئی۔ صبح کو صفوان بن معطل وہاں سے گزرا تو دور سے کسی کو پڑے دیکھ کر ادھر آ گیا۔ **فعرفني حين رآني و كان قد رآني قبل الحجاب فاستيقظت باسترجاعهِ حين عرفني فخمرت وجهي بجلبابي**۔ وہ مجھے دیکھتے ہی پہچان گیا کیونکہ حجاب کے حکم سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکا تھا۔ مجھے پہچان کر جب اس نے **انا لِلّٰه وانا اليه راجعون** پڑھا تو اس کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنی چادر سے منہ ڈھانک لیا[3] (بخاری مسلم، احمد، ابن جریر، سیرت ابن ہشام)

گویا کہ پردے کے باوجود غضِ بصر کی ضرورت تھی کیونکہ ایسے مواقع پیش آ سکتے تھے جبکہ اچانک کسی عورت اور مرد کا آمنا سامنا ہو جائے اور ایک پردہ دار عورت کو بھی بسا اوقات ایسی ضرورت لاحق ہو سکتی ہے کہ وہ منہ کھولے۔ اور مسلمان عورتوں میں پردہ رائج ہونے کے باوجود بہر حال غیر مسلم عورتیں تو بے پردہ ہی رہیں گی۔ احرام کے لباس میں بھی نقاب کا استعمال ممنوع ہے۔ تاہم اس حالت میں بھی محتاط خواتین غیر مردوں کے سامنے چہرہ کھول دینا پسند نہیں کرتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے سفر میں ہم لوگ بحالتِ احرام مکہ کی طرف جا رہے تھے۔ جب مسافر ہمارے پاس سے گزرنے لگتے تو ہم عورتیں اپنے سر سے چادریں کھینچ کر منہ پر ڈال لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم منہ کھول لیتی تھیں۔ (تفہیم القرآن ج ٣ ص ٣٨١۔ النور حاشیہ ٢٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوْرِیُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا مُطِیْعُ بْنُ مَیْمُوْنٍ، عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:
اَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَّرَآءِ سِتْرٍ بِیَدِهَا کِتَابٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وسلّم، فَقَبَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ فَقَالَ:
مَا اَدْرِیْ أَیَدُ رَجُلٍ اَمْ یَدُ امْرَأَةٍ؟ قَالَتْ: بَلْ امْرَأَةٌ، قَالَ: لَوْکُنْتِ امْرَأَةً لَغَیَّرْتِ اَظْفَارَکِ یعنی بِالْحِنَّاءِ.

مآخذ:

- ابوداؤد ج۴. ص۷۷. کتاب الترجل باب فی خضاب النساء.
- نسائی کتاب الزینة الخضاب للنساء.
- مسنداحمد ج۶. ص۲۶۲. عن عائشه نسائی میں اَوْمَت کی جگه مَدَّتْ یَدًها هے.

۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ عَبْدِ الْخَبِیْرِبْنِ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: جَآءَتِ امْرَأَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَهَا اُمُّ خَلَّادٍ، وَهِیَ مُنْتَقِبَةٌ، تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا وَهُوَ مَقْتُوْلٌ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: جِئْتِ تَسْئَالِیْنَ عَنِ ابْنِکِ وَاَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ؟ فَقَالَتْ: اِنْ اُرْزَاءَ ابْنِیْ فَلَنْ اُرْزَأَ حَیَائِیْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنُکِ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدَیْنِ، قَالَتْ: وَلِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ، لِأَنَّهٗ قَتَلَهٗ اَهْلُ الْکِتَابِ.

مآخذ:

- ابوداؤد ج۳. ص۵. ۲. کتاب الجہاد باب فضل قتال الروم علی غیرهم من الامم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُس، عَنِ ابْنِ شِهَاب، قَالَ:

اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ، وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَبَعْضُ حَدِيْثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضاً وَاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ اَوْعَىٰ لَهُ مِنْ بَعْضٍ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اَقْرَعَ بَيْنَ اَزْوَاجِهِ...... فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَ مَااسْتَمَرَّ الْجَيْشُ، فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ،

حضرت عائشہؓ زوجہ رسالت مآب ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔ ......لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے میرا ہار مل گیا۔ تو قافلہ والوں کی جگہ واپس آئی تو دیکھا کہ نہ کوئی پکارنے والا ہے اور نہ کوئی جواب دینے والا۔ میں اپنی جگہ آکر ٹھہر گئی جہاں سے گئی تھی خیال کیا کہ جب وہ مجھے گم پائیں گے تو واپس میرے پاس آئیں گے بس اسی شش و پنج میں نیند آگئی رات بھر سفر کرتا ہوا صفوان صبح کو وہاں پہنچا جہاں میں سوئی ہوئی تھی اس نے سوئے ہوئے انسان کا وجود دیکھا تو وہ میرے پاس آیا اور اس نے مجھے دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا کیونکہ وہ مجھے پردہ کے حکم آنے سے پہلے دیکھ چکا تھا۔ مجھے پہچان کر جب اس نے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو اس کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا۔

وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَامُجِيْبٌ، فَاَقَمْتُ مَنْزِلِيْ الَّذِيْ كُنْتُ بِهِ، وَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِيْ فَيَرْجِعُوْنَ اِلَيَّ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ، فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ، فَاَدْلَجَ، فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ، فَرَاٰى سَوَادَاِنْسَانٍ نَائِمٍ، فَاَتَانِيْ، فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَاٰنِيْ، وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ، فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِيْ، فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ الحديث.

www.KitaboSunnat.com
" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ام ھانیؓ کا واقعہ

ترجمہ: حضرت امّ ہانیؓ جو ابو طالب کی صاحبزادی اور نبی ﷺ کی چچا زاد بہن تھیں، آخر وقت تک حضور ﷺ کے سامنے ہوتی رہیں اور کم از کم منہ اور چہرے کا پردہ انہوں نے آپ سے کبھی نہیں کیا۔ فتح مکہ کے موقع کا ایک واقعہ وہ خود بیان کرتی ہیں جس سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ (ملاحظہ ہو ابوداؤد، کتاب الصوم، باب فی النیۃ فی الصوم و باب فی الرخصۃ فی ذلک)

حضرت سودہؓ ام المومنین کا واقعہ

ترجمہ: حضرت سودہ ام المومنین کا ایک بھائی لونڈی زادہ تھا (یعنی ان کے باپ کی لونڈی کے بطن سے تھا) اس کے متعلق حضرت سعد بن ابی وقاص کو ان کے بھائی عتبہ نے وصیت کی کہ اس لڑکے کو اپنا بھتیجا سمجھ کر اس کی سرپرستی کرنا، کیونکہ وہ دراصل میرے نطفے سے ہے۔ یہ مقدمہ نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے حضرت سعد کا دعویٰ یہ کہہ کر خارج کر دیا کہ "بیٹا اس کا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا، رہا زانی تو اس کے حصے میں کنکر پتھر"، لیکن ساتھ ہی آپ نے حضرت سودہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا (احتجبی منہ) کیونکہ یہ اطمینان نہ رہا تھا کہ وہ واقعی ان کا بھائی ہے۔

تشریح: بعض لوگ اظہار زینت کی آزادی کو صرف ان رشتہ داروں تک محدود سمجھتے ہیں جن کے نام (قرآن حکیم میں دیئے گئے ہیں) باقی سب لوگوں کو حتیٰ کہ سگے چچا اور سگے ماموں تک کو ان رشتہ داروں میں شمار کرتے ہیں جن سے پردہ کیا جانا چاہئے، اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ان کا نام قرآن میں نہیں لیا گیا ہے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ سگے چچا اور ماموں تو درکنار، نبی ﷺ نے تو رضاعی چچا اور ماموں سے بھی پردہ کرنے کی حضرت عائشہ کو اجازت نہ دی۔ صحاح ستہ اور مسند احمد میں حضرت عائشہؓ کی اپنی روایت ہے کہ ابوالقعیس کے بھائی افلح ان کے ہاں آئے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ چونکہ پردے کا

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۶۹۶. کتاب التفسیر، باب قوله عزوجل ان الذین جاؤا بالافک عصبة منکم.
- بخاری ج۲. ص۵۹۴ کتاب المغازی، باب حدیث الافک اس مقام پر و کان رَانِیْ ھے.
- مسلم ج۲. ص۳۶۴. کتاب التوبه. باب فی حدیث الافک. وقبول توبة القاذف.
- مسند احمد ج۶. ص۱۹۵. عن عائشةؓ.
- ابنِ جریر ج۹. پ۱۸. ص۷۱. سوره نور.
- سیرت ابنِ هشام ج۳. ص۲۹۸. خبرالافک فی غزوة بنی المصطلق کے تحت مرور ابن المعطل، واحتماله ایاها علی بعیره.
- تفسیر ابنِ کثیر ج۳. ص۲۶۸. ۲۶۹. سوره نور.
- روح المعانی ج۱۸. ص۱۰۱. سوره نور.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم آ چکا تھا اس لئے حضرت عائشہؓ نے اجازت نہ دی۔ انہوں نے کہلا کر بھیجا کہ تم تو میری بھتیجی ہو، کیونکہ میرے بھائی ابو القعیس کی بیوی کا تم نے دودھ پیا ہے لیکن حضرت عائشہ کو اس میں تامل تھا کہ یہ رشتہ بھی ایسا ہے جس میں پردہ اٹھا دینا جائز ہو۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے خود اس آیت کو اس معنی میں نہیں لیا کہ جن جن رشتہ داروں کا ذکر آیا ہے ان سے پردہ نہ ہو اور باقی سب سے ہو۔ بلکہ آپ نے اس سے یہ اصول اخذ کیا ہے کہ جن جن رشتہ داروں سے ایک عورت کا نکاح حرام ہے وہ سب آیت میں داخل ہیں مثلاً چچا، ماموں، داماد اور رضاعی رشتہ دار۔ تابعین میں سے حضرت حسن بصری نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے اور اس کی تائید علامہ ابو بکر جصاص نے احکام القرآن میں فرمائی ہے (ج ۳۔ ص ۳۹۰)

جن رشتہ داروں سے ابدی حرمت کا رشتہ نہ ہو (یعنی جن سے ایک کنواری یا بیوہ عورت کا رشتہ جائز ہو) وہ نہ تو محرم رشتہ داروں کے حکم میں ہیں کہ عورتیں بے تکلف ان کے سامنے اپنی زینت کے ساتھ آئیں۔ اور نہ بالکل اجنبیوں کے حکم میں کہ عورتیں ان سے ویسا ہی مکمل پردہ کریں جیسا غیروں سے کیا جاتا ہے۔ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان ٹھیک ٹھیک کیا رویہ ہونا چاہئے، یہ شریعت میں متعین نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ اس کا تعین ہو نہیں سکتا۔ اس کے حدود مختلف رشتہ داروں کے معاملے میں، ان کے رشتے، ان کی عمر، خاندانی تعلقات اور روابط اور فریقین کے حالات (مثلاً مکان کا مشترک ہونا یا الگ الگ مکانوں میں رہنا) کے لحاظ سے لامحالہ مختلف ہوں گے اور ہونے چاہیں۔ اس معاملے میں نبی ﷺ کا اپنا طرز عمل بکثرت احادیث سے ثابت ہے۔

حضرت عباس اپنے بیٹے فضل کو اور ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب (نبی ﷺ کے حقیقی چچازاد بھائی) اپنے بیٹے عبد المطلب کو نبی ﷺ کے پاس یہ کہہ کر بھیجتے ہیں کہ اب تم لوگ جوان ہو گئے ہو، تمہیں جب تک روزگار نہ ملے تمہاری شادیاں نہیں ہو سکتیں، لہٰذا تم رسول اللہ کے پاس جا کر نوکری کی درخواست کرو۔ یہ دونوں حضرت زینب کے مکان پر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت زینب فضل کی حقیقی پھوپھی زاد بہن ہیں اور عبد المطلب بن ربیعہ کے والد سے بھی ان کا وہی رشتہ ہے جو فضل سے۔ لیکن وہ ان دونوں کے سامنے نہیں ہوتیں اور حضور کی موجودگی میں ان کے ساتھ پردے کے پیچھے سے بات کرتی ہیں (ابو داؤد کتاب الخراج) ان دونوں قسم کے واقعات سے وہ بات ثابت ہو جاتی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ نیز احادیث بالا سے ظاہر ہے کہ جہاں رشتے میں شبہ پڑ جائے وہاں محرم رشتہ دار سے بھی احتیاطاً پردہ کرنا چاہئے۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ النور حاشیہ ۴۲)

تخریج

۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ، عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ زِیَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حضرت ام ھانیٔ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن فاطمہ آئی اور رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف بیٹھ گئی اور ام ھانیٔ رسول اللہ ﷺ کے دائیں طرف۔ اتنے میں ایک خادمہ (لونڈی) ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْحٰرِثِ عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحُ مَكَّةَ جَآءَ تْ فَاطِمَةُ، فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ هَانِیٍٔ عَنْ يَمِيْنِهٖ، قَالَتْ: فَجَاءَ تِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ

برتن لے کر حاضر ہوئی جس میں کوئی مشروب تھا، میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا آپ نے اس میں سے کچھ نوش فرما کر ام ھانی کو عنایت فرما دیا۔ ام ھانی نے بھی اس میں سے (حسب ضرورت) پی لیا مگر ساتھ ہی عرض کیا یا رسول اللہ میں تو روزہ افطار کر بیٹھی میں تو روزے سے تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا قضا روزے رکھ رہی تھی۔ انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے فرمایا اگر نفلی تھے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

فَنَاوَلَتْهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ اُمَّ هَانِیٍٔ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: أَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لاَ، قَالَ: فَلاَ يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا،

مآخذ:

○ ابوداؤد ج۲. ص ۳۲۹. کتاب الصوم، باب النية فی الصوم کے تحت باب فی الرخصة فی ذلک۔

۲: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ:

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَلَكَ يَا عَبْدُبْنُ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ. وَزَادَلَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ کہ سعد اور ابن زمعہ کا جھگڑا ہوا نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ بچہ عبد بن زمعہ تمہارا ہے بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ ساتھ ہی آپ نے فرمایا اے سودۃ اس لڑکے سے پردہ کرنا، قتیبہ نے لیث کے حوالہ سے یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے زانی کے لئے کنکر پتھر۔

مآخذ:

○ بخاری ج۲ ص۱۰۰۷ کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة باب للعاهرالحجر اور فی العتق وفضله باب ام الولد الخ اور کتاب الوصایا، خصومات ، کتاب الفرائض کتاب المغازی کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاحکام وغیرہ۔

○ مسلم ج ۱ ص ۴۷۰ . کتاب الرضاع ، باب الولد للفراش وتوقی الشبهات (مطبوعه اصح المطابع کراچی ○ ابوداؤد ج ۲. ص ۲۸۲ کتاب الطلاق ، باب الولد للفراش.

○ ترمذی ج ۱ ص ۲۱۹ ابواب الطلاق باب ماجاء ان الولد للفراش ترمذی نے حضرت ابوهریره کی روایت میں اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ بیان کیا هے۔

نسائی نے ذراواضح روایت نقل کی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِیْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهُ ابْنُهُ اُنْظُرْ اِلٰی شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: اَخِیْ،وَلَدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ مِنْ وَلِیْدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَبَهِهِ، فَرَاٰی شَبَهاً بَیِّناً بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: هُوَلَکَ یَا عَبْدُ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، فَلَمْ یَرَ سَوْدَةَ قَطُّ.

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک بچے کے بارے میں سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان تنازع (جھگڑا) ہو گیا سعد کا موقف تھا کہ یا رسول اللہ بچہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ بچہ اس کا ہے۔ اس بچہ کی اس سے مشابہت غور فرمائیں۔ اور عبد بن زمعہ کا موقف یہ تھا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر اس کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس بچہ کی مشابہت بغور ملاحظہ فرمائی تو آپ کو واضح مشابہت عتبہ کے ساتھ معلوم ہوئی۔ لہٰذا آپ نے فیصلہ فرما دیا کہ اے عبد یہ بچہ تمہارا ہے۔ کیونکہ بچہ اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے کنکر پتھر۔ اے سودہ اس سے پردہ کرنا چنانچہ حضرت سودہؓ نے اس دن کے بعد اس بچہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

ماخذ:

○ نسائی ج ۶. ص ۱۸۰ کتاب الطلاق، باب الحاق الولد بالفراش اذالم ینفه صاحب الفراش اور باب فراش الامة.

○ نسائی کی ایک روایت میں جسے عبد اللّٰه بن الزبیر نے بیان کیا هے وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَيْسَ لَکِ بِاَخٍ کے الفاظ بھی منقول ھیں.

- ابنِ ماجه کتاب النکاح، باب الولد للفراش وللعاهر الحجر.
- مؤطا امام مالک کتاب الاقضية ج ۲. ص ۱۱۸ القضاء بالحاق الولد بابيه.
- دارقطنی ج ۲. ص ۴۲۲.
- سنن دارمی ج ۲. ص ۷۶. کتاب النکاح، باب الولد للفراش وللعاهر الحجر عن عائشة.
- مسند احمد ج ۶. ص ۳۷. ۱۲۹. ۲۲۶. عن عائشة.
- السنن الکبری ج ۷. ص ۴۱۲. کتاب اللعان، باب الولد للفراش بالوطءِ بملک اليمين والنکاح عن عائشہؓ.
- مصنف ابنِ ابی شَيْبة ج ۴/۲. ص ۴۱۶. کتاب النکاح باب من قال: الولد للفراش.عن ابی هريرة.
- المصنف عبد الرزاق ج ۷. ص ۹۹.باب ا لرجل ينتفي من ولده. اس مقام پر الولد للفراش وللعاهر الحجر ھے.
- مجمع الزوائد ج ۵. ص ۱۴. کتاب الطلاق . الولد للفراش.

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا عَنْبَسَةُ، ثنا يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِیُّ، اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحرِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحرِثِ وَعَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالاَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ: ائْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلاَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث سے روایت ہے کہ ان کے باپ ربیعہ بن حارث اورعباس بن عبد المطلب دونوں نے اپنے بیٹوں عبدالمطلب اور فضل دونوں کورسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے کہا کہ ان کی خدمت میں جا کرعرض کرو کہ ہم جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمارہے جوان ہوچکے ہیں (شادی کے قابل ہیں) لہٰذا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور آپ سب لوگوں سے بڑھ کرنیکی کرنے اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ ہمارے والدین تہی دست ہیں مہر کی رقم ادانہیں کر سکتے لہٰذا آپ ہمیں اموال صدقات کی فراہمی پر عامل مقرر فرمادیں۔ہم آپ کی خدمت میں وہی کچھ پیش کریں گے جو دوسرے عامل کرتے ہیں اورمنافع جوحاصل ہوگا وہ ہم لے لیا کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کے لئے ستر کے حدود

عورتوں کے لئے ستر کے حدود اس (مرد) سے زیادہ وسیع رکھے گئے ہیں۔ان کا حکم دیا گیا کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کے سوا تمام جسم کو تمام لوگوں سے چھپائیں۔اس حکم میں باپ۔ بھائی اور تمام رشتہ دار شامل ہیں،اور شوہر کے سوا کوئی مرد اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

لا يحل لامرأةٍ تؤمن بالله واليوم الآخر ان تخرج يديها الا الٰى اهلها وقبض نصف الذراع.ما (ابن جرير)

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتی ہو۔جائز نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اس سے زیادہ کھولے'' یہ کہہ کر اپنی کلائی کے نصف حصہ پر ہاتھ رکھا۔

قَدْ بَلَغْنَا مِنَ السِّنِّ مَا تَرٰى وَاَحْبَبْنَا اَنْ نَّتَزَوَّجَ، وَاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُهُمْ، وَلَيْسَ عِنْدَ اَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا، فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَلْنُؤَدِّ اِلَيْکَ مَا يُؤَدِّيْ الْعُمَّالُ، ولنصب مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ مِرْفَقٍ، قَالَ: فَاَتٰى عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلٰى تِلْکَ الْحَالِ فَقَالَ لَنَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ وَاللّٰهِ لاَ نَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ اَحَداً عَلَى الصَّدَقَةِ، ......قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ (اِلٰى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) حَتّٰى نُوَافِقَ صَلاَةَ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ، فَصَلَّيْنَا مَعَ

عبدالمطلب کا بیان ہے کہ ہم یہی گفتگو کر رہے تھے کہ علی بن ابی طالب بھی آ گئے انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کو صدقات کی وصولی پر عامل مقرر نہیں فرمائیں گے۔ربیعہ بولا تم ہم سے حسد کرتے ہو.........عبدالمطلب نے بیان کیا کہ میں اور فضل دونوں جلدی سے رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے کی جانب لپکے۔ اس روز آپ زینب بنت جحش کے ہاں تھے ہم دروازے پر کھڑے ہو گئے اتنے میں آپ بھی تشریف لے آئے اور پیار سے میرا اور فضل کا کان پکڑ کر فرمایا کہو جو تمہارے جی میں ہے یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔اور ہمیں بھی اندر آ جانے کی اجازت دی ہم اندر داخل ہو گئے ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کے لئے کہا پھر میں نے یا فضل نے بات کا آغاز کیا۔اس میں عبداللہ راوی کو شک ہے۔ پھر اس نے وہی مدعا بیان کیا جس کا ہمارے والدین نے ہمیں حکم دیا تھا۔یہ سن کر آپ چند لمحے خاموش رہے اور نظریں چھت کی طرف اٹھا کر غور فرماتے رہے۔کافی دیر تک یہی حالت رہی ہم سمجھے کہ ہمیں آپ کچھ جواب نہ دیں گے۔اتنے میں ہماری نظر زینب پر پڑی جو پس پردہ اشاروں سے کہہ رہی تھیں کہ جلدی نہ کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجارية اذا حاضَتْ لم يصلح ان يُرٰى منها الا وجهها ويدها الى المفصل (ابوداؤد)

ترجمہ: ''جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آنا چاہیے سوائے چہرے اور کلائی کے جوڑ تک کے ہاتھ کے۔''

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنے بھتیجے عبداللہ بن الطفیل کے سامنے زینت کے ساتھ آئی تو نبی ﷺ نے اس کو ناپسند کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو میرا بھتیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔

اذا عرقت المرأة لم يحل لها ان تظهر الا وجهها والا مادون هذا وقبض على ذراع نفسه فترک بين قبضته وبين الكف مثل قبضته اخرى ۔ ۲ (ابن جرير)

ترجمہ: ''جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اپنے جسم میں سے کچھ ظاہر کرے سوائے چہرے کے اور سوائے اس کے۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنی کلائی پر اس طرح ہاتھ رکھا کہ آپ کی گرفت کے مقام اور ہتھیلی کے درمیان صرف ایک مٹھی بھر جگہ باقی تھی۔''

حضرت اسماء بنتِ ابی بکرؓ جو آنحضرت ﷺ کی سالی تھیں، ایک مرتبہ آپ کے سامنے باریک لباس پہن کر حاضر ہوئیں، اس حال میں کہ جسم اندر سے جھلک رہا تھا، حضورؐ نے فوراً نظر پھیر لی اور فرمایا:

يا اسماء ان المرأة اذابلغت المحيض لم يصلح ان يُرى منها الا هذا وهٰذا واشار الى وجهه وكفّه (تكمله فتح القدير)

ترجمہ: اے اسماء عورت جب سن بلوغ کو پہنچ جائے تو درست نہیں کہ اس کے جسم میں سے کچھ دیکھا جائے بجز اس کے اور اس کے یہ کہہ کر آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔

النَّاسِ، ثُمَّ اَسرَعْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ اِلَى بَابِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَقُمْنَا بِالْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِاُذْنِيْ وَاُذْنَ الْفَضلِ، ثُمّ قَالَ: اَخرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ، ثُمَّ دَخَلَ، فَاَذِنَ لِيْ وَلِلْفَضْلِ فَدَخَلْنَا، فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيْلاً، ثُمَّ كَلَّمَهُ اَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ، قَدْ شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: كَلَّمَهُ بِالْاَمْرِ الَّذِيْ اَمَرَنَا بِهِ اَبَوَانَا. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتّٰى طَالَ عَلَيْنَا اَنَّهُ لَا يَرْجِعُ اِلَيْنَا شَيْئاً حَتّٰى رَاَيْنَا زَيْنَبَ تَلْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدِهَا، تُرِيْدُ اَنْ لَّا تَعْجَلَا. الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفصہ بنت عبدالرحمان حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ ایک باریک دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھیں۔ حضرت عائشہؓ نے اس کو پھاڑ دیا اور ایک موٹی اوڑھنی ان پر ڈال دی (مؤطا امام مالک)

ماخذ:

○ ابوداؤد ج۳. ص۱۴۷ . ۱۴۸ . کتاب الخراج باب فی بیان مواضع قسم الخمس وسهم ذی القربی.

تخریج

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلاَّ مَاظَهَرَ مِنْهَا، قَالَ الْمِسْكَتَانِ، وَالْخَاتَمُ، وَالْكُحْلُ، قَالَ قَتَادَةُ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَحِلُّ لاِ مْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُخْرِجَ يَدَهَا اِلاَّ اِلَى هٰهُنَا وَقَبَضَ نِصْفَ الذِّرَاعِ.

ماخذ:

○ تفسیر ابن جریر جز ۱۸. ۱۹ جلد ۹ ص۹۳ سورہ نور.

۲: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، قَالَ: ثنا الْحُسَيْنُ، قَالَ: ثنى حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ، وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، قَالَ: الْخَاتَمُ وَالْمِسْكَةُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ القلب وَالفتخة قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَتْ عَلَيَّ ابْنَةُ اَخِيْ لِاُمِّيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الطُّفَيْلِ مُزَيَّنَةً، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ وَجَارِيَةٌ، فَقَالَ:

اِذَا عَرَكَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ يَحِلَّ لَهَا اَنْ تُظْهِرَ اِلاَّ وَجْهَهَا وَاِلاَّ مَادُوْنَ هٰذَا وَقَبَضَ عَلٰى ذِرَاعِ نَفْسِهِ. فَتَرَكَ بَيْنَ قَبْضَتِهِ وَبَيْنَ الْكَفِّ مِثْلَ قَبْضَةٍ اُخْرٰى.

ماخذ:

ابن جریر ج۹ پ۱۸ . ۱۹ . سورہ نور ص. ۹۳.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ لعن الله الكاسيات العاريات" اللہ کی لعنت ہے ان عورتوں پر جو لباس پہن کر بھی ننگی رہیں۔"
حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ اپنی عورتوں کو ایسے کپڑے نہ پہناؤ جو جسم پر اس طرح چست ہوں کہ سارے جسم کی ہیئت نمایاں ہو جائے (المبسوط کتاب الاستحسان)

ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کے سوا عورت کا پورا جسم ستر میں داخل ہے۔ جس کو اپنے گھر میں اپنے قریب ترین عزیزوں سے بھی چھپانا اس پر واجب ہے۔ وہ شوہر کے سوا کسی کے سامنے اپنے ستر کو نہیں کھول سکتی۔ خواہ وہ اس کا باپ، بھائی یا بھتیجا ہی کیوں نہ ہو۔ حتی کہ وہ ایسا باریک لباس بھی نہیں پہن سکتی جس میں ستر نمایاں ہوتا ہو۔

(پردہ ص ۲۸۳ تا ۲۸۶)

جس کپڑے میں عورت کا بدن جھلکے اس کی ممانعت

زمانۂ جاہلیت میں عورتیں سروں پر ایک طرح کے کساوے سے باندھے رکھتی تھیں۔ جن کی گرہ جوڑے کی طرح پیچھے چوٹی پر لگائی جاتی تھیں۔ سامنے گریبان کا ایک حصہ کھلا رہتا تھا، جس سے گلا اور سینے کا بالائی حصہ صاف نمایاں

۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْطَاكِيُّ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَا: ثنا الْوَلِيْدُ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ يَعْقُوْبُ: ابْنُ دُرَيْكٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَاَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ تَصْلُحْ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَ هٰذَا، وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ، قَالَ ابوداؤد: هذا مرسل، خالد ابْنُ دريك لم يدرك عائشة رضى الله عنها.

مآخذ:

- ابوداؤد ج۴. ص ۶۲. كتاب اللباس، باب فيها تبدی المرأة من زينتها.
- السنن الكبرٰى للبيهقى ج ۲. ص ۲۲۶ كتاب الصلاة باب عورة المرأة الحرة.
- كنز العمال ج۷. ص ۳۳۱.
- تفسير ابن كثير ج۳. ص ۲۸۳. سورہ نور زیر آیت الاما ظهرمنها.
- تفسير روح المعانى ج۱۸. ص ۱۲۷. سورہ نور آیت الاماظهر منها.
- تفسير فتح القدير للشوكانى ج۴. ص ۲۶ سورہ نور. خالد بن دريک لم يسمع منها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا تھا۔ چھاتیوں پر قمیص کے سوا اور کوئی چیز نہ ہوتی تھی اور پیچھے دو دو تین تین چوٹیاں لہراتی رہتی تھیں (تفسیر کشاف، جلد۲۔ صفحہ ۹۰ ابن کثیر جلد۳۔ صفحہ ۲۸۳۔۲۸۴) سورۂ نور میں جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں تو مسلمان عورتوں میں دوپٹہ رائج کیا گیا۔ جس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ آج کل کی صاحبزادیوں کی طرح بس اسے بل دے کر گلے کا ہار بنا لیا جائے۔ بلکہ یہ تھا کہ اسے اوڑھ کر سر، کمر، سینہ، سب اچھی طرح ڈھانک لیے جائیں۔ اہل ایمان خواتین نے قرآن کا یہ حکم سنتے ہی فوراً جس طرح اس کی تعمیل کی اس کی تعریف کرتے ہوئے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب سورۂ نور نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ سے اس کو سن کر لوگ اپنے گھروں کی طرف پلٹے اور جا کر انہوں نے اپنی بیویوں، بیٹیوں، بہنوں کو اس کی آیات سنائیں انصار کی عورتوں میں سے کوئی عورت ایسی نہ تھی جو آیت کے الفاظ سن کر اپنی جگہ بیٹھی رہ گئی ہو۔ ہر ایک اٹھی اور کسی نے اپنا کمر پٹہ کھول کر اور کسی نے چادر اٹھا کر فوراً اس کا دوپٹہ بنایا اور اوڑھ لیا۔ دوسرے روز صبح کی نماز کے وقت جتنی عورتیں مسجد نبوی میں حاضر ہوئیں سب دوپٹے اوڑھے ہوئے تھیں۔ اسی سلسلے میں ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ مزید تفصیل یہ بتاتی ہیں کہ عورتوں نے باریک کپڑے چھوڑ کر اپنے موٹے موٹے کپڑے چھانٹے اور ان کے دوپٹے بنائے (ابن کثیر ج۳۔ ص۲۸۴۔ ابوداؤد۔ کتاب اللباس)

یہ بات کہ دوپٹہ باریک کپڑے کا نہ ہونا چاہئے، ان احکام کے مزاج اور مقصد پر غور کرنے سے خود ہی آدمی کی سمجھ میں آجاتی ہے۔ چنانچہ انصار کی خواتین نے حکم سنتے ہی سمجھ لیا تھا کہ اس کا منشا کس طرح کے کپڑے کا دوپٹہ بنانے سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن صاحب شریعت ﷺ نے اس بات کو بھی صرف لوگوں کے فہم پر نہیں چھوڑ دیا بلکہ خود اس کی تصریح فرما دی۔ دحیہ کلبی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس مصر کی بنی ہوئی باریک ململ (قباطی) آئی۔ آپؐ نے اس میں سے ایک ٹکڑا مجھے دیا اور فرمایا۔ ایک حصہ پھاڑ کر اپنا کرتہ بنا لو اور ایک حصہ اپنی بیوی کو دوپٹہ بنانے کے لئے دے دو، مگر ان سے کہہ دینا کہ تجعل تحته ثوباً لا یصفها ''اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لیں تاکہ جسم کی ساخت اندر سے نہ جھلکے'' (ابوداؤد، کتاب اللباس)

(تفہیم القرآن ج۳۔ ص۳۸۷ سورہ نور حاشیہ ۳۶)

تخریج

۱۔ مَالِکٌ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی حَفْصَةَ خِمَارٌ رَقِیْقٌ، فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ، وَکَسَتْهَا خِمَاراً کَثِیْفًا.

مآخذ:

○ مؤطا امام مالک کتاب الجامع، باب مایکرہ للنساء لباسه من الثیاب.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

O السنن الکبریٰ للبیہقی ج۲. ص۲۳۵ کتاب الصلاۃ باب الترغیب فی ان تکشف ثیابہا اوتجعل تحت درعہا ثوبا ان خشیت ان یصفہا درعہا.

مَالِکٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ: نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلاَتٌ مُمِيلاَتٌ لاَيَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيْحَهَا. وَرِيْحُهَا يُوْجَدُ مَسِيْرَةَ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ.

O مؤطا امام مالک کتاب الجامع، باب مایکرہ للنساء لباسہ من الثیاب O السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۲۳۴ کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی ان تکشف ثیابہا اوتجعل تحت درعہا ثوبا ان خشیت ان یصفہا درعہا.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِوبْنِ السَّرْحِ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالاَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ، فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ: اِصْدَعْهَاصَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصاً وَاَعْطِ الْاٰخَرَ امْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ. فَلَماَّ اَدْبَرَ قَالَ: وَأْمُرِامْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْباً لاَ يَصِفُهَا.

ماخذ:

O ابوداؤد ج۴. ص۶۵. کتاب اللباس، باب فی لبس القباطی للنساء.

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ، ح و ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاؤدَ المهری، وَابْنُ السَّرْحِ،وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالُوْا: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:اَخْبَرَنِيْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَافِرِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ،

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَآءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاَوَّلِ، لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ "وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ" شَقَقْنَ اَكْنَفَ، قَالَ ابْنُ صَالِحٍ: اَكْثَفَ مُرُوْطِهِنَّ، فَاخْتَمَرْنَ بِهَا.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان خواتین پر جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی جب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن۔ یعنی اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر لٹکا لیں تو انہوں نے دروازوں پر پڑے ہوئے پردوں کی اوڑھنیاں بنالیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر محرم قریبی اعزہ سے پردہ کی صورت

تشریح: شوہر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خدا اور رسول کے احکام کی خلاف ورزی کا بیوی کو حکم دے۔ اور اگر وہ ایسا حکم دے تو ایک مسلمان عورت کا فرض ہے کہ اس کی اطاعت سے انکار کر دے۔ سورہ نور کے رکوع ۴ میں اللہ تعالیٰ نے ان رشتہ داروں کی فہرست دے دی ہے جن کے سامنے ایک مسلمان عورت اپنی زینت کے ساتھ آسکتی ہے۔ ان کے سوا کسی کے سامنے اظہار زینت کا حکم دینا کسی مسلمان کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

سسرال اور میکے میں عورتوں کا عموماً جن غیر محرم قریبی رشتہ داروں کے ساتھ رہن سہن ہوتا ہے ان سے پردے کی نوعیت وہ نہیں ہے جو بالکل غیر مردوں سے پردے کی نوعیت ہے۔ عورتیں اپنے غیر محرم رشتہ داروں کے سامنے بغیر زینت کے سادہ لباس میں، پورے ستر کے ساتھ آسکتی ہیں، مگر صرف اس حد تک ان کے سامنے رہنا چاہئے جس حد تک کہ معاشرتی ضروریات کے لحاظ سے ناگزیر ہو۔

یہ خلا ملا اور بے تکلفی اور ایک مجلس میں بیٹھ کر ہنسی مذاق کرنا اور تنہائی میں بیٹھنا، جس کا رواج ہماری موجودہ سوسائٹی میں بڑی کثرت کے ساتھ پایا جاتا ہے، شرعی احکام کے قطعی خلاف ہے، اور بعض رشتہ داروں، مثلاً دیوروں کے ساتھ ایسے تعلقات کی تو حدیث میں صریح ممانعت موجود ہے۔

اس معاملے میں فی الواقع ہماری معاشرت میں بڑی پیچیدگی پیدا ہوگئی ہے۔ شریعت کا جو حکم ہے وہ میں نے بتادیا ہے۔ مگر مسلمانوں میں رواج سے یہ غیر شرعی حالات پیدا ہوگئے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے بڑی جرأت اور عزم کی ضرورت ہے۔ ایک طرف بکثرت مسلمان غیروں سے اتنے پردے کا اہتمام کرتے ہیں جو شریعت کے مطالبات سے بڑھ جاتا ہے۔ دوسری طرف یہی لوگ رشتہ داروں کے معاملے میں تمام حدودِ شرعیہ کو توڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ اس معاملہ میں اگر کوئی شخص احکام شریعت پر ٹھیک ٹھیک عمل درآمد کرنا چاہے تو شاید بہت سے خاندانی تعلقات کو توڑے بغیر ایسا نہیں کر سکتا۔

[رسائل و مسائل حصہ اول ۱۲۷ تا ۱۲۸]

پردہ کے متعلق چند عملی سوالات کا جواب

مردوں کی تین قسمیں ہیں اور ہر قسم کے الگ احکام ہیں۔ ایک وہ محرم رشتہ دار وغیرہ جن کا ذکر سورہ نور والی آیت میں آیا ہے۔ دوسرے بالکل اجنبی لوگ، جن کا حکم سورہ احزاب والی آیت میں بیان ہوا ہے۔ تیسرے، ان دونوں کے درمیان بالکل ایسے لوگ، جو محرم بھی نہیں ہیں اور اجنبی بھی نہیں ہیں۔ پہلی قسم کے مردوں کے سامنے عورت اپنے بناؤ سنگار کے ساتھ آسکتی ہے۔ دوسری قسم کے مردوں کو چہرہ تک نہیں دکھا سکتی، تیسری قسم کے لوگ، ان سے پردے کی نوعیت مذکورہ بالا دونوں حدود

ماخذ:

- ابو داؤد ج ۴۔ ص ۶۱۔ کتاب اللباس، باب فی قولہ ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن۔
- تفسیر ابنِ کثیر ج ۳۔ ص ۲۸۴۔ سورہ نور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان رہے گی۔ یعنی نہ تو ان سے بالکل اجنبیوں کا سا پردہ ہوگا اور نہ ان کے سامنے زینت کا اظہار ہی کیا جائے گا۔ سامنے ہونے کے دو مطلب ہیں۔ ایک مطلب تو یہ ہے کہ اس طرح کی آزادی اور بناؤ سنگار کے ساتھ سامنے ہونا جیسے باپ بھائی وغیرہ کے سامنے ہوا جاتا ہے، اور بے تکلف بیٹھ کر بات چیت کرنا، ہنسنا، بولنا حتّٰی کہ تنہائی تک میں ساتھ رہنا۔ یہ چیز کسی قسم کے غیر محرم مردوں کے ساتھ بھی جائز نہیں، خواہ وہ اجنبی ہوں یا رشتہ دار۔ دوسرا مطلب اس کا یہ ہے کہ عورت اپنی زینت کو چادر وغیرہ سے چھپا کر، نیز سر کو ڈھانک کر صرف چہرہ اور ہاتھ کھولے ہوئے سامنے آئے، اور وہ بھی اپنے آپ کو دکھانے کی غرض سے نہیں بلکہ ان ناگزیر ضرورتوں کو پورا کرنے کی غرض سے جو مشترک خاندانی معاشرت میں پیش آتی ہیں۔ مگر آزادی کے ساتھ بیٹھ کر خلا ملا نہ کرے خلوت میں بھی اس کے ساتھ نہ رہے اور صرف اس طرح سامنے ہو کہ مثلاً اس کے سامنے سے گزر جائے یا کوئی ضروری بات ہو تو پوچھ لے یا بتا دے۔ اس حد تک غیر محرم اعزہ، کے سامنے ہونے کی شرعاً اجازت ہے یا کم از کم ممانعت نہیں ہے۔ بہر حال چچا زاد بھائیوں اور خالہ زاد بھائیوں کے ساتھ جو ہنسی مذاق اور انتہائی بے تکلفی آج مسلمانوں کے گھروں میں رائج ہے۔ اور جس طرح مسلمان لڑکیاں اس قسم کے عزیزوں کے سامنے بنی ٹھنی رہتی ہیں، شریعت اسلامیہ میں ان بے اعتدالیوں کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں ہے۔

ایسے حالات میں اگر شریعت کی پابندی کا ارادہ دونوں طرف موجود ہو تو صحیح راہ عمل یہ ہے کہ جب کوئی غیر محرم عزیز گھر میں آئے تو شرعی قاعدہ کے مطابق استیذان[1] (طلب اجازت) کرے۔ پھر جب ایسی آواز آئے تو عورت کو چاہئے کہ کوئی چیز اوڑھ کر اپنی زینت کو چھپالے اور ذرا اپنا رخ بدل لے اور پیٹھ موڑ لے۔ اگر بالکل ناگزیر ہو تو چہرہ اور ہاتھ غیر محرم کے سامنے ظاہر ہونے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس طرح بضرورت سادگی کے ساتھ بات کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ البتہ خلا ملا اور بے تکلفی اور ہنسی مذاق بالکل ناجائز ہے۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، ثنا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَآءَ الْاَنْصَارِ، فَاَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ، وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوْفاً، وَقَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ سُوْرَةُ النُّوْرِ عَمِدْنَ اِلٰى حُجُوْرٍ اَوْحُجُوْزٍ، شَكَّ اَبُو كَامِلٍ، فَشَقَقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُ خُمُراً.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے انصاری عورتوں کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ جب سورہ نور نازل ہوئی تو وہ فوراً پردوں کی جانب متوجہ ہوئیں ان کو پھاڑ کر دوپٹے بنا لیے۔

---

[1] افسوس ہے کہ قرآن وسنت کے حکم استیذان کو آج مسلمانوں نے اپنی معاشرت سے بالکل ہی خارج کر دیا ہے اور اجازت مانگے بغیر گھس آنے کو بے تکلفی کی علامت سمجھا جاتا ہے حالانکہ شرعاً خود گھر کے مردوں، حتّٰی کہ باپوں بیٹوں اور بھائیوں کو بھی لازم ہے کہ جب وہ گھر میں داخل ہونے لگیں تو کم از کم کھنکار دیں یا کوئی ایسی آواز کر دیں جس سے گھر کی عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ کوئی مرد آ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض حالات میں یہ چیز جائز ہے کہ عورت پردے کی پوری پابندی کے ساتھ مردوں کو خطاب کرے، لیکن بالعموم یہ جائز نہیں ہے۔ اس امر کا فیصلہ کرنا کہ کن حالات میں یہ چیز جائز ہے اور کن میں جائز نہیں، صرف ایسے شخص یا اشخاص کا کام ہے جو مواقع اور حالات کو شرعی نقطۂ نظر سے سمجھنے کی اہلیت بھی رکھتے ہوں۔ اور شریعت کے منشا کے مطابق زندگی بسر کرنے کی نیت بھی ان میں پائی جاتی ہو۔

اگر اسلامی تہذیب اسی چیز کا نام ہے جس کی پیروی یہ حضرات خود اور ان کے اتباع میں مسلمان آج کر رہے ہیں تو پھر اسلامی تہذیب اور یورپین تہذیب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ پھر تو مسلمانوں کو وہ سب کچھ کرنا چاہئے جو آج کل یورپ میں ہو رہا ہے۔ لیکن اگر اسلامی تہذیب اس تہذیب کا نام ہے جو محمد ﷺ نے سکھائی تھی تو آج کل کے میڈیکل کالجوں اور نرسنگ کی تربیت گاہوں اور ہسپتالوں میں مسلمان لڑکیوں کو بھیجنے سے لاکھ درجہ بہتر یہ ہے کہ ان کو مقبروں میں دفن کر دیا جائے۔ رائج الوقت گرلز کالجوں میں جا کر تعلیم حاصل کرنے اور پھر معلمات بننے کا معاملہ بھی اس سے کچھ بہت مختلف نہیں ہے۔ البتہ اگر نظام تعلیم و تربیت ہمارے اپنے ہاتھ میں ہو اور ہم اپنے طریقہ پر لڑکیوں کو تیار کر کے ان سے تمدن کے ضروری کاموں کی خدمت لینے پر قادر ہوں تو یقیناً ہم اس کا انتظام کریں گے کہ اسلامی حدود کی پابندی کرتے ہوئے لڑکیوں کو فن طب، سرجری، قابلہ گری، نرسنگ، اور تربیت اطفال کی تعلیم دیں اور ان کو دوسرے علوم و فنون کی اعلیٰ تعلیم و تربیت دے کر معلمات بھی بنائیں اور ان سے تمدن کی دوسری مختلف ضروری خدمات بھی ایسے طریقوں پر لیں جو اسلامی تہذیب کے مطابق ہوں۔ اس سلسلہ میں یہ بات بھی ضمناً لائق تصریح ہے کہ ہم مسلمان اس مغربی نظریہ کے قائل نہیں ہیں کہ تیمارداری (نرسنگ) کا پیشہ عورت کے لئے مخصوص ہے اور یہ کہ زنانہ و مردانہ سب قسم کے ہسپتالوں میں نرس عورت ہی ہونی چاہئے ہمارے نزدیک اس خیال کے لئے کوئی علمی اور عقلی بنیاد نہیں ہے اور اخلاقی حیثیت سے یہ نہایت شرمناک ہے کہ نرس خواتین سے مرد بیماروں کی تیمارداری کے کام لئے جائیں جنہیں مرد تیماردار بھی انجام دیتے ہوئے حجاب محسوس کریں۔ اس بنا پر ہم مسلمان لوگ اگر عورتوں کو طبی خدمات کے لئے تیار کریں گے تو عورتوں کے علاج اور تیمارداری کے لئے کریں گے نہ کہ عام طبی خدمات کے لئے۔ ہمارے نزدیک مردانہ ہسپتالوں کے لئے مرد ہی نرس ہونے چاہئیں۔

جنگ کے موقع پر تیمارداری، مرہم پٹی، مجاہدوں کا کھانا پکانا، اسلحہ اور رسد رسانی، پیغام رسانی وغیرہ کی خدمات انجام دینا عورتوں کے لئے جائز ہے۔ پردے کے احکام سے قبل بھی یہ خدمات عورتیں انجام دیتی تھیں اور ان احکام کے آنے کے بعد بھی دیتی رہیں اور آج بھی دے سکتی ہیں۔ لیکن یہ جواز اس شرط کے ساتھ ہے کہ فوج اسلامی ہو، حدود اللہ کی پابند ہو، اور ان بدمعاشیوں سے پاک ہو جن میں آجکل کی فوجوں نے ناموری حاصل کر رکھی ہے۔ جیسے معصوم ناموں سے عورتوں کو

ماخذ:

- ابو داؤد ج ۴. ص ۶۱. کتاب اللباس، باب فی قولہ تعالیٰ یدنین علیھن من جلابیبھن.
- ابن کثیر ج ۳. ص ۲۸۴. سورہ نور.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھرتی کرنا اور پھر بدمعاش سپاہیوں اور افسروں کے لئے ان سے قحبہ گری کی خدمت لینا شیطانی کام ہے جس کے لئے کوئی گنجائش برائے نام بھی اسلامی تہذیب میں نہیں نکل سکتی۔[1] (رسائل ومسائل حصہ اول ص ۱۳۱ تا ۱۳۵)

پردہ کی وجہ سے شادی کے بارے میں ایک الجھن

پردے کی وجہ سے جو حالات پیدا ہیں ان میں حقیقتاً کردار دیکھ کر بر تلاش کرنا ممکن نہیں۔ لڑکے کے باپ کے لئے ممکن نہیں کہ وہ لڑکی کا پتہ چلا سکے، لڑکی کی والدہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ لڑکے کے متعلق براہِ راست کچھ اندازہ لگا سکے۔ کیونکہ پردے کی وجہ سے ان افراد میں بھی تعلق اور آزادانہ گفتگو ناممکن ہے (خود لڑکے اور لڑکی کا ملنا تو ایک طرف رہا) بڑی سے بڑی آزادی جو اسلام نے دی ہے وہ یہ ہے کہ لڑکا لڑکی کی شکل دیکھ لے۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کسی کی شکل چند سیکنڈ دیکھ لینے سے کیا ہو جاتا ہے۔

شادی کے معاملے میں (مذکورہ بالا) جو الجھن بیان کی گئی ہے وہ اپنی جگہ درست ہی سہی۔ اس کا حل کورٹ شپ کے سوا اور کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ جس تفصیل کے ساتھ رفیق زندگی بنانے سے پہلے لڑکی اور لڑکے کو ایک دوسرے کے اوصاف، مزاج، عادات، خصائل اور ذوق و ذہن سے واقف ہونے کی ضرورت آپ محسوس کرتے ہیں۔ ایسی تفصیلی واقفیت دو چار ملاقاتوں میں، اور وہ بھی رشتہ داروں کی موجودگی میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے مہینوں ایک دوسرے کے ساتھ ملنا، تنہائی میں بات چیت کرنا، سیر تفریح، سفر میں ایک دوسرے کے ساتھ رہنا اور بے تکلف دوستی کی حد تک تعلقات پیدا ہونا ناگزیر ہے۔ کیا واقعی آپ یہی چاہتے ہیں کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان اس اختلاط کے مواقع بہم پہنچنے چاہئیں۔ آپ کے خیال میں ان جوان لڑکوں اور لڑکیوں کے اندر ان معصوم فلسفیوں کا فی صدی تناسب کیا ہوگا جو بڑی سنجیدگی کے ساتھ صرف رفیق زندگی کی تلاش میں یہ مخلصانہ تحقیقاتی روابط قائم کریں گے۔ اور اس دوران میں شادی ہونے تک طبعی جذب وانجذاب کو قابو میں رکھیں گے۔ جو خصوصیت کے ساتھ نوجوانی کی حالت میں عورت اور مرد ایک دوسرے کے لئے اپنے اندر رکھتے ہیں؟ بحث برائے بحث اگر آپ نہ کرنا چاہتے ہوں تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ شاید دو تین فیصدی سے زیادہ اوسط ہماری آبادی میں نہ نکلے گا۔ باقی اس امتحانی دور ہی میں فطرت کے تقاضے پورے کر چکے ہوں گے اور وہ دو تین فیصدی جو اس سے بچ نکلیں گے، وہ بھی اس شبہ سے نہ بچ سکیں گے کہ شاید وہ باہم ملوث ہو چکے ہوں؟

پھر کیا یہ ضروری ہے کہ ہر لڑکا اور لڑکی جو اس تلاش و تحقیق کے لئے باہم خلا ملا کریں گے وہ لازماً ایک دوسرے کو رفاقت کے لئے منتخب ہی کر لیں گے؟ ہو سکتا ہے کہ ۲۰ فیصدی دوستیوں کا نتیجہ نکاح کی صورت میں برآمد۔ ۸۰ فیصدی یا کم از کم ۵۰ فیصدی کو دوسرے یا تیسرے تجربے کی ضرورت لاحق ہوگی۔ اس صورت میں ان ''تعلقات'' کی کیا پوزیشن ہوگی جو

---

[1] آجکل کی فوجوں کی اخلاقی حالت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ گزشتہ جنگِ عظیم کے سلسلہ میں امریکی فوج نے جاپان میں ایک لاکھ، انگلستان میں ستر ہزار اور جرمنی میں پچاس ہزار حرامی بچے چھوڑے ہیں۔ اور روسی فوج نے صرف مشرقی برلن میں ۲۹ ہزار حرام اولاد پیدا کی ہے۔ یہ صرف ان بچوں کی تعداد ہے جو ۱۹۵۲ء کے آخر تک شمار میں آگئے ہیں۔ اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ برتھ کنٹرول کے دور میں کتنے بڑے پیمانے پر بدکاری کی گئی ہوگی تب جا کر یہ نتائج بظہور میں آئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوران تجربہ میں آئندہ نکاح کی امید پر پیدا ہو گئے تھے اور ان شبہات کے کیا اثرات ہوں گے جو تعلقات نہ ہونے کے باوجود ان کے متعلق معاشرے میں پیدا ہو جائیں گے؟

پھر آپ یہ بھی مانیں گے کہ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے ان مواقع کے دروازے کھولنے کے بعد انتخاب کا میدان لامحالہ بہت وسیع ہو جائے گا۔ ایک ایک لڑکے کے لئے صرف ایک ہی لڑکی مطمح نظر نہ ہوگی جس پر وہ اپنی نگاہِ انتخاب مرکوز کر کے تحقیق وامتحان کے مراحل طے کر لے اور علیٰ ھذا القیاس لڑکیوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک ہی امکانی شوہر کی حیثیت سے زیر امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ شادی کی منڈی میں ہر طرف ایک سے ایک جاذبِ نظر مال موجود ہوگا جو امتحانی مراحل سے گزرتے ہوئے ہر لڑکے اور ہر لڑکی کے سامنے بہتر انتخاب کے امکانات پیش کرتا رہے گا۔ اس وجہ سے اس امر کے امکانات روز بروز کم ہوتے جائیں گے کہ ابتداء جو دو فرد ایک دوسرے سے آزمائشی ملاقاتیں شروع کریں وہ آخر وقت تک اپنی اس آزمائش کو نباہیں اور بالآخران کی آزمائش شادی پر منتج ہو۔

اس کے علاوہ یہ ایک فطری امر ہے کہ شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کے ساتھ جو رومانی طرز کا کورٹ شپ کرتے ہیں۔ ان میں دونوں ایک دوسرے کو اپنی زندگی کے روشن پہلو ہی دکھاتے ہیں۔ مہینوں کی ملاقاتوں اور گہری دوستی کے باوجود ان کے کمزور پہلو ایک دوسرے کے سامنے پوری طرح نہیں آتے۔ اس دوران میں شہوانی کشش اتنی بڑھ چکی ہوتی ہے کہ وہ جلدی سے شادی کر لینا چاہتے ہیں، اور اس غرض کے لئے دونوں ایک دوسرے سے ایسے ایسے پیمان وفا باندھتے ہیں، اتنی محبت اور گرویدگی کا اظہار کرتے ہیں کہ شادی کے بعد معاملات کی زندگی میں عاشق ومعشوق کے اس پارٹ کو زیادہ دیر تک کسی طرح نہیں نباہ سکتے۔ یہاں تک کہ جلدی ہی ایک دوسرے سے مایوس ہو کر طلاق کی نوبت آجاتی ہے۔ کیونکہ دونوں ان توقعات کو پورا نہیں کر سکتے جو عشق ومحبت کے اس دور میں انہوں نے باہم قائم کی تھیں اور دونوں کے سامنے ایک دوسرے کے وہ کمزور پہلو آجاتے ہیں جو معاملات کی زندگی ہی میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ عشق ومحبت کے دور میں کبھی نہیں کھلتے۔

اب آپ ان پہلوؤں پر بھی غور کر کے دیکھ لیں۔ پھر آپ مسلمانوں کے موجودہ طریقے کی مزعومہ قباحتوں اور اس کورٹ شپ کے طریقے کی قباحتوں کے درمیان موازنہ کر کے خود فیصلہ کریں کہ آپ کو ان دونوں میں سے کونسی قباحتیں زیادہ قابلِ قبول نظر آتی ہیں۔ اگر اس کے بعد بھی آپ کورٹ شپ ہی کو زیادہ قابل قبول سمجھتے ہیں تو مجھ سے بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو خود یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ اس اسلام کے ساتھ آپ اپنا تعلق رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں جو اس راستے پر جانے کے لئے اجازت دینے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہے۔ یہ کام آپ کو کرنا ہو تو کوئی دوسرا معاشرہ تلاش کریں۔ اسلام میں سرسری واقفیت بھی آپ کو یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ اس دین کی حدود میں ''کامیاب شادی'' کا وہ نسخہ استعمال کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے جسے آپ مباح کرنا چاہتے ہیں۔ [رسائل ومسائل حصہ چہارم ص ۷۸۔۷۹۔۸۰تا۸۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کا عورتوں سے پردہ

(قرآن مجید) میں لفظ نسائھن استعمال ہوا ہے جن کا لفظی ترجمہ ہے "ان کی عورتیں" اس سے کون عورتیں مراد ہیں، یہ بحث تو بعد کی ہے۔ سب سے پہلے جو بات قابل غور اور قابلِ توجہ ہے وہ یہ ہے کہ محض ۔"عورتوں" (النساء) کا لفظ استعمال نہیں کیا جس سے مسلمان عورت کے لئے تمام عورتوں اور ہر قسم کی عورتوں کے سامنے بے پردہ ہونا اور اظہار زینت کرنا جائز ہو جاتا، بلکہ نسائھن کہہ کر عورتوں کے ساتھ اس کی آزادی کو بہر حال ایک خاص دائرے تک محدود کر دیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ دائرہ کوئی سا ہو۔ اب رہا یہ سوال کہ یہ کونسا دائرہ ہے، اور وہ کون عورتیں ہیں جن پر لفظ نسائھن کا اطلاق ہوتا ہے، اس میں فقہاء اور مفسرین کے اقوال مختلف ہیں۔

ایک گروہ کہتا ہے کہ اس سے مراد صرف مسلمان عورتیں ہیں، غیر مسلم عورتیں خواہ ذمی ہوں یا کسی اور قسم کی، ان سے مسلمان عورتوں کو اسی طرح پردہ کرنا چاہئے جس طرح مردوں سے کیا جاتا ہے ابن عباس، مجاہد اور ابن جُریج کی یہی رائے ہے اور یہ لوگ اس کی تائید میں یہ واقعہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو لکھا "میں نے سنا ہے مسلمانوں کی بعض عورتیں غیر مسلم عورتوں کے ساتھ حماموں میں جانے لگی ہیں۔ حالانکہ جو عورت اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ اس کے جسم پر اس کے اہل ملت کے سوا کسی اور کی نظر پڑے" یہ خط جب ابوعبیدہؓ کو ملا تو وہ ایک دم گھبرا کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے "خدایا جو مسلمان عورت محض گوری ہونے کے لیے ان حماموں میں جائے اس کا منہ آخرت میں کالا ہو جائے" (ابن جریر، بیہقی، ابن کثیر)

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اس سے مراد تمام عورتیں ہیں امام رازی کے نزدیک یہ مذہب صحیح ہے۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر فی الواقع اللہ تعالیٰ کا منشا بھی یہی تھا تو پھر نسائھن کہنے کا کیا مطلب ہے؟ اس صورت میں تو محض النساء کہنا چاہئے تھا۔

تیسری رائے یہ ہے اور یہی معقول بھی ہے اور قرآن کے الفاظ سے قریب تر بھی کہ اس سے دراصل ان کے میل جول کی عورتیں، اُن کی جانی بوجھی عورتیں، ان سے تعلقات رکھنے والی اور ان کے کام کاج میں حصہ لینے والی عورتیں مراد ہیں، خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم۔ اور مقصود اُن عورتوں کو اس دائرے سے خارج کرنا ہے جو یا تو اجنبی ہوں کہ ان کو اخلاق وتہذیب کا حال معلوم نہ ہو، یا جن کے ظاہری حالات مشتبہ ہوں اور ان پر اعتماد نہ کیا جا سکے۔ اس رائے کی تائید اُن صحیح احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ذمی عورتوں کی حاضری کا ذکر آتا تھا۔

اس معاملے میں اصل چیز جس کا لحاظ کیا جائے گا وہ مذہبی اختلاف نہیں بلکہ اخلاقی حالت ہے۔ شریف، باحیا اور نیک اطوار عورتیں جو معروف اور قابل اعتماد خاندانوں سے تعلق رکھنے والی ہوں۔ ان سے مسلمان عورتیں پوری طرح بے تکلف ہو سکتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن بے حیا، آبرو باختہ اور بداطوار عورتیں خواہ ''مسلمان'' ہی کیوں نہ ہوں، ہر شریف عورت کو ان سے پردہ کرنا چاہئے، کیونکہ اخلاق کے لئے ان کی صحبت، غیر مردوں کی صحبت سے کچھ کم تباہ کن نہیں ہے۔ رہیں ان جانی عورتیں جن کی حالت معلوم نہیں تو ان سے ملاقات کی حد ہمارے نزدیک وہی ہے جو غیر محرم رشتہ داروں کے سامنے آزادی کی زیادہ سے زیادہ حد ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ عورت صرف منہ اور ہاتھ ان کے سامنے کھولے باقی اپنا سارا جسم اور آرائش چھپا کر رکھے۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۹۰ النور حاشیہ ۴۳)

رضاعی چچا اور سالی بہنوئی کے مابین پردہ

ترجمہ: صحاح ستہ اور مسند احمد میں حضرت عائشہؓ کی اپنی روایت ہے کہ ابو القُعَیس کے بھائی افلح ان کے ہاں آنے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی چونکہ پردے کا حکم آچکا تھا اس لئے حضرت عائشہؓ نے اجازت نہ دی۔ انہوں نے کہلا کر بھیجا کہ تم تو میری بھتیجی ہو۔ کیونکہ میرے بھائی ابو القُعَیس کی بیوی کا تم نے دودھ پیا ہے۔ لیکن حضرت عائشہؓ کو اس میں تامل تھا کہ یہ رشتہ بھی ایسا ہے جس میں پردہ اٹھا دینا جائز ہو۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے پاس آسکتے ہیں۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر، جو نبی ﷺ کی سالی تھیں، آپ کے سامنے ہوتی تھیں اور آخر وقت تک ان کے اور آپ کے درمیان کم از کم چہرے اور ہاتھوں کی حد تک کوئی پردہ نہ تھا حجۃ الوداع نبی ﷺ کی وفات سے صرف چند مہینے پہلے کا واقعہ ہے اور اس وقت بھی یہی حالت قائم تھی۔ (ملاحظہ ہو ابوداؤد کتاب الحج، باب المحرم یؤدب غلامہ) (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۸۸۔ سورہ النور حاشیہ ۴۲)

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ:

جَآءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَاسْتَاْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْئَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْتُهٗ عَنْ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میرا رضاعی چچا آیا اور اس نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیے بغیر اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے تو میں نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِکَ، فَقَالَ: اِنَّهٗ عَمُّکِ فَأْذَنِیْ لَهٗ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَۃُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهٗ عَمُّکِ فَلْیَلِجْ عَلَیْکِ. قَالَتْ عَائِشَۃُ: وَذٰلِکَ بَعْدَ اَنْ ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَۃُ: یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَۃِ.

آپؐ نے فرمایا بے شک وہ تمہارا رضاعی چچا ہے اسے اندر آنے کی اجازت دے دو۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ دودھ تو مجھے عورت نے پلایا مرد نے تو نہیں پلایا۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہرحال وہ تمہارا رضاعی چچا ہے وہ تمہارے پاس اندر آسکتا ہے۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے یہ واقعہ نزول پردہ کے احکام کے بعد کا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ ولادت سے جو چیز حرام ہوتی ہے رضاعت سے بھی وہ حرام ہو جاتی ہے

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۷۸۸. کتاب النکاح باب مایحل من الدخول والنظر الی النساء فی الرضاع.
- بخاری ج۲. ص۷۶۴. کتاب النکاح، باب لبن الفحل.
- مؤطا امام مالک ج۲. ص۴۲. کتاب الرضاع رضاعة الصغیر.

اس مقام پر منقول روایت کے الفاظ

عَنْ عَائِشَۃَ، اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِی الْقُعَیْسِ جَآءَ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَۃِ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ، فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ، فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ.

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میرے رضاعی چچا ابوقُعیس کے بھائی افلح نے پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے جو سلوک ان کے ساتھ کیا اس کا آپ سے ذکر کیا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔

ماخذ:

بخاری حوالہ مذکورہ بالا۔

- مسلم ج۱. ص۴۶۷. کتاب الرضاع، باب یحرم من الرضاعة مایحرم من الرحم.
- ابوداؤد ج۲. ص۲۲۲. کتاب النکاح، باب فی رضاعة الکبیر.
- ترمذی ج۱. ص۲۱۸. ابواب الرضاع، باب ما جاء فی لبن الفحل.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نسائی ج۵. ص۹۸ کتاب النکاح، باب ما یحرم من الرضاع.
- ابن ماجه کتاب النکاح، باب لبن الفحل.
- مؤطا امام مالک کتاب الرضاع رضاعة الصغیر.
- سنن دارمی ج۲. ص۷۹. کتاب النکاح، باب مایحرم من الرضاع. عن عائشةؓ.
- السنن الکبریٰ بیہقی ج۷. ص۴۵۲. کتاب الرضاع. باب یحرم من الرضاع مایحرم الولادة وان لبن الفحل یحرم .
- مسند احمد ج۶. ص۱۹۴ . عن عائشة،
- مجمع الزوائد ج۴. ص۲۶۲. کتاب النکاح، باب فی الرضاع.
- سنن دارقطنی ج۲. ص۱۷۸ عن عائشةؓ.
- مصنف ابن ابی شیبة ج۴/۲. ص۳۴۸. کتاب النکاح ، باب ماقولوا فی لبن الفحل، من کرهه.
- المصنف عبد الرزاق ج۷. ص۴۷۲. ۴۷۳. عن عائشةؓ .
- کنز العمال ج۶. ص۲۸۲. حدیث نمبر ۱۵۷۱۹ عن عائشةؓ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۲۰

لباس اور ستر کے احکام

کسی کے ستر پر نظر ڈالنا

ملعون من نظر الی سوأة اخیه (احکام القرآن للجصاص)

ترجمہ: ملعون ہے وہ جو اپنے بھائی کے ستر پر نظر ڈالے[1]

تشریح: جسم ڈھانکنے کو ہر مرد و عورت کے لئے فرض کر دیا گیا۔ نبی ﷺ نے سخت احکام دیئے کہ کوئی شخص کسی کے سامنے برہنہ نہ ہو۔

لا ینظر الرجل الی عورة الرجل ولاالمرأة الیٰ عورة المرأة.(مسلم باب تحریم النظر الی العورات)

ترجمہ: کوئی مرد کسی مرد کو اور کوئی عورت کسی عورت کو برھنہ نہ دیکھے[2]

لان اخرّ من السماء فانقطع نصفین احبّ الی من ان انظر الی عورة احد اوینظر الی عورتی. (المبسوط، کتاب الاستحسان)

ترجمہ: ''خدا کی قسم! میں آسمان سے پھینکا جاؤں اور میرے دو ٹکڑے ہو جائیں، یہ میرے لئے زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ میں کسی کے پوشیدہ مقام کو دیکھوں یا کوئی میرے پوشیدہ مقام کو دیکھے[3]

ایک دن آنحضرت ﷺ زکوٰۃ کے اونٹوں کی چراگاہ میں تشریف لے گئے۔ تو دیکھا کہ ان کا چرواہا جنگل میں ننگا لیٹا ہے۔ آپؐ نے اسی وقت اسے معزول کر دیا اور فرمایا: **لایعمل لنا من لاحیاء لهٗ.** ''جو شخص بے شرم ہے وہ ہمارے کسی کام کا نہیں ہے[4] (پردہ ص ۲۸۱-۲۸۲)

مردوں کے لئے ستر کے حدود

عن ابی ایوب الانصاری عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مافوق الرکبتین من العورة واسفل من السرة من العورة.(دارقطنی)

ترجمہ: ''جو کچھ گھٹنے کے اوپر ہے وہ چھپانے کے لائق ہے اور جو کچھ ناف سے نیچے ہے وہ چھپانے کے لائق ہے[5]

تشریح: عورتوں اور مردوں کے لئے جسم ڈھانکنے کے حدود بھی الگ الگ مقرر کئے گئے اصطلاح شرعی میں جسم کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس حصہ کو ستر کہتے ہیں جس کا ڈھانکنا فرض ہے۔ مردوں کے لئے ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ستر قرار دیا گیا کہ اس کو نہ کسی کے سامنے کھولیں اور نہ کسی دوسرے شخص کے اس حصہ پر نظر ڈالیں۔

عورۃ الرّجل مابین سُرتہِ الی رکبتہ (مبسوط)

ترجمہ: ''مرد کے لئے ناف سے گھٹنے تک کا حصہ چھپانے کے لائق ہے۔''

عن علی ابن ابی طالب عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تبرز فَخذَکَ ولا تنظر الی فخذ حیّ ولا میت.۶ ۔ تفسیر کبیر. ایۃ قل للمؤمنین یغُضّوا من ابصارھم)

ترجمہ: ''اپنی ران کو کسی کے سامنے نہ کھول اور نہ کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران پر نظر ڈال

یہ حکم عام ہے جس سے بیویوں کے سوا اور کوئی مستثنیٰ نہیں چنانچہ حدیث میں ہے:

احفظ عورتک الامن زوجتک او ماملکت یمینکَ .(احکام القران للجصاص جلد۳ ص ۳۷)

ترجمہ: اپنے ستر کی حفاظت کرو بجز اپنی بیویوں کے اور ان لونڈیوں کے جو تمہارے تصرف میں ہوں۔ ۷

[پردہ ص ۲۸۲۔۲۸۳]

اَمَا عَلِمتَ اَنَّ الفَخِذَ عَورَۃٌ۔ حضرت جَرْھد اسلمی جو اصحاب صفہ میں سے ایک بزرگ تھے، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں ایک دفعہ میری ران کھلی ہوئی تھی حضورؐ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ران چھپانے کے قابل چیز ہے۔ ۸ (ترمذی، ابوداؤد، موطا) (تفہیم ج۳ ص ۳۸۲۔ النور حاشیہ ۳۰)

ترجمہ: (سائل نے پوچھا اور جب ہم تنہائی میں ہوں) فرمایا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔ ۹ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

تشریح: احادیث بالا سے واضح ہے کہ مرد کے لئے ستر کے حدود ناف سے گھٹنے تک مقرر فرمائے ہیں۔ غض بصر کا ایک منشا یہ بھی ہے کہ آدمی کسی عورت یا مرد کے ستر پر نگاہ نہ ڈالے۔

شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد محض ناجائز شہوت رانی سے پرہیز نہیں ہے بلکہ (احادیث بالا کے مطابق) اپنے ستر کو دوسروں کے سامنے کھولنے سے پرہیز بھی ہے۔

اس حصہ جسم کو بیوی کے سوا کسی اور کے سامنے قصداً کھولنا حرام ہے۔ پھر صرف دوسروں کے سامنے ہی نہیں بلکہ تنہائی میں بھی ننگا رہنا ممنوع ہے۔ (تفہیم القرآن ج۳ ص ۳۸۲۔۳۸۳۔ سورہ النور حاشیہ ۳۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

۱ :وَقَدْرُوِیَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہ قَالَ: مَلْعُوْنٌ مَنْ نَظَرَ اِلٰی سَوْأَۃِ اَخِیْہِ.

ماخذ:

- احکام القرآن للجصاص ج۳ ص ۳۰ .الاعراف زیر آیت یا بنی آدم قدانزلنا علیکم لباسا یُواری سو آتکم وریشا ولباس التقوی.

۲ :حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ، قَالَ: نازَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ زَیْدُبْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ، عَنْ اَبِیْہِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لاَ یَنْظُرِ الرَّجُلُ اِلٰی عَوْرَۃِ الرَّجُلِ، وَلاَ الْمَرْأَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرْأَۃِ ، وَلاَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلاَ تُفْضِی الْمَرْأَۃُ اِلَی الْمَرْأَۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ،

ماخذ:

- مسلم ج۱ ص ۱۵۴ . کتاب الحیض باب تحریم النظر الی العورات.
- ترمذی ج۲.ص۱۰۷ ابواب الاستیذان والادب، باب ماجاء فِی کراھیۃ مباشرہ الرجل الرجل والمرأۃ المرأۃ. ترمذی نے ولا المرأۃ کی جگہ ولا تنظر المرأۃ نقل کیا ھے.
- ابن ماجہ کتاب الطھارۃ باب النھی ان یری عورۃ اخیہ ابن ماجہ نے لا تَنْظُرِ الْمَرْأَۃُ اِلٰی عَوْرَۃِ الْمَرأَۃِ الخ یعنی عورت کا ذکر پھلے اورمرد کا بعد کیا ھے.
- ابوداؤد ج۴. ص ۴۱. کتاب الحمام باب ماجاء فی التعری. ابوداؤد نے لا ینظر الرجل الی عُرْیَۃِ الرجل ولا المرأۃ الی عریۃ المرأۃ الخ نقل کیا ھے. O مسند احمد ج۳ ص ۶۳ ابو سعید خدری.
- السنن الکبریٰ للبیْھقی ج۷. ص۹۸. کتاب النکاح، باب ماجاء فی الرجل ینظر الی عورۃ الرجل والمرأۃ تنظر الی عورۃ المرأۃ الخ .
- احکام القرآن للجصاص ج۳ ص ۳۰. الاعراف مطبوعہ بیروت اس نے روی ابوسعید الخدری عنہ علیہ السلام انہ قال: لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل، ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ نقل کیا ھے.

۳ :رُوِیَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَاَنْ اَخِرَّمِنَ السَّمَآءِ فَانْقَطَعَ نِصْفَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَنْظُرَاِلٰی عَوْرَۃِ اَحَدٍ اَوْیَنْظُرَاَحَدٌ اِلٰی عَوْرَتِیْ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مآخذ:

○ المبسوط ج۵ ص۱۵۵۔

۴:وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَرَاٰى رَاعِيْهَا تَجَرَّدَ فِي الشَّمْسِ فَعَزَلَهُ وَقَالَ: لاَ يعمل لَنا مَنْ لاَ حَياءَ لَهُ.

مآخذ:

○ المبسوط ج۵ ص۱۵۶۔

۵:حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بَهْلُولٍ، نا جَدِّیْ، نا اَبِیْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عبادِ ابْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسارٍ، عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ، سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْعَوْرَةِ، وَاَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ مِنَ الْعَوْرَةِ،

مآخذ:

○ سنن دارقطنی ج ۱ . ص ۲۳۱ . کتاب الصلاۃ باب الامر بتعلیم الصلوٰت وَالضرب علیها وحدالعورۃ الذی یجب سترها. ○ مسند احمد ج۲. ص۱۸۷ ابوهریرۃؓ کے حواله سے نبی ﷺ کا ارشاد منقول هے.

فَلاَ يَنْظُرَ نَّ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ عَوْرَتِهِ، فَاِنَّمَا اَسْفَلُ مِنْ سُرَّتِهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ مِنْ عَوْرَتِهِ.

○ السنن الکبریٰ للبیهقی ج۲. ص۲۲۹ . کتاب الصلاۃ باب عورۃ الرجل. سعید بن راشد البصری وهو ضعیف.

۶:حَدَّثَنَابِشْرُبْنُ آدَمَ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُبْرِزْفَخِذَکَ، وَلاَ تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِحَيٍّ وَلاَ مَيِّتٍ.

مآخذ:

○ ابنِ ماجه کتاب الجنائز. باب ماجاء فی غسل المیت .

○ ابوداؤد ج۴ ص۴۰ کتاب الحمام، باب النهی عن التعری.

○ سنن دارقطنی ج ۱. ص۲۲۴ کتاب الحیض فی بیان العورۃ والفخذ منها.

○ ابوداؤد اوردراقطنی نے لاتبرز کے بجائے لاتکشف بیان کیا هے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

O ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی ستر المیت عند غسله اور مسند احمد ج ١. ص١٤٦ پر عَنْ عَلیٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُبْرِزْ فَخِذَکَ وَلاَ تَنْظُرَنَّ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَلاَ مَیِّتٍ.

O ابوداؤد ج٣. ص١٩٦ كتاب الجنائز ، باب فی سترا لمیت عند غسله.

O مسند احمد ج ١. ص١٤٦. عن علی.

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِیُّ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

لاَ تَکْشِفْ فَخِذَکَ وَلاَ تَنْظُرْ اِلٰی فَخِذِ حَیٍّ وَلاَ مَیِّتٍ قال ابوداؤد: هذا الحدیث فیه نکارة.

ماخذ:

O ابوداؤد ج٤. ص ٤٠. كتاب الحمام باب النهی عن التعری.

O السنن الكبرٰی ج٢. ص٢٢٨. كتاب الصلاة باب عورة الرجل.

٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا اَبِیْ، ح و ثنا ابْنُ بَشَّارٍ، ثنا یَحْیٰ نحوه، عَنْ بَهْزِبْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَامَا نَاْتِیْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلاَّ مِنْ زَوْجَتِکَ اَوْمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذَا کَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِیْ بَعْضٍ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لاَّ یَرَیَنَّهَا اَحَدٌ فَلاَ یَرَیَنَّهَا، قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا کَانَ اَحَدُ نَا خَالِیاً، قَالَ: اَللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ.

ماخذ:

O ابوداؤد ج٤. ص ٤١. كتاب الحمام، باب ماجاء فی التعرّی. O ترمذی ج٢. ص١٠٥. ١٠٧. ابواب الاستیذان والادب باب ماجاء فی حفظ العورة. هذاحدیث حسن. O ابن ماجه كتاب النكاح باب التستر عند الجماع. O فتح القدیر للشوكانی ج٤ ص٢٥. O احكام القرآن للجصاص ج٣ ص٣٠ مطبوعه بیروت. O بخاری میں صرف قال بَهْزٌ عن ابیه، عن جده، عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اللّٰه احق ان یُسْتحٰی منه من الناس هے. O بخاری ج ١. ص ٤٢ كتاب الغسل باب من اغتسل عریانا وحده فی الخلوة ومن تستّر، والتستر افضل الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنۂ عریانی

اذا اتی احدکم اھلہ فلیستتر ولا یتجرد تجرد العیرین. (ابن ماجه باب التستر عند الجماع)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے تو اس کو چاہئے کہ ستر کا لحاظ رکھے بالکل گدھوں کی طرح دونوں ننگے نہ ہو جائیں۔[۱]

تشریح: ستر کے باب میں اسلام نے انسانی شرم وحیا کی جس قدر صحیح اور مکمل نفسیاتی تعبیر کی ہے۔ اس کا جواب دنیا کی کسی تہذیب میں نہیں پایا جاتا۔ آج دنیا کی مہذب ترین قوموں کا بھی یہ حال ہے کہ ان کے مردوں اور ان کی عورتوں کو اپنے جسم کا کوئی حصہ کھول دینے میں باک نہیں۔ ان کے ہاں لباس محض زینت کے لئے ہے۔ ستر کے لئے نہیں ہے۔ مگر اسلام کی نگاہ میں زینت سے زیادہ ستر کی اہمیت ہے۔ وہ عورت اور مرد دونوں کو جسم کے وہ تمام حصے چھپانے کا حکم دیتا ہے جن میں ایکدوسرے کے لئے صنفی کشش پائی جاتی ہے۔ عریانی ایک ایسی ناشائستگی ہے جس کو اسلامی حیا کسی حال میں بھی برداشت نہیں کرتی۔ غیر تو غیر اسلام اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ میاں اور بیوی ایک دوسرے کے سامنے برہنہ ہوں۔

قالت عائشة مانظرتُ الی فرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شمائل ترمذی، باب ماجاء فی حیاء رسول اللّٰہ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی برہنہ نہیں دیکھا''[۲]

اس سے بڑھ کر شرم وحیا یہ ہے کہ تنہائی میں بھی عریاں رہنا اسلام کو گوارا نہیں۔ اس لئے کہ اللہ احق ان یستحیٰ منہ۔ ''اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے (ترمذی، باب حفظ العورۃ)

حدیث میں آتا ہے کہ

ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرّجل الٰی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم (ترمذی باب ماجاء فی الاستتار عند الجماع)

''خبردار کبھی برہنہ نہ رہو۔ کیونکہ تمہارے ساتھ خدا کے فرشتے لگے ہوئے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے۔ بجز ان اوقات کے جن میں تم رفع حاجت کرتے ہو، یا اپنی بیویوں کے پاس جاتے ہو۔ لہٰذا تم ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کا لحاظ رکھو۔[۳]

اسلام کی نگاہ میں وہ لباس درحقیقت لباس ہی نہیں ہے جس میں سے بدن جھلکے اور ستر نمایاں ہو۔

- تفسیر ابن کثیر ج ۳. ص ۲۸۲.
- مسند احمد ج ۵. ص ۳ بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ.
- السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۲۲۵. کتاب الصلوٰۃ باب وجوب ستر العورۃ للصلوٰۃ وغیرھا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِی النَّضْرِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ جَرْهَدٌ هٰذَا مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا وَفَخِذِیْ مُنْكَشِفَةٌ، فَقَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ.

مآخذ:

O ابوداؤد ج۴. ص۴۰. کتاب الحمام باب النهی عن التعرّی . O السنن الکبرٰی للبَیْهقی ج۲. ص۲۲۸ . کتاب الصلاة باب عورة الرجل. O ترمذی ج۲. ص۱۰۷. ابواب الاستیذان والادب، باب ماجاء فی حفظ العورة. O مسند احمد ج۳. ص۴۷۸. ۴۷۹. O سنن دارمی ج۲ ص۲۸۱. O نصب الرایه ج۴ ص۲۴۲. ۲۴۳. O طبرانی ج۲ ص۳۰۴. O حلیة الاولیاء ج۱ ص۳۵۳. Oمشکوٰة حدیث نمبر ۳۱۱۲.

تخریج

۱:حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِیُّ ، ثنا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَمْدَانِیُّ، ثنا الْاَحْوَصُ ابْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَرَاشِدُ ابْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَدِیّ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ، وَلَا يَتَجَرَّدْ تَجَرُّدَ الْعَيْرَيْنِ.

مآخذ:

O ابن ماجه کتاب النکاح، باب ۲۸ التستر عند الجماع.

فی الزوائد: اسناده ضعیف لجهالة تابعیة.

O السنن الکبرٰی بَیْهَقی ج۷. ص۱۹۳ . کتاب النکاح، باب الاستتار فی حال الوطئ.

O مجمع الزوائد ج۴. ص۲۹۳ کتاب النکاح، باب ماجاء فی الجماع والقول عنده والتستر. عن عبد اللّٰه.

O مصنف ابن ابی شَیبة. ج ۴/۲. کتاب النکاح ، باب ماقالوا فی الاستتار اذا جامع الرجل اهله، عن ابی قلابة اس میں ہے اذا جامع احدکم الخ.

O کنز العمال ج۱۶ ص۳۴۳. حدیث نمبر ۴۴۸۳۴. اس میں ولاَ یتجردان ہے.

۲:حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، ثنا وَكِيْعٌ، انا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِیِّ، عَنْ مَوْلٰی لِعَائِشَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لباس میں ننگی عورتیں

قَال رَسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نساء کاسیات، عاریات، ممیلات مائلات، رؤوسھن کالبخت المائلة لایدخلن الجنة ولا یجدن ریحھا. (مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات العاریات)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی ہی رہیں۔ اور دوسروں کو رجھائیں، اور خود دوسرں پر ریجھیں۔ اور بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں، وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی۔ اور نہ اس کی بو پائیں گی۔''

یہاں استیعاب مقصود نہیں۔ ہم نے صرف چند مثالیں اس غرض سے پیش کی ہیں کہ ان سے اسلام کے معیار اخلاق اور اس کی اخلاقی سپرٹ کا اندازہ ہو جائے۔ اسلام سوسائٹی کے ماحول اور اس کی فضا کو فحشاء و منکر کی تمام تحریکات سے پاک کر دینا چاہتا ہے۔ ان تحریکات کا سرچشمہ انسان کے باطن میں ہے۔ فحشاء و منکر کے جراثیم وہیں پرورش پاتے ہیں اور وہیں سے ان چھوٹی چھوٹی تحریکات کی ابتدا ہوتی ہے جو آگے چل کر فساد کی موجب بنتی ہیں۔ جاہل انسان ان کو خفیف سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے۔ مگر حکیم کی نگاہ میں دراصل وہی اخلاق اور تمدن و معاشرت کو تباہ کر دینے والی خطرناک بیماریوں کی جڑ ہیں لہٰذا اسلام کی تعلیم اخلاق باطن ہی میں حیا کا اتنا زبردست احساس پیدا کر دینا چاہتی ہے کہ انسان خود اپنے نفس کا احتساب کرتا رہے۔ اور برائی کی جانب ادنٰی سے ادنٰی میلان بھی اگر پایا جائے تو اس کو محسوس کر کے وہ آپ ہی اپنی قوتِ ارادی سے اس کا استیصال کر دے۔ (پردہ ص ۲۶۹ تا ۲۷۲)

مَا نَظَرْتُ اِلٰی فَرْجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ: مَارَأَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ.

مآخذ:

- ترمذی شمائل ترمذی ص ۲۴ باب ماجاء فی حیاء رَسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم.
- ابنِ ماجہ کتاب النکاح، باب التستر عند الجماع.
- ابن ماجہ کتاب الطھارت باب النھی ان یری عورة اخیہ. عن ابی سعید خدری. ابن ماجہ میں عَنْ مَوْلٰی لِعَائِشَة، عَنْ عَائِشَة ھے .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

O مسند احمد ج۶. ص۶۲. ۱۹۰. عن عائشہؓ. O السنن الکبریٰ بیہقی ج۷. ص۹۴. کتاب النکاح باب ما تبدی المرأۃ من زینتھا للمذکورین فی الآیۃ من محارمھا . عن عائشہؓ.

۳: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ نِیْزَکَ الْبَغْدَادِیُّ، نا الاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا اَبُوْ مُحَیَّاۃ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالتَّعَرِّیِ، فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لاَ یُفَارِقُکُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِیْنَ یُفْضِی الرَّجُلُ اِلٰی اَھْلِہٖ، فَاسْتَحْیُوْھُمَ وَاَکْرِمُوْھُمْ،

ھذا حدیث غریب لانعرفہ الامن ھذا الوجہ وابو محیّاۃ اسمہ یحی بن یعلیٰ.

ماخذ:

O ترمذی ج۲ ص ۱۰۷. ابواب الادب، باب ماجاء فی الاستتار عندالجماع.

تخریج

۱. حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ، ناجَرِیْرٌ، عَنْ سُھَیْلٍ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ، لَمْ اَرَھُمَا قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ، وَنِسَآءٌ کَاسِیَاتٌ، عَارِیَاتٌ، مُمِیْلاَتٌ، مَائِلاَتٌ رُؤُسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لاَ یَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ، وَلاَ یَجِدْنَ رِیْحَھَا وَاِنَّ رِیْحَھَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَاوَکَذَا.

ماخذ:

O مسلم ج۲. ص۳۸۳ کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا.
O مسلم ج۲. ص۲۰۵. کتاب اللباس والزینۃ.
O مسند احمد ج۲. ص۳۵۶. عن ابی ھریرۃ.
O کنز العمال ج۱۶ ص۳۸۳ حدیث نمبر ۴۵۰۱۳ عن ابی ھریرۃ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل کے چور

العینان تزنیان. وزناھما النظر والیدان تزنیان وزناھما البطش والرجلان تزنیان وزناھما المشی وزنا اللسان النطق والنفس تتمنّٰی وتشتھی والفرج یصدق ذلک کلہ ویکذبہ.

ترجمہ: آنکھیں زنا کرتی ہیں اوران کی زنا نظر ہے اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اوران کی زنا دست درازی ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اوران کی زنا راہ میں چلنا ہے اور زبان کی زنا گفتگو ہے۔ اور دل کی زنا تمنا اور خواہش ہے۔ آخر میں صنفی اعضاء یا تو ان سب کی تصدیق کردیتے ہیں یا تکذیب ہے۔

تشریح: قانون کی نظر میں زنا کا اطلاق صرف جسمانی اتصال پر ہوتا ہے۔ مگر اخلاق کی نظر میں دائرہ ازدواج کے باہر صنف مقابل کی جانب ہر میلان، ارادے اور نیت کے اعتبار سے زنا ہے۔ اجنبی کے حسن سے آنکھ کا لطف لینا، اس کی آواز سے کانوں کا لذت یاب ہونا، اس سے گفتگو کرنے میں زبان کا لوچ کھانا، اس کے کوچے کی خاک چھاننے کے لئے قدموں کا بار بار اٹھنا، یہ سب مقدمات اور خود معنوی حیثیت سے زنا ہیں۔ قانون اس زنا کو نہیں پکڑ سکتا۔ یہ دل کا چور ہے اور صرف دل ہی کا کوتوال اس کو گرفتار کرسکتا ہے۔ (پردہ ص ۲۶۳۔۲۶۴)

تخریج

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمْ اَرَشَيْئاً اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِیْ مُحْمُوْدٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَارَأَيْتُ شَيْئاً اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنٰی، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَی الْعَيْنِ النَّظْرُ، وَزِنَی اللِّسَانِ النُّطْقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰی وَتَشْتَهِیْ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ.

نبی صلی علیہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ابن آدم پر لکھا دیا زنا کا حصہ جو اس نے بہرحال پا کر رہنا ہے۔ آنکھوں کی زنا نظر ہے زبان کی زنا گفتگو ہے دل کی زنا تمنا اور خواہش ہے اور اعضاء صنفی یا تو ان کی تصدیق کردیتے ہیں یا تکذیب،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۹۲۳. کتاب الاستیذان. باب زنی الجوارح دون الفرج اور بخاری ج۲. ص۹۷۸. کتاب القدر، باب قول اللّٰہ وحرام علی قریة اھلکنا ھا انھم لا یرجعون الخ.
- مسلم ج۲. ص۳۳۶. کتاب القدر، باب قدر علی ابن آدم حظهٔ من الزنا وغیره. مسلم نے زنا العینین بیان کیا ھے.
- ابوداؤد ج۲. ص۲۴۶. کتاب النکاح، باب فیما یومر به من غض البصر.
- مسند احمد ج۲. ص۲۷۶. عن ابی ھریرة.
- السنن الکبرٰی ج۷. ص۸۹.

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

عَلٰی كُلِّ نَفْسٍ مِنَ ابْنِ آدَمَ كُتِبَ حَظٌّ مِنَ الزِّنَا اَدْرَکَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَیْنُ زِنَاهَا النَّظْرُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْمَشْیُ، وَالْاُذُنُ زِنَاهَا السِّمَاعُ، وَالْیَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْقَلْبُ یَتَمَنّٰی وَیَشْتَهِیْ وَیُصَدِّقُ ذٰلِکَ اَوْ یُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ.

ہر آدم زادے پر زنا کا جتنا حصہ ہے اس نے لامحالہ پا کر رہنا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے لکھا دیا ہے۔
پس آنکھ کی زنا نظر ہے۔ اور پاؤں کی زنا چل کر جانا ہے۔ اور کان کی زنا سننا ہے۔ اور ہاتھ کی زنا پکڑنا ہے اور زبان کی زنا گفتگو اور کلام کرنا ہے اور دل کی زنا تمنا اور خواہش کرنا ہے اور صنفی اعضاء یا تو ان کی تصدیق کر دیتے ہیں یا تکذیب۔

ماخذ:

- المستدرک للحاکم ج۲. ص۴۹۰. کتاب التفسیر.

حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، انا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِیُّ، نا وُهَیْبٌ، نا سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَامَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ، زِنَاهُمَا النَّظْرُ، وَالْاُذُنَانِ، زِنَا هُمَا الْاِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ، زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ ، زِنَا هَا الْخَطْيُ، وَالْقَلْبُ يَهْوِیْ، وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ.

حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ ابن آدم نے جتنا کچھ حصہ زنا کا پاکر رہنا ہے اس پر لکھ دیا گیا ہے۔ لہٰذا آنکھوں کی زنا نظر ہے اور کانوں کی زنا سننا ہے اور زبان کی زنا گفتگو اور بات چیت کرنا ہے اور ہاتھ کی زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کی زنا چل کر جانا ہے۔ اور دل کی زنا خواہش اور تمنا کرنا ہے پھر اعضاء صنفی یا تو ان کی تصدیق کر دیتے ہیں یا تکذیب۔

ماخذ:

- مسلم ج۲. ص۳۳۶. کتاب القدر باب قدر علی ابنِ آدم حظه من الزنا وغیره.
- مسند احمد ج۲. ص۳۷۹. عن ابی هریرة.
- السنن الکبریٰ بیهقی ج۷. ص۸۹. کتاب النکاح، باب تحریم النظر الی الا جنبیات من غیرسبب مبیح . عن ابی هریرة.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ، انا سُهَيْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لِكُلِّ بَنِیْ آدَمَ حَظٌّ مِّنَ الزِّنَا، فَالْعَيْنَانِ يَزْنِيَانِ وَزِنَا هُمَا النَّظْرُ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَزِنَا هُمَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلَانِ يَزْنِيَانِ، وَزِنَاهُمَا الْمَشْیُ، وَالْفَمُ يَزْنِیْ، وَزِنَاهُ الْقُبَلُ، وَالْقَلْبُ يَهْوِیْ وَيَتَمَنّٰى، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْيُكَذِّبُهُ.

حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آدم کے ہر بچے کے لئے زنا کی کچھ نہ کچھ مقدار مقرر ہے آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ ان کی زنا نظر ہے۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں ان کی زنا پکڑنا ہے۔ پاؤں زنا کے مرتکب ہوتے ہیں ان کی زنا چلنا ہے۔ منہ بھی زنا میں ملوث ہوتا ہے۔ اس کی زنا بوس وکنار ہے اور دل کی زنا خواہش اور تمنا کرنا ہے اعضاء صنفی یا تو اس کی تصدیق کر دیتے ہیں یا تکذیب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنۂ نظر

ابن آدم لک اول نظرة و ایاک و الثانیة(الجصاص)

ترجمہ: آدمی زادے! تیری پہلی نظر تو معاف ہے مگر خبردار دوسری نظر نہ ڈالنا۔

تشریح: نفس کا سب سے بڑا چور نگاہ ہے اس لئے قرآن وحدیث دونوں سب سے پہلے اس کی گرفت کرتے ہیں۔

حضرت علیؓ سے (حضورنے) فرمایا

یا علی لا تتبع النظرة النظرة فان لک الاولی ولیست لک الآخرة. ابوداؤد باب فیما یؤمر به من غض البصر)

ترجمہ: اے علیؓ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو، پہلی نظر تو معاف ہے مگر دوسری نہیں حضرت جابرؓ نے پوچھا کہ اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کروں۔ فرمایا نظر پھیر لو (ابوداؤد۔ باب مذکور) (پردہ ص ۲۶۴۔۲۶۵)

فتنۂ زبان

لا تباشر المرأة بالمرأة حتی تصفها لزوجها کانهٗ ینظر الیها. ترمذی باب ماجاء فی کراهیة مباشرة المرأة بالمرأة)

ترجمہ: ''عورت عورت سے خلا ملا نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس کی کیفیت اپنے شوہر سے اس طرح بیان کرے کہ گویا وہ خود اس کو دیکھ رہا ہے۔''

تشریح: عورت کو اجازت نہیں کہ اپنے شوہر سے دوسری عورتوں کی کیفیت بیان کرے۔ شیطان نفس کا ایک دوسرا ایجنٹ زبان ہے کتنے ہی فتنے جو زبان کے ذریعہ سے پیدا ہوتے اور پھیلتے ہیں۔ اسلام نے ان سب کا سراغ لگایا ہے اور ان سے خبردار کیا ہے۔ عورت اور مرد دونوں کو اس سے منع کیا گیا ہے کہ اپنے پوشیدہ ازدواجی معاملات کا حال دوسرے لوگوں کے

ماخذ:

- مسند احمد ج۲. ص ۳۴۳. ○ السنن الکبریٰ ج۷. ص ۸۹
- مسند احمد ج ا. ص ۴۱۲ پر عبد اللهؓ بن مسعود کے حوالہ سے مندرجہ ذیل الفاظ منقول ھیں.

اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ، وَالْیَدَانِ تَزْنِیَانِ، وَالرِّجْلَانِ تَزْنِیَانِ، وَالْفَرْجُ یَزْنِیْ

آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ ہاتھ بھی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور عضوِ صنفی بھی زنا میں ملوث ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سامنے بیان کریں، کیونکہ اس سے بھی فحش کی اشاعت ہوتی ہے اور دلوں میں شوق پیدا ہوتا ہے۔ (ابوداؤد باب من ذکر الرّجل مایکون من اصابته اهله) نماز باجماعت میں اگر امام غلطی کرے، یا اس کو کسی حادثہ پر متنبہ کرنا ہو تو مردوں کو سبحان اللہ کہنے کا حکم ہے، مگر عورتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ صرف دستک دیں۔ زبان سے کچھ نہ بولیں ہے (ابوداؤد، باب التصفیق فی الصلوۃ۔ بخاری۔ باب التصفیق للنساء۔) (پردہ ص ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۸)

○ مسند احمد ج ۲۔ ص ۳۴۴ پر ابوهریرة کے حواله سے الْعَيْنَانِ يَزْنِيَانِ،وَالْيَدَانِ يَزْنِيَانِ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْيُكَذِّبُهٗ مروی هے ۔

اور ص ۳۷۲ پر عن ابی هریرة الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ،وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ واللِّسَانُ يَزْنِيْ، وَالْيَدَانِ يَزْنِيَانِ وَالرِّجْلاَنِ يَزْنِيَانِ يُحَقِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ اَوْيُكَذِّبُهٗ اور ج ۲۔ ص ۴۱۱۔ ۵۲۸۔ ۵۳۵۔ پر ابوهریره کے واسطه سے الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ،وَاللِّسَانُ يَزْنِيْ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَالرِّجْلاَنِ تَزْنِيَانِ ويُحَقِّقُ ذٰلِكَ اَوْيُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ. اور ج ۲۔ ص ۵۳۶ پرابوهریرةؓ کے حواله سے

كُلُّ ابْنِ آدَمَ لَهٗ حَظٌّ مِنَ الزِّنَا، فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ، وَزِنَاالْيَدَيْنِ الْبَطْشُ، وَزِنَا الرِّجْلَيْنِ الْمَشْيُ، وَزِنَا الْفَمِ الْقُبَلُ، وَالْقَلْبُ يَهْوِىْ وَيَتَمَنّٰى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْيُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ الخ

ہر ایک آدم زادے کے لئے زنا کا کچھ حصہ مقدر ہے۔ پس آنکھوں کی زنا نظر ہے اور ہاتھوں کی زنا پکڑنا ہے۔ اور پاؤں کی زنا چل کر جانا ہے اور منہ کی زنا بوس و کنار ہے اور دل کی زنا خواہش اور تمنا کرنا ہے پھر اعضاء جنسی یا تو اس کی تصدیق کرتے ہیں یا تکذیب۔

کے الفاظ منقول هیں.

ماخذ:

○ احکام القرآن للجصاص ج ۳ ص ۳۱۶ پر قوله صلی الله علیه وسلم العینان تزنیان، والیدان تزنیان، والرجلان تزنیان ویصدق ذلک کله الفرج اویکذبیه منقول هے.

تخریج

۱: رَوَى الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنَ آدَمَ لَكَ اَوَّلُ نَظْرَةٍ، وَاِيَّاكَ وَالثَّانِيَةَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- احکام القرآن للجصاص جلد۳ ص۳۱۵. سورہ نور باب ما یجب من غض البصر عن المحرمات

۲:حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُوْسٰی الْفَزَارِیُّ، اَخْبَرَنَا شَرِیْکٌ عَنْ رَبِیْعَةَ الْاَیَادِیِّ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا عَلِیُّ! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی، وَلَیْسَتْ لَکَ الْآخِرَةُ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۲۴۶ کتاب النکاح، باب فیما یؤمر بہ من غض البصر.
- ترمذی ج۲. ص۱۰۶. ابواب الآداب، باب ماجاء فی نظر الفجاء ة هذا حدیث حسن غریب لانعرفه الامن حدیث شریک.
- سنن دارمی کتاب الرقاق، باب ۳. فی حفظ السمع. اس مقام پر وَالآخرة علیک ہے.
- مسند احمد ج۵. ص ۳۵۱. ۳۵۳. ۳۵۷.
- احکام القرآن للجصاص ج۳. ص۳۱۵.۳۱۶ سورہ نور باب ما یجب من غض البصر عن المحرمات.
- مصنف ابنِ ابی شیبة ج۲/۴. ص۳۲۴. کتاب النکاح باب ماقالوا فی الرجل تمربه المرأة فینظر الیها، من کره ذلک. عن ابن بریده عن ابیه.
- مجمع الزوائد ج۴. ص۲۷۷. کتاب النکاح باب النظر الی من یرید تزویجها.
- السنن الکبرٰی ج۷. ص۹۰.

۳:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا کَاَنَّهُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا.

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۷۸۸. کتاب النکاح، باب لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها.
- ابوداؤد ج۲. ص۲۴۶. کتاب النکاح ، باب مایؤمر به من غضّ البصر.
- ترمذی ج۲. ص۱۰۷ ابواب الآواب، باب ماجاء فی کراهیة مباشرة الرجل الرجل والمرأة المرأة حتی تصفها لزوجها کانه ینظر الیها. هذا حدیث حسن صحیح. ترمذی نے لاَ تباشرالمرأة المرأة حتی تصفها لزوجها کانه ینظر الیها نقل کیا ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ السنن الکبریٰ بیهقی ج۷. ص۹۸ کتاب النکاح باب ماجاء فی الرجل ینظر الی عورة الرجل والمرأة تنظر الی عورة المرأة الخ عن عبد اللّٰہ بن مسعود بَیْھقی میں مندرجه ذیل عبارت هے

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاشِرَ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ اَجْلِ اَنْ تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا حَتّٰی کَاَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا الخ

مآخذ:

○ مصنف ابن ابی شَیْبَة ج ۴/۲ ص۳۹۷. کتاب النکاح، باب فی مباشرةا لرجل الرجل والمرأة المرأة. عن عبید اللّٰہ .

○ المستدرک للحاکم ج۴ ص۲۸۷. کتاب الادب، باب النهی عن مباشرة الرجل الرجل والمرأة المرأة فی ثوب واحد مستدرک نے حضرت جابر بن عبد اللّٰہ سے روایت نقل کی هے اور صرف فی ثوب واحد تک لی هے۔

۴:حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، وعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُبْنُ حَرْبٍ، قَالُوْا: نا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنَا هَارُوْنُ ابْنُ مَعْرُوْفٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰ، قَالاَ: اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ ابْنُ الْمُسَیَّبِ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِیْحُ لِلنِّسَآءِ.

مآخذ:

○ مسلم ج۱ ص۱۸۰ . کتاب الصلاة، باب تسبیح الرجل وتصفیح المرأة اذانابهما فی الصلاة.

○ ابوداؤد ج۱. ص۲۴۷. کتاب الصلاة، باب التصفیق فی الصلاة .

○ ترمذی ابواب الصلاة ج۱. ص۸۵. باب ماجاء ان التسبیح للرجال والتصفیق للنساء . عن ابی هریرة. حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح. ترمذی نے التصفیق للنساء نقل کیا هے.

○ نَسائی ج۳. ص۱۱ . کتاب السهو، باب التصفیق فی الصلاة. نسائی نے ص۱۱ اور ۱۲ دونوں پرالتصفیق للنساء ذکر کیا هے۔

○ ابنِ ماجه کتاب اقامة الصلاة والسنة فیهاباب التسبیح للرجال فی الصلاة والتصفیق للنساء. حدیث نمبر ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶ .عن ابی هریرة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سنن دارمی ج ۱. ص۲۵۷. کتاب الصلاۃ، باب التسبیح للرجال والتصفیق للنساء. عن ابی هریرة. ○ مسند احمد ج ۱. ص ۲۹۰. ۵۴۱.
- مسند احمد ج ۲. ص ۲۴۱، ۲۶۱، ۳۱۷، ۳۷۶، ۴۳۲، ۴۴۰، ۴۷۳، ۴۷۹، ۴۹۳، ۵۰۷، ۵۲۹، ج ۳. ص ۳۴۰، ۳۴۸، ۳۵۷، ج۵ ص ۳۳۰، ۳۳۳، ۳۳۶، ۳۳۸.
- السنن الکبریٰ بیھقی ج ۲. ص ۲۴۶. کتاب الصلاۃ باب ما یقول اذانابه شئی فی الصلاة. عن ابی هریرة. بیھقی نے بھی اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ فِی الصَّلاۃِ نقل کیا ھے۔
- المنصف عبد الرزاق ج ۲. ص ۴۵۶، ۴۵۷. وغیرہ کتاب الصلاۃ باب التسبیح للرجال والتصفیق للنساء

حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُبْنُ زَیْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْحَازِمِ الْمَدَنِیُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ:

كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِىْ عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ اَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ: يَا بِلاَلُ! اِنْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَلَمْ اٰتِکَ فَمُرْاَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلاَةُ الْعَصْرِ، فَاَذَّنَ بِلاَلٌ وَاَقَامَ، وَاَمَرَ اَبَابَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ فِى الصَّلاَةِ، فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِى الصَّفِّ الَّذِىْ يَلِيْهِ، قَالَ: وَصَفَّحَ الْقَوْمُ قَالَ: وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلاَةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْرُغَ، فَلَمَّا رَاٰى التَّصْفِيْحَ لاَ يُمْسَکُ عَلَيْهِ

حضرت سھل بن سعد ساعدی سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ بنوعمرو کے درمیان کچھ لڑائی جھگڑا ہو گیا۔ اس کی اطلاع نبی علیہ السلام کو بھی پہنچ گئی۔ آپ نے ظہر کی نماز ادا کی اور ان کے ہاں صلح کرانے تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے بلال سے فرمایا۔ اگر نماز کا وقت ہوجائے اور میں پہنچ نہ سکا تو ابوبکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پس جب نماز عصر کا وقت ہو گیا تو بلال نے اذان کہی اور کھڑے ہوکر اقامت کہی اور ابوبکر کو کہا کہ وہ آگے ہوکر نماز پڑھائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر آگے بڑھے۔ نبی علیہ السلام بھی اس دوران میں تشریف لے آئے اور ابوبکر حالت نماز میں تھے۔ آپ لوگوں کے درمیان سے ہوتے ہوئے ابوبکر کے پاس جا کر ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اس طرح آپ ساتھ والی صف میں شریک لوگوں سے آگے ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ نمازیوں نے تالی پیٹنا شروع کی۔ ادھر حضرت ابوبکرؓ کا یہ عالم تھا کہ جب نماز میں داخل ہو جاتے تو کسی طرف بھی التفات نہ کرتے جب تک کہ نماز سے فارغ نہ ہو جائیں۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا کہ تالیاں پیٹنا بند ہی نہیں ہو رہیں تو دیکھا کہ نبی علیہ السلام ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استیذان

ترجمہ: اگر کوئی شخص کس کے گھر میں بلا اجازت دیکھے تو گھر والوں کو حق ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں[1] (مسلم باب تحریم النظر فی بیت غیرہ)

تشریح: مقصد اندرون خانہ اور بیرون خانہ کے درمیان حد بندی کرنا ہے تاکہ اپنی خانگی میں عورتیں اور مرد اجنبیوں کی نظروں سے محفوظ رہیں۔ اہل عرب ابتدا میں ان احکام کی علت کو نہ سمجھ سکے، اس لئے بسا اوقات وہ گھروں میں جھانک لیتے تھے۔ ایک مرتبہ خود آنحضرت ﷺ کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا۔ آپؐ اپنے حجرے میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک شخص نے تابدان میں سے جھانکا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کوئی چیز چبھو دیتا۔ استیذان کا حکم تو نظروں سے بچانے ہی کے لئے دیا گیا ہے[2] (بخاری، باب الاستیذان میں اجل البصر) اس کے بعد آپؐ نے

يُمْسِكُ عَلَيْهِ، الْتَفَتَ فَرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اَنِ امْضِهْ وَاَوْمٰى بِيَدِهِ هٰكَذَا وَلَبِثَ اَبُوْبَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى، فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَأْتُ اِلَيْكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ لِلْقَوْمِ! اِذَا رَابَكُمْ اَمْرٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ. قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ! لَمْ يَقُلْ هٰذَا الْحَرْفَ غَيْرُ حَمَّادٍ يَا بِلَالُ مُرْ اَبَابَكْرٍ،

ابوبکرؓ تھوڑی دیر تو ٹھیرے نبی ﷺ کے ارشاد پر اللہ کا شکر ادا کیا پھر پیچھے کی جانب چلے تو آپ نے یہ اقدام ملاحظہ فرمایا اور خود آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز پوری کرلی تو فرمایا ابوبکرؓ جب میں نے اشارہ سے وہیں قائم رہنے کا کہہ دیا تھا تو پھر تم نے وہاں ٹھیر کر نماز جاری کیوں نہ رکھی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا ابن قحافہ کو زیب ہی نہیں دیا کہ وہ نبی کی امامت کرائے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ جب تمہیں کوئی مشکل اور دشواری پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی پیٹ کر خبردار کریں۔

ماخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۱۰۶۶ کتاب الاحکام باب الامام یاتی قوما فیصلح بینهم.
- بخاری ج ۱ ص ۹۴ کتاب الاذان باب من دخل لیؤم الناس الخ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلان فرمایا کہ "اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں بلا اجازت دیکھے تو گھر والوں کو حق ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔ پھر اجنبی مردوں کو حکم دیا گیا کہ کسی دوسرے کے گھر سے کوئی چیز مانگنی ہو تو گھروں میں نہ چلے جائیں بلکہ باہر کے پردے کی اوٹ سے مانگیں۔

واذا سَألْتُمُوهُنّ مَتَاعاً فاسْئَلُوْهن من ورآء حجاب ذلكم اَطْهَرُ لقلوبكم وقلوبِهن. (الاحزاب . ۵۳)

"اور جب تم عورتوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو۔ اس میں تمہارے دلوں کے لئے بھی زیادہ پاکیزگی ہے اور ان کے دلوں کے لئے بھی"

یہاں بھی حد بندی کے مقصد پر ذلکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن سے پوری روشنی ڈال دی گئی ہے۔ عورتوں اور مردوں کو صنفی میلانات اور تحریکات سے بچانا ہی اصل مقصود ہے، اور یہ حد بندیاں اس لئے کی جارہی ہیں کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان خلا ملا اور بے تکلفی نہ ہونے پائے۔

یہ احکام صرف اجانب ہی کے لئے نہیں بلکہ گھر کے خدام کے لئے بھی ہیں۔ چنانچہ روایت میں آیا ہے کہ حضرت بلالؓ یا حضرت انسؓ نے سیدہ فاطمہؓ سے آپ کے کسی بچے کو مانگا تو آپ نے پردے کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر دیا۔ (فتح القدیر) حالانکہ یہ دونوں حضور نبی کریم ﷺ کے خدام خاص تھے اور آپ کے پاس گھر والوں کی طرح رہتے تھے۔ (پردہ ص ۲۸۸۔۲۸۹)

- مسلم ج ۱ ص ۱۷۹ . کتاب الصلاۃ، باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم اذا تأخر الامام الخ
- ابوداؤد ج ۲. ص ۲۵۳. کتاب النکاح، باب مایکرہ من ذکر الرجل مایکون من اصابتہ اھلہٗ اس مقام پر فَلْيُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَلْيُصَفِّقِ النساءُ ہے۔
- نَسائی ج ۴. ص ۷۸. ۷۹ کتاب الامامہ . باب اذا تقدم الرجل من الرعیۃ ثم جاء الوالی ھل یتأخر.
- السنن الکبریٰ بَیْھَقی ج ۲. ص ۲۴۶. کتاب الصلاۃ باب ما یقول اذا نابہ شئی فی الصلاۃ. عن سھل بن سعد .
- المصنف عبد الرزاق ج ۲. ص ۴۵۷. کتاب الصلاۃ باب التسبیح للرجال والتصفیق للنساء.
- مؤطا امام مالک ج ۱ .ص ۱۳۷ . الالتفات والتصفیق عند الحاجۃ فی الصلاۃ.
- سنن دارقطنی ج ۲. ص ۸۳. کتاب الجنائز، باب الاشارۃ فی الصلاۃ .عن ابی ھریرۃؓ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

۱:حَدَّثَنِیْ زُھَیْرُبْنُ حَرْب، قَالَ ناجَرِیْرٌ، عَنْ سُھَیْلٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ ، فَقَدْ حَلَّ لَھُمْ اَنْ یَفْقَأُوْا عَیْنَهٗ.

مآخذ:

○ مسلم ج ۲. ص ۲۱۲. کتاب الأداب .باب الاستیذان باب تحریم النظر فی بیتِ غیرہ. ○ ابوداؤد ج۴. ص۳۴۳. کتاب الادب، باب فی الاستیذان ابوداؤد نے فقد ھَدَرَتْ عَیْنُهٗ نقل کیاھے. ○ نسائی کتاب القسامۃ، ج۸. ص ۶۱. باب من اقتص واخذحقه دون السلطان. ○ مسند احمد ج۲. ص۲۴۳، ۲۶۶، ۳۸۵، ۴۱۴، ۵۲۷. نسائی نے فَفَقَؤُا عَیْنَهٗ فلادِیَۃَ لَهٗ ولا قِصَاصَ روایت کیاھے.

۲:حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، قَالَ الزُّھْرِیُّ: حَفِظْتُهٗ کَمَا اَنَّکَ ھٰھُنَا، عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِیْ حُجَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًی یَحُکُّ بِهٖ رَأْسَهٗ فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّکَ تَنْظُرُ، لَطَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَیْنِکَ. اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِیْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ.

مآخذ:

○ بخاری ج۲. ص۹۲۲. کتاب الاستیذان، باب الاستیذان من اجل البصر. ○ مسلم ج۲.ص ۲۱۲. کتاب الآداب ، باب الاستیذان باب تحریم النظر فی بیت غیرہ. عن سھل بن سعد .
○ نسائی جز۸.ص ۶۱. کتاب القسامۃ باب المواضح نسائی نے لوعلمت تک نقل کیا ھے.
○ نسائی اور مسلم نے اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰہُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ . روایت کیا ھے. ○ ترمذی ج۲. ص ۱۰۰ ابواب الاستیذان باب من اطلع دارقوم بغیراذنھم. ○ دارمی ج۲.ص۱۱۸ کتاب الدیات باب ۲۳. ○ مسند احمد ج۵. ص۳۳۰. ۳۳۵. ○ بخاری ج۲.ص۸۷۸. کتاب اللباس، باب الامتشاط اور کتاب الدیات ج۲ ص۱۰۲۰ باب من اطلع فی بیتِ قوم ففقؤا علیه فلادیۃ له کے تحت منقول روایت میں انما جُعِلَ الْاِذْنُ من قبل البصر بیان کیا ھے. ○ مجمع الزوائد ج۸.ص۴۴.کتاب الادب، باب فی الاستیذان وفیمن اطلع فی داربغیراذن. سعد بن عبادۃ.

○ اس میں ھَلِ الْاِسْتِیْذَانُ اِلَّا مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ھے.

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، اَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْهِ النَّبِیُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردوں کے لئے غضّ بصر

عن جریر قال سألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن نظر الفجأۃ ؎۱ قال اصرف بصرک. (ابوداؤد مایؤمربہ من غض البصر.)

ترجمہ: حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ نظر پھیر لو"۔

تشریح: سب سے پہلا حکم جو مردوں اور عورتوں کو دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ غضِ بصر کرو۔ اس لفظ کا ترجمہ "نظریں نیچی رکھو" یا "نگاہیں پست رکھو" کیا جاتا ہے۔ مگر اس سے پورا مفہوم واضح نہیں ہوتا۔ حکم الٰہی کا اصل مقصد یہ نہیں ہے کہ لوگ ہر وقت نیچے ہی دیکھتے رہیں اور کبھی اوپر نظر ہی نہ اٹھائیں۔ مدعا دراصل یہ ہے کہ اس چیز سے پرہیز کرو جس کو حدیث میں آنکھوں کی زنا کہا گیا ہے۔ اجنبی عورتوں کے حسن اور ان کی زینت کی دید سے لطف اندوز ہونا مردوں کے لئے اور اجنبی مردوں کو مطمح نظر بنانا عورتوں کے لئے فتنے کا موجب ہے۔ فساد کی ابتدا طبعًا و عادتًا یہیں سے ہوتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اسی دروازے کو بند کیا گیا ہے۔ اور یہی "غضِ بصر" کی مراد ہے۔ اردو زبان میں اس لفظ کا مفہوم "نظر بچانے" سے بخوبی ادا کر سکتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ جب انسان آنکھیں کھول کر دنیا میں رہے گا تو سب ہی چیزوں پر اس کی نظر پڑے گی۔ یہ تو ممکن نہیں ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو اور کوئی عورت کسی مرد کو کبھی دیکھے ہی نہیں اس لئے شارع نے فرمایا کہ اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے، البتہ جو چیز ممنوع ہے وہ یہ ہے کہ ایک نگاہ میں جہاں تم کو حسن محسوس ہو وہاں دوبارہ نظر دوڑاؤ اور اس کو گھورنے کی کوشش کرو۔

عن بریدۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا تُتبِع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولٰی ولیست لک الآخرۃ ؎۲ (حوالہ مذکور)

حضرت بریدہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا "اے علیؓ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو۔ پہلی نظر معاف ہے، مگر دوسری نظر کی اجازت نہیں۔"

تخریج

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ اَوْبِمَشَاقِصَ، فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ یَخْتِلُ الرَّجُلَ لِیَطْعَنَہٗ،

؎۱ ترمذی ابواب الاستیذان۔ باب ماجاء فی نظر الفجاءۃ۔ ابن ماجہ۔ ؎۲ ترمذی ابواب الاستیذان۔ باب ماجاء فی نظرۃ الفجاءۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من نظر الی محاسن امرأۃ اجنبیۃ عن شھوۃ صُبّ فی عینیہ الآنک یوم القیمۃ، (تکملہ فتح القدیر)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی اجنبی عورت کے محاسن پر شہوت کی نظر ڈالے گا۔ قیامت کے روز اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ (پردہ ص ۲۹۶ تا ۲۹۸)

ماخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۹۲۲. کتاب الاستیذان، باب الاستیذان من اجل البَصَر.
- مسلم ج ۲. ص ۲۱۲. کتاب الآداب، باب الاستیذان باب تحریم النظر فی بیت غیرہ.
- ابوداؤد ج ۴. ص ۳۴۳. کتاب الادب باب فی الاستیذان.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: نا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح قَالَ وثنا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِى شَيْبَةَ، قَالَ، نا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ يُوْنُسَ، ح قَالَ وحَدَّثَنِى زُهَيْرُبْنُ حَرْبٍ، قَالَ! ناهُشَيْمٌ، قَالَ: نا يُوْنُسُ عَنْ عَمْرِوبْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِى زُرْعَةَ،عَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرِ الْفَجْاَةِ فَاَمَرَنِى اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِىْ.

ماخذ:

- مسلم ج ۲. ص ۲۱۲. کتاب الآداب، باب نظر الفجأۃ. ○ ابوداؤد ج ۲. ص ۲۴۶. کتاب النکاح، باب مایؤمربه من غضّ البصر. عن جریر ابوداؤدمیں اِصْرِفْ بَصَرَکَ ھے. ○ ترمذی ابواب الآداب ج ۲. ص ۱۰۶ باب ماجاء فی نظرۃ الفجأۃ ھذا حدیث حسن صحیح. ○ سنن دارمی کتاب الاستیذان ج ۲. ص ۱۹۰. باب ۱۵ فی نظرۃ الفجأۃ. ○ مسند احمد ۴. ۲۵۸. ۲۶۱ جریربن عبد اللّٰہ. ○ السنن الکبرٰی بَیْھقی ج ۷. ص ۹۰. کتاب النکاح، باب ماجاء فی نظرۃ الفجأۃ. ○ ابوداؤد الطیالسی جز ۳ ص ۹۳ حدیث نمبر ۶۷۲ جریر بن عبداللّٰہ بجلی.

اس میں ھے سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم عَنْ نَظْرِ الْفَجْاَةِ، فَقَالَ غُضَّ بَصَرَكَ.

- ابن کثیر ج ۳. ص ۲۸۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے لئے غض بصر

یہ حکم (غض بصر) جس طرح مردوں کے لئے ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ام سلمہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ اور حضرت میمونہ[1] حضرت علیہ السلام کے پاس بیٹھی تھیں۔ اتنے میں حضرت ابن امّ مکتوم آئے۔ جو نابینا تھے۔ حضورؐ نے فرمایا ان سے پردہ کرو۔ حضرت امّ سلمہؓ نے عرض کیا کیا یہ نابینا نہیں ہیں۔ نہ وہ ہم کو دیکھیں گے، نہ ہمیں پہچانیں گے۔ حضورؐ نے جواب دیا، کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھتی ہو۔[2]

مگر عورت کے مردوں کو دیکھنے اور مرد کے عورتوں کو دیکھنے میں نفسیات کے اعتبار سے ایک نازک فرق ہے۔ مرد کی فطرت میں اقدام ہے، کسی چیز کو پسند کرنے کے بعد وہ اس کے حصول کی سعی میں پیش قدمی کرتا ہے۔ مگر عورت کی فطرت میں تمانع اور فرار ہے، جب تک کہ اس کی فطرت بالکل ہی مسخ نہ ہو جائے۔ وہ کبھی اس قدر دراز دست اور جری اور بے باک نہیں ہو سکتی کہ کسی کو پسند کرنے کے بعد اس کی طرف پیش قدمی کرے۔ شارع نے اس فرق کو ملحوظ رکھ کر عورتوں کے لئے غیر مردوں کے دیکھنے کے معاملے میں وہ سختی نہیں کی ہے جو مردوں کے لئے غیر عورتوں کو دیکھنے کے معاملہ میں کی ہے۔ چنانچہ احادیث میں حضرت عائشہؓ کی یہ روایت مشہور ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے عید کے موقع پر ان کو حبشیوں کا تماشا دکھایا تھا[1] اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا مردوں کو دیکھنا مطلقاً ممنوع نہیں ہے۔ بلکہ ایک مجلس میں مل کر بیٹھنا، اور نظر جما کر دیکھنا مکروہ ہے۔ اور ایسی نظر بھی جائز نہیں جس میں فتنے کا احتمال ہو۔ وہی نابینا صحابی ابن ام مکتوم جن سے نبی علیہ السلام نے حضرت ام سلمہؓ کو پردہ کرنے کا حکم دیا تھا، ایک دوسرے موقع پر حضورؐ انہی کے گھر میں فاطمہ بنت قیس کو عدت بسر کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ قاضی ابوبکر ابن العربی نے اپنی احکام القرآن میں اس واقعہ کو یوں بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت قیس امِ شریک کے گھر میں عدت گزارنا چاہتی تھیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس گھر میں لوگ آتے جاتے رہتے ہیں، تم ابن ام مکتوم کے ہاں رہو کیونکہ وہ ایک اندھا آدمی ہے اور اس کے ہاں تم بے پردہ رہ سکتی ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل مقصد فتنے کے احتمالات کو کم کرنا ہے۔ جہاں فتنے کا احتمال زیادہ تھا، وہاں رہنے سے منع فرما دیا۔ جہاں احتمال کم تھا، وہاں رہنے کی اجازت دے دی، کیونکہ بہر حال اس عورت کو رہنا ضرور تھا، لیکن جہاں کوئی حقیقی ضرورت نہ تھی، وہاں خواتین کو ایک غیر مرد کے ساتھ ایک مجلس میں جمع ہونے اور روبرو اس کو دیکھنے سے روک دیا۔ (پردہ ص ۳۰۱ تا ۳۰۳)

---

[1] دوسری روایت میں حضرت عائشہ کا ذکر ہے۔

[2] ترمذی باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال۔

[3] یہ روایت بخاری اور مسلم اور نسائی اور مسند احمد وغیرہ میں کئی طریقوں سے آئی ہے۔ بعض لوگوں نے اس کی توجیہ کی ہے کہ یہ واقعہ شاید اس وقت کا ہے جب حضرت عائشہ کمسن تھیں اور حجاب کے احکام نازل نہ ہوئے تھے۔ مگر ابن حبان میں یہ تصریح ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حبش کا ایک وفد مدینے آیا تھا۔ اور تاریخ سے ثابت ہے کہ اس وفد کی آمد ۷ ھ میں ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے حضرت عائشہ کی عمر اس وقت پندرہ سولہ برس کی تھیں، نیز بخاری کی روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام حضرت عائشہ کو چادر سے ڈھانکتے جاتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ احکامِ حجاب بھی اس وقت نازل ہو چکے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: (احادیث بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ) عورتوں کے لئے بھی غض بصر کے احکام وہی ہیں جو مردوں کے لئے ہیں، یعنی انہیں قصداً مردوں کو نہ دیکھنا چاہئے، نگاہ پڑ جائے تو ہٹالینی چاہئے، اور دوسروں کے ستر کو دیکھنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ لیکن مرد کے عورت کو دیکھنے کی بہ نسبت عورت کے مرد کو دیکھنے کے معاملہ میں احکام تھوڑے سے مختلف ہیں۔

(مندرجہ بالا پہلی حدیث کی وضاحت حضرت ام سلمہ یوں کرتی ہیں کہ ذالک بعدان اُمِرَ بالحجاب۔ (یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب پردے کا حکم آچکا تھا (احمد، ابوداؤد، ترمذی) اور اس کی تائید مؤطا کی یہ روایت کرتی ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک نابینا آیا تو انہوں نے اس سے پردہ کیا۔ کہا گیا کہ آپ اس سے پردہ کیوں کرتی ہیں؟ یہ تو آپ کو نہیں دیکھ سکتا۔ جواب میں ام المومنین نے فرمایا لکنی انظر الیہ "میں تو اسے دیکھتی ہوں۔"

ان روایات کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے مردوں کو دیکھنے کے معاملے میں اتنی سختی نہیں ہے جتنی مردوں کے عورتوں کو دیکھنے کے معاملے میں ہے۔ ایک مجلس میں آمنے سامنے بیٹھ کر دیکھنا ممنوع ہے۔ راستہ چلتے ہوئے یا دور سے کوئی جائز قسم کا کھیل تماشا دیکھتے ہوئے مردوں پر نگاہ پڑنا ممنوع نہیں ہے اور کوئی حقیقی ضرورت پیش آجائے تو ایک گھر میں رہتے ہوئے بھی دیکھنے میں مضائقہ نہیں ہے۔ امام غزالی اور ابن حجر عسقلانی نے بھی روایات سے قریب قریب یہی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ شوکانی نیل الاوطار میں ابن حجر کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ "جواز کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ عورتوں کے باہر نکلنے کے معاملے میں ہمیشہ جواز ہی پر عمل رہا ہے۔ مسجدوں میں، بازاروں میں اور سفروں میں عورتیں تو نقاب منہ پر ڈال کر جاتی تھیں کہ مرد ان کو نہ دیکھیں، مگر مردوں کو کبھی یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ بھی نقاب اوڑھیں تاکہ عورتیں ان کو نہ دیکھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کے معاملے میں حکم مختلف ہے (جلد ۶۔ صفحہ ۱۰۱۔) تاہم یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ عورتیں اطمینان سے مردوں کو گھوریں اور ان کے حسن سے آنکھیں سینکیں۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۸۴۔ سورۃ النور حاشیہ ۳۱)

---

۲. لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰى مَحَاسِنِ اَجْنَبِيَّةٍ عَنْ شَهْوَةٍ صُبَّ فِيْ عَيْنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ماخذ

○ المبسوط ج۵ ص۱۵۳ . ○ نصب الرایہ ج۴ ص ۲۴۰.

امام علامہ زیلعی نے کہا ہے کہ یہ غریب ہے.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ مَيْمُوْنَةُ، فَاَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِحْتَجِبَامِنْهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَيْسَ اَعْمىٰ لاَيُبْصِرُنَا، وَلاَ يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟.

مآخذ:

O ابوداؤد ج۴. ص۶۳.۶۴. کتاب اللباس باب فی قوله غیر اولی الاربة. O ترمذی ج۲. ص۱۰۶ ابواب الآداب باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال هذا حدیث حسن صحیح. O مسند احمد ج۶. ص۲۹۶. عن ام سلمة. O ابن کثیر ج۳. ص۲۸۳.

۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ،وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ، اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ.

ایک اور روایت میں

وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ بھی ھے

مآخذ:

O بخاری کتاب الصلاة ج ۱. ص۶۵. باب اصحاب الحراب فی المسجد. اور بخاری نے کتاب العیدین، کتاب الجهاد، کتاب المناقب اور کتاب النکاح وغیرہ میں بھی اس روایت کو بیان کیا ھے. الفاظ قدرے مختلف ھیں. O مسلم ج۱ ص۲۹۱ کتاب العیدین، باب نظر النساء الی لعب الرجال وجوازہ فی المسجد. O نسائی کتاب صلاة العیدین ج۳. ص۱۹۵. ۱۹۶. باب اللعب فی المسجد یوم العید ونظر النساء الی ذلک. O السنن الکبریٰ ج۷. ص۹۲ کتاب النکاح، باب مساواة المرأة الرجل فی حکم الحجاب والنظر الی الاجانب. O مسند احمد ج۲. ص۳۶۸. ج۶. ص۵۶. ۸۳. ۸۴. ۸۵، ۱۶۶. ۱۸۶. ۲۴۲. ۲۴۷. ۲۷۰. O ابن کثیر ج.۳. ص۲۸۳.

۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِبْنِ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَا عَمْرِوبْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلَهُ بِشَعِيْرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخلیہ اور لمس کی ممانعت

عن عقبة ابن عامر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یا رسول اللّٰہ افرأیت الحمو قال الحمو الموت [1]

ترجمہ: عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا خبردار عورتوں کے پاس تنہائی میں نہ جاؤ۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! دیور اور جیٹھ کے متعلق کیا ارشاد ہے فرمایا وہ تو موت ہے۔

تشریح: شوہر کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے پاس نہ تخلیہ میں رہے، اور نہ اس کے جسم کو مس کرے۔ خواہ وہ قریب ترین عزیز ہی کیوں نہ ہو۔

لا تلجوا علی المغیبات فان الشیطان یجری من احدکم مجری الدم [2]

شوہروں کی غیر موجودگی میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تم میں سے کسی کے اندر خون کی طرح گردش کر رہا ہے۔

عن عمرو بن عاص قال قال نہانا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان ندخل علی النساء بغیر اذن ازواجھن [3]

''عمرو ابن عاص کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہم کو عورتوں کے پاس ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر جانے سے منع فرمادیا''

لا یدخلن رجل بعدیومی ھذا علی مغیبة الامعہ رجل اواثنان [4] (مسلم، باب تحریم الخلوہ الاجنبیہ)

ترجمہ: آج کے بعد سے کوئی شخص کسی عورت کے پاس اس کے شوہر کے غیاب میں نہ جائے تاوقتیکہ اس کے ساتھ ایک دو آدمی اور نہ ہوں۔

ایسے ہی احکام لمس کے متعلق بھی ہیں۔

قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من مس کف امرأة لیس منھا بسبیل وضع علی کفہ جمرة یوم القیمٰة۔ (تکملہ فتح القدیر [1])

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا جو شخص کسی عورت کا ہاتھ چھوئے گا جس کے ساتھ اس کا جائز تعلق نہ ہو، اس کی ہتھیلی پر قیامت کے روز انگار رکھا جائے گا۔

---

[1] ترمذی، باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، بخاری باب لایخلون رجل بامرأة الا ذو محرم۔ مسلم باب تحریم الخلوة بالاجنبیۃ۔

[3] ترمذی، باب فی النھی عن الدخول علی النساء الا باذن ازواجھن۔ [4] ترمذی باب کراھیۃ الدخول علی المغیبات۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَمَرهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْکٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْکَ امْرَأَۃٌ یَغْشَاھَا اَصْحَابِیْ، اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَکِ الخ

ماٰخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۸۳ کتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لانفقة لها ۔
- ابوداؤد ج ۲۔ ص ۲۸۶ کتاب الطلاق، باب فی نفقة المبتوتة ۔
- ابوداؤد نے فَتَسَخَّطَتْهُ نقل کیا ہے۔
- ترمذی ج ۱ ص ۲۲۳۔ ابواب الطلاق، باب ماجاء فی المطلقة ثلاثا لا سکنٰی لها و لا نفقة۔
- نَسائی ج۶۔ص ۲۰۸ کتاب الطلاق، باب الرخصة فی خروج المبتوتة من بیتها فی عدتها بسکناها۔
- ابن ماجه کتاب الطلاق، باب هل تخرج المرأة فی عدتها۔
- دارقطنی ج ۲۔ ص ۴۳۴ کتاب الطلاق وغیرہ
- مؤطا امام مالک کتاب الطلاق، باب عدة المرأة فی بیتها اذا طلقت فیه ۔ اور باب ماجاء فی نفقة المطلقة۔

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ اَبِی الْخَیْرِ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ: اَفَرَأَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ.

ماٰخذ:

- بخاری ج ۲۔ ص ۷۸۷۔ کتاب النکاح ، باب لا یخلوَنَّ رجل بامراۃٍ اِلا ذومحرم، والدخولِ علی المُغِیبة۔ ○ مسلم ج ۲۔ ص ۲۱۶ کتاب السلام، باب تحریم الخلوة بالا جنبیة والدخول علیها ۔
- ترمذی ابواب الرضاع ج ۱۔ ص ۲۲۰۔ باب ماجاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات۔
- دارمی کتاب الاستیذان، باب فی النهی عن الدخول علی النساء۔ عن عقبه بن عامر۔
- مسند احمد ج ۴۔ ص ۱۴۹۔ ۱۵۳۔ عقبه بن عامر۔
- دارمی نے لَاتَدْخُلُوا عَلَی النِّسَاءِ اقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ: اِلَّا لْحَمْوُ، قَالَ: اَلْحَمْوُ الْمُوْتُ نقل کیا ہے۔
- السنن الکبرٰی بَیْهقی ج ۷۔ ص ۹۰۔ کتاب النکاح، باب لایخلورجل بامرآۃٍ اجنبیة۔ عقبه بن عامر۔ ○ ابنِ کثیر ج ۳۔ ص ۲۸۵ سورہ نور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر محرم عورتوں سے بیعت

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ عورتوں سے صرف زبانی اقرار لے کر بیعت لیا کرتے تھے، ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں نہ لیتے تھے آپ نے کبھی ایسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا جو آپ کے نکاح میں نہ ہو[1]

اُمیمہ بنتِ رُقیقہ کا بیان ہے کہ میں چند عورتوں کے ساتھ حضورؐ سے بیعت کرنے حاضر ہوئی۔ آپؐ نے ہم سے اقرار لیا کہ شرک، چوری، زنا، بہتان تراشی وافترا پردازی اور نبی کی نافرمانی سے احتراز کرنا۔ جب اقرار ہو چکا تو ہم نے عرض کیا کہ تشریف لائے تا کہ ہم آپؐ سے بیعت کریں۔ آپؐ نے فرمایا "میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، صرف زبانی اقرار کافی ہے[2]

یہ احکام بھی صرف جوان عورتوں کے لئے ہیں۔ سن رسیدہ عورتوں کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا جائز ہے۔ اوران کو چھونا بھی ممنوع نہیں چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کے متعلق منقول ہے کہ وہ ایک قبیلہ میں جاتے تھے جہاں انہوں نے دودھ پیا تھا اور آپ اس قبیلہ کی بوڑھی عورتوں سے مصافحہ کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کے متعلق یہ روایت ہے کہ وہ ایک

- مصنف ابن ابی شیبة ج ۴/۲ ص ۴۰۹. عقبه بن عامر
- المصنف عبد الرزاق ج۷ ص۱۳۷ . عمر بن خطاب. اس روایت کا آغاز لا یدخل سے ہوا ھے.

۲: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِیٍّ، نا عِیسَی بْنُ یُونُسَ عَنِ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ، قُلْنَا، وَمِنْکَ، قَالَ: وَمِنِّیْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فَاَسْلَمُ.

هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد تكلم بعضهم فى مجالد بن سعيد من قبل حفظه وسمعت على بن خشرم يقول: قال سفيان بن عيينة فى تفسير قول النبى صلى الله عليه وسلم ولكن الله اعانني عليه فاسلم يعنى فَاَسْلَمُ انامنه الخ

ماخذ:

- ترمذی ابواب الرضاع ج ۱ ص ۲۲۱. ۲۲۲ باب ماجاء فى كراهية الدخول على المغيبات.
- مسند احمد ج۳. ص۳۰۹. جابر بن عبد الله.

۳: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ، نا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ، عَنْ ذَکْوَانَ، عَنْ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

---

[1] بخاری باب بیعۃ النساء۔ مسلم باب کیفیت بیعۃ النساء۔

[2] نسائی، باب بیعۃ النساء، ابن ماجہ باب بیعۃ النساء روی ان ابا بکر کان یصافح العجائز۔ قلت غریب ایضا نصب الرایہ ج۴ ص۲۴۰ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰی اَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَآءِ بِغَيْرِ اِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ وفی الباب عن عقبه بن عامرو عبداللّٰه بن عمر و جابر هذا حديث حسن صحيح.

مآخذ:

○ ترمذی ج۲. ص۱۰۶. ابواب الاستیذان والادب باب ماجاء فی النهی عن الدخول علی النساء الا باذن ازواجهن. ○ السنن الكبرىٰ بَیْهقی ج۷. ص۹۰. ۹۱. کتاب النکاح، باب لا یخلورجل بامرأة اجنبية. ○ مصنف ابن ابی شیبة ج۴/۲ ص۴۱۰ عمرو و بن العاص.

تخریج

۴: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو ح قَالَ وثنا اَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: انا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِ وبْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَبْنَ سُوَادَةَ حَدَّ ثَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَفَراً مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ، دَخَلُوْا عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَهِیَ تَحْتَهٗ يَوْمَئِذٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقَالَ: لَمْ اَرَاِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ: لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِیْ هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ اِلَّا وَمَعَهٗ رَجُلٌ اَوِاثْنَانِ.

مآخذ:

○ مسلم ج۲. ص۲۱۶. کتاب السلام باب تحريم الخلوة بالا جنبية والدخول عليها.

○ السنن الكبرىٰ بَیْهقی ج۷. ص۹۰. کتاب النکاح باب لایخلو رجل بامرأة اجنبية. ابن عمرؓ.

قَالَ علیه السَّلَامُ:

۵. مَنْ مَسَّ كَفَّ امْرَأَةٍ لَيْسَ مِنْهَا بِسَبِيْلٍ وُضِعَ عَلٰى كَفِّهٖ جَمْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوڑھی عورت سے پاؤں اور سر دبوایا کرتے تھے۔ یہ امتیاز جو بوڑھی اور جوان عورتوں کے درمیان کیا گیا ہے۔ خود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دراصل دونوں صنفوں کے درمیان ایسے اختلاط کو روکنا مقصود ہے جو فتنے کا سبب بن سکتا ہے۔

محرموں اور غیر محرموں کے درمیان فرق

یہ تو وہ احکام تھے جن میں شوہر کے سوا تمام مرد شامل ہیں خواہ وہ محرم ہوں یا غیر محرم۔ عورت ان میں سے کسی کے سامنے اپنا ستر، یعنی چہرے اور ہاتھ کے سوا جسم کا کوئی حصہ نہیں کھول سکتی، بالکل اسی طرح جس طرح مرد کسی کے سامنے اپنا ستر یعنی ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ نہیں کھول سکتا۔ سب مردوں کو گھر میں اجازت لے کر داخل ہونا چاہئے اور ان میں سے کسی کا عورت کے پاس خلوت میں بیٹھنا یا اس کے جسم کو ہاتھ لگانا جائز نہیں[1] (پردہ ص ۲۸۹۔ تا ۲۹۲)

ماخذ:

- نصب الرایہ ج ۴. ص ۲۴۰.
  علامہ زیلعی نے اس کے متعلق کہا ہے۔
  یہ روایت بھی غریب ہے۔

تخریج

۱: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَآءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذَا الْاٰيَةِ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئاً، قَالَتْ: وَمَا مَسَّتْ يَدُرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَامْرَأَةٍ اِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا

ماخذ:

- بخاری ج ۲ ص ۱۰۷۱ کتاب الاحکام. باب بيعة النساء. ○ مسلم ج ۲ ص ۱۳۱. کتاب الاحکام، باب كيفية بيعة النساء مسلم نے وَلاَ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَامْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ اَلْكَلَامَ الخ روایت کیا ہے. ○ ترمذی ج ۲. ص ۱۶۶. ابواب التفسیر سورۃ الممتحنہ. بخاری والی روایت. هذا حدیث حسن صحيح. ○ ابن ماجہ کتاب الجہاد، باب ۴۳ بیعۃ النساء. عن عائشۃ مسلم والی روایت. ○ مسند احمد ج ۶. ص ۱۵۳. عن عائشۃ.
- مسلم اور ابنِ ماجہ نے حوالہ جات مذکورہ کے تحت قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ! مَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

[1] جسم کو ہاتھ لگانے کے معاملہ میں محرموں اور غیر محرم مردوں کے درمیان کافی فرق ہے بھائی اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر اسے سواری پر چڑھا یا اتار سکتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ یہ بات کسی غیر مرد کے لئے نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ جب کبھی سفر سے واپس آتے، تو حضرت فاطمہؓ کو گلے لگا کر سر کا بوسہ لیتے۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ حضرت عائشہؓ کے سر کا بوسہ لیتے تھے۔ (پردہ ص ۲۸۹ تا ۲۹۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کن مواقع پر اجنبیہ کو دیکھنا جائز ہے؟

عن المغیرة ابن شعبة انه خطب امرأة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظر الیھا فانه احریٰ ان یؤدم بینکما.[1] ترمذی، باب ماجاء فی النظر الی المخطوبة.

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس کو دیکھ لو۔ کیونکہ یہ تم دونوں کے درمیان محبت و اتفاق پیدا کرنے کے لئے مناسب ہوگا۔"

تشریح: بعض مواقع ایسے بھی آتے ہیں جن میں اجنبیہ کو دیکھنا ضروری ہو جاتا ہے مثلاً کوئی مریضہ کسی طبیب کے زیر علاج ہو، یا کوئی عورت کسی مقدمہ میں قاضی کے سامنے بحیثیت گواہ یا بحیثیت فریق پیش ہو۔ یا کسی آتش زدہ مقام میں کوئی عورت گھر گئی ہو، یا پانی میں ڈوب رہی ہو، یا اس کی جان یا آبرو کسی خطرے میں مبتلا ہو۔ ایسی صورتوں میں چہرہ تو درکنار، حسب ضرورت ستر کو بھی دیکھا جا سکتا ہے، جسم کو ہاتھ بھی لگایا جا سکتا ہے، بلکہ ڈوبتی ہوئی یا جلتی ہوئی عورت کو گود میں اٹھا کر لانا بھی صرف جائز ہی نہیں، بلکہ فرض ہے۔ شارع کا حکم یہ ہے کہ ایسی صورتوں میں جہاں تک ممکن ہو، اپنی نیت کو پاک رکھو، لیکن اقتضائے بشریت سے اگر جذبات میں کوئی خفیف سی تحریک پیدا ہو جائے۔ تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ ایسی نظر اور ایسے لمس کے لئے ضرورت داعی ہوئی ہے۔ اور فطرت کے مقتضیات کو بالکل روک دینے پر انسان قادر نہیں ہے[1]۔

اسی طرح اجنبی عورت کو نکاح کے لئے دیکھنا اور تفصیلی نظر کے ساتھ دیکھنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ احادیث میں اس کا حکم وارد ہوا ہے (جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہوتا ہے) اور خود نبی ﷺ نے اس غرض کے لئے عورت کو دیکھا ہے۔

وَسَلَّمَ عَلَی النِّسَآءِ اِلَّا مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ وَلاَ مَسَّتْ کَفُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَّ امْرَأَةٍ قَطُّ الخ بھی نقل کیا ھے۔

○ السنن الکبریٰ ج۸. ص۱۴۷ کتاب قتال اھل البغی باب کیف یبایع النساء.

۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ! حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ، عَنْ اُمَیْمَةَ بِنْتِ رُقَیْقَةَ اَنَّھَا قَالَتْ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نُبَایِعُہُ، فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نُبَایِعُکَ عَلٰی اَنْ لَّا نُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئاً وَلاَ نَسْرِقَ وَلاَ نَزْنِیْ وَلاَ نَاْتِیْ بِبُھْتَانٍ نَفْتَرِیْہِ بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلاَ نَعْصِیْکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ، قَالَ: فِیْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَ اَطَقْتُنَّ، قَالَتْ: قُلْنَا، اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَرْحَمُ بِنَا، ھَلُمَّ نُبَایِعُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لاَ اُصَافِحُ النِّسَآءَ اِنَّمَا قَوْلِیْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ کَقَوْلِیْ لِاِمْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ اَوْ مِثْلِ قَوْلِیْ لِاِمْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ.

---

[1] اس مضمون کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر امام رازی، آیت قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم۔ احکام القرآن للجصاص آیت مذکورہ۔ فصل الوطی والنظر واللمس۔ المبسوط، کتاب الاستحسان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن سہل ابن سعدان امرأة جاء ت الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللّٰہ جئت لأ ھَبَ لک نفسی فنظر الیہا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فصعد النظر الیہا[۲] (بخاری باب النظر الی المرأة قبل التزویج)

''سہل ابن سعد سے روایت ہے کہ ایک عورت آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور بولی کہ میں اپنے آپ کو حضورؐ کے نکاح میں دینے کے لئے آئی ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے نظر اٹھائی اور اس کو دیکھا۔

ماخذ:

- نَسائی ج۷. ص۱۴۹. کتاب البیعة، باب بیعة النساء. ○ ابن ماجه کتاب الجهاد، باب بیعة النساء. مختصر روایت هے . ○ مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب ماجاء فی البیعة.
- دارقطنی ج ۴. ص۱۴۶ . ۱۴۷ . النوادر.
- مسند احمد ج۶. ص۳۵۷. ۴۵۴. ۴۵۹.

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ، نا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، ثنی عَاصِمُ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ بَکْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ اَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرْ اِلَیْهَا، فَاِنَّهُ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا.

ماخذ:

- ترمذی ج ۱ ص۲۰۷ ابواب النکاح، باب ماجاء فی النظر الی المخطوبةِ .
- نَسائی ج۶. ص ۷۰ کتاب النکاح، باب اباحة النظر قبل التزویج .
- ابن ماجه کتاب النکاح باب النظر الی المرأة اذا ارادان یتزوجها. عن مغیرة .
- دارمی ج۲ ص ۵۹ کتاب النکاح. باب الرخصة فی النظر للمرأة عندالخطبة.
- نَسائی ابن ماجه اوردارمی نے فانه احرٰی کی جگه فانه اجدر نقل کیاهے.
- مسند احمد ج۴. ص۲۴۶ . مغیرة بن شعبة. ○ کنزالعمال ج۱۶ ص۲۹۰ .حدیث نمبر ۴۴۵۲۶ ○ سنن دارقطنی ج۴. ص۲۵۳/ ۲۵۲ کتاب النکاح.
- السنن الکبرٰی للبیهقی ج۷ ص۸۴. کتاب النکاح، باب نظر الرجل الی المرأة یرید ان یتزوجها. عن ابی هریرة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن ابی هریرة قال کنت عند النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فاتاه رجل فاخبره انه تزوج امرأة من الانصار فقال له رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انظرت الیها؟ قال لا قال فاذهب فانظر الیها فان فی اعین الانصار شیئاً. (مسلم، باب ندب من اراد نکاح امرأة الٰی ان ینظر الی وجهها)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس سے بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے انصار میں سے ایک عورت کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا ہے۔ حضورؐ نے پوچھا کیا تو نے اسے دیکھا ہے۔؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا جا اور اس کو دیکھ لے، کیونکہ انصار کی آنکھوں میں عموماً کچھ عیب ہوتا ہے۔[۱]

عن جابر ابن عبد اللّٰه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا خطب احدکم المرأة قال فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوه الی نکاحها فلیفعل (ابوداؤد باب فی الرجل ینظر الی المرأة وهو یرید تزویجها)

ترجمہ: ''جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو حتی الامکان اسے دیکھ لینا چاہے کہ آیا اس میں کوئی چیز ہے جو اس کو اس عورت کے ساتھ نکاح کی رغبت دلانے والی ہو''۔[۲]

ان مستثنیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شارع کا مقصد دیکھنے کو کلیتاً روک دینا نہیں ہے بلکہ دراصل فتنے کا سد باب مقصود ہے اور اس غرض کے لئے صرف اسے دیکھنے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے جس کی کوئی حاجت بھی نہ ہو۔ جس کا کوئی تمدنی فائدہ بھی نہ ہو۔ اور جس میں جذباتِ شہوانی کو تحریک دینے کے اسباب بھی موجود ہوں۔ (پردہ ص ۹۸ تا ۳۰۱)

○ المستدرک للحاکم ج۲ ص۱۶۵ . کتاب النکاح، باب اذا خطب احدکم امرأة .

○ المصنف عبد الرزاق ج۶. ص۱۵۶ . کتاب النکاح باب ابرازی الجواری والنظر عند النکاح مغیرة بن شعبة . ○ کنز العمال ج۱۶ ص۲۹۸ حدیث نمبر ۴۴۵۷۲ عن مغیرة بن شعبة.

تخریج

۲: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِاَهَبَ لَکَ نَفْسِیْ، فَنَظَرَ اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ اِلَیْهَا وَصَوَّبَهُ الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: اگر کسی عورت کو دیکھنے کی حقیقی ضرورت ہو تو وہ غض بصر کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ مثلاً احادیث بالا سے واضح ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو اس غرض کے لئے عورت کو دیکھ لینے کی نہ صرف اجازت ہے، بلکہ ایسا کرنا کم از کم مستحب تو ضرور ہے۔

مسند احمد میں ابوحمید کی روایت ہے کہ حضورؐ نے اس غرض کے لئے دیکھنے کی اجازت کو فلا جناح علیہ کے الفاظ میں بیان کیا، یعنی ایسا کر لینے میں مضائقہ نہیں ہے۔ نیز اس کی بھی اجازت دی کہ لڑکی کی بے خبری میں بھی اسے دیکھا جا سکتا۔ اسی

مآخذ:

- بخاری: ج۲. ص۷۶۸. کتاب النکاح، باب النظر الی المرأة قبل التزویج.
- مسلم ج اص۴۵۷. کتاب النکاح، باب ندب من اراد نکاح امرأة الی ان ینظر الی وجهها و کفیها قبل خطبتها.

۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ، قَالَ: نا سُفْیَانُ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ کَیْسَانَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَظَرْتَ اِلَیْهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا، فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئاً،

مآخذ:

- مسلم ج ۱ ص۴۵٦. کتاب النکاح، باب ندب میں اراد نکاح امرأة الی ان ینظر الی وجهها وکفیها قبل خطبتها. ○ نسائی ج٦. ص۷۷. کتاب النکاح باب اذا استشار رجل رجلا فی المرأة هل یخبره بما یعلم. ○ ابن ماجه کتاب النکاح، باب النظر الی المرأة اذا اراد ان یتزوجها. نَسائی میں ص ٦۹ پر فَاَمَرَهُ اَنْ یَنْظُرَ اِلَیْهَا بھی منقول ھے۔
- سنن دارقطنی ج۳. ص۲۵۳ کتاب النکاح.
- کنز العمال ج۱٦ ص۲۹۸. ۵۱۱ حدیث نمبر ۴۴۵۷۳. عن ابی هریرة.
- مسند احمد ج۲. ص۲۷٦. ۲۹۹. عن ابی هریرة.
- السنن الکبرٰی للبیهقی ج۷.ص۸۴. کتاب النکاح باب نظر الرجل الی المرأة یرید ان یتزوجها. عن ابی هریرة.

۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِبْنُ زِیَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاؤدَ بْنِ حُصَیْنٍ، عَنْ وَاقِدِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یعنی ابْنَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے فقہاء نے یہ قاعدہ اخذ کیا ہے کہ بضرورت دیکھنے کی دوسری صورتیں بھی جائز ہیں مثلاً تفتیش جرائم کے سلسلے میں کسی مشتبہ عورت کو دیکھنا، یا عدالت میں گواہی کے موقع پر قاضی کا کسی گواہ عورت کو دیکھنا، یا علاج کے لئے طبیب کا مریضہ کو دیکھنا وغیرہ۔(تفہیم القرآن ج۳ص۳۹۲۔النور حاشیہ ۲۹)

غیراولی الاربۃ سے مراد کون ہیں؟

یہ دیکھنا ہر خاندان کے قوّام کا کام ہے کہ ایسے جن تابعین کو وہ گھر میں آنے کی اجازت دے رہا ہے ان پر غیراولی الاربۃ ہونے کا جو گمان اس نے ابتداً کیا تھا وہ صحیح ثابت ہو رہا ہے یا نہیں۔ اگر ابتدائی اجازت کے بعد آگے چل کر کسی وقت یہ شبہ کی گنجائش نکل آئے کہ وہ اولی الاربۃ میں سے نہیں تو اجازت منسوخ کر دینی چاہئے۔ اس معاملہ میں بہترین نظیر اس مخنث کی ہے جسے نبی ﷺ نے گھروں میں آنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ اور پھر ایک واقعہ کے بعد اس کو نہ صرف گھروں میں آنے سے روک دیا بلکہ مدینہ سے ہی نکال دیا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ مدینہ میں ایک مخنث تھا جو ازواج مطہرات کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ حضرت ام سلمہؓ کے ہاں بیٹھا ہوا ان کے بھائی عبداللہ سے باتیں کر رہا تھا۔ اتنے میں نبی ﷺ تشریف لے آئے اور مکان میں داخل ہوتے ہوئے آپؐ نے سنا کہ وہ عبداللہ سے کہہ رہا تھا: ''اگر کل طائف فتح ہو گیا تو میں باد یہ بنت غیلان ثقفی کو تمہیں دکھاؤں گا جس کا حال یہ ہے کہ جب سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار بل نظر آتے ہیں اور جب پیچھے پلٹتی ہے تو آٹھ بل'' اس کے بعد ایک شرمناک فقرے میں اس نے اس عورت کے ستر کی تعریف کی۔ نبی ﷺ نے اس کی یہ باتیں سن کر فرمایا۔ لقد غلغلت النظر الیھایا عدو اللّٰہ (اے دشمن خدا تو نے تو اسے خوب نظریں گاڑ کر دیکھا ہے) پھر ازواج مطہرات سے فرمایا کہ یہ عورتوں کے احوال سے واقف ہے، لہٰذا اب یہ تمہارے پاس نہ آنے پائے۔ پھر آپؐ نے اس پر بھی بس نہ کیا بلکہ اسے مدینہ سے نکال کر بیداء میں رہنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اس نے بنت غیلان کے ستر کا جو نقشہ کھینچا تھا اس سے آپ نے اندازہ فرمایا کہ اس شخص کے زنانہ پن کی وجہ سے عورتیں اس کے ساتھ اتنی ہی بے تکلف ہو جاتی ہیں جتنی اپنی ہم جنس عورتوں سے ہو سکتی ہیں، اور اس طرح یہ ان کے اندرونی احوال سے واقف ہو کر ان کی تعریفیں مردوں کے سامنے بیان کرتا ہے جس سے بڑے فتنے برپا ہو سکتے ہیں (بذل المجہود، کتاب اللباس، باب ماجاء فی قولہ تعالیٰ الاربۃ من الرجال۔

(پردہ حاشیہ ص ۳۰۷۔۳۰۷)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ، قَالَ: فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى مَايَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ الخ

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۲۲۸ کتاب النکاح، باب فی الرجل ینظر الی المرأۃ وھو یرید تزویجھا.
- کنز العمال ج۱۶ ص۲۹۰. حدیث نمبر ۴۴۵۲۷ .
- مسند احمد ج۳. ص۳۳۴.۳۶۰ جابر بن عبد اللّٰہ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ السنن الکبرٰی للبیھقی ج۷۔ص ۸۴۔ کتاب النکاح باب نظر الرجل الی المرأۃ یرید ان یتزوجھا۔ بیھقی نے فان استطاع کی جگہ فقدر علی ان یری منھا ما یعجبہ ویدعوہ الیھا نقل کیا ھے۔

○ المستدرک للحاکم ج۲۔ ص۱۶۵ ۔ کتاب النکاح۔ اذا خطب احدکم امرأۃ فان اسْتَطَاعَ اَنْ ینظر الی بعض مایدعوہ الی نکاحھا فلیفعل۔

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهِ، وَهُوَ يَنْعِتُ امْرَأَةً، وَقَالَ: اِنْ فَتَحَ عَلَيْكَ الطَّائِفُ، فَعَلَيْكَ بِبَادِيَةِبِنْتِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ، اِنَّهَا اِذَا اَقْبَلَتْ، اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ، اَدْبَرَتْ بِثِمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ خَلْغَلْتَ النَّظْرَ اِلَيْهَا يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اَرٰى هٰذَا يَعْلَمُ مَا هٰهُنَا.

ماخذ:

○ بذل المجھود فی حل ابی داؤد ج۱۶ ۔ص۴۳۵۔۴۳۶ کتاب اللباس، باب ماجاء فی قولہ تعالیٰ غیر اولی الاربۃ۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ، فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِاَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَداً اَدُلُّكَ عَلٰى ابْنَةِغَيْلَانَ، فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ، وَتُدْبِرُ بِثِمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلَنَّ هٰذَا عَلَيْكُمْ.

ماخذ:

○ بخاری ج۲۔ ص۸۷۷۔ ۸۸۷۔ کتاب النکاح ، باب ماینھیٰ من دخول المتشبھین بالنساء علی المرأۃ۔

○ اور بخاری کتاب المغازی ج۲۔ ص ۶۱۹ باب غزوۃالطائف: لا یدخلن ھولاء علیکم۔

○ ابوداؤد ج۴۔ ص۶۳ کتاب اللباس ، باب فی قولہ غیر اولی الاربۃ لایدخلن علیکن ۔

○ ــــ ج۴ ۔ص ۲۸۳ کتاب الادب باب فی الحکم فی المخنثین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ابن ماجه کتاب النکاح ، باب فی المخنثین.
- =کتاب الحدود باب فی المخنثین.
- مؤطا امام مالک ج۲. ص۱۳۴. ۱۳۵. باب فی الوصیة ماجاء فی المؤنث من الرجال ومن احق بالولد. مسند احمد ج٦. ص۱۵۲. ۲۹۰. ۳۱۸.
- السنن الکبرٰی بیهقی ج۷. ص۹٦. کتاب النکاح باب ماجاء فی ابدائها زینتها لغیر اولی الاربة من الرجال.
- تفسیر ابنِ کثیر ج۳. ص۲۸۵. سوره نور.
- احکام القرآن للجصاص ج۳ ص۳۱۸.۳۱۹. النور زیر آیت اوالتابعین غیر اولی الاربة من الرجال.

ایک روایت کے آخر میں لا یدخل علیکم بھی بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۲۱

عورت کا دائرۂ عمل

گھر کی نگران ملکہ

المرأة راعية علی بیت زوجها وهی مسئولة (بخاری باب قوا انفسکم واهلیکم نارًا)

ترجمہ: عورت اپنے شوہر کے گھر کی حکمران ہے اور وہ اپنی حکومت کے دائرہ میں اپنے عمل کے لیے جوابدہ ہے۔

تشریح: اس (خاندان کی) تنظیم میں عورت کو گھر کی ملکہ بنایا گیا ہے۔ کسبِ مال کی ذمہ داری اس کے شوہر پر ہے، اور اس مال سے گھر کا انتظام کرنا اس کا کام ہے۔

اس کو ایسے تمام فرائض سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ جو بیرون خانہ کے امور سے تعلق رکھنے والے ہیں مثلاً

اس پر نماز جمعہ واجب نہیں (ابوداؤد، باب الجمعة للمملوک والمرأة)

اس پر جہاد بھی فرض نہیں اگرچہ بوقتِ ضرورت وہ مجاہدین کی خدمت کے لئے جا سکتی ہے۔

اس کے لئے جنازوں کی شرکت بھی ضروری نہیں، بلکہ اس سے روکا گیا ہے (بخاری باب اتباع النساء الجنائز)

اس پر نماز با جماعت اور مسجدوں کی حاضری بھی لازم نہیں کی گئی۔ اگرچہ چند پابندیوں کے ساتھ مسجدوں میں آنے کی اجازت ضرور دی گئی ہے لیکن اس کو پسند نہیں کیا گیا۔

اس کو محرم کے بغیر سفر کرنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ ترمذی باب ماجاء فی کراهية ان تسافر المرأة وحدها[۳] ابوداؤد، باب فی المرأة تحج بغیر محرم)

غرض ہر طریقہ سے عورت کے گھر سے نکلنے کو ناپسند کیا گیا ہے اور اس کے لئے قانون اسلامی میں پسندیدہ صورت یہی ہے کہ وہ گھر میں رہے۔ جیسا کہ آیت وقرن فی بیوتکن[۱]..... کا صاف منشا ہے لیکن اس باب میں زیادہ سختی اس لیے نہیں کی گئی کہ بعض حالات میں عورتوں کے لئے گھر سے نکلنا ضروری ہو جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک عورت کا کوئی سر دھرانہ ہو یہ بھی ممکن ہے محافظ خاندان کی مفلسی، قلت معاش، بیماری، معذوری یا اور ایسے ہی وجوہ سے عورت باہر کام کرنے پر مجبور ہو

۱؎ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ حکم نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے لئے خاص ہے کیونکہ آیت کی ابتدا یانساء النبی سے کی گئی ہے۔ لیکن اس پوری آیت میں جو ہدایات دی گئی ہیں ان میں سے کونسی ہدایت ایسی ہے جو امہات المومنین کے ساتھ خاص ہو؟ فرمایا گیا ہے۔ اگر تم پرہیز گار ہو تو دبی زبان سے لگاوٹ کے انداز میں کسی سے بات نہ کرو تا کہ جس شخص کے دل میں کھوٹ ہو وہ تمہارے متعلق کچھ امیدیں اپنے دل میں نہ پال لے۔ جو بات کرو سیدھے سادھے انداز میں کرو۔ اپنے گھروں میں جمی بیٹھی رہو۔ جاہلیت کے بناؤ سنگار نہ کرتی پھرو۔ نماز پڑھو۔ زکوۃ دو۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو، اللہ چاہتا ہے کہ گندگی کو تم سے دور کر دے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔ایسی تمام صورتوں کے لئے قانون میں کافی گنجائش رکھی گئی ہے۔چنانچہ حدیث میں ہے۔

قد اذن اللّٰہ لکن ان تخرجن لحوائجکن۔[۴] (بخاری باب خروج النساء لحوائجھن وفی ھذا المعنی، حدیث فی المسلم، باب اباحۃ الخروج النساء لقضاء حاجۃ الانسان)

ترجمہ:''اللہ تعالیٰ نے تم کو اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لئے گھر سے نکل سکتی ہو''

مگر اس قسم کی اجازت جو محض حالات اور ضروریات کی رعایت سے دی گئی ہے۔اسلامی نظام معاشرت کے اس قاعدے میں ترمیم نہیں کرتی کہ عورت کا دائرہ عمل اس کا گھر ہے۔یہ تو محض ایک وسعت اور رخصت ہے، اور اس کو اسی حیثیت میں رہنا چاہئے۔(پردہ ص ۲۳۴ تا ۲۳۸)

سفر کے معاملہ میں عورت پر پابندی

''لا یحل لامرأۃ تومن باللّٰہ والیوم الآخر ان تسافر سفرًا'' ثلثۃ ایام فصاعدا الا ومعھا ابوھا او اخوھا او زوجھا او ابنھا او ذو محْرم منھا.''

ترجمہ: کسی عورت کے لئے جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتی ہو یہ حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے بغیر اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی محرم مرد ہو۔

تشریح: بالغ عورت کو اپنے ذاتی معاملات میں کافی آزادی بخشی گئی ہے، مگر اس کو اس حد تک خود اختیاری عطا نہیں کی گئی، جس حد تک بالغ مرد کو عطا کی گئی ہے۔مثلاً

ان ہدایات پر غور کیجئے۔ان میں سے کونسی چیز ہے جو عام مسلمان عورتوں کے لئے نہیں ہے؟ کیا مسلمان عورتیں پرہیزگار نہ بنیں۔کیا وہ غیر مردوں سے لگاوٹ کی باتیں کیا کریں؟ کیا وہ جاہلیت کے سے بناؤ سنگار کرتی پھریں؟ کیا وہ نماز و زکوٰۃ اور اطاعتِ خدا اور رسول سے انحراف کریں؟ کیا اللہ تعالیٰ ان کو گندگی میں رکھنا چاہتا ہے؟ اگر یہ سب ہدایات سب مسلمان عورتوں کے لئے عام ہیں تو صرف وقرن فی بیوتکن ہی کو ازواج نبی کے ساتھ خاص کرنے کی کیا وجہ ہے؟

دراصل غلط فہمی صرف اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ آیت کی ابتدا میں لوگوں کو یہ الفاظ نظر آئے۔کہ''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو'' لیکن انداز بیان بالکل اس طرح کا ہے جیسے کسی شریف بچہ سے کہا جائے کہ''تم کوئی عام بچوں کی طرح تو ہو نہیں کہ بازاروں میں پھرو اور بیہودہ حرکات کرو۔تمہیں تمیز سے رہنا چاہئے'' ایسا کہنے سے یہ مقصد نہیں ہوتا کہ دوسرے بچوں کے لئے بازاری پن اور بیہودہ حرکات پسندیدہ ہیں اور خوش تمیزی ان کے حق میں مطلوب نہیں ہے بلکہ اس سے حسن اخلاق کا ایک معیار قائم کرنا مقصود ہوتا ہے تاکہ ہر وہ بچہ جو شریف بچوں کی طرح رہنا چاہتا ہو، اس معیار پر پہنچنے کی کوشش کرے۔قرآن میں عورتوں کے لئے نصیحت کا یہ طریقہ اس لئے اختیار کیا گیا ہے۔کہ عرب جاہلیت کی عورتوں میں ویسی ہی آزادی تھی جیسی اس وقت یورپ میں ہے۔نبی علیہ السلام کے ذریعہ سے بتدریج ان کو اسلامی تہذیب کا خوگر بنایا جا رہا تھا۔اور ان کے لئے اخلاقی حدود اور ضابطہ معاشرت کی قیود مقرر کی جا رہی تھیں۔اس حالت میں امہات المؤمنین کی زندگی کو خاص طور پر منضبط کیا گیا تاکہ وہ دوسری عورتوں کے لئے نمونہ بن جائیں اور عام مسلمانوں کے گھروں میں ان کے طریقوں کی تقلید کی جائے۔ٹھیک یہی رائے علامہ ابوبکر جصاص نے اپنی کتاب''احکام القرآن'' میں ظاہر کی ہے وہ لکھتے ہیں:

''یہ حکم اگرچہ نبی علیہ السلام اور آپ کی بیویوں کے حق میں نازل ہوا ہے مگر اس کی مراد عام ہے، جس میں آپ اور دوسرے سب مسلمان شریک ہیں کیونکہ ہم آپ کی پیروی پر مامور ہیں اور وہ سب احکام جو آپ کے لئے نازل ہوئے ہیں، ہمارے لئے بھی ہیں، بجز ان امور کے جن کے متعلق تصریح ہے کہ وہ آپ کے لئے خاص ہیں'' (جلد سوم ص ۵۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرد اپنے اختیار سے جہاں چاہے جا سکتا ہے، لیکن عورت خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ یا بیوہ، ہر حال میں ضرورت ہے کہ سفر میں اس کے ساتھ ایک محرم ہو،

عن ابی هریرة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال لا تسافرا المرأة مسیرة یوم ولیلة الاّ ومعها محرم. والعمل علی هٰذا عند اهل العلم.(ترمذی باب ماجاء فی کراهیة ان تسافر المرأة وحدها)

اور ابو ھریرۃ کی روایت نبی ﷺ سے یہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا عورت ایک دن رات کا سفر نہ کرے جب تک کہ اس کے ساتھ کوئی محرم مرد نہ ہو۔

عن ابی هریرة ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا یحل لامرأة مسلمة تسافر مسیرة لیلة الا ومعها رجل ذوحرمة منها (ابوداؤد . باب فی المرأة تحج بغیر محرم. کتاب المناسک (الحج)

ترجمہ: اور حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کسی مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ ایک رات کا سفر کرے تاوقتیکہ اس کے ساتھ ایک محرم مرد نہ ہو،

ان روایات میں جو اختلاف مقدار سفر کی تعیین میں ہے وہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ دراصل ایک دن یا دو دن کا سوال اہمیت نہیں رکھتا، بلکہ اہمیت صرف اس امر کی ہے کہ عورت کو تنہا نقل وحرکت کرنے کی ایسی آزادی نہ دی جائے جو موجب فتنہ ہو اسی لئے حضورؐ نے مقدارِ سفر معین کرنے میں زیادہ اہتمام نہ فرمایا، اور مختلف حالات میں وقت اور موقع کی رعایت سے مختلف مقداریں ارشاد فرمائیں۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح شادی شدہ عورت اپنے شوہر کی تابع ہے اسی طرح غیر شادی شدہ عورت اپنے خاندان کے ذمہ دار مرد کی تابع ہے، مگر یہ تابعیت اس معنی میں نہیں ہے کہ اس کے لئے ارادہ وعمل کی کوئی آزادی نہیں، یا اسے اپنے معاملہ میں کوئی اختیار نہیں۔ بلکہ اس معنی میں ہے کہ نظام معاشرت کو اختلال وبرھمی سے محفوظ رکھنے اور خاندان کے اخلاق ومعاملات کو اندرونی وبیرونی فتنوں سے بچانے کی ذمہ داری مرد پر ہے، اور اس نظم کی خاطر عورت پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ جو شخص اس نظم کا ذمہ دار ہو اس کی اطاعت کرے۔ خواہ وہ اس کا شوہر ہو یا باپ، یا بھائی۔

[پردہ ص ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۲]

حاجات کے لئے گھر سے نکلنے کی اجازت

قداذن اللّٰه لکن ان تخرجن لحوائجکن (بخاری)

ترجمہ: اللہ نے تم کو اپنی ضروریات کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دی ہے![1]

[1] یہ متعدد احادیث کا لب لباب ہے۔ ملاحظہ ہو مسلم، باب، اباحۃ الخروج، للنساء، لقضاء حاجۃ الانسان، بخاری باب الخروج النساء لحوائجھن وباب آیۃ الحجاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: احکام حجاب نازل ہونے سے پہلے حضرت عمرؓ کا تقاضا تھا کہ یا رسول اللہ اپنی خواتین کو پردہ کرائیے۔ ایک مرتبہ ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رات کے وقت باہر نکلیں تو حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ لیا اور پکار کر کہا کہ سودہ! ہم نے تم کو پہچان لیا۔ اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ کسی طرح خواتین کا گھر سے نکلنا ممنوع ہو جائے۔ اس کے بعد جب احکام حجاب نازل ہوئے تو حضرت عمرؓ کی بن آئی۔ انہوں نے عورتوں کے باہر نکلنے پر زیادہ روک ٹوک شروع کر دی۔ ایک مرتبہ پھر حضرت سودہ کے ساتھ وہی صورت پیش آئی۔ وہ گھر سے نکلیں اور عمرؓ نے ان کو ٹوکا۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی حضورؐ نے فرمایا۔ قد اذن اللہ لکن ان تخرجن لحوائجکن۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ وقرن فی بیوتکن کے حکم قرآنی کا منشا یہ نہیں ہے کہ عورتیں گھر کے حدود سے قدم کبھی باہر نکالیں ہی نہیں۔ حاجات وضروریات کے لئے ان کو نکلنے کی پوری اجازت ہے۔ مگر یہ اجازت نہ غیر مشروط ہے نہ غیر محدود۔ عورتیں اس کی مجاز نہیں ہیں کہ آزادی کے ساتھ جہاں چاہیں پھریں اور مردانہ اجتماعات میں گھل مل جائیں۔ حاجات و ضروریات سے شریعت کی مراد ایسی واقعی حاجات وضروریات ہیں جن میں درحقیقت نکلنا اور باہر کام کرنا عورتوں کے لئے ناگزیر ہے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ تمام عورتوں کے لئے تمام زمانوں میں نکلنے اور نہ نکلنے کی ایک صورت بیان کرنا اور ہر ہر موقع کے لئے رخصت کے علیحدہ علیحدہ حدود مقرر کر دینا ممکن نہیں ہے۔ البتہ شارع نے زندگی کے عام حالات میں عورتوں کے لئے نکلنے کے جو قاعدے مقرر کئے تھے، اور حجاب کی حدود میں جس طرح کمی وبیشی کی تھی اس سے قانون اسلامی کی اسپرٹ اور اس کے رجحان کا اندازہ کیا جا سکتا ہے، اور اس کو سمجھ کر انفرادی حالات اور جزئی معاملات میں حجاب کے حدود اور موقع ومحل کے لحاظ سے ان کی کمی وبیشی کے اصول ہر شخص خود معلوم کر سکتا ہے۔ (پردہ ص ۳۳۳۔۳۳۴)

تخریج

۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ثنا هُرَيْمٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةٌ: عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ، اَوِ امْرَأَةٌ، اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَرِيْضٌ.

طارق بن شہاب کی روایت نبی ﷺ سے یہ ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جمعہ با جماعت ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے مگر چار قسم کے لوگ اس سے مستثنٰی ہیں۔ ایک غلام، دوسرا عورت تیسرا بچہ اور چوتھا بیمار۔

قَالَ ابو داؤد: طارق بن شهاب قد راى النبى صلى الله عليه وسلم ولم يسمع منه شيئا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۱ ص ۲۸۰. باب الجمعة للمملوک والمرأة .
- سنن دارقطنی ج ۲. ص ۳. کتاب الجمعة، باب من تجب علیه الجمعة.
- دارقطنی نے الجمعة واجبة فی جماعة الاعلیٰ اربع: عبد مملوک، اوصَبی، اومریض، اوامرأة نقل کیا ھے۔
- المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۸۸. کتاب الجمعة باب من تجب علیه الجمعة. عن ابی موسی اشعری. هذا حدیث صحیح علی شرط ا لشیخین فقد اتفقا جمیعاً علی الاحتجاج هریم بن سفیان ولم یخرجاه.

۲: حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ خَالِدِنِ الْحَذَّآءِ، عَنْ اُمِّ الْهُذَیْلِ، عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ اَنَّهَا، قَالَتْ نُهِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا.

حضرت ام عطیہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں جنازوں میں شریک ہونے سے منع کر دیا گیا مگر ہم پر سختی نہیں کی گئی۔

ماخذ:

- بخاری ج ۱. ص ۱۷۰. کتاب الجنائز، باب اتباع النساءِ الجنازة.
- بخاری ج ۲. ص ۱۰۹۴ کتاب الاعتصام، باب ، باب قول النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لا تسئلوا اهل الکتاب عن شئی.
- مسلم ج ۱ ص ۳۰۴. کتاب الجنائز ، باب فی نهی النساء عن اتباع الجنائز من غییر عزیمة. مسلم نے کنانُنهی بیان کیا ھے۔
- ابوداؤد ج ۳. ص ۲۰۲. کتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنائز.
- ابن ماجه کتاب الجنائز ، باب ماجاء فی اتباع النساء الجنائز.
- مسند احمد ج ٦. ص ۴۰۸.

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، قُلْتُ لِاَبِیْ اُسَامَةَ: حَدَّثَکُمْ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَا تُسَا فِرِالْمَرْأَةُ ثَلاثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ.

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن کا سفر کسی محرم کے بغیر نہ کرے۔

ماخذ:

بخاری ج ۱ ص۱۴۷. کتاب التقصیر باب فی کَمْ یقصر.

ایک دوسری روایت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلٰثاً اِلَّا مَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ تابعه احمد عن ابن المبارک، عن عبید الله، عن نافع، عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم

ابن عمرؓ کی نبی ﷺ سے روایت ہے کہ عورت تین دن کا سفر نہ کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔

ماخذ:

- بخاری ج ۱ ص۱۴۷. کتاب التقصیر، باب فی کم یقصر.
- مسلم ج ۱ ص۴۳۳. کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیره.
- ابوداؤد ج۲. ص ۱۴۱ .کتاب المناسک، باب فی المرأة تحج بغیر محرم.
- السنن الکبرٰی ج۵. ص۲۲۷.

ابوسعید خدری سے مروی ایک اور روایت۔

۳:عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ...... اَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِیْرَةَ یَوْمَیْنِ لَیْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْمَحْرَمٍ.

حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی عورت دو دن کی مسافت کا سفر نہ کرے : ب تک کہ اسکے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی دوسرا محرم نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج ۱ ص ۲۵۱. ابواب العمرۃ باب حج النساء اور بخاری ج ۱ .ص۲۶۷.۲۶۸ کتاب الصوم باب صوم یوم النحر.
- مسلم ج ۱ ص ۴۳۳ . کتاب الحج، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ.

حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنا ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ، عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ یَحِلُّ لاِ مْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ لَیْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ،

حضرت ابوھریرۃ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتی ہو، حلال نہیں ہے کہ وہ شب و روز کی مسافت کا سفر کرے بغیر کسی محرم کے۔

تابعه یحی بن ابی کثیر وسهیل ومالک عن المقبری عن ابی هریرة.

ماخذ:

- بخاری ج ۱. ص ۱۴۸ کتاب التقصیر باب فی کم یقصر.
- مسلم ج ۱ ص ۴۳۳. کتاب الحج ، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ .عن ابی ہریرۃ وعبد اللہ بن عمر.
- ابوداؤد ج ۲. ص ۱۴۰ . کتاب المناسک (الحج) باب فی المرأۃ تحج بغیر محرم.
- ترمذی ابواب الرضاع ج ۱ ص ۲۲۰ باب ماجاء فی کراھیة ان تسافرا لمرأۃ وحدھا.
- ابن ماجه کتاب المناسک. باب المرأۃ تحج بغیرولی.
- مؤطا امام مالک باب الاستیذان کے تحت ماجاء فی الوحدۃ فی السفر للرجال والنساء.
- احکام القرآن للجصاص ج ۳ ص ۳۱۸. اس نے لاتحل سے آغاز کیا،
- السنن الکبریٰ بَیْهَقی ج ۵. ص ۲۲۷. کتاب الحج، باب المرأۃ تنهی عن کل سفر لا یلز مها بغیر محرم.

مسلم میں حضرت ابوھریرۃ سے مروی ایک اور روایت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلاَّ وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُوْحُرْمَةٍ مِنْهَا.

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ ایک رات بھر کا سفر بغیر اپنے کسی محرم کے کرے۔

ماٰخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۳۳. کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیرہ.
- ابوداؤد ج ۲. ص ۱۴۰. کتاب المناسک (الحج) باب فی المرأة تحج بغیر محرم.
- السنن الکبرٰی ج ۵. ص ۲۲۷. کتاب الحج، باب المرأة تنهی عن کل سفر الایلزمها بغیر محرم.

ابن عباس سے مروی روایت:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلاَّ وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ، وَلاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ اِلاَّ مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب فرماتے (خطبہ دیتے) سنا ہے کہ کوئی آدمی کسی عورت سے خلوت میں نہ ملے مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور نہ عورت کسی محرم کے بغیر سفر کرے۔

ماٰخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۳۴. کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج او غیرہ.
- السنن الکبرٰی للبیهقی ج ۷. ص ۹۰ کتاب النکاح باب لا یخلو رجل بامرأة اجنبية عن ابن عباس.
- السنن ج ۵. ص ۲۲۶. کتاب الحج، باب الاختیار لولیها ان یخرج معها.

مسلم میں ابوسعید خدری سے مروی روایات:

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُسَافِرِ امْرَأَةٌ ثَلاَثًا اِلاَّ مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ.

حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت تین دن کی مسافت کا سفر کسی محرم کے بغیر نہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُسَافِرِ امْرَأَۃٌ فَوْقَ ثَلاَثِ لَیَالٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ.

حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی عورت تین رات کی مسافت کا سفر اکیلی نہ کرے تاوقتیکہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو۔

ایک روایت میں اَکْثَرَ مِنْ ثَلاَثٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ ہے

ایک روایت میں ہے ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لاَیَحِلُّ لاِمْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلاَثَۃَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَھَا اَبُوْھَا اَوِ ابْنُھَا اَوْزَوْجُھَا اَوْ اَخُوْھَا اَوْ ذُوْمَحْرَمٍ مِنْھَا.

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خاتون اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ تنہا تین دن یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر کرے مگر اس کے ساتھ اس کا باپ یا بیٹا یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی محرم ضرور ہونا چاہئے۔

مآخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۴۳۴ . کتاب الحج، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ.
- ابوداؤد ج ۲. ص ۱۴۰ . کتاب المناسک ، باب فی المرأۃ تحج بغیر محرم .
- السنن الکبریٰ ج ۷. ص ۹۸ . کتاب النکاح، باب الرجل یخلوبذات محرمہ یسافربھا .
- ترمذی ابواب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ ان تسافر المرأۃ وحدھا. وفی الباب عن ابی ھریرۃ، وابن عباس، وابن عمر. ھذا حدیث حسن صحیح

وروی عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قَالَ:

لاَ تُسَافِرِ امْرَأَۃٌ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ.

نبی ﷺ نے فرمایا کوئی عورت شب وروز کی مسافت کا سفر بغیر کسی محرم کے نہ کرے۔

والعمل علی ھذا عند اھل العلم، یَکْرَھُوْنَ لِلْمَرْأَۃِ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واختلف أهل العلم فی المرأة اذا کانت موسرة ولم یکن لها محرم هل تحج؟ فقال بعض اهل العلم: لا یجب علیها الحج لاِن المحرم من السبیل لقول الله عزوجل من استطاع الیه سبیلا، فقالو اذا لم یکن لها محرم فلم تستطع الیه سبیلا. وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة، وقال بعض اهل العلم، اذا کان الطریق اٰمنا فانها تخرج مع الناس فی الحج وهو قول مالک بن انس والشافعی.

مآخذ:

- ابنِ ماجه کتاب المناسک باب المرأة تحج بغیر ولی.
- سنن دارمی کتاب الاستیذان باب ۴۶. لاتسافرالمرأة الاومعها ذومحرم . عن ابی سعید خدری اس نے فصاعدا والی روایت بیان کی هے.
- مجمع الزوائد ج۳. ص۲۱۳پر عبد الله بن عمرو سے منقول روایت میں هے وَلاَ تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ مَسِیْرَةَ ثَلاَثٍ الخ اور ص ۲۱۴ پر عدی بن حاتم سے مروی روایت کے الفاظ هیں

لاَتُسَافِرِ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلاَثٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ.

کوئی عورت تین دن کی مسافت کا سفر بغیر اپنے کسی محرم کے تنہا نہ کرے۔

مآخذ:

- مسند احمد ج ۱ .ص۲۲۲. ص۳۴۶. ج۲.ص۱۳. ۱۹ ۱۸۲، ۲۳۶، ۲۵۱، ۳۰۴. ۳۴۷، ۴۲۳. ۴۳۷. ۴۴۵، ۴۹۳، ج ۳ ص۷، ۳۴، ۴۵، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۶۲، ۶۴، ۶۶، ۷۱، ۷۷.
- دارقطنی ج۲. ص۲۲۳. حدیث ۳۲ ابوامامه کے واسطه سے نقل کی هے جس کا متن مندرجه ذیل هے لیکن اس میں جابر جُعفی راوی ضعیف هے

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لاَتُسَافِرِ امْرَأَةٌ سَفَراً ثَلاَثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَحُجُّ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا.

حضرت ابو امامہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی خاتون تین ایام کا سفر یا سفر حج نہ کرے مگر اس کے ہمراہ اس کا خاوند ہو۔

طبرانی نے اپنی معجم میں ابوامامہ باہلی سے جو روایت لی ہے وہ درج ذیل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناز و انداز سے باہر نکلنے کی ممانعت

مثل الرافلة فی الزینة فی غیر اھلھا کمثل ظلمة یوم القیمٰةِ لا نورلھا۔ [1] (ترمذی باب ماجاء فی کراھیة خروج النساء فی الزینة.

ترجمہ: اجنبیوں میں زینت کے ساتھ ناز و انداز سے چلنے والی عورت ایسی ہے۔ جیسے روز قیامت کی تاریکی کہ اس میں کوئی نور نہیں ہے۔

تشریح: غور کیجئے کہ آخر عورتوں کی آرائش کا اسقدر شوق پیدا ہونے اور طوفان کی طرح بڑھنے کا سبب کیا ہے؟ یہی نا کہ وہ مردوں سے خراج تحسین وصول کرنا اور ان کی نظروں میں کھب جانا چاہتی ہیں یہ کس لئے؟ کیا یہ بالکل ہی معصوم جذبہ ہے؟ کیا اس کی تہ میں وہ صنفی خواہشات چھپی ہوئی نہیں ہیں جو اپنے فطری دائرے سے نکل کر پھیل جانا چاہتی ہیں اور جن کے مطالبات کا جواب دینے کے لئے دوسری جانب بھی ویسی خواہشات موجود ہیں؟ اگر آپ اس سے انکار کریں گے تو شاید کل آپ یہ دعویٰ کرنے میں بھی تامل نہ کریں کہ جو الاکھی پہاڑ پر جو دھواں نظر آتا ہے اس کی تہ میں کوئی لاوا باہر نکلنے کے لئے

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُّسْلِمَةٍ اَنْ تَحُجَّ اِلَّا مَعَ زَوْجٍ اَوْذِیْ مَحْرَمٍ

حضرت ابوامامہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ کسی مسلمان خاتون کے لئے حج کرنا حلال نہیں ہے تاوقتیکہ اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی دوسرا محرم نہ ہو۔

ذیلی حاشیہ ۵۲ حوالہ مذکورہ بالا

حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ اَبِی الْمَغْرَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَیْلاً فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: اِنَّکِ وَاللّٰهِ یَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَیْنَ عَلَیْنَا، فَرَجَعَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَهُ وَهُوَ فِیْ حُجْرَتِیْ یَتَعَشّٰی وَاِنَّ فِیْ یَدِهِ لَعَرْقاً، فَاُنْزِلَ عَلَیْهِ، فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ یَقُوْلُ: قَدْ اَذِنَ اللّٰهُ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِکُنَّ.

ماخذ:

O بخاری ج ۲. ص ۷۸۸. کتاب النکاح، باب خروج النساء لحوائجھن. O بخاری ج ۱. ص ۲۶. کتاب الوضوء، باب خروج النساء الی البراز اس مقام پر متن حدیث مندرجہ ذیل ھے۔

عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ اَذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِیْ حَاجَتِکُنَّ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے تاب نہیں ہے۔ آپ اپنے عمل کے مختار ہیں جو چاہے کیجئے۔ مگر حقائق سے انکار نہ کیجئے۔ یہ حقیقتیں اب پچھ مستور بھی نہیں رہیں۔ سامنے آچکی ہیں اور اپنے نتائج، آفتاب سے زیادہ روشن نتائج کے ساتھ آچکی ہیں۔ آپ ان نتائج کو دانستہ یا نادانستہ قبول کرتے ہیں۔ مگر اسلام ان کو ٹھیک اسی مقام پر روک دینا چاہتا ہے جہاں سے ان کے ظہور کی ابتدا ہوتی ہے کیونکہ اس کی نظر اظہار زینت کے بظاہر معصوم آغاز پر نہیں بلکہ اس نہایت غیر معصوم انجام پر ہے جو تمام سوسائٹی پر قیامت کی سی تاریکی لے کر پھیل جاتا ہے۔ (پردہ ص ۳۱۱ تا ۳۱۴)

مسجد میں آنے کی اجازت اور اس کے حدود

قالت یا رسول اللّٰہ انی احب الصلوۃ معک. قال قد علمت. صلوتک فی بیتک خیرلک من صلوتک فی حجرتک. وصلوٰتک فی حجرتک خیرمن صلوتک فی دارک، وصلوتُک فی دارِک خیر من صلوتکِ فی مسجد قومک. وصلوتک فی مسجد قومک خیر من صلوتکِ فی مسجد الجمعۃِ!

ترجمہ: امام احمد اور طبرانی نے ام حمید ساعدیہ کی حدیث نقل کی ہے کہ

''انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ حضورؐ نے فرمایا، مجھے معلوم ہے

ماخذ:

○ کنز العمال ج ۱٦ ص ۴۰۹. حدیث نمبر ۴۵۱۴۹. عن عائشۃؓ.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ، وَكَانَتْ خَادِمَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِيْ غَيْرِ اَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَانُوْرَ لَهَا.

ھذا حدیث لانعرفہ الامن حدیث موسیٰ بن عبیدۃ، وموسی بن عبیدۃ یضعف فی الحدیث من قبل حفظہ. وھو صدوق. وقدروی عنہ شعبۃ والثوری. وقد رواہ بعضھم عن موسی بن عیینۃ ولم یرفعہ.

لہ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ہماری معرفت کی حد تک یہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ اور کسی سے مروی نہیں ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ کو اس کے حفظ میں نقص کی بنا پر ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ صدوق ہے ان سے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے روایت کیا ہے اور بعض نے اسے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کیا ہے مگر مرفوع نہیں۔ (مرتب)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر تیرا ایک گوشے میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے حجرے میں نماز پڑھے اور حجرے میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے گھر کے دالان میں نماز پڑھے۔ اور تیرا دالان میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھے۔ اور تیرا اپنے محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ مسجد جامع میں نماز پڑھے!۔

تشریح: یہ معلوم ہے کہ اسلام میں سب سے اہم فرض نماز ہے۔ اور نماز میں حضور مسجد اور شرکت جماعت کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ مگر نماز با جماعت کے باب میں جو احکام مردوں کے لئے ہیں ان کے بالکل برعکس احکام عورتوں کے لئے ہیں۔ مردوں کے لئے وہ نماز افضل ہے جو مسجد میں جماعت کے ساتھ ہو اور عورتوں کے لئے وہ نماز افضل ہے جو گھر میں انتہائی خلوت کی حالت میں ہو۔

ماخذ:

○ ترمذی ج ۱ ص ۲۲۰. ابواب الرضاع باب ماجاء فی کراھیۃ خروج النساء فی الزینۃ. ○ ابن کثیر ج ۳. ص ۲۸۶. تفسیر سورہ نور. ○ کنز العمال ج ۱۶ ص ۳۸۸. حدیث نمبر ۴۵۰۴۱ عن میمونہ بنت سعد. ○ البدایہ والنھایہ ج ۵ ص ۳۳۰ اورا بویعلیٰ موصلی بحوالہ البدایہ والنھایہ ج ۵ ص ۳۳۰. ○ البدایہ والنھایہ نے الرافلۃ فی الزینۃ فی غیر اھلھا کا لظلمۃ یوم القیامۃ لانور لھا نقل کیا ھے۔

تخریج

۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِي اَبِيْ، ثنا هَارُوْنُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ حُمَيْدٍ امْرَاَةِ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ، قَالَ، قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِيْ. وَصَلَاتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ. قَالَ: فَاَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ اَقْصٰى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهٖ. فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

ماخذ:

○ مسند احمد ج ۶. ص ۳۷۱. عن ام حمید. ○ مجمع الزوائد ج ۲. ص ۳۳. ۳۴. کتاب الصلاۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب خروج النساء الی المساجد وغیر ذلک وصلاتهن. عن ام حمید.

۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا وَكِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثنا الْوَلِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَیْعٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِیْ جَدَّتِیْ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِیُّ، عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا قَالَتْ:

قُلْتُ لَهُ ! یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِیْ فِی الْغَزْوِ مَعَکَ اُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ، لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ شَهَادَةً، قَالَ: قِرِّیْ فِیْ بَیْتِکِ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَرْزُقُکِ الشَّهَادَةَ، قَالَ: فَكَانَتْ تُسَمَّی الشَّهِیْدَةُ، قَالَ: وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ فَاسْتَاْذَنَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَخِذَ فِیْ دَارِهَا مُؤَذِّنًا، فَاَذِنَ لَهَا. قَالَ وَكَانَتْ دَبَّرَتْ غُلَامًا لَّهَا وَجَارِیَةً فَقَامَا اِلَیْهَا اللَّیْلَ فَغَمَّاهَا بِقَطِیْفَةٍ لَهَا حَتّٰی مَاتَتْ وَذَهَبَا. فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَقَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذَیْنِ عِلْمٌ اَوْمَنْ رَاٰهُمَا فَلْیَجِیْ بِهِمَا. فَاَمَرَبِهِمَا فُصُلِبَا، فَكَانَا اَوَّلَ مَصْلُوْبٍ بِالْمَدِیْنَةِ.

حضرت ام ورقہ بن نوفل سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جب غزوہ بدر لڑا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے گذارش کی کہ مجھے اس غزوہ میں شرکت کی اجازت مرحمت فرمائیں میں مریضوں کی تیمارداری کروں گی توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مرتبہ شہادت سے سرفراز فرمادے۔ آپ نے فرمایا اپنے گھر میں ٹکی رہ اللہ تعالیٰ تجھے یہیں مرتبہ شہادت عطا فرما دے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ بس اس کے بعد سے انہیں شہیدہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ سارا قرآن پڑھ چکی تھی اس نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی کہ اسے اپنے گھر میں مؤذن مقرر کرنے دیا جائے آپ نے اسے اس کی اجازت دے دی۔ اس نے اپنے غلام اور لونڈی کو مدبر کر دیا تھا۔ یہ دونوں رات کے وقت اٹھے اور اس کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر گھونٹ دیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی صبح حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان فرمادیا کہ جس کسی کو ان دونوں کے بارے میں کوئی علم ہو یا ان کو کسی نے کہیں دیکھا ہو تو انہیں پکڑ کر ہمارے پاس لائے یا خبر دے۔ (چنانچہ دونوں گرفتار کر کے لائے گئے) حضرت عمرؓ نے ان کو پھانسی کی سزا کا حکم صادر فرمایا اور ان کو پھانسی دے دی گئی مدینہ میں یہ سب سے پہلے دو نفوس تھے۔ جنہیں پھانسی کی سزا دی گئی۔

ایک دوسری روایت میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَزُوْرُهَا فِيْ بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّناً يُؤَذِّنُ لَهَا وَاَمَرَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَاَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخاً كَبِيْراً.

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور ﷺ ان سے ملاقات کے لئے اس کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور آپ نے اس کے لئے ایک مؤذن بھی مقرر فرما دیا تھا جو ان کے لئے اذان دیتا تھا اور ام ورقہ کو آپ نے اپنے گھر والوں کی امامت کرانے کی اجازت دے دی۔ عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے ان کے مؤذن کو خود دیکھا ہے وہ ایک بوڑھا آدمی تھا۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۱. ص ۱۶۱. ۱۶۲. کتاب الصلاة باب امامة النساء.
- السنن الكبرىٰ ج ۳. ص ۱۳۰. كتاب الصلاة، باب اثبات امامة المرأة. عن ام ورقه.

اَخْبَرَنَا اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دَاؤدَالْخريبِيُّ، ثنا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ لَيْلٰى بِنْتِ مَالِكٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ الْاَنْصَارِيّ، عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ:

اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلَى الشَّهِيْدَةِ فَنَزُوْرُهَا وَاَمَرَ اَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا وَتُقَامَ وَتَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرَائِضِ.

حضرت ام ورقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں شہیدہ کے ہاں لے چلو۔ ہم ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے حکم دے دیا تھا کہ اس کے لئے اذان کہی جائے اور اقامت صلوٰۃ کہی جائے اور وہ خود فرضوں کی اپنے گھر والوں کو جماعت کرائے۔

قد احتج مسلم بالوليدبن جُميع. وهذه سنة غريبة لا اعرف فيّ الباب حَدِيثا مسنداً غيرهذا.

وقدروينا عن ام المؤمنين عائشة رضى الله عنها انها كانت تُؤَذِّنُ وَتُقِيْمُ وَتَؤُمُّ النِّسَآءَ.

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ خود اذان دیتیں اقامت کہتی اور خواتین کی امامت بھی فرماتیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَصَمُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَارِدِیُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ لَيْثٍ،عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تُؤَذِّنُ وَتُقِيْمُ وَتَؤُمُّ النِّسَآءَ وَتَقُوْمُ وَسْطَهُنَّ.

عطاء نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ وہ خود اذان دیتی تھیں اور خود ہی اقامت کہتی تھیں اور پھر خواتین کی امامت بھی کراتی تھیں اور عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہوتی تھیں۔

ماخذ:

- المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ کتاب الصلاۃ. باب امامة المرأة النساء فی الفرائض
- السنن الکبریٰ ج ۱ ص ۴۰۶۔
- السنن الکبریٰ بیہقی ج ۳۔ ص ۱۳۰۔ کتاب الصلاۃ باب اثبات امامة المرأة ۔ عن ام ورقة.
- السنن ج ۱ ص ۴۰۸۔ کتاب الصلاۃ، باب اذان المرأة واقامتها لنفسها وصواحباتها.

حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرٍ النِّيْسَابُوْرِیُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ اَبِی حَكِيْمٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِیْ مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيْبِ النَّهْدِیُّ، عَنْ رَيْطَةَ الْحَنْفِيَةِ، قَالَتْ: اَمَّتْنَا عَائِشَةُ. فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ.

حضرت ریطہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے ہمیں باجماعت نماز فرض پڑھائی تھیں اور خواتین کے درمیان کھڑی ہوئیں۔

ماخذ:

- سنن دارقطنی ج ۱ ص ۴۰۴ ۔ کتاب الصلاۃ باب صلاۃ النساء جماعة وموقف امامهن.

دارقطنی نے ایک روایت اور بھی بیان کی ہے۔

عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ،وَكَانَتْ تَؤُمُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا.

حضرت ام ورقہ سے روایت ہے کہ وہ امامت کے فرائض انجام دیتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے گھر والوں کی امامت کی اجازت دے رکھی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی مضمون کی حدیث ابوداؤد میں ابن مسعودؓ سے منقول ہے۔ جس میں حضورؐ نے فرمایا کہ۔

صلوٰة المرأة فی بیتها افضل من صلوتها فی حجرتها وصلوتها فی مخدعها افضل من صلوتها فی بیتها۔ ۱ (باب ماجاء فی خروج النّساء الی المساجد)

ترجمہ: ''عورت کا اپنی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے کمرے میں نماز پڑھے اور اس کا اپنے چور خانہ میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنی کوٹھڑی میں نماز پڑھے۔ ۱

ماخذ:

- سنن دارقطنی ج ۱ ص ۴۰۳۔
- سنن الکبرٰی بَیْهقی ج ۳۔ ص ۱۳۱ ۔ کتاب الصلاة باب المرأة تؤم النساء فتقوم وسطهن۔

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدهنی، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِهِ، اِسْمُهَا حُجَيْرَةُ، قَالَتْ: اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ قَائِمَةً وَسْطَ النِّسَآءِ.

جحیرہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہؓ نے عورتوں کے درمیان کھڑے ہوکر ان کی امامت کرائی۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ اَنَّهَا رَأَتْ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَؤُمُّ النِّسَآءَ تَقُوْمُ مَعَهُنَّ فِي صَفِّهِنَّ.

ام حسن کا بیان ہے کہ اس نے نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت اُمّ سلمہ کو دیکھا ہے کہ عورتوں کی صف کے درمیان میں کھڑے ہوکر امامت کراتی تھیں۔

حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَآءَ تَقُوْمُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ.

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ خواتین کی امامت کیا کرتی تھیں۔ پہلی صف میں ان کے ساتھ کھڑی ہوکر۔

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ وَمُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَحُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:

تَؤُمُّ الْمَرْأَةُ النِّسَآءَ فِي صَلَاةِ رَمَضَانَ تَقُوْمُ مَعَهُنَّ فِي صَفِّهِنَّ.

رمضان میں عورت خواتین کی امامت درمیان صف میں کھڑے ہوکر کراتی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے یہاں ترتیب بالکل الٹ گئی ہے۔ مرد کے لئے سب سے ادنیٰ درجہ کی نماز یہ ہے کہ وہ ایک گوشۂ تنہائی میں پڑھے۔ اور سب سے افضل یہ کہ وہ بڑی سے بڑی جماعت میں شریک ہو۔ مگر عورت کے لئے اس کے برعکس انتہائی خلوت کی نماز میں فضیلت ہے، اور اس خفیہ نماز کو نہ صرف نماز باجماعت پر ترجیح دی گئی ہے، بلکہ اس نماز سے بھی افضل کہا گیا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی نعمت مسلمان کے لئے ہو ہی نہیں سکتی تھی، یعنی مسجد نبوی کی جماعت، جس کے امام خود امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ آخر اس فرق و امتیاز کی وجہ کیا ہے؟ یہی نا کہ شارع نے عورت کے باہر نکلنے کو پسند نہیں کیا اور جماعت میں ذکور و اناث کے خلط ملط ہونے کو روکنا چاہا۔

مگر نماز ایک مقدس عبادت ہے، اور مسجد ایک پاک مقام ہے۔ شارع حکیم نے اختلاط صنفین کو روکنے کے لئے اپنے منشا کا اظہار تو فضیلت اور عدم فضیلت کی تفریق سے کر دیا۔ مگر ایسے پاکیزہ کام کے لئے ایسی پاک جگہ آنے سے عورتوں کو منع نہیں کیا۔ حدیث میں یہ اجازت جن الفاظ کے ساتھ آئی ہے وہ شارع کے بے نظیر حکیمانہ شان پر دلالت کرتے ہیں۔ فرمایا:

لا تمنعوا اماء اللّٰہ مساجد اللّٰہ اذا استأذنت امرأۃ احدکم الی المسجد فلا یمنعها. (بخاری و مسلم)

''خدا کی لونڈیوں کو خدا کی مسجدوں میں آنے سے منع نہ کرو۔ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اس کو منع نہ کرے۔''[۲]

لا تمنعوا نساء کم المساجد . و بیوتهن خیرلهن. (ابو داؤد)

''اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو، مگر ان کے گھر ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں۔''[۳]

یہ الفاظ خود ظاہر کر رہے ہیں کہ شارع عورتوں کو مسجد میں جانے سے روکتا تو نہیں ہے، کیونکہ مسجد میں نماز کے لئے جانا کوئی برا فعل نہیں جس کو ناجائز قرار دیا جا سکے، مگر مصالح اس کے بھی مقتضی نہیں کہ مساجد میں ذکور و اناث کی جماعت مخلوط ہو جائے۔ لہٰذا ان کو آنے کی اجازت تو دے دی، مگر یہ نہیں فرمایا کہ اپنی عورتوں کو مسجدوں میں بھیجو، یا اپنے ساتھ لایا کرو۔ بلکہ صرف یہ کہا کہ اگر وہ افضل نماز کو چھوڑ کر ادنیٰ درجے کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آنا ہی چاہئیں اور اجازت مانگیں تو منع نہ کرو۔ حضرت عمرؓ جو روح اسلام کے بڑے راز دان تھے، شارع کی اس حکمت کو خوب سمجھتے تھے۔ چنانچہ مؤطا میں مذکور ہے کہ ان کی بیوی عاتکہ بنت زید سے ہمیشہ اس معاملے میں ان کی کشمکش رہا کرتی تھی۔ حضرت عمرؓ نہ چاہتے تھے کہ وہ مسجد میں جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر انہیں جانے پر اصرار تھا۔ وہ اجازت مانگتیں تو آپ ٹھیک ٹھیک حکم نبوی پر عمل کر کے بس خاموش ہو جاتے۔ مطلب یہ تھا کہ ہم تمہیں روکتے نہیں ہیں، مگر صاف صاف اجازت بھی نہ دیں گے۔ وہ بھی اپنی بات کی پکی تھیں۔ کہا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم میں جاتی رہوں گی جب تک کہ صاف الفاظ میں منع نہ کریں گے۔[۳]

ماخذ:

- مصنف ابن ابی شَیْبة. ج۲. ص۸۸. ۸۹. کتاب الصلوات باب المرأة تؤم النساء.
- المصنف عبد الرزاق ج۳. ص۱۴۰. ۱۴۱. کتاب الصلاة باب المرأة تؤم النساء.
- مصنف عبد الرزاق نے ص ۱۴۰ پر حجیرة بنت حصین سے قالت: اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ فی صَلاةِ العصر قامت بیننا بھی روایت کیا ھے.
- السنن الکبرٰی بیہقی ج۳. ص ۱۳۱.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی، اَنَّ عَمْرَ وبْنَ عَاصِمٍ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلاةُ الْمَرْأَةِ فِیْ بَیْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهَا فِیْ حُجْرَتِهَا، وَصَلاتُهَا فِیْ مِخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهَا فِیْ بَیْتِهَا.

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۱. ص ۱۵۶. کتاب الصلاة، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد.
- السنن الکبرٰی ج۳. ص ۱۳۱. کتاب الصلاة، باب خیر مساجد النساء قعر بیوتهن. عن عبداللّٰه.
- المستدرک للحاکم ج ۱ ص۲۰۹. کتاب الصلاة، باب خیر مساجد النساء قعربیوتهن . عن عبد اللّٰه

اسی مفہوم کی روایت امّ سلمۃ اور ابنِ مسعود سے مروی مجمع الزوائد ج ۲ ص ۳۴۔ پر موجود ہے

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، قَالَ: نا اَبِیْ وابْنُ اِدْرِیْسَ، قَالا: ناعُبَیْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

---

[۱] یہ حال صرف حضرت عمرؓ کی بیوی کا نہ تھا بلکہ عہد نبوی میں بکثرت عورتیں نماز باجماعت کے لئے مسجد جایا کرتی تھیں۔ ابوداؤد میں ہے کہ مسجد نبوی میں بسا اوقات عورتوں کی دو دو صفیں ہو جاتی تھیں۔ (باب ما یکرہ الرجل ما یکون من اصابتہ اہلہ) [پردہ ص ۳۳۵ تا ۳۳۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے مسجد میں آنے کی شرائط

عَن ابن عمرقال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ائذنوا للنّساء باللّیل الی المساجد۔[1](ترمذی . باب. خروج النساء الی المسجد وفی ھٰذا المعنی حدیث اخرجہ البخاری فی باب خروج النساء الی المساجد باللّیل و الغلس.)

تشریح: حضورؐ مساجد کی اجازت دینے کے ساتھ چند شرائط بھی مقرر کردی گئیں۔ ان میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ دن کے اوقات میں مسجد نہ جائیں۔ بلکہ صرف ان نمازوں میں شریک ہوں جو اندھیرے میں پڑھی جاتی ہیں۔ یعنی عشاء اور فجر:

قال نافع مولی ابن عمر و کان اختصاص اللیل بذلک لکونہ استرو اخفیٰ

حضرت ابن عمرؓ کے شاگرد خاص حضرت نافع کہتے ہیں کہ رات کی تخصیص اس لیے کی کہ رات کی تاریکی میں اچھی طرح پردہ داری ہوسکتی ہے۔

عن عائشۃ قالت ان کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیصلی الصبح. فینصرف النساء متلففات بمروطھن ما یعرفن من الغلس. [2]

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ جب عورتیں نماز کے بعد اپنی اوڑھنیوں میں لپٹی ہوئی مسجد سے پلٹتیں تو تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔"[1]

دوسری شرط یہ ہے کہ مسجد میں زینت کے ساتھ نہ آئیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضورؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ قبیلہ مزینہ کی ایک بہت بنی سنوری عورت بڑے ناز و تبختر کے ساتھ چلتی ہوئی آئی۔ حضورؐ نے فرمایا لوگو! اپنی عورتوں کو زینت اور تبختر کے ساتھ مسجد میں آنے سے روکو۔[3] خوشبو کے متعلق فرمایا کہ جس رات تم کو نماز میں شریک ہونا ہو، اس رات کو کسی قسم کا عطر لگا کر نہ آؤ۔ نہ بخور استعمال کرو۔ بالکل سادہ لباس میں آؤ۔ جو عورت خوشبو لگا کر آئے گی اس کی نماز نہ ہوگی۔[4]

تیسری شرط یہ ہے کہ عورتیں جماعت میں مردوں کے ساتھ خلط ملط نہ ہوں۔

لَا تَمْنَعُوْا اِمَآءَ اللّٰہِ مَسَاجِدَ اللّٰہِ.

---

[1] ترمذی، باب التغلیس فی الفجر۔ اسی مضمون کی احادیث بخاری (باب وقت الفجر) مسلم (باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتھا) ابوداؤد (باب وقت الصبح) اور دوسری کتب حدیث میں بھی مروی ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی کتب حدیث میں موجود ہے کہ نماز پڑھانے کے بعد نبی ﷺ اور تمام مرد نمازی بیٹھے رہتے تھے تاکہ عورتیں اٹھ کر چلی جائیں۔ اس کے بعد آپؐ اور سب لوگ کھڑے ہوتے۔

[2] ابن ماجہ، باب فتنۃ النساء۔

[3] ملاحظہ ہو مؤطا باب خروج النساء الی المساجد۔ مسلم، باب خروج النساء الی المسجد ابن ماجہ باب فتنۃ النساء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

o مسلم ج ۱ ص ۱۸۳ کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء الی المساجد.

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَاْذَنَتْ امْرَأَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ يَمْنَعْهَا.

ماخذ:

o بخاری ج ۱ ص ۱۲۰ کتاب الاذان، باب استیذان المراۃ زوجها بالخروج الی المساجد.

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ. انا الْعَوَّامُ ابْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِيْ حَبِيْبُ ابْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَمْنَعُوْا نِسَآءَ كُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ.

ماخذ:

o ابوداؤد ج ۱ ص ۲۴۱. کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَلِيٍّ، نا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ: وَاللّٰهِ! لاَ نَاْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلاً، فَقَالَ، فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ، اَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ: لاَ نَاْذَنُ.

رات کے وقت عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت دے دو۔

ان کے لڑکے نے کہا ہم تو انہیں اجازت نہیں دیں گے۔ یہ اس اجازت کو فساد وخرابی بنا دیں گی۔ ابن عمر نے کہا میں تجھے ارشاد رسول سنا رہا ہوں اور تم کہتے ہو ہم اجازت نہیں دیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح.

مآخذ:

- ترمذی ابواب السفر باب فی خروج النساء الی المساجد.
- ابوداؤد ج ۱ ص۱۵۵. کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی خروج النساء.

۱ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسىٰ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَائُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْهُنَّ.

ابن عمرؓ کی نبی ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا، جب تمہاری عورتیں رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو ان کو جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

مآخذ:

- بخاری ج ۱ .ص ۱۱۹، کتاب الاذان باب خروج النساء اِلَى المساجد بالليل و الغَلس. ○ مسلم ج ۱،ص ۱۸۳. کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء الی المساجد اذالم یترتب علیه فتنة لاتخرج مطیبة.

۲ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ عَنْ يَحْىَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّى الصُّبْحَ، فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَايُعْرَفْنَ مِنْ الْغَلَسِ.

مآخذ:

- بخاری ج ۱ ص ۱۲۰. کتاب الاذان، باب خروج النساء الی المساجد باللیل و الغلَس.
- مسلم ج ۱. ص ۲۳۰. کتاب الصلاۃ، باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتها وهو التغلیس:عن عائشة. ○ ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۵. کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی وقت الصبح عن عائشةؓ.
- ترمذی ج ۱ .ص ۴۰ ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی التغلیس بالفجر. حدیث عائشه حدیث حسن صحیح.
- نسائی ج جز ۱ ص ۲۷۱. کتاب المواقیت، باب التغلیس فی الحضر.
- السنن الکبرٰی بیهقی ج ۱ ص ۴۵۴. کتاب الصلاۃ باب تعجیل صلاۃ الصبح .
- مؤطا امام مالک ج ۱. ص ۱۷. وقوت الصلاۃ .عن عائشةؓ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲:عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ، فَيَنْصَرِفْنَ نِسَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْلَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضاً.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز تاریکی میں پڑھا کرتے تھے۔ عورتیں جب واپس پلٹتیں تو تاریکی کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں یا یوں فرمایا کہ ایک دوسری کو پہچان نہ سکتی تھیں۔

ماخذ:

- بخاری ج ۱. ص ۱۲۰. کتاب الاذان ،باب سرعة انصراف النساء من الصبح وقِلّة مَقامهن فی المسجد.
- السنن الکبرٰی بیهقی ج ۱. ص ۴۵۴. کتاب الصلاة باب تعجیل صلاة الصبح.
- بخاری ج ۱. ص ۸۲. کتاب المواقیت، باب وقت الفجر. میں مندرجه ذیل حدیث بهی نقل کی هے.

عَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ:كُنَّ نِسَآءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلٰوةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم مومن خواتین صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوتی تھیں اپنے دوپٹوں میں لپٹی ہوئی۔ پھر نماز پوری کرنے کے بعد ہم اپنے گھروں کو واپس پلٹتی تھیں تو تاریکی واندھیرے کی وجہ سے کوئی بھی ان کو پہچان نہ سکتا تھا۔

ماخذ:

- مسلم ج ۱ ص ۲۳۰. کتاب الصلاة، باب استحباب التبکیر بالصبح فی اول وقتها وهو التغلیس.
- نَسائی ج ۱ ص ۱۷۲. کتاب المواقیت، باب التغلیس فی الحضر.
- ابنِ ماجه کتاب الصلاة باب وقت صلاة الفجر.
- السنن الکبرٰی ج ۱. ص ۴۵۴. کتاب الصلاة، باب تعجیل صلاة الصبح. عن عائشةؓ.
- مجمع الزوائد ج ۲. ص ۳۳ پر حضرت ابوهریرهؓ سے مندرجه ذیل الفاظ سے ایک روایت منقول هے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: كُنَّ النِّسَآءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاةَ ثُمَّ يَخْرُجْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ.

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ ہم عورتیں صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے (ساتھ مسجد میں) پڑتی تھیں پھر مسجد سے اپنے دوپٹوں میں لپٹی ہوئی نکلتی تھیں۔

ماخذ:

- المصنف عبد الرزاق ج ۱ . ص ۵۷۳. كتاب الصلاة باب وقت الصبح.
- سنن دارمی ج ۱ . ص ۲۲۱. كتاب الصلاة، باب التغليس فى الفجر مسلم اور دارمی میں

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ قَبْلَ اَنْ يُعْرَفْنَ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ازواج نبیؐ نماز فجر نبی ﷺ کے ساتھ (مسجد میں) پڑتی تھیں پھر قبل اس کے کہ ہم پہچان لی جائیں اپنے دوپٹوں میں لپٹی ہوئی واپس آجاتی تھیں۔

مسلم نے لایعرفھن احد نقل کیا ھے۔

۳: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسىٰ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، اِذْ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِیْ زِيْنَةٍ لَهَافِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ! اِنْهَوْ نِسَآءَ كُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّيْنَةِ، وَالتَّبَخْتُرِفِي الْمَسْجِدِ، فَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يُلْعَنُوْا حَتّٰى لَبِسَ نِسَآءُ هُمُ الزِّيْنَةَ، وَتَبَخْتَرْنَ فِی الْمَسَاجِدِ.

فی الزوائد: فی اسناده داؤد بن مدرک: قال فيه الذهبی فی كتاب الطبقات: نكرة لايعرف . و موسى بن عبيدة، ضعيف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ آگے کی صفوں میں آئیں۔ انہیں مردوں کی صفوں کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ فرمایا کہ خیر صفوف الرجال اولھا وشرھا آخرھا، وخیر صفوف النساء آخرھا وشرھا اولھا ''مردوں کے لئے بہترین مقام آگے کی صفوں میں ہے اور بدترین مقام پیچھے کی صفوں میں اور عورتوں کے لئے بہترین مقام پیچھے کی صفوں میں ہے اور بدترین مقام آگے کی صفوں میں۔[1]

جماعت کے باب میں حضورؐ نے یہ قاعدہ بھی مقرر کر دیا تھا کہ عورت اور مرد پاس پاس کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھیں، خواہ وہ شوہر اور بیوی، یا ماں اور بیٹے ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میری نانی ملیکہ نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی۔ کھانے کے بعد آپ نماز کے لئے اٹھے۔ میں اور یتیم (یہ غالباً حضرت انس کے بھائی کا نام تھا) حضورؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ملیکہ ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔[2]

حضرت انسؓ کی دوسری روایت ہے کہ حضورؐ نے ہمارے گھر میں نماز پڑھی۔ میں اور یتیم آپؐ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور میری ماں ام سلیمؓ ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔[3]

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضورؐ نماز کے لئے اٹھے میں آپؐ کے پہلو میں کھڑا ہوا اور حضرت عائشہؓ ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔[4]

ماخذ:

O ابنِ ماجه کتاب الفتن، باب فتنة النساء.

عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَآءِ فَلَا تَمَسَّ طِيْباً.	حضرت زینب عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو تو اسے (کسی قسم کی) خوشبو نہیں لگانی چاہئے۔

ماخذ:

O نسائی ج۸. ص ۱۵۴ . کتاب الزينة، النهي للمرأة ان تشهد الصلاة اذا اصابت من البخور.

چوتھی شرط یہ ہے کہ عورتیں نماز میں آواز بلند نہ کریں۔ قاعدہ یہ مقرر کیا گیا کہ اگر نماز میں امام کو کسی چیز پر متنبہ کرنا ہو تو

1۔ بخاری کتاب الاذان باب وضوء الصبیان ومتی یجب علیہ الغسل الخ۔

1۔ ترمذی، باب ماجاء فی الرجل یصلی ومعہ رجال ونساء۔

2۔ بخاری باب المرأۃ وحدھا تکون صفا۔

3۔ نسائی۔ باب موقف الامام اذا کان معہ صبی وامرأۃ۔

4۔ بخاری باب التصفیق للنساء ابوداؤد، باب التصفیق فی الصلوۃ۔

5۔ ابوداؤد، باب اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال۔ سنن دار قطنی، کتاب الجنائز۔ باب الاشارۃ فی الصلاۃ۔

نسائی کتاب القبلہ، باب استخلاف الامام۔ ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں۔ ۵؎

ان تمام حدود وقیود کے باوجود جب حضرت عمرؓ کو جماعت میں ذکور وانات کے خلط ملط ہونے کا اندیشہ ہوا تو آپ نے مسجد میں عورتوں کے لئے ایک دروازہ مختص فرما دیا اور مردوں کو اس دروازہ سے آنے جانے کی ممانعت کر دی۔ ۶؎ (پردہ ص ۳۳۹ تا ۳۴۲)

- مؤطا امام مالک ماجاء فی خروج النساء الی المساجد. عن بُسربن سعید.

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُبْنُ حَرْبٍ، قَالَ: نا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا.

مآخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۱۸۲. کتاب الصلاۃ، باب امر النساء المصليات وراء الرجال.
- ابوداؤد ج ۱. ص ۱۸۱. کتاب الصلاۃ، باب صف النساء کراهیۃ التاخر عن الصف الاول.
- ترمذی ج ۱. ص ۵۳ ابواب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصف الاول. عن ابی هریرۃ. حدیث ابی هریرۃ حسن صحیح. وفی الباب عن جابر، وابن عباس، وابی سعید، واُبَیّ، وعائشۃ والعرباض بن ساریہ وانس.
- نَسائی ج ۲. ص ۹۳. کتاب الامامۃ. باب ذکر خیر صفوف النساء وشر صفوف الرجال، عن ابی هریرۃ.
- ابن ماجه کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیها باب صفوف النساء حدیث نمبر ۱۰۰۰.
- مسند احمد ج ۳. ص ۳. عن ابی سعید خدری.
- سنن دارمی ج ۱. ص ۲۳۳. کتاب الصلاۃ، باب ای صفوف النساء افضل.
- ابن ماجه نے خیر صفوف النساء آخرها سے روایت شروع کی ھے.
- السنن الکبریٰ بَیْهقِیؒ ج ۳. ص ۹۸/۹۷ کتاب الصلاۃ باب الرجل یاتمون بالرجل ومعهم صبیان ونساء عن ابی هریرۃ.
- مجمع الزوائد ج ۲. ص ۹۳ کتاب الصلاۃ، باب منه فی تعدیل الصفوف، وصفوف الرجال والنساء.
- مجمع الزوائد نے اس روایت کو ابو سعید خدری، ابن عباس، انس عمر بن الخطاب اور ابو امامۃ سے نقل کیا ھے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲:حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَاَكَلَ مِنْهُ، فَقَالَ: قُوْمُوْا فَلاُ صَلِّیْ بِكُمْ، فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَاقَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ، فَنَضَحْتُهٗ بِمَآءٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَتِيْمُ مَعِیْ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ.

مآخذ:

- بخاری ج ۱ ص ۱۱۹ . کتاب الاذان، باب وضوء الصبیان ومتٰی یجب علیه الغسل . ○ مسلم ج ۱ . ص ۲۳۴، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب جواز الجماعة فی النافلة والصلاۃ علی حصیر. ○ابوداؤد ج ۱ ، ص ۱۶۶ ، کتاب الصلاۃ، باب اذا کانُوْا ثلاثة کیف یقومون، عن انس بن مالک. ○ترمذی ج ۱ ، ص ۵۵ ، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الرجل یصلی ومعه رجال ونساء، عن انس. ○نَسائی ج ۲ . ص ۸۵ ، کتاب الامامة، باب اذا کانوا ثلاثة وامرأۃ. ○ ابوداود، ترمذی اورنَسائی اوردارمی نے آخر میں ثم انصرف بھی نقل کیا ھے. ○ مؤطا امام مالک ج ۱ . ص ۱۲۹ ، ۱۳۰ ، باب جامع سُبْحة االضحٰی، عن انس بن مالک. ○ سنن دارمی ج ۱ . ص ۲۳۸ . کتاب الصلاۃ، باب فی صلاۃ الرجل خلف الصف وحده، عن انس بن مالکٍ.

۳:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ. ثنا سُفْيَانُ،عَنْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ اَنَاوَيَتِيْمٌ فِیْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمِّیْ خَلْفَنَا اُمُّ سُلَيْمٍ.

مآخذ:

- ○ بخاری ج ۱ ص ۱۰۱ کتاب الاذان، باب المرأۃ وحدها تکون صفًا.
- ○ مسلم ج ۱ . ص ۲۳۴ . کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب جواز الجماعة فی النافلة.

مسلم کی روایت کے الفاظ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْخَالَتِهٖ. قَالَ: فَاَقَامَنِیْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَۃَ خَلْفَنَا.

۴:اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ اَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ قَيْسٍ، اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ،قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّیْ مَعَنَا، وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّیْ مَعَهٗ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنۂ خوشبو

اذا شهدت احداكن المسجد فلا تمس طيباً (موطاو مسلم)

ترجمہ: جب تم سے کوئی عورت مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے [1]

تشریح: خوشبو بھی ان قاصدوں میں سے ایک ہے جو ایک نفس شریر کا پیغام دوسرے نفس شریر تک پہنچاتے ہیں۔ یہ خبر رسانی کا سب سے زیادہ لطیف ذریعہ ہے۔ جس کو دوسرے تو خفیف ہی سمجھتے ہیں۔ مگر اسلامی حیا اتنی حساس ہے کہ اس کی طبع نازک پر یہ لطیف تحریک بھی گراں ہے۔ وہ ایک مسلمان عورت کو اس کی اجازت نہیں دیتی کہ خوشبو میں بسے ہوئے کپڑے پہن کر راستوں سے گزرے یا محفلوں میں شرکت کرے، کیونکہ اس کا حسن اور اس کی زینت پوشیدہ بھی رہی، تو کیا فائدہ ہوا۔ اس کی عطریت تو فضا میں پھیل کر جذبات کو متحرک کر رہی ہے۔

قال اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهى كذا وكذا يعنى زانية (ترمذى باب ماجاء فى كراهية خروج المرأة المعطرة)

ترجمہ: "نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جو عورت عطر لگا کر لوگوں کے درمیان سے گزرتی ہے وہ آوارہ قسم کی عورت ہے۔" [2]

طيب الرجال ماظهر ريحه وخفى لونه وطيب النساء ماظهر لونه وخفى ريحه. (ترمذى باب ماجاء فى طيب الرجال والنساء ابوداؤد. مايكره من ذكر الرجل مايكون من اصابته اهلة.

ماخذ:

- نسائی ج ۲. ص ۸۶. کتاب الامامة، باب موقف الامام اذا کان معه صبیی و امرأة.
- نسائی نے ایک روایت حضرت انسؓ سے بھی نقل کی ہے۔

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: صَلَّى بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِنْ اَهْلِيْ، فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.

(نسائی حوالہ مذکورہ بالا.

۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَآءِ.

قَالَ نَافِعٌ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ، وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْوَارِثِ: قَالَ عُمَرُ، وَهُوَ اَصَحُّ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: مردوں کے لئے وہ عطر مناسب ہے جس کی خوشبو نمایاں اور رنگ مخفی ہو۔ اور عورتوں کے لئے وہ عطر مناسب ہے۔ جس کا رنگ نمایاں اور خوشبو مخفی ہو۔'' ۳ (پردہ ص ۲۶۸۔۲۶۹)

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۱. ص ۱۲۶. کتاب الصلاة، باب (فی) اعتزال النساء فی المساجد عن الرجال.
- ابوداؤد ج ۱ ص ۱۵۶، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النّسآء الی المسجد کے تحت باب التشدید فی ذلک .

حَدَّثَنَاقُتَیْبَةُ یعنی ابْنُ سَعِیْدٍ ثنا بَکْرٌ، یعنی ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحرِثِ، عَنْ بُکَیْرٍ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَنْهٰی اَنْ یَدْخُلَ مِنْ بَابِ النِّسَآءِ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۱. ص ۱۲۶.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالَ: نا یَحْیٰ بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَجْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِی بُکَیْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ زَیْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاکُنَّ الْمَسْجِدَ، فَلاَ تَمَسَّ طِیْباً.

ماخذ:

- مسلم ج ۱. ص ۱۸۳. کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء الی المساجد اذا لم یترتب علیه فتنة وانها لا تخرج مطیبة.
- مؤطا امام مالک ج ۱ ص ۱۵۶. باب خروج النساء الی المساجد . ○ السنن الکبریٰ بیْهقی ج ۳. ص ۱۳۳. کتاب الصلاۃ باب المرأۃ تشهد المسجد للصلاۃ لاتمس طیبا.

عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

اَیُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلاَ تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ.

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بخور استعمال کرے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمعہ وعیدین میں عورتوں کی شرکت

عن ام عطیة قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج الابکار والعواتق وذوات الخدور والحیض فی العیدین فاما الحیض فیعتزلن المصلی ویشھدن دعوة المسلمین (ترمذی، باب خروج النساء فی العیدین)

ترجمہ: ام عطیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنواری اور جوان لڑکیوں اور گھر گرہستنوں اور ایام والی عورتوں کو عیدین میں لے جاتے تھے۔ جو عورتیں نماز کے قابل نہ ہوتیں وہ جماعت سے الگ رہتیں اور دعا میں شریک ہو جاتی تھیں۔ا

تشریح: جمعہ وعیدین کے اجتماعات اسلام میں جیسی اہمیت رکھتے ہیں، محتاج بیان نہیں۔ ان کی اہمیت کو مدنظر رکھ کر شارع نے خاص طور پر ان اجتماعات کے لئے وہ شرط اڑا دی جو عام نمازوں کے لئے تھی۔ یعنی یہ کہ دن میں شریک جماعت نہ ہوں۔ اگرچہ جمعہ کے متعلق یہ تصریح ہے کہ عورتیں فرضیت جمعہ سے مستثنیٰ ہیں (ابوداؤد، باب الجمعۃ للمملوک) اور عیدین میں بھی عورتوں کی شرکت ضروری نہیں، لیکن اگر وہ چاہیں تو نماز باجماعت کی دوسری شرائط کی پابندی کرتے ہوئے ان جماعتوں میں شریک ہو سکتی ہیں۔ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود اپنی خواتین کو عیدین میں لے جاتے تھے۔

[پردہ ص ۳۴۳۔۳۴۴]

مآخذ:

- مسلم ج ۱ ۔ص ۱۸۳۔ کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء الی المساجد۔ ○ نسائی ج۸۔ ص ۱۵۴۔ کتاب الزینۃ۔ النھی للمرأۃ ان تشھد الصلاۃ اذا اصابت من البخور۔ ○ ابوداؤد ج۴ ص ۷۹۔ کتاب الترجل، باب ماجاء فی المرأۃ تتطیب للخروج۔ ابوداؤد میں فَلَا تَشْهَدَنَّ ھے۔ ○ السنن الکبریٰ بیہقی ج۳۔ ص ۱۳۳۔ کتاب الصلاۃ باب المرأۃ تشھد المسجد للصلاۃ لا تمس طیبا۔

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ، فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يعني زَانِيَةٌ وفی الباب عن ابی ھریرۃ۔ وھذا حدیث حسن صحیح۔

مآخذ:

- ترمذی ج۲ ص ۱۰۶۔۱۰۷۔ ابواب الاداب باب ماجاء فی کراھیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ۔
- ابوداؤد ج۴۔ ص ۷۹۔ کتاب المترجل، باب ماجاء فی المرأۃ تتطیب للخروج۔ عن ابی موسیٰ
- کنز العمال ج۱۶۔ص ۳۸۴۔ حدیث نمبر ۴۵۰۱۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عن ابْنِ عَبَّاسٍ ان النبی ﷺ کان یخرج بناته و نساءه فی العیدین۔ ۲ (ابن ماجه، باب ماجاء فی خروج النساء فی العیدین)

"ابن عباس کی روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو عیدین میں لے جاتے تھے

(پردہ ص ۳۴۳-۳۴۴)

ابوداؤد میں اِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْاَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا فَهِيَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قَوْلاً شَدِيْدًا ہے۔

- نسائی ج۸. ص۱۵۳ . کتاب الزینة ، باب مایکره للنساء من الطیب.
- کنز العمال ج۱۶ ص۳۸۳ ح ۴۵۰۱۰.

۳: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، نا اَبُوْدَاوُدَ الحِفْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيْبُ النِّسَآءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ.

مآخذ:

- ترمذی ابواب الاداب، باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء.
- ابوداؤد ج۲. ص۲۵۴ . کتاب النکاح، باب مایکره من ذکر الرجل مایکون من اصابته اهله.
- نسائی ج.۸ ص ۱۵۱ . کتاب الزینة، باب الفصل بین طیب الرجال وطیب النساء.
- مسند احمد ج۲. ص ۵۴۱. عن ابی هریرة.
- کنز العمال ج ۱۶.ص ۳۵۱. ح۴۴۸۷۹ اور حدیث نمبر ۱۷۳۳۷.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نا هُشَيْمٌ، نا مَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ، وَالْعَوَاتِقَ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضِ، فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ. قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ، قَالَ: فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

وفی الباب عن ابن عباس وجابر.

قَالَ ابوعیسٰی، حدیث ام عطیة حدیث حسن صحیح.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت اور سفر حج

تشریح: عورت کے بلا محرم حج کرنے کا مسئلہ مختلف فیہ ہے اس معاملہ میں چار مسلک پائے جاتے ہیں۔ جنھیں مختصراً یہاں بیان کئے دیتا ہوں۔

(۱) عورت کو کسی حال میں شوہر یا محرم کے بغیر حج نہ کرنا چاہئے۔ یہ مسلک ابراہیم نخعی، طاؤس، شعبی، اور حسن بصری رحمہم اللہ سے منقول ہے اور حنبلی مذہب کا یہی فتویٰ ہے۔

(۲) اگر حج کا سفر تین شبانہ روز سے کم کا ہو تو عورت بلا محرم جا سکتی ہے، لیکن اگر تین دن یا اس سے زائد کا سفر ہو تو شوہر یا محرم کے بغیر نہیں جا سکتی۔ امام ابوحنیفہؒ اور سفیان ثوریؒ کا یہی مذہب ہے۔

(۳) جو عورت شوہر یا محرم نہ رکھتی ہو وہ ایسے لوگوں کے ساتھ جا سکتی ہے جن کی اخلاقی حالت قابل اطمینان ہو۔ یہ ابن سیرین، عطاء، زہری قتادہ، اور اوزاعی رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام شافعیؒ نے ''قابل اطمینان رفیقوں'' کی مزید تشریح اس طرح کی ہے کہ اگر چند عورتیں بھروسے کے قابل ہوں اور وہ اپنے محرموں کے ساتھ جا رہی ہوں تو ایک بے شوہر اور بے محرم عورت ان کے ساتھ جا سکتی ہے۔ البتہ صرف ایک عورت کے ساتھ اسے نہ جانا چاہئے۔

(۴) ان سب کے خلاف ابن حزم ظاہری کا مسلک یہ ہے کہ بے محرم عورت کو تنہا ہی حج کے لئے جانا چاہئے۔ اگر وہ شوہر رکھتی ہو اور وہ اسے نہ لے جائے تو شوہر گناہ گار ہوگا مگر عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ اس کے بغیر حج کو چلی جائے

مآخذ:

- ترمذی ج ۱ ص ۱۲۰ ابواب العیدین، باب فی خروج النساء الی العیدین۔
- بخاری ج ۱ ص ۱۳۳۔ کتاب العیدین، باب خروج النساء والحیض الی المصلّٰی۔
- بخاری ج ۱۔ ص ۲۲۴۔ کتاب المناسک، باب تقضی الحائض المناسک کلھا الاالطواف۔

  دونوں مقام پر امر نا رسول اللہ ﷺ ہے۔
- مسلم ج ۱ ص ۲۹۰ کتاب العیدین فصل فی اخراج العواتق وذوات الخدور۔
- ابوداؤد ج ۱۔ ص ۲۹۶۔ کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء فی العید۔ اس میں بھی امرنا ہے۔
- نسائی ج ۱ ص ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ کتاب الحیض والاستحاضہ باب شھود الحیض العیدین ودعوۃ المسلمین عن ام عطیۃ اور کتاب العیدین ج۳۔ ص ۱۸۰ خروج العواتق وذوات الخدور فی العیدین۔
- ابنِ ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی خروج النساء فی العیدین۔ عن ام عطیۃ۔

ابن ماجہ میں ام عطیہ سے مروی ایک اور روایت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان چاروں مسالک میں سے تیسرے مسلک کو ترجیح دیتا ہوں کیونکہ اس میں ایک دینی فریضہ ادا کرنے کی گنجائش بھی ہے۔ اور اس فتنے کا احتمال بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے عورت کو بلامحرم سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(رسائل و مسائل حصہ دوم ص ۲۰۶۔۲۰۷)

دورانِ حج نقاب

عن عائشة قالت كان الركبان يمرون بنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم محرماتٌ فاذا حاذوا بنا سدلت احدانا جلبابها من رأسها على وجهها فاذا جاوزونا كشفناه (ابو داؤد باب فى المحرمة تغطى وجهها)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سوار ہمارے قریب سے گزرتے تھے۔ اور ہم عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالتِ احرام میں ہوتی تھیں۔ پس جب وہ لوگ ہمارے سامنے آجاتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں کی طرف سے اپنے چہروں پہ ڈال لیتیں۔ اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتی تھیں۔[1]

تشریح: عہد نبوی میں عام طور پر مسلمان عورتیں اپنے چہروں پر نقاب ڈالنے لگی تھیں، اور کھلے چہروں کے ساتھ پھرنے کا رواج بند ہو گیا تھا۔ ابوداؤد، ترمذی، مؤطا اور دوسری کتب حدیث میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو حالتِ احرام میں چہروں پر نقاب ڈالنے اور دستانے پہننے سے منع فرما دیا تھا۔ (المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القُفازين. ونهى النساء فى احرامهن عن القفازين والنقاب)[2] اس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس عہد مبارک میں چہروں کو چھپانے کے لئے نقاب اور ہاتھوں کو چھپانے کے لئے دستانوں کا عام رواج ہو چکا تھا صرف احرام کی حالت میں اس سے منع کیا گیا۔ مگر اس سے بھی یہ مقصد نہ تھا کہ حج میں چہرے منظر عام پر پیش کئے جائیں، بلکہ دراصل مقصد یہ تھا کہ احرام کی فقیرانہ وضع میں نقاب عورت کے لباس کا جز نہ ہو، جس طرح عام طور پر ہوتا ہے۔ چنانچہ دوسری احادیث میں تصریح کی گئی ہے کہ حالتِ احرام میں بھی ازواج مطہرات اور عام خواتین اسلام نقاب کے بغیر اپنے چہروں کو اجانب سے چھپاتی تھیں۔ (ابوداؤد کی روایت اوپر آچکی ہے)

مؤطا امام مالک میں ہے۔

عن فاطمة بنت المنذر انها قالت كنا نخمر وجوهنا ونحن محرمات ونحن مع اسماء بنت ابى بكر الصديق فلا تنكره علينا[3] باب تخمير المحرم وجهه

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ لِيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ ، لِيَجْتَنِبْنَ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- السنن الکبریٰ بیہقی ج۳. ص۳۰۵. ۳۰۶.کتاب صلاۃ العیدین باب خروج النساء الی العید،عن ام عطیۃ. ○ مجمع الزوائد ج۲. ص۲۰۰. ابواب العیدین کے تحت باب الخروج الی العید کے تحت اسی مفہوم کی روایت حضرت عائشہؓ سے نقل کی ھے.
- مسند احمد ج۵. ص۸۴ .عن ام عطیۃ.
- سنن دارمی ج۱. ص۳۱۶. کتاب الصلاۃ باب خروج النساء فی العیدین.
- مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲. ص۱۸۲ . کتاب الصلوات باب من رخص فی خروج النساء الی العیدین کے تحت اسی مفہوم کی حدیث عن ام عطیہ نقل کی ھے. ○ المصنف عبد الرزاق ج۳. ص۳۰۲. کتاب العیدین، باب خروج النساء فی الصلاۃ. عن ام عطیۃ.

۲:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ بَنَاتَهُ وَنِسَآءَهُ فِي الْعِيْدَيْنِ.

فی الزوائد: حدیث ابن عباس ضعیف لتدلیس حجاج بن ارطاۃ.

ماخذ:

- ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی خروج النساء فی العیدین. ○ مصنف ابن ابی شیبۃ ج۲. ص۱۸۲ کتاب الصلوات باب من رخص فی خروج النساء الی العیدین.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ،

ماخذ:

- بخاری ج۱ ص۲۵۰ ابواب العمرۃ، باب حج النساء.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ ہم حالت احرام میں اپنے چہروں پر کپڑا ڈال لیا کرتی تھیں۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی حضرت اسماءؓ تھیں۔ انہوں نے ہم کو اس سے منع نہیں کیا (یعنی انہوں نے یہ نہیں کیا کہ احرام کی حالت میں نقاب استعمال کرنے کی جو ممانعت ہے اس کا اطلاق ہمارے اس فعل پر بھی ہوتا ہے۔)

فتح الباری، کتاب الحج میں حضرت عائشہؓ کی ایک روایت ہے۔

تسدل المرأة جلبابها من فوق راسها علی وجهها.

ترجمہ: ''عورت حالت احرام میں اپنی چادر اپنے سر پر سے چہرے پر لٹکا لیا کرے۔''

(پردہ ص ۳۲۱، ۳۲۲)

تخریج

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الرُّ كْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَاوَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ. فَاِذَا حَاذُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۱۶۷ . كتاب المناسك، باب فى المحرمة تغطى وجهها.
- مسند احمد ج۶. ص۳۰. عن عائشةؓ. مسند میں اسدلت ہے۔ ○ ابن ماجه كتاب المناسك، باب المحرمة تسدل الثوب على وجهها. ابن ماجه نے كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ. فَاِذَا لَقِيَنَا الرَّاكِبُ اَسْدَلْنَاثِيَا بَنَا مِنْ فَوْقِ رُؤسِنَا، فَاِذَا جَاوَزَنَا رَفَعْنَا هَا.

ماخذ:

- سنن دارقطنى ج۲. ص۲۹۰ . كتاب الحج . حديث نمبر ۲۶۲ . عن عائشة ابن ماجه والى روايت ہے۔
- السنن الكبرىٰ بَيْهَقى ج۵. ص۴۸. كتاب الحج، باب المحرمة تلبس الثوب من علوفيستر وجههاوتجافى عنه عن عائشة.

۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَدِيْنِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ، وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

۲: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا يَعْقُوْبُ، ثنا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَاِنَّ نَافِعاً مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى النِّسَآءَ فِیْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حج میں عورتوں کا طریقہ

اسلام کا دوسرا اجتماعی فریضہ حج ہے۔ یہ مردوں کی طرح عورتوں پر بھی فرض ہے۔ مگر حتی الامکان عورتوں کو طواف کے موقع پر مردوں کے ساتھ خلط ملط ہونے سے روکا گیا ہے۔ بخاری میں عطاء سے روایت ہے کہ عہدِ نبوی میں عورتیں مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں مگر خلط ملط نہ ہوتی تھیں[۱] فتح الباری میں ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے طواف میں عورتوں اور مردوں کو گڈمڈ ہونے سے روک دیا تھا۔ ایک مرتبہ ایک مرد کو آپ نے عورتوں کے مجمع میں دیکھا تو پکڑ کر کوڑے لگائے[۲] مؤطا میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بال بچوں کو مزدلفہ سے منیٰ آگے روانہ کر دیا کرتے تھے۔ تاکہ لوگوں کے آنے سے پہلے صبح کی نماز اور رمی سے فارغ ہو جائیں[۳] نیز حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی حضرت اسماء صبح اندھیرے منہ منیٰ تشریف لے جاتی تھیں کہ نبی ﷺ کے عہد میں عورتوں کے لئے یہی دستور تھا۔[۵] [پردہ ص ۳۴۲۔۳۴۳]

ماخذ:

- ابوداؤد ج۲. ص۱۶۶. کتاب المناسک باب ما یلبس المحرم. O السنن الکبرٰی بیہقی ج۵. ص۴۷. کتاب الحج، باب المرأة لا تنتقب فی احرامها ولا تلبس القفازین.

۳. حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ اَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوْهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ، وَنَحْنُ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ.

ماخذ:

- مؤطا امام مالک ج۱. ص۲۴۰. کتاب الحج، باب تخمیر المُحْرِمِ وَجْهَهُ.
- فتح الباری ج۳. ص۴۰۶. کتاب الحج باب مایَلْبَسُ المحرم عن الثیاب والاردیة والازر.

۴: قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَسْدِلُ الْمَرْأَةُ جِلْبَابَهَا مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا.

ماخذ:

- فتح الباری ج۳. ص۴۰۶. کتاب الحج باب مایَلْبَسُ المُحْرِمُ مي الثیاب والاردیة والاُزُر.

تخریج

۱: وَقَالَ لِیْ عَمْرُوبْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ

---

[۱] باب طواف النساء مع الرجال۔ [۲] فتح الباری جلد سوم ص۳۱۲۔ [۳] مؤطا ابواب الحج باب تقدیم النساء والصبیان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیارت قبور و شرکت جنازات

نهينا عن اتباع الجنائز ولم يُعْزَم علينا. بخاری عن ام عطيه . باب اتباع النساء الجنازة، ابن ماجه ابواب ماجاء فی الجنائز باب ماجاء فی اتباع النساء الجنائز

ترجمہ: ہم کو جنازوں کی مشایعت سے منع کیا گیا تھا مگر سختی کے ساتھ نہیں۔[1]

تشریح: مسلمان کے جنازے میں شریک ہونا شریعت میں فرض کفایہ قرار دیا گیا ہے اور اس کے متعلق جو تاکیدی احکام ہیں، واقف کاروں سے پوشیدہ نہیں۔ مگر یہ سب مردوں کے لئے ہیں۔ عورتوں کو شرکتِ جنازات سے منع کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس ممانعت میں سختی نہیں ہے، اور کبھی کبھی اجازت بھی دی گئی ہے۔ لیکن شارع کے ارشادات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا جنازوں میں جانا کراہت سے خالی نہیں۔

ابن ماجہ اور نسائی میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں شریک تھے۔ ایک عورت نظر آئی۔ حضرت عمرؓ نے اس کو ڈانٹا۔ حضورؐ نے فرمایا یا عمر دعھا۔ (اے عمرؓ اسے چھوڑ دے) معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت میت کی کوئی عزیز قریب[2] ہوگی شدتِ غم سے مجبور ہو کر ساتھ چلی آئی ہوگی۔ حضورؐ نے اس کے جذبات کی رعایت کر کے حضرت عمرؓ کو ڈانٹ ڈپٹ سے منع فرما دیا۔[2]

ایسی ہی صورت زیارت قبور کی بھی ہے۔ عورتیں رقیق القلب ہوتی ہیں۔ اپنے مردہ عزیزوں کی یاد ان کے دلوں

النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ. قَالَ: كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ، قُلْتُ: بَعْدَ الْحِجَابِ اَوْقَبْلُ؟ قَالَ: اِیْ لَعَمْرِی، لَقَدْ اَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ، قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطُهُنَّ الخ

ماخذ:

- بخاری کتاب المناسک ج ۱ ۔ص ۲۱۹ . باب طواف النساء مع الرجال. O المصنف عبد الرزاق ج۵. ص۶۶ ۔۶۷. باب طواف الرجال والنساء معاً. اس میں أبعد الحجاب ہے۔ O السنن الکبرٰی بیھقی ج۵. ص۷۸. کتاب الحج، باب طواف النساء مع الرجال.

۲: رَوَى الْفَاكِهِيُّ مِنْ طَرِيْقِ زَائِدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: نَهٰى عُمَرُ اَنْ يَّطُوْفَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ، قَالَ: فَرَاٰى رَجُلاً مَعَهُنَّ فَضَرَبَهٗ بِالدُّرَّةِ.

- فتح الباری ج۳. ص۴۸۰. کتاب الحج باب طواف.

۳: مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ،

---

[1] ابن ماجہ میں یہی مضمون حضرت ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی منقول ہے۔

[2] ترمذی باب ماجاء فی زیارۃ القبور للنساء۔

[3] بخاری۔ باب زیارۃ القبور۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں زیادہ گہری ہوتی ہے۔ان کے جذبات کو بالکل پامال کر دینا شارع نے پسند نہ فرمایا۔مگر یہ صاف کہہ دیا کہ عورتوں کا کثرت سے قبروں پر جانا ممنوع ہے۔ترمذی میں حضرت ابوھریرۃؓ کی حدیث ہے کہ: لعن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم زوارات القبور۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت قبروں پر جانے والیوں کو ملعون ٹھہرایا تھا۔۳؎ (باب ما جاء فی کراھیۃ زیارۃ القبور للنساء)

حضرت عائشہؓ اپنے بھائی حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر کی قبر پر تشریف لے گئیں تو فرمایا واللہ لو شھدتک ما زرتک ''بخدا اگر میں تمہاری وفات کے وقت موجود ہوتی تو اب تمہاری قبر کی زیارت کو نہ آتی۔ ۴؎

انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کو قبر کے پاس بیٹھے روتے دیکھا تو اسے منع نہ فرمایا بلکہ صرف اتقی اللہ واصبری فرمادیا۔۵؎ ان احکام پر غور کیجئے۔نماز ایک مقدس عبادت ہے۔مسجد ایک پاک مقام ہے۔حج میں انسان انتہائی پاکیزہ خیالات کے ساتھ خدا کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔جنازوں اور قبروں کی حاضری میں ہر شخص کے سامنے موت کا تصور ہوتا ہے۔اور غم والم کے بادل چھائے ہوئے ہوتے ہیں۔یہ سب مواقع ایسے ہیں جن میں صنفی جذبات یا تو بالکل مفقود ہوتے ہیں۔یا رہتے بھی ہیں تو دوسرے پاکیزہ تر جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں، مگر اس کے باوجود شارع نے ایسے اجتماعات میں بھی مردوں اور عورتوں کی سوسائٹی کا مخلوط ہونا پسند نہ کیا۔مواقع کی پاکیزگی، مقاصد کی طہارت اور عورتوں کے جذبات کی رعایت ملحوظ رکھ کر انہیں گھر سے نکلنے کی اجازت تو دے دی بعض مواقع پر خود بھی ساتھ لے گئے۔لیکن حجاب کی اتنی قیود لگا دیں کہ فتنے کے ادنیٰ احتمالات بھی باقی نہ رہیں۔پھر حج کے سوا تمام دوسرے امور کے متعلق فرمادیا کہ ان میں عورتوں کا شریک نہ ہونا زیادہ بہتر ہے۔(پردہ ص از ۳۴۳ تا ۳۴۶)

كَانَ يُقَدِّمُ اَهْلَهُ وَصِبْيَانَهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنٰى حَتّٰى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمِنًى، وَيَرْمُوْا قَبْلَ اَنْ يَّأْتِيَ النَّاسُ.

۴: مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، اَنَّ مَوْلَاةً لِاَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَخْبَرَتْهُ، قَالَتْ: جِئْنَا مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ مِنًى بِغَلَسٍ. قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: لَقَدْ جِئْنَا مِنًى بِغَلَسٍ، فَقَالَتْ! قَدْ كُنَّا نَصْنَعُ ذٰلِكَ مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكِ.

ماخذ:

- مؤطا امام مالک کتاب الحج باب تقدیم النساء والصبیان۔

تخریج

۱: حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ، اَنَّهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

مآخذ:

- بخاری ج ۱ ص ۱۷۰۔ کتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنازۃ اور کتاب الاعتصام ج ۲ ص ۱۰۹۴ باب نہی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی التحریم الاماتعرف اباحتہ۔
- مسلم ج ۱۔ ص ۳۰۴۔ کتاب الجنائز، باب فی نہی النساء عن اتباع الجنائز من غیر عزیمۃ۔
- ابوداؤد ج ۳ ص ۲۰۲۔ کتاب الجنائز، باب أتباع النساء الجنائز۔ عن ام عطیۃ۔
- ابن ماجہ کتاب الجنائز، باب ۵۰ باب ماجاء فی النہی عن زیارۃ القبور۔
- مسند احمد ج ۶ ص ۴۰۸ عن ام عطیۃ۔
- بخاری ج ۱ ص ۴۵۔ کتاب الحیض باب الطیب للمرأۃ عند غسلہا من المحیض۔ عن ام عطیۃ۔
- مسلم ج ۱۔ ص ۳۰۴ کتاب الجنائز، باب فی نہی النساء عن اتباع الجنائز۔ من غیر عزیمۃ۔ نہینا کی جگہ ننہٰی عن اتباع بھی نقل کیا ھے۔
- السنن الکبریٰ ج ۴۔ ص ۷۷۔ کتاب الجنائز، باب ماورد فی نہی النساء عن اتباع الجنائز۔ عن ام عطیۃ۔
- مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۳۔ ص ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ کتاب الجنائز، باب فی خروج النساء مع الجنازۃ من کرھہ۔ عن ام عطیۃ۔
- المصنف عبد الرزاق ج ۳۔ ص ۴۵۵۔ کتاب الجنائز باب منع النساء اتباع الجنائز۔ عن ام عطیۃ۔

۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ، قَالاَ: ثنا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ،

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى عُمَرُ امْرَأَةً، فَصَاحَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! دَعْهَايَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ. وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ.

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام ایک جنازے میں شریک تھے۔ حضرت عمرؓ نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ رو رہی ہے حضرت عمرؓ نے اسے ڈانٹا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا عمر! اسے چھوڑ دو (رونے دو) اس لئے کہ آنکھ اشک بہانے والی ہے اور نفس مصیبت زدہ ہے اور زمانہ قریب ہے (یعنی اسلام میں داخل ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابنِ ماجه کتاب الجنائز، باب ۵۳، ماجاء فی البکاء علی المیت.
- نَسائی ج۴ ص۱۹ کتاب الجنائز، باب الرخصة فی البکاء علی المیت. عن ابی هریرةؓ.

نَسائی میں ھے:

قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَآءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ، فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالْقَلْبَ مُصَابٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ،

رسول اللہ ﷺ کی اولاد میں سے کوئی فوت ہوا تو عورتیں یکجا جمع ہوکر اس پر رونے لگیں۔تو حضرت عمر ان کو منع کرنے اور ڈانٹنے لگے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ آنکھ آنسو بہانے والی ہے دل رنجیدہ ہے اور زمانہ قریب کا ہے۔

ماخذ:

- مؤطا امام مالک میں جابر عبد اللہ سے ایک روایت منقول ھے اس میں ھے۔

اَنَّ جَابِرَبْنَ عَتِيْكٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ، فَصَاحَ بِهِ، فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيْعِ، فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ. فَجَعَلَ جَابِرٌ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ، فَاِذَا وَجَبَتْ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ الخ

حضرت جابر بن عتیک نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو دیکھا کہ ان پر موت کے آثار کا غلبہ ہے آپ نے اونچی آواز دے کر اسے بلایا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔اور فرمایا ہمارے مقابلہ میں موت تجھ پر غالب ہوگئی ہے۔یہ سن کر عورتوں نے رونا چلانا شروع کیا۔مگر جابر انہیں خاموش کرنے کی کوشش کرتے رہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو ان کے حال پر جب موت وارد ہوگی تو کوئی رونے والی نہیں روئے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماٰخذ:

- مؤطاامام مالک ج ۱. ص ۱۸۱. کتاب الجنائز النهی عن البكاء علی المیت.
- نسائی ج۲. ص ۵۲. کتاب الجهاد باب من خان غازیافی اهله. عن جابر.
- السنن الکبرٰی بَیْهقی ج۴. ص ۷۰. کتاب الجنائز، باب سیاق اخبار تدل علی جواز البكاء بعد الموت. عن ابی هريرة. اس روایت میں فَزَبَرَهُنَّ عُمَرُ وانْتَهَرَهُنَّ هے اور وَالْعَهْدُ حَدِیْثٌ هے.
- المستدرک للحاکم ج ۱. ص ۳۵۲ کتاب الجنائز رخصة البكاء قبل الموت.
- المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۳۸۱.
- السنن الکبرٰی بیهقی نے ابن عباس سے مندرجه ذیل روایت بهی نقل کی هے.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَكَتِ النِّسَآءُ عَلٰى رُقَيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَنْهَاهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَه يَا عُمَرُ الخ

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رقیہ بنت محمدؐ پر عورتوں نے رونا شروع کیا۔ حضرت عمران کو منع کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر رک جاؤ۔

- السنن الکبرٰی بَیْهَقی ج۴. ص ۷۰.
- مصنف ابن ابی شیبة ج۳. ص۲۸۵. کتاب الجنائز باب من رخص ان تکون المرأة مع الجنازة والصیاح لایری به بأساً.

۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، نا اَبُوْ عَوَانَةَ. عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ.

وفی الباب: عن ابن عباس وحسان بن ثابت، قال ابوعیسٰی: وهذا حدیث حسن صحیح وقدراٰی بعض اهل العلم ان هذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی زیارة القبور. فلما رَخص دخل فی رخصته الرجال والنساء. وقال بعضهم انما کره زیارة القبور فی النساء لقلة صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ترمذی ج ا . ص۲۰۳ . ابواب الجنائز باب ماجاء فی کراهیة زیارة القبور للنساء.
- ابنِ ماجه کتاب الجنائز، باب ۵۰، ماجاء فی النهی عن زیارة النساء القبور . عن حسان بن ثابت. عن ابن عباس اور عن ابی هریرة.
- مسند احمد ج۲. ص۳۳۷. ج۳. ص۴۴۳.
- ابو داؤد ج۳. ص۲۱۸ . کتاب الجنائز، باب فی زیارة النساء القبور . عن ابن عباس.
- ابو داؤد میں لعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِھے . الخ.
- السنن الکبریٰ بَیْهقی ج۴. ص۷۸. کتاب الجنائز ، باب ماورد فی نهیهن عن زیارة القبور اس میں حسان بن ثابت، ابوهریرة اور ابن عباس تینوں سے مروی روایات مذکور هیں.
- المستدرک للحاکم ج ا . ص۳۷۴. کتاب الجنائز عن ابن عباس.

۴: حَدَّثَنَا الحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ، نا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ: فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ، فَدُفِنَ فِيْهَا، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَزِيْمَةٍ حِقْبَةً
مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَا لِكًا
لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

حضرت عبداللہ بن ابی مُلیکہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبدالرحمٰن کا مقام حُبش میں انتقال ہوگیا۔ انہیں وہاں سے مکہ میں لا کر دفن کیا گیا۔ حضرت عائشہ جب مکہ تشریف لائیں تو اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر پر بھی آئیں اور یہ دو شعر پڑھے ہم دونوں جذیمہ بادشاہ کے دو مصاحبوں کی طرح عرصہ دراز تک اکٹھے رہے کہ لوگ کہنے لگے کہ یہ دونوں تو کبھی بھی جدا نہ ہوں گے مگر جب میں اور مالک بچھڑ گئے تو باوجود یکہ ایک لمبا عرصہ ساتھ رہنے کے ایسا محسوس ہوا کہ ہم نے درحقیقت ایک رات بھی اکٹھے نہ گزاری۔ اس کے بعد فرمایا بخدا اگر میں تمہاری وفات کے وقت موجود ہوتی تو اب تمہاری قبر کی زیارت کو نہ آتی۔

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ! لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ. وَلَوْ شَهِدْتُّكَ مَازُرْتُكَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنگ میں عورتوں کی شرکت

مسلمان جنگ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ عام مصیبت کا وقت ہے۔ حالات مطالبہ کر رہے ہیں کہ قوم کی پوری اجتماعی قوت دفاع میں صرف کر دی جائے۔ ایسی حالت میں اسلام قوم کی خواتین کو عام اجازت دیتا ہے کہ وہ جنگی خدمات میں حصہ لیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی اس کے پیش نظر ہے کہ جو ماں بننے کے لئے بنائی گئی ہے وہ سر کاٹنے اور خون بہانے کے لئے نہیں بنائی گئی۔ اس کے ہاتھ میں تیر و خنجر دینا اس کی فطرت کو مسخ کرنا ہے۔ اس لئے وہ عورتوں کو اپنی جان اور آبرو کی حفاظت کے لئے تو ہتھیار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر بالعموم عورتوں سے مصافی خدمات لینا، اور انہیں فوجوں میں بھرتی کرنا اس کی پالیسی سے خارج ہے۔ وہ جنگ میں ان سے صرف یہ خدمت لیتا ہے کہ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں، پیاسوں کو پانی پلائیں، سپاہیوں کے لئے کھانا پکائیں، اور مجاہدین کے پیچھے کیمپ کی حفاظت کریں۔ ان کاموں کے لئے پردے کی حدود انتہائی حد تک کم کر دی گئیں، بلکہ ان خدمات کے لئے تھوڑی ترمیم کے ساتھ وہی لباس پہننا شرعاً جائز ہے جو آج کل عیسائی نَنیں پہنتی ہیں۔

تمام احادیث سے ثابت ہے کہ جنگ میں ازواج مطہرات اور خواتین اسلام آنحضرت ﷺ کے ساتھ جاتیں اور مجاہدین کو پانی پلانے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے کی خدمات انجام دیتی تھیں۔ یہ طریقہ احکام حجاب نازل ہونے کے بعد بھی جاری رہا۔[۱] ترمذی میں ہے ام سلیم اور انصار کی چند دوسری خواتین اکثر لڑائیوں میں حضورؐ کے ساتھ گئی ہیں[۲] بخاری میں ہے کہ ایک عورت نے حضورؐ سے عرض کیا: میرے لئے دعا فرمایئے کہ میں بھی بحری جنگ میں جانے والوں کے ساتھ رہوں۔ آپ نے فرمایا اللھم اجعلھا منھم[۳] جنگ احد کے موقع پر جب مجاہدین اسلام کے پاؤں اکھڑ گئے تھے۔ حضرت عائشہ اور ام سلیم اپنی پیٹھ پر پانی کے مشکیزے لاد لاد کر لاتی تھیں اور لڑنے والوں کو پانی پلاتی تھیں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس حال میں میں نے ان کو پائنچے اٹھائے دوڑ دوڑ کر آتے جاتے دیکھا ان کی پنڈلیوں کا نچلا حصہ کھلا ہوا تھا ایک دوسری خاتون ام سلیط کے متعلق حضرت عمرؓ نے خود رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کیا ہے۔ کہ ''جنگ احد میں دائیں اور بائیں جدھر دیکھتا تھا۔ ام سلیط میری حفاظت کے لئے جان لڑاتی ہوئی نظر آتی تھیں۔''

اسی جنگ میں ربیع بنت معوذ اور ان کے ساتھ خواتین کی ایک جماعت زخمیوں کی مرہم پٹی میں مشغول تھی۔ اور یہی

مآخذ:

- ترمذی ابواب الجنائز، ج ۱. ص ۲۰۴ باب ماجاء فی الرخصة فی زیارة القبور للنساء.
- مجمع الزوائد ج۳. ص ۶۰ کتاب الجنائز باب زیارة القبور عن ابن ابی ملیکة مجمع الزوائد میں بھی کنا کندمانی ھے.

۵: حَدَّثَنَا آدَمُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ انَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ:

---

۱ بخاری کتاب الجہاد باب حمل الرجل المرأة فی الغزو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتیں مجروحین کو اٹھا اٹھا کر مدینہ لے جا رہی تھیں۔[۲]

جنگ حنین میں ام سلیم ایک خنجر ہاتھ میں لئے پھر رہی تھیں۔ حضورؐ نے پوچھا یہ کس کے لئے ہے؟ کہنے لگیں اگر کوئی مشرک میرے قریب آیا تو اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔[۳]

ام عطیہ سات لڑائیوں میں شریک ہوئیں۔ کیمپ کی حفاظت، سپاہیوں کے لئے کھانا پکانا، زخمیوں اور بیماروں کی تیمارداری کرنا ان کے سپرد تھا۔[۴]

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جو خواتین اس قسم کی جنگی خدمات انجام دیتی تھیں ان کو اموال غنیمت میں سے انعام دیا جاتا تھا۔[۵]

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی پردہ کی نوعیت کسی جاہلی رسم کی سی نہیں ہے، جس میں مصالح اور ضروریات کے لحاظ سے کمی بیشی نہ ہو سکتی ہو۔ جہاں حقیقی ضروریات پیش آ جائیں وہاں اس کے حدود کم بھی ہو سکتے ہیں۔ نہ صرف چہرہ اور ہاتھ کھولے جا سکتے ہیں، بلکہ جن اعضاء کو سترِ عورت میں داخل کیا گیا ہے ان کے بھی بعض حصے اگر حسبِ ضرورت کھل جائیں تو مضائقہ نہیں لیکن جب ضرورت رفع ہو جائے تو حجاب کو پھر انہی حدود پر قائم ہو جانا چاہئے، جو عام حالات کے لئے

اِتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ: اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِیْلَ لَهَا! اِنَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِیْنَ، فَقَالَتْ: لَمْ اَعْرِفْکَ، فَقَالَ: اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی.

حضرت انس سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبر پر سے ہوا دیکھا کہ قبر کے پاس بیٹھی ایک عورت رو رہی ہے آپ نے اسے تلقین فرمائی کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ وہ بولی اپنی راہ لو۔ تجھے اس مصیبت سے واسطہ نہیں پڑا جو مجھے پہنچی ہے وہ آپ کو پہچان نہ سکی، کسی نے اسے بتایا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، وہ آپ کے پاس پہنچی، اس نے دروازے پر کوئی دربان نہ پایا۔ حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی آپ نے فرمایا صبر تو صدمہ کے شروع میں ہوتا ہے۔

ماخذ:

- بخاری، ج ۱ ص ۱۷۱. کتاب الجنائز، باب زیارة القبور.
- مسلم ج ۱. ص ۳۰۲. کتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة الاولی.

---

[۱] بخاری کتاب الجہاد باب حمل الرجل المرأة فی الغزو۔

[۲] ترمذی، باب ماجاء فی خروج النساء فی الغزو۔

[۳] بخاری کتاب الجہاد باب غزوة المرأة فی البحر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقرر کئے گئے ہیں۔جس طرح پردہ جاہلی پردہ نہیں ہے، اسی طرح اس کی تخفیف بھی جاہلی آزادی کے مانند نہیں۔مسلمان عورت کا حال یورپین عورت کی طرح نہیں ہے کہ جب وہ ضروریات جنگ کے لئے اپنی حدود سے باہر نکلی، تو اس نے جنگ ختم ہونے کے بعد اپنی حدود میں واپس جانے سے انکار کردیا۔[پردہ ص از ۳۴۶ تا ۳۴۹]

مسلم میں ھے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلٰی امْرَأَۃٍ تَبْکِیْ عَلٰی صَبِیٍّ لَّھَا الخ

تخریج

۱ . حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، ثنا يُوْنُسُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ:

سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيْثِ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَآئِهِ، فَاَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِيْ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ.

یونس نے بتایا کہ میں نے زہری سے سنا ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ ان چاروں حضرات نے مجھ سے حضرت عائشہ سے مروی حدیث تھوڑی تھوڑی بیان کی کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے مابین قرعہ ڈالتے جس کے نام کا قرعہ نکل آتا اسی کو اپنے ساتھ لے جاتے (اسی دستور کے مطابق) ایک جہاد میں جانے کے بارے میں ہمارے درمیان قرعہ اندازی ہوئی تو اس میں میرا نام نکل آیا۔لہذا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئی (اور یہ واقعہ) پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔

۱؎ بخاری، باب غزوۃ النساء وقتالھن مع الرجال مسلم باب غزوۃ النساء مع الرجال جلد۲ص ۷۶۔

۲؎ بخاری، باب مداوات النساء الجرحی فی الغزو۔

۳؎ مسلم ج ۲۔باب غزوۃ النساء مع الرجال۔

۴؎ ابن ماجہ، باب العبید والنساء یشھدون مع المسلمین۔

۵؎ مسلم ج ۲ باب النساء الغازیات یرضخ لھن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

O بخاری ج ۱۔ ص ۴۰۳۔ کتاب الجهاد، باب حمل الرجل امرأته فی الغزو دون بعض نسائه۔

O سنن دارمی ج ۲۔ ص ۱۳۰۔ کتاب الجهاد ، باب فی خروج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مع بعض نسائه فی الغزو۔عن عائشةؓ۔

۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ یَحْیٰ، قَالَ: انا جَعْفَرُبْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَیْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهٗ اِذَا غَزَا فَیَسْقِیْنَ الْمَآءَ وَیُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ام سلیم اور انصار کی چند اور خواتین کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جب جنگ جاری ہوتی تو وہ عورتیں مجاہدین کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دارو دیتیں۔ (فسٹ ایڈ کا انتظام کرتیں)

ماخذ

O مسلم ج ۲۔ ص ۱۱۶۔ کتاب الجهاد والسیر، باب غزوة النساء مع الرجال۔ O ابوداؤد ج ۳۔ ص ۱۸۔ کتاب الجهاد ، باب فی النساء یغزون۔ عن انس۔ O ترمذی ابواب السیر ج ۱۔ ص ۲۸۶۔ باب ماجاء فی خروج النساء فی الحرب۔ عن انس۔ هذا حدیث حسن صحیح۔

O السنن الکبرٰی ج ۹۔ ص ۳۰۔ کتاب السیر باب شهود من لافرض علیه القتال۔ عن انس۔

O مجمع الزوائد ج ۵۔ ص ۳۲۴۔ کتاب الجهاد، باب خروج النساء فی الغزو۔ O المصنف عبد الرزاق، ج ۵۔ ص ۲۹۸۔ کتاب الجهاد باب جهاد النساء والقتل والفتک۔ الفاظ مختصر۔

۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو ، ثنا اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَساً یَقُوْلُ:

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بِنْتِ مِلْحَانَ فَاتَّکَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِکَ، فَقَالَتْ: لِمَ تَضْحَکُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَرْکَبُوْنَ الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوْکِ عَلٰی

عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انصاری سے مروی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ کو بیان کرتے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنت ملحان کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں تکیہ لگا کر سو گئے۔ پھر جب بیدار ہوئے تو مسکرائے۔ بنت ملحان نے پوچھا اے رسول خدا آپ ہنس کیوں رہے ہیں فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میری امت کے چند لوگ راہ خدا میں جہاد کرنے کے لئے دریا میں سوار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْاَسِرَّةِ، فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ:اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ. قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ.

ہوں گے ان کی حالت تخت نشین بادشاہوں کی ہوگی۔ بنت ملحان نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمادے۔ آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ بنت ملحان کو ان لوگوں میں شامل فرمادے اور فرمایا کہ تو اے بنت ملحان پہلے لوگوں میں سے ہو۔ پچھلے لوگوں میں سے نہیں ہو راوی کا بیان ہے کہ حضرت انس نے بتایا کہ پھر بنت ملحان نے عبادہ بن صامت کے ساتھ نکاح کرلیا پھر وہ معاویہ کی اہلیہ بنت قرظہ کے ساتھ دریا میں سوار ہوئیں۔ جب واپسی پر اپنی سواری پر سوار ہونے لگیں تو وہ سواری بدکی اور یہ نیچے گر کر فوت ہوگئیں۔

ماخذ:

- بخاری ج۱.ص۴۰۳. کتاب الجهاد ، باب جهاد النساء اور بخاری ج۱.ص۴۰۵.باب رکوب البحر. O مسلم ج۲.ص۱۴۲ کتاب الامارة باب فضل الغزوفی البحر . O ابوداؤد ج ۳ ص۶. کتاب الجهاد باب فضل الغزو فی البحر. O ابوداؤد ج ۳ ص ۴۱. کتاب الجهاد. باب فضل الغزو فی البحر. Oابنِ ماجه کتاب الجهاد، باب فضل غزو البحر. ام حرام.
- سنن دارمی ج۲.ص۱۳۰ . کتاب الجهاد، باب فی فضل غزاة البحر. ام حرام بنت ملحان.
- مؤطا امام مالک ج۲.ص۳۰۹. کتاب الجهاد الترغیب فی الجهاد. O السنن الکبرٰی بَیْهقی ج۹. ص۱۶۶ . کتاب السیر باب فضل من مات فی سبیل اللّٰه. عن انس بن مالک.

۴. حَدَّثَنَا اَبُوْمَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ، وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ احد کے دن جب لوگ نبی ﷺ کو تنہا چھوڑ کر الگ ہوگئے تو میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا کہ یہ

www.KitaboSunnat.com

اَرٰی خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْاٰنِ ، فَتُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ.

دونوں اپنے دامن سمیٹے ہوئے تھیں۔ان کے پاؤں کی پازیبیں مجھے نظر آ رہی تھیں پانی سے بھرے مشکیزے اپنی کمروں پر اٹھا کر لاتی تھیں اور پیاسے مجاہدوں کے منہ میں پانی ڈالتی تھیں پھر واپس جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں۔اور پھر جاتیں اور مشکیزے بھر کر لاتیں اور پیاسے مجاہدوں کے منہ میں پانی ڈالتیں (زخمی پیاسے مجاہدوں کو پانی پلاتی تھیں)۔

ماخذ:

- بخاری ج ۱. ص ۴۰۳. کتاب الجهاد، باب غزو النساء و قتالهن مع الرجال.
- مسلم ج ۲. ص ۱۱۶ . کتاب الجهاد والسیر، باب غزوة النساء مع الرجال. عن انس بن مالک.
- السنن الکبریٰ ج ۹ . ص ۳۰. کتاب السیر باب شهود من لافرض علیه القتال. عن انس.

تخریج

۵ . حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا بِشْرُبْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ،

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ، وَنَخْدُمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ،

حضرت ربیع بنت معوذ سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کرتی تھیں اور لوگوں کو پانی پلاتی اور ان کی خدمت انجام دیتی تھیں زخمی مجاہدوں اور قتل ہو کر شہید ہونے والوں کو مدینہ واپس لوٹاتی تھیں۔

ماخذ:

- بخاری ج ۱ . ص ۴۰۳. کتاب الجهاد، باب رد النساء الجَرْحی و القتلی.
- بخاری ج ۱ . ص ۴۰۳، باب مُداواة النساء الجرحی فی الغزو کے تحت رُبَيّع بنت معوذ سے مروی روایت میں ہے۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي الْمَآءَ وَنُدَاوِي الْجَرْحٰى وَنَرُدُّ الْجَرْحٰى.

ہم نبی ﷺ کی معیت میں جہاد میں شریک ہوتی تھیں، پانی پلاتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ پہنچاتی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: نا يَزِيْدُبْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: انا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خَنْجراً فَكَانَ مَعَهَا، فَرَاٰهَا اَبُوْطَلْحَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهِ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خَنْجَرٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاهٰذَا الْخَنْجَرُ؟ قَالَتْ: اتَّخَذْتُهُ اِنْ دَنَا مِنِّىْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهُ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ اِنْهَزَمُوْابِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ.

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ام سلیم (والدہ انس) نے حنین کے روز ایک خنجر لیا تھا وہ ان کے پاس موجود تھا۔ ابوطلحہ نے ام سلیم کو دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ ام سلیم ہے۔ اس کے پاس ایک خنجر ہے رسول اللہ ﷺ نے ام سلیم سے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے؟ ام سلیم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو میں اس خنجر سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ پھر ام سلیم نے کہا اے رسول خدا طلقاء میں سے جو ہمارے بعد ایمان لائے ہیں ان سب کو قتل کرا دیں۔ وہ تو شکست خوردگی کی وجہ سے مسلمان ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم ان کے لئے اللہ کافی ہو گیا ہے اور اس نے اچھا کیا ہے۔

ماخذ:

○ مسلم ج ۲. ص ۱۱٦ . کتاب الجهاد والسير، باب غزوة النساء مع الرجال.

۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحِيْمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِىْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِى الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى.

حضرت ام عطیہ انصاریہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں سات غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہی ہوں۔ ان کی قیام گاہوں میں ان کے پیچھے رہتی تھیں۔ ان کے لیے کھانا تیار کرتی زخمیوں کو دوا دارو دیتی اور مریضوں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- مسلم ج۲. ص۱۱۷. کتاب الجهاد والسير باب عدد غزوات النبي صلى الله عليه وسلم.
- ابن ماجه کتاب الجهاد، باب ۳۷. باب العبيد والنساء يشهدون مع المسلين. عن ام عطية.
- سنن دارمي ج۲. ص ۱۳۰. کتاب الجهاد، باب في النساء يغزون مع الرجال.

۸. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، قَالَ: نا سُلَيْمَانُ يعني ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْئَالُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْلاَ اَنْ اَكْتُمَ عِلْماً مَاكَتَبْتُ اِلَيْهِ، كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ اَمَّا بَعْدُ! فَاَخْبِرْنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ، وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ، وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، وَمَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِمْ؟ وَعَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ؟فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ؟ وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يُضْرَبْ

یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے ابن عباس کی جانب تحریر کیا (نجدہ حروری خارجیوں کا سردار) اس مکتوب میں اس نے پانچ باتیں دریافت کیں۔ عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ اگر علم کو چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں اسے جواب نہ دیتا۔ نجدہ نے اپنی تحریر میں یہ لکھا تھا کہ حمد وصلوٰۃ کے بعد آپ یہ بتائیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں عورتوں کو ساتھ لے جاتے تھے اور ان کو کوئی حصہ بھی دیتے تھے (مال غنیمت میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی قتل کرتے تھے اور یتیم کا دور یتیمی کس عمر میں ختم ہوتا ہے اور خمس کس کا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔ تو مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں خواتین کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ عورتوں کو اپنے ساتھ رکھتے تھے وہ زخمیوں کی دوا دارو کرتی تھیں ان کو بطور انعام کچھ مال غنیمت میں سے دے دیا جاتا تھا، باقاعدہ حصہ نہیں دیا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا تم بھی بچوں کو قتل مت کرو۔ اور تو نے دریافت کرتے ہوئے پوچھا ہے کہ یتیم کا دور یتیمی کب ختم ہوتا ہے۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے عمر عطا فرمائی ہے بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ باریش ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَهُنَّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلاَ تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ، وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ مَتٰى يَنْقَضِى يُتْمُ الْيَتِيْمِ، فَلَعَمْرِىْ اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهٗ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهٖ ضَعِيْفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا، فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهٖ مِنْ صَالِحِ مَا يَاْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ، وَكَتَبْتَ تَسْئَالُنِىْ عَنِ الْخُمْسِ لِمَنْ هُوَ وَاِنَّا نَقُوْلُ هُوَلَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ.

جانے کے باوجود لیکن دین کا شعور نہیں رکھتے۔ پس جب وہ اپنے لئے اچھی چیز لینے لگے جیسا کہ لوگ لیتے ہیں تو اس کا دورِ یتیمی جاتا رہا۔ نیز تو نے اپنی تحریر میں خمس کے بارے میں پوچھا ہے کہ یہ کس کا حق ہے۔ تو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ خمس ہمارا حق ہے مگر ہماری قوم نے اس سے انکار کیا۔

مآخذ:

○ مسلم ج۲. ص۱۱۶، ۱۱۷. کتاب الجهاد والسير باب النساء الغازيات يرضخ لهن الخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۲۲

عائلی قوانین کے کمیشن کا سوالنامہ اور اس کا جواب

(ذیل میں وہ سوال نامہ مع جواب نقل کیا جارہا ہے جو حکومت کے مقرر کردہ کمیشن برائے قوانین عائلہ کی طرف سے ۵۵ء کے اواخر میں جاری کیا گیا تھا)

نکاح

سوال:۔ کیا نکاح خوانی کا کام صرف حکومت کے مقرر کردہ نکاح خوانوں کے ذریعے ہونا چاہئے؟

جواب:۔ جی نہیں، اسلامی معاشرے میں کسی قسم کی کہانت (Priesthood) کے لئے جگہ نہیں ہے۔ ہر مسلمان جس طرح نماز پڑھا سکتا ہے اسی طرح نکاح بھی پڑھا سکتا ہے۔ بلکہ زوجین خود بھی دو گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کر سکتے ہیں۔ نکاح خواں کا ایک نیا عہدہ از روئے قانون اگر مقرر کر دیا جائے تو لامحالہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرنی پڑے گی یا تو ہر اس نکاح کو باطل قرار دیا جائے جو سرکاری ''پادری'' کے بغیر کر لیا گیا ہو۔ یا پھر اسے جائز تسلیم کیا جائے۔ پہلی صورت میں شریعت اور قانون کے درمیان تضاد واقع ہو جائے گا، کیونکہ شرعاً وہ نکاح صحیح ہوگا۔ اور دوسری صورت میں یہ قاعدہ مقرر کرنا فضول ہوگا۔

سوال:۔ کیا نکاح رجسٹری کرانا لازمی ہونا چاہئے؟ اگر ایسا ہو تو اس کے لئے کیا طریق کار ہونا چاہئے اور اس کی خلاف ورزی کے لئے کیا اور کسے سزا ہونی چاہئے؟

جواب:۔ نکاحوں کو ایک پبلک رجسٹر میں درج کرانے کا انتظام مفید تو ضرور ہے، مگر اسے لازم نہ ہونا چاہئے۔ شریعت نے نکاح کے لئے جو قواعد مقرر کئے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نکاح کم از کم دو گواہوں کے سامنے ہو، اور اس کو علی الاعلان کیا جائے تاکہ زوجین کے رشتہ داروں اور قریب کے حلقہ تعارف میں ان کا رشتہ معلوم ومعروف ہو جائے۔ نزاعات کی صورت میں اس طریقے سے نکاح کی شہادتیں بہم پہنچنا کچھ زیادہ مشکل نہیں رہتا۔ تاہم قیامِ شہادت میں مزید سہولتیں دو طریقوں سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ ایک معیاری نکاح نامہ مرتب کر کے عام طور پر شائع کر دیا جائے تاکہ لوگ نکاح سے متعلق تمام ضروری امور اس میں درج کر کے شہادتیں ثبت کرا لیا کریں۔ دوسرے یہ کہ ہر محلے اور بستی میں نکاحوں کا ایک رجسٹر رکھ دیا جائے تاکہ جو بھی اس میں نکاح کا اندراج کرانا چاہے کرا دے۔ لوگ بالعموم خود ہی اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے ان دونوں سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ لیکن اسے لازم کرنے میں دو قباحتیں ہیں۔ ایک یہ کہ خلاف ورزی کرنے والوں کو کوئی نہ کوئی سزا دینی ہوگی۔ اور اس طرح خواہ مخواہ ایک نئے جرم کا اضافہ ہوگا۔ دوسرے یہ کہ غیر رجسٹری شدہ نکاحوں کو تسلیم کرنے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدالتوں کو انکار کرنا ہوگا۔ حالانکہ جو نکاح گواہوں کے سامنے کیا جائے وہ شرعاً منعقد ہو جاتا ہے اور عدالت اس کے وجود سے انکار کرنے کا حق نہیں رکھتی۔ پھر یہ بھی غور طلب ہے کہ آیا آپ غیر رجسٹری شدہ نکاحوں سے پیدا ہونے والے بچوں کو ناجائز اولاد قرار دیں گے اور انہیں پدری جائداد کی وراثت سے بھی محروم کریں گے؟ اگر یہاں تک آپ نہیں جانا چاہتے تو رجسٹری کو قانوناً لازم کرنا آخر کیا معنی رکھتا ہے۔

سوال:۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ زوجین میں سے ہر ایک نے کسی دباؤ کے بغیر اپنی رضامندی سے ایجاب وقبول کیا ہے کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

جواب:۔ قانونی اغراض کے لئے ایجابی طور پر یہ معلوم ہونا ضروری نہیں ہے کہ نکاح کے فریقین نے اپنی رضامندی سے نکاح کیا ہے۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ کسی فریق نے دباؤ کے تحت بلا رضا ورغبت مجبوراً ایجاب وقبول کیا ہے۔ اس وقت تک ہر نکاح کے متعلق یہی فرض کیا جائے گا کہ وہ برضا ورغبت ہوا ہے۔ اسلام میں ایجاب وقبول لازماً دو گواہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ بالغ لڑکے کا نکاح اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جب تک وہ گواہوں کے سامنے بالفاظ صریح اسے قبول نہ کرے۔ لڑکی کے لئے (اگر وہ باکرہ ہو) زبانی اقرار ضروری نہیں ہے، لیکن اگر وہ بآواز بلند روئے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نکاح منظور نہیں۔ اس طرح شریعت نے خود رضامندی متحقق کرنے کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے، اور یہ بالکل کافی ہے۔ پس پردہ اگر لڑکے یا لڑکی پر کوئی دباؤ ڈالا گیا ہو تو اس کا ثبوت مدعی کو لانا چاہئے قانون ایسے کسی دباؤ کے عدم کے لئے ثبوت کا طالب نہیں ہے، بلکہ اس کے وجود کا ثبوت مانگتا ہے، اگر کوئی اس کا دعویٰ کرے۔ دباؤ کے عدم کا ثبوت لازم کر دینے سے نہ صرف یہ کہ قانون کا منشا الٹ جائے گا بلکہ اس سے عملاً سخت مشکلات رونما ہوں گی۔

سوال:۔ کیا آپ کے نزدیک کمسنی کی شادیوں کو روکنے کے لئے یہ قانون بنانا ضروری ہے کہ شادی کے وقت مرد کی عمر ۱۸ سال سے کم اور عورت کی ۱۵ سال سے کم نہ ہو۔

جواب:۔ کم سنی کی شادیاں روکنے کے لئے کسی قانون کی حاجت نہیں۔ اور اس کے لئے ۱۸ سال اور ۱۵ سال کی عمر مقرر کر دینا بالکل غلط ہے۔ ہمارے ملک میں ۱۸ سال کی عمر سے بہت پہلے ایک لڑکا جسمانی طور پر بالغ ہو جاتا ہے، اور لڑکیاں بھی ۱۵ سال سے پہلے جسمانی بلوغ کو پہنچ جاتی ہیں۔ ان عمروں کو از روئے قانون نکاح کی کم سے کم عمر قرار دینے کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں اس سے کم عمر والے لڑکوں اور لڑکیوں کی صرف شادی پر اعتراض ہے، کسی دوسرے طریقے سے جنسی تعلقات پیدا کر لینے پر کوئی اعتراض نہیں۔ شریعت اسلام نے اس طرح کی مصنوعی حد بندیوں سے اسی لئے احتراز کیا ہے کہ یہ درحقیقت بالکل غیر معقول ہیں۔ اس کے بجائے یہ بات لوگوں کے اپنے ہی اختیار تمیزی پر چھوڑ دینی چاہئے کہ وہ کب نکاح کریں اور کب نہ کریں۔ لوگوں میں تعلیم اور عقلی نشو و نما کے ذریعہ سے جتنا زیادہ شعور پیدا ہوگا اسی قدر زیادہ صحیح طریقہ سے وہ اپنے اس اختیار تمیزی کو استعمال کریں گے، اور کم سنی کے نامناسب نکاحوں کا وقوع، جو اب بھی ہمارے معاشرے میں کچھ بہت زیادہ نہیں ہے، روز بروز کم تر ہوتا چلا جائے گا شرعاً ایسے نکاحوں کو جائز صرف اس لئے رکھا گیا ہے کہ بسا اوقات کسی خاندان کی حقیقی مصلحتیں اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متقاضی ہوتی ہیں۔اس ضرورت کی خاطر قانوناً اسے جائز ہی رہنا چاہئے، اوراس کے نامناسب رواج کی روک تھام کے لئے قانون کے بجائے تعلیم اورعام بیداری کے وسائل پراعتماد کرنا چاہیئے، معاشرے کی ہر خرابی کا علاج قانون کا لٹھ ہی نہیں ہے۔

سوال:۔کیا آپ کے نزدیک نکاح کے لئے عمروں کا یہ تعین ازروئے قرآن کریم یا ازروئے حدیث صحیح ممنوع ہے؟

جواب:۔نکاح کے لئے عمروں کے تعین کی کوئی صریح ممانعت تو قرآن وحدیث میں نہیں ہے، مگر کم سنی کے نکاح کا جواز سنت سے ثابت ہے اوراحادیث صحیحہ میں اس کے عملی نظائر موجود ہیں۔سوال یہ ہے کہ جو چیز شرعاً جائز ہےاس کو آپ قانوناً حرام کس دلیل سے کرتے ہیں؟ آپ کا ایک عمر ازروئے قانون مقرر کردینا یہ معنی رکھتا ہے کہ اس عمر سے کم میں اگر کوئی نکاح کیا جائے تو آپ اسے باطل قرار دیں گے اور ملکی عدالتیں اس کو تسلیم نہ کریں گی۔کیا اسے ناجائز اور باطل ٹھیرانے کے لئے کوئی اجازت قرآن یا حدیث صحیح میں موجود ہے؟ دراصل یہ طرزِ سوال بہت ہی مغالطہ آمیز ہے تعیین عمر صرف ایک ایجابی پہلو ہی نہیں بلکہ ساتھ ساتھ ایک سلبی پہلو بھی رکھتی ہےاس کے معنی صرف یہی نہیں ہیں کہ آپ نکاح کے لئے محض ایک عمر مقرر کرنا چاہتے ہیں، بلکہ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ اس عمر سے پہلے نکاح کرنے کو آپ حرام بھی کرنا چاہتے ہیں۔اس منفی پہلو کو نظر انداز کرکے صرف یہ پوچھنا کہ کیا اس کا مثبت پہلو ممنوع ہے، سوال کو ادھوری شکل میں پیش کرنا ہے۔سوال کی تکمیل اس وقت ہوگی جب آپ ساتھ ساتھ یہ بھی پوچھیں کہ کیا ایک عمر خاص سے پہلے نکاح کو ناجائز ٹھیرانے کے حق میں کوئی دلیل قرآن یا کسی حدیث صحیح میں ملتی ہے؟

سوال:۔کیا آپ اس سے متفق ہیں کہ معاہدۂ ازدواج میں ہر ایسی شرط درج ہوسکتی ہے جو اسلام اوراخلاق کے بنیادی اصولوں کے خلاف نہ ہو اور عدالت اس کے ایفاء پر مجبور کرے؟

جواب:اس سوال کے دو حصے ہیں۔پہلا حصہ یہ ہے کہ کیا ایسی شرطیں معاہدۂ ازدواج میں درج ہوسکتی ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ ہوسکتی ہیں، مگراس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسی کچھ شرائط ازروئے قانون معاہدۂ نکاح کا لازمی جز بنادی جائیں اور حکومت کی طرف سے شائع کردہ معیاری نکاح نامے میں ان کو شامل کردیا جائے۔شریعت نے اس معاملے کو ہر انفرادی نکاح کے فریقین پر چھوڑا ہے اورانہیں اختیار دیا ہے کہ جو مباح شرطیں بھی وہ چاہیں آپس میں طے کرلیں۔اس حد سے تجاوز کرکے بعض شرطوں کو قانون یا رواج کی حیثیت دے دینا اصول کے بھی خلاف ہے اور عملاً بھی اس سے بہت سی خرابیاں رونما ہوسکتی ہیں۔ہمارے معاشرے میں جو بات تجربے سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ بالعموم کامیاب ازدواجی رشتے وہی ہوتے ہیں جن میں فریقین نے باہمی اعتماد پر معاملہ کیا ہو اور طرح طرح کی شرطوں سے ایک دوسرے کو باندھنے کی کوشش نہ کی ہو۔شرطوں کی بندشیں عام طور پر الٹی خرابی پیدا کرتی ہیں۔کیونکہ ان کی بدولت رشتے کا آغاز ہی بے اعتمادی سے ہوتا ہے۔مصنوعی شرطوں کو رائج کرنے کے لئے صرف یہ دلیل کافی نہیں کہ وہ اسلام اوراصول اخلاق کے خلاف نہیں ہیں۔کسی چیز کے خلافِ اسلام اور خلافِ اخلاق نہ ہونے سے یہ تو لازم نہیں آتا کہ اسے ضرور کرنا چاہئے۔

سوال کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ کیا عدالتیں ایسی شرطوں کے ایفاء پر حکماً مجبور کرسکتی ہیں جو معاہدہ ازدواج میں درج ہوں اور خلافِ اسلام واخلاق نہ ہوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت کی مقرر کردہ شرطوں کے سوا جتنی شرطیں بھی معاہدہ ازدواج میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درج کی گئی ہوں انہیں نافذ کرتے وقت عدالت کو صرف یہی نہیں دیکھنا چاہئے کہ وہ خلاف اسلام واخلاق نہیں ہیں، بلکہ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ طرفین کے انفرادی حالات میں وہ معقول اور منصفانہ بھی ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ اس سے متفق ہیں کہ ازروئے قانون یہ تسلیم کیا جائے کہ معاہدہ ازدواج میں یہ شرط ہو سکتی ہے کہ عورت کو بھی اعلانِ طلاق کا وہی حق حاصل ہوگا جو مرد کو حاصل ہے؟

جواب:۔ اگر ایجاب وقبول کے وقت عورت یہ کہے کہ میں اپنے آپ کو تیرے نکاح میں اس شرط کے ساتھ دیتی ہوں کہ جب چاہوں اپنے اوپر طلاق وارد کرنے کی مختار ہوں گی، اور مرد اسے قبول کر لے تو قانوناً اس شرط کو صحیح تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ صورت تفویضِ طلاق کی ہے اور فقہا نے اسے جائز رکھا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ تفویض طلاق کا قانوناً جائز ہونا اور چیز ہے اور اسلامی معاشرے میں اسے رواج دینے کی کوشش کرنا اور چیز۔ اس کا قانونی جواز تو صرف اس بنا پر ہے کہ مرد کو شریعت نے طلاق کا جو اختیار دیا ہے اسے وہ اپنی طرف سے نیابۃً یا وکالۃً جسے چاہے سونپ سکتا ہے اور عورت کو بھی وہ تفویض کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی ترویج اور ہر معاہدۂ نکاح میں اس شرط کو شامل کرنے کی کوشش قطعاً اسلام کے منشا کے خلاف ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد کے درمیان حقوق واختیار کا جو تناسب قائم کیا ہے اس کا یہ فطری اور منطقی تقاضا ہے کہ زوجین میں سے صرف مرد ہی طلاق کا مختار ہو۔ اس نے مہر اور زمانہ عدت کا نفقہ اور چھوٹے بچوں کے زمانہ رضاعت وحضانت کا خرچ کلیتہً مرد پر ڈالا ہے، اس لئے مرد مجبور ہے کہ طلاق کا اختیار استعمال کرنے میں احتیاط سے کام لے، کیونکہ اس کا پورا مالی نقصان اسی کو برداشت کرنا ہو گا۔ بخلاف اس کے عورت پر کوئی ذمہ داری اس نے عائد نہیں کی ہے بلکہ طلاق کے نتیجے میں اسے کچھ لینا ہی ہوتا ہے، دینا کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اختیارِ طلاق کے استعمال میں سخت بے احتیاطی کر سکتی ہے، بلکہ ذرا سے اشتعال پر بھی بے تکلف طلاق دے سکتی ہے۔ ان وجوہ سے عورت کی طرف اس اختیار کو منتقل کر دینا اس اسکیم کے بالکل خلاف ہے جو اسلام نے اپنے ازدواجی قانون میں پیش نظر رکھی ہے۔ اس غلط طریقے کو اگر رائج کیا گیا تو معاشرے میں اس کے بہت برے نتائج رونما ہوں گے اور ہم کثرت طلاق کی ایک ایسی وبا سے دوچار ہو جائیں گے جس سے اب تک ہمارا معاشرہ محفوظ رہا ہے۔

سوال:۔ ہمارے معاشرے کے بعض طبقوں میں دختر فروشی کا مکروہ رواج پایا جاتا ہے۔ اس کے انسداد کے لئے آپ کے نزدیک کس قسم کا اقدام مناسب ہوگا تا کہ والدین یا ولی لڑکی کو نکاح میں دیتے ہوئے رقمیں وصول نہ کر سکیں؟

جواب:۔ یہ ایک نہایت مکروہ رسم ہے۔ اسے قانوناً جرم ٹھیرا دینا چاہئے اور ان لوگوں کے لئے قید یا جرمانے کی سزا تجویز کرنی چاہئے جو لڑکیوں کو اس طرح فروخت کرتے ہیں۔

سوال:۔ کیا آپ کے نزدیک مناسب ہوگا کہ ایک معیاری نکاح نامہ مرتب کیا جائے اور نکاح کے تمام اندراجات اس کے مطابق ہوں؟

جواب:۔ یہ عین مناسب ہے۔ ماہرین فقہ کے مشورے سے اس طرح کا ایک نکاح نامہ ضرور مرتب ہونا چاہئے، بلکہ اس کے ساتھ ازدواجی قانون کے ضروری احکام بھی منسلک ہونے چاہئیں جن کے نہ جاننے کی وجہ سے لوگ بالعموم غلطیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔

طلاق

سوال:۔ اگر کوئی شوہر بیک وقت تین طلاقیں دے تو کیا آپ کے نزدیک اسے قطعی مغلظہ شمار کیا جائے یا تین طُہر وں میں تین طلاقوں کے اعلان کے بغیر جیسا کہ قرآن میں ہدایت کی گئی ہے۔ یہ مغلظہ شمار نہ ہو؟

جواب:۔ ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ تین طلاق اگر بیک وقت دیے جائیں تو وہ تین ہی طلاق شمار ہوں گے۔ اور میرے نزدیک یہی صحیح تر بات ہے، اس لئے میں یہ مشورہ نہیں دے سکتا کہ اس قاعدے میں کوئی تغیر کیا جائے۔ لیکن یہ امر مسلم ہے کہ ایسا کرنا گناہ ہے کیونکہ یہ اس صحیح طریقے کے خلاف ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے طلاق دینے کے لئے سکھایا ہے۔ اس لئے اس غلط طریقے کی روک تھام ضرور ہونی چاہئے۔ میری رائے میں اس غرض کے لئے حسبِ ذیل تدابیر مناسب ہوں گی:۔

الف:۔ مسلمانوں کو عام طور پر طلاق کے صحیح طریقے سے واقف کرایا جائے، اس کی حکمتیں اور اس کے فوائد سمجھائے جائیں، اور اس کے مقابلے میں طلاقِ بدعی کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ اس غلط طریقے سے طلاق دینے والا گناہ گار رہوتا ہے۔ یہ چیز تعلیم کے نصاب میں بھی شامل ہونی چاہئے، ریڈیو اور پریس کے ذریعہ سے بھی نشر ہونی چاہئے، اور نکاح ناموں کے ساتھ جو احکام منسلک ہوں ان میں بھی اسے درج ہونا چاہئے۔

ب:۔ دستاویز نویسوں کو حکماً تین طلاق کی دستاویز لکھنے سے منع کر دیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے جرمانہ کر دیا جائے۔

ج:۔ بیک وقت تین طلاق دینے والوں کے لئے بھی سزائے جرمانہ مقرر کر دی جائے۔ اس کے لئے ہمارے پاس حضرت عمرؓ کے عمل کی نظیر موجود ہے۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب کبھی مجلس واحد میں تین طلاق دینے کا مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوتا وہ طلاق کو نافذ کرنے کے ساتھ طلاق دینے والے کو سزا بھی دیتے تھے۔

سوال:۔ کیا طلاقوں کا رجسٹری کرانا لازمی قرار دیا جائے؟

جواب:۔ طلاق کی رجسٹری کا انتظام تو ضرور ہونا چاہئے مگر وہ صرف اختیاری ہونی چاہئے۔ لازم قرار دینے میں متعدد قباحتیں ہیں۔ عدالتوں میں ہر اس طلاق کو تسلیم کیا جانا چاہئے جس کی شہادت بہم پہنچے، یا طلاق دینے والا جس کا اقرار کرے قطع نظر اس سے کہ وہ رجسٹری شدہ ہو یا نہیں۔

سوال:۔ اگر طلاق کی رجسٹری نہ ہو تو آپ کے نزدیک اس کی کیا سزا ہونی چاہئے؟

جواب:۔ رجسٹری نہ کرانے کے لئے کسی سزا کی حاجت نہیں۔

سوال:۔ کیا مختلف علاقوں کے لئے مصالحتی مجالس مقرر کی جائیں اور کسی طلاق کو اس وقت تک صحیح تسلیم نہ کیا جائے جب تک کہ فریقین ان مجالس کی طرف رجوع نہ کر چکے ہوں جن میں زوجین کے خاندانوں کی طرف سے بھی ایک ایک حَکَم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شامل ہو؟

جواب:۔اس طرح کی مصالحتی مجالس تو ضرور قائم ہونی چاہئیں، اور عدالتوں کے لئے بھی یہ قاعدہ مقرر کرنا چاہئے کہ وہ ازدواجی نزاعات کا فیصلہ کرنے سے پہلے قرآن مجید کے مقرر کردہ طریقہ تحکیم پر عمل کریں، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے کہ جس طلاق کا معاملہ مصالحتی مجالس یا خاندانی حکموں کے سامنے نہ گیا ہو اس کو سرے سے تسلیم ہی نہ کیا جائے۔ شریعت کی رو سے ہر وہ طلاق واقع ہو جاتی ہے جس میں طلاق کے ارکان و شروط پائے جائیں۔ اس کے وقوع کی شرائط میں شرعاً یہ چیز شامل نہیں ہے کہ آدمی کسی حکم یا مصالحتی مجلس سے رجوع کرے۔ اب اگر ایسی طلاق کو جو شرعاً واقع ہو چکی ہو، عدالتیں تسلیم نہ کریں تو لوگ سخت پیچیدگی میں پڑ جائیں گے اور یہ قاعدہ اسلامی شریعت سے متناقض ہو جائے گا۔

سوال:۔کیا ''ازدواجی دعائلی عدالت'' کو مطلقہ کے مطالبے پر یہ اختیار ہونا چاہئے کہ وہ مطلقہ کو تاحین حیات یا تاعقدِ ثانی نفقہ دلوائے؟

جواب:۔ یہ بات شریعت کے خلاف بھی ہوگی اور انصاف کے خلاف بھی۔ قرآن اور حدیث میں وہ صورتیں معین کر دی گئی ہیں جن میں ایک مطلقہ عورت طلاق دینے والے شوہر سے نفقہ پانے کی حق دار ہوتی ہے اور یہ بھی طے کر دیا گیا ہے کہ ان مختلف صورتوں میں وہ کتنی مدت کے لئے حق دار رہتی ہے۔ تاحین حیات یا تاعقدِ ثانی نفقہ پانے کا استحقاق اس شرعی ضابطے کے خلاف ہوگا۔ اور عقل بھی یہ نہیں مانتی کہ ایک شخص جو ایک عورت کو طلاق دے چکا ہے اور جو اس سے اب کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کا حق دار نہیں ہے، مدت العمر یا تاعقدِ ثانی اس کے مصارف کا بار اٹھانے پر مجبور کیا جائے۔ یہ چیز خود عورتوں کی اخلاقی پوزیشن کو بھی گرا دینے والی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی خوددار اور شریف عورت یہ بات کبھی گوارا کر سکتی ہے کہ وہ ایک غیر شخص سے، جس کی بیوی وہ نہیں رہی ہے اپنے مصارف کی کفالت کرائے۔ ایسا ضابطہ اپنے قوانین میں درج کر کے ہم اپنے معاشرے کے طبقہ اناث کی عزت پر بری طرح حرف لائیں گے، اور اس کا فائدہ صرف وہ چند عورتیں ہی اٹھائیں گی جو اپنے وقار کی بہ نسبت مال کو زیادہ اہمیت دینے والی ہوں۔

عورت کی طرف سے مطالبۂ طلاق

سوال:۔کیا آپ ڈیسولیوشن آف میرج ایکٹ ۱۹۳۹ء (انفساخ نکاح مسلمین ۱۹۳۹ء) کی تمام دفعات کو جامع اور تشفی بخش سمجھتے ہیں یا آپ کے نزدیک اس میں اضافہ وترمیم ہونی چاہئے؟

جواب۔مذکورہ ایکٹ میرے سامنے نہیں ہے اس لئے میں اس پر کوئی اظہار رائے نہیں کر سکتا۔ اچھا ہوتا کہ اس سوال نامے کے ساتھ اس ایکٹ کی نقل بھی شامل ہوتی۔

سوال:۔کیا آپ کے نزدیک یہ مناسب ہوگا کہ خلع کے متعلق مجلس آئین ساز واضح اور غیر مبہم قانون وضع کرے؟

جواب:۔ مناسب یہ ہوگا کہ صرف خلع ہی کے متعلق نہیں بلکہ تمام ازدواجی معاملات کے متعلق اسلامی احکام ایک کتابچہ کی صورت میں مدون (Codify) کر دیے جائیں اور اس غرض کے لئے علماء اور تجربہ کار قانون دانوں کی ایک کمیٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنادی جائے۔

تعدّدِ ازواج

سوال:۔ قرآن کریم میں تعدد ازواج کی بابت ایک ہی آیت (۴:۴) ہے جو حقوق یتامیٰ کی حفاظت کے ساتھ وابستہ ہے۔کیا آپ کے نزدیک جہاں حقوق یتامیٰ کا سوال نہ ہو وہاں تعدد ازواج کو ممنوع کیا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ یہ خیال غلط ہے کہ قرآن مجید کی مذکورہ آیت کا حکم حقوق یتامیٰ کی حفاظت کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ رائے بھی غلط ہے کہ جہاں حقوق یتامیٰ کا سوال نہ ہو وہاں تعدد ازواج کو ممنوع کیا جا سکتا ہے۔قرآن مجید میں بکثرت مثالیں ایسی موجود ہیں جن میں ایک حکم بیان کرنے کے ساتھ ان حالات کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن میں اس حکم کے بیان کی حاجت پیش آئی ہے، یا جن میں اس کی ضرورت پیش آسکتی ہے، یا جن سے وہ حکم متعلق ہے۔اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا اور کسی قانون داں آدمی سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس سے یہ نتیجہ نکالے گا کہ ایسا ہر حکم صرف انہی حالات کے ساتھ ''وابستہ'' ہے جن کا ذکر کر دیا گیا ہے، اور دوسرے تمام حالات میں اس حکم پر عمل کرنا یا اس اجازت سے فائدہ اٹھانا ممنوع ہے۔مثال کے طور پر سورہ بقرہ کی آیت ۲۸۳ میں فرمایا گیا ہے کہ ''اگر تم سفر پر ہو اور (قرض کی دستاویز لکھنے کے لئے) تم کو کاتب نہ ملے تو پھر رہن با قبضہ ہونا چاہئے۔'' کیا قانون کی سمجھ رکھنے والا کوئی آدمی اس کا یہ مطلب لے سکتا ہے کہ اسلامی شریعت میں رہن بالقبض کا جواز صرف سفر اور کاتب نہ ملنے کی حالت کے ساتھ وابستہ ہے؟ اسی طرح سورۂ نساء کی آیت ۲۳ میں جن عورتوں کے ساتھ نکاح حرام کیا گیا ہے ان میں سوتیلی بیٹی کی حرمت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے: ''اور تمہاری وہ پروردہ لڑکیاں جو تمہاری گودوں میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن کے ساتھ تم ہم بستر ہو چکے ہو۔'' کیا اس کا یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ سوتیلی بیٹی کی حرمت صرف اس حالت کے ساتھ وابستہ ہے جب کہ اس نے سوتیلے باپ کے گھر میں پرورش پائی ہو؟ ان مثالوں سے یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ تعدد ازواج کی اجازت جس آیت میں بیان ہوئی ہے اس کے ساتھ حقوقِ یتامیٰ کی حفاظت کا ذکر کرنے کا مقصد اس اجازت کو صرف اسی حالت کے ساتھ وابستہ کر دینا نہیں ہے جب کہ یتامیٰ کا کوئی معاملہ درپیش ہو۔ بلکہ اگر اس موقع ومحل کو دیکھا جائے جس میں یہ آیت آئی ہے تو نتیجہ اس کے بالکل برعکس نکلتا ہے۔تعدد ازواج اس آیت کے نزول سے پہلے عرب میں رائج تھا، نبی ﷺ خود متعدد بیویاں رکھتے تھے، اور بکثرت صحابہ کرامؓ کے گھروں میں ایک سے زائد بیویاں تھیں۔قرآن میں اس کی کوئی ممانعت نہ آنا بجائے خود اس رواج کے جواز کے لئے کافی دلیل تھا۔اس لئے یہ آیت دراصل تعدد ازواج کی اجازت دینے کے لئے نازل ہی نہیں ہوئی تھی، بلکہ جنگِ اُحد کے بعد اس کے نزول کا مقصد مسلمانوں کو یہ رہنمائی دینا تھا کہ جنگِ اُحد کے نتیجے میں بہت سے لوگوں کی شہادت سے یتامیٰ کی پرورش کا جو مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔اس پر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، اس مسئلے کو تم لوگ تعدد ازواج کے طریقے سے حل کر سکتے ہو جو پہلے ہی سے تمہارے لئے جائز ہے۔اس طرح اس آیت نے کوئی نئی اجازت نہیں دی ہے بلکہ پہلے سے جو اجازت عملاً چلی آرہی تھی اُس سے ایک خاص اجتماعی مسئلے کو حل کرنے میں مدد لینے کی تلقین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔ البتہ نئی بات اس میں صرف یہ تھی کہ پہلے تعدادِ ازواج غیر مقید تھا، اور اب اس کو زیادہ سے زیادہ چار کی حد کے ساتھ مقید کر دیا گیا۔ اس پس منظر سے جو شخص واقف ہو وہ کبھی اس غلط فہمی میں نہیں پڑ سکتا کہ اس آیت میں تعدادِ ازواج کی پہلی مرتبہ اجازت دی گئی تھی اور اس اجازت کو صرف اس حالت کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا تھا جب کہ یتامیٰ کے حقوق کی حفاظت کے لئے اس سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت پیش آئے۔

سوال:۔ کیا آپ کے نزدیک یہ لازمی ہونا چاہئے کہ عقد ثانی کا ارادہ رکھنے والا شخص عدالت سے اجازت حاصل کرے۔

جواب:۔ شریعت نے عقد اول اور عقدِ ثانی و ثالث و رابع میں کوئی فرق نہیں کیا ہے۔ ان سب کی کھلی اجازت ہے۔ اگر عقد اول کسی عدالت کے ساتھ مشروط نہیں ہو سکتا تو ثانی کیا، ثالث و رابع بھی نہیں ہو سکتا۔ اس طرح کی تجویز صرف اسی صورت میں قابلِ غور ہو سکتی ہیں جب کہ پہلے یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ایک سے زائد نکاح کرنا ایک برائی ہے جس کو اگر روکا نہ جا سکے تو کم از کم اس پر پابندیاں ہی عائد ہونی چاہئے۔ یہ نقطۂ نظر رومن لاء کے فلسفۂ قانون کا ہے نہ کہ اسلام کے فلسفۂ قانون کا۔ اس لئے اسلامی قانون کی بحث میں ایسی تجویزیں لانا جن کا بنیادی تصور ہی اسلام کے تصور سے مختلف ہو اصولاً بالکل غلط ہے۔

سوال:۔ کیا آپ کے نزدیک یہ قانون ہونا چاہئے کہ عدالت یہ اجازت اس وقت تک نہیں دے سکتی جب تک اسے یہ اطمینان نہ ہو کہ درخواست دہندہ دونوں بیویوں اور ان کی اولاد کی اس معیارِ زندگی کے مطابق کفالت کر سکتا ہے جس کے وہ عادی ہیں؟

جواب:۔ اوپر کے جواب کے بعد یہ سوال آپ سے آپ خارج از بحث ہو جاتا ہے۔ تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس تجویز کی بعض کمزوریوں کی طرف اشارہ کر دیا جائے۔ اس میں یہ خیال پیش کیا گیا ہے کہ عدالت عقدِ ثانی کی اجازت صرف اس صورت میں دے جب کہ ایک شخص دو بیویوں اور ان کی اولاد کی کفالت کر سکتا ہو۔ سوال یہ ہے کہ جو شخص ایک بیوی اور اس کی اولاد کی بھی کفالت نہ کر سکتا ہو اسے نکاح کی کھلی چھٹی کیوں ملی رہے؟ کیوں نہ ہر شخص کے عقدِ اول کا معاملہ بھی عدالت کی اجازت سے مشروط ہو اور اس کے لئے بھی یہ قید نہ لگا دی جائے کہ جب تک نکاح کا ہر خواہش مند عدالت کو اپنی مالی پوزیشن کے متعلق اطمینان نہ دلا دے اس وقت تک کسی کو نکاح کی اجازت نہ دی جائے؟ پھر یہ عجیب بات ہے کہ محبت اور سنجوگ اور خاندانی زندگی کے لطف و اطمینان کا ہر سوال نظر انداز کر کے صرف اس ایک سوال کو نکاح ثانی کے معاملے میں اہمیت دی گئی ہے کہ یہ کام کرنے والا دو بیویوں اور ان کی اولاد کے مالی بار کا متحمل ہو سکے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ عقدِ ثانی غریب اور متوسط طبقے کے لئے تو ممنوع ہو، مگر اونچے طبقے کے لئے یہ حق پوری طرح محفوظ رہے۔ اس سے بھی زیادہ دلچسپ کمزوری اس میں یہ ہے کہ عدالت صرف یہ دیکھ کر ایک شخص کو نکاح ثانی کی اجازت دے دے گی کہ وہ دو بیویوں اور ان کی اولاد کا متکفل ہو سکتا ہے، حالانکہ محض متکفل ہو سکنا عملاً متکفل ہونے کے لئے کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہمارے سامنے بکثرت مثالیں ایسے لوگوں کی موجود ہیں جو بڑی بڑی آمدنیاں رکھتے ہیں اور ایک بیوی کو نذرِ تغافل کئے رکھتے ہیں۔ عدالتوں کی اجازت کی قید ان خرابیوں کا آخر کیا سدِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب کرتی ہے؟ ایسی خام تجویزوں کے بجائے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم شریعت کے اس قاعدے ہی پر اکتفا کریں کہ ایک شخص ایک سے زائد نکاح کرنے کے معاملہ میں اپنی مرضی کا مختار ہو اور جس بیوی کو بھی اس سے کسی نوع کی بے انصافی کا شکوہ ہو اس کی دادرسی کے لئے عدالت کا دروازہ کھلا رہے۔

سوال:۔ کیا یہ قانون ہونا چاہئے کہ دوسری شادی کرنے والے کی کم از کم نصف تنخواہ پہلی بیوی اور اس کی اولاد کو عدالت دلوائے؟

سوال:۔ ا۔ اور جب لوگ تنخواہ دار نہیں بلکہ دوسرے ذرائع آمدنی رکھتے ہیں ان سے عدالت ضمانت لے کہ وہ اپنی آمدنی کا کم از کم نصف پہلی بیوی اور اس کی اولاد کو دیتے رہیں گے؟

جواب:۔ یہ تجویز بالکل غلط ہے ایک آدمی لازماً صرف اپنے ہی بال بچوں کا کفیل نہیں ہوتا، بلکہ والدین، چھوٹے بہن بھائی اور دوسرے مستحق اعزہ بھی بہت سے لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جن کی انہیں خدمت اور کفالت کرنی ہوتی ہے۔ اس صورت میں یہ ضابطہ بنا دینا کہ دوسری شادی کرنے والے کی کم از کم نصف آمدنی ضرور پہلی بیوی کو دلوائی جائے سراسر بے انصافی ہے۔ پھر اگر پہلی بیوی بے اولاد اور دوسری صاحبِ اولاد، تو یہ کس اصول انصاف کا تقاضا ہے کہ شوہر کی آدھی آمدنی بے اولاد بیوی کے لئے مخصوص کر دی جائے اور دوسری بیوی اولاد سمیت بقیہ نصف میں گزر کرے؟ شریعت ایسے اندھے ضابطے بنانے کے بجائے یہ قاعدہ مقرر کرتی ہے کہ بیویوں کے درمیان شوہر خود عدل کرے، اور اگر کسی بیوی کی طرف سے بے انصافی کی شکایت عدالت میں آئے تو قاضی اس خاندان کے حالات کو دیکھ کر مناسب صورت تجویز کر دے۔

مہر

سوال:۔ کیا آپ کے نزدیک یہ قانون بن جانا چاہئے کہ معاہدۂ ازواج میں جو مہر مقرر کیا گیا ہے خواہ اس کی مقدار کتنی ہی کثیر کیوں نہ ہو وہ شوہر کے لئے واجب الادا ہے؟

جواب:۔ مہر تو شرعاً ہے ہی واجب الادا چیز۔ اس کے لئے الگ قانون بنانے کی کیا حاجت ہے؟ البتہ اگر اس کا مطلب ایسا قانون بنانا ہے کہ ہر مقدار مہر لازماً ہر حال میں واجب الادا ہو، تو یہ قرآن کے بھی خلاف ہے اور عقل وانصاف کے بھی خلاف۔ قرآن عورت کو مہر معاف کرنے کا حق بھی دیتا ہے، اور مہر میں کمی قبول کرنے کا حق بھی۔ نیز اگر مہر شوہر کی حیثیت سے بہت زیادہ ہو، یا بعد میں کسی وقت شوہر کے مالی حالات ایسے ہو جائیں کہ وہ کسی طرح ایک گراں قدر مہر ادا کرنے کے قابل نہ رہے، یا کسی عقد نکاح میں ایسا مہر بندھوا لیا گیا ہو جسے کوئی شخص بھی معقول نہ تسلیم کر سکتا ہو، تو ایسی صورتوں میں عدالت یا پنچوں کے لئے مناسب رقم پر راضی نامہ کرا دینے کا دروازہ کھلا رہنا چاہئے۔

سوال:۔ کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ مطالبۂ مہر کے لئے از روئے قانون کسی مدت کی تحدید نہ ہو؟

جواب:۔ مہر کی وصولی کے لئے مدت کا تعین اور عدم تعین فریقین کی باہمی قرارداد پر منحصر ہے۔ اس معاملے میں قانون کو کسی مداخلت کی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:۔اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر نکاح نامے میں ادائے مہر کی صورت کا کوئی تعین نہ ہو تو نصف مہر معجّل (عندالطلب) اور نصف غیر موجل (بعد انفساخ نکاح یا وفات شوہر یا بصورت طلاق) شمار ہو؟

جواب:۔ایسی صورت میں سارا مہر عندالمطالبہ واجب الادا ہونا چاہئے۔البتہ اگر عدالت یہ دیکھے کہ مقدار مہر فی الواقع شوہر کی حیثیت سے بہت زیادہ رکھی گئی ہے تو وہ انصاف کو ملحوظ رکھ کر ادائیگی مہر کے لئے کوئی مناسب صورت تجویز کر سکتی ہے۔اس معاملہ میں قانون بنا کر عدالتوں کے ہاتھ باندھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔

حضانت

سوال:۔موجودہ قانون کی رو سے بچوں کی حضانت کا حق ماں کو خاص عمروں تک حاصل ہے۔یعنی لڑکا ہو تو سات سال، اور لڑکی ہو تو بلوغ تک۔حضانت کے لئے عمروں کا یہ تعین نہ قرآن میں ہے اور نہ کسی حدیث میں، بلکہ یہ بعض فقہاء کا اجتہاد ہے۔کیا آپ کے نزدیک اس میں کوئی ترمیم ہو سکتی ہے؟

جواب:۔اس معاملے میں صحیح بات یہ ہے کہ بچوں کا مفاد ہر دوسری چیز پر مقدم ہے۔ہر انفرادی مقدمے میں حالات کو دیکھتے ہوئے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ماں اور باپ میں سے جس کی حضانت بھی زیادہ موزوں نظر آئے اسے ترجیح دی جائے۔کسی ایک کے حق میں قانون بنا دینا مناسب نہیں ہے۔البتہ قانوناً یہ لازم ہونا چاہئے کہ جس فریق کی حضانت میں بھی بچے دیے جائیں وہ دوسرے فریق سے ان کے ملنے میں مزاحم نہ ہو۔مشہور فقہاء میں سے علامہ ابن تیمیہ اور ابن قیم کی رائے بھی وہی ہے جو میں نے اوپر عرض کی ہے۔

بیوی بچوں کا گزارہ

سوال:۔کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ کوئی شوہر کسی معقول وجہ کے بغیر بیوی کو گزارہ نہ دے تو بیوی کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ خاص ''ازدواجی عائلی عدالت'' میں اس پر دعویٰ دائر کر سکے؟

جواب:۔جی ہاں!

سوال:۔موجودہ کریمنل پروسیجر کوڈ (ضابطہ فوجداری) کی دفعہ ۴۸۸ کے مطابق بیوی عدالت فوجداری میں نفقے کا دعویٰ کر سکتی ہے لیکن عدالت فوجداری زیادہ سے زیادہ سو روپے ماہانہ دلوا سکتی ہے۔کیا آپ اس مقدار کے اضافے کے حق میں ہیں؟

جواب:۔جی ہاں۔عدالت کو یہ حق ہونا چاہئے کہ زوجین کی حیثیت کے مطابق نفقہ دلوائے۔کسی خاص مقدار کا تعین از روئے قانون کر دینا مناسب نہیں۔

سوال:۔کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ایک بیوی گذشتہ تین سال تک کے نفقے کا مطالبہ کر سکے؟

جواب:۔تین سال کی قید صحیح نہیں ہے۔جب سے شوہر نے بیوی کو نفقہ سے محروم کر رکھا ہو اسی وقت سے اس کا نفقہ دلوانا چاہئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:۔کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ اگر بیوی نے نکاح نامے میں میعاد نفقہ کے متعلق خاص شرط لکھوالی ہو تو اسے محض مدت عدت تک ہی نہیں بلکہ مدت مشروطہ تک نفقہ ملے؟

جواب:۔نکاح کے وقت اکثر ایسا ہوتا ہے کہ برادری اور خاندان کے دباؤ سے، یا لحاظ مروت کی بنا پر غیر معقول شرائط تسلیم کرلی جاتی ہیں۔اس طرح کی شرطوں کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہئے۔نفقہ کا جائز حق ایک عورت کو جس حد تک حاصل ہے اس سے زیادہ کی کوئی شرط اگر معاہدہ نکاح میں لکھوالی گئی ہو تو اسے ازروئے قانون نافذ نہیں ہونا چاہئے۔

تولیتِ املاک

سوال:۔کیا آپ اس سے متفق ہیں کہ باپ کی عدم موجودگی میں عدالت ماں کو بچوں کی املاک کی متولیہ قرار دے بشرطیکہ عدالت کے نزدیک اس کا تقرر بچوں کی بہبود اور املاک کے تحفظ کے منافی نہ ہو؟

جواب:۔یہ اس صورت میں ہونا چاہئے جب کہ بچوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے ماں کو متولی بنانا ضروری ہو، مثلاً خاندان میں کوئی ایسا مرد موجود نہ ہو جو متولی بن سکتا ہو، یا موجود تو ہو مگر اس کے ہاتھ میں تولیت دینے سے بچوں کے مفاد کو خطرہ ہو۔

سوال:۔ کیا آپ یہ قانون بنانے کے حق میں ہیں کہ نابالغوں کی املاک کے متولی کو یہ اختیار حاصل نہ ہو کہ وہ عدالت کی اجازت کے بغیر املاک کو فروخت یا رہن کر سکے؟

جواب:۔یہ تجویز بالکل مناسب ہے۔

وراثت اور وصیّت

سوال۔(۱) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ اگر پاکستان کے کسی حصے میں ابھی تک وراثت اور وصیت کے بارے میں شرعی قوانین پر عمل نہیں ہو رہا تو بلاتاخیر قانون وضع کیا جائے کہ اس بارے میں شرعی قوانین ہر حصہ ملک پر عائد ہوں؟

سوال۔(۲) موجودہ قانونی ضابطے کی پیچیدگی کے پیش نظر عورتوں کی مجبوریوں کو رفع کرنے کے لئے کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ جب کبھی وراثت کے معاملے میں عورت مدعیہ ہو تو معمولی سول کورٹ اس کا مقدمہ عجلت انفصال کے لئے ازدواجی وعائلی عدالت میں منتقل کردے؟

جواب:۔دونوں تجویزیں مناسب ہیں۔

سوال:۔کیا قرآن کریم میں کوئی نصِ صریح موجود ہے یا کسی صحیح حدیث میں یہ تعلیم ملتی ہے کہ یتیم پوتے، پوتی یا نواسے نواسی کو بہر حال محروم الارث کر دیا جائے؟

جواب:۔یہ مسئلہ ان اصولی احکام سے خود بخود نکلتا ہے جو قرآن وحدیث میں تقسیم میراث کے متعلق دیئے گئے ہیں۔ اور اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس میں ردوبدل کر کے یتیم پوتے پوتی یا نواسے نواسی کو وارث بنانے کی جو صورت بھی تجویز کی جائے اس سے قانون میراث کا وہ سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے جو قرآن وسنت کے اصولی احکام پر مبنی ہے۔یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ ہے کہ فقہائے اسلام شروع سے آج تک اس پر متفق رہے ہیں۔ یہاں چونکہ اس مسئلے کی پوری توضیح ممکن نہیں ہے اس لئے میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ جماعت اسلامی کے شائع کردہ پمفلٹ "پوتے کی وراثت کا مسئلہ" صفحہ ۹ تا ۴۰ ملاحظہ فرمائیں۔ اس کی ایک کاپی اس جواب کے ساتھ ارسال کی جارہی ہے۔

سوال:۔ کیا ایسا قانون بنانا جائز ہوگا کہ ایک مسلمان کسی جائیداد کو کسی کے نام اس شرط پر منتقل کردے کہ جسے منتقل کی گئی ہے اس کی وفات کے بعد وہ جائیداد منتقل کرنے والے یا اس کے ورثاء کی طرف عود کر آئے گی؟

جواب:۔ اسلامی فقہ میں اس کے لئے "عُمریٰ" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے، اور اس کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے جو جائداد اس طرح منتقل کی گئی ہو وہ پھر منتقل کرنیوالے یا اس کے ورثاء کی طرف عود نہیں کرسکتی خواہ انتقال کی دستاویز میں صریح طور پر یہ شرط درج ہی کیوں نہ کردی گئی ہو کہ وہ مُعمَر کی وفات کے بعد مُعمِر یا اس کے ورثاء کو واپس مل جائے گی۔ بخلاف اس کے امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جو جائداد مُعمَر کو صرف حینِ حیات کے لئے دی گئی ہو وہ آپ سے آپ اس کی وفات کے بعد مُعمِر یا اس کے وارثوں کی طرف منتقل ہوجائے گی اِلّا یہ کہ مُعمِر نے تصریح کردی کہ وہ اسے اور اس کے وارثوں کو دی گئی ہے۔ اس بارے میں احادیث زیادہ تر پہلے ہی قول کے حق میں ہیں اور غائر نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہی قول صحیح ہے۔ جس جائداد کے ساتھ ایک شخص کا مفاد صرف حین حیات تک وابستہ ہو وہ آخر عمر میں آکر اس سے دلچسپی لینا چھوڑ دیتا ہے اور اس کی اولاد بھی جانے والی چیز سے غفلت برتنے لگتی ہے۔ اس طرح حین حیات کا ہبہ ضیاع مال کا موجب ہوتا ہے، اور جب اصل مالک یا اس کی اولاد کو جائداد تباہ شدہ حالت میں ملتی ہے تو اسے بھی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے شریعت کا منشا یہ ہے کہ ہبہ کیا جائے تو مستقل طور پر کیا جائے ورنہ حین حیات کے ہبہ سے نہ کرنا بہتر ہے۔ اس منشا کی توضیح اس حدیث سے ہوتی ہے کہ امسکوا علیکم اموالکم ولا تفسدوھا، فمن اعمر عمریٰ فھی للذی اعمر حیا ومیتا ولعقبہ (احمد، مسلم) "اپنے اموال اپنے ہی پاس رکھو اور ان کو برباد نہ کرو۔ جو شخص کسی کو حین حیات کے لئے کچھ دے تو وہ چیز اس کی ہے جس کو وہ دی گئی، اس کی زندگی میں بھی اور اس کے مرنے کے بعد بھی، اور وہ اس کے بعد اس کے پس ماندوں کے پاس رہے گی۔"

سوال:۔ کیا آپ کی رائے میں وقف علی الاولاد ایکٹ ۱۹۱۳ء میں بغرض اصلاح اس ترمیم کی ضرورت ہے کہ وقف شدہ جائداد کے اضافۂ قیمت یا دیگر مفاد کی خاطر باجازتِ عدالت اسے فروخت یا تبدیل کیا جائے یا کسی اور مفید طریق پر عمل ہو سکے؟

جواب:۔ یہ ایکٹ اگر بالکل ہی ختم کردیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ مختلف اعتبارات سے یہ مضر اور پیچیدگیوں کا موجب ہے، اور اسلامی شریعت میں اس کے لئے کوئی مضبوط بنیاد بھی نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفساخِ نکاح بذریعہ عدالت

سوال:۔ قانون انفساخِ نکاح کے سیکشن (۲) میں جو وجوہِ انفساخ درج ہیں کیا آپ کے نزدیک ان میں اضافے یا کمی کی ضرورت ہے؟

جواب:۔ یہ قانون میرے سامنے نہیں ہے اس لئے اس سوال کا جواب دینے سے معذور ہوں۔ بہتر ہوتا کہ سوال نامے کے ساتھ اس کی متعلقہ دفعہ بھی منسلک ہوتی۔

سوال:۔ کیا ایسا قانون وضع ہونا چاہیے کہ اگر عورت انفساخ نکاح کا مطالبہ کرے اور عدالت کی رائے میں قصوروار شوہر ہو تو طلاق حاصل کرتے ہوئے عورت سے نہ مہر واپس دلوایا جائے اور نہ دوسرے چیزیں جو خاوند اسے دے چکا ہو؟

جواب:۔ خلع کے شرعی قواعد میں اس کی گنجائش موجود ہے اس لئے میں اس تجویز کی تائید کرتا ہوں۔ مگر شرط یہ ہے کہ شوہر کے قصور کا جدید تصور مغرب سے برآمد نہ کیا جائے بلکہ اسی تصور پر قناعت کی جائے جو اسلام میں پایا جاتا ہے۔

سوال:۔ کیا زوجین کا ایسا اختلافِ مزاج جس کی وجہ سے ازدواجی زندگی ناخوش گوار ہو جائے جائز طور پر وجہ فسخ نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ اختلاف مزاج کی صورت میں عدالت کو پہلے تحکیم کے قرآنی قاعدے پر عمل کرنا چاہیے تاکہ زوجین کے خاندان ہی کے دو معتبر آدمی اس اختلاف کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔ پھر اگر وہ ناکام ہو جانے کی رپورٹ عدالت کو دیں تو عدالت کا کام وجوہ اختلاف کی تحقیق کرنا تو نہیں ہے، مگر یہ تحقیق اس کو ضرور کرنی چاہیے کہ آیا ان زوجین کے درمیان نباہ ممکن نہیں رہا ہے۔ اس کے بعد عدالت دو شکلوں میں سے کوئی ایک شکل اختیار کر سکتی ہے۔ یا تو عورت کے حق میں خلع کا فیصلہ کرے، اگر وہ اس کی طالب ہو یا شوہر کو مجبور کرے کہ وہ اسے معلق رکھنے کے بجائے طلاق دے دے۔

سوال:۔ قانون انفساخ نکاح کے کلاز (۳) سیکشن (۳) میں سات سال کی قید کی بنا پر نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔ کیا آپ کے خیال میں یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس مدت میں کمی کر کے چار سال کر دیا جائے؟

جواب:۔ طویل قید کی صورت میں فسخ نکاح کا قانون کچھ صحیح نہیں ہے نیز عورت کو یہ حق دینے سے اصل مسئلہ حل بھی نہیں ہوتا۔ ہمارے معاشرے میں عورت کا مزاج یہ نہیں ہے کہ شوہر اگر لمبی مدت کے لئے قید ہو گیا تو بیوی فسخ نکاح کا مطالبہ لے کر عدالت میں پہنچ جائے۔ خصوصاً صاحب اولاد عورت تو مشکل ہی سے اس کا خیال کر سکتی ہے۔ اس لئے کثیر التعداد عورتیں اس قانون کے ہوتے ہوئے بھی اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائیں گی اور ان کے مصائب جوں کے توں رہیں گے۔ میرے نزدیک اس مسئلے کا صحیح حل یہ ہے کہ جیل کے قواعد میں حسب ذیل تین اصلاحات کی جائیں۔

الف:۔ چار سال یا اس سے کم مدت کے قیدیوں کو سال میں کم از کم دو مرتبہ کم از کم پندرہ دن کے لئے پیرول پر گھر جانے کی اجازت دی جایا کرے۔

ب:۔ چار سال سے زیادہ مدت کے قیدیوں کو جیل میں رکھنے کے بجائے ان بستیوں میں رکھا جائے جو طویل المیعاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیدیوں کے لئے مخصوص ہوں، اور وہاں انہیں اپنے بال بچوں کے ساتھ رہنے کا موقع دیا جائے۔

ج:۔ قیدیوں سے جیل میں جو کام لیا جائے اس کی اجرت بازار کی شرحوں کے مطابق ان کے حساب میں جمع کی جائے اور وہ یا اس کا ایک مناسب حصہ ان کی بیویوں اور بچوں کے نفقہ میں ادا کیا جاتا رہے۔

ازدواجی اور عائلی عدالت

سوال:۔(۱) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ہر کمشنری میں ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کے مرتبے کا جج ایسی عدالتوں میں مقرر کیا جائے جہاں ازدواجی و عائلی مقدمات دائر ہوں؟

(۲) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ایسے مقدمات جو ازدواجی عائلی قوانین کے تحت آتے ہوں اور جہاں عورت مدعیہ ہو فقط ایسی مخصوص عدالتوں میں دائر ہو سکیں؟

(۳) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ایسی عدالتوں کے ضوابط موجودہ دیوانی اور فوجداری ضوابط سے الگ ہوں اور یہ قانون وضع کر دیا جائے کہ ایسی عدالت ہر مقدمے کا فیصلہ تین ماہ کے اندر اندر کر دے؟

(۴) کیا آپ اس تجویز کے حق میں ہیں کہ ایسی عدالتوں میں کورٹ فیس یا دوسرے عدالتی اخراجات نہ ہوں؟

(۵) کیا آپ اس کے حق میں ہیں کہ ایسی عدالتوں میں فریقین اپنے کسی نمائندے یا اقارب کے ذریعے پیروی کر سکیں اور کسی باقاعدہ وسند یافتہ وکیل کا ہونا لازمی نہ ہو؟

(۶) کیا آپ اس تجویز میں ہیں کہ کم از کم ایک مرد اور ایک عورت بطور مشیر جج کے ساتھ ہوں؟

(۷) کیا آپ اس کے حق میں ہیں کہ ایسی عدالت مختلف اضلاع میں باری باری سے اپنا اجلاس طلب کرے؟

(۸) کیا آپ اس کے حق میں ہیں کہ فریقین کو ایک سے زیادہ اپیل کی اجازت نہ ہو؟

(۹) کیا آپ اس حق میں ہیں کہ اپیل براہ راست ہائی کورٹ میں ہونی چاہئے اور اپیل کا فیصلہ بھی تین ماہ کے اندر ہونا چاہئے؟

جواب:۔ نمبر ۱ تا ۹ کا جواب یہ ہے کہ سب تجاویز بالکل درست ہیں۔

سوال:۔ ایسی عدالت کے فیصلے سے واجب الادا رقوم کی وصولی اور دیگر احکام کی بجا آوری کے لئے آپ کیا مناسب تجاویز پیش کرتے ہیں؟

جواب:۔ اس کے لئے وہی طریقہ ہونا چاہئے جو عام عدالتی فیصلوں کے نفاذ اور سرکاری مطالبات کی وصولی میں استعمال ہوتا ہے۔

سوال:۔ ایسے مقدمات میں اخراجات متفرقہ کو پورا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:۔ جو فریق زیادتی کرنے والا ثابت ہو، یا جس نے بیجا مقدمہ بازی کر کے عدالت اور فریق ثانی کا وقت ضائع کیا ہو اس پر مناسب خرچہ ڈالا جائے جس کا ایک حصہ فریق ثانی کو ملے اور ایک حصہ عدالت کے مصارف میں، جمع کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے۔علاوہ بریں حد اعتدال سے زیادہ مقدار کے مہر کا دعویٰ اسٹامپ ڈیوٹی کے بغیر قبول نہ کیا جائے،اور مہر جتنا حد سے متجاوز ہو اسی تناسب سے اسٹامپ ڈیوٹی زیادہ بھاری لگائی جائے۔یہ تدابیر معاشرے کی اصلاح میں بھی مددگار ہوں گی اور ان سے عدالت کا پورا خرچ نہیں تو اس کا ایک معتدبہ حصہ ضرور حاصل ہو جائے گا۔کچھ کمی اگر رہ جائے تو اسے سرکاری خزانے سے ادا ہونا چاہئے۔(ترجمان القرآن ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ مطابق دسمبر ۱۹۵۵ء جلد ۴۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

حدود

و

تعزیرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ا

اسلام، جرم اور سزا

جرم کے مراتب

جرم کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ انسان جرم کرے مگر اس کو جرم سمجھے اور اس پر شرمندہ ہو۔ اس قسم کا جرم محض اپنی حیثیت کے لحاظ سے سزا کا مستوجب ہوتا ہے بلکہ توبہ اور اظہار ندامت سے معاف بھی کیا جا سکتا ہے، کیونکہ ایسا جرم صرف انسان کی کمزوری پر محمول کیا جائے گا۔[1]

جرم کا دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ انسان جرم کرے اور اس کو عیب کے بجائے خوبی سمجھے اور فخر کے ساتھ علانیہ اس کا اظہار کرے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس شخص کے دل میں اس قانون کا کوئی احترام نہیں ہے جو اس فعل کو جرم قرار دیتا ہے۔

جرم کا آخری مرتبہ یہ ہے کہ انسان نہ صرف ایک قانون کے خلاف جرم کا ارتکاب کرے بلکہ اس کے مقابلہ میں ایک دوسرے قانون کے لحاظ سے اس جرم کو جائز اور عین ثواب سمجھے اور جو قانون اس فعل کو جرم ٹھہراتا ہے اس کا مذاق اڑائے اور اس کی پیروی کرنے والوں کو خطا کار سمجھے، ایسا شخص صرف قانون کی خلاف ورزی ہی نہیں کرتا، بلکہ اس کی تحقیر کرتا ہے اور اس کے خلاف بغاوت کا مرتکب ہوتا ہے۔[تنقیحات ص ۱۹۷۔۱۹۸]

اسلام میں سزا کی اصل روح

لقد تابت توبة لو قسمت بين اهل المدينة لو سعتهم.

ترجمہ: مسلم میں عمران بن حصین کی روایت ہے کہ) حضرت عمرؓ نے غامدیہ کی نماز جنازہ کے موقع پر عرض کیا یا رسول اللہ کیا اب اس زانیہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا اس نے وہ توبہ کی ہے کہ اگر تمام اہل مدینہ پر تقسیم کر دی جائے تو سب کے لئے کافی ہو۔[1]

ترجمہ: بخاری میں ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ) ایک شخص کو شراب نوشی کے جرم میں سزا دی جا رہی تھی۔ کسی کی زبان سے نکلا ''خدا تجھے رسوا کرے۔'' اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ''اس طرح نہ کہو، اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو'' (ابوداؤد میں

---

[1] انسان جب تک انسان ہے۔ بشری کمزوریاں اس کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ بندے کا کام یہ ہے کہ حتی الامکان بندگی کی پوری کوشش کرے اور اس کے باوجود کوتاہیاں اس کے عمل میں رہ جائیں اور ان پر شرمسار ہو اور اللہ تعالیٰ سے درگزر کی درخواست کرتا رہے۔ جو شخص بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ وہ مکمل معیاری انسان ہے وہ ہی دراصل ناقص انسان ہے۔

مکاتیب ص ۲۳

مؤرخہ ۴ مارچ ۶۳ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر اتنا اور اضافہ ہے کہ) حضورؐ نے فرمایا "بلکہ یوں کہو" خدایا اسے معاف کر دے، خدایا اس پر رحم کر۔[۲]

تشریح: رجم کی سزا میں جب مجرم مر جائے تو پھر اس سے پوری طرح مسلمانوں کا سا معاملہ کیا جائے گا۔ اس کی تجہیز و تکفین کی جائے گی۔ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اس کو عزت کے ساتھ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ اس کے حق میں دعائے مغفرت کی جائے گی اور کسی کے لئے جائز نہ ہوگا کہ اس کا ذکر برائی کے ساتھ کرے۔

بخاری میں جابر بن عبداللہ انصاری کی روایت ہے کہ جب رجم سے ماعز بن مالک کی موت واقع ہو گئی تو نبی ﷺ نے اس کو خیر سے یاد فرمایا اور اس کی نماز جنازہ خود پڑھائی۔

مندرجہ بالا احادیث سے اسلام میں سزا کی اصل روح واضح ہو جاتی ہے۔ اسلام کسی بڑے سے بڑے مجرم کو بھی دشمنی کے جذبے سے سزا نہیں دیتا بلکہ خیر خواہی کے جذبے سے دیتا ہے، اور جب سزا دے چکتا ہے تو پھر اسے رحمت و شفقت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ کم ظرفی صرف موجودہ تہذیب نے پیدا کی ہے کہ حکومت کی فوج یا پولیس جسے مار دے، اور کوئی عدالتی تحقیقات جس کے مارنے کو جائز ٹھیرا دے، اس کے متعلق یہ تک گوارا نہیں کیا جاتا کہ کوئی اس کا جنازہ اٹھائے یا کسی کی زبان سے اس کا ذکر خیر سنا جائے۔ اس پر اخلاقی جرأت (یہ موجودہ تہذیب میں ڈھٹائی کا مہذب نام ہے) کا یہ عالم ہے کہ دنیا کو رواداری کے وعظ سنائے جاتے ہیں (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۴۲-۳۴۳۔ النور حاشیہ ۲)

تخریج

۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِکُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِیُّ، قَالَ: نا مُعَاذٌ یعنی ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَیْنَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ حُبْلٰی مِنَ الزِّنَا، فَقَالَتْ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اَصَبْتُ حَدًّا، فَاَقِمْهُ عَلَیَّ، فَدَعَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِیَّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَیْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ، فَاْتِنِیْ بِهَا، فَفَعَلَ، فَاَمَرَبِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ وہ اس وقت زنا کی وجہ سے حاملہ تھی، اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں نے ایسا فعل کیا ہے کہ میں حد کو پہنچ گئی ہوں لہٰذا آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ نبی ﷺ نے اس کے سرپرست (ولی) کو بلایا اور فرمایا کہ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ جب وضع حمل سے فارغ ہو تب میرے پاس لے آنا اس نے ایسا ہی کیا (وضع حمل اور بچے کی دودھ چھٹائی کے بعد وہ لے کر حاضر ہوا) تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے نظام جزا و سزا کا حیرت انگیز کرشمہ

ترجمہ: ایک مرتبہ ایک چور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس نے ایک شملہ چرایا تھا۔ آپؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا ''میں نہیں سمجھتا کہ اس نے چوری کی ہوگی۔'' ملزم نے آگے بڑھ کر عرض کیا ''نہیں، یارسول اللہ میں نے چوری کی ہے'' آپؐ نے اس کے اقرار کو قبول کر کے حکم دیا کہ ''جاؤ، اس کا ہاتھ کاٹو، پھر میرے پاس حاضر کرو۔'' چنانچہ ہاتھ کاٹنے کے بعد اسے دوبارہ حاضر خدمت کیا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا ''اب اللہ سے توبہ کر'' اس نے کہا ''میں نے توبہ کی'' آپؐ نے فرمایا جا، اللہ نے تیری توبہ قبول کر لی۔''[۱]

ترجمہ: ایک شخص (عمر بن سمرہ) نے حاضر ہو کر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ''میں نے فلاں قبیلے کا اونٹ چرا لیا ہے۔ آپ مجھے پاک کر دیں۔ حضورؐ نے اس قبیلے میں آدمی بھیج کر حقیقت حال دریافت کرائی۔ معلوم ہوا کہ فی

وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ، تُصَلِّىْ عَلَيْهَا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ وَقَدْزَنَتْ؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَ سِعَتْهُمْ.

نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے بدن کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیے جائیں۔ پھر حکم دیا گیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے تو رجم کر دیا گیا پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت عمرؓ بولے اے اللہ کے نبی آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے جو زنا کر چکی ہے؟ آپ نے فرمایا اس نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان سب کے لئے کافی ہو جائے۔

مآخذ:

- مسلم ج۲ ص ۶۹ کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنیٰ.
- ابوداؤد ج۲ ص ۱۵۱۔۱۵۲ کتاب الحدود باب فی المرأة التی امر النبی برجمها من جهینة .
- ترمذی ج ۱ ص۲۶۵ ابواب الحدود باب منه.

۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ اَنَسٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایسا ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا مارو اسے۔ حضرت ابوھریرۃ کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض اپنے ہاتھ سے اور بعض اپنی جوتی سے اور بعض اپنے کپڑے سے مارنے لگا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الواقع اونٹ غائب ہے۔اس پر آپؐ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔جب سزا اس پر نافذ کی گئی تو اس نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے پاک کر دیا۔" پھر اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کو مخاطب کر کے کہتا ہے "تو مجھے دوزخ میں لے جانا چاہتا تھا، اللہ نے مجھے تجھ سے بچا لیا۔"[تفہیمات حصہ دوم ص ۳۴۳ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء]

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ: اِضْرِبُوْهُ—قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاكَ اللّٰهُ. قَالَ: لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ.

کسی نے کہا اللہ تجھے رسوا و ذلیل کرے۔آپ نے فرمایا ایسا مت کہو اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو

ماٰخذ:

○ بخاری ج ۲ ص ۱۰۰۲ . کتاب الحدود باب الضرب بالجرید والنّعال.

ابوداؤد میں اس پر اتنا اور اضافہ ہے۔

وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

--بلکہ یوں کہو۔الٰہی اسے معاف کر دے الٰہی اس پر رحم کر۔

○ ابوداؤد ج ۴. ص ۱۶۲ . کتاب الحدود باب فی الحد فی الخمر.

۳:حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ! قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَآءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِالزِّنٰى. وَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اُحْصِنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَاُمِرَبِهِ، فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ، فَرَّ، فَاُدْرِكَ، فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ

حضرت جابر سے روایت ہے اسلم قبیلہ کا ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زنا کا اعتراف کیا، نبی ﷺ نے اپنا منہ پھیر لیا۔حتی کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی۔نبی ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا تجھے جنون تو لاحق نہیں؟ وہ بولا نہیں۔آپ نے پھر پوچھا شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا ہاں۔پس پھر اسے سنگسار کرنے کا حکم صادر فرما دیا۔اور اسے عید گاہ میں رجم کر دیا گیا اور وہ مر گیا۔تو نبی کریم ﷺ نے اسے خیر سے یاد فرمایا اور اس کی نمازِ جنازہ خود پڑھائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ گناہ جو توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ ایک روز میں مسجد نبوی سے عشاء کی نماز پڑھ کر پلٹا تو دیکھا کہ ایک عورت میرے دروازے پر کھڑی ہے۔ میں اس کو سلام کر کے اپنے حجرے میں چلا گیا اور دروازہ بند کر کے نوافل پڑھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور پوچھا کیا چاہتی ہے؟ وہ کہنے لگی میں آپ سے سوال کرنے آئی ہوں۔ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہوا۔ ناجائز حمل ہوا۔ بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کو مار ڈالا۔ اب میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ میرا گناہ معاف ہونے کی بھی کوئی صورت ہے؟ میں نے کہا ہر گز نہیں۔ وہ بڑی حسرت کے ساتھ آہیں بھرتی ہوئی چلی گئی اور کہنے لگی۔ ''افسوس، یہ حسن آگ کے لئے پیدا ہوا تھا'' صبح نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ کر جب میں فارغ ہوا تو میں نے حضور کو رات کا قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا بڑا غلط جواب دیا ابو ہریرۃ تم نے۔ کیا یہ آیت قرآن میں تم نے نہیں پڑھی وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اخر.........اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً. ا ہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْراً وَصَلَّى عَلَيْهِ الحديث

ماخذ:

- بخاری ج ۲. ص ۱۰۰۷ کتاب الحدود، باب الرجم بالمصلی.

تخریج

ا: نا اَبُوْ عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، نا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذا قَدْ سَرَقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذْهَبُوْا بِهِ فَاقْطَعُوْهُ، ثُمَّ احْسِمُوْهُ، ثُمَّ ائْتُوْنِيْ بِهِ، فَقُطِعَ فَاُتِيَ بِهِ فَقَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: قَدْتُبْتُ اِلَى اللّٰهِ قَالَ: تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ.

ماخذ:

- دارقطنی ج ۳. ص ۱۰۲. کتاب الحدود اورابن کثیر ج ۲ ص ۵۶ رواہ الثوری عن یزید بن خصیفۃ مرسلا. قال الزیلعی: کذلک رواہ ابوداؤد فی المراسیل عن الثوری بہ مرسلا و رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ اخبرنا ابن جریج والثوری بہ مرسلا ورواہ ابوعبید القاسم بن سلام فی غریب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحدیث: حدثنا اسماعیل ابن جعفر عن یزید بن خصیفة به ایضاً مرسلا وقال: لم یسمع بالحسم فی قطع السارق عن النبی صلی اللہ علیه وسلم الافی هذا الحدیث وَقال ابن القطان فی کتابه: ویزید بن خصیفة هو منسوب الی جده فانه یزید بن عبد اللّٰه بن خصیفة وهوثقة بلا خلاف.

- دارقطنی ج۳. ص۱۰۲ حاشیه علی دارقطنی عن شمس الحق عظیم آبادی.
- یه روایت السنن الکبریٰ للبیهقی نے ج۸. ص۲۷۱ پر نقل کی هے اور ص۲۷۶ پر بهی هے وصله یعقوب عن عبد العزیز وتابعه علیه غیره وارسله عنه علی بن المدینی.

۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یحیٰ، ثنا ابْنُ اَبِی مَرْیَمَ، انبأ ابْنُ لَهِیعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ ابْنَ عَمْرِو بْنِ سَمُرَةَ بْنِ حَبِیْبِ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهُ! اِنِّیْ سَرَقْتُ جَمَلاً لِبَنِیْ فُلاَنٍ. فَطَهِّرْنِیْ. فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: اِنَّا افْتَقَدْنَا جَمَلاً لَّنَا، فَاَمَرَبِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ یَدُهُ. قَالَ ثَعْلَبَةُ: اَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ وَقَعَتْ یَدُهُ وَهُوَ یَقُوْلُ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ طَهَّرَنِیْ مِنْکِ اَرَدْتِ اَنْ تُدْخِلِیْ جَسَدِی النَّارَ.

ماخذ:

- ابن ماجه کتاب الحدود، باب ۲۴ السارق یعترف.
- احکام القرآن للجصاص ج۲. ص۴۲۸ سورة المائدة.

تخریج

حَدَّثَنَا اَبُوْزُرْعَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ شُعَیْبِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ فُلَیْحِ ابْنِ عُبَیْدِ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدِ الشَّمَّاسُ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَآءَ تْنِیْ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ! هَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ اِنِّیْ زَنَیْتُ، وَوَلَدْتُّ، وَقَتَلْتُهُ. فَقُلْتُ: لاَ، وَلاَ نِعْمَتْ

حضرت ابوهریرۃؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک خاتون آئی اور دریافت کیا کہ کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ جب کہ میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھی ہوں اور اس سے بچہ بھی پیدا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَيْنِ وَلاَ كَرَامَةَ، فَقَالَتْ وَهِيَ تَدْعُو بِالْحَسْرَةِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ مَا قَالَتِ الْمَرْاَةُ وَمَا قُلْتُ لَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَمَاقُلْتَ، اَمَا كُنْتَ تَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ؟ اِلَّا مَنْ تَابَ الْاٰية.وَالَّذِيْنَ لاَ يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً اٰخَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا مَنْ تَابَ الاية فَقَرَأْتُهَا عَلَيْهَا، فَخَرَّتْ سَاجِدَةً، وَقَالَتْ: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ لِىْ مَخْرَجاً.

اور اسے میں نے قتل کر دیا، میں نے جواب دیا کہ نہیں اب تیرے لئے توبہ کی گنجائش نہیں نہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہو سکتی ہیں اور نہ بزرگی و عزت افزائی ہو سکتی ہے۔ یہ سن کر وہ اٹھی اور حسرت سے کف افسوس ملتی ہوئی چلی گئی۔ اس کے بعد میں نے صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی فراغت نماز کے بعد میں نے عورت کا بیان کردہ واقعہ اور اپنا جواب آپ کے سامنے بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے بہت برا جواب دیا۔ ابوھریرۃ کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی۔ والذين لا يدعون مع الله الها آخر الى قوله الامن تاب الآية پھر میں نے اس خاتون کے روبرو وہی آیات پڑھی تو وہ سجدے میں گر پڑی اور بولی اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میرے لئے چھٹکارے کی صورت پیدا فرمادی۔

هذا حديث غريب من هذا الوجه، وفي رجاله من لايعرف والله اعلم.

ماخذ:

O تفسیر ابن كثير ج۳ ص۳۲۸. سورة الفرقان بحواله طبرانی.

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: ثنا عِيْسَى بْنُ شُعَيْبِ بْنِ ثَوْبَانَ مَوْلَى لِبَنِى الدِّيْلِ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَنْ فُلَيْحِ الشَّمَّاسِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ:

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَاِذَا امْرَاَةٌ عِنْدَ بَابِىْ، ثُمَّ سَلَّمْتُ، فَفَتَحْتُ، وَدَخَلْتُ، فَبَيْنَا اَنَافِىْ مَسْجِدِىْ اُصَلِّىْ اِذْنُقِرَتِ الْبَابُ، فَاَذِنْتُ لَهَا، فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: اِنِّىْ جِئْتُكَ اَسْاَلُكَ عَنْ عَمَلٍ

حضرت ابوھریرۃؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں عشاء کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ کر واپس آیا تو دیکھا میرے دروازے پر ایک عورت کھڑی ہے۔ میں نے اسے سلام کہا اور کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ میں اپنی جائے نماز میں نماز ادا کر رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے اندر آنے کی اجازت دی اور وہ حجرے میں داخل ہوگئی اور بولی کہ میں تمہارے پاس ایک عمل سے متعلق دریافت کرنے آئی ہوں جس کا میں ارتکاب کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صالحا؟ حضورؐ کا یہ جواب سن کر میں نکلا اور اس عورت کو تلاش کرنا شروع کیا۔ رات کو عشاء ہی کے وقت وہ ملی میں نے اسے بشارت دی اور بتایا کہ سرکار رسالت مآبؐ نے تیرے سوال کا یہ جواب دیا ہے۔ وہ سنتے ہی سجدے میں گر گئی اور کہنے لگی شکر ہے اس خدائے پاک کا جس نے میرے لئے معافی کا دروازہ کھولا۔ پھر اس نے گناہ سے توبہ کی اور اپنی لونڈی کو اسکے بیٹے سمیت آزاد کر دیا۔

ترجمہ: ایک بڈھے نے آکر حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ساری زندگی گناہوں میں گزری ہے۔ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا ارتکاب نہ کر چکا ہوں۔ اپنے گناہ اگر تمام روئے زمین کے باشندوں پر بھی تقسیم کر دوں تو سب کو لے ڈوبیں۔ کیا اب بھی میری معافی کی کوئی صورت ہے؟ فرمایا، کیا تو نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ اس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا جا، اللہ معاف کرنے والا اور تیری برائیوں کو بھلائی سے بدل دینے والا ہے۔ اس نے عرض کیا میرے سارے جرم اور قصور؟ فرمایا ہاں تیرے سارے جرم اور قصور۔ (ابن کثیر، بحوالہ ابن ابی حاتم)

تشریح: یہ احادیث ان لوگوں کے لئے بشارت ہیں جن کی زندگی پہلے طرح طرح کے جرائم سے آلودہ رہی ہو اور اب وہ اپنی اصلاح پر آمادہ ہوں۔ یہی عام معافی کا اعلان تھا جس نے اس بگڑے ہوئے معاشرے کے لاکھوں افراد کو سہارا دے

عَمِلْتُ، هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَتْ: اِنِّيْ زَنَيْتُ، وَوَلَدْتُّ فَقَتَلْتُهُ، فَقُلْتُ: لاَ، وَلاَ نِعْمَتُ الْعَيْنِ وَلاَ كَرَامَةٌ، فَقَامَتْ وَهِيَ تَدْعُوْ بِالْحَسْرَةِ تَقُوْلُ: يَاحَسْرَتَاهُ! أَخُلِقَ هٰذَا الْحُسْنُ لِلنَّارِ؟ قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثُمَّ جَلَسْنَا نَنْتَظِرُ الْاِذْنَ عَلَيْهِ، فَاَذِنَ لَنَا، فَدَخَلْنَا، ثُمَّ خَرَجَ مَنْ كَانَ مَعِيْ وَتَخَلَّفْتُ، فَقَالَ: مَالَكَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ، اَلَكَ حَاجَةٌ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صَلَّيْتُ مَعَكَ

بیٹھی ہوں۔ کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے یہ کہہ کر اس نے اپنا واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔ کہ میں نے زنا کی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بچے کو جنم دیا اور پھر اسے قتل بھی کر دیا۔ یہ سن کر ابوھریرہؓ نے جواب دیا کہ تمہارے لئے کوئی گنجائش نہیں نہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور نہ عزت و تکریم ملے گی۔ وہ کف افسوس اور اظہار تاسف کرتی ہوئی کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی کیا یہ حسن جہنم رسید ہونے کے لئے پیدا کیا گیا تھا؟ وہ تو چلی گئی، ابوھریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے اسی رات صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی اور فارغ ہو کر ہم اس انتظار میں بیٹھے رہے کہ آنجناب کی طرف سے اذن ملاقات کب ملتا ہے۔ پس تھوڑی دیر بعد ہمیں ملاقات کی اجازت مل گئی اور آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ میرے ساتھی تو چلے گئے مگر میں بیٹھا رہا۔ آپ نے دریافت فرمایا ابوھریرہؓ تمہیں کوئی ضرورت وحاجت درپیش ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کل میں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور واپس چلا گیا۔ پھر میں نے اس عورت کا بیان کردہ سارا واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر مستقل بگاڑ سے بچالیا۔ اسی نے ان کو امید کی روشنی دکھائی اور اصلاح حال پر آمادہ کیا ورنہ اگر ان سے یہ کہا جاتا کہ جو گناہ تم کر چکے ہو ان کی سزا سے اب تم کسی طرح نہیں بچ سکتے۔ تو یہ انہیں مایوس کر کے ہمیشہ کے لئے بدی کے بھنور میں پھنسا دیتا اور کبھی ان کی اصلاح نہ ہو سکتی۔ مجرم انسان کو صرف معافی کی امید ہی جرم کے چکر سے نکال سکتی ہے۔ مایوس ہو کر وہ ابلیس بن جاتا ہے۔ توبہ کی اس نعمت نے عرب کے بگڑے ہوئے لوگوں کو کس طرح سنبھالا۔ اس کا اندازہ ان بہت سے واقعات سے ہوتا ہے۔ جو نبی ﷺ کے زمانے میں پیش آئے۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۴۶۷۔ الفرقن حاشیہ ۸۶)

گناہ کی سزا پالینا ہی گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے

ان من اصاب من هذا المعاصی شیئًا فعوقب به فی الدنیا فهو کفارة له و من اصاب منها شیئاً فَسَتَرَهُ اللّٰه فهو الی اللّٰه ان شاء عفاعنه و ان شاء عاقبه.

ترجمہ: ان گناہوں میں سے کسی گناہ کی نجاست اگر کسی کو لگ گئی اور دنیا ہی میں اس کی سزا بھی اسے دے دی گئی تو وہ اس کے لئے کفارہ ہو جائے گا لیکن اگر اللہ کی حکمت سے اس کا گناہ چھپا رہ گیا تو اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ ہے وہ چاہے گا تو معاف کر دے گا ورنہ سزا دے گا۔[۱]

تشریح: اسلام میں سزا کا تصور خیر خواہانہ ہے نہ کہ بدخواہانہ۔ اسلام کسی کو غصہ اور طیش میں نہیں مارتا۔ دشمنی کا جذبہ اس کے کسی قانون میں نہیں پایا جاتا، یہاں سزا کے اندر "تطہیر" کا داعیہ کارفرما ہے۔ یہاں آدمی کو اس لئے سزا دی جاتی ہے۔ کہ ارتکاب جرم سے اس کے نفس و روح کو جو نجاست لگ گئی ہے۔ اسے دھوڈالا جائے۔ اسے پاک کر دیا جائے تا کہ وہ آخرت کی سزا سے بچ جائے۔ خود مجرم کے اندر اسلام یہ اعتقاد پیدا کرتا ہے کہ اصلی حاکم خدا ہے جس سے تو اپنے کسی فعل کو نہیں چھپا سکتا۔ اور اصلی عدالت آخرت کی عدالت ہے جس میں بہر حال تجھے پیش ہونا ہی پڑے گا۔ اور

الْبَارِحَةَ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ وَقَصَصْتُ عَلَيْهِ مَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قُلْتَ لَهَا؟ قَالَ: قُلْتُ لَهَا: لَا وَاللّٰهِ! وَلَا نَعِمَتِ الْعَيْنُ وَلَا كَرَامَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

عرض کر دیا۔ نبی ﷺ نے سن کر پوچھا اچھا تم نے اسے کیا جواب دیا۔ ابوھریرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس عورت سے کہا بخدا تمہارے لئے توبہ کی گنجائش نہیں۔ نہ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور نہ عزت وتکریم ہی ملے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو نے تو بہت برا جواب دیا کیا تو یہ آیت نہیں پڑھتا، والذین لا یدعون مع اللہ الھا ابوھریرۃؓ کا بیان ہے کہ میں یہ جواب سن کر نکل کھڑا ہوا اس کی تلاش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِئْسَ مَا قُلْتَ، أَمَا كُنْتَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً آخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ الْاٰيَة اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: فَخَرَجْتُ، فَلَمْ اَتْرُكْ بِالْمَدِيْنَةِ حِصْناً وَلَا دَارًا اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهَا، فَقُلْتُ: اِنْ تَكُنْ فِيْكُمُ الْمَرْأَةُ الَّتِىْ جَاءَتْ اَبَا هُرَيْرَةَ اللَّيْلَةَ، فَلْتَاْتِنِىْ وَلْتُبَشَّرْ، فَلَمَّا صَلَّيْتُ

میں میں نے مدینہ کا گلی کوچہ اور گھر گھر چھان مارا دروازوں پر دستک دے کر دریافت کرتا کہ جو عورت کل ابوھریرہؓ سے ملی وہ مجھے ملے اس کے لئے خوشخبری اور بشارت ہے۔ پھر میں عشاء کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ پڑھ کر واپس لوٹا تو اسی عورت کو اپنے دروازے پر موجود پایا۔ میں نے کہا۔ مبارک ہو۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمہارا سارا واقعہ سنایا اور اپنا جواب بھی بتایا۔ آپ نے فرمایا ابوھریرہؓ تم نے جو جواب دیا بہت برا تھا کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی، پھر میں نے اس عورت کے سامنے وہ آیت پڑھی وہ سنتے ہی سجدے میں گر پڑی اور کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے میرے لئے توبہ کے ذریعہ راستہ پیدا فرمایا۔ یہ لونڈی اپنے بچے سمیت اللہ کے لئے آزاد ہے۔ جو برا فعل میں نے کیا اس سے توبہ کرتی ہوں۔

مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، فَاِذَا هِىَ عِنْدَ بَابِىْ، فَقُلْتُ: اَبْشِرِىْ، فَاِنِّىْ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِىِّ فَذَكَرْتُ لَهُ مَاقُلْتِ لِىْ وَمَا قُلْتُ لَكِ، فَقَالَ: بِئْسَ مَا قُلْتَ لَهَا! أَمَا كُنْتَ تَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ. فَقَرَاْتُهَا عَلَيْهَا، فَخَرَّتْ سَاجِدَةً، فَقَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ لِىْ مَخْرَجاً وَتَوْبَةً مِمَّا عَمِلْتُ، اِنَّ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ وَابْنَهَا حُرَّانِ لِوَجْهِ اللّٰهِ، وَاِنِّىْ قَدْ تُبْتُ مِمَّا عَمِلْتُ،

ماخذ:

○ تفسير ابن جرير ج ۹. پ ۱۹ سورة الفرقان ص ۲۷. ۲۸.

تخریج

۱: قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الدِّمَشْقِىُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُوْلاً يُحَدِّثُ قَالَ: جَاءَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ هَرِمٌ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ غَدَرَ وَفَجَرَ، وَلَمْ يَدَعْ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً اِلَّا اقْتَطَفَهَا بِيَمِيْنِهِ، لَوْ قُسِمَتْ خَطِيْئَتُهُ بَيْنَ اَهْلِ الْاَرْضِ، لَاَوْبَقَتْهُمْ، فَهَلْ لِىْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں کی سزا بڑی رسوا کن ہوگی۔ اگر تو نے دنیا میں اپنا جرم چھپالیا تو اسی گندگی کو لیے ہوئے تو خدا کی عدالت میں حاضر ہوگا۔ لیکن اگر تو نے یہاں خود اپنے آپ کو سزا کے لئے پیش کر دیا تو یہ سزا تجھے پاک کر دے گی۔ اور تو اس طرح خدا کے ہاں پہنچے گا کہ گویا تو نے یہ جرم کیا ہی نہ تھا۔

اس مقام پر یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ جو شخص خود اپنے آپ کو سزا کے لئے پیش کرے اس کا یہ فعل خود توبہ اور شرمساری کو مستلزم ہے۔ اسی لئے ایسا آدمی سزا پانے کے بعد دنیا اور دین دونوں میں گناہ سے پاک ہو جاتا ہے رہا وہ مجرم جو خود نہ آیا ہو بلکہ پکڑا ہوا آیا ہو تو نبی ﷺ کا قاعدہ تھا کہ سزا نافذ کرنے کے بعد اسے توبہ کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ تفہیمات حصہ دوم ص ۳۴۲۔ اشاعت۔ پنجم ۱۹۷۰ء

وَسَلَّمَ: أَاَسْلَمْتَ؟ فَقَالَ: اَمَا اَنَا فَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّ اللّٰهَ غَافِرٌ لَّكَ غَدْرَاتِكَ وَفَجْرَاتِكَ وَمُبَدِّلٌ سَيِّئَاتِكَ حَسَنَاتٍ مَا كُنْتَ كَذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَغَدْرَاتِيْ وَفَجْرَاتِيْ؟ فَقَالَ: وَغَدْرَاتُكَ وَفَجْرَاتُكَ، فَوَلَّى الرَّجُلُ يُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ.

مآخذ:

○ تفسير ابن كثير ج۳. ص۳۲۸. سوره الفرقان مطبع التجارية الكبرىٰ مصر.

۱[1]: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ، فَقَالَ: بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا هٰذَا الْاٰيَةَ كُلَّهَا

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مجلس میں حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس بات پر مجھ سے بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، آپ نے (اس موقع پر وہ ساری آیت تلاوت فرمائی جس میں بیعت کا ذکر ہے) اور فرمایا کہ تم میں سے جس نے اپنا عہد پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو ان میں سے کسی کام کا مرتکب ہوا اور اس کی اسے سزا بھی دے دی گئی تو یہ سزا اس کے لئے کفارہ ہے۔ اور جو ان میں سے کسی کام کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمادی تو وہ اللہ کے اختیار میں ہے چاہے اسے سزا دے چاہے معاف فرمادے۔

---

[1] یہ حدیث پردہ کے ضمن میں بھی ص ۲۲ پر آچکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ.

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۰۳ کتاب الحدود، باب الحدود کفارة.
- مسلم ج۲ ص۷۳ کتاب الحدود، باب الحدود کفارات لاهلها.
- السنن الکبریٰ للبیہقی ج۸ ص۳۲۸. کتاب الاشربة والحدفیها باب الحدود کفارات.
- دارقطنی ج۳ ص۲۱۵ کتاب الحدود حدیدث نمبر ۴۰۰ عن عبادة.
- ترمذی ج۱ ص۲۶۶ ابواب الحدود، باب ماجاء ان الحدود کفارة لاهلها.

وفی الباب عن علی وجریر بن عبد اللّٰه وخزیمة بن ثابت . حدیث عُبَادَةَ بْن الصَّامِتِ حدیث حسن صحیح،

وقال الشافعی لم اسمع فی هذا الباب ان الحدیکون کفارة لاهله شیئا احسن من هذا الحدیث ، قال الشافعی : واحب لمن اصاب ذنبا فستره اللّٰه علیه ان یستر علی نفسه ویتوب فیما بینه وبین ربه. وکذالک روی عن ابی بکروعمر ایضا امرا رجلا ان یستر علی نفسه.

ابن ماجہ نے حضرت علی کے واسطہ سے روایت نقل کی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوْقِبَ بِهٖ، فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُثَنِّيَ عُقُوْبَتَهٗ عَلٰى عَبْدِهٖ، وَمَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاللّٰهُ اَكْرَمُ اَنْ يَعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْعَفَا عَنْهُ.

حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اسے اس کی سزا بھی دے دی گئی تو اللہ تعالیٰ تو سب سے زیادہ عدل فرمانے والا ہے اس سے اس کی توقع نہیں کہ وہ اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے گا اور جس نے دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا تو اب اللہ کی انتہائی کرم نوازی سے یہ بعید ہے کہ وہ جو گناہ معاف فرما چکا ہو اس کی دوبارہ سزا دے۔

ماخذ:

- ابن ماجه کتاب الحدود باب ۳۳ الحد کفارة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانون کی زد میں آنے سے لوگوں کو بچاؤ

ادفعوا الحدود ما وجدتم لها مدفعا

ترجمہ: سزاؤں کو دفع کرو جہاں تک بھی ان کو دفع کرنے کی گنجائش پاؤ۔ ؎

ادرؤا الحدود عن المسلمين ما استطعتم فان كان له مخرج فخلوا سبيله، فان الامام ان يخطئ في العفو خير من ان يخطئ في العقوبة۔ ؎ ۲

ترجمہ: مسلمانوں سے سزاؤں کو دور رکھو جہاں تک بھی ممکن ہو۔ اگر کسی ملزم کے لئے سزا سے بچنے کا کوئی راستہ نکلتا ہے۔ تو اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ حاکم کا معاف کر دینے میں غلطی کر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں غلطی کر جائے۔

تشریح: فقہاء کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا محض حمل کا پایا جانا، جبکہ عورت کا کوئی شوہر، یا لونڈی کا کوئی آقا معلوم و معروف نہ ہو، ثبوت زنا کے لئے کافی شہادت بالقرینہ ہے یا نہیں۔ حضرت عمرؓ کی رائے ہے کہ یہ کافی شہادت ہے اور اسی کو مالکیہ نے بھی اختیار کیا ہے۔ مگر جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ محض حمل اتنا مضبوط قرینہ نہیں ہے کہ اس کی بنیاد پر کسی کو رجم کر دیا جائے یا کسی کی پیٹھ پر سو کوڑے برسا دیئے جائیں۔ اتنی بڑی سزا کے لئے ناگریز ہے کہ یا تو شہادت موجود ہو۔ یا پھر اقرار۔ اسلامی قانون کے بنیادی اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ شبہ سزا دینے کے لئے نہیں بلکہ معاف کرنے کے لئے محرک ہونا چاہئے۔

حضورؐ نے احادیث بالا میں جو قاعدہ بیان کیا ہے اس کی رو سے حمل کی موجودگی چاہے شبہ کے لئے کتنی ہی قوی بنیاد ہو۔ زنا کا یقینی ثبوت بہر حال نہیں ہے۔ اس لئے کہ لاکھ میں ایک درجے کی حد تک اس امر کا امکان بھی ہے کہ مباشرت کے بغیر کسی عورت کے رحم میں مرد کے نطفے کا کوئی جز پہنچ جائے اور وہ حاملہ ہو جائے۔ اتنے خفیف شبہ کا امکان بھی اس کے لئے کافی ہونا چاہئے کہ ملزمہ کو زنا کی ہولناک سزا سے معاف رکھا جائے۔ (تفہیم القرآن ج ۳۔ ص ۳۴۴ النور حاشیہ ۲)

تشریح: (اسلام میں) اس امر کی کوشش کی جاتی ہے کہ لوگ جہاں تک ممکن ہو سزا سے بچائے جائیں۔ چنانچہ ثبوت جرم کے لئے شہادت کا معیار بہت سخت رکھا جاتا ہے۔ اجرائے حد سے پہلے کچھ مدت تحقیقات کے لئے معین کی جاتی ہے۔ کہ شاید اس دوران میں گواہوں کی غلطی کھل جائے۔ قاضیوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ لوگوں کو حتی الامکان سزا سے بچاؤ۔

(تفہیمات حصہ دوم ص ۳۴۰۔ ۳۴۱ اشاعت پنجم ۱۹۷۰)

- کنز العمال ج۵ ص۳۰۷ حدیث نمبر ۱۲۹۶۵۔
- دارقطنی ج۳ ص ۲۱۵ کتاب الحدود۔
- مسند احمد ج ۱ ص ۹۹ عن علی۔

شرح السنة میں خزیمة بن ثابت کے واسطہ سے روایت ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شبہ کی بنا پر حد نافذ نہ کرنے کی جتنی روایات ہیں ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ تک ایسی سند سے نہیں پہنچتی جس سے روایت ثابت قرار دی جاسکے۔ وہ روایات مندرجہ ذیل ہیں

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی روایت:

اِدْرَءُ وْا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنْ كَانَ لَهَا مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ.

مسلمانوں سے حدود کو ہٹاؤ جس قدر تم طاقت رکھتے ہو۔ اگر اس کے لئے کوئی راستہ پیدا ہوتا ہو تو اسے چھوڑ دو۔ اس لئے کہ امام کا درگزر اور معاف کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

فقہ حنفی کی مشہور کتاب ھدایہ کی احادیث کی تخریج نصب الرایہ کے مؤلف حنفی بزرگ عالم زیلعی فرماتے ہیں: ترمذی نے محمد بن ربیعہ سے، یزید بن زیاد سے، زُہری سے عروہ سے عائشہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ادرء والحدود الخ۔ ترمذی نے کہا: ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے، مگر محمد بن ربیعہ کی حدیث جو انہوں نے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا اُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ.

شرح السنه بحواله مشكوٰة باب مالا يدعىٰ على الحدود.

دارقطني ج۳ ص ۲۱۴ كتاب الحدود.

- كنز العمال ج۵ ص ۳۸۹. حديث نمبر ۱۳۳۶۷ اور ص ۳۰۷ حديث نمبر ۱۲۹۶۴.
- مجمع الزوائد ج۶. ص ۲۶۵ كتاب الحدود باب هل تكفر الحدود الذنوب ام لا.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثنا وَكِيْعٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِدْفَعُوا الْحُدُوْدَ مَا وَجَدْتُّمْ لَهُ مَدْفَعًا

مآخذ:

- ابن ماجه كتاب الحدود باب۵ الستر على المؤمن ودفع الحدود بالشبهات. ابراهيم بن فضل كے متعلق ابن ماجه كے اسى باب كے تحت فى الزوائد: فى اسناده ابراهيم بن فضل مخزومى، ضَعَّفَهُ احمد وابن معين والبخارى وغيره بهى منقول هے.
- كنز العمال ج۵. ص ۳۰۹ حديث نمبر ۱۲۹۷۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن زیاد سے، زہری سے روایت کی ہے اور یزید بن زیاد ضعیف ہے اور اسی روایت کو وکیع نے بھی یزید بن زیاد سے روایت کیا ہے۔ مگر اسے اس نے مرفوع روایت نہیں کیا موقوف بیان کیا ہے۔ یہ زیادہ صحیح ہے، امام حاکم نے اپنی المستدرک میں اسے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے مگر شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔ امام ذھبی نے اپنی مختصر میں اس پر تعاقب کیا اور فرمایا: یزید بن زیاد کے متعلق نسائی نے کہا ہے کہ یہ راوی متروک ہے اور ترمذی نے اپنی علل کبیر میں کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے یزید بن زیاد کو گیا گزرا منکر الحدیث قرار دیا ہے، لیکن دارقطنی اور بیہقی دونوں نے اپنی اپنی سنن میں مرفوعاً بھی روایت کیا ہے تاہم بیہقی نے کہا ہے کہ اس روایت کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے۔ (نصب الرایہ زیلعی ج ۲۔ ص ۷۴۔ ۷۵)

حضرت علیؓ سے مروی روایت:

علامہ زیلعی فرماتے ہیں: دارقطنی نے اپنی سنن میں مختار تمار سے، ابومطر سے، علی سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اِدْرَاُوا الْحُدُوْدَ، حدود کو ہٹاؤ۔ اس روایت میں مختار تمار ضعیف ہے (نصب الرایہ زیلعی ج ۲۔ ص ۷۵)

یہ روایت بیہقی میں بھی ہے۔ مختار تمار کے بارے میں تقریب میں لکھا ہے کہ وہ ضعیف ہے اور بخاری کے نزدیک یہ منکر الحدیث ہے۔

بیہقی نے اس روایت کو مختار تمار سے ایک اور سند کے ساتھ حضرت علی سے نقل کیا ہے۔ اس روایت میں مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ ہے: وَلَا یَنْبَغِیْ لِلْاِمَامِ اَنْ یُّعَطِّلَ الْحُدُوْدَ۔ امام کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ حدود کو معطل کرے۔

حضرت ابوھریرہؓ سے مروی روایت۔

علامہ زیلعی فرماتے ہیں: ابویعلیٰ موصلی نے اپنی مسند میں بایں سند ایک روایت نقل کی ہے کہ ہمیں اسحاق بن اسرائیل نے بیان کیا ہمیں وکیع نے بیان کیا، مجھے ابراھیم بن فضل مخزومی نے سعید مقبری کے واسطہ سے ابوھریرہؓ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِدْرَاُوا الْحُدُوْدَ مَا اسْتَطَعْتُمْ حدود کو جہاں تک ممکن ہو دور رکھو! ابن ماجہ نے اسے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ ہمیں عبداللہ بن الجراح نے بیان کیا، ہمیں وکیع نے اسی سند سے مرفوعاً بیان کیا: اِدْفَعُوا الْحُدُوْدَ مَا وَجَدْتُّمْ لَهَا مَدْفَعاً۔ سزاؤں کو دفع کرو جہاں تک ان کو دفع کرنے کی گنجائش پاؤ۔

یہ روایت سند کے اعتبار سے ضعیف ہے ابراھیم بن فضل مخزومی کو امام احمد۔ ابن معین امام بخاری اور نسائی ازدی اور دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ناصر الدین البانی نے اپنی الارواء ج ۸ کے ص ۲۶ پر بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

ابن عباس سے مروی روایت:

حارثی نے مسند ابی حنیفہ میں مقسم عن ابن عباس کے حوالہ سے اِدْرَاُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ مَا اسْتَطَعْتُمْ، جہاں تک ممکن ہو حدود کو شبہات کی بنا پر دور رکھو۔ یہ روایت ابن عدی کے ہاں بھی اسی طرح ہے اور یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ (از مرتب)

۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ، وَاَبُوعَمْرٍو الْبَصْرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَةَ، ثنا یَزِیْدُ بْنُ زِیَادِ الدِّمَشْقِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ کَانَ لَہٗ مَخْرَجٌ، فَخَلُّوْا سَبِیْلَہٗ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعُقُوْبَۃِ.

ماٰخذ:

- ترمذی ج۲. ص۲۶۳ ابواب الحدود باب فی درء الحدود.
- سنن دارقطنی ج۳. ص۸۴ کتاب الحدود مطبوعہ نشر السنۃ ملتان دارقطنی میں فان وجدتم للمسلم مخرجاً کا اضافہ بھی منقول ہے۔
- السنن الکبریٰ للبَیْہَقی ج۸ ص۲۳۸. کتاب الحدود، باب ماجاء فی درء الحدود بالشبہات، عن عائشۃ. وقال البیہقی فی السنن روایۃ وکیع اقرب الی الصواب.
- کنز العمال ج۵. ص۳۰۹ حدیث نمبر ۱۲۹۷۱
- المستدرک للحاکم ج۲. ص۳۸۴ کتاب الحدود، باب ان وجدتم لمسلم مخرجا فخلوا سبیلہ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ○ فی اسنادہ یزید بن زیاد الدمشقی وھو ضعیف. قد قال البخاری فیہ: منکر الحدیث، وقال النسائی: متروک
- دراقطنی ج۳. ص۸۴ پر التعلیق المغنی لعلامہ شمس الحق عظیم آبادی کہتے ہیں.

اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحَافِظُ، ثنا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ، اِمْلَاءً ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَیْمٍ، ثنا اَبُوْ قُدَامَۃَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَھْدِیٍّ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ لَقِیْتُ زُفَرَ فَقُلْتُ لَہٗ صِرْتُمْ حَدِیْثاً فِی النَّاسِ وَضُحْکَۃً، قَالَ:

وَمَا ذٰلِکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: تَقُوْلُوْنَ فِی الْاَشْیَاءِ کُلِّھَا اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ بِالشُّبْھَاتِ. وَجِئْتُمْ اِلٰی اَعْظَمِ الْحُدُوْدِ فَقُلْتُمْ تُقَامُ بِالشُّبْھَاتِ قَالَ: وَمَا ذٰلِکَ؟ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ، فَقُلْتُمْ: یُقْتَلُ بِہٖ، قَالَ: فَاِنِّیْ اُشْھِدُکَ السَّاعَۃَ اِنِّیْ قَدْ رَجَعْتُ عَنْہُ.

عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں زفر سے ملا اور ان سے کہا کہ آپ حضرات تو لوگوں میں نشانہ گفتگو اور اضحوکہ بنے ہوئے ہیں۔ زفر نے پوچھا وہ کیسے؟ عبد الواحد نے بیان کیا کہ میں نے کہا تم لوگ سب چیزوں کے بارے میں کہتے ہو شبہات کی بنا پر حدود کو دور رکھو اور خود تم سب سے بڑی حد کا ارتکاب کرتے ہو۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا اور تم لوگ کہتے ہو کہ قتل کیا جائے گا زفر نے کہا میں اس وقت آپ کو گواہ بنا کر قسم کھاتا ہوں کہ میں نے اس سے رجوع کرلیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت کی رو سے قانون کا نفاذ کس صورت میں ہوتا ہے۔

من اتی شیئا من هٰذه القاذورات فلیستتر بستر اللّٰہ فان ابدیٰ لنا صفحته اقمنا علیه کتاب اللّٰہ.

ترجمہ: تم میں سے جو شخص ان گندے کاموں میں سے کسی کا مرتکب ہو جائے تو اللہ کے ڈالے ہوئے پردے میں چھپا رہے۔ لیکن اگر وہ ہمارے سامنے اپنا پردہ کھولے گا تو ہم اس پر کتاب اللہ کا قانون نافذ کر کے چھوڑیں گے۔ [۱]

لو سترتهٗ بثوبک کان خیراً لک

ترجمہ: کاش تم اس کا پردہ ڈھانک دیتے تو تمہارے لئے زیادہ اچھا تھا۔ [۲]

تعافوا الحدود فی مابینکم فما بلغنی من حد فقد وجب.

ترجمہ: ابوداؤد اور نسائی میں ایک حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا حدود کو آپس میں ہی معاف کر دیا کرو مگر جس حد (یعنی جرم مستلزم حد) کا معاملہ مجھ تک پہنچ جائے گا پھر وہ واجب ہو جائے گی۔ [۳]

تشریح: اسلامی قانون یہ لازم نہیں کرتا کہ کوئی شخص اپنے جرم کا خود اقرار کرے، یا جو لوگ کسی شخص کے جرم زنا پر مطلع ہوں وہ ضرور ہی اس کی خبر حکام تک پہنچائیں۔ البتہ جب حکام اس پر مطلع ہو جائیں تو پھر اس جرم کے لئے معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(مندرجہ بالا دوسری حدیث ماعز بن مالک اسلمی کے بارے میں ہے کہ جب ان سے) زنا کا جرم سرزد ہوا تو ہزال بن نُعَیم نے ان سے کہا کہ جا کر نبی ﷺ کے سامنے اپنے اس جرم کا اقرار کرو چنانچہ انہوں نے جا کر حضورؐ سے اپنا جرم بیان کر دیا۔ اس پر حضورؐ نے ایک طرف تو انہیں رجم کی سزا دی اور دوسری طرف ہزال سے حدیث کے الفاظ فرمایا لو سترتهٗ بثوبک کان خیراً لک۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۲ النور حاشیہ ۲)

مآخذ:

○ السنن الکبریٰ للبیهقی ج ۸ ص ۳۱. کتاب الجنایات باب بیان ضعف الخبر الذی روی فی قتل المؤمن بالکافر ○ کنز العمال ج ۵. ص ۳۰۵. حدیث نمبر ۱۲۹۵۷، ص ۳۰۹ نمبر ۱۲۹۷۲. ابو مسلم الکجی عن عمر بن عبد العزیز مرسلا بحواله ابن السمعانی عن عمر بن عبد العزیز قال الحافظ ابن حجر: وفی سنده من لا یعرف.

تخریج

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اَتٰی شَیْئاً مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ فَلْیَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ مَنْ اَبْدیٰ لَنَا صَفْحَتَهٗ اَقَمْنَا عَلَیْهِ کِتَابَ اللّٰهِ.

ماخذ:

- احکام القرآن للجصاص ج۳. ص ۲۸۴. سورہ نور.

حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَجُلاً اعْتَرَفَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالزِّنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَالَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ، فَاُتِیَ بِسَوْطٍ مَکْسُوْرٍ، فَقَالَ: فَوْقَ هٰذَا، فَاُتِیَ بِسَوْطٍ جَدِیْدٍ لَمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ فَقَالَ: دُوْنَ هٰذَا، فَاُتِیَ بِسَوْطٍ قَدْ رُکِّبَ بِهٖ وَلاَنَ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ ثُمَّ قَالَ: اَیُّهَا النَّاسُ! قَدْ اٰنَ لَکُمْ اَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ مَنْ اَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ شَیْئاً فَلْیَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَنْ یُبْدِلَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَیْهِ کِتَابَ اللّٰهِ.

امام مالکؒ نے زید بن اسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک آدمی نے ارتکاب زنا کا اعتراف کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے کوڑا لانے کا حکم ارشاد فرمایا کوڑا لایا گیا جو ٹوٹا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس سے ذرا اچھا ہو۔ پھر ایک نیا کوڑا پیش کیا گیا جس کے اطراف ابھی تک کاٹے نہیں گئے تھے۔ فرمایا اس سے ذرا گھٹیا ہو۔ پھر ایک ایسا کوڑا لایا گیا جسے ترکیب دے کر نرم کیا گیا تھا۔ اب اسے سزا دینے کا حکم دیا تو اسے کوڑے مارے گئے۔ فرمایا لوگو! اب وقت آن پہنچا ہے کہ تم حدود اللہ کو پائمال کرنے سے باز آجاؤ (رک جاؤ) جس نے ان گندے کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کیا اسے اللہ کے ڈالے ہوئے پردے میں چھپے رہنا چاہئے۔ جس نے ہمارے روبرو اپنا راز فاش کیا تو اس پر ہم کتاب اللہ کا قانون نافذ کر کے چھوڑیں گے۔

ماخذ:

- مؤطا امام مالک ج۲ ص ۱۶۹ کتاب الحدود، باب ماجاء فیمن اعترف علی نفسه بالزنا.
- السنن الکبریٰ للبیہقی ج۸ ص ۳۲۶. کتاب الاشربة والحد فیها جماع ابواب صفة السوط، باب ماجاء فی صفة السوط والضرب.

عبداللہ بن عمر سے مروی روایت کے الفاظ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَعْدَ اَنْ رُجِمَ الْاَسْلَمِیُّ فَقَالَ: اجْتَنِبُوْا هٰذِهِ الْقَاذُوْرَةِ الَّتِیْ نَهَی اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ اَلَمَّ فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ، وَلْيَتُبْ اِلَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَنْ يُبْدِلَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماعز اسلمی کے رجم کیے جانے کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا جن گندے کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرما دیا ہے ان سے اجتناب کرو، بچو۔ پس جو مرتکب ہوا سے اللہ کے ڈالے ہوئے پردے میں چھپے رہنا چاہئے اور اللہ کی جناب میں توبہ کرنی چاہئے۔ پس جس نے ہمارے سامنے اپنا پردہ فاش کیا اس پر ہم کتاب کا قانون نافذ کر کے چھوڑیں گے۔

هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولما يخرجاه

ماخذ:

- المستدرک للحاکم ج۴. ص۲۴۴. کتاب التوبة والا نابة من الم فليستتر بستر الله اور ج۴. ص۳۸۳. کتاب الحدود باب تعافوا الحدود بينكم
- السنن الکبری للبیہقی ج۸ ص۳۳۰. کتاب الاشربة والحدفيها.
- کنز العمال ج۵.ص۲۳۷ حدیث نمبر ۱۳۵۴۲ اور ص۴۴۴ حدیث نمبر ۱۳۵۵۷ اور ص۵۷۲ حدیث نمبر ۱۴۰۰۶ اور قدرے لفظی اختلاف کے ساتھ
- المصنف عبد الرزاق ج۷ ص۳۲۳ عن عبد اللّٰه بن دينار.

۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا يَحْیٰ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ مَاعِزًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَاَمَرَ بِرَجْمِهٖ، وَقَالَ لِهَزَّالٍ: لَوْ سَتَرْتَهٗ بِثَوْبِکَ كَانَ خَيْرًا لَّکَ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۴. ص۱۳۴. کتاب الحدود، باب فی الستر علی اهل الحدود ○ مؤطا امام مالک ج۲. ص۱۶۶ کتاب الحدود باب ماجاء فی الرجم ○ مسند احمد ج۵. ص۲۱۷ مؤطا نے بثوبک کی جگہ بردائک نقل کیا ھے .○ کنز العمال ج۵. ص۴۴۴ حدیث نمبر ۱۳۵۵۷. ○ المستدرک ج۴. ص۳۶۳. کتاب الحدود.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حاکمِ وقت حدودِ الٰہی میں کمی وبیشی کا مجاز ہے

يؤتى بوالٍ نقص من الحد سوطا فيقال له لم فعلت ذاك؟ فيقول رحمة لعبادك. فيقال له انت ارحم بهم مني؟ فيومر به الى النار. ويؤتى بمن زاد سوطاً فيقال له لم فعلت ذلك؟ فيقول لينتهوا عن معاصيك. فيقول انت احكم بهم مني؟ فيومر به الى النار.

ترجمہ: قیامت کے روز ایک حاکم لایا جائے گا۔ جس نے حد میں سے ایک کوڑا کم کر دیا تھا۔ پوچھا جائے گا یہ حرکت تو نے کیوں کی تھی؟ وہ عرض کرے گا آپ کے بندوں پر رحم کھا کر۔ ارشاد ہوگا اچھا تو ان کے حق میں مجھ سے زیادہ رحیم تھا! پھر حکم ہوگا لے جاؤ اسے دوزخ میں۔ ایک اور حاکم لایا جائے گا۔ جس نے حد پر ایک کوڑے کا اضافہ کر دیا تھا۔ پوچھا جائے گا تو نے یہ کس لیے کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا تاکہ لوگ آپ کی نافرمانیوں سے باز رہیں۔ ارشاد ہوگا اچھا تو ان کے معاملے میں مجھ سے زیادہ حکیم تھا! پھر حکم ہوگا لے جاؤ اسے دوزخ میں (تفسیر کبیر۔ ج ۶۔ ص ۲۲۵)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خطبہ میں فرمایا ''لوگو تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں وہ ہلاک ہوگئیں۔ اس لئے کہ جب ان میں کوئی عزت والا چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے تھے۔[1]

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا ''ایک حد جاری کرنا اہل زمین کے لئے چالیس دن کی بارش سے زیادہ مفید ہے۔[2]

تشریح: اسلام میں فوجداری قانون کو دین اللہ فرمایا ہے معلوم ہوا کہ صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ہی دین نہیں ہیں بلکہ مملکت کا قانون بھی دین ہے۔ دین کو قائم کرنے کا مطلب صرف نماز ہی قائم کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کا قانون اور نظام شریعت قائم کرنا بھی ہے جہاں یہ چیز قائم نہ ہو وہاں نماز اگر قائم ہو بھی تو گویا ادھورا دین قائم ہوا۔ جہاں اس کو رد کر کے دوسرا کوئی قانون اختیار کیا جائے وہاں کچھ اور نہیں خود دین اللہ رد کر دیا گیا۔

دوسری چیز جو ان احادیث میں قابل توجہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی یہ تنبیہ ہے کہ زانی اور زانیہ پر میری تجویز کردہ سزا نافذ کرنے میں مجرم کے لئے رحم اور شفقت کا جذبہ تمہارا ہاتھ نہ پکڑے۔

بعض نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ مجرم کو جرم ثابت ہونے کے بعد چھوڑ نہ دیا جائے اور نہ سزا میں کمی کی جائے۔ بلکہ پورے سو کوڑے مارے جائیں۔ اور بعض نے یہ مطلب لیا ہے کہ ہلکی مار نہ ماری جائے جس کی کوئی تکلیف ہی مجرم محسوس نہ کرے۔ مزید برآں یہ مراد بھی ہے کہ زانی کو وہی سزا دی جائے جو اللہ نے تجویز فرمائی ہے۔ اسے کسی اور سزا سے نہ بدل دیا جائے۔ کوڑوں کے بجائے کوئی اور سزا دینا اگر رحم اور شفقت کی بنا پر ہو تو معصیت ہے، اور اگر اس خیال کی بنا پر ہو کہ کوڑوں کی سزا ایک وحشیانہ سزا ہے تو یہ قطعی کفر ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی ایمان کے ساتھ ایک سینے میں جمع نہیں ہوسکتا۔ خدا کو خدا بھی ماننا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو معاذ اللہ وحشی بھی کہنا صرف انہی لوگوں کے لئے ممکن ہے جو ذلیل ترین قسم کے منافق ہیں۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۴۴ النور حاشیہ ۳)

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ المهرىُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ وبْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ.

مآخذ:

- ابو داؤد ج ۴. ص ۱۳۳ . کتاب الحدود باب العفو عن الحدود مالم تبلغ السلطان.
- نسائی ج ۸ ص ۷۰ کتاب قطع السارق باب مایکون حرزا وما لایکون .
- المستدرک ج ۴. ص ۳۸۳ کتاب الحدود،
- کنز العمال ج ۵. ص ۳۱۰، حدیث ۱۲۹۷۹
- دارقطنی ج ۳. ص ۱۱۳ کتاب الحدود
- احکام القرآن للجصاص ج ۳. ص ۲۶۴. سورة النور.

تخریج

۱: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ قُرَيْشاً اَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُوْمِيَّةُ الَّتِيْ سَرَقَتْ، قَالُوْا:

مَنْ يُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: يَااَيُّهَا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش کے ہاں ایک مخزومی خاتون کی جس نے چوری کی تھی، کی بڑی اہمیت تھی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق کون بات کرے گا (خود ہی کہنے لگے) رسول اللہ ﷺ کے پیارے لاڈلے اسامہ بن زید کے علاوہ کون ہے جو یہ جرأت کر سکے (انہوں نے اسامہ بن زید کو قائل کر کے آپ کی خدمت میں بھیجا) اسامہ نے رسول اللہ ﷺ سے (اس بارے) میں گفتگو کی رسول اللہ ﷺ نے اسامہ کی بات سن کر فرمایا کیا تم حدود اللہ میں سے ایک حد میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذمی اور مسلمان اسلامی عدالت کی نظر میں

ترجمہ: نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک مسلمان نے ایک ذمی کو قتل کیا تو آپؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا انا احق من وفی بذمتہ۔ اس کے ذمہ کو وفا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار میں ہوں۔

الجہاد فی الاسلام ص ۲۸۷ اشاعت پنجم ۱۹۷۱

النَّاسُ! اِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ، تَرَكُوْهُ، وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحُدُوْدَ و اَيْمُ اللّٰهِ! لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا.

سفارش کرتے ہو؟ یہ فرما کر آپ کھڑے ہوئے اور خطاب فرمایا۔ لوگو! تم سے پہلی قومیں گمراہ ہوئیں۔ اس وجہ سے کہ جب ان میں کوئی معزز و شریف آدمی چوری کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے (سزا دیے بغیر) چھوڑ دیتے اور جب کمزور وضعیف حیثیت والا آدمی چوری کا ارتکاب کر بیٹھتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ اللہ کی قسم اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کی مرتکب ہو جاتیں تو محمدؐ اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

مآخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۰۳ کتاب الحدود باب کراھیة الشفاعة فی الحد اذا رفع الی السلطان.
- مسلم ج ص ۶۴. کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف والنھی عن الشفاعة فی الحدود .
- دارمی ج۲. ص۹۴ کتاب الحدود باب الشفاعة فی الحدود دون السلطان.
- السنن الکبریٰ ج۸ ص۲۵۳. کتاب السرقة . باب جماع ابواب القطع فی السرقة.

۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَ: اَنْبَأَنَا اِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ جَرِيْرِبْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اِقَامَةُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَيْرٌ لِاَ هْلِهَا مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً.

مآخذ:

- نسائی ج۸ ص۷۶ کتاب قطع السرقة، باب الترغیب فی اقامة الحد.

ابن ماجہ میں ابن عمرؓ کی روایت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حدود اللہ میں سے ایک حد کا قائم و نافذ کرنا اللہ کے شہروں میں برسنے والی چالیس روزہ بارش سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

فی اسنادہ سعید بن سِنانٍ، ضعفه ابن معین وغیرہ وقالَ الدارقطنی: يَضَعُ الْحَدِيْثَ.

○ ابن ماجه کتاب الحدود، باب ۳ اقامة الحدود.

تخریج

اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: اَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَازُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحاً.

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حد جو روئے زمین پر جاری کی جائے وہ اہل زمین کے لئے تیس ۳۰ روز کی برسنے والی بارش سے زیادہ بہتر ہے۔

ماخذ:

○ نسائی ج۸. ص۷۶. کتاب قطع السرقة، باب الترغیب فی اقامة الحد. ○ ابن ماجه کتاب الحدود، باب ۳ اقامة الحدود ○ مسند احمد ج۲. ص ۳۶۲. ۴۰۲. عن ابی هریرة مسند احمد ج ۲ کے ص ۳۶۲ پر حَدٌّ يُقَامُ فِی الْاَرْضِ خَيْرٌ لِلنَّاسِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا الخ

ثنا اِسْمَاعِيْلُ الصَّفَّارُ، نا الرَّمَادِيُّ ج ونا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْفَارِسِيُّ، نا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيْعَةَ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ يَرْفَعُهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَادَ مُسْلِماً قَتَلَ يَهُوْدِيّاً

عبد الرحمٰن بن بیلمانی مرفوع روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہودی کے قتل کا قصاص مسلمان سے لیا۔ اور رمادی کا بیان ہے۔ کہ آپ نے ذمی کے بدلہ میں مسلمان سے قصاص لیا۔ اور فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ الرَّمَادِیُّ: اَقَادَ مُسْلِماً بِذِمِّیٍّ،
وَقَالَ: اَنَا اَحَقُّ مَنْ وَفٰی بِذِمَّتِهٖ.

کہ میں اس کے ذمہ کو وفا کرنے کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

مآخذ:

○ دارقطنی ج۳ ص۳۵ کتاب الحدود. ○ السنن الکبرٰی للبیْھقی ج۸ ص ۳۰. کتاب الجنایات باب بیان ضعف الخبر الذی روی فی قتل المؤمن بالکفر. ○ دارقطنی نے اسی صفحہ پر عبد الرحمن بن البیلمانی کے حوالہ سے یہ بھی بیان کیا ہے۔

قَالَ: قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ بِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، وَقَالَ: اَنَا اَحَقُّ مَنْ اَوْفٰی بِذِمَّتِهٖ.

عبدالرحمٰن بن بیلمانی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل قبلہ میں سے ایک آدمی کو اہل ذمہ کے ایک آدمی کے بدلہ میں قتل کیا اور فرمایا کہ اس کے ذمہ کو وفا کرنے کا سب سے زیادہ میں حقدار ہوں۔

اور شرح معانی الآثار للطحاوی ج۲ ص۱۲۵. ۱۲۶ پر اسی عبد الرحمن بن البیلمانی سے مندرجہ ذیل الفاظ بھی نقل کیے ہیں

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ قَتَلَ مُعَاهِدًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ، فَاَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عُنُقُهٗ وَقَالَ: اَنَا اَوْلٰی مَنْ وَفٰی بِذِمَّتِهٖ.

عبدالرحمٰن بن بیلمانی کا بیان ہے کہ نبی ﷺ کے پاس مسلمانوں میں سے ایک ایسا آدمی لایا گیا جس نے اہل ذمہ میں سے ایک معاہد کو قتل کر دیا تھا، آپ نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا اور اسے قتل کر دیا گیا اور فرمایا کہ میں اس کے ذمہ کو وفا کرنے کا سب سے زیادہ اولیٰ (حقدار) ہوں۔

مآخذ:

○ امام بیہقی نے یہ روایت السنن الکبرٰی ج۸ ص ۳۰ پر بیان کر کے کہا ہے

هذا هو الاصل فی هذا الباب وهو منقطع وقد روی عن ربیعة عن عبدالرحمن بن البیلمانی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مرسلا.

○ بیهقی ج۸ ص ۳۱ پر اخبرنا ابوبکر بن الحارث الفقیه قال: قال ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی الحافظ ابن البیلمانی ضعیف لاتقوم به حجة اذا وصل الحدیث فکیف بما یرسله واللّٰه اعلم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۲

قطع ید (چور کا ہاتھ کاٹنے) کے متعلق احکام

خائن کے لئے قطع ید نہیں

لا قطع علی خائن

ترجمہ: خائن کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔[1]

ڈھال کی قیمت سے کم چوری پر قطع ید نہیں

ترجمہ: آپ نے فرمایا کہ ایک ڈھال سے کم کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔[2]

پھل اور ترکاری کی چوری میں سزا

لا قطع فی ثمرۃ ولا کثر.

ترجمہ: پھل اور ترکاری کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔[3]

کھانے کی چوری میں سزا

لا قطع فی طعام.

ترجمہ: کھانے کی چوری میں قطع ید نہیں ہے۔[4]

حقیر اشیاء کی چوری میں سزا

عائشہؓ کی حدیث ہے لم یکن قطع السارق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الشیء التافہ

ترجمہ: حقیر چیزوں کی چوری میں نبی ﷺ کے زمانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔[5]

پہلی چوری پر کونسا ہاتھ کاٹا جائے گا

تشریح: چور کا ایک ہاتھ کاٹا جائے گا اور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ پہلی چوری پر سیدھا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

سرقہ کا اطلاق خیانت پر نہیں ہوتا بلکہ صرف اس فعل پر ہوتا ہے کہ کسی کے مال کو اس کی حفاظت سے نکال کر اپنے قبضہ میں کر لے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈھال کی قیمت عہدِ نبوی میں

ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹنا چاہئے۔ایک ڈھال کی قیمت نبی ﷺ کے زمانے میں بروایت عبداللہ بن عباس دس درہم، بروایت ابن عمر تین درہم، بروایت انس بن مالک ۵ درہم، اور بروایت حضرت عائشہ ایک چوتھائی دینار ہوتی تھی۔اس اختلاف کی بنا پر فقہاء کے درمیان کم سے کم نصاب سرقہ میں اختلاف ہوا ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سرقہ کا نصاب دس درہم ہے اور امام مالکؒ شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک چوتھائی دینار (اس زمانہ کے درہم میں تین ماشہ ۱½ رتی چاندی ہوتی تھی اور ایک چوتھائی دینار ۳ درہم کے برابر تھا)

بیت المال کی چوری اور جنگل میں چرتے ہوئے جانور کی چوری کی سزا

پھر بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہ دی جائے گی۔مثلاً نبی ﷺ کی ہدایت ہے کہ پھل اور ترکاری، کھانے، اور حقیر چیزوں کی چوری میں قطع ید نہیں ہے۔پرندے کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹنے پر حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کا فیصلہ ہے۔نیز سیدنا عمر و علی رضی اللہ عنہما نے بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا۔اور اس معاملے میں صحابہ کرامؓ میں سے کسی کا اختلاف منقول نہیں ہے۔ان مآخذ کی بنیاد پر مختلف ائمہ فقہ نے مختلف چیزوں کو قطع ید کے حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ترکاریاں، پھل، گوشت، پکا ہوا کھانا، غلہ جس کا ابھی کھلیان نہ کیا گیا ہو۔کھیل اور گانے بجانے کے آلات وہ چیزیں ہیں جن کی چوری میں قطع ید کی سزا نہیں ہے۔نیز جنگل میں چرتے ہوئے جانوروں کی چوری اور بیت المال کی چوری میں بھی وہ قطع ید کے قائل نہیں ہیں اسی طرح دوسرے ائمہ نے بھی بعض چیزوں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ ان چوریوں پر سرے سے کوئی سزا ہی نہ دی جائے گی۔مطلب یہ ہے کہ ان جرائم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔(تفہیم القرآن ج ا ص ۴۶۸ المائدہ حاشیہ ۶۰)

تخریج

ا: رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لاَ قَطْعَ عَلٰی خَائِنٍ،

مآخذ:

○ احکام القرآن للجصاص ج ۲ ص ۴۱۸ سورہ المائدہ اور ج ۲ ص ۴۱۳ پر قال ابوبکر روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لاقطع علی خائن ولا مختلس منقول ہے۔

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ، ثنا ابْنُ جُرَیْجٍ، قَالَ: قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ عَلَی الْخَائِنِ قَطْعٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴. ص۱۳۸ کتاب الحدود، باب القطع فی الخلسة والخیانة.
- نسائی ج۸ ص۸۹ کتاب قطع السارق باب مالا قطع فیه عن جابر.
- ابن ماجه کتاب الحدود، باب الخائن والمنتهب والمختلس. عن جابر.
ابن ماجه نے لایقطع الخائن ولا المنتهب ولا المختلس نقل کیا ھے.
- کنز العمال ج۵ ص۳۸۵ حدیث ۱۳۳۵۳.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثنا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ، وَلاَ مُنْتَهِبٍ، وَلاَ مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ .هذا حديث حسن صحيح

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خیانت کرنے والے، لوٹنے والے اور اچک لینے والے پر قطع (ید) کی سزا نہیں ہے۔

ماخذ:

- ترمذی ج۱. ص۲۶۹. ابواب الحدود، باب ماجاء فی الخائن والمختلس والمنتهب.
- نسائی ج۸ ص۸۹. کتاب قطع السارق، باب مالاقطع فیه عن جابر.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۸ ص۲۷۹. کتاب السرقة باب لا قطع علی المختلس ولا علی المنتهب ولا علی الخائن. عن جابر.
- دارقطنی ج۳ ص۱۸۷. کتاب الحدود، حدیث ۳۱۰ عن جابر.
- سنن دارمی ج۲ ص۹۶. کتاب الحدود، باب مالا یقطع من السراق.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِيْ حَائِطِ

محمد بن یحیٰ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے کسی کے باغ میں سے کھجور کا پودا چوری کر کے اپنے مالک و آقا کے باغ میں لگایا۔ پودے کا مالک اس کی تلاش وکھوج میں نکلا تو اس پودے کو پالیا۔ اس شخص نے مروان بن حکم سے جو ان دونوں مدینہ کا حاکم تھا غلام کے خلاف مقدمہ درج کرا کر مدد کی درخواست کی، مروان نے اس غلام کو قید کردیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَيِّدِهٖ، فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهٗ، فَوَجَدَهٗ فَاسْتَعْدٰى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ، فَسَجَنَ مَرْوَانُ الْعَبْدَ، وَاَرَادَ قَطْعَ يَدِهٖ، فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ. فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ مَرْوَانَ اَخَذَ غُلَامِيْ وَهُوَ يُرِيْدُ قَطْعَ يَدِهٖ. وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ تَمْشِيَ مَعِيَ اِلَيْهِ، فَتُخْبِرُهٗ بِالَّذِيْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَشٰى مَعَهٗ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ حَتّٰى اَتٰى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، فَقَالَ لَهٗ رَافِعٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ، فَاَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَاُرْسِلَ قال ابوداؤد. اَلْكَثَرُ الْجُمَّارُ.

اس کے ہاتھ کاٹنے کا قصد کیا۔ غلام کا مالک رافع بن خدیج کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا۔ رافع نے ان کو بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ پھل اور ترکاری میں قطع ید کی سزا نہیں ہے۔ اس آدمی نے بتایا کہ مروان نے میرے غلام کو گرفتار کرلیا ہے اب وہ اس کو قطع ید کی سزا دینا چاہتا ہے۔ میری تمنا اور خواہش کہ آپ میرے ساتھ مروان کے پاس تشریف لے چلیں اور جو کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ان کو سنا دیں۔ رافع اس کے ساتھ مروان کے پاس پہنچے اور مروان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے خود سنا ہے فرما رہے تھے کہ پھل اور ترکاری (کی چوری) میں قطع ید کی سزا نہیں ہے یہ سن کر مروان نے فرمان جاری کیا کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا۔

ماخذ:

O ابوداؤد ج۴ ص۱۳۷۔ کتاب الحدود باب مالا قطع فیه۔ O ترمذی ج ۱ ص ۲۶۹ ابواب الحدود، باب ماجاء لاقطع فی ثمر ولا کثر۔ O نسائی ج۸ ص۸۷۔ کتاب قطع السارق، باب مالا قطع فیه۔ Oابن ماجه کتاب الحدود، باب ۲۷ لا یقطع فی ثمر ولا کثر۔ عن رافع بن خدیج ۔فی الزوائد: فی اسناده عبدالله بن سعید المقبری، وهو ضعیف۔ O مؤطا امام مالک ج۲ ص ۱۷۶ کتاب الحدود باب مالا قطع فیه۔ O سنن دارمی ج۲ ص۹۶۔۹۵۔ کتاب الحدود باب مالا یقطع فیه من الثمار۔ عن رافع بن خدیج۔ O السنن الکبری ج۸ ص۲۶۶۔ کتاب السرقة اور ص۲۶۳ باب مایکون حرزا وما لا یکون۔عن رافع بن خدیج۔ O احکام القرآن للجصاص ج۲ ص۴۲۵ سورة المائده۔ O کنز العمال ج۵ ص ۳۸۱۔ حدیث ۱۳۳۳۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴: وروی الحسن عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال لاَ قَطْعَ فِیْ طَعَامٍ.
ترجمہ: کھانے کی چوری میں قطع ید کی سزا نہیں ہے۔

ماخذ:

○ احکام القرآن للجصاص ج ۲. ص ۴۲۵ سورۃ المائدہ.

روت عائشۃ، قالت:

لَمْ یَکُنْ قَطْعُ السَّارِقِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الشَّیْءِ التَّافِهِ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد باسعادت میں معمولی چیزوں کی چوری پر قطعِ ید کی سزا نہیں دی جاتی تھی۔

ماخذ:

○ احکام القرآن للجصاص ج ۲. ص ۴۲۶ سورۃ المائدہ.

○ کنزالعمال ج ۵. ص ۵۵۷. حدیث نمبر ۱۳۹۴۵.

اَخْبَرَنَا اَبُوعَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، انبأ عَلِیُّ بْنُ عِیْسَی بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، ثنا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثنا یُوْسُفُ ابْنُ مُوْسیٰ، ثنا جَرِیْرٌ وَوَکِیْعٌ وَابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ یَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَدْنٰی مِنْ ثَمَنِ حَجَفَةٍ اَوْتُرْسٍ، وَکُلٌّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا ذُوْثَمَنٍ، وَاَنَّ یَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الشَّیْءِ التَّافِهِ.

حضرت عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ڈھال کی قیمت سے کم قیمت کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔ نیز چور کا ہاتھ آپ کے دور سعادت میں معمولی چیز کی چوری پر بھی نہیں کاٹا گیا۔

ماخذ:

○ السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۸ ص ۲۵۵. کتاب السرقۃ باب مایجب فیہ القطع.

اَخْبَرَنَا اَبُوبَکْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْاَصْبَهَانِیُّ انبأ اَبُوْمُحَمَّدِ ابْنُ حَیَّانَ، ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ رَجَاءٍ ثنا وَکِیْعٌ ثنا مَسَرَّةُ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْمَاعِیْلَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِی الْهَاجِرِ یُحَدِّثُ عَنْ رَجَاءِ ابْنِ حَیْوَةَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَدِيٍّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ مِنَ الْمَفْصِلِ.

حضرت عدی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چور کا ہاتھ ہاتھ اور بازو کے ملنے کی جگہ (گٹ) سے کاٹ دیا۔

قال وحدثنا وكيع، ثنا سفيان عن ابن جُريج عن ابی الزبير عن جابر مثله.

ماخذ:

- السنن الكبرٰى للبيهقى ج۸ ص ۲۷۱ کتاب السرقة باب السارق يسرق اولا فتقطع يده اليمنى من مفصل الكف ثم يحسم بالنار. عمر و بن دينار قال: كان عمر بن الخطاب رضى اللّٰه عنه يقطع السارق من المفصل...... اور حجية بن عدى سے منقول ھے ان عليا رضى اللّٰه عنه قطع ايديهم من المفصل وحسمها. ○ السنن الكبرٰى ج۸ ص ۲۷۱ کتاب السرقة.

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلاثَةُ دَرَاهِمَ.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹ دیا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۰۳ کتاب الحدود، باب قول اللّٰهِ والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما الخ
- مسلم ج۲ ص۶۳ کتاب قطع السارق، باب القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت يده.
- ابنِ ماجه کتاب الحدود، باب حد السارق.
- مؤطا امام مالک ج۲ ص ۱۷۲ کتاب السرقة، باب مايجب فيه القطع.
- دارقطنی ج۳ ص ۱۹۰. کتاب الحدود.
- دارمی ج۲ ص۹۴. کتاب الحدود باب ما يقطع فيه اليد.
- احکام القرآن للجصاص ج۲ ص۴۱۷ سوره مائده.

ابن عمر کی روایت: قطع رسول اللهﷺ فی مجن قيمته ثَلاثَةُ دَراهم پر امام ترمذی کا تبصرہ.

وفی الباب عن سعد، وعبد الرحمن بن عمرو، وابن عباس، وابی هريرة وايمن. حديث ابن عمر حديث حسن صحيح.

والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی اللّٰه عليه وسلم،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منهم ابوبكر الصديق قطع فى خمسة دراهم.وروى عن عثمان وعلى انهما قطعا فى ربع دينار وروى عن ابى هريرة وابى سعيد انهما : تقطع اليد فى خمسة دراهم ، والعمل على هذا عند بعض فقهاء التابعين وهو قول مالك ابن انس ، والشافعى، واحمد، واسحاق راوا القطع فى ربع دينار فصاعدا. وقدروى عن ابن مسعود انه قال: لاتقطع الافى دينار اوعشرة دراهم وهو حديث مرسل، رواه القاسم بن عبد الرحمن عن ابنِ مسعود، والقاسم لم يسمع من ابن مسعود والعمل على هذا عند بعض اهل العلم، وهو قول سفيان الثورى واهل الكوفة قالوا: لا قطع فى اقل من عشرة دراهم.

اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ثنا مَخْلَدٌ، قَالَ: ثنا حَنْظَلَةُ، قَالَ:سَمِعْتُ نَافِعاً، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کی چوری میں قطع ید کی سزادی، ان دنوں ڈھال کی قیمت پانچ درہم تھی۔

مآخذ:

- نسائی ج۸ ص۷٦ کتاب قطع السارق، باب القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت یده .
- دارقطنی ج۲ ص۱۹۳ کتاب الحدود،

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ نَافِعاً مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ،

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ تُرْساً مِنْ صُفَّةِ النِّسَآءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسے آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا جس نے خواتین کے مخصوص چبوترے سے ڈھال چرائی تھی جس کی قیمت تین درہم تھی۔

مآخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص۱۳٦ کتاب الحدود، باب ما یقطع فیه السارق.
- نسائی ج۸ ص۷۷ کتاب قطع السارق ، باب القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت یده.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ؟ قَالَ: لاَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ، فَاِذَا ضَمَّهُ الْجَرِيْنُ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنَّةِ، وَلاَ تُقْطَعُ فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ، فَاِذَا اٰوَى الْمُرَاحُ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ کے حوالہ سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کتنی مقدار پر قطع ید کی سزا دی جائے گی؟ آپ نے فرمایا درخت پر لٹکتے ہوئے پھل کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ جب اسے جرین (گودام) میں محفوظ کر لیا جائے تو پھر ڈھال کی قیمت کے مساوی چوری پر قطع ید ہے اور نہ پہاڑوں میں چرتے ہوئے جانور کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ جب اپنے باڑے میں پہنچ جائے تو پھر ڈھال کی قیمت کے مساوی چوری میں قطعِ ید ہے۔

ماخذ:

- نسائی ج۸۔ ص۸۵۔۸۴ کتاب قطع السارق، باب الثمر المعلق یسرق۔
- مؤطا امام مالک ج۲ ص۱۷۲ کتاب الحدود، باب ما یجب فیه القطع۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ شُيَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَيَزِيْدَ بْنِ صُبْحٍ الْاَصْبَحِيِّ، عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُسْرِبْنِ اَرْطَاةٍ فِي الْبَحْرِ، فَاُتِيَ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ مِصْدَرٌ سَرَقَ بُخْتِيَةً فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لاَ تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي السَّفَرِ، وَلَوْلاَ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُهٗ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص۱۴۲ کتاب الحدود، باب فی الرجل یسرق فی الغزو ایقطع؟
- ترمذی ج ا ص۲۶۹ ابواب الحدود، باب ماجاء ان لا یقطع الایدی فی الغزو۔

ترمذی نے لکھا ھے۔ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العمل، منھم الاوزاعی لایرون ان یقام الحد فی الغزو، وبحضرۃ العدو مخافة ان یلحق من یقام علیه الحد بالعدو، فاذا خرج الامام من ارض الحرب ورجع الی دار السلام اقام علی من اصابه کذلک قال الاوزاعی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا حَجَّاجٌ عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ، قَالَ:

سَأَلْنَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ؟ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهِ.

ہم نے فضالہ بن عبید سے چور کے کٹے ہوئے ہاتھ کو اس کے گلے میں لٹکانے کے بارے میں پوچھا کیا ایسا کرنا مسنون ہے یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا۔ اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس کے ہاتھ کے بارے آپؐ نے حکم دیا اور اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔

ماخذ:

- ابوداؤد ۴ ص ۱۴۳ کتاب الحدود، باب فی تعلیق ید السارق،
- ترمذی ج ۱ ص ۲۶۷. ابواب الحدود. باب ماجاء فی تعلیق ید السارق.
- نسائی ج۷ ص ۹۲ کتاب قطع السارق، باب تعلیق ید السارق فی عنقه .
- ابن ماجه کتاب الحدود، باب تعلیق الید فی العنق.
- دارقطنی ج ۲. ص ۳۶۷ کتاب الحدود.
- ترمذی میں هذا حدیث حسن غریب لانعرفه الامن حدیث عمر بن علی المقدمی عن الحجاج بن ارطاة وعبد الرحمن بن محیریز هوا خو عبد اللّٰه ابن محیریز شامی. اور نسائی میں قال ابو عبد الرحمٰن الحجاج بن ارطاة ضعیف ولا یحتج بحدیثه کہا گیا ہے۔ ○ السنن الکبرٰی للبَیْهَقی ج ۸ ص ۲۷۵. کتاب السرقة باب ماجاء فی تعلیق الید فی عنق السارق. عن فضالة بن عبید.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،قَالَتْ! قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا

ربع ۴/۱ دینار کی مالیت اور اس سے زائد پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

تابعه عبد الرحمن بن خالد، وابن اخی الزهری ومعمر عن الزهری.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۰۴ کتاب الحدود، باب قول اللّٰہ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما وفی کم تقطع. وقطع علی من الکفِ وقال قتادۃ فی امراۃٍ سرقت فقطعت شمالھا لیس الاذلک.
بخاری نے یقطع فی ربع دینار بھی مروی ھے
- مسلم ج۲ ص۶۳ کتاب الحدود، باب حد السرقۃ ونصابھا.
- ابوداؤد ج۴. ص۱۴۶ کتاب الحدود، باب ما یقطع فیه السارق.
- نسائی ج۸ ص۷۸ کتاب قطع السارق، باب القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت یده.
- ابن ماجه کتاب الحدود، حد السارق.
- احکام القرآن للجصاص ج۲ ص۲۱۶ المائدہ.
- ترمذی ج۱. ص۲۶۷ ابواب الحدود باب ماجاء فی کم یقطع السارق.
حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح
- السنن الکبریٰ ج۸ ص۲۵۴ کتاب السرقۃ باب ما یجب فیه القطع نَسائی کی ایک روایت میں قطع رسول اللّٰہ ﷺ فی ربع دینار بھی مروی ھے۔
- دارقطنی ج۲ ص۳۶۷ کتاب الحدود میں لاتقطع ید السارق الافی ربع دینار فصاعدًا.
- بخاری کتاب الحدود اور نَسائی کتاب قطع السارق السنن الکبریٰ نے کتاب السرقۃ میں حضرت عائشه کے حواله سے عن النبی ﷺ قال تقطع ید السارق فی ربع دینار بھی روایت کیا ھے ○ نَسائی نے کتاب قطع السارق باب القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت یده اور دارقطنی نے ج۳ ص۱۹۰ کتاب الحدود میں عن عائشة ان رسول اللّٰہ ﷺ قال: لا تقطع الید الا فی یعنی ثمن المجن ثلث دینار او نصف دینار فصاعدًا بھی مروی ھے
- حضر ت عائشه سے مروی بخاری میں کتاب الفرائض میں منقول روایت میں ان ید السارق لم تقطع علی عهد النبی ﷺ الا فی ثمن مجنٍ حَجَفَةٍ اوتُرس بھی مذکور ھے۔
- بخاری کتاب الحدود باب قول اللّٰہ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما اور مسلم کتاب الحدود باب حد السرقۃ ونصابھا اور ابن ماجه کتاب الحدود باب حد السارق نے حضرت ابوھریرۃ سے قال رسول اللّٰہ ﷺ لعن اللّٰہ السارق یسرق البیضة فتقطع یده ویسرق الحبل فتقطع یده بیان کیا ھے۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ المعنی، قَالَا: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ مَخْلَدٌ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مخزوم قبیلہ کی ایک عورت سامان ادھار لے کر اس سے انکار کر دیتی (کہ میں نے لیا ہی نہیں) نبی ﷺ نے اس کے بارے میں قطع ید کا حکم صادر فرمایا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴. ص ۱۴۹ کتاب الحدود، باب فی القطع فی العاریة اذا جَحَدَتْ.
- احکام القرآنی للجصاص ج ۲ ص ۴۱۷ المائده.

حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ تَمِيْمٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ ابْنِ مَهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيْقِ الْخُمْسِ سَرَقَ مِنَ الْخُمْسِ

مال غنیمت کے خمس کے ایک غلام نے خمس کے مال میں چوری کر لی یہ مقدمہ نبی ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ قطع نہ فرمایا اور فرمایا اللہ کا مال تھا۔ ایک نے دوسرے کا مال چرالیا ہے۔

فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْطَعْهُ، وَقَالَ: مَالُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَرَقَ بَعْضُهُ بَعْضًا.

فی الزوائد: فی اسناده جبارة وهو ضعيف.

ماخذ:

- ابن ماجه، كتاب الحدود، باب العبد يسرق.

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ، عَنِ الْمُشَعَّثِ ابْنِ طَرِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَاذَرٍّ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ يعنى القبر؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ اَعْلَمُ اَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ اَوْ قَالَ: تَصْبِرُ.

ابوذر سے روایت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا ابوذر، میں نے عرض کیا حاضر جناب، بندہ حاضر ہے آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا اس وقت لوگ موت کا شکار ہو رہے ہوں گے۔ اس وقت گھر قبر ہوگا۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں یا پھر جو ارشاد میرے لئے فرمائیں آپ نے ابوذر کو نصیحت فرمائی کہ ایسے موقع پر صبر کا دامن تھامے رکھنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حد سرقہ میں فدیہ لیا جا سکتا ہے؟

ترجمہ: بنی مخزوم کی عورت کے مقدمے (چوری) کا جب حضورؐ نے فیصلہ سنایا تو اس کی قوم نے کہا "یا رسول اللہ ہم فدیہ دینے کو حاضر ہیں۔ مگر آپؐ نے فرمایا "اس کا ہاتھ کاٹو" انہوں نے عرض کیا ہم پانچ سو دینار اس کے ہاتھ کے بدلے میں دیتے ہیں، آپ نے فرمایا "اس کا ہاتھ کاٹو" جب ہاتھ کاٹ ڈالا گیا تو اس عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ "یا رسول اللہ خدا کے ہاں بھی میرے بچنے کی کوئی صورت ہے؟ آپؐ نے جواب دیا "ہاں، اب تو اپنے گناہ سے اس طرح پاک ہو چکی ہے جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہو"۔

[تفہیمات حصہ دوم ص ۳۴۴ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء]

قَالَ ابو داؤد: قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ یُقْطَعُ النَّبَّاشُ لِاَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی الْمَیِّتِ بَیْتَهٗ.

- ابو داؤد ج۴. ص ۱۴۲ کتاب الحدود، باب فی قطع النباش.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ فِیْ اَدْنٰی مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُوْثَمَنٍ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری میں قطع ید کی سزا نہیں دی گئی۔

ماٰخذ:

- بخاری ج۲ ص ۱۰۰۳ کتاب الحدود، باب قول اللہ والسارق والسارقة.
- مسلم ج۲ ص ۶۳ کتاب الحدود، باب حد السرقة ونصابها.

مسلم میں فی ادنیٰ کی جگہ فی اقل ہے

- نسائی ج۸ ص ۸۲ کتاب قطع السارق، باب القدر الذی اذا سرقه السارق قطعت یده. نسائی میں دون کی جگہ المجن کے الفاظ ہیں.

ثنا مُحَمَّدُبْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِیُٔ، نا اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ سَعِیْدٍ، انا الْوَاقِدِیُّ، عَنْ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ فَاقْطَعُوْا یَدَهٗ،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سزائے سرقہ کے بعد توبہ واستغفار

قل استغفر الله واتوب اليه.

ترجمہ: کہہ میں خدا سے معافی چاہتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔[۲]

اللهم تب عليه.

ترجمہ: خدایا اسے معاف فرمادے۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ ہاتھ کٹنے کے بعد جو شخص توبہ کرلے اور اپنے نفس کو چوری سے پاک کر کے اللہ کا صالح بندہ بن جائے وہ اللہ کے غضب سے بچ جائے گا اور اللہ اس کے دامن سے اس داغ کو دھودے گا۔ لیکن اگر کسی شخص نے ہاتھ کٹوانے کے بعد بھی اپنے آپ کو بدنیتی سے پاک نہ کیا اور وہی گندے جذبات اپنے اندر پرورش کیے جن کی بنا پر اس نے چوری کی اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہاتھ تو اس کے بدن سے جدا ہوگیا مگر چوری اس کے نفس میں بدستور موجود رہی اس وجہ سے وہ خدا کے غضب کا اسی طرح مستحق رہے گا جس طرح ہاتھ کٹنے سے پہلے تھا۔ اسی لئے قرآن وحدیث چور کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ اللہ سے معافی مانگے اور اپنے نفس کی اصلاح کرے۔ کیونکہ ہاتھ کاٹنا تو انتظام تمدن کے لئے ہے۔ اس سزا سے نفس پاک نہیں ہوسکتا۔ نفس کی پاکی صرف توبہ اور رجوع الی اللہ سے حاصل ہوتی ہے۔
(تفہیم القرآن ج ۱ ص ۴۶۸ المائدہ حاشیہ ۶۱)

فَاِنْ عَادَ فَا قْطَعُوْا رِجْلَهٗ، فَاِنْ عَادَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ، فَاِنْ عَادَ فَا قْطَعُوْا رِجْلَهٗ. كَذَا قَالَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَ قَالَ غيره: عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکریم ﷺ نے فرمایا جب چور چوری کرے تو اس کا پہلے ہاتھ کاٹ دو، پھر دوبارہ کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو۔ پھر سہ بار کرے تو اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی کرے تو اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دو۔

مآخذ:

○ دارقطنی ج ۳ ص ۱۸۱ کتاب الحدود. حدیث نمبر ۲۹۲. ○ مشکوٰۃ باب قطع السارق بحواله شرح السنة. ○ احکام القرآن للجصاص ج ۱ ص ۴۲۳ المائده.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفارۂ جرم

شرعی سزا جاری ہونے کے بعد آخرت میں آدمی کی معافی اسی صورت میں ہوسکتی ہے جب کہ آدمی نے اس کے ساتھ خدا سے توبہ بھی کی ہو اور اپنے نفس کی اصلاح کر لی ہو۔ لیکن اگر بالفرض ایک شخص نے چوری کی اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا، مگر اس نے گناہ پر اپنے خدا کے سامنے کوئی اعتراف ندامت نہ کیا، کوئی توبہ نہ کی، چوری چھوڑ دینے کا کوئی فیصلہ نہ کیا، بلکہ الٹا اپنے دل میں اس شریعت ہی کو کوستا رہا جس نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا ہے، تو خدا کے ہاں اس کے معاف کر دیئے جانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔[1] (رسائل و مسائل حصہ سوم ص ۲۹۶)

---

۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا حَسَنٌ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِیْ يَحْیَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الحبلی . حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ بِهَا الَّذِيْنَ سَرَقَتْهُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ سَرَقَتْنَا، قَالَ قَوْمُهَا: فَنَحْنُ نَفْدِيْهَا يَعْنِى اَهْلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوْا يَدَهَا، فَقَالُوْا: نَحْنُ نَفْدِيْهَا بِخَمْسِمِائَةِ دِيْنَارٍ، قَالَ: اقْطَعُوْا يَدَهَا، قَالَ: فَقُطِعَتْ يَدُهَا الْيُمْنٰى، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: هَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَنْتِ الْيَوْمَ مِنْ خَطِيْئَتِکِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْکِ اُمُّکِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ اِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عہد رسالت مآب میں چوری کی۔ جن لوگوں کی چوری کی تھی وہ اسے پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں لے آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول اس عورت نے ہماری چوری کی ہے۔ اس کی قوم (قبیلہ کے لوگوں) نے کہا کہ ہم اس کا فدیہ دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹو۔ قبیلہ کے لوگوں نے پھر پیش کش کی کہ ہم اس کے ہاتھ کے عوض پانچ صد دینار دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر اس چور عورت کا سیدھا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ تو وہ بولی اے اللہ کے رسول کیا میرے لئے کسی توبہ کی صورت بھی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ آج تو اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگئی ہے جیسے تیری ماں نے تجھے ابھی جنم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان سورہ مائدہ میں ہے فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح الی آخر (جس نے اپنے اوپر ظلم کے بعد توبہ کی اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لی الآیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدِ سرقہ میں سفارش

ترجمہ: ایک مرتبہ چوری کے جرم میں قریش کی ایک عورت فاطمہ نامی کا ہاتھ کاٹنے کا آپ نے حکم دیا۔ حضرت اُسامہ بن زید نے اس کے حق میں سفارش کی۔ اس پر آپ نے فرمایا ''خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

تشریح: اللہ کے اس بے لاگ دین میں جس طرح نبی کی ذات کے لئے کوئی رعایت نہیں، اسی طرح نبی کے خاندان اور اس کے قریب ترین عزیزوں کے لئے بھی کسی رعایت کی گنجائش نہیں ہے۔ یہاں جس کے ساتھ بھی کوئی معاملہ ہے اس کے اوصاف (Merits) کے لحاظ سے ہے۔ کسی کا نسب اور کسی کے ساتھ آدمی کا تعلق کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا۔ گمراہی و بدعملی پر خدا کے عذاب کا خوف سب کے لئے یکساں ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ اور سب تو ان چیزوں پر پکڑے جائیں۔ مگر نبی کے رشتہ دار بچے رہ جائیں۔

ماخذ:

- مسند احمد ج ۲ ص ۱۷۷.۷۸.
- تفسیر ابنِ جریر ج ۴ جز ۶، سورہ المائدہ ص ۱۴۹. عن عبد اللہ بن عمرو.

۲. حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثنا حَمَّادٌ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ، قَالَ: بَلٰى، فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَاَمَرَبِهِ، فَقُطِعَ، وَجِيْءَ بِهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ.

حضرت ابو امیہ مخزومی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ اس نے پورا اعتراف کیا (کہ اس نے چوری کی ہے) مگر اس کے پاس کوئی مال ومتاع نہ پایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں تو خیال نہیں کرتا کہ تو نے چوری کی ہو گی اس نے کہا کیوں نہیں۔ پھر اس نے دو تین مرتبہ اس کا اعادہ کیا تو آپ نے حد کے نافذ کرنے کی حکم ارشاد فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر آپ کی خدمت میں اسے لایا گیا تو آپ نے اسے تلقین فرمائی کہ اللہ سے مغفرت و بخشش طلب کر اور اس کی جناب میں رجوع کر (توبہ کر) اس نے کہا میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابوداؤد: رواہ عمر و بن عاصم، عن ھمام، عن اسحاق بن عبد اللّٰہ، قَالَ: عَنْ اَبِیْ اُمیّۃ رَجُلٍ من الانصار عَن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم.

ماٰخذ:

○ ابوداؤد ج ۴ ص ۱۳۵ . کتاب الحدود، باب فی التلقین فی الحد. ○ نسائی ج۸ ص۶۷ کتاب السرقۃ، باب تلقین السارق. ○ ابن ماجہ کتاب الحدود، باب ۲۹ تلقین السارق. ابنِ ماجہ اور نسائی نے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ نقل کیا ھے اور نسائی میں اِذْھَبُوا بِہٖ فَاقْطَعُوْہُ ثُمَّ جِیْئُوْا بِہٖ فَقَطَعُوْہُ ثُمَّ جَاؤُا بہ ھے . ○ مسند احمد ج۵ ص۲۹۳. ○ سنن دارمی ج ۲ ص۹۵ کتاب الحدود باب ۶ المعترف بالسرقۃ. ○السنن الکبریٰ للبَیْھَقی ج۸ ص۲۷۶ کتاب السرقۃ، باب ماجاء فی الاقرار بالسرقۃ والرجوع عنہ . ○احکام القرآن للجصاص ج۲ ص۶۲۷ سورہ المائدۃ.

تخریج

۳:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ، اَنَّ امْرَاَۃً سَرَقَتْ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ الْفَتْحِ، فَفَزِعَ قَوْمُھَا اِلٰی اُسَامَۃَ ابْنِ زَیْدٍ یَسْتَشْفِعُوْنَہٗ، قَالَ عُرْوَۃُ، فَلَمَّا کَلَّمَہٗ اُسَامَۃُ فِیْھَا، تَلَوَّنَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتُکَلِّمُنِیْ فِیْ حَدٍّمِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ؟ قَالَ اُسَامَۃُ: اسْتَغْفِرْلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَلَمَّا کَانَ الْعَشِیُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بن زبیر نے بتایا کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک عورت نے چوری کی اس کے قبیلہ کے لوگ فریاد رسی کے لیے حضرت اسامہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس عورت کے متعلق سفارش کی استدعا کرنے لگے، عروہ کا بیان ہے کہ جب اسامہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو (سفارش) کی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا فرمایا، اسامہ تم مجھ سے حدود اللہ میں سے ایک حد کے بارے میں گفتگو (سفارش) کرتے ہو؟ اسامہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے لئے اللہ سے معافی کی درخواست فرمائیں۔ اسی روز دوپہر کے بعد رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطاب فرمانے کھڑے ہوئے۔ اللہ کی حمد وستائش جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَطِيْباً، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ : اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ النَّاسَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ، اَقَامُوْاعَلَيْهِ الْحَدَّ، وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا، ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا

اس کے لائق ہے فرمائی پھر فرمایا امابعد۔ تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو ہلاک کر دیا اس نے کہ جب ان میں کا معزز و شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ادنی اور کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمایا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے بہت اچھی اور عمدہ توبہ کی۔ اور شادی کر لی۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ میرے پاس اپنی کسی ضرورت کے لئے آتی رہتی تھی۔ میں اس حاجت و ضرورت کو رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دیتی تھی۔

بَعْدَ ذٰلِكَ وَتَزَوَّجَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَاْتِيْنِىْ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ماخذ:

O بخاری ج۲ ص۶۱۶. کتاب المغازی، باب.......... O بخاری ج۲. ص۱۰۰۳ کتاب الحدود، باب کراهية الشفاعة فی الحد اذا رفع الی السلطان بخاری ج۱ ص۴۹۴ کتاب الانبياء باب...... O بخاری ج۲ ص۱۰۰۳ اور ج۱ ص۴۹۴ پر المراۃ المخزومية کی وضاحت بھی ھے. Oمسلم ج۲ ص۶۴ کتاب الحدود، باب النهی عن الشفاعة فی الحدود. O ابوداؤد ج۴ ص۱۳۲ کتاب الحدود، باب فی الحد يشفع فيه. O ترمذی ج۱ ص۲۶۴ ابواب الحدود، باب ماجاء فی کراهية ان يشفع فی الحدود. O نسائی ج۸ ص۷۵ کتاب قطع السارق باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلين لخبرالزهری فی المخزومية التی سرقت. O ابن ماجه کتاب الحدود باب۶ الشفاعة فی الحدود.O مسند احمد ج۶ ص۱۶۲. O السنن الکبریٰ للبيهقی ج۸ ص۲۶۷. کتاب السرقة، باب السارق تو هب له السرقة. عن عاشة. O سنن دارمی ج۲ ص۱۰۰ کتاب الحدود باب الشفاعة فی الحدود دون السلطان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت جرم کے بعد مجرم پر ترس کھانا

والذی نفسی بیدہ لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدھا. (بخاری و ابن ماجه)

ترجمہ: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی، تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا''

بنی مخزوم کے معزز گھرانے کی ایک عورت فاطمہ لوگوں کے زیور اور سامان عاریتاً منگواتی اور پھر مکر جایا کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں مقدمہ پیش ہوا۔ اور جرم ثابت ہوگیا۔ قریش میں کھلبلی مچ گئی کہ کہیں اس کا بھی ہاتھ نہ کاٹ ڈالا جائے۔ مگر حضورؐ کے سامنے سفارش کی جرأت کسے تھی۔ آخر کار یہ مشورہ ہوا کہ اسامہ سے جو حضورؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید کے بیٹے تھے، سفارش کرائی جائے، کیونکہ حضورؐ کو ان سے محبت تھی۔ اسامہ نے حاضر ہو کر سفارش کی۔ سنتے ہی آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا کیا تم حدود اللہ کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟'' اسامہ سہم گئے اور معافی مانگی۔ اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا ''تم سے پہلے جو قومیں تباہ ہوئی ہیں۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان میں کوئی معزز آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔ اور جب کوئی ادنیٰ درجے کا آدمی جرم کرتا تو اس کو سزا دیتے تھے۔ میں تو اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی، تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹے بغیر نہ چھوڑتا۔

[تفہیمات حصہ دوم ص ۱۳۴۱ اشاعت پنجم ۱۹۷۰ء]

غیر اسلامی نظام میں اجرائے حدود شرعیہ

اسلامی قانون فوجداری کی دفعات اس مملکت کے لیے ہیں جس میں پورا اسلامی نظام زندگی قائم ہو نہ کہ اس مملکت کے لئے جس میں سارا نظام کفر کے طریقوں پر چل رہا ہو اور صرف ایک چوری یا زنا کی سزا اسلام کے قانون سے لے لی جائے۔ چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا عین انصاف ہے اگر ملک کا معاشی نظام بھی اس کے ساتھ اسلامی احکام کے مطابق ہے، اور یہ قطعی ظلم ہے اگر ملک میں اسلام کے منشا کے خلاف سود حلال اور زکوٰۃ متروک ہو اور حاجتمند انسان کی دستگیری کا کوئی انتظام نہ ہو۔

[رسائل و مسائل حصہ چہارم ص ۱۱۸ اشاعت سوم اپریل ۱۹۷۰ء]

دور جدید میں قطع ید کی سزا کے اثرات

جب چور کے ہاتھ کاٹنے کا طریقہ جاری ہوگا تو انشاء اللہ چوری نہایت تھوڑے عرصے میں ختم ہو جائے گی۔ اور سینکڑوں ہاتھوں کے کٹنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ ایک چور یہ امید رکھتا ہے کہ میں دس ہزار روپیہ چرالوں گا، اگر پکڑا جاؤں گا تو کچھ مدت تک سرکار کی روٹیاں کھا کر واپس آجاؤں گا اور اس وقت بھی میرے پاس اچھا خاصا سرمایہ جمع ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایسا شخص دوبارہ اولین موقع پاتے ہی پھر چوری کرے گا۔ اس طرح کے عادی مجرمین کی ہمارے ہاں کثرت ہے اور انہی کو جرائم سے باز رکھنا مشکل ترین مسئلہ ہے۔ لیکن اگر چور کو یہ معلوم ہوگیا کہ ایک مرتبہ پکڑے جانے کے بعد ایک ہاتھ اور دوسری مرتبہ پکڑے جانے کے بعد دوسرا ہاتھ کٹ جائے گا تو وہ چوری کرنے پر بآسانی آمادہ نہ ہوگا۔ پھر جس چور کا ہاتھ ایک مرتبہ کٹ جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا وہ جہاں جائے گا اس کا کٹا ہوا ہاتھ پکار پکار کر داستان حال بیان کرے گا اور موجودہ صورت حال باقی نہیں رہے گی۔ جس میں پیشہ ور چور اور ڈاکو مہذب انسانوں کے بھیس میں چار سو اپنے شکار تلاش کرتے پھرتے ہیں اور کوئی انہیں پہچان بھی نہیں سکتا۔ میری قطعی رائے یہ ہے کہ چوری کے انسداد کے لئے اس قانون کے نفاذ کی شدید ضرورت ہے تہذیب جدید کے بہت سے نقائص میں سے ایک نقص یہ بھی ہے کہ اس کی ساری ہمدردیاں مجرم کے ساتھ ہیں۔ اس سوسائٹی کے ساتھ نہیں ہیں، جس کے خلاف مجرم سرگرم کار ہے۔ مجرد یہ سننے پر کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اس تہذیب کے فرزندوں کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہولناک جرائم کو معاشرے میں پروان چڑھتے دیکھ کر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ آخر میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اسلام صرف چور کا ہاتھ ہی نہیں کاٹتا بلکہ وہ زکوٰۃ وصدقات کا نظام بھی قائم کرتا ہے۔ ہر شخص کی بنیادی ضرورت بھی پوری کرتا ہے وہ شہریوں کی اخلاقی تعلیم وتربیت کا بھی انتظام کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو حلال اور جائز طریق پر کمانا اور خرچ کرنا بھی سکھاتا ہے۔ اس کے بعد اگر ایک شخص کی حلال کمائی کو کوئی دوسرا احرام طریقے سے چراتا ہے۔ تو اسے ہاتھ کاٹنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

(رسائل ومسائل حصہ چہارم ص۱۸۲۔۱۸۳)

تخریج

۱۔ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِی اَبِی عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلىٰ اَلْسِنَةِ اُنَاسٍ يُعْرَفُوْنَ وَهِیَ لاَ تُعْرَفُ حُلِيًّا، فَبَاعَتْهُ وَاَخَذَتْ ثَمَنَهٗ، فَاُتِیَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعٰی اَهْلُهَا اِلٰی اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک غیر معروف عورت نے جانے پہچانے معرف لوگوں کے سامنے زیور ادھار لیا اور اسے بیچ کر کھا گئی۔ اسے رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اس کے خاندان والوں نے کوشش کی کہ اسامہ بن زید اس کی سفارش کریں۔ چنانچہ اسامہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ گفتگو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ فِيْهَا، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْفَعُ اِلَيَّ فِيْ حَدٍّمِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ اُسَامَةُ: اَسْتَغْفِرْلِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمْ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ: لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا، ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ.

کی (سفارش کی) آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا (سرخ ہو گیا) اسامہ گفتگو کرتا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسامہ سے فرمایا کیا تو حدود اللہ میں سے ایک حد میں مجھ سے سفارش کرتا ہے؟ یہ جواب سن کر اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے معافی کی درخواست فرمائیں پھر اسی روز بعداز دوپہر آپ کھڑے ہوئے۔ اللہ کی وہ حمدوثنا فرمائی جس کا وہ اھل ہے پھر فرمایا اما بعد۔ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے کہ ان میں اگر معزز آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ادنیٰ درجہ کا آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ محمد کی بیٹی بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس کے بعد اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔

ماخذ:

○ نسائی ج۸ ص۷۳ کتاب قطع السارق، باب فی المخزومیة التی سرقت۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنُ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، عَنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

اِسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ تعنى حُلِيًّا عَلٰى اَلْسِنَةِ اُنَاسٍ يُعْرَفُوْنَ وَلَا تُعْرَفُ هِيَ، فَبَاعَتْهُ، فَاُخِذَتْ، فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا وَهِيَ الَّتِيْ شَفَعَ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَقَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ.

حضرت عائشہ علیہا السلام کا بیان ہے کہ ایک غیر معروف عورت نے جانے پہچانے معروف لوگوں کے ذریعہ زیور عاریتاً لیا اور اسے بیچ کر کھا گئی۔ پس اسی جرم میں پکڑی گئی اور اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ نے اس کے قطع ید کا حکم صادر فرمایا یہ وہی عورت تھی جس کے بارے میں اسامہ بن زید نے سفارش کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق جو کچھ فرمایا۔ سو فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص ۱۳۹ . کتاب الحدود، باب فی القطع فی العاریة اذا جحدت.
- نسائی ج۸، ص۷۳ کتاب قطع السارق، باب فی المخزومیة التی سرقت.

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، المعنی، قَالاَ: ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ مَخْلَدٌ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِیَّةً کَانَتْ تَسْتَعِیْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ، فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَقُطِعَتْ یَدُهَا.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت سامان عاریتاً لے کر مکر جاتی تھی۔ نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا فرمان جاری کیا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

قَالَ ابوداؤد: رواه جویریة عن نافع، عن ابن عمر اوعن صفیة بنت ابی عبید، زاد فیه: وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِیْباً، فَقَالَ: هَلْ مِن امْرَاَةٍ تَائِبَةٍ: اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ. ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، وَتِلْکَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَکَلَّمْ، ورواه ابن غنج عن نافع، عن صفیة بنت ابی عبید، قال فیه: فشهد علیها.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴. ص ۱۳۹ کتاب الحدود، باب فی القطع فی العاریة اذا جحدت،
- نسائی ج۸ ص ۷۰ کتاب قطع السارق، باب مایکون حرزا وما لایکون.
- ابوداؤد نے حضرت عائشة سے بیان کیا هے ان عائشة رضی اللّٰه عنها.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۳

شراب نوشی

شراب کے متعلق ارشاداتِ نبوی

ترجمہ: شراب کے متعلق آخری حکم آنے سے پہلے نبی ﷺ نے ایک خطبہ میں لوگوں کو متنبہ فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کو شراب سخت ناپسند ہے، بعید نہیں کہ اس کی قطعی حرمت کا حکم آجائے ،لہٰذا جن جن لوگوں کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے فروخت کردیں۔

ترجمہ: آخری حکم کے بعد آپ نے اعلان کرایا کہ اب جن کے پاس شراب ہے وہ نہ اسے پی سکتے ہیں نہ بیچ سکتے ہیں، بلکہ وہ سے ضائع کردیں۔[۱]

ترجمہ: آپؐ نے فرمایا، ''جس نے یہ چیز حرام کی ہے اس نے اسے تحفۃً دینے سے بھی منع کردیا ہے'' ۔[۲]

ترجمہ: شراب کو سرکے میں تبدیل کرنے سے بھی منع کیا فرمایا ''اسے بہادو'' ۔[۳]

ترجمہ: فرمایا وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔[۴]

ترجمہ: سرد علاقے کے لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ جو چیز تم پیتے ہو وہ نشہ کرتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا ''ہاں! فرمایا'' تو اس سے پرہیز کرو۔'' انہوں نے کہا کہ ہمارے علاقے کے لوگ تو نہیں مانیں گے فرمایا ''اگر وہ نہ مانیں تو ان سے جنگ کرو۔''[۵]

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ، قَالَ: نا عَبْدُ الْاَعْلٰی، ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَبُوْهَمَّامٍ، قَالَ: نا سَعِیْدُ الْجُرَیْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں خطاب فرماتے سنا فرمایا لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ حرمتِ شراب کا اشارہ فرما رہا ہے ممکن ہے اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيْهَا اَمْرًا، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ، وَلْيَنْتَفِعْ بِهِ، قَالَ: فَمَا لَبِثْنَا اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ، فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ، وَلَا يَبِعْ (وَلَا يَبِيْعُ) قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنْهَا فِيْ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ فَسَفَكُوْهَا.

متعلق کوئی حکم نازل فرمادے پس جس کسی کے پاس تھوڑی بہت شراب موجود ہو اسے فروخت کر دے اور فائدہ اٹھا لے۔ حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ بس چند روز گزرے کہ نبی علیہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے اب جسے حرمتِ شراب کی یہ آیت پہنچے اور اس کے پاس کچھ شراب موجود ہو تو نہ اسے خود پیئے اور نہ ہی آگے فروخت کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں کے پاس جتنی شراب تھی اسے لے کر مدینہ کے راستہ پر آ گئے اور اسے زمین پر بہا دیا۔

ماخذ:

○ مسلم ج۲ ص ۲۲۔ کتاب المساقاة باب تحريم بيع الخمر۔

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: ناحَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَأِيِّ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَهَا، قَالَ: لَا، فَسَارَّ اِنْسَانًا،

عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی جو مصر کا رہنے والا تھا سے روایت ہے کہ اس نے ابن عباس سے انگور سے نچوڑے ہوئے شیرے کے بارے میں پوچھا۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شراب کا مشکیزہ ہدیۃً پیش کیا آپ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے وہ بولا نہیں مجھے تو معلوم نہیں۔ یہ سن کر اس نے ایک دوسرے انسان سے ذرا سرگوشی کی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا اس سے تم نے کیا سرگوشی کی ہے۔ وہ بولا میں نے اسے شراب فروخت کرنے کا اشارہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا جس ذات نے اسے پینا حرام قرار دیا ہے اسی نے اس کو فروخت کرنا بھی حرام کر دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے مشکیزے کا منہ کھول دیا کہ وہ ساری زمین پر بہہ گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ؟ فَقَالَ: اَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، فَقَالَ: اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا، قَالَ: فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهَا.

مآخذ:

O مسلم ج۲ ص۲۲ کتاب المساقاۃ باب تحریم بیع الخمر۔ O نسائی ج۷ ص۳۰۸ کتاب البیوع، باب بیع الخمر۔ عن ابن عباس۔ نسائی نے حتی ذھب ما فیھما نقل کیا ھے۔ O مؤطاامام مالک ج۲ ص۱۸۰۔ کتاب الاشربۃ، باب جامع تحریم الخمر ۔عن ابن عباس۔ O مسند احمد ج۱ ص۲۴۴۔ ۳۵۸ ۔عن ابن عباس۔

۲: حَدَّثَنَا يَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، قَالَ:

سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ، فَقَالَ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدِيْقٌ مِنْ ثَقِيْفٍ اَوْدَوْسٍ، فَلَقِيَهُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ بِرَاوِيَةٍ مِنْ خَمْرٍ يُهْدِيْهَا لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا فُلَانُ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَهَا؟ قَالَ: فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ عَلٰى غُلَامِهِ، فَقَالَ: اذْهَبْ، فَبِعْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَا ذَا اَمَرْتَهُ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: اَمَرْتُهُ بِبَيْعِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

عبدالرحمٰن بن وعلہ سے روایت ہے اس نے خود بیان کیا کہ میں نے ابن عباسؓ سے شراب کی فروخت کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا قبیلہ ثقیف یا دوس کا ایک شخص دوست تھا فتح مکہ کے موقع پر وہ آپ سے ملا۔ وہ اپنے ساتھ شراب کا ایک مشکیزہ بھی لایا تھا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کرنا چاہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر وہ اپنے غلام کی جانب متوجہ ہوا اور اسے کہا کہ چلے جاؤ اور اسے فروخت کر دو۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تو نے اپنے غلام کو کیا حکم دیا ہے۔ وہ بولا میں نے اسے شراب فروخت کرنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس ذات نے اس کا پینا حرام کیا ہے۔ اسی نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام کر دیا ہے اس نے اسے گرانے کا حکم دیا اور بطحاء میں انڈیل دی گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لعن اللّٰہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبایعھا و مبتاعھا وعاصرھا و معتصرھا و حاملھا والمحمولۃ الیہ.

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر، کشید کرنے والے پر اور کشید کرانے والے پر اور ڈھو کر لے جانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے وہ ڈھو کر لے جائی گئی ہو۔''

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَهَا، حَرَّمَ بَيْعَهَا، فَاَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ فِي الْبَطْحَاءِ.

ماخذ:

- سنن دارمی ج۲ ص ۴۰. کتاب الاشربۃ، باب النھی عن الخمر وشرائھا.
- مسند احمد ج ۱ ص ۲۳۰، ۲۴۴، ۳۲۴. عن ابن عباس.

۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح قَالَ وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَنَسٍ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا، فَقَالَ: لَا.

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے شراب کو سرکہ میں تبدیل کرنے کے بارے دریافت کیا گیا۔ فرمایا نہیں۔

ماخذ:

- مسلم ج۲ ص ۱۶۳ کتاب الاشربۃ، باب تحریم تخلیل الخمر.
- ابوداؤد ج۳ ص ۳۲۶ کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی الخمر تخلل.

ابوداؤد نے مندرجہ ذیل روایت نقل کی ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَيْتَامٍ وَرِثُوْا خَمْرًا، قَالَ: اَهْرِقْهَا، قَالَ: اَفَلَا اَجْعَلُهَا خَلًّا؟ قَالَ: لَا.

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ابوطلحہ نے نبی ﷺ سے ان یتیموں کے بارے میں دریافت کیا جن کو وراثت میں شراب ملی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسے بہا دو۔ دریافت کیا کیا میں اسے سرکہ میں تبدیل نہ کرلوں؟ فرمایا نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد کے مذکورہ بالا تینوں حوالہ جات پر ابوداؤد والی روایت ہے

۴. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاللَّفْظُ لِا بْنِ مُثَنّٰی قَالاَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: نا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدِ الْجُعْفِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْكَرِهَ اَنْ يَصْنَعَهَا، فَقَالَ: اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ.

طارق بن سوید جعفی نے نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے شراب سے منع فرمایا یا اس کے تیار کرنے کو ناپسند فرمایا طارق نے عرض کیا میں تو اسے دوا کے طور پر تیار کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ دوا نہیں ہے یہ تو خود بیماری ہے۔

ماخذ:

○ مسلم ج۲ ص۱۶۳ کتاب الاشربة، باب تحريم التداوى بالخمرو بيان انها ليست بدواء. ○ ابوداؤد ج۴. ص۶ كتاب الطب، باب فى الادوية المكروهة. ○ ترمذى ج۲. ص۲۴ ابواب الطب، باب ماجاء فى كراهية التداوى بالمسكر. ○ سنن دارمى ج۲ ص۳۸ كتاب الاشربة، باب ليس فى الخمر شفاء. ○ مسند احمد ج۴ ص۳۱۱ طارق بن سويد. اور ج۵ ص۲۹۲. دونوں صفحات پر ان ذاک ليس شفاء ولكنه داءٌ ہے

۵: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، ثنا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ يعنى ابنَ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلاً شَدِيْدًا، وَ اِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَ عَلٰى بَرْدِ بِلاَدِنَا، قَالَ: هَلْ يُسْكِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاجْتَنِبُوْهُ، قَالَ: قُلْتُ: فَاِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ، قَالَ: فَاِنْ لَّمْ

دیلم حمیری سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اے اللہ کے رسول ہم سرد علاقہ کے باشندے ہیں۔ سخت محنت ومشقت ہمیں کرنی پڑتی ہے۔ اس گندم سے ہم شراب تیار کرتے ہیں جس سے ہم جسمانی قوت بحال کرتے ہیں اور سخت سردی جو ہمارے علاقوں میں پڑتی ہے اس سے اس کا دفاع کرتے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں (نشہ آور تو ہے) آپ نے فرمایا تو پھر اس سے اجتناب کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا لوگ تو اسے چھوڑنے والے نہیں۔ فرمایا اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو ان سے جنگ کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَتْرُكُوْهُ، فَقَاتِلُوْهُمْ.

مآخذ:

- ابو داؤد ج ۳ ص ۳۲۸ كتاب الاشربة ، باب النهى عن المسكر ○ السنن الكبرىٰ للبَيْهَقى ج ۸ ص ۲۹۲ كتاب الاشربة والحد فيها باب ماجاء فى تفسير الخمر الذى نزل تحريمها
- ترمذى ج ۱ ص ۲۴۲ ابواب البيوع، باب ماجاء فى بيع الخمر والنهى عن ذلك . عن انس هذا حديث حسن صحيح. ○ سنن دارمى ج ۲ ص ۴۳ كتاب الاشربة، باب فى النهى ان يجعل الخمر خلا. عن انس. ○مسند احمد ج ۳ ص ۱۱۹. ۱۸۰. ۲۶۰ .عن انس .

خمر کا لفظ عرب میں انگوری شراب کے لئے استعمال ہوتا تھا، اور مجازاً گیہوں، جَو، کشمش، کھجور اور شہد کی شرابوں کے لئے بھی یہ لفظ بولتے تھے مگر نبی ﷺ نے حرمت کے اس حکم کو تمام ان چیزوں پر عام قرار دیا جو نشہ پیدا کرنے والی ہیں۔

ترجمہ: نبی ﷺ نے اس دسترخوان پر کھانا کھانے سے منع فرمایا جس پر شراب پی جارہی ہو۔[۲] ابتداء آپ نے ان برتنوں تک کے استعمال کو منع فرمادیا تھا جن میں شراب بنائی اور پی جاتی تھی۔[۳]

كل مُسْكِرٍ خَمْرٌ، و كل مسكر حرام

ترجمہ: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔[۴]

كل شراب اسكر فهو حرام[۵]

ترجمہ: ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔

وانا انهى عن كل مسكرٍ.[۶]

ترجمہ: اور میں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

ما اسكر كثيره فقليله حرام.[۷]

ترجمہ: جس چیز کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

ما اسكر الفرق منه فملء الكف منه حرام.[۸]

ترجمہ: جس چیز کا ایک پورا قرابہ نشہ پیدا کرتا ہو اس کا ایک چلو پینا بھی حرام ہے۔

شراب کی حرمت کے سلسلہ میں اس سے پہلے دو حکم آچکے تھے، جو سورہ بقرہ آیت ۲۱۹ اور سورۂ نساء آیت ۴۳ میں گزر چکے ہیں۔ اب اس آخری حکم آنے سے پہلے نبی ﷺ نے ایک خطبہ میں لوگوں کو متنبہ فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کو شراب سخت ناپسند ہے، بعید نہیں کہ اس کی قطعی حُرمت کا حکم آجائے، لہٰذا جن جن لوگوں کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے فروخت کردیں۔ اس کے کچھ مدت بعد یہ آیت (يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اِنَّمَا الْخَمْرُ والْمَيْسِرُ الاٰية) نازل ہوئی اور آپؐ نے اعلان کرایا کہ اب جن کے پاس شراب ہے وہ نہ اسے پی سکتے ہیں، نہ بیچ سکتے ہیں، بلکہ وہ اسے ضائع کردیں۔ چنانچہ اسی وقت مدینہ کی گلیوں میں شراب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہادی گئی۔ بعض لوگوں نے پوچھا ہم یہودیوں کو تحفتۃً کیوں نہ دے دیں؟ آپؐ نے فرمایا ''جس نے یہ چیز حرام کی ہے اُس نے اسے تحفتۃً'' دینے سے بھی منع کر دیا ہے۔'' بعض لوگوں نے پوچھا ہم شراب کو سرکے میں کیوں نہ تبدیل کر دیں؟ آپؐ نے اس سے بھی منع فرمایا اور حکم دیا کہ ''نہیں، اسے بہادو'' ایک صاحب نے باصرار دریافت کیا کہ دوا کے طور پر استعمال کی تو اجازت ہے؟ فرمایا ''نہیں، وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے'' ایک اور صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایک ایسے علاقے کے رہنے والے ہیں جو نہایت سرد ہے اور ہمیں محنت بھی بہت کرنی پڑتی ہے۔ ہم لوگ شراب سے تکان اور سردی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا جو چیز تم پیتے ہو وہ نشہ کرتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا تو اس سے پرہیز کرو۔ انہوں نے عرض کیا مگر ہمارے علاقے کے لوگ تو نہیں مانیں گے۔ فرمایا وہ نہ مانیں تو ان سے جنگ کرو۔

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا وَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ مَوْلَاهُمْ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِیِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا، وَسَاقِیَهَا، وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا، وَ الْمَحْمُوْلَةَ اِلَیْهِ.

مآخذ:

○ ابوداؤد ج۳ ص۳۲۶ کتاب الاشربة، باب العنب یعصر للخمر. ○ ابن ماجه کتاب الاشربة باب ۶ لعنت الخمر علی عشرة اوجه. ○ مسند احمد ج۲ ص۹۷ مسند احمد کے اس صفحه پر مروی روایت میں وآکل ثمنها بھی ھے . ○ مسند احمد ج ۱ ص۳۱۶. عن ابن عباس کی روایت کا آغاز اتانی جبریل، فقال: یا محمد! ان اللّٰه عزوجل لعن الخمر وعاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه، وبائعها ومبتاعها وساقیها و مستقیها. ○ ترمذی ج ۱ ص ۲۴۲ ابواب البیوع باب ماجاء فی الخمر والنهی عن ذلک. عن انس ترمذی نے نقل کیا ھے

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشَرَةً، عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَیْهِ وَسَاقِیَهَا وَبَائِعَهَا وَآکِلَ ثَمَنِهَا، وَالْمُشْتَرِیْ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهٗ.

○ ابن ماجه نے کتاب الاشربة باب ۶ لعنت الخمر علی عشرة اوجه میں بھی اس روایت کو نقل کیا ھے الفاظ مختلف ھیں. ○ مسند احمد ج۲ ص ۷۱.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲:اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ، ثنا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، فَلاَ يَقْعُدْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ.

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو۔

○ سنن دارمی ج۲ ص۳۷ کتاب الاشربة باب النهی عن القعود علی مائدة يدار عليها الخمر.

۳:حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْاَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّهُ لاَبُدَّلَنَا مِنْهَا، قَالَ: فَلاَ اِذاً.

حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (بعض خاص) برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا۔ انصار بولے۔ ان برتنوں کے استعمال کے بغیر تو ہمارے لیے کوئی چارہ کار نہیں ہے تو آپ نے فرمایا اچھا تو پھر کوئی ممانعت نہیں۔

ماخذ:

○ بخاری ج۲ ص۸۳۷ کتاب الاشربة، باب ترخيص النبی صلی اللّٰه عليه وسلم فی الاوعية والظروف بعد النهی. ○ السنن الكبرىٰ ج۸ ص۳۱۰ کتاب الاشربه باب الرخصة فی الاوعية بعد النهی. ○ابو داؤد ج۳ ص۳۳۰ کتاب الاشربة باب فی الاوعية.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِیْ عِيَاضٍ،

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لَمَّا نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَسْقِيَةِ، قِيْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِی الْجَرِّ غَيْرَ الْمُزَفَّتِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ نے بعض مخصوص برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس مشکیزہ تو نہیں ہے۔ تو آپ نے (ٹھلیا) ایسے گھڑے کی اجازت دے دی جس پر تارکول نہ ہو (جو لاکھی نہ ہو)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۸۳۷ کتاب الاشربة، باب ترخیص النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الاوعیة والظروف بعد النھی۔ O السنن الکبرٰی ج۸ ص۳۱۰ کتاب الاشربة، والحد فیھا باب الرخصة فی الاوعیة بعد النھی۔

۴: حَدَّثَنَااَبُو الرَّبِیْعِ الْعَتَکِیُّ وَاَبُوْ کَامِلٍ، قَالاَ: نَاحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، قَالَ: نا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ، وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا، فَمَاتَ وَھُوَ یُدْمِنُھَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْھَا فِی الْاٰخِرَةِ.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے دنیا میں شراب نوش کی اور شراب نوشی کرتے کرتے ہی مر گیا اور توبہ نہیں کی تو وہ آخرت میں اسے نہیں پیئے گا۔ (اسے پینے کے لئے جنت کی شراب نہیں ملے گی)۔

ماخذ:

- مسلم ج ۲ ص۱۶۷ کتاب الاشربة،باب ان کل مسکر خمر، وکل خمر حرام، مسلم نے ایک روایت میں الاان یتوب بھی نقل کیا ھے۔
- ابوداؤد ج۳ ص۳۲۷. کتاب الاشربة، باب النھی عن المسکر .عن ابن عمر.
- ترمذی ج۲ ص۸ ابواب الاشربة، باب ماجاء فی شارب الخمر.

وفی الباب عن ابی ھریرة، وابی سعید، وعبد اللّٰہ بن عمر، وعبادة، و ابی مالک الاشعری، وابن عباس، حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقدروی من غیر وجه عن نافع، عن ابن عمر، عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ورواہ مالک بن انس عن نافع، عن ابنِ عمر موقوفا ولم یرفعه.

- نسائی ج۸. ص۳۱۸ کتاب الاشربة، باب الروایة فی المدمنین فی الخمر .عن ابن عمر.
- ابن ماجه کتاب الاشربة، باب۲ من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربھا فی الاخرة. ابن ماجه میں ابن عمر کی روایت کے آخر میں الاان یتوب کے الفاظ ھیں.
- مسند احمد ج۲ ص۲۲ . ۲۸ صفحه پر ابن ماجه والی روایت ھے .
- السنن الکبرٰی ج۸ ص۲۸۸ کتاب الاشربة والحد فیھا باب التشدید علی مدمن الخمر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جس نے دنیا میں شراب نوشی کی اور پھر (مرنے سے پہلے) توبہ بھی نہ کی آخرت میں اسے اس سے محروم رکھا جائے گا۔

ماخذ:

○ بخاری ج۲ ص۸۳۶ کتاب الاشربة، باب وقول اللّٰہ تعالٰی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ۔ ○ مسلم ج۲ ص۱۶۸ کتاب الاشربة، باب عقوبة من شرب الخمر اذا لم یتب منها بمنعه ایاها فی الأخرة. عن ابن عمر. ○ ابنِ ماجہ کتاب الاشربة، باب ۲ من شرب الخمر فی الدنیا لم یشربها فی الآخرة. ○ سنن دارمی ج۲ ص۳۶ کتاب الاشربة باب۳ فی التشدید علی شارب الخمر. دارمی نے لم یسقها نقل کیا ھے۔ ○ مؤطا امام مالک ج۲ ص۱۷۹ کتاب الاشربة، باب تحریم الخمر. ○ مسند احمد ج۲ ص۱۹.۲۲.۲۸ ○ مسند احمد نے ص۱۹ پر لم یسقها اور ص۲۲.۲۸ پر الاان یتوب نقل کیا ھے۔ ○ السنن الکبرٰی للبیهقی ج۸ ص۲۸۷. کتاب الاشربة باب ماجاء فی تحریم الخمر.

۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد سے تیار شدہ شراب کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا ہر مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔

ماخذ:

○ بخاری ج۲ ص۸۳۷ کتاب الاشربة، باب الخمر من العسل وهو البتع.
○ مسلم ج۲ ص۱۶۷ کتاب الاشربة، باب ان کل مسکر حرام. عن عائشةؓ.
○ ابوداؤد ج۳ ص۳۲۸ کتاب الاشربة، باب النهی عن المسکر. عن عائشةؓ.
○ ترمذی ج۲ ص۸ ابواب الاشربة، باب ماجاء کل مسکر حرام. عن عائشةؓ.
○ نسائی ج۸ ص۲۹۸ کتاب الاشربة، باب تحریم کل شراب اسکر عن عائشةؓ.
○ ابن ماجه کتاب الاشربة، باب کل مسکر حرام.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی کی حد

نبی علیہ السلام کے زمانے میں شراب پینے والے کے لئے کوئی خاص سزا مقرر نہ تھی۔ جو شخص اس جرم میں گرفتار ہو کر آتا تھا اسے جوتے، لات، مکے، بل دی ہوئی چادروں کے سونٹے اور کھجور کے سنٹے مارے جاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ ۴۰ ضربیں آپؐ کے زمانہ میں اس جرم پر لگائی گئی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں ۴۰ کوڑے مارے جاتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی ابتداء ۴۰ کوڑوں ہی کی سزا رہی۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ اس جرم سے باز نہیں آتے تو انہوں نے صحابہ کرام کے مشورے سے ۸۰ کوڑے سزا مقرر کی۔ اسی سزا کو امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور ایک روایت کے بموجب امام شافعیؒ بھی، شراب کی حد قرار دیتے ہیں۔ مگر امام احمد بن حنبلؒ اور ایک دوسری روایت کے مطابق امام شافعیؒ ۴۰ کوڑوں کے قائل ہیں، اور حضرت علیؓ نے بھی اسی کو پسند فرمایا ہے۔

شریعت کی رو سے یہ بات حکومت اسلامی کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ شراب کی بندش کے اس حکم کو بزور نافذ کرے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں بنی ثقیف کے ایک شخص رُوَیشد کی دوکان اس بنا پر جلوا دی گئی کہ وہ خفیہ طور پر شراب بیچتا تھا ایک دوسرے موقع پر ایک پورا گاؤں حضرت عمرؓ کے حکم سے اس قصور پر جلا ڈالا گیا کہ وہاں خفیہ طریقے سے شراب کی کشید اور فروخت کا کاروبار ہو رہا تھا۔ (تفہیم القرآن ج ا ص ۵۰۱ تا ۵۰۳۔ المائدہ حاشیہ ۱۰۹)

تخریج

حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اِيَاسٍ، قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَ النِّعَالِ، وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ.

ماخذ:

○ بخاری ج ۲ ص ۱۰۰۲۔ کتاب الحدود باب ماجاء فی شارب الخمر. ○ مسلم ج ۲ ص ۷۱. کتاب الحدود، باب الخمر. ○ ابن ماجه کتاب الحدود باب حد السکران مسلم نے جلد ابو بکر اربعین کے بعد

فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ، وَ دَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيْفِ وَ الْقُرٰى قَالَ: مَاتَرَوْنَ فِيْ جَلْدِ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ، قَالَ: فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ کا اضافه بھی نقل کیا ھے۔

○ ابو داؤد ج ۴. ص ۱۶۳. کتاب الحدود، باب الحد فی الخمر، عن قتادة. ○ ترمذی ج ۱. ص ۲۶۶ ابواب الحدود باب ما جاء فی حد السکران ○سنن دارمی ج ۲. ص ۹۸. کتاب الحدود باب فی حد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الخمر. O السنن الکبریٰ بیهقی ج ۸. ص ۳۱۹. کتاب الاشربة و الحد فیها، باب ماجاء فی عدد حد الخمر. O کنز العمال ج ۵. ص ۴۷۸. حدیث ۱۳۶۷۵.

حَدَّثَنَا قُتَیْبَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ جِیْءَ بِالنُّعَیْمَانِ اَوْ بِابْنِ النُّعَیْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ فِی الْبَیْتِ اَنْ یَّضْرِبُوْهُ، قَالَ: فَضَرَبُوْهُ. وَ کُنْتُ اَنَا فِیْمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ.

ماخذ:

- O بخاری ج ۲. ص ۱۰۰۲. کتاب الحدود باب من امر بضرب الحد فی البیت ایک دوسری روایت جو عقبة، بن الحارث کے حوالہ سے مذکور، میں ھے.
اُتِیَ النُّعَیْمَانَ شَارِباً فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ فِی الْبَیْتِ اَنْ یَضْرِبُوْهُ، قَالَ: فَضَرَبُوْهُ. وَ کُنْتُ اَنَا فِیْمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ. ص ۱۰۰۲.
- O السنن الکبریٰ بیهقی ج ۸.ص ۳۱۲. کتاب الاشربة و الحد فیها باب ماجاء فی وجوب الحد علی من شرب خمرا اونبیذا مسکرا. عن عقبة بن حارث اور ص ۳۱۷ باب ماجاء فی اقامة الحد فی حال السکراو حتی یذهب سکره.

حَدَّثَنَا قُتَبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْضَمْرَةَ اَنَسٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، قَالَ: اِضْرِبُوْهُ، قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِهٖ، وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَ الضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ، فَلَمَّاانْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاکَ اللّٰهُ قَالَ: لَاتَقُوْلُوا هٰکَذَا، لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْهِ الشَّیْطَانَ.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ایسا آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا مارو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ ہم میں ہاتھ سے مارنے والے بھی تھے اور جوتوں سے مارنے والے بھی اور کپڑے سے مارنے والے بھی۔ مار کھا کر وہ واپس جانے لگا تو کسی نے کہا کہ خدا تجھے ذلیل و رسوا کرے۔ آپ نے فرمایا اس طرح مت کہو۔ اس کے خلاف شیطان کی اعانت و مدد نہ کرو۔

ماخذ:

- O بخاری ج ۲. ص ۱۰۰۲. کتاب الحدود، باب الضرب بالجرید و النعال بخاری میں حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوھریرۃ سے مروی ایک اور روایت میں لاتکونواعون الشیطان اور ایک روایت میں اعوان الشیطان علی اخیکم بھی ہے۔

○ ابو دائود ج ۴. ص ۱۶۳ . کتاب الحدود، باب الحد فی الخمر. عن ابی ہریرۃ.

○ السنن الکبریٰ للبَیْھَقی ج ۸ ص ۳۱۲. کتاب الاشربۃ و الحدفیھا. باب ماجاء فی وجوب الحد علی من شرب خمرا اونبیذا مسکرا عن ابی ھریرۃ.

حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْجُعَيْدِ، عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: كُنَّا نُؤتیٰ بِالشَّارِبِ عَلیٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاِمْرَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ صَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، فَنَقُوْمُ اِلَيْهِ بِاَيْدِيْنَا وَ نِعَالِنَا وَ اَرْ دِيَتِنَا.

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں اور حضرت عمرؓ کے ابتدائی عہد خلافت میں، ہمیں شرابی کے پاس لایا جاتا تو ہم لوگ اسے ہاتھوں سے جوتوں اور چادروں سے مارتے تھے۔ تاآنکہ حضرت عمرؓ کی خلافت کا آخری دور آیا تو انہوں نے چالیس کوڑے مارے اور ب ان شراب نوشوں نے زیادہ سرکشی کی اور فسق کر کے حد سے تجاویز کرنے لگے تو حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے سزا دی۔

حَتّٰی كَانَ اٰخِرَ اِمْرَةِ عُمَرَ، فَجَلَدَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَ فَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ.

مآخذ:

○ بخاری ج ۲. ص ۱۰۰۲. کتاب الحدود، باب الصرب بالجرید و النعال. ○ السنن الکبریٰ للبَیْھَقی ج ۸. ص ۳۱۹. کتاب الاشربۃ و الحد فیھا، باب ماجاء فی عدد حد الخمر.

حَدَّثَنَا يَحْيٰ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ خَالِدُ ابْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ رَجُلاً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهٗ عَبْدَ اللّٰهِ وَ كَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَ كَانَ يُضْحِكُ

حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے عہد میں جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا، اسے رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کی سزا میں کوڑے بھی لگوائے تھے، ایک روز پھر حالت نشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهِ، فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَاأَكْثَرَمَا يُؤْتىٰ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَا تَلْعَنُوْهُ، فَوَ اللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ.

میں آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے پھر اسے کوڑے مارے جانے کا حکم دیا۔ اسے کوڑے لگائے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا اللہ کی لعنت ہو اس پر کس قدر اسے نشہ کی حالت میں لایا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو۔ بخدا مجھے معلوم ہے کہ اسے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔

ماخذ:

O بخاری ج ۲۔ ص ۱۰۰۲۔ کتاب الحدود، باب مایکرہ من لعن شارب الخمر و انه ليس بخارج من الملة

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُبْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُوْ حَصِيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرَبْنَ سَعِيْدِ النَّخَعِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ حَدًّا عَلىٰ أَحَدٍ فَيَمُوْتُ فَأَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْمَاتَ وَ دِيْتُهُ، وَ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ.

عمیر بن سعید نخعی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص پر میں حد قائم کروں اور وہ مر جائے تو مجھے رنج نہ ہو گا۔ البتہ شراب نوش اس سے مستثنیٰ ہے کہ اگر وہ سزا کی وجہ سے مر جائے تو میں اس کی دیت دوں گا یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔

ماخذ:

O بخاری ج ۲ ص ۱۰۰۲۔ کتاب الحدود، باب الضرب بالجريد و النعال۔ O مسلم ج ۲ ص ۷۲۔ کتاب الحدود، باب حد الخمر۔ السنن الکبریٰ بیھقی ج ۸ ص ۳۲۱۔ کتاب الاشربة و الحد فيها باب الشارب يضرب زيادة على الاربعين فيموت فى الزياده الخ۔

حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَ عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا: نَا إِسْمَاعِيْلُ وَ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّانَاجِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ اللَّفْظُ لَهٗ قَالَ: انا يَحْيَ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ، نا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ.

نا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ فَيْرُوْزَ مَوْلَى ابْنِ عَامِرِ الدَّانَاجِ، قَالَ: ناحُصَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ اَبُوْ سَاسَان قَالَ: شَهِدْتُّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ اُتِيَ بِالْوَلِيْدِ، قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: اَزِيْدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ، اَحَدُهُمَا حُمْرَانُ، اَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ، وَ شَهِدَ اٰخَرُ: اَنَّهٗ رَاٰهُ يَتَقَيَّاٗ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اَنَّهٗ لَمْ يَتَقَيَّاْ حَتّٰى شَرِبَهَا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! قُمْ فَاجْلِدْهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَامَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا فَكَأَنَّهٗ وَ جَدَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ! قُمْ، فَاجْلِدْهُ، فَجَلَدَهٗ وَ عَلِيٌّ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ، فَقَالَ: اَمْسِكْ، ثُمَّ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ وَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَ عُمَرُثَمَانِيْنَ وَ كُلٌّ سُنَّةٌ وَ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ.

ابو ساسان حصین بن منذر سے روایت ہے انہوں نے بتایا کہ میں اس موقع پر عثمانؓ بن عفان کے پاس تھا۔ جب ولید کو ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ولید نے نماز صبح کی دو رکعتیں پڑھائیں اور کہا کہ تمہیں مزید پڑھاؤں۔ دو آدمیوں نے ولید کے خلاف گواہی دی۔ ان میں سے ایک حمران تھا جس نے کہا کہ اس نے شراب پی ہے اور دوسرے نے کہا کہ اس نے میرے سامنے شراب کی قے کی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ اگر اس نے شراب نوشی نہ کی ہوتی تو شراب کی قے کیسے کرتا۔ حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اٹھو اور اسے حد لگاؤ۔ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ سے کہا اے حسن اٹھو اور اسے کوڑے لگاؤ۔ حضرت حسن نے کہا کہ جس نے خلافت کے سرد کا مزا لوٹا ہے وہ گرم کی تکلیف بھی اٹھائے۔ حضرت علیؓ اس بات پر ناراض ہوئے حسن پر اور عبداللہ بن جعفر کو حکم دیا کہ اٹھ اور اسے کوڑے لگا۔ چنانچہ انہوں نے کھڑے ہو کر ولید کو کوڑے لگائے اور حضرت علی شمار کرتے جاتے تھے۔ جب چالیس کوڑے لگ چکے تو حضرت علیؓ نے فرمایا بس اب رک جا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (شراب نوشی کی سزا میں) چالیس کوڑے لگائے اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمرؓ نے اسی (۸۰) لگوائے اور یہ سب مسنون ہیں البتہ میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے۔

زاد علي بن حجر في روايته، قال اسماعيل: وقد سَمِعتُ حَدِيثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ اَحْفَظْهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- مسلم ج ۲. ص ۸۲ کتاب الحدود، باب حد الخمر.
- ابو داؤد ج ۴. ص ۱۶۳ . کتاب الحدود، باب الحد فی الخمر.
- ابن ماجه کتاب الحدود باب حد السکران.
- سنن دارمی ج ۲. ص ۹۷ . کتاب الحدود، باب فی حد الخمر. (مختصر)
- السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۸. ص ۳۱۸. کتاب الاشربه باب ماجاء فی عدد حد الخمر.
- کنز العمال ج ۵. ص ۴۸۳. ۴۸۴. حدیث نمبر ۱۳۶۸۶.
- سنن دارقطنی ج ۳ ص ۲۰۶ کتاب الحدود حدیث نمبر ۳۶۷.

حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، قَالَ، وَ جَدْتُّ فِیْ كِتَابِ خَالِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيْدِ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَزْهَرِ اَخْبَرَهٗ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ ابْنِ الْاَزْهَرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:

اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ وَ هُوَ بِحُنَيْنٍ، فَحَثٰى فِیْ وَجْهِهِ التُّرَابَ، ثُمَّ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ وَ مَا كَانَ فِیْ اَيْدِيْهِمْ، حَتّٰى قَالَ لَهُمْ: اِرْفَعُوْا، فَرَفَعُوْا فَتَوَفّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ فِی الْخَمْرِ اَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ اَرْبَعِيْنَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ، ثُمَّ جَلَدَ ثَمَا نِيْنَ فِیْ اٰخِرِ خِلَافَتِهٖ، ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِيْنَ وَ اَرْبَعِيْنَ، ثُمَّ اَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ.

عبدالرحمٰن بن ازہر سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شرابی پیش کیا گیا اس وقت آپ حنین میں تھے۔ آپ نے اس کے چہرے پر خاک ڈال دی اور اپنے صحابہ سے فرمایا (کہا اسے مارو) چنانچہ انہوں نے اسے جوتوں سے پیٹا اور جو کچھ ان کے ہاتھ لگا اس سے اس کی پٹائی کی یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا بس ہاتھ اٹھالو تو لوگوں نے مار پیٹ سے اپنے ہاتھ اٹھا لئے۔ (مارنا بند کردیا) پھر رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے۔ تو آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ شراب نوشی کی حد میں چالیس کوڑے ہی مارتے رہے۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ نے بھی اپنی ابتداء خلافت میں چالیس کوڑے ہی لگائے مگر خلافت کے آخری وقت میں اسی کوڑے لگوائے۔ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ بنے تو انہوں نے کبھی اسی اور کبھی چالیس کوڑے لگوائے۔ امیر معاویہ نے حد میں اسی کوڑے ہی ضروری قرار دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابو داؤد ج۴. ص ۱۶۶ . کتاب الحدود، باب اذا تتابع فی شرب الخمر.
- کنز العمال ج ۵. ص ۴۸۵. حدیث نمبر ۱۳۶۹۴.

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَدَاةَ الْفَتْحِ، وَ اَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْئَالُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، فَاُتِيَ بِشَارِبٍ، فَاَمَرَهُمْ، فَضَرَبَهٗ، بِالسَّوْطِ، وَ مِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِعَصًا وَ مِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِنَعْلِهٖ وَ حَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ التُّرَابَ، فَلَمَّا كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اُتِيَ بِشَارِبٍ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ ضَرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الَّذِيْ ضَرَبَهٗ، فَحَزَرُوْهُ اَرْبَعِيْنَ، فَضَرَبَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ كَتَبَ اِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ انْهَمَكُوْا فِي الشُّرْبِ،

عبدالرحمٰن بن ازھر سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر صبح سویرے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں میں سے نفوذ کرتے ہوئے دیکھا میں اس وقت بالکل جوان تھا۔ آپ لوگوں سے خالد بن ولید کی قیام گاہ دریافت فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک شرابی آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسے ماریں پیٹیں۔ پس لوگوں نے اسے جوان کے ہاتھوں میں تھا اس سے مارا پیٹا۔ ان میں کوئی ایسا بھی تھا جس نے کوڑے سے پیٹا اور کوئی ایسا تھا جس نے لاٹھی سے مارا اور کوئی ایسا تھا جس نے اپنے جوتے سے مارا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے چہرے پر خاک پھینک دی۔ جب حضرت ابوبکرؓ کا دور آیا تو ان کے پاس بھی ایک شراب نوش لایا گیا۔ آپ نے لوگوں سے نبی ﷺ کی سزائے تازیانہ کے متعلق اس سے پوچھا جس نے ضرب تازیانہ لگائی تھی۔ انہوں نے چالیس ضربیں شمار کیں تو حضرت ابوبکرؓ نے بھی چالیس کوڑے مارے۔ جب دور فاروقی شروع ہوا تو خالد بن ولید نے حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجا کہ لوگ شراب نوشی میں بہت منہمک ہو گئے ہیں اور انہوں نے حد شراب نوشی اور اس کی سزا کو حقیر سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ حضرت خالد بن ولید نے مشورہ دیا کہ مہاجرین اولین آپ کے پاس موجود ہیں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ تَحَاقَرُوا الْحَدَّ وَ الْعُقُوْبَةَ، قَالَ: هُمْ عِنْدَکَ فَسَلْهُمْ، وَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ، فَسَأَلَهُمْ، فَاَجْمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضْرِبَ ثَمَانِیْنَ، قَالَ: وَ قَالَ عَلِیٌّ:

بارے میں ان سے مشورہ کرلیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان سے دریافت کیا تو وہ سب اس پر متفق ہوئے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں۔ حضرت علیؓ کی دلیل یہ تھی کہ ایک شخص جب شراب نوشی کرتا ہے تو افترا پردازی کرتا ہے تو ان کی رائے کے مطابق اس سزا کو حد قذف قرار دے دیا ہے۔

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا شَرِبَ افْتَرٰی فَاَرٰی اَنْ یَجْعَلَهُ کَحَدِّ الْفِرْیَةِ. قَالَ اَبُوْدَاوُدَ: اَدْخَلَ عَقِیْلُ بْنُ خَالِدٍ بَیْنَ الزُّهْرِیِّ وَ بَیْنَ ابْنِ الْاَزْهَرِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ عَنْ اَبِیْهِ.

ماخذ:

- ابو داؤد ج ۴. ص ۱۶۶.۶۷ . کتاب الحدود، باب اذا تتابع فی شرب الخمر.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج ۸. ص ۳۳۰. کتاب الاشربة و الحدفیها باب ماجاء فی عدد حد الخمر. ○ کنز العمال ج ۵. ص ۴۸۹. حدیث ۱۳۶۸۰ .

حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَاصِمٍ الْاَنْطَاکِیُّ، ثنا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْوَاسِطِیُّ ثنا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: اِذَا سَکَرَ، فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَکَرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ سَکَرَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْهُ. قَالَ اَبُوْدَاوُدَ، وَکَذَا حَدِیْثُ عُمَرَبْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص نشے میں مدہوش ہو تو اسے کوڑے مارو، اگر پھر عالم مدہوشی میں غرق ہو تو پھر کوڑے لگاؤ اور اگر پھر مدہوشی میں ہو تو پھر کوڑے لگاؤ اور اگر چوتھی مرتبہ اس کا اعادہ کرے تو اسے قتل کردو۔ ابوداؤد نے کہا کہ عمر بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی بھی اسی طرح ہے کہ جب کوئی شراب نوشی کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر چوتھی مرتبہ بھی اس کا اعادہ کرے تو اسے قتل کردو، اور سہیل عن ابی صالح، عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ بھی اسی طرح ہے کہ اگر وہ چوتھی بار بھی اس کا اعادہ کرے تو اسے قتل کرو۔ ابن ابی نعم عن ابن عمر عن النبی ﷺ والی حدیث بھی اس طرح ہے نیز عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ والی حدیث بھی اسی طرح ہے۔ اور شرید کے حوالہ سے نبی ﷺ کی مروی حدیث بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْهُ. قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ: وَكَذَا حَدِيْثُ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ،

اسی طرح ہے اور جدلی سے مروی حدیث جو معاویہ کے حوالہ سے منقول ہے اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ پھر اگر وہ (شرابی) تیسری یا چوتھی مرتبہ بھی اس عمل (شراب نوشی) کا اعادہ کرے تو اسے قتل کر دو۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْ هُمْ وَ كَذَا حَدِيْثُ ابْنِ اَبِىْ نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَذَا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الشَّرِيْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَ فِيْ حَدِيْثِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ. اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاِنْ عَادَ فِى الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَهِ، فَاقْتُلُوْهُ

ماخذ:

- ابو داؤد ج ۴. ص ۶۵. ۱۶۴. كتاب الحدود، باب اذا تتابع فى شرب الخمر.
- ترمذی ج ۱. ص ۲۶۷. ابواب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد فی الرابعة فاقتلوه عن معاوية.
- نسائی ج ۸. ص ۳۱۴ كتاب الاشربة، باب ذكر الروايات المغلظات فى شرب الخمر، عن ابى هريرة اور ابن عمر اور نفر من اصحاب النبى ص ۳۱۳.
- ابن ماجه كتاب الحدود باب من شرب الخمر مرارا. عن ابى هريرة.
- سنن دارمی ج ۲. ص ۹۸ كتاب الحدود، باب فى شارب الخمر اذا اوتى به الرابعة عن عمرو بن الشريد عن ابيه.
- السنن الكبرىٰ للبيهقى ج ۸. ص ۳۱۳. كتاب الاشربة و الحد فيها باب ماجاء فى وجوب الحد على من شرب خمرا اونبيذا مسكرا.

امام ترمذی نے حضرت معاویہ کی روایت نقل کر کے لکھا ہے۔

و فى الباب عن ابى هريرة، وَالشَّرِيْدِ وَشُرَحبيلَ بن اوس، و جرير، و ابى الرَّمَد البَلَوِى، وَ عَبد الله بن عمر. و حديث معاوية هكذا روى الثورى ايضاً عن عاصم عن ابى صالح عن معاوية عن النبى صلى الله عليه وسلم وروى ابن جريج و معمر عن سهيل بن ابى صالح عن ابيه، عن ابى هريرة عن النبى صلى الله صلى الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیه وسلم سمعت محمدا: یقول! حدیث ابی صالح عن معاویة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فی هذا اصح من حدیث ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، و انما کان هذا فی اول الامرثم نسخ بعد هکذا روی محمد بن اسحاق عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبداللّٰہ عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قَالَ: اِنَّ من شرب الخمر فاجلدوه، فان عاد فی الرابعة فاقتلوه قال ثم اُوتی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بعد ذلک برجل قد شرب فی الرابعة فضربه ولم یقتله. وِ کذا روی الزهری عن قبیصة بن ذویب عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم نحو هذا، قال: فرفع القتل و کانت رخصة. والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم لا نعلم بینهم اختلافافی ذلک فی القدیم و الحدیث و مما یقوّی هذا ماروی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم من اوجه کثیرة انه قال: لایحلُ دم امریٔ مسلم یشهدان لا اله الا اللّٰہ و انی رسول اللّٰہ الا باحدی ثّلاث النفس بالنفس ، و الثیب الزانی ، و التارک لدینه،

مآخذ:

- ترمذی ج ۱. ص ۲۶۷.

حَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ، عَنْ ثَوْرِبْنِ زَیْدِ الدِّیْلِیِّ.

اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِیْ الْخَمْرِ یَشْرَبُهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهٗ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ نَرٰی اَنْ نَجْلِدَهٗ ثَمَانِیْنَ، فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَکِرَ، وَ اِذَا سَکِرَ هَذٰی، وَ اِذَا هَذٰی افْتَرٰی اَوْ کَمَا قَالَ: فَجَلَدَ عُمَرُ فِی الْخَمْرِ ثَمَانِیْنَ.

حضرت عمرؓ نے شرابی انسان کے بارے میں سزائے شراب کے متعلق مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے رائے دی کہ ہمارا خیال ورائے یہ ہے کہ ہم ایسے آدمی کو اسی کوڑے لگائیں۔ اس لئے کہ جب وہ شراب نوشی کرے گا تو مدہوش ہوگا جب مدہوش ہوگا تو ہذیان بکے گا، جب لغو باتیں کرے گا تو افترا پردازی کرے گا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے شراب نوشی کی سزا میں اسی کوڑے لگائے۔

مآخذ:

- مؤطا امام مالک ج ۲. ص ۱۷۸. کتاب الاشربة باب الحد فی الخمر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترک شراب

تشریح: آپ نے سنا ہوگا کہ عرب میں شراب خوری کا کتنا زور تھا عورت اور مرد، جوان اور بوڑھے، شراب کے متوالے تھے۔ ان کو دراصل اس چیز سے عشق تھا۔ اس کی تعریفوں کے گیت گاتے تھے۔ اور اس پر جان دیتے تھے۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ شراب کی لت لگ جانے کے بعد اس کا چھوٹنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ آدمی جان دینا قبول کر لیتا ہے مگر شراب

- مؤطا امام مالک ج۲ ص ۱۷۹ کتاب الاشربة باب ماجاء فی تحریم الخمر.
- سنن دارمی ج۲ ص ۳۹ کتاب الاشربة، باب ماقیل فی المسکر.
- السنن الکبریٰ للبیہقی ج۸ ص ۲۹۱ کتاب الاشربة والحد فیھا باب ماجاء فی تفسیر الخمر الذی نزل تحریمھا.

۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثنا یُوْنُسُ، ثنا لَیْثٌ عن یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ کَثِیْرٍ الْھَمْدَانِیِّ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّ السَّرِیَّ ابْنَ اِسْمَاعِیْلَ الْکُوْفِیَّ حَدَّثَہٗ اَنَّ الشَّعْبِیَّ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَۃِ خَمْراً، وَمِنَ الشَّعِیْرِ خَمْراً، وَمِنَ الزَّبِیْبِ خَمْراً، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْراً وَاَنَا اَنْھٰی عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ.

نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گندم سے بھی شراب تیار ہوتی ہے۔ جو سے بھی اور کشمش سے بھی شراب بنائی جاتی ہے خشک کھجور اور شہد سے بھی اور میں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

ماٰخذ:

- مسند احمد ج۴ ص۲۷۳ اور ص۴۰۷. ص۴۰۷ پر اَنْھَاکُمْ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ ھے.

۶۔ حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ (ابوغَسَّانَ)، ثنا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَی الْفُضَیْلِ (بن مَیْسَرَۃَ)، عَنْ اَبِیْ حُرَیْزٍ، اَنَّ عَامِرًا حَدَّثَہٗ، اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِیْرِ، وَالزَّبِیْبِ، وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَۃِ، وَالشَّعِیْرِ، وَالذُّرَۃِ، وَاِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ.

نعمان بن بشیر نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ شراب، انگور، کشمش خشک کھجور، گندم، جو، اور مکئی یا کنگنی سے تیار ہوتی ہے۔ اور میں تمہیں ہر قسم کی نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابوداؤد ج۳ ص۳۲۶. ۳۲۷. کتاب الاشربة، باب الخمر مما هو.
- مسلم ج۲ ص۱۶۷ کتاب الاشربة، باب بیان ان کل مسکر خمروکل خمر حرام. مسلم نے ابوبردہ عن ابیه کے واسطه سے مروی ایک روایت میں انهی عن کل مسکر اسکر عن الصلاة نقل کیا ھے۔

۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، ثنا اِسْمَاعِيْلُ يعنى ابْنَ جَعْفَرٍ. عن دَاوُدَ بْنِ بَكْرِبْنِ اَبِى الْفُرَاتِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ،

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ، فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ.

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چیز کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۳. ص۳۲۷ کتاب الاشربة، باب النهی عن المسکر.
- ترمذی ج۲ ص۸ ابواب الاشربة، باب ماأسکر کثیر، فقلیلهٔ حرام. عن جابر.
- نسائی ج۸ ص۳۰۰. ۳۰۱ کتاب الاشربة، باب تحریم کل شراب اسکر کثیره. عن عمرو بن شعیب. ○ ابن ماجه کتاب الاشربة، باب ۱۰ مااسکر کثیره فقلیلهٔ حرام. عن جابر.
- سنن دارمی ج۲ ص۳۹ کتاب الاشربة، باب ماقیل فی المسکر عن سعد.

دارمی نے عن سعد، عن رسول اللہ ﷺ قال: انهاکم عن قلیل ما اسکر کثیرهٔ نقل کیا ھے۔

- مسند احمد ج۲ ص۹۱. ۱۶۷. ۱۷۹. ۳ ص۳۴۳. ○ السنن الکبریٰ للبیهقی ج۸ ص۲۹۶. کتاب الاشربة والحدفیها. باب ما اسکر کثیره فقلیلهٔ حرام.

۸: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالاَ: ثنا مَهْدِيٌّ يعنى ابْنُ مَيْمُوْنٍ. ثنا اَبُوْعُثْمَانَ، قَالَ مُوْسىٰ: (وهو) عَمْرُوبْنُ سَلْمٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا اَسْكَرَمِنْهُ الْفَرْقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس چیز کا پورا فرق نشہ پیدا کرتا ہو اس کا ایک چلو پینا بھی حرام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑنا قبول نہیں کرسکتا۔ اگر شرابی کو شراب نہ ملے، تو اس کی کیفیت بیمار سے بدتر ہو جاتی ہے۔ لیکن آپ نے کبھی سنا ہے کہ جب قرآن شریف میں اسکی حرمت کا حکم آیا تو کیا ہوا؟ وہی عرب جو شراب پر جان دیتے تھے اس حکم کو سنتے ہی انہوں نے اپنے ہاتھ سے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے۔ مدینہ کی گلیوں میں شراب اس طرح بہہ رہی تھی جیسے بارش کا پانی بہتا ہے۔ ایک مجلس میں کچھ لوگ بیٹھے شراب پی رہے تھے۔ جس وقت انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کی آواز سنی کہ شراب حرام کردی گئی تو جس شخص کا ہاتھ جہاں تھا وہیں کا وہیں رہ گیا۔ جس کے منہ سے پیالا لگا ہوا تھا، اس نے فوراً اس کو ہٹا لیا، اور پھر ایک قطرہ حلق میں نہ جانے دیا یہ ہے ایمان کی شان۔ اس کو کہتے ہیں خدا اور رسول کی اطاعت۔ [خطبات ص ۸۷۔۸۸، اشاعت ۴۶ ویں ۸ دسمبر ۱۹۹۱ء]

ماخذ:

- ابوداؤد ج۳ ص ۳۲۹. کتاب الاشربة باب النهی عن المسکر.
- ترمذی ج۲ ص۸ ابواب الاشربة، باب مااسکر کثیره فقلیلهٔ حرام. ترمذی نے الحُسْوة منه حرام کے الفاظ بھی ایک روایت میں نقل کیے ھیں.
- مسند احمد ج۶ ص۷۲. ۱۳۱ عن عائشة ج۶ ص ۷۱ پر ما اسکر الفرق منه اذا شَرِبْتَهٗ فمل الکف منه حرام منقول هے.
- السنن الکبرٰیللبیهقی ج۸ ص۲۹۶. کتاب الاشربة الحد فیها باب ما اسکر کثیره فقلیلهٔ حرام.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ الْخَمْرَ الَّتِیْ اُهْرِيْقَتْ الْفَضِيْخُ، وَزَادَنِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِی النُّعْمَانِ، قَالَ:

كُنْتُ سَاقِیَ الْقَوْمِ فِیْ مَنْزِلِ اَبِیْ طَلْحَةَ فَنَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ. فَاَمَرَ مُنَادِياً. فَنَادٰی. فَقَالَ: اَبُوْ طَلْحَةَ فَاخْرُجْ، فَانْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَقُلْتُ: هٰذَا مُنَادٍ يُنَادِیْ اَلاَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِمَتْ، فَقَالَ لِیْ: اِذْهَبْ،

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جو شراب بہادی گئی تھی (اس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا) کہ میں ابوطلحہ کے مکان پر لوگوں کو شراب پلانے کی ڈیوٹی ادا کر رہا تھا کہ تحریم شراب کا حکم نازل ہوا آپ نے منادی کرنے والے کو حکم دیا۔ (کہ اس کی منادی کر دے) اس نے بآواز بلند کہا ابوطلحہ نے انسؓ سے کہا جاؤ باہر نکل کر سنو یہ کیسی منادی ہے؟ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں باہر آیا (اور معلوم کر کے) میں نے کہا منادی کرنے والا یہ منادی کر رہا ہے کہ سن لو شراب نوشی حرام کر دی گئی ہے۔ ابوطلحہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاهْرِقْهَا، قَالَ: فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ، وَقَالَ: وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا.

مجھے فرمایا جاؤ اسے بہا دو، راوی کا بیان ہے کہ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہہ نکلی حضرت انس کا بیان ہے کہ ان کی شراب کھجور سے تیار کردہ تھی۔ کچھ لوگ کہنے لگے جو لوگ اس حالت میں مرگئے ہیں کہ ان کے پیٹوں میں یہ شراب تھی (ان کا کیا ہوگا) تو اس بارے اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرما دی لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا۔

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۶۶۴ . کتاب التفسیر سورة المائدة باب قوله لیس علی الذین امنواوعملوا الصالحات جناح فیما طعموا الخ.
- مسلم ج۲ ص۱۶۲ کتاب الاشربة، باب تحریم الخمر.
- ابوداؤد ج۳ ص۳۲۵ کتاب الاشربة والحد فیها باب ماجاء فی تحریم الخمر.
- السنن الکبریٰ ج۸. ص۲۸۶ . کتاب الاشربة والحد فیها. باب ماجاء فی تحریم الخمر.

حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:

مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ، فَاِنِّيْ لَقَائِمٌ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: وَهَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ؟ فَقَالُوْا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالُوْا: اَهْرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ يَا اَنَسُ! قَالَ: فَمَا سَأَلُوْا عَنْهَا، وَلَا رَاجَعُوْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ کھجور کی شراب کے علاوہ ہمارے لئے اور کوئی شراب نہیں تھی یہ وہی ہے جسے تم فضیخ کے نام سے موسوم کرتے ہو۔ میں کھڑا ابوطلحہ اور فلاں فلاں صاحب کو شراب پیش کر رہا تھا کہ اچانک اس دوران میں ایک شخص آیا اور بولا۔ کیا تمہارے پاس خبر نہیں پہنچی؟ انہوں نے پوچھا کونسی خبر؟ اس نے کہا شراب تو حرام کردی گئی ہے۔ ان سب نے کہا اے انس یہ سب مٹکے بہا دو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ انہوں نے شراب کے بارے میں پوچھا تک نہیں اور اس آدمی کی دی گئی خبر کے بعد اس کی طرف مراجعت نہیں کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرب تازیانہ کے لئے کوڑا کیسا ہو

• ترجمہ: مار کے لئے خواہ کوڑا استعمال کیا جائے یا بیدہ، دونوں صورتوں میں وہ اوسط درجے کا ہونا چاہیئے۔ نہ بہت موٹا اور سخت۔ اور نہ بہت پتلا اور نرم موطا امام مالکؒ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ضرب تازیانہ کے لئے کوڑا طلب کیا اور وہ کثرت استعمال سے بہت کمزور ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا فوق ھذا (اس سے زیادہ سخت لاؤ) پھر ایک نیا کوڑا لایا گیا جو ابھی استعمال سے

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۶۶۴، کتاب التفسیر، باب قوله انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان.
- بخاری ج۲ ص۸۳۶. کتاب الاشربة، باب نزل تحریم الخمر وهی من البُسر والتمر.
- مسلم ج۲ ص۱۶۳ . کتاب الاشربة باب تحریم الخمر.

ص۸۳۶ پر حضرت انس بیان کرتے ہیں

كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ، وَاَبَا طَلْحَةَ، وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيْخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ، فَجَآءَ هُمْ اٰتٍ، فَقَالَ: اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ: قُمْ يَااَنَسُ فَاهْرِقْهَا، فَهَرَقْتُهَا.

حضرت انس کا بیان ہے کہ میں ابوعبیدہ، ابوطلحہ اور اُبی بن کعب کو کچی اور پکی کھجوروں سے تیار شدہ شراب پیش کر رہا تھا کہ اچانک ایک آنے والا ان کے پاس آیا اور بولا کہ شراب بلا شبہ حرام کر دی گئی ہے۔ ابوطلحہ نے انس سے کہا کہ اٹھو اور اسے بہادو۔ میں اٹھا اور اسے بہادیا۔

ماخذ:

- مسلم ج۲ ص۱۶۳ کتاب الاشربة، باب تحریم الخمر.
- السنن الکبریٰ ج۸ ص۲۸۶ کتاب الاشربة والحدفیها باب ماجاء فی تحریم الخمر.

حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ، قَالَ:

اِنِّيْ لَاَ سْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَادُجَانَةَ، وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيْطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ اِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَ فْتُهَا، وَاَنَا سَاقِيْهِمْ وَاَصْغَرُهُمْ وَاِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ.

حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں ابوطلحہ ابودُجانہ اور سہیل بن بیضاء کو کچی پکی کھجوروں سے تیارہ شدہ شراب پلا رہا تھا کہ حرمت شراب کی اطلاع ملی۔ میں ساقی کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ میں ان میں کم عمر تھا اس زمانے میں ہم اسی کو شراب شمار کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نرم نہیں پڑا تھا آپ نے فرمایا دونوں کے درمیان۔ پھر ایسا کوڑا لایا گیا جو سواری میں استعمال ہو چکا تھا۔ اس سے آپ نے ضرب لگوائی۔

اذا ضرب احدکم فلیتق الوجه

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی مارے تو منہ پر نہ مارے

تشریح: ضرب تازیانہ کی کیفیت کے متعلق پہلا اشارہ خود قرآن کے لفظ فاجلدوا میں ملتا ہے۔ جَلد کا لفظ جلد یعنی (کھال) سے ماخوذ ہے۔ اس سے تمام اہل لغت اور علمائے تفسیر نے یہی معنی لئے ہیں کہ مار ایسی ہونی چاہئے جس کا اثر جلد تک رہے، گوشت تک نہ پہنچے۔ ایسی ضرب تازیانہ جس سے گوشت کے ٹکڑے اڑ جائیں، یا کھال پھٹ کر اندر تک زخم پڑ جائے، قرآن کے خلاف ہے۔

اسی مضمون سے ملتی جلتی روایت ابوعثمان النہدی نے حضرت عمرؓ کے متعلق بھی بیان کی ہے کہ وہ اوسط درجے کا کوڑا استعمال کرتے تھے۔ (احکام القرآن جصاص ج ۳ ص ۳۲۲) گرہ لگا ہوا کوڑا یا دوشاخہ سہ شاخہ کوڑا بھی استعمال کرنا ممنوع ہے۔

مار کی کیفیت

مار بھی اوسط درجے کی ہونی چاہئے۔ حضرت عمرؓ مارنے والوں کو ہدایت کرتے تھے کہ لاترفع (یالاتخرج) ابطک (اس طرح مار کہ تیری بغل نہ کھلے) یعنی پوری طاقت سے ہاتھ کو تان کر نہ مار (احکام القرآن۔ ابن عربی ج ۲۔ ص ۸۴۔ احکام القرآن جصاص، ج ۳۔ ص ۳۲۲ تمام فقہاء اس پر متفق ہیں کہ ضرب مبرح نہیں ہونی چاہئے یعنی زخم ڈال دینے والی، ایک ہی جگہ نہیں مارنا چاہئے بلکہ تمام جسم پر مار کو پھیلا دینا چاہئے۔ صرف منہ اور شرمگاہ کو (اور حنفیہ کے نزدیک سر کو بھی) بچالینا چاہئے، باقی ہر عضو پر کچھ نہ کچھ مار پڑنی چاہئے۔ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کوڑے لگواتے وقت فرمایا "ہر عضو کو اس کا حق دے اور صرف منہ اور شرمگاہ کو بچالے۔ دوسری روایت میں ہے صرف سر اور شرمگاہ بچالے۔" (احکام القرآن جصاص، ج ۳، ص ۳۲۱۔) نبی ﷺ کا ارشاد ہے اذا ضرب احدکم فلیتق الوجه 'جب تم میں سے کوئی مارے تو منہ پر نہ مارے۔ (ابوداؤد)

سزا کی نوعیت

مرد کو کھڑا کر کے مارنا چاہئے اور عورت کو بٹھا کر۔ امام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں کوفے کے قاضی ابن ابی لیلیٰ نے ایک

ماخذ:

- بخاری ج ۲ ص ۸۳۸. کتاب الاشربة، باب من رای ان لا یخلط البُسر والتمر اذا کان مسکراً.
- نَسائی ج ۸ ص ۲۸۷ کتاب الاشربة باب ذکر الشراب الذی اھریق بتحریم الخمر.
- بخاری ج ۲ ص ۸۳۶ پر حضرت انس سے مندرجه ذیل الفاظ سے بھی ایک روایت منقول هے. یهی روایت مسلم نے ج ۲ ص ۱۶۳ پر کتاب الاشربة باب تحریم الخمر کے تحت ذکر کی هے. اسے نَسائی نے ج ۸ ص ۲۸۷ پر کتاب الاشربة باب ذکر الشراب الذی اھریق بتحریم الخمر کے تحت بیان کیا هے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کو کھڑا کر کے پٹوایا۔ اس پر امام ابوحنیفہ نے سخت گرفت کی اور علانیہ ان کے فیصلے کو غلط ٹھیرایا (اس سے قانون توہین عدالت کے معاملے میں بھی امام صاحب کے مسلک پر روشنی پڑتی ہے) ضرب تازیانہ کے وقت عورت اپنے پورے کپڑے پہنے رہے گی، بلکہ اس کے کپڑے اچھی طرح باندھ دیئے جائیں گے تا کہ اس کا جسم کھل نہ جائے صرف موٹے کپڑے اتروا دیئے جائیں گے۔ مرد کے معاملے میں اختلاف ہے۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ وہ صرف پاجامہ پہنے رہے گا، اور بعض کہتے ہیں کہ قمیص بھی نہ اتروایا جائے گا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے ایک زانی کو سزائے تازیانہ کا حکم دیا۔ اس نے کہا، اس گناہ گار جسم کو اچھی طرح مار کھانی چاہئے، اور یہ کہہ کر وہ قمیص اتارنے لگا حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا، ''اسے قمیص نہ اتارنے دو (احکام القرآن جصاص، ج ۳ص ۳۲۲) حضرت علیؓ کے زمانے میں ایک شخص کو کوڑے لگوائے گئے اور وہ چادر اوڑھے ہوئے تھا۔

سخت سردی اور سخت گرمی کے وقت مارنا ممنوع ہے۔ جاڑے میں گرم وقت اور گرمی میں ٹھنڈے وقت مارنے کا حکم ہے۔

باندھ کر مارنے کی ممانعت

باندھ کر مارنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اِلا یہ کہ مجرم بھاگنے کی کوشش کرے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ۔لا یحل فی ھذہ الامۃ تجرید و لا مد۔ اس امت میں ننگا کر کے اور ٹکٹکی باندھ کر مارنا حلال نہیں ہے''

فقہاء نے اس کو جائز رکھا ہے کہ روزانہ کم از کم بیس بیس کوڑے مارے جائیں۔ لیکن اولیٰ یہی ہے کہ بیک وقت پوری سزا دے دی جائے۔ مار کا کام اجڈ جلادوں سے نہیں لینا چاہئے بلکہ صاحب علم و بصرت آدمیوں کو یہ خدمت انجام دینی چاہئے جو جانتے ہوں کہ شریعت کا تقاضا پورا کرنے کے لئے کس طرح مارنا مناسب ہے۔ ابن قیم نے زادالمعاد میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں حضرت علی، حضرت زُبیر، مِقداد بن عمرو، محمد بن مَسلمہ، عاصم بن ثابت اور ضحاک بن سفیان جسے صلحاء و معززین سے جلادی کی خدمت لی جاتی تھی (ج ۱ص ۴۴۔۴۵)

۱؎ ضرب تازیانہ کے قانون کی ان تفصیلات کو دیکھئے اور پھر ان لوگوں کی جرأت کی داد دیجئے جو اسے تو وحشیانہ سزا کہتے ہیں، مگر وہ سزائے تازیانہ ان کے نزدیک بڑی مہذب سزا ہے جو آج جیلوں میں دی جارہی ہے۔ موجودہ قانون کی رو سے صرف عدالت ہی نہیں، جیل کا ایک معمولی سپرنٹنڈنٹ بھی ایک قیدی کو حکم عدولی یا گستاخی کے قصور میں ۳۰ ضرب بید تک کی سزا دینے کا مجاز ہے۔ یہ بید لگانے کے لئے ایک آدمی خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ اس کی مشق کرتا رہتا ہے۔ اس غرض کے لئے بید بھی خاص طور پر بھگو بھگو کر تیار کیے جاتے ہیں تا کہ جسم کو چھری کی طرح کاٹ دیں۔ مجرم کو ننگا کر کے ٹکٹکی سے باندھا دیا جاتا ہے تا کہ وہ تڑپ بھی نہ سکے۔ صرف ایک پتلا سا کپڑا اس کی ستر کو چھپانے کے لئے رہنے دیا جاتا ہے اور وہ ٹنکچر آیوڈین سے بھگو دیا جاتا ہے۔ جلاد دور سے بھاگتا ہوا آتا ہے۔ اور پوری طاقت سے مارتا ہے۔ ضرب ایک ہی مخصوص حصہ جسم (یعنی سرین) پر مسلسل لگائی جاتی ہے یہاں تک کہ گوشت قیمہ ہو کر اڑتا چلا جاتا ہے اور بسا اوقات ہڈی نظر آنے لگتی ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طاقتور آدمی بھی پورے تیس بید کھانے سے پہلے ہی بے ہوش ہو جاتا ہے اور اس کے زخم بھرنے میں ایک مدت لگ جاتی ہے۔ اس ''مہذب'' سزا کو جو لوگ آج جیلوں میں خود نافذ کر رہے ہیں۔ اُن کا یہ منہ ہے کہ اسلام کی مقرر کی ہوئی سزائے تازیانہ کو ''وحشیانہ'' سزا کے نام سے یاد فرمائیں۔ پھر ان کی پولیس ثابت شدہ مجرموں کو نہیں بلکہ محض مشتبہ لوگوں کو تفتیش کی خاطر (خصوصاً سیاسی جرائم کے شبہات میں) جیسے جیسے عذاب دیتی ہے وہ آج کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ (تفہیم القرآن ج ۳ص ۳۴۲ النور حاشیہ ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر مجرم مریض ہو، اور اس کی صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو، یا بہت بوڑھا ہو، تو سو شاخوں والی ایک ٹہنی، یا سو تیلیوں والی ایک جھاڑو لے کر صرف ایک دفعہ مار دینا چاہئے تاکہ قانون کا تقاضا پورا کر دیا جائے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک بوڑھا مریض زنا کے جرم میں پکڑا گیا تھا اور آپ نے اس کے لئے یہی سزا تجویز فرمائی تھی (احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) حاملہ عورت کو سزائے تازیانہ دینی ہو تو وضع حمل کے بعد نفاس کا زمانہ گزر جانے تک انتظار کرنا ہوگا اور رجم کرنا ہو تو جب تک اس کے بچے کا دودھ نہ چھوٹ جائے، سزا نہیں دی جاسکتی۔[1]

ضرب کی ابتداء کون کرے گا؟

اگر زنا شہادتوں سے ثابت ہو تو گواہ ضرب کی ابتدا کریں گے اور اگر اقرار کی بنا پر سزا دی جارہی ہو تو قاضی خود ابتدا کرے گا، تاکہ گواہ اپنی گواہی کو اور جج اپنے فیصلوں کو کھیل نہ سمجھ بیٹھیں۔ شراحہ کے مقدمے میں جب حضرت علیؓ نے رجم کا

كُنْتُ قَائِماً عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيهِمْ عُمُوْمَتِيْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ الْفَضِيْخَ، فَقِيْلَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، فَقَالُوْا: اِكْفَأْهَا فَكَفَأْنَا، قُلْتُ لِاَنَسٍ: مَا شَرَابُهُمْ، قَالَ: رُطَبٌ وَ بُسْرٌ.

حضرت انس کا بیان ہے کہ میں ایک قبیلہ کے ہاں کھڑا اپنے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا۔ میں ان میں سب سے کم عمر تھا کہ آواز آئی کہ شراب حرام کردی گئی۔ انہوں نے کہا اسے پھینک دو چنانچہ ہم نے پھینک دیا۔ میں نے انس سے دریافت کیا ان کی شراب کس چیز کی تھی۔ اس نے جواب دیا کچی اور پکی کھجوروں کی۔

تخریج

حَدَّثَنَا اَبُوْكَامِلٍ، ثنا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ. يعنى ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص۱۶۷ کتاب الحدود، باب فی ضرب الوجه فی الحد.
- مسند احمد ج۲ ص۴۳۴. عن ابی هريرة.
- السنن الكبرى ج۸ ص۳۲۷. كتاب الاشربة، باب ماجاء فی صفة السوط والضرب.
- احكام القرآن للجصاص ج۳ ص۲۶۱. سورة النور باب ما يضرب من اعضاء المحدود.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کیا تو فرمایا ''اگر اس کے جرم کا کوئی گواہ ہوتا تو اسی کو مار کی ابتدا کرنی چاہیے تھی، مگر اس کو اقرار کی بنا پر سزا دی جارہی ہے، اس لئے میں خود ابتدا کروں گا۔'' حنفیہ کے نزدیک ایسا کرنا واجب ہے۔ شافعیہ اس کو واجب نہیں مانتے، مگر سب کے نزدیک اولیٰ یہی ہے۔ (تفہیم القرآن ج۳ ص۳۴۱۔ النور حاشیہ ۲)

تخریج

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ رَجُلاً جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا، فَاَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ جَدِيْدٍ عَلَيْهِ ثَمَرَتُهُ فَقَالَ: لَا، سَوْطٌ دُوْنَ هٰذَا، فَاُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُوْرِ الْعَجْزِ، فَقَالَ: لَا، سَوْطٌ فَوْقَ هٰذَا، فَاُتِيَ بِسَوْطٍ بَيْنَ السَّوْطَيْنِ فَاَمَرَبِهٖ، فَجُلِدَ، ثُمَّ صَعَدَ الْمِنْبَرَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهٖ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، فَمَنْ اَصَابَ مِنْهَا شَيْئاً فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ مَنْ يَرْفَعْ اِلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا نُقِمْهُ.

یحیٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں حد کا مرتکب ہو گیا ہوں۔ لہٰذا مجھ پر حد جاری فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کوڑا طلب فرمایا۔ نیا کوڑا جس پر گرہیں تھیں آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ فرمایا یہ نہیں، اس سے ذرا سخت پھر ایک چابک پیش کیا گیا جو پیچھے سے ٹوٹا ہوا تھا آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں اس سے ذرا سخت لاؤ۔ پھر ان دونوں کے درمیان کا چابک لایا گیا تو آپ نے ضرب تازیانہ کا حکم فرمایا اور ضرب تازیانہ ماری گئی۔ پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اس وقت آپ کے رخ منور سے ناراضگی کے آثار ظاہر و نمایاں ہو رہے تھے۔ فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر فواحش کو خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ حرام کر دیا ہے۔ پس اب جو کوئی ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا تو اسے اللہ کے ڈالے ہوئے پردہ میں چھپے رہنا چاہیے ورنہ جو اس کا معاملہ ہمارے تک اٹھا لائے گا تو اس پر ہم حد الٰہی نافذ کر کے چھوڑیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکوہل آمیز ادویہ کا استعمال

• خمر اگرچہ انگوری شراب کو کہتے ہیں لیکن اس سے مراد ہر نشہ آور چیز ہے۔ چنانچہ خمر کی تعریف بیان کی گئی ہے

الخمر ما خامر العقل. م ا

ترجمہ: ''یعنی ہر چیز خمر ہے جو عقل کو ڈھانک لے'' اور شریعت میں اصول بیان کیا گیا ہے کہ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام، ''یعنی جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔ یہ کم مقدار کی حرمت نشہ کی وجہ سے نہیں

ماخذ:

O المصنف عبد الرزاق، ج۷ ص ۳۶۹ حدیث نمبر ۱۳۵۱۵. O السنن الکبرٰی للبیھقی ج۸ ص ۳۲۶. کتاب الاشربة والحد فیھا، باب ماجاء فی صفة السوط والضرب. O کنز العمال ج۵ ص ۵۷۲.

اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرِ الْاَرْدَسْتَانِیُّ، انبأ اَبُوْنَصْرٍ الْعِرَاقِیُّ بِبُخَارٰی ثنا سُفْیَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِیُّ، ثنا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِیْدِ، ثنا سُفْیَانُ، ثنا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ: اُتِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَجُلٍ فِیْ حَدٍّ، فَاُتِیَ بِسَوْطٍ فِیْهِ شِدَّةٌ، فَقَالَ: اُرِیْدُ اَلْیَنَ مِنْ هٰذَا، ثُمَّ اُتِیَ بِسَوْطٍ فِیْهِ لِیْنٌ فَقَالَ اُرِیْدُ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا، فَاُتِیَ بِسَوْطٍ بَیْنَ السَّوْطَیْنِ، فَقَالَ: اِضْرِبْ، وَلَا یُرٰی اِبْطُکَ وَاَعْطِ کُلَّ عُضْوٍ حَقَّهٗ.

عثمان نھدی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ کے پاس حد کے نفاذ کے سلسلہ میں ایک آدمی لایا گیا۔ حد لگانے کے لئے آپ کے پاس ایسا کوڑا لایا گیا جو سخت تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تو اس پر زیادہ نرم چاہتا ہوں۔ پھر ایک نرم کوڑا پیش کیا گیا تو آپ نے کہا میں اس سے سخت چاہتا ہوں پھر ان دونوں کے درمیان کا لایا گیا تو آپ نے فرمایا اب اس سے ضرب تازیانہ لگاؤ مگر تمہاری بغل کھلنے نہ پائے۔ ہر عضو کو اس کا حصہ ضرور دو۔

ماخذ:

O السنن الکبرٰی للبیھقی ج۸ ص ۳۲۶ کتاب الاشربة والحدفیھا، باب ماجاء فی صفة السوط والضرب. O احکام القرآن للجصاص ج۳ ص ۲۶۲.

O المصنف ج۷ ص ۳۶۹.

O کنز العمال ج۵ ص ۴۰۳ حدیث نمبر ۱۳۴۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بلکہ اس وجہ سے ہے کہ کم مقدار استعمال کر لینے سے نفس کے اندر کی وہ رکاوٹ دور ہو جاتی ہے، یا کم از کم کمزور پڑ جاتی ہے، جو حرام چیز کے لئے نفس میں موجود ہوتی ہے۔

پھر یہ بات علمی طریقہ سے معلوم ہے کہ تمام شرابوں میں وہ اصل چیز جو نشہ پیدا کرنے والی ہے، الکوہل ہی ہے۔ اس لئے کسی صورت میں اس کا استعمال جائز نہیں ہو سکتا۔ البتہ ایسے حالات میں جبکہ فن طب کی ترقی مسلمانوں کے ہاں ایک مدت سے بند ہو چکی ہے اور جدید زمانے میں اس فن کے تمام ترقیات ایسے لوگوں کے ہاتھوں ہوئی ہیں جو حرام و حلال کی تمیز سے خالی ہیں اور انہوں نے نئے زمانے کی بیشتر مؤثر دواؤں میں الکوہل کو ایک اچھا محلل پا کر دواسازی میں بکثرت استعمال کیا ہے، افراد کے لئے اضطرار کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ شریعت کسی انسان سے یہ مطالبہ نہیں کرتی کہ وہ اپنی صحت اور زندگی کی حفاظت کے صرف ان ذرائع پر انحصار کرے جو کسی خاص زمانہ تک دریافت ہوئے ہوں اور اس زمانہ کے بعد دریافت ہونے والے ذرائع خواہ کتنے ہی کارگر اور مفید ہوں، ان سے اجتناب کر کے اپنے آپ کو خطرے میں ڈالے۔ اس لئے افراد تو اضطرار کی بنا پر ان ذرائع میں حرمت کا سبب موجود ہوتے ہوئے بھی، ان کو اپنی زندگی کی حفاظت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن تمام مسلمان بحیثیت مجموعی اس وقت تک اس گناہ کے ذمہ دار بنتے رہیں گے جب تک وہ فن طب اور دواسازی کی جدید ترقی کو مسلمان بنا لینے کی اجتماعی کوشش نہ کریں۔

جدید فن طب اور دواسازی کو مسلمان بنانے سے میری مراد یہ ہے کہ اس فن کی تمام موجودہ اور آئندہ ترقیات کو اسلام کے اصول کا پابند بنایا جائے اور دواسازی کے تمام موجودہ اور آئندہ ترقی پذیر ذرائع کو اسلامی حدود کے سانچے میں ڈھال لیا جائے۔ یہ کام جب تک اجتماعی سعی سے نہ ہوگا، افراد تو اضطرار کی وجہ سے معاف ہوتے رہیں گے، لیکن جماعت کے نامہ عمل میں مسلسل گناہ لکھا جاتا رہے گا۔ اجتماعی گناہوں کی یہی خاصیت ہے کہ ان کی وجہ سے افراد کے لئے انفرادی طور پر اضطرار کی حالت پیدا ہو جاتی ہے، مگر اجتماعی طور پر پوری جماعت گناہ گار قرار پاتی ہے۔

[رسائل و مسائل حصہ اول ص ۲۲۵۔۲۲۷

پہلا ایڈیشن ستمبر ۵۱ء بحوالہ ترجمان القرآن رجب ۶۵ھ جون ۴۶ء]

اَخْبَرَنَا اَبُوْحَازِمٍ، انبأ اَبُو الْفَضْلِ بْنُ خُمَيْرَوَيْه، انبأ اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثنا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثنا هُشَيْمٌ، انبأ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَدِيّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هُنَيْدَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقَامَ عَلٰى رَجُلٍ حَدًّا فَقَالَ لِلْجَالِدِ: اِضْرِبْ وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهٗ وَاتَّقِ وَجْهَهٗ وَمَذَا كِيْرَهٗ.

ھُنیدہ بن خالد کا بیان ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے پاس حاضر تھے جب انہوں نے ایک مجرم پر حد جاری کی، حد لگانے والے سے فرمایا ضرب تازیانہ لگاؤ۔ ہر عضو جسم کو اس کا حصہ دو۔ مگر چہرے اور شرم گاہ کو بچاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- السنن الکبریٰ ج۸ ص۳۲۷ کتاب الاشربة والحد فیها، باب ماجاء فی صفة السوط والضرب.
- احکام القرآن للجصاص ج۳ ص ۲٦١.

اسی طرح عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی احکام القرآن میں مذکور ہے۔

اَنَّهُ ضَرَبَ رَجُلاً حَدّاً فَدَعَا بِسَوْطٍ فَاَمَرَ فَدُقَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ حَتّٰى لاَنَ ثُمَّ قَالَ: اِضْرِبْ وَلاَ تُخْرِجْ اِبِطَكَ وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ.

عبداللہ بن مسعود نے ایک آدمی کو حد لگائی۔ انہوں نے کوڑا طلب کیا تو کوڑا پیش کیا گیا آپ نے حکم دیا کہ اسے دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا کہ وہ نرم ہو گیا پھر فرمایا اب ضرب تازیانہ نہ مارو بغل کھلنے نہ پائے اور ہر عضو جسم کو اس کا حصہ دو۔

ماخذ:

- کنز العمال ج۵ ص ۴۰۱ حدیث نمبر ۱۳۴۲۱ عن عکرمة بن خالد اس میں واتَّقِ کے بجائے واجْتَنِبْ ہے۔

تخریج

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى وَابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ عَلٰى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ!

اَيُّهَا النَّاسُ! اَنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ، وَالتَّمْرِ، وَالْعَسَلِ، وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ، وَالْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلَ.

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو منبر نبی ﷺ پر کھڑے خطاب فرماتے سنا ہے انہوں نے کہا لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرما دی ہے اور وہ شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی ہے انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے۔ اور خمر ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانک لے۔

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص٦٦۴ کتاب التفسیر. سورة المائدة ، باب قوله انما الخمر والمیسر والانصاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا زلام رجس من عمل الشیطان.

- بخاری ج۲ ص۸۳۷. کتاب الاشربة، باب ماجاء فی ان الخمر ماخامر العقل من الشراب.
- مسلم ج۲ ص۴۲۲. کتاب التفسیر.
- ابوداؤد ج۳ ص۳۲۴ کتاب الاشربة، باب فی تحریم الخمر.
- نسائی ج۸ ص۲۹۵. کتاب الاشربة، باب ذکر انواع الاشیاء التی کانت منها الخمر حین نزل تحریمها.
- السنن الکبرٰی للبَیْهَقی ج۸ ص۳۰۸. کتاب الاشربة، والحد فیها، باب الخلیطین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مالک اور امام اوزاعی کے نزدیک مرد کے لئے ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور عورت کے لئے صرف سو کوڑے۔ (جلاوطنی سے مراد ان سب کے نزدیک یہ ہے کہ مجرم کو اس کی بستی سے نکال کر کم از کم اتنے فاصلے پر بھیج دیا جائے جس پر نماز میں قصر واجب ہوتا ہے۔ مگر زید بن علی اور امام جعفر صادق کے نزدیک قید کر دینے سے بھی جلاوطنی کا مقصد پورا ہو جاتا ہے)

امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگرد امام ابو یوسف، امام زفر اور امام محمد کہتے ہیں کہ حد زنا اس صورت میں مرد و عورت دونوں کے لئے صرف سو کوڑے ہیں۔ اس پر کسی اور سزا، مثلاً قید یا جلاوطنی کا اضافہ حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ قاضی اگر یہ دیکھے کہ مجرم بدچلن ہے، یا مجرم اور مجرمہ کے تعلقات بہت گہرے ہیں تو حسب ضرورت وہ انہیں قید بھی کر سکتا ہے اور خارج البلد بھی کر سکتا ہے۔ مختلف روایات درج ذیل ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ حدیث بالا پر کبھی عمل نہ ہو سکا۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت زید بن خالد جہنی کی روایت جسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور امام احمد نے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ دو اعرابی نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لائے۔ ایک نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں اجرت پر کام کرتا تھا۔ وہ اس کی بیوی سے ملوث ہو گیا۔ میں نے اس کو سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر راضی کیا، مگر اہل علم نے بتایا کہ یہ کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرما دیں۔ دوسرے نے بھی کہا کہ آپ کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ فرما دیں۔ حضورؐ نے فرمایا میں کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور لونڈی تجھی کو واپس۔ اے تیرے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی۔ پھر آپ نے قبیلہ (اسلم کے ایک شخص سے فرمایا اے اُنیس، تو جا کر اس کی بیوی سے پوچھ۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دے۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا اور رجم کر دی گئی۔ اس میں رجم سے پہلے کوڑے لگانے کا کوئی ذکر نہیں ہے اور غیر شادی شدہ مرد کو شادی شدہ عورت سے بدکاری کرنے پر تازیانے اور جلاوطنی کی سزا دی گئی ہے)

- ترمذی ج ا ص ۲۶۵ ابواب الحدود، باب ماجاء فی الرجم علی الثیب.
- ابن ماجه کتاب الحدود، باب فی حد الزنا.
- ابوداؤد میں خذوا دو مرتبہ، ترمذی اور ابن ماجه میں ایک مرتبہ . ابوداؤد اور ترمذی نے نفی عام اور مسلم میں تغریب عام اور ابن ماجه نے تغریب سنة نقل کیا ھے O ترمذی نے روایت نقل کرکے لکھاھے.

هذا حدیث صحیح: والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم: علی بن ابی طالب و ابی بن کعب وعبد الله بن مسعود وغیرهم قال : الثیب یجلد ویرجم والی هذا ذهب بعض اهل العلم وهو قول اسحاق، وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم، منهم: ابوبکر وعمر وغیرهما الثیب انما علیه الرجم ولایجلد، وقدروی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل هذا فی غیر حدیث فی قصة ماعزوغیره انه امر بالرجم ولم یا مران یجلد قبل ان یرجم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک، والشافعی، واحمد،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام مالک اور امام اوزاعی ؒ کے نزدیک مرد کے لئے ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور عورت کے لئے صرف سو کوڑے۔ (جلاوطنی سے مراد ان سب کے نزدیک یہ ہے کہ مجرم کو اس کی بستی سے نکال کر کم از کم اتنے فاصلے پر بھیج دیا جائے جس پر نماز میں قصر واجب ہوتا ہے۔ مگر زید بن علی اور امام جعفر صادق کے نزدیک قید کر دینے سے بھی جلاوطنی کا مقصد پورا ہو جاتا ہے)

امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگرد امام ابو یوسف، امام زفر اور امام محمد کہتے ہیں کہ حد زنا اس صورت میں مرد و عورت دونوں کے لئے صرف سو کوڑے ہیں۔ اس پر کسی اور سزا، مثلاً قید یا جلاوطنی کا اضافہ حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ قاضی اگر یہ دیکھے کہ مجرم بد چلن ہے، یا مجرم اور مجرمہ کے تعلقات بہت گہرے ہیں تو حسب ضرورت وہ انہیں قید بھی کر سکتا ہے اور خارج البلد بھی کر سکتا ہے۔ مختلف روایات درج ذیل ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ حدیث بالا پر کبھی عمل نہ ہو سکا۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت زید بن خالد جہنی کی روایت جسے بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور امام احمد نے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ ہے کہ دو اعرابی نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لائے۔ ایک نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں اجرت پر کام کرتا تھا۔ وہ اس کی بیوی سے ملوث ہو گیا۔ میں نے اس کو سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر راضی کیا، مگر اہل علم نے بتایا کہ یہ کتاب اللہ کے خلاف ہے۔ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرما دیں۔ دوسرے نے بھی کہا کہ آپ کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ فرما دیں۔ حضورؐ نے فرمایا میں کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور لونڈی تجھی کو واپس۔ اِ تیرے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی۔ پھر آپ نے قبیلہ (اسلم کے ایک شخص سے فرمایا اے اُنیس، تو جا کر اس کی بیوی سے پوچھ۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کر دے۔ چنانچہ اس نے اعتراف کیا اور رجم کر دی گئی۔ اس میں رجم سے پہلے کوڑے لگانے کا کوئی ذکر نہیں ہے اور غیر شادی شدہ مرد کو شادی شدہ عورت سے بدکاری کرنے پر تازیانے اور جلاوطنی کی سزا دی گئی ہے)

- ترمذی ج ۱ ص ۲٦۵ ابواب الحدود، باب ماجاء فی الرجم علی الثیب.
- ابن ماجه کتاب الحدود، باب فی حد الزنا.
- ابوداؤد میں خذوا دو مرتبه، ترمذی اور ابن ماجه میں ایک مرتبه . ابوداؤد اور ترمذی نے نفی عام اور مسلم میں تغریب عام اور ابن ماجه نے تغریب سنة نقل کیا هے O ترمذی نے روایت نقل کر کے لکھاهے.

هذا حدیث صحیح: والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم منهم: علی بن ابی طالب و ابی بن کعب وعبد الله بن مسعود وغیرهم قال : الثیب یجلد ویرجم والی هذا ذهب بعض اهل العلم وهو قول اسحاق، وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم، منهم: ابوبکر وعمر وغیرهما الثیب انما علیه الرجم ولایجلد، وقدروی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل هذا فی غیر حدیث فی قصة ماعزوغیره انه امر بالرجم ولم یا مران یجلد قبل ان یرجم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک، والشافعی، واحمد،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماعز اور غامدیہ کے مقدمات کی جتنی روداد یں احادیث کی مختلف کتابوں میں مروی ہیں ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں ملتا کہ حضور نے رجم کرانے سے پہلے ان کو سو کوڑے بھی لگوائے ہوں۔

کوئی روایت کسی حدیث میں نہیں ملتی کہ نبی ﷺ نے کسی مقدمے میں رجم کے ساتھ سزائے تازیانہ کا بھی فیصلہ فرمایا ہو۔ زنا بعد احصان کے تمام مقدمات میں آپؐ نے صرف رجم کی سزا دی ہے۔

تشریح: اسلامی قانون میں جرم زنا قابل راضی نامہ نہیں ہے۔ اور یہ بھی اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اسلامی قانون میں عصمتوں کا معاوضہ مالی تاوانوں کی شکل میں نہیں دلوایا جا سکتا۔ آبرو کی قیمت کا یہ دیوثانہ تصور مغربی قوانین ہی کو مبارک رہے۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۲۔ النور حاشیہ ۲)

- السنن الکبریٰ ج۸ ص ۲۱۰ کتاب الحدود ، باب مایستدل به علی ان السبیل هو جلد الزانیین ورجم الثیب. عن عباده بن صامت.
- کنز العمال ج۵ ص ۳۳۴. باب حد الزنا. حدیث ۱۳۰۹۸ عن عبادة بن صامت.
- سنن دارمی ج۲ ص ۱۰۱ کتاب الحدود، باب فی تفسیر قول الله تعالیٰ اویجعل الله لهن سبیلا. عن عبادة بن الصامت اس میں خذواعنی دو مرتبه نقل هوا هے.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِيْ، قَالَ: قُلْ، قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفاً عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالاً مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ، فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلٰى امْرَأَتِهِ الرَّجْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ: لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَاغْدُيَا اُنَيْسُ عَلٰى امْرَأَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ، فَارْجُمْهَا، فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: لَمْ يَقُلْ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ، فَقَالَ: اَشُكُّ فِيْهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ.

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص ۱۰۰۸ کتاب المحار بین من اهل الکفر والردة باب الاعتراف بالزنی.
- مسلم ج۲ ص ۶۹ کتاب الحدود، باب فی حد الزنا.
- ابوداؤد ج۲ ص ۱۵۳ کتاب الحدود، باب فی المرأة التی امر النبی ﷺ برجمها من جُهَيْنة.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زنا بالجبر کی سزا

فعل زنا کے مرتکب کو مجرم قرار دینے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس نے اپنی آزاد مرضی سے فعل کیا ہو جبر و اکراہ سے اگر کسی شخص کو اس فعل کے ارتکاب پر مجبور کیا گیا ہو تو وہ نہ مجرم ہے نہ سزا کا مستحق۔ اس معاملے پر شریعت کا صرف یہ عام قاعدہ ہی منطبق نہیں ہوتا کہ آدمی جبراً کرائے ہوئے کاموں کی ذمہ داری سے بری ہے" بلکہ خود قرآن ان عورتوں کی معافی کا اعلان کرتا ہے جن کو زنا پر مجبور کیا گیا ہو۔ نیز متعدد احادیث میں تصریح ہے کہ زنا بالجبر کی صورت میں صرف زانی جابر کو سزا دی گئی اور جس پر جبر کیا گیا تھا اسے چھوڑ دیا گیا۔ بخاری کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ایک شخص نے ایک لڑکی سے زنا بالجبر کا اتکاب کیا۔ آپ نے اسے کوڑے لگوائے اور لڑکی کو چھوڑ دیا۔ ان دلائل کی بنا پر عورت کے معاملے میں تو قانون متفق علیہ ہے۔ لیکن اختلاف اس امر میں ہوا ہے کہ آیا مرد کے معاملے میں بھی جبر و اکراہ معتبر ہے یا نہیں۔ امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی اور امام حسن بن صالح کہتے ہیں کہ مرد بھی اگر زنا کرنے پر مجبور کیا گیا ہو تو معاف کیا جائے گا، امام زُفر کہتے ہیں کہ اسے معاف نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ انتشار عضو کے بغیر اس فعل کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ اور انتشارِ عضو اس امر کی دلیل ہے کہ اس کی اپنی شہوت اس کی محرک ہوئی تھی۔ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اگر حکومت یا اس کے کسی حاکم نے آدمی کو زنا پر مجبور کیا ہو تو سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ جب خود حکومت ہی جرم پر مجبور کرنے والی ہو تو اسے سزا دینے کا حق نہیں رہتا۔ لیکن اگر حکومت کے سوا کسی اور نے مجبور کیا ہو تو زانی کو سزا دی جائے گی کیونکہ ارتکاب زنا بہر حال وہ اپنی شہوت کے بغیر نہ کر سکتا تھا اور شہوت جبراً پیدا نہیں کی جا سکتی۔ ان تینوں اقوال میں سے پہلا قول ہی زیادہ صحیح ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ انتشار عضو چاہے شہوت کی دلیل ہو مگر رضا و رغبت کی لازمی دلیل نہیں ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک ظالم کسی شریف آدمی کو زبردستی پکڑ کر قید کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ ایک جوان، خوبصورت عورت کو بھی برہنہ کر کے ایک ہی کمرے میں بند رکھتا ہے اور اسے اس وقت تک رہا نہیں کرتا جب تک کہ وہ زنا کا مرتکب نہ ہو جائے۔ اس حالت میں اگر یہ دونوں زنا کے مرتکب ہو جائیں اور وہ ظالم اس کے چار گواہ بنا کر انہیں عدالت میں پیش کر دے تو کیا یہ انصاف ہوگا کہ ان کے حالات کو نظر انداز کر کے انہیں سنگسار کر دیا جائے یا ان پر کوڑے برسائے جائیں؟ اس طرح کے حالات عقلاً یا عادتاً ممکن ہیں جن میں شہوت لاحق ہو سکتی ہے، بغیر اس کے کہ اس آدمی کی اپنی رضا اور رغبت کا دخل ہو۔ اگر کسی شخص کو قید کر کے شراب کے سوا پینے کو کچھ نہ دیا جائے، اور اس حالت میں وہ شراب پی لے تو کیا محض اس دلیل سے اس کو سزا دی جا سکتی ہے کہ حالات تو واقعی اس کے لئے مجبوری کے تھے مگر حلق سے شراب کا گھونٹ وہ اپنے ارادے کے بغیر نہ اتار سکتا تھا؟ جرم کے متحقق ہونے کے لئے محض ارادے کا پایا جانا کافی نہیں

O ترمذی ج ۱ ص ۲۶۴ ابواب الحدود، باب ماجاء فی الرجم علی الثیب ۔ O نسائی ج ۸ ص ۲۴۱۔ ۲۴۲ کتاب آداب القاضی باب صون النساء عن مجلس الحکم. O ابن ماجه کتاب الحدود، باب ۷حد الزنا. O مؤطا امام مالک ج ۲ ص ۱۶۷ کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم. O السنن الکبریٰ للبیهقی ج ۸ ص ۲۱۲ کتاب الحدود، باب مایستدل به علی ان جلد المائة ثابت علی البکرین الخ. O سنن دارمی ج ۲ ص ۹۸ کتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنا.

O کنز العمال ج ۵ ص ۳۳۴ .حدیث نمبر ۱۳۱۰۲ باب حد الزنا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے بلکہ اس کے لئے آزادارادہ ضروری ہے جو شخص زبردستی ایسے حالات میں مبتلا کیا گیا ہو کہ وہ جرم کا ارادہ کرنے پر مجبور ہو جائے وہ بعض صورتوں میں قطعی مجرم نہیں ہوتا اور بعض صورتوں میں اس کا جرم بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۱ النور حاشیہ ۲)

تشریح: کسی (مرد یا عورت) کو مجرم قرار دینے کے لئے صرف یہ امر کافی نہیں ہے کہ اس سے فعل زنا صادر ہوا ہے بلکہ اس کے لیے مجرم میں کچھ شرطیں پائی جانی چاہئیں۔ یہ شرطیں زنائے محض کے معاملے میں اور ہیں، اور زنا بعد احصان کے معاملہ میں اور۔

زنائے محض کے معاملے میں شرط یہ ہے کہ مجرم عاقل ہو اور بالغ ہو۔ اگر کسی مجنون یا کسی بچے سے یہ فعل سرزد ہو تو وہ حدِ زنا کا مستحق نہیں ہے۔

اور زنا بعدِ احصان کے لیے عقل اور بلوغ کے علاوہ چند مزید شرطیں بھی ہیں جن کو ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ مجرم آزاد ہو، اس شرط پر سب کا اتفاق ہے، کیونکہ قرآن خود اشارہ کرتا ہے کہ غلام کو رجم کی سزا نہیں دی جائے گی۔ لونڈی اگر نکاح کے بعد زنا کی مرتکب ہو تو اسے غیر شادی شدہ آزاد عورت کی بہ نسبت آدھی سزا دینی چاہئے۔ فقہاء نے تسلیم کیا ہے کہ قرآن کا یہی قانون غلام پر بھی نافذ ہوگا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ مجرم باقاعدہ شادی شدہ ہو۔ یہ شرط بھی متفق علیہ ہے اور اس شرط کی رو سے کوئی ایسا شخص جو ملک یمین کی بنا پر تمتع کر چکا ہو، یا جس کا نکاح کسی فاسد طریقے سے ہوا ہو، شادی شدہ قرار نہیں دیا جائے گا، یعنی اس سے اگر زنا کا صدور ہو تو اس کو رجم کی نہیں بلکہ کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس کا محض نکاح ہی نہ ہوا ہو بلکہ خلوت صحیحہ بھی ہو چکی ہو۔ صرف عقد نکاح کسی مرد کو محصن، یا عورت کو محصنہ نہیں بنا دیتا کہ زنا کے ارتکاب کی صورت میں اس کو رجم کر دیا جائے۔ اس شرط پر اکثر فقہاء متفق ہیں۔ مگر امام ابوحنیفہ اور امام محمد اس میں اتنا اضافہ اور کرتے ہیں کہ ایک مرد یا ایک عورت کو محصن صرف اسی صورت میں قرار دیا جائے گا جب کہ نکاح اور خلوت صحیحہ کے وقت زوجین آزاد بالغ اور عاقل ہوں۔ اس مزید شرط سے جو فرق واقع ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر ایک مرد کا نکاح ایسی عورت سے ہوا ہو جو لونڈی ہو، یا نابالغ ہو، یا مجنون ہو، تو خواہ وہ اس حالت میں اپنی بیوی سے لذت اندوز ہو بھی چکا ہو، پھر بھی وہ مرتکب زنا ہونے کی صورت میں رجم کا مستحق نہ ہوگا۔ یہی معاملہ عورت کا بھی ہے کہ اگر اس کو اپنے نابالغ یا مجنون یا غلام شوہر سے لذت اندوز ہونے کا موقع مل چکا ہو پھر بھی وہ مرتکب زنا ہونے کی صورت میں رجم کی مستحق نہ ہوگی۔ غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ ایک بہت ہی معقول اضافہ ہے جو ان دونوں بالغ النظر بزرگوں نے کیا ہے۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ مجرم مسلمان ہو۔ اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام شافعیؒ اور امام یوسفؒ اور امام احمدؒ اس کو نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک ذمی بھی اگر زنا بعد احصان کا مرتکب ہوگا تو رجم کیا جائے گا۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اس امر پر متفق ہیں کہ زنا بعد احصان کی سزا رجم صرف مسلمان کے لئے ہے اس کے دلائل میں سب سے زیادہ معقول اور وزنی دلیل یہ ہے کہ ایک آدمی کو سنگساری جیسی خوفناک سزا دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ مکمل احصان کی حالت میں ہو اور پھر بھی زنا کے ارتکاب سے باز نہ آئے۔ احصان کا مطلب ہے اخلاقی قلعہ بندی۔ اس کی تکمیل تین حصاروں سے ہوتی ہے۔ اولین حصار یہ ہے کہ آدمی خدا پر ایمان رکھتا ہو آخرت کی جواب دہی کا قائل ہو اور شریعت خداوندی کو تسلیم کرتا ہو۔ دوسرا حصار یہ ہے کہ وہ معاشرے کا آزاد فرد ہو کسی دوسرے کی غلامی میں نہ ہو جس کی پابندیاں اسے اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے جائز تدابیر اختیار کرنے میں مانع ہوتی ہیں، اور لاچاری و مجبوری اس سے گناہ کرا سکتی ہے۔ اور کوئی خاندان اسے اپنے اخلاق اور اپنی عزت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حفاظت میں مدد دینے والا نہیں ہوتا۔ تیسرا حصار یہ ہے کہ اس کا نکاح ہو چکا ہوا ور اسے تسکین نفس کا جائز ذریعہ حاصل ہو یہ تینوں حصار جب پائے جاتے ہوں۔ تب ''قلعہ بندی'' مکمل ہوتی ہے۔۔ اور تب ہی وہ شخص بجا طور پر سنگساری کا مستحق قرار پا سکتا ہے جس نے ناجائز شہوت رانی کی خاطر تین تین حصار توڑ ڈالے۔ لیکن جہاں پہلا اور سب سے بڑا حصار یعنی خدا اور آخرت اور قانون خداوندی پر ایمان ہی موجود نہ ہو وہاں یقیناً قلعہ بندی مکمل نہیں ہے اور اس بنا پر فجور کا جرم بھی اس شدت کو پہنچا ہوا نہیں ہے جو اسے انتہائی سزا کا مستحق بنا دے۔ اس دلیل کی تائید ابن عمر کی وہ روایت کرتی ہے جسے اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور دارقطنی[۱] نے اپنی سنن میں نقل کیا ہے کہ ''من اشرک باللّٰه فلیس بمحصن'' ''جس نے خدا کے ساتھ شرک کیا وہ محصن نہیں ہے۔'' اگرچہ اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا ابن عمر نے اس روایت میں نبی ﷺ کا قول نقل کیا ہے یا یہ ان کا اپنا فتویٰ ہے۔ لیکن اس کمزوری کے باوجود اس کا مضمون اپنے معنی کے لحاظ سے نہایت قوی ہے۔ اس کے جواب میں اگر یہودیوں کے اس مقدمے سے استدلال کیا جائے جس میں نبی ﷺ نے رجم کا حکم نافذ فرمایا تھا تو ہم کہیں گے کہ یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس مقدمے کے متعلق تمام معتبر روایات کو جمع کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں نبی ﷺ نے ان پر اسلام کا ملکی قانون (Law of the land) نہیں بلکہ ان کا اپنا مذہبی قانون (Personal law) نافذ فرمایا تھا۔ بخاری و مسلم کی متفقہ روایت ہے کہ جب یہ مقدمہ آپ کے پاس لایا گیا تو آپ نے یہودیوں سے پوچھا کہ **ماتجدون فی التوراة فی شان الرجم** یا **ماتجدون فی کتابکم**، یعنی تمہاری توراۃ میں اس کا کیا حکم ہے؟ پھر جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان کے ہاں رجم کا حکم ہے تو حضورؐ نے فرمایا **فانی احکم بما فی التوراة** ''وہی فیصلہ کرتا ہوں جو تورات میں ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اس مقدمے کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا **اللّٰھم انی اول من احیا امرک اذا ماتوہ**، ''خداوند، میں پہلا شخص ہوں جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا ہے کہ انہوں نے اسے مردہ کر دیا تھا۔'' (مسلم، ابوداؤد، احمد) (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۰ النور حاشیہ ۲)

جابر بن عبداللہ کی ایک روایت ہے جو ابوداؤد اور نسائی نے نقل کی ہے، یہ بتاتی ہے کہ ایک شخص زنا کا مرتکب ہوا اور نبی ﷺ نے اس کو صرف سزائے تازیانہ دی، پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ تھا۔ تب آپ نے اسے رجم کر دیا۔ اس کے علاوہ متعدد روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر شادی شدہ زانیوں کو آپ نے صرف سزائے تازیانہ دی مثلاً ایک شخص جس نے نماز کے لئے جاتی ہوئی عورت سے زنا کی اور وہ شخص جس نے زنا کا اعتراف کیا اور عورت نے انکار کیا۔[۲]

حضرت عمرؓ نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں جلاوطنی کیا تو وہ بھاگ کر رومیوں سے جا ملا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آئندہ میں کسی کو جلاوطنی کی سزا نہیں دوں گا۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے غیر شادی شدہ مرد و عورت کو زنا کے جرم میں جلاوطن کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اس میں فتنے کا اندیشہ ہے۔ [احکام القرآن جصاص ج ۳ ص ۳۱۵]

ان تمام روایات پر مجموعی نظر ڈالنے سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کا مسلک ہی صحیح ہے، یعنی زنا بعد احصان کی حد صرف رجم ہے، اور محض زنا کی حد صرف ۱۰۰ کوڑے۔ تازیانے اور رجم کو جمع کرنے پر تو عہد نبوی سے

۱۔ نا دعلج نا ابن شیرویہ نا اسحاق نا عبدالعزیز بن محمد عن عبیداللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشرک باللہ فلیس بمحصن۔ ولم یرفعہ غیر اسحاق ویقال انہ رجع عنہ والصواب موقوف (دارقطنی کتاب الحدود والدیات وغیرھا ص ۳۵۰)

۲۔ ترمذی وابوداؤد کی روایت ہے کہ ایک عورت اندھیرے میں نماز کے لئے نکلی۔ راستے میں ایک شخص نے اس کو گرا لیا اور زبردستی اس کی عصمت دری کر دی اس کے شور مچانے پر لوگ آ گئے اور زانی پکڑا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کو رجم کرا دیا اور عورت کو چھوڑ دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے کر عہد عثمانی تک کبھی عمل ہی نہیں ہوا۔ رہا تازیانے اور جلا وطنی کو جمع کرنا تو اس پر کبھی عمل ہوا ہے اور کبھی نہیں ہوا۔ اس سے مسلک حنفی کی صحت صاف ثابت ہو جاتی ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۸۔ النور حاشیہ ۲)

حضرت عمرؓ کا مشہور خطبہ جس میں انہوں نے پورے زور کے ساتھ زنا بعد احصان کی سزا رجم بیان کی ہے، بخاری و مسلم اور ترمذی و نسائی نے مختلف سندوں سے نقل کیا ہے اور امام احمد نے بھی اس کی متعدد روایتیں لی ہیں۔ مگر اس کی کسی روایت میں بھی رجم مع سزائے تازیانہ کا ذکر نہیں ہے۔[1]

تخریج

۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: ثناح وثنا ابْنُ السَّرْحِ المعنى، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

اَنَّ رَجُلاً زَنٰى بِامْرَأَةٍ، فَاَمَرَبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدُّ، ثُمَّ اُخْبِرَاَنَّهُ مُحْصَنٌ، فَاَمَرَبِهِ فَرُجِمَ.

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کی نبی ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا پس اس پر حد جاری کر دی گئی بعد میں اطلاع دی گئی کہ وہ تو شادی شدہ تھا تو آپ نے حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔

قَالَ ابوداؤد: رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبرسَانِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، موقوفا على جابر، ورواه ابوعاصم عن ابنِ جُرَيْجٍ. بنحوابن وهبٍ، لم يذكر النبي صلى الله عليه سلم، قَالَ: اِنَّ رَجُلاً زَنٰى فَلَمْ يَعْلَمْ بِاِحْصَانِهٖ فَجُلِدَ، ثُمَّ عَلِمَ بِاِحْصَانِهٖ فَرُجِمَ.

○ ابوداؤد ج ۴ ص ۱۵۱ کتاب الحدود، باب رجم ماعزبن مالک.

۲. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، ثنا الفِرْيَابِيُّ، ثنا اِسْرَائِيْلُ ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلَاةَ، فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ، فَتَجَلَّلَهَا، فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا، فَصَاحَتْ، وَانْطَلَقَ، فَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ، فَقَالَتْ: اِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ: اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا، فَانْطَلَقُوْا، فَاَخَذُوْا (الرَّجُلَ) الَّذِيْ ظَنَّتْ اَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَاَتَوْهَا بِهٖ فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَهٰذَا، فَاَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَبِهٖ، قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَاصَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: اِذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكِ، وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلاً حَسَناً، قَالَ ابوداؤد: يعنى الرجل الماخوذ وَقَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلرَّجُلِ الَّذِیْ وَقَعَ عَلَیْهَا اُرْجُمُوْهُ فَقَالَ: لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً، لَوْتَابَهَا اهل الْمَدْینَةِ لَقبل مِنْهُمْ.

قَالَ ابوداؤد: رواہ اَسْبَاطُ بن نصر ایضاعن سماک:

مآخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص۱۳۴ کتاب الحدود باب فی صاحب الحد یجئ فیقر.
- ترمذی ج۱ ص۲۶۹. ابواب الحدود باب ماجاء فی المرأة اذا استکرهت علی الزنا.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ عُمَرُ:

لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰی یَقُوْلَ قَائِلٌ: لاَ نَجِدُ الرَّجْمَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ، فَیَضِلُّوْا بِتَرْکِ فَرِیْضَةٍ، اَنْزَلَهَا اللّٰہُ، اَلاَ وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی وَقَدْ اَحْصَنَ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَةُ اَوْکَانَ الْحَبَلُ، اَوِالْاِعْتِرَافُ، قَالَ سُفْیَانُ: کَذَا حَفِظْتُ اَلاَ وَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ.

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ کہنے والا کہے گا کہ ہم کتاب میں رجم کا حکم نہیں پاتے۔ اس طرح وہ ایک فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہوں گے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے خبردار سن لو رجم واجب ہے برحق ہے ایسے ہر فرد پر جس نے زنا کی ہو اور شادی شدہ ہو اور اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ہو یا خود اس کا اپنا اقرار ہو۔ سفیان نے کہا میں نے اسی طرح یاد کیا ہے سن لو کہ رسول اللہ ﷺ نے سزائے رجم دی ہے اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کو نافذ کیا ہے۔

مآخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۰۹.۱۰۰۸ کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة باب الاعتراف بالزنیٰ.
- بخاری ج۲ ص۱۰۰۹ پر حضرت عمر کا خطبہ مندرجہ ذیل الفاظ میں منقول ھے

فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَی الْمِنبَرِ، فَلَمَّا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ، قَامَ، فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا هُوَاَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ:

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّیْ قَائِلٌ لَکُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَلِیْ اَنْ اَقُوْلَهَا، لاَ اَدْرِیْ لَعَلَّ بَیْنَ یَدَیْ اَجَلِیْ، فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْیُحَدِّثْ بِهَا حَیْثُ

چنانچہ حضرت عمرؓ منبر پر بیٹھ گئے، جب مؤذن خاموش ہوئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر اما بعد کہا اور فرمایا میں آج تم سے ایسی بات کہنے والا ہوں جسے کہنا میرے مقدر میں تھا مجھے اس کا علم نہیں کہ شائد یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ اَنْ لاَّيَعْقِلُهَا فَلاَ اُحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةُ الرَّجْمِ. فَقَرْأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا، فَلِذَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ، فَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ: وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، اَوْ كَانَ الْحَبَلُ، اَوِالْاِعْتِرَافُ، ثُمَّ اِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيْمَا نَقْرَاُمِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَنْ لاَ تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِكُمْ .فَاِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ. الحديث

میری موت سے پہلے ہو۔ لہٰذا جو اسے سمجھے اور یاد رکھے تو چاہیے کہ جہاں تک اس کی رسائی ہو دوسرے لوگوں سے اسے بیان کرے اور جسے یہ اندیشہ ہو کہ اسے اس کی سمجھ نہیں آئے گی تو میں کسی کے لیے بھی حلال نہیں سمجھتا کہ وہ میرے متعلق غلط بیانی کرے (جھوٹ بولے) بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق وصداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور ان پر اللہ نے اپنی کتاب نازل فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے خود اسے پڑھا اور سمجھا اور حافظوں میں محفوظ رکھا رسول اللہ ﷺ نے رجم کی سزا خود نافذ فرمائی اور ہم نے اس سزائے رجم کو نافذ کیا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگوں پر مدت دراز کے بعد ایک ایسا دور آئے گا کہ کہنے والا کہے گا کہ بخدا ہم تو آیت رجم کو کتاب اللہ میں نہیں پاتے۔ وہ اس فرض کو چھوڑ کر گمراہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ اور رجم کتاب اللہ کی رو سے زنا کا ارتکاب کرنے والے شادی شدہ مرد وعورت پر واجب ہے بشرطیکہ گواہی قائم ہو جائے یا حمل پایا جائے یا خود ارتکاب زنا کا اعتراف کرے۔ پھر ہم کتاب اللہ میں جو پڑھتے تھے اس میں یہ بھی تھا کہ تم اپنے باپوں سے نفرت نہ کرو کیونکہ اپنے آباؤ سے تمہارا نفرت کی روش اختیار کرنا کفر ہے یا یہ فرمایا کہ بے شک تمہارے لئے یہ کفر ہے کہ تم اپنے آباء سے نفرت کرو۔

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۰۹ . کتاب المحاربين من اهل الكفر والردة، باب الاعتراف بالزنا.
- مسلم ج ۲ ص ۶۵ كتاب الحدود، باب حد الزنا.
- ابوداؤد ج۴ ص ۱۴۵ كتاب الحدود، باب في الرجم.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعیف اور مریض زانی کی سزا

خذوا عثکالاً فیه مأة شمراخ فاضربوه بها ضربة واحدة.

ترجمہ: قبیلہ بنی ساعدہ میں ایک شخص سے زنا کا ارتکاب ہوا اور وہ ایسا مریض تھا کہ بس ہڈی اور چمڑا رہ گیا تھا۔ اس پر نبی ﷺ نے حکم دیا کہ کھجور کا ایک ٹہنا لو جس میں سو شاخیں ہوں اور اس سے بیک وقت اس شخص کو مار دو! (احکام القرآن)

تشریح: مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، عبدالرزاق اور دوسری کتب حدیث میں بھی اس کی تائید کرنے والی حدیثیں موجود ہیں جن سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ نبی ﷺ نے مریض اور ضعیف پر حد جاری کرنے کے لئے یہی طریقہ مقرر فرمایا تھا۔ البتہ فقہاء نے اس کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ ہر شاخ یا ہر تنکا کچھ نہ کچھ مجرم کو لگ جانا چاہئے اور ایک ہی ضرب سہی، مگر وہ کسی نہ کسی حد تک مجرم کو چوٹ لگانے والی بھی ہونی چاہئے، یعنی محض چھو دینا کافی نہیں ہے، بلکہ مارنا ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے ملازم کو دس کوڑے مارنے کی قسم کھا بیٹھا ہو اور بعد میں دسوں کوڑے ملا کر اسے صرف ایک ضرب اس طرح لگا دے کہ ہر کوڑے کا کچھ نہ کچھ حصہ اس شخص کو ضرور لگ جائے، تو اس کی قسم پوری ہو جائے گی۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف امام محمد، امام زفر اور امام شافعی رحمہم اللہ کی یہی رائے ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۴ ص ۳۴۱۔ ص حاشیہ ۴۶)

- ابوداؤد میں وایم اللّٰہِ لَوْ لاَ اَنْ یَّقُوْلَ النَّاسُ: زَادَ عُمَرُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، لَکَتَبْتُهَا.
- کنز العمال ج۵ ص ۴۲۹ . ۴۲۸ .حدیث نمبر ۱۳۵۱۲ .
- ترمذی ج ۱ ص ۲۶۴ ابواب الحدود، باب ماجاء فی تحقیق الرجم. هذا حدیث صحیح.

ترمذی میں حضرت عمرؓ سے منقول ہے

۳. قَالَ: رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ اَبُوْبَکْرٍ، وَرَجَمْتُ، وَلَوْ لاَ اَنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اَزِیْدَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَتَبْتُهُ فِی الْمُصْحَفِ فَاِنِّیْ قَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَجِیْءَ اَقْوَامٌ فَلاَ یَجِدُوْنَهُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَیَکْفُرُوْنَ بِهِ.

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق نے اور میں نے سزائے رجم نافذ کی اور اگر میں کتاب اللہ میں کچھ اضافہ کو برا و ناپسند نہ سمجھتا تو میں ضرور اس کو مصحف میں لکھ دیتا کیونکہ مجھے اندیشہ محسوس ہو رہا ہے کہ بعد میں ایسی اقوام آئیں اور کتاب میں اسے نہ پا کر اس کا انکار کر بیٹھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حد زنا کس پر نافذ ہوگی

ترجمہ: ایک شخص نے آ کر نبی ﷺ کے سامنے اقرار کیا کہ وہ فلاں عورت سے زنا کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ نے عورت کو بلا کر پوچھا۔ اس نے انکار کیا۔ آپ نے اس پر حد جاری کی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

وفی الباب عن علی. حدیث عمر حدیث حسن صحیح، وروی من غیروجه عن عمر.

مآخذ:

- ابن ماجه کتاب الحدود باب ۶ الرجم.
- ابن ماجه میں حضرت عمر کا وَقَدْ قَرَأْتُهَا (اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ) کا جمله بھی مذکور ہے
- السنن الکبرٰی للبیہقی ج۸ ص ۲۱۱. کتاب الحدود، باب مایستدل به علی ان السبیل هو جلد الزانیین ورجم الثیب. عن عمر بن الخطاب.
- السنن الکبرٰی میں حضرت عمر کے علاوہ حضرت ابی بن کعب سے بھی الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما البتة نکالاً من الله والله عزیز حکیم نقل کیا ہے مزید برآں حضرت زید بن ثابت سے بھی اسے ذکر کیاہے فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهما البتة نكالاً من الله ورسوله
- سنن دارمی ج۲ ص ۱۰۰ کتاب الحدود باب فی حد المحصنین بالزنا. عن زید بن ثابت.
- مؤطا امام مالک ج۲ ص ۱۶۸ کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم (مختصر)
- مسند احمد ج۱ ص ۲۳. عمر بن خطاب.

تخریج

۱. رَوَاهُ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ فِيْهِ: فَخُذُوْا عِثْكَالاً فِيْهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ، فَاضْرِبُوْهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً، فَفَعَلُوْا.

مآخذ:

- احکام القرآن للجصاص ج۳ ص ۳۸۳ مطبوعه بیروت لبنان.

ابوامامة بن سهل بن حنیف بیان کرتے ہیں.

۱؎ سعید بن سعد بن عبادة وقد ادرک النبی ﷺ وابوامامة بن سهل بن حنیف۔ هذا ولد فی حیاة رسول الله صلی الله علیه وسلم

احکام القرآن للجصاص ج۳ ص ۳۸۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ایک روایت میں یہ ہے کہ پہلے اس کے اقرار پر آپ نے حدِ زنا جاری کی، پھر عورت سے پوچھا اور اس کے انکار پر اس شخص کو حدِ قذف کے کوڑے لگوائے۔[۲]

تشریح: اقراری مجرم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اس نے کس سے زنا کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ اس طرح ایک کے بجائے دو کو سزا دینی پڑے گی، اور شریعت لوگوں کو سزا دینے کے لئے بے چین نہیں ہے۔ البتہ اگر مجرم خود یہ بتائے کہ اس فعل کا فریق ثانی فلاں ہے تو اس سے پوچھا جائے گا۔ اگر وہ بھی اعتراف کرے تو اسے سزا دی جائے گی۔ لیکن اگر وہ انکار کر دے تو صرف اقراری مجرم ہی حد کا مستحق ہوگا۔ اس امر میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ اس صورت میں [یعنی جبکہ فریق ثانی اس کے ساتھ مرتکب زنا ہونے کو تسلیم نہ کرے] اس پر آیا حدِ زنا جاری کی جائے گی یا حدِ قذف۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک وہ حدِ زنا کا مستوجب ہے، کیونکہ اسی جرم کا اس نے اقرار کیا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور امام اوزاعیؒ کی رائے میں اس پر حدِ قذف جاری کی جائے گی، کیونکہ فریق ثانی کے انکار نے اس کے جرم زنا کو مشکوک کر دیا ہے، البتہ اس کا جرم قذف بہر حال ثابت ہے اور امام محمدؒ کا فتویٰ یہ ہے (امام شافعی کا بھی ایک قول اس کی تائید میں ہے) کہ اسے زنا کی سزا بھی دی جائے گی اور قذف کی بھی، کیونکہ اپنے جرم زنا کا وہ خود معترف ہے، اور فریق ثانی پر اپنا الزام وہ ثابت نہیں کر سکا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں اس قسم کا ایک مقدمہ آیا تھا۔ اس کی ایک روایت جو مسند احمد اور ابوداؤد میں سہل بن سعد سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں "ایک شخص نے آکر نبی ﷺ کے سامنے اقرار کیا کہ وہ فلاں عورت سے زنا کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے اس پر حد جاری کی اور عورت کو چھوڑ دیا۔" اس روایت میں یہ تصریح نہیں ہے کہ کونسی حد جاری کی۔ دوسری روایت ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباسؓ سے نقل کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ پہلے اس کے اقرار پر آپؐ نے حدِ زنا جاری کی، پھر عورت سے پوچھا اور اس کے انکار پر اس شخص کو حدِ قذف کے کوڑے لگوائے۔ لیکن یہ روایت سند کے لحاظ سے بھی ضعیف ہے، کیونکہ اس کے ایک راوی قاسم بن فیاض کو متعدد محدثین نے ساقط الاعتبار ٹھہرایا ہے۔ اور قیاس کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ آپؐ نے اسے کوڑے لگوانے کے بعد عورت سے پوچھا ہوگا۔ صریح عقل اور انصاف کا تقاضا، جسے حضورؐ نظر انداز نہیں فرما سکتے تھے، یہ تھا کہ جب اس نے عورت کا نام لے دیا تھا تو عورت سے پوچھے بغیر اس کے مقدمے کا فیصلہ نہ کیا جاتا۔ اسی کی تائید سہل بن سعد والی روایت بھی کر رہی ہے۔ لہٰذا دوسری روایت لائق اعتماد نہیں ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۲۷۔ النور حاشیہ ۲)

اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُ اشْتَكٰى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتّٰى اُضْنِيَ ، فَعَادَ جِلْدَةً عَلٰى عَظْمٍ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ لِبَعْضِهِمْ، فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُوْدُوْنَهُ، اَخْبَرَهُمْ بِذٰلِكَ، وَقَالَ: اسْتَفْتُوْا لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ قَدْوَقَعْتُ عَلٰى

ابو امامہ بن سہل کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے انصاری صحابہ میں سے ایک صحابی نے آپ کو اطلاع دی کہ ان کا ایک آدمی بیمار پڑ گیا اور ہڈی چمڑے کا بس پنجر بن کر رہ گیا۔ اس وقت اس کے پاس کسی کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثبوت جرم کے بغیر سزائے رجم

لو کنت راجما احدا بغیر بینة لرجمتها

ترجمہ: اگر میں ثبوت کے بغیر رجم کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو ضرور رجم کرادیتا۔

تشریح: اسلامی حکومت کسی شخص کے خلاف زنا کے جرم میں کوئی کارروائی نہ کرے گی جب تک کہ اس کے جرم کا ثبوت نہ مل جائے۔ ثبوت جرم کے بغیر کسی کی بدکاری خواہ کتنے ہی ذرائع سے حکام کے علم میں ہو، وہ بہرحال اس پر حد جاری نہیں کر سکتے۔ مدینے میں ایک عورت تھی جس کے متعلق روایات ہیں کہ وہ کھلی کھلی فاحشہ تھی۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کانت تظهر فی الاسلام السوء. دوسری روایت میں ھے کانت قد اعلنت فی الاسلام. ابن ماجہ کی روایت ہے فقد ظهر منها الریبة فی منطقها وھیئتها ومن یدخل علیها. لیکن چونکہ اس کے خلاف بدکاری کا ثبوت نہ تھا اس لئے اسے کوئی سزا نہ دی گئی، حالانکہ اس کے متعلق نبی ﷺ کی زبان مبارک سے مندرجہ بالا الفاظ نکل گئے تھے۔ [لو کنت راجماً احداً بغیر بینة لرجمتها الخ.] (تفہیم القرآن ج۳ ص۳۳۲ النور حاشیہ۲)

جَارِيَةٍ دَخَلَتْ عَلَيَّ، فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوْا: مَا رَأَيْنَا بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضُّرِّمِثْلَ الَّذِیْ هُوَبِهِ، لَوْ حَمَلْنَاهُ اِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ، مَاهُوَ اِلَّا جِلْدٌ عَلٰى عَظْمٍ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْ خُذُوْالَهُ مِائَةَ شِمْرَاخٍ فَيَضْرِبُوْهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

لونڈی چلی گئی۔ اس پر اس کا دل بھر آیا اور مباشرت کر بیٹھا۔ جب اس کی برادری وقبیلہ کے لوگ اس کی عیادت کے لئے آئے تو اس نے سارا واقعہ کہہ سنایا اور درخواست کی کہ میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھو کہ میرے پاس آنے والی کسی کی لونڈی سے میں مباشرت کر بیٹھا ہوں۔ ان لوگوں نے اس صورت حال کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا اور ساتھ ہی عرض کیا کہ وہ ایسا مریض ہے ہم نے ایسا مریض وضعیف آدمی کسی کو نہیں دیکھا۔ اگر ہم اسے اٹھا کر آپ کی خدمت میں لائیں گے تو اس کی ہڈیاں پنجر سے الگ ہو جائیں گی بس وہ تو اب ہڈیوں پر چمڑا ہی رہ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ایسا ایک ٹہنا لو جس میں سو شاخیں ہوں۔ بس اس کو اس پر ایک مرتبہ مار دو۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص ۱٦۱ کتاب الحدود، باب فی اقامة الحد علی المریض.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

O ابن ماجه كتاب الحدود، باب الكبير والمريض يجب عليه الحد. O مسند احمد ج۵ ص ۲۲۲ عن سعيد بن سعد بن عبادة . O روح المعانی ج ۱۱ سورہ ص ۱۸۹ مختصر طور پر . O السنن الکبری ج۸ ص ۲۳۰ كتاب الحدود، باب الضرير فی خلقته لامن مرضٍ يصيب الحد (الفاظ مختلف ہیں)۔ Oدارقطنی ج۳ کتاب الحدود ص ۱۰۱ حدیث نمبر ۶۷ مطبوعه ملتان نشر السنة.

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ، ثنا اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَجُلاً اَتَاهُ فَاَقَرَّ عِنْدَهُ اَنَّهُ زَنٰی بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَالَهُ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَرْاَةِ، فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِکَ فَاَنْکَرَتْ اَنْ تَکُوْنَ زَنَتْ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّوَتَرَکَهَا.

مآخذ:

O ابوداؤد ج۴ ص ۱۵۰.۱۵۱ اور ص ۱۵۹ کتاب الحدود، باب رجم ماعزبن مالک.

O المستدرک للحاکم ج۴ ص ۳۷۰. کتاب الحدود، عن سهل بن سعد. (الفاظ مختلف ہیں)

۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَ بْنِ فَارِسٍ، ثنا مُوسَی بْنُ هَارُوْنَ الْبَرْدِیُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ فَیَّاضٍ الْاَبْنَاوِیِّ، عَنْ خَلَّادِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلاًمِنْ بَکْرِبْنِ لَیْثٍ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّاَنَّهُ زَنٰی بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً، وَکَانَ بِکْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمَرْاَةِ، فَقَالَتْ: کَذَبَ، وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْیَةِ ثَمَانِیْنَ.

مآخذ:

O ابوداؤد ج۴ ص ۱۶۰ کتاب الحدود، باب اذا اقرالرجل بالزنا ولم تقرا لمراة .

O المستدرک ج۴ ص ۳۷۰ کتاب الحدود. عن ابن عباس.

تخریج

حَدَّثَنَا عَمْروٌ النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ، وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو، وَقَالاَ: نا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَذُکِرَ الْمُتَلاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ اَهُمَا الَّذَانِ؟ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ کُنْتُ رَاجِماً اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا.

ماخذ:

- مسلم ج ا ص ۴۹۰ کتاب اللعان.
- بخاری ج۲ ص۱۰۱۳ کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة باب من اظهر الفاحشة الخ اور مسلم ج ا ص ۴۹۰ کتاب اللعان کے تحت.

فَلاعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا فَقَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْمَجْلِسِ هِیَ الَّتِیْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْرَجَمْتُ اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ، فَقَالَ: لاَ، تِلْکَ اِمْرَأَةٌ کَانَتْ تُظْهِرُ فِی الْاِسْلاَمِ السُّوْءَ بھی نقل کیاھے.

- کنز العمال ج۵ ص۳۳۴ حدیث ۱۳۰۹۹ .
- نسائی ج۶ ص۱۷۴ کتاب الطلاق، کیف اللعان کے تحت، باب قول الامام اللّٰهم بین .
- ابن ماجه کتاب الحدود، باب ۱۱ من اظهر الفاحشة.
- مسند احمد ج ا ص۳۳۶.
- نسائی نے تظهر فی الاسلام الشَّرَّ نقل کیا ھے.

۲:حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ الدِّمَشْقِیُّ، ثنا زَیْدُ بْنُ یَحْیَ بْنِ عُبَیْدٍ، ثنا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْکُنْتُ رَاجِمًا اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ، لَرَجَمْتُ فُلاَنَةَ، فَقَدْ ظَهَرَ مِنْهَا الرِّیْبَةُ فِیْ مَنْطِقِهَا وَهَیْئَتِهَا وَمَنْ یَدْخُلُ عَلَیْهَا .

ماخذ:

- ابن ماجه کتاب الحدود، باب ۱۱ من اظهر الفاحشة. فی الزوائد. اسناده صحیح و رجاله ثقات.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۵

قذف اور اس کی سزا

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا. وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ. اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا. فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النور ۴.۵)

ترجمہ: جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں، ان کو اسی ۸۰ کوڑے مارو۔ اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو، اور وہ خود ہی فاسق ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہو جائیں اور اصلاح کر لیں کہ اللہ ضرور ان کے حق میں غفور رحیم ہے۔

حدِ قذف کے حکم کا منشا

اس حکم کا منشا یہ ہے کہ معاشرے میں لوگوں کی آشنائیوں اور ناجائز تعلقات کے چرچے قطعی طور پر بند کر دیے جائیں، کیونکہ اس سے بے شمار برائیاں پھیلتی ہیں، اور ان میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس طرح غیر محسوس طریقے پر ایک عام زنا کارانہ ماحول بنتا چلا جاتا ہے۔ ایک شخص مزے لے لے کر کسی کے صحیح یا غلط گندے واقعات دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ دوسرے اس میں نمک مرچ لگا کر اور لوگوں تک انہیں پہنچاتے ہیں، اور ساتھ ساتھ کچھ مزید لوگوں کے متعلق بھی اپنی معلومات یا بدگمانیاں بیان کر دیتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ شہوانی جذبات کی ایک عام رو چل پڑتی ہے، بلکہ برے میلانات رکھنے والے مردوں اور عورتوں کو یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ معاشرے میں کہاں کہاں اُن کے لیے قسمت آزمائی کے مواقع موجود ہیں۔ شریعت اس چیز کا سدِ باب پہلے ہی قدم پر کر دینا چاہتی ہے۔ ایک طرف وہ حکم دیتی ہے کہ اگر کوئی زنا کرے اور شہادتوں سے اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اس کو وہ انتہائی سزا دو جو کسی اور جرم پر نہیں دی جاتی۔ اور دوسری طرف وہ فیصلہ کرتی ہے کہ جو شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے وہ یا تو شہادتوں سے اپنا الزام ثابت کرے، ورنہ اس پر اسی ۸۰ کوڑے برسا دو تا کہ آئندہ کبھی وہ اپنی زبان سے ایسی بات بلا ثبوت نکالنے کی جرأت نہ کرے۔ بالفرض اگر الزام لگانے والے نے کسی کو اپنی آنکھوں سے بھی بدکاری کرتے دیکھ لیا ہو تب بھی اسے خاموش رہنا چاہئے اور دوسروں تک اسے نہ پہنچانا چاہے۔ تا کہ گندگی جہاں ہے وہیں پڑی رہے، آگے نہ پھیل سکے۔ البتہ اگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو معاشرے میں بے ہودہ چرچے کرنے کے بجائے معاملہ حکام کے پاس لے جائے اور عدالت میں ملزم کا جرم ثابت کر کے اسے سزا دلوا دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احکام قذف

اس قانون کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی تفصیلات نگاہ میں رہیں۔ اس لئے ہم ذیل میں ان کو نمبر وار بیان کرتے ہیں:

(۱) آیت میں الفاظ "وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ" استعمال ہوئے ہیں جن کے معنی ہیں "وہ لوگ جو الزام لگائیں"، لیکن سیاق وسباق یہ بتاتا ہے کہ یہاں الزام سے مراد ہر قسم کا الزام نہیں، بلکہ مخصوص طور پر زنا کا الزام ہے۔ پہلے زنا کا حکم بیان ہوا ہے اور آگے لِعان کا حکم آ رہا ہے، ان دونوں کے درمیان اس حکم کا آنا صاف اشارہ کر رہا ہے کہ یہاں "الزام" سے مراد کس نوعیت کا الزام ہے پھر الفاظ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ (الزام لگائیں پاک دامن عورتوں پر) سے بھی یہ اشارہ نکلتا ہے کہ مراد وہ الزام ہے۔ جو پاک دامنی کے خلاف ہو۔ اس پر مزید یہ کہ الزام لگانے والوں سے اپنے الزام کے ثبوت میں چار گواہ لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ جو پورے قانونِ اسلامی میں صرف زنا کا نصاب شہادت ہے۔ ان قرائن کی بنا پر تمام امت کے علماء کا اجماع ہے کہ اس آیت میں صرف الزام زنا کا حکم بیان ہوا ہے، جس کے لئے علماء نے "قذف" کی مستقل اصطلاح مقرر کر دی ہے تاکہ دوسری تہمت تراشیاں (مثلاً کسی کو چور، یا شرابی، یا سود خوار، یا کافر کہہ دینا) اس حکم کی زد میں نہ آئیں۔ "قذف" کے سوا دوسری تہمتوں کی سزا قاضی خود تجویز کر سکتا ہے، یا مملکت کی مجلس شوریٰ حسب ضرورت ان کے لئے توہین اور ازالہ حیثیت عرفی کا کوئی عام قانون بنا سکتی ہے۔

(۲) آیت میں اگرچہ الفاظ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ (پاک دامن عورتوں پر الزام لگائیں) استعمال ہوئے ہیں، لیکن فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ حکم صرف عورتوں ہی پر الزام لگانے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ پاک دامن مردوں پر بھی الزام لگانے کا یہی حکم ہے۔ اسی طرح اگرچہ الزام لگانے والوں کے لئے اَلَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ مذکر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے لیکن یہ صرف مردوں ہی کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ عورتیں بھی اگر جرم قذف کی مرتکب ہوں تو وہ اسی حکم کی سزاوار ہوں گی۔ کیونکہ جرم کی شناعت میں قاذِف یا مقذوف کے مرد یا عورت ہونے سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ لہٰذا قانون کی شکل یہ ہوگی کہ جو مرد یا عورت بھی کسی پاک دامن مرد یا عورت پر زنا کا الزام لگائے اس کا یہ حکم ہے۔ (واضح رہے کہ یہاں محصن اور محصنہ سے مراد شادی شدہ مرد و عورت نہیں بلکہ پاک دامن مرد و عورت ہیں)

(۳) یہ حکم صرف اسی صورت میں نافذ ہوگا جب کہ الزام لگانے والے نے محصنین یا محصنات پر الزام لگایا ہو۔ کسی غیر محصن پر الزام لگانے کی صورت میں اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ غیر محصن اگر بدکاری میں معروف ہو تب تو اس پر "الزام" لگانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ ایسا نہ ہو تو اس کے خلاف بلا ثبوت الزام لگانے والے کے لئے قاضی خود سزا تجویز کر سکتا ہے۔ یا ایسی صورتوں کے لئے مجلس شوریٰ حسبِ ضرورت قانون بنا سکتی ہے۔

(۴) کسی فعلِ قذت کے مستلزم سزا ہونے کے لئے صرف یہ بات کافی نہیں ہے کہ کسی نے کسی پر بدکاری کا بلا ثبوت الزام لگایا ہے، بلکہ اس کے لئے کچھ شرطیں قاذِف (الزام لگانے والے) میں، اور کچھ مقذوف (الزام کے ہدف بنائے جانے والے) میں، اور کچھ خود فعلِ قذف میں پائی جانی ضروری ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ شرائط جو قاذف میں پائی جانی چاہئیں

قاذِف میں جو شرطیں پائی جانی چاہئیں وہ یہ ہیں: اوّل یہ کہ وہ بالغ ہو۔ بچہ اگر قذف کا مرتکب ہو تو اسے تعزیر دی جا سکتی ہے مگر اس پر حد جاری نہیں کی جاسکتی۔ دوم یہ کہ وہ عاقل ہو۔ مجنون پر حد جاری نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح حرام نشے کے سوا کسی دوسری نوعیت کے نشے کی حالت میں، مثلاً کلوروفارم کے زیر اثر الزام لگانے والے کو بھی مجرم نہیں ٹھیرایا جاسکتا۔ سوم یہ کہ اس نے اپنے آزادارادے سے (فقہاء کی اصطلاح میں طائعاً) یہ حرکت کی ہو۔ کسی کے جبر سے قذف کا ارتکاب کرنے والا مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ چہارم یہ کہ وہ مقذوف کا اپنا باپ یا دادا نہ ہو، کیونکہ ان پر حد قذف جاری نہیں کی جاسکتی۔ ان کے علاوہ حنفیہ کے نزدیک ایک پانچویں شرط یہ بھی ہے کہ وہ ناطق ہو، گونگا اگر اشاروں میں الزام لگائے تو وہ حد قذف کا مُستوجب نہ ہوگا۔ لیکن امام شافعیؒ کو اس سے اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر گونگے کا اشارہ بالکل صاف اور صریح ہو جسے دیکھ کر ہر شخص سمجھ لے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے تو وہ قاذِف ہے، کیونکہ اس کا اشارہ ایک شخص کو بدنام ورسوا کردینے میں تصریح بالقول سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ اس کے برعکس حنفیہ کے نزدیک محض اشارے کی صراحت اتنی قوی نہیں ہے کہ اس کی بنا پر ایک آدمی کو ۸۰ کوڑوں کی سزا دے ڈالی جائے۔ وہ اس پر صرف تعزیر دیتے ہیں۔

وہ شرطیں جو مقذوف میں پائی جانی چاہئیں

مقذوف میں جو شرطیں پائی جانی چاہئیں وہ یہ ہیں: پہلی شرط یہ کہ وہ عاقل ہو یعنی اس پر بحالت عقل زنا کرنے کا الزام لگایا گیا ہو۔ جنون پر (خواہ وہ بعد میں عاقل ہو گیا ہو یا نہ ہوا ہو) الزام لگانے والا حدِ قذف کا مستحق نہیں ہے کیونکہ اپنی عصمت کے تحفظ کا اہتمام نہیں کرسکتا، اور اس پر اگر زنا کی شہادت قائم بھی ہو جائے تو نہ حدِ قذف کا مستحق ہوتا ہے نہ اس کی عزت پر حرف آتا ہے۔ لہٰذا اس پر الزام لگانے والا بھی حد قذف کا مستحق نہ ہونا چاہئے۔ لیکن امام مالک اور امام لیث بن سعد کہتے ہیں کہ مجنون کا قاذف حد کا مستحق ہے کیونکہ بہر حال وہ ایک بے ثبوت الزام لگا رہا ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ بالغ ہو یعنی اس پر بحالت بلوغ زنا کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔ بچے پر الزام لگانا، یا جوان پر اس امر کا الزام لگانا کہ وہ بچپن میں اس فعل کا مرتکب ہوا تھا، حد قذف کا موجب نہیں ہے، کیونکہ مجنون کی طرح بچہ بھی اپنی عصمت کے تحفظ کا اہتمام نہیں کرسکتا، نہ وہ حد زنا کا مستوجب ہوتا ہے، اور نہ اس کی عزت مجروح ہوتی ہے۔ لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ سن بلوغ کے قریب عمر کے لڑکے پر اگر زنا کا ارتکاب لگایا جائے تب تو قاذف حد کا مستحق نہیں ہے، لیکن اگر ایسی عمر کی لڑکی پر زنا کرانے کا الزام لگایا جائے جس کے ساتھ مباشرت ممکن ہو، تو اس کا قاذف حد کا مستحق ہے، کیونکہ اس سے نہ صرف لڑکی بلکہ اس کے خاندان تک کی عزت مجروح ہو جاتی ہے اور لڑکی کا مستقبل خراب ہو جاتا ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو، یعنی اس پر بحالت اسلام زنا کرنے کا الزام لگایا گیا ہو۔ کافر پر الزام یا مسلم پر یہ الزام کہ وہ بحالت کفر اس فعل کا مرتکب ہوا تھا موجب حد نہیں ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ آزاد ہو۔ لونڈی یا غلام پر الزام، یا آزاد پر یہ الزام کہ وہ بحالت غلامی اس کا مرتکب ہوا تھا، موجب حد نہیں ہے، کیونکہ غلام کی بے بسی اور کمزوری یہ امکان پیدا کردیتی ہے کہ وہ اپنی عصمت کا اہتمام نہ کرسکے۔ خود قرآن میں بھی غلامی کی حالت کو احصان کی حالت قرار نہیں دیا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، چنانچہ سورۂ نساء میں محصنات کا لفظ لونڈی کے بالمقابل استعمال ہوا ہے۔ لیکن داؤد ظاہری اس دلیل کو نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ لونڈی اور غلام کا قاذف بھی حد کا مستحق ہے پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ عفیف ہو یعنی اس کا دامن زنا اور شبہ زنا سے پاک ہو۔ زنا سے پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر پہلے کبھی جرم زنا ثابت نہ ہو چکا ہو۔ شبہ زنا سے پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ نکاح فاسد، یا خفیہ نکاح، یا مشتبہ ملکیت، یا شبہ نکاح میں مباشرت نہ کر چکا ہو، نہ اس کے حالات زندگی ایسے ہوں جن میں اس پر بدچلنی اور آبرو باختگی کا الزام چسپاں ہو سکتا ہو، اور نہ زنا سے کم تر درجہ کی بداخلاقیوں کا الزام اس پر پہلے کبھی ثابت ہو چکا ہو کیونکہ ان سب صورتوں میں اس کی عفت مجروح ہو جاتی ہے، اور ایسی مجروح عفت پر الزام لگانے والا ۸۰ کوڑوں کی سزا کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ اگر حدِ قذف جاری ہونے سے پہلے مقذوف کے خلاف کسی جرم زنا کی شہادت قائم ہو جائے، تب بھی قاذف چھوڑ دیا جائے گا کیونکہ وہ شخص پاک دامن نہ رہا جس پر اس نے الزام لگایا تھا۔

مگر ان پانچوں صورتوں میں حد نہ ہونے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ مجنون، یا بچے، یا کافر، یا غلام، یا غیر عفیف آدمی پر بلا ثبوت الزام زنا لگا دینے والا مستحق تعزیر بھی نہیں ہے۔

فعلِ قذف میں پائی جانے والی شرطیں

اب وہ شرطیں لیجیے جو خود فعل قذف میں پائی جانی چاہئیں۔ ایک الزام کو دو چیزوں میں سے کوئی ایک چیز قذف بنا سکتی ہے۔ یا تو قاذف نے مقذوف پر ایسی وطی کا الزام لگایا ہو جو اگر شہادتوں سے ثابت ہو جائے تو مقذوف پر حد واجب ہو جائے۔ یا پھر اس نے مقذوف کو ولد الزنا قرار دیا ہو۔ لیکن دونوں صورتوں میں الزام صاف اور صریح ہونا چاہئے۔ کنایات کا اعتبار نہیں ہے جن سے زنا یا طعن فی النسب مراد ہونے کا انحصار قاذف کی نیت پر ہے۔ مثلاً کسی کو فاسق، فاجر، بدکار، بدچلن وغیرہ الفاظ سے یاد کرنا، یا کسی عورت کو رنڈی، کسبن، یا چھنال کہنا، یا کسی سید کو پٹھان کہہ دینا کنایہ ہے جس سے صریح قذف لازم نہیں آتا۔ اسی طرح جو الفاظ محض گالی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، مثلاً حرامی یا حرام زادہ وغیرہ ان کو بھی صریح قذف قرار نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ تعریض کے معاملے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا وہ بھی قذف ہے یا نہیں۔ مثلاً کہنے والا کسی کو مخاطب کر کے یوں کہے کہ "ہاں، مگر میں تو زانی نہیں ہوں" یا "میری ماں نے تو زنا کرا کے مجھے نہیں جنا ہے۔" امام مالکؒ کہتے ہیں کہ اس طرح کی تعریض جس سے صاف سمجھ میں آ جائے کہ قائل کی مراد مخاطب کو زانی یا ولد الزنا قرار دینا ہے، قذف ہے جس پر حد واجب ہو جاتی ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور امام شافعیؒ، سفیان ثوریؒ، ابن شُبرمہ، اور حسن بن صالح اس بات کے قائل ہیں کہ تعریض میں بہر حال شک کی گنجائش ہے، اور شک کے ساتھ حد جاری نہیں کی جا سکتی۔ امام احمد اور اسحاق بن راھویہ یہ کہتے ہیں کہ تعریض اگر لڑائی جھگڑے میں ہو تو قذف ہے اور ہنسی مذاق میں ہو تو قذف نہیں ہے۔ خلفاء میں سے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے تعریض پر حد جاری کی ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں دو آدمیوں کے درمیان گالم گلوچ ہو گئی۔ ایک نے دوسرے سے کہا "نہ میرا باپ زانی تھا نہ میری ماں زانیہ تھی۔" معاملہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ آپ نے حاضرین سے پوچھا آپ لوگ اس سے کیا سمجھتے ہیں؟ کچھ لوگوں نے کہا اس نے اپنے باپ اور ماں کی تعریف کی ہے، اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماں باپ پر تو حملہ نہیں کیا۔ کچھ دوسرے لوگوں نے کہا اس کے لئے اپنے ماں باپ کی تعریف کے لئے کیا یہی الفاظ رہ گئے تھے؟ ان خاص الفاظ کو اس موقع پر استعمال کرنے سے صاف مراد یہی ہے کہ اس کے ماں باپ زانی تھے۔ حضرت عمرؓ نے دوسرے گروہ سے اتفاق کیا اور حد جاری کر دی (جصاص ج ۳ ص ۳۳۰) اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ کسی پر عمل قوم لوط کے ارتکاب کا الزام لگانا قذف ہے یا نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ اس کو قذف نہیں مانتے۔ امام ابو یوسف امام محمد، امام مالک اور امام شافعی اسے قذف قرار دیتے ہیں اور حد کا حکم لگاتے ہیں۔

کیا یہ جرم قابل دست اندازی سرکار ہے؟

جرمِ قذف قابل دست اندازی سرکار (Cognizable Offence) ہے یا نہیں، اس میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ یہ حق اللہ ہے اس لئے قاذف پر بہر حال حد جاری کی جائے گی خواہ مقذوف مطالبہ کرے یا نہ کرے۔ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک یہ اس معنی میں تو حق اللہ ضرور ہے کہ جب جرم ثابت ہو جائے تو حد جاری کرنا واجب ہے، لیکن اس پر مقدمہ چلانا مقذوف کے مطالبے پر موقوف ہے، اور ان لحاظ سے یہ حق آدمی ہے۔ یہی رائے امام شافعی اور امام اوزاعی کی بھی ہے۔ امام مالک کے نزدیک اس میں تفصیل ہے۔ اگر حاکم کے سامنے قذف کا ارتکاب کیا جائے تو یہ جرم قابل دست اندازی سرکار ہے، ورنہ اس پر کارروائی کرنا مقذوف کے مطالبے پر منحصر ہے۔

کیا یہ جرم قابل راضی نامہ ہے؟

جرم قذف قابل راضی نامہ (Compoundable offence) نہیں ہے۔ مقذوف عدالت میں دعویٰ لے کر نہ آئے تو یہ دوسری بات ہے، لیکن عدالت میں معاملہ آجانے کے بعد قاذف کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنا الزام ثابت کرے، اور ثابت نہ ہونے کی صورت میں اس پر حد جاری کی جائے گی۔ نہ عدالت اس کو معاف کر سکتی ہے اور نہ خود مقذوف۔ نہ کسی مالی تاوان پر معاملہ ختم ہو سکتا ہے۔ نہ توبہ کر کے یا معافی مانگ کر وہ سزا سے بچ سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پہلے گزر چکا ہے کہ تعافوا الحدود فیما بینکم فمابلغنی من حدٍ فقدوجب ''حدود کو آپس ہی میں معاف کر دو، مگر جس حد کا معاملہ میرے پاس پہنچ گیا وہ پھر واجب ہوگئی۔''

حد قذف کا مطالبہ کون کرے

حنفیہ کے نزدیک حد قذف کا مطالبہ یا تو خود مقذوف کر سکتا ہے، یا پھر وہ جس کے نسب پر اس سے حرف آتا ہو اور مطالبہ کرنے کے لئے خود مقذوف موجود نہ ہو، مثلاً باپ، ماں، اولاد، اور اولاد کی اولاد۔ مگر امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک یہ حق قابل توریث ہے۔ مقذوف مر جائے تو اس کا ہر شرعی وارث حد کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ البتہ یہ عجیب بات ہے کہ امام شافعی بیوی اور شوہر کو اس سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ موت کے ساتھ رشتہ زوجیت ختم ہو جاتا ہے اور بیوی یا شوہر میں سے کسی ایک پر الزام آنے سے دوسرے کے نسب پر کوئی حرف نہیں آتا۔ حالانکہ یہ دونوں ہی دلیلیں کمزور ہیں۔ مطالبۂ حد کو قابلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توریث ماننے کے بعد یہ کہنا کہ یہ حق بیوی اور شوہر کو اس لیے نہیں پہنچتا کہ موت کے ساتھ رشتہ زوجیت ختم ہو جاتا ہے۔ خود قرآن کے خلاف ہے، کیونکہ قرآن نے ایک کے مرنے کے بعد دوسرے کو اس کا وارث قرار دیا ہے۔ رہی یہ بات کہ زوجین میں سے کسی ایک پر الزام آنے سے دوسرے کے نسب پر کوئی حرف نہیں آتا، تو یہ شوہر کے معاملہ میں چاہے صحیح ہو مگر بیوی کے معاملے میں تو قطعاً غلط ہے۔ جس کی بیوی پر الزام رکھا جائے اس کی تو پوری اولاد کا نسب مشتبہ ہو جاتا ہے۔ علاوہ بریں یہ خیال بھی صحیح نہیں ہے۔ کہ حدِ قذف صرف نسب پر حرف آنے کی وجہ سے واجب قرار دی گئی ہے۔ نسب کے ساتھ عزت پر حرف آنا بھی اس کی ایک اہم وجہ ہے۔ اور ایک شریف مرد یا عورت کے لئے یہ کچھ کم بے عزتی نہیں ہے کہ اس کی بیوی یا اس کے شوہر کو بدکار قرار دیا جائے۔ لہٰذا اگر حد قذف کا مطالبہ قابل توریث ہو تو زوجین کو اس سے مستثنیٰ کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں۔

حد قذف سے بچنے کی صرف ایک صورت

یہ بات ثابت ہو جانے کے بعد کہ ایک شخص نے قذف کا ارتکاب کیا ہے، جو چیز اسے حد سے بچا سکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ وہ چار گواہ ایسے لائے جو عدالت میں یہ شہادت دیں کہ انہوں نے مقذوف کو فلاں مرد یا عورت کے ساتھ بالفعل زنا کرتے دیکھا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ چاروں گواہ بیک وقت عدالت میں آنے چاہیں اور انہیں بیک وقت شہادت دینی چاہئے، کیونکہ اگر وہ یکے بعد دیگرے آئیں تو ان میں سے ہر ایک قاذف ہوتا چلا جائے گا اور اس کے لئے پھر چار گواہوں کی ضرورت ہو گی۔ لیکن یہ ایک کمزور بات ہے۔ صحیح بات وہی ہے جو امام شافعی اور عثمان البتی نے کہی ہے کہ گواہوں کے بیک وقت آنے اور یکے بعد دیگر آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ دوسرے مقدمات کی طرح گواہ ایک کے بعد ایک آئے اور شہادت دے۔ حنفیہ کے نزدیک ان گواہوں کا عادل ہونا ضروری نہیں ہے اگر قاذف چار فاسق گواہ بھی لے آئے تو وہ حد قذف سے بچ جائے گا اور ساتھ ہی مقذوف بھی حد زنا سے محفوظ رہے گا کیونکہ گواہ عادل نہیں ہیں۔ البتہ کافر، یا اندھے، یا غلام، یا قذف کے جرم میں پہلے کے سزا یافتہ گواہ پیش کر کے قاذف سزا سے نہیں بچ سکتا۔ مگر امام شافعی کہتے ہیں کہ قاذف اگر فاسق گواہ پیش کرے تو وہ اور اس کے گواہ سب حد کے مستحق ہوں گے۔ اور یہی رائے امام مالک کی بھی ہے اس معاملے میں حنفیہ کا مسلک ہی اقرب الی الصواب معلوم ہوتا ہے۔ گواہ اگر عادل ہوں تو قاذف جرم قذف سے بری ہو جائے گا اور مقذوف پر جرم زنا ثابت ہو جائے گا۔ لیکن اگر گواہ عادل نہ ہوں تو قاذف کا قذف، اور مقذوف کا فعلِ زنا اور گواہوں کا صدق و کذب، ساری ہی چیزیں مشکوک قرار پائیں گی اور شک کی بنا پر کسی کو بھی حد کا مستوجب قرار نہ دیا جا سکے گا۔

جو شخص ایسی شہادت پیش نہ کر سکے

جو شخص ایسی شہادت پیش نہ کر سکے جو اسے جرم قذف سے بری کر سکتی ہو، اس کے لئے قرآن نے تین حکم ثابت کیے ہیں: ایک یہ کہ اسے ۸۰ کوڑے لگائے جائیں۔ دوسرے یہ کہ اس کی شہادت کبھی قبول نہ کی جائے۔ تیسرے یہ کہ وہ فاسق ہے۔ اس کے بعد قرآن کہتا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، (سوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کریں اور اصلاح کریں، کہ اللہ غفور اور رحیم ہے) یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس فقرے میں توبہ اور اصلاح سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس معافی کا ذکر کیا گیا ہے اس کا تعلق ان تینوں احکام میں سے کس کے ساتھ ہے۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ پہلے حکم سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ یعنی توبہ سے حد ساقط نہ ہوگی اور مجرم کو سزائے تازیانہ بہر حال دی جائے گی۔ فقہاء اس پر بھی متفق ہیں کہ اس معافی کا تعلق آخری حکم سے ہے، یعنی توبہ اور اصلاح کے بعد مجرم فاسق نہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا۔ (اس میں اختلاف صرف اس پہلو سے ہے کہ آیا مجرم نفس قذف سے فاسق ہوتا ہے یا عدالتی فیصلہ صادر ہونے کے بعد فاسق قرار پاتا ہے۔ امام شافعی اور لیث بن سعد کے نزدیک وہ نفس قذف سے فاسق ہو جاتا ہے اس لئے وہ اسی وقت سے اس کو مردود الشہادت قرار دیتے ہیں۔ اس کے برعکس امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اور امام مالک کہتے ہیں کہ وہ عدالتی فیصلہ نافذ ہو جانے کے بعد فاسق ہوتا ہے، اس لئے وہ نفاذِ حکم سے پہلے تک اس کو مقبول الشہادت سمجھتے ہیں۔ لیکن حق یہ ہے کہ مجرم کا عنداللہ فاسق ہونا نفس قذف کا نتیجہ اور عندالناس فاسق ہونا اس پر موقوف ہے کہ عدالت میں اس کا جرم ثابت ہو اور سزا پائے۔ اب رہ جاتا ہے بیچ کا حکم، یعنی یہ کہ ''قاذف کی شہادت کبھی قبول نہ کی جائے'' فقہاء کے درمیان اس پر بڑا اختلاف واقع ہو گیا ہے کہ آیا اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا کے فقرے کا تعلق اس حکم سے بھی ہے یا نہیں۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ اس فقرے کا تعلق صرف آخری حکم سے ہے یعنی جو شخص توبہ اور اصلاح کر لے گا وہ عنداللہ اور عندالناس فاسق نہ رہے گا، لیکن پہلے دونوں حکم اس کے باوجود برقرار رہیں گے، یعنی مجرم پر حد بھی جاری کی جائے گی اور وہ ہمیشہ کے لئے مردود الشہادت بھی رہے گا۔ اس گروہ میں قاضی شُرَیح، سعید بن مُسَیَّب، سَعیذ بن جبیر، حسن بصری، ابراھیم نَخَعی، ابنِ سیرین، مکحول، عبدالرحمٰن بن زید، ابوحنیفہ، ابویوسف، زُفر، محمد، سُفیان ثَوری اور حسن بن صالح جیسے اکابر شامل ہیں۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا کا تعلق پہلے حکم سے تو نہیں ہے مگر آخری دونوں حکموں سے ہے، یعنی توبہ کے بعد قذف کے سزا یافتہ مجرم کی شہادت بھی قبول کی جائے گی اور وہ فاسق بھی نہ شمار ہوگا۔ اس گروہ میں عطاء طاؤس، مجاہد، شَعبی، قاسم بن محمد، سالم، زُھری، عِکرمہ، عمر بن عبدالعزیز، ابن ابی نَجیح، سلیمان بن یسار، مَسرُوق، ضَحّاک۔ مالک بن انس، عثمان البَتّی لیث بن سعد، شافعی، احمد بن حنبل اور ابن جریر طَبَری جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یہ لوگ اپنی تائید میں دوسرے دلائل کے ساتھ حضرت عمرؓ کے اس فیصلے کو بھی پیش کرتے ہیں جو انہوں نے مغیرہ بن شعبہ کے مقدمے میں کیا تھا، کیونکہ اس کی بعض روایات میں یہ ذکر ہے کہ حد جاری کرنے کے بعد حضرت عمرؓ نے ابوبکرہ اور ان کے دونوں ساتھیوں سے کہا اگر تم توبہ کر لو (یا ''اپنے جھوٹ پر اقرار کر لو'') تو میں آئندہ تمہاری شہادت قبول کروں گا ورنہ نہیں۔ دونوں ساتھیوں نے اقرار کر لیا، مگر ابوبکرہ اپنے قول پر قائم رہے۔ بظاہر یہ ایک بڑی قوی تائید معلوم ہوتی ہے۔ لیکن مغیرہ بن شعبہ کے مقدمے کی جو روداد ہم پہلے درج کر چکے ہیں اس پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس نظیر سے اس مسئلے میں استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ وہاں نفس فعل متفق علیہ تھا اور خود مغیرہ بن شعبہ کو بھی اس سے انکار نہ تھا۔ بحث اس میں تھی کہ عورت کون تھی۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ وہ ان کی اپنی بیوی تھیں جنہیں یہ لوگ ام جمیل سمجھ بیٹھے۔ ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہو گئی تھی کہ حضرت مغیرہ کی بیوی اور ام جمیل باہم اس حد تک مشابہ تھیں کہ واقعہ جتنی روشنی میں جتنے فاصلے سے دیکھا گیا اس سے غلط فہمی ہو سکتی تھی کہ عورت ام جمیل ہے۔ مگر قرائن سارے کے سارے مغیرہ بن شعبہ کے حق میں تھے اور خود استغاثے کا بھی ایک گواہ اقرار کر چکا تھا کہ عورت صاف نظر نہ آتی تھی۔ اسی بنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر حضرت عمرؓ نے مغیرہ بن شعبہ کے حق میں فیصلہ دیا اور ابو بکرہ کو سزا دینے کے بعد وہ بات کہی جو مذکورہ روایتوں میں منقول ہوئی ہے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کا منشا دراصل یہ تھا کہ تم لوگ مان لو کہ تم نے بدگمانی کی تھی اور آئندہ کے لئے ایسی بدگمانیوں کی بنا پر لوگوں کے خلاف الزامات عائد کرنے سے توبہ کرو، ورنہ آئندہ تمہاری شہادت کبھی قبول نہ کی جائے گی۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ جو شخص صریح جھوٹا ثابت ہوجائے وہ بھی حضرت عمرؓ کے نزدیک توبہ کرکے مقبول الشہادت ہوسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ میں پہلے گروہ ہی کی رائے زیادہ وزنی ہے۔ آدمی کی توبہ کا حال خدا کے سوا کوئی نہیں جان سکتا۔ ہمارے سامنے جو شخص توبہ کرے گا ہم اسے اس حد تک تو رعایت دے سکتے ہیں کہ اسے فاسق کے نام سے یاد نہ کریں۔ لیکن اس حد تک رعایت نہیں دے سکتے کہ جس کی زبان کا اعتبار ایک دفعہ جاتا رہا ہے اس پر پھر محض اس لئے اعتبار کرنے لگیں کہ وہ ہمارے سامنے توبہ کررہا ہے۔ علاوہ بریں خود قرآن کی عبارت کا انداز بیان بھی یہی بتا رہا ہے کہ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا کا تعلق صرف اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ سے ہے۔ اس لئے کہ عبارت میں پہلی دو باتیں حکم کے الفاظ میں فرمائی گئی ہیں:؟؟ ان کو اسی کوڑے مارو'' ''اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو'' اور تیسری بات خبر کے الفاظ میں ارشاد ہوئی ہے ''وہ خود ہی فاسق ہیں۔'' اس تیسری بات کے بعد متصلاً یہ فرمایا کہ 'سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کرلیں'' خود ظاہر کردیتا ہے کہ یہ استثناء آخری فقرہ خبریہ سے تعلق رکھتا ہے۔ نہ کہ پہلے دو حکمی فقروں سے۔ تاہم اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ استثناء آخری فقرے تک محدود نہیں ہے، تو پھر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ ''شہادت قبول نہ کرو'' کے فقرے تک پہنچ کر رک کیسے گیا، اسی کوڑے مارو'' کے فقرے تک بھی کیوں نہ پہنچ گیا۔

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال کیا جاسکتا ہے کہ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا کا استثناء آخر پہلے حکم سے بھی متعلق کیوں نہ مان لیا جائے؟ قذف آخر ایک قسم کی توہین ہی تو ہے۔ ایک آدمی اس کے بعد اپنا قصور مان لے، مقذوف سے معافی مانگ لے اور آئندہ کے لئے اس حرکت سے توبہ کرلے تو آخر کیوں نہ اسے چھوڑ دیا جائے جب کہ اللہ تعالیٰ خود حکم بیان کرنے کے بعد فرما رہا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا...... فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ، یہ تو ایک عجیب بات ہوگی کہ خدا معاف کردے اور بندے معاف نہ کریں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ توبہ دراصل ت و ب ہ کے تلفظ کا نام نہیں ہے بلکہ دل کے احساس ندامت اور عزم اصلاح اور رجوع الی الخیر کا نام ہے، اور اس چیز کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے توبہ سے دنیوی سزائیں معاف نہیں ہوتیں بلکہ صرف اُخروی سزا معاف ہوتی ہے، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اگر وہ توبہ کرلیں تو تم انہیں چھوڑ دو، بلکہ یہ فرمایا ہے کہ جو لوگ توبہ کرلیں گے میں ان کے حق میں غفور ورحیم ہوں۔ اگر توبہ سے دنیوی سزائیں بھی معاف ہونے لگیں تو آخر وہ کونسا مجرم ہے جو سزا سے بچنے کے لئے توبہ نہ کرلے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا شہادت نہ لا سکنا اس کے لازمی جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے؟

یہ بھی سوال کیا جا سکتا ہے کہ ایک شخص کا اپنے الزام کے ثبوت میں شہادت نہ لا سکنا لازماً یہی معنی تو نہیں رکھتا کہ وہ جھوٹا ہو۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کا الزام واقعی صحیح ہو اور وہ ثبوت مہیا کرنے میں ناکام رہے؟ پھر کیا وجہ ہے کہ اسے صرف ثبوت نہ دے سکنے کی بنا پر فاسق ٹھیرایا جائے، اور وہ بھی عند الناس ہی نہیں عند اللہ بھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک شخص نے اگر اپنی آنکھوں سے بھی کسی کو بدکاری کرتے دیکھ لیا ہو پھر بھی وہ اس کا چرچا کرنے اور شہادت کے بغیر اس پر الزام عائد کرنے میں گنہگار ہے۔ شریعت الٰہی یہ نہیں چاہتی کہ ایک شخص اگر ایک گوشے میں نجاست لئے بیٹھا ہو تو دوسرا شخص اسے اٹھا کر سارے معاشرے میں پھیلانا شروع کر دے۔ اس نجاست کی موجودگی کا اگر اس کو علم ہے تو اس کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ یا اس کو جہاں وہ پڑی ہے وہیں پڑا رہنے دے، یا پھر اس کی موجودگی کا ثبوت دے تا کہ حکومت اسلامی کے حکام اسے صاف کر دیں۔ ان دو راستوں کے سوا کوئی تیسرا راستہ اس کے لئے نہیں ہے۔ اگر وہ پبلک میں چرچا کرے گا تو محدود گندگی کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کا مجرم ہو گا۔ اور اگر وہ قابل اطمینان شہادت کے بغیر حکام تک معاملہ لے جائے گا تو حکام اس گندگی کو صاف نہ کر سکیں گے۔ نتیجہ اس کا یہ ہو گا کہ اس مقدمے کی ناکامی گندگی کی اشاعت کا سبب بھی بنے گی اور بدکاروں میں جرأت بھی پیدا کر دے گی۔ اسی لئے ثبوت اور شہادت کے بغیر قذف کا ارتکاب کرنے والا بہرحال فاسق ہے خواہ وہ اپنی جگہ سچا ہی کیوں نہ ہو۔

حد قذف کے بارے میں فقہاء حنفیہ کی رائے

حدِ قذف کے بارے میں فقہاءِ حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ قاذف کو زانی کی بہ نسبت ہلکی مار ماری جائے۔ یعنی تازیانے تو ۸۰ ہی ہوں، مگر ضرب اتنی سخت نہ ہونی چاہئے جتنی زانی کو لگائی جاتی ہے۔ اس لئے کہ جس الزام کے قصور میں اسے سزا دی جا رہی ہے اس میں اس کا جھوٹا ہونا بہرحال یقینی نہیں ہے۔

تکرار قذف کے بارے میں حنفیہ اور جمہور کا مسلک

تکرار قذف کے بارے میں حنفیہ اور جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ قاذف نے سزا پانے سے پہلے یا سزا کے دوران میں خواہ کتنی ہی مرتبہ ایک شخص پر الزام لگایا ہو، اس پر ایک ہی حد جاری کی جائے گی اور اگر اجرائے حد کے بعد وہ اپنے سابق الزام ہی کی تکرار کرتا رہے تو جو حد اسے لگائی جا چکی ہے وہی کافی ہو گی۔ البتہ اگر اجرائے حد کے بعد وہ اس شخص پر ایک نیا الزام زنا عائد کر دے تو پھر نئے سرے سے مقدمہ قائم کیا جائے گا۔ مغیرہ بن شعبہ کے مقدمہ میں سزا پانے کے بعد ابو بکرہ کھلے بندوں کہتے رہے کہ ”میں شہادت دیتا ہوں کہ مغیرہ نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔“ حضرت عمرؓ نے ارادہ کیا کہ ان پر پھر مقدمہ قائم کریں۔ مگر چونکہ وہ سابق الزام ہی کو دہرا رہے تھے اس لئے حضرت علیؓ نے رائے دی کہ اس پر دوسرا مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا، اور حضرت عمرؓ نے ان کی رائے قبول کر لی۔ اس کے بعد فقہاء میں اس بات پر قریب قریب اتفاق ہو گیا کہ سزا یافتہ قاذف کو صرف نئے الزام ہی پر پکڑا جا سکتا ہے، سابق الزام کے اعادے پر نہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قذف جماعت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف

قذفِ جماعت کے معاملے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر ایک شخص بہت سے لوگوں پہ بھی الزام لگائے، خواہ ایک لفظ میں یا الگ الگ الفاظ میں، تو اس پر ایک ہی حد لگائی جائے گی الا یہ کہ حد لگنے کے بعد وہ پھر کسی نئے قذف کا ارتکاب کرے۔ اس لئے کہ آیت کے الفاظ یہ ہیں "جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگائیں۔" اس سے معلوم ہوا کہ ایک فرد ہی نہیں ایک جماعت پر الزام لگانے والا بھی صرف ایک ہی حد کا مستحق ہوتا ہے۔ نیز اس لئے بھی کہ زنا کا کوئی الزام ایسا نہیں ہو سکتا جو کم از کم دو شخصوں پر نہ لگتا ہو، مگر اس کے باوجود شارع نے ایک ہی حد کا حکم دیا، عورت پر الزام کے لئے الگ اور مرد پر الزام کے لئے الگ حد کا حکم نہیں دیا، بخلاف اس کے امام شافعی کہتے ہیں کہ ایک جماعت پر الزام لگانے والا خواہ ایک لفظ میں الزام لگائے یا الگ الگ الفاظ میں، اس پر ہر شخص کے لئے الگ الگ پوری حد لگائی جائے گی۔ یہی رائے عثمان البتی کی بھی ہے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کا قول، جس میں شعبی اور اوزاعی بھی ان کے ہم نوا ہیں، یہ ہے کہ ایک لفظ میں پوری جماعت کو زانی کہنے والا ایک حد کا مستحق ہے اور الگ الگ الفاظ میں ہر ایک کو کہنے والا ہر ایک کے لئے الگ حد کا مستحق ہے۔

(تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۴۶ تا ۳۵۶ النور حاشیہ ۶)

گواہوں میں اختلاف ہو جائے تو کیا عدالت ان پر قذف کا مقدمہ چلائے گی؟

اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ اگر زنا کے گواہوں میں اختلاف ہو جائے، یا اور کسی وجہ سے ان کی شہادتوں سے جرم ثابت نہ ہو تو کیا الٹے گواہ جھوٹے الزام کی سزا پائیں گے؟ فقہاء کا ایک گروہ کہتا ہے کہ اس صورت میں وہ قاذف قرار پائیں گے اور انہیں ۸۰ کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ان کو سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ وہ گواہ کی حیثیت سے آئے ہیں نہ کہ مدعی کی حیثیت سے۔ اور اگر اس طرح گواہوں کو سزا دی جائے تو پھر زنا کی شہادت بہم پہنچنے کا دروازہ ہی بند ہو جائے گا۔ آخر کس کی شامت نے دھکا دیا ہے کہ سزا کا خطرہ مول لے کر شہادت دینے آئے جبکہ اس امر کا یقین کسی کو بھی نہیں ہو سکتا کہ چاروں گواہوں میں سے کوئی ٹوٹ نہ جائے گا۔ ہمارے نزدیک یہی دوسری رائے معقول ہے، کیونکہ شبہ کا فائدہ جس طرح ملزم کو ملنا چاہئے اسی طرح گواہوں کو بھی ملنا چاہئے۔ اگر ان کی شہادت کی کمزوری اس بات کے لیے کافی نہیں ہے کہ ملزم کو زنا کی خوفناک سزا دے ڈالی جائے، تو اسے اس بات کے لئے بھی کافی نہ ہونا چاہئے کہ گواہوں پر قذف کی خوفناک سزا برسا دی جائے، الا یہ کہ ان کا صریح جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ پہلے قول کی تائید میں دو بڑی دلیلیں دی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ قرآن زنا کی جھوٹی تہمت کو مستوجب سزا قرار دیتا ہے۔ لیکن یہ دلیل اس لیے غلط ہے کہ قرآن خود قاذف (تہمت لگانے والے) اور شاہد کے درمیان فرق کر رہا ہے۔ اور شاہد محض اس بنا پر قاذف قرار نہیں پا سکتا کہ عدالت نے اس کی شہادت کو ثبوت جرم کے لئے کافی نہیں پایا۔ دوسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ کے مقدمے میں حضرت عمرؓ نے ابوبکرہ اور ان کے دو ساتھی شاہدوں کو قذف کی سزا دی تھی۔ لیکن اس مقدمے کی پوری تفصیلات دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ نظیر ہر اس مقدمے پر چسپاں نہیں ہوتی جس میں ثبوت جرم کے لئے شہادتیں ناکافی پائی جائیں۔ مقدمے کے واقعات یہ ہیں کہ بصرے کے گورنر مغیرہ بن شعبہ سے ابوبکرہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلقات پہلے سے خراب تھے۔ دونوں کے مکان ایک ہی سڑک پر آمنے سامنے واقع تھے۔ ایک روز یکا یک ہوا کے زور سے دونوں کے کمروں کی کھڑکیاں کھل گئیں۔ ابوبکرہ اپنی کھڑکی بند کرنے کے لئے اٹھے تو ان کی نگاہ سامنے کے کمرے پر پڑی اور انہوں نے حضرت مغیرہ کو مباشرت میں مشغول دیکھا۔ ابوبکرہ کے پاس ان کے تین دوست (نافع بن کَلدَہ، زیاد، اور شِبل بن مَعبَد) بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آؤ، دیکھو اور گواہ رہو کہ مغیرہ کیا کر رہے ہیں۔ دوستوں نے پوچھا یہ عورت کون ہے۔ ابوبکرہ نے کہا اُمِ جمیل۔ دوسرے روز اس کی شکایت حضرت عمرؓ کے پاس بھیجی گئی۔ انہوں نے فوراً حضرت مغیرہ کو معطل کر کے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو بصرے کا گورنر مقرر کیا اور ملزم کو گواہوں سمیت مدینے طلب کر لیا۔ پیشی پر ابوبکرہ اور دو گواہوں نے کہا کہ ہم نے مغیرہ کو اُمّ جمیل کے ساتھ بالفعل مباشرت کرتے دیکھا ہے۔ مگر زیاد نے کہا کہ عورت صاف نظر نہیں آتی تھی اور میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ اُمّ جمیل تھی۔ مغیرہ بن شعبہ نے جرح میں یہ ثابت کر دیا کہ جس رخ سے یہ لوگ انہیں دیکھ رہے تھے اس سے دیکھنے والا عورت کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا تھا۔ انہوں نے یہ بھی ثابت کیا کہ ان کی بیوی اور امّ جمیل باہم بہت مشابہ ہیں۔ قرائن خود بتا رہے تھے کہ حضرت عمرؓ کی حکومت میں ایک صوبے کا گورنر، خود اپنے سرکاری مکان میں، جہاں اس کی بیوی اس کے ساتھ رہتی تھی۔ ایک غیر عورت کو بلا کر زنا نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے ابوبکرہ اور ان کے ساتھیوں کا یہ سمجھنا کہ مغیرہ اپنے گھر میں اپنی بیوی کے بجائے اُمِ جمیل سے مباشرت کر رہے ہیں، ایک نہایت بے جا بدگمانی کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے صرف ملزم کو بری کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ابوبکرہ نافع اور شبل پر حد قذف بھی جاری فرمائی۔ یہ فیصلہ اس مقدمے کے مخصوص حالات کی بنا پر تھا نہ کہ اس قاعدہ کلیہ کی بنا پر کہ جب کبھی شہادتوں سے جرم زنا ثابت نہ ہو تو گواہ ضرور پیٹ ڈالے جائیں۔ مقدمے کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو احکام القرآن لابن العربی جلد ۲۔ صفحہ ۸۸۔۸۹۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۴۔۳۳۵ النور حاشیہ ۲)

قذف سو برس کے اعمال غارت کر دیتی ہے

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ان سات کبیرہ گناہوں میں سے ہے جو ''موبقات'' (تباہ کن) ہیں۔[1]

قذف المحصنة يهدم عمل مأة سنة.[2]

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا ایک پاکدامن عورت پر تہمت لگانا۔ سو برس کے اعمال کو غارت کر دینے کے لئے کافی ہے۔

(تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۷۳۔ النور حاشیہ ۲۱)

تخریج

۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنی سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِی الْغَيْثِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معیارشہادت

اذا رأیت مثل الشمس فاشهد والا فدع (احکام القرآن للجصاص)

ترجمہ: اگر تو نے واقعہ کو خود اپنی آنکھوں سے اس طرح دیکھا ہے جیسے تو سورج کو دیکھ رہا ہے تو گواہی دے ورنہ رہنے دے۔

تشریح: اس حدیث سے قانون شہادت کا یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ گواہی کے لئے علم شرط ہے۔ گواہ جس واقعہ کی گواہی دے رہا ہو اس کا اگر اسے علم نہیں ہے تو اس کی گواہی بے معنی ہے۔

اور یہ کہ علم کے بغیر حق کی شہادت دینا چاہئے دنیا میں معتبر ہو، مگر اللہ کے ہاں معتبر نہیں ملاحظہ ہو (تفہیم القرآن ج ۴ ص ۵۵۳۔ الزخرف حاشیہ ۶۸)

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبٰو، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سات تباہ کن چیزوں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ سات چیزیں کونسی ہیں۔ فرمایا اللہ کے ساتھ شریک ٹھرانا، جادو اس جان کا قتل جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ، سود خوری یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے معرکہ آرائی کے دن فرار اختیار کرنا اور پاکدامن مومن وسادہ لوح عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگانا۔

ماخذ:

- بخاری ج ۱ ص ۳۸۸. کتاب الوصایا باب قول اللّٰہ تعالٰی ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا وسیصلون سعیرا.
- بخاری ج۲ ص ۱۰۱۳ کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة باب فی المحصنات والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعة شهداء فاجلدوهم ثمانین جلدة الی غفور رحیم ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات الآیة
- مسلم ج ۱ ص ۶۴ کتاب الایمان، باب الکبائر و اکبرها.
- ابوداؤد ج ۳ ص ۱۱۵ کتاب الوصایا باب ماجاء فی التشدید فی اکل مال الیتیم.
- نسائی ج۶ ص۲۵۷ کتاب الوصایا باب اجتناب اکل مال الیتیم.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۸ ص ۲۴۹ کتاب الحدود، باب ماجاء فی تحریم القذف.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی شہادت اور شرک باللہ برابر ہیں

عدلت شهادة الزور بالا شراک بالله.

ترجمہ: جھوٹی گواہی شرک باللہ کے برابر رکھی گئی ہے۔

تشریح: جھوٹی قسم اور جھوٹی شہادت بھی اسی حکم کے ضمن میں آتی ہے۔ اسلامی قانون میں یہ جرم مستلزم تعزیر ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد کا فتویٰ یہ ہے کہ جو شخص عدالت میں جھوٹا گواہ ثابت ہو جائے اس کی تشہیر کی جائے اور لمبی قید کی سزا دی جائے۔ یہی حضرت عمرؓ کا قول اور فعل بھی ہے۔ مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا یُضْرب ظهره ويحلق راسه ويسخم وجهه ويطال حبسه۔ ''اس کی پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں، اس کا سر مونڈا جائے اور منہ کالا کیا جائے اور لمبی قید کی سزا دی جائے۔ عبداللہ بن عامر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی عدالت میں ایک شخص کی گواہی جھوٹی ثابت ہوگئی تو انہوں نے اس کو ایک دن برسر عام کھڑا رکھ کر اعلان کرایا کہ یہ فلاں بن فلاں جھوٹا گواہ ہے اسے پہچان لو، پھر اس کو قید کر دیا۔ موجودہ زمانے میں ایسے شخص کا نام اخبارات میں نکال دینا تشہیر کا مقصد پورا کرسکتا ہے۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۲۲۲۔ الحج حاشیہ ۵۸)

---

۲. وَقَالَ الْحَافِظُ اَبو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ اَبِيْ خَالِدِ الطَّائِيِّ الحربی، حَدَّثَنَا ابْنٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ يَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ.

مآخذ:

○ تفسیر ابن کثیر ج۳. ص۲۷۷. سورة النور بحواله ابن ابی حاتم. ○ المستدرک للحاکم ج۴ ص۵۷۳ کتاب الاهوال مستدرک نے وان قذف المحصنة لَيَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ نقل کیا هے اور وقداخرجه مسلم شاهدا بهی نقل کیاهے.

تخریج

رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا رَأَيْتَ مِثْلَ الشَّمْسِ، فَاشْهَدْ، وَاِلَّا، فَدَعْ.

○ احکام القرآن للجصاص ج۳ ص۳۸۸. الزخرف. ○ السنن الکبریٰ میں مروی ایک روایت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَشْهَدُ بِشَهَادَةٍ، فَقَالَ:

اَمَا اَنْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَلَا تَشْهَدْ اِلَّا عَلٰى اَمْرٍ يُضِيْئُ لَكَ كَضِيَاءِ هٰذِهِ الشَّمْسِ وَاَوْمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الشَّمْسِ

حضرت ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر ہوا جو گواہی دیتا تھا۔ (ہر قسم کی گواہی) آپ نے ابن عباس سے مخاطب ہو کر فرمایا ابن عباس تم اس وقت تک گواہی نہ دو جب تک معاملہ کا ہر پہلو تمہارے سامنے اس طرح روشن نہ ہو جس طرح یہ آفتاب روشن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر سورج کی جانب اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا

ماخذ:

- السنن الکبریٰ ج ۱۰ ص ۱۵۶ . کتاب الشهادات، باب التحفظ فی الشهادة والعلم بها.
- اس روایت کی سند میں محمد بن سلیمان بن مسمول المکی نامی راوی کے بارے میں حمیدی نے کلام کیا ہے اور تکلم فیه الحمیدی ولم یرو من وجه یعتمد علیه والله اعلم.

تخریج

۱ . حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ يعنى الْعُصْفُرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَسَدِيِّ. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِماً فَقَالَ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهِ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۳ ص۳۰۵ .۳۰۶ کتاب الاقضیة، باب فی شهادة الزور. ○ ابن ماجه کتاب الاحکام باب ۳۲ شهادة الزور. عن خریم بن فاتک. ○ترمذی ج۲ ص۵۶ ابواب الشهادات، عن ایمن بن خریم. ترمذی نے اَیُّهَا النَّاسُ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكاً بِاللّٰهِ الخ نقل کر کے لکھا ہے هذا حدیث انما نعرفه من حدیث سفیان بن زیاد وقد اختلفوا فی روایة هذا الحدیث عن سفیان بن زیاد ولا نعرفه لایمن بن خریم سماعا من النبی صلی الله علیه وسلم . ○مسند احمد ج۴ ص۱۷۸ . ۲۳۳ عن ایمن بن خریم. اور ص ۳۲۱ . ۳۲۲. عن خریم بن فاتک .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۶

تعزیرات

تعزیر کی مقدار

لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حدٍ من حدود اللّٰہ.

ترجمہ: اللہ کی مقرر کردہ حدود کے سوا کسی اور جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں[1]۔

تشریح: محض ایک ستر پر یکجا پایا جانا، ملاعبت کرتے ہوئے دیکھا جانا، یا برہنہ پایا جانا کسی کو زانی قرار دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور اسلامی شریعت اس حد تک بھی نہیں جاتی کہ کوئی جوڑا ایسی حالت میں پایا جائے تو اس کا ڈاکٹری معائنہ کرا کے زنا کا ثبوت بہم پہنچایا جائے اور پھر اس پر حدِ زنا جاری کی جائے۔ جو لوگ اس طرح کی بے حیائی میں مبتلا پائے جائیں ان پر صرف تعزیر ہے جس کا فیصلہ حالات کے لحاظ سے حاکم عدالت خود کرے گا، یا جس کے لئے اسلامی حکومت کی مجلس شوریٰ کوئی سزا تجویز کرنے کی مجاز ہوگی۔ یہ تعزیر اگر کوڑوں کی شکل میں ہو تو دس کوڑوں سے زیادہ نہیں لگائے جا سکتے۔

اور اگر کوئی شخص پکڑا نہ گیا ہو بلکہ خود نادم ہو کر ایسے کسی قصور کا اعتراف کرے تو اس کے لئے صرف توبہ کی تلقین کافی ہے۔ عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ شہر کے باہر میں ایک عورت سے سب کچھ کر گزرا بجز جماع کے۔ اب حضورؐ جو چاہیں مجھے سزا دیں" حضرت عمرؓ نے کہا "جب خدا نے پردہ ڈال دیا تھا تو تو بھی پردہ پڑا رہنے دیتا" نبی ﷺ خاموش رہے اور وہ شخص چلا گیا۔ پھر آپ نے اسے واپس بلایا اور یہ آیت پڑھی **اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ** (نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر، نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں (ہود رکوع ۱۰) ایک شخص نے پوچھا "کیا یہ اسی کے لئے خاص ہے؟" حضورؐ نے فرمایا "نہیں سب کے لئے ہے"[2] (مسلم ترمذی ابوداؤد، نسائی) یہی نہیں بلکہ شریعت اس کو بھی جائز نہیں رکھتی کہ کوئی شخص اگر جرم کی تصریح کے بغیر اپنے مجرم ہونے کا اعتراف کرے تو کھوج لگا کر اس سے پوچھا جائے کہ تو نے کونسا جرم کیا ہے۔ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا "یا رسول اللہ میں حد کا مستحق ہو گیا ہوں، مجھ پر حد جاری فرمائیے" مگر آپ نے اس سے نہیں پوچھا کہ تو کس حد کا مستحق ہوا ہے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر وہ شخص پھر اٹھا اور کہنے لگا کہ میں مجرم ہوں مجھے سزا دیجئے؟" آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ہے۔ اس نے کہا "جی ہاں" فرمایا "بس تو اللہ نے تیرا قصور معاف کر دیا" (بخاری، مسلم، احمد)[3] (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۸ النور حاشیہ ۲)

---

[1] حد اور تعزیر میں فرق یہ ہے کہ حد ایک مقرر سزا ہے جو ثبوت جرم کی شرائط پوری کرنے کے بعد لازماً دی جائے گی اور تعزیر اس سزا کو کہتے ہیں جو قانون میں بلحاظ مقدار و نوعیت بالکل مقرر نہ کر دی گئی ہو، بلکہ جس میں عدالت حالاتِ مقدمہ کے لحاظ سے کمی بیشی کر سکتی ہو۔

(تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۲ النور حاشیہ ۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِى يَزِيْدُ بْنُ اَبِى حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ بَرْدَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لاَ يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ اِلَّا فِىْ حَدٍّمِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ.

حضرت جابر سے مروی ایک دوسری روایت میں لاَ عُقُوْبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرْبَاتٍ الخ اور ایک روایت میں لاَ يُجْلَدُفَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطِ الخ منقول ھے.

مآخذ:

- بخاری ج۲. ص۱۰۱۲ کتاب المحار بین من اهل الکفرو الردة باب کم التعزیر والادب؟
- مسلم ج۲. ص۷۲ کتاب الحدود، باب قدراسواط التعزیر مسلم نے فوق عشرة اسواط روایت کیا ھے. O ابوداؤد ج۴ ص۱۶۷ کتاب الحدود، باب ماجاء فی التعزیر.
- ترمذی ج ۱ ص ۲۷۱. ابواب الحدود، باب ماجاء فی التعزیر.
- ترمذی نے لا یجلد فوق عشرجلدات الخ نقل کیا ھے، اور هذا حدیث غریب لانعرفه الامن حدیث بکیرابن الاشج کھا ھے.
- ابن ماجه کتاب الحدود، باب ۳۲ التعزیر.
- سنن دارمی ج۲ ص۹۷ کتاب الحدود، باب التعزیر فی الذنوب اس میں فوق عشرة اسواط الخ ھے. O دارقطنی ج۳ ص۲۰۸. کتاب الحدود، دارقطنی میں لا یجلد فوق عشرة اسواط ھے.
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۸ ص۳۲۷. کتاب الاشربة والحدفیها باب ماجاء فی التعزیر وانه لا یبلغ به اربعین. O کنز العمال ج۵ ص۳۹۶.حدیث ۱۳۴۰۵.

۲: حَدَّثَنَا يَحْىَ بْنُ يَحْىٰ وقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَابُوبَكْرِبْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْىٰ، قَالَ يَحْىٰ: انا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: نا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَ سْوَدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّىْ عَالَجْتُ امْرَأَةً فِىْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ، وَاِنِّىْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا، فَاَنَا هٰذا فَاقْضِ فِىَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْسَتَرْتَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفسک فلم یردّ النبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم علیہ شیئًا، فقام الرّجل فانطلق فاتبعہ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم رجلاً، فدعاہ وتلا علیہ ھٰذہ الاٰیۃ اقم الصّلاۃ طرفی النّھار وزلفاً من اللّیل، انّ الحسنات یذھبن السّیّاٰت ذٰلک ذکرٰی للذّاکرین، فقال رجلٌ من القوم: یا نبیّ اللّٰہ! ھٰذا لہ خاصّۃً؟ قال: بل للنّاس کافّۃً.

ماخذ:

- مسلم ج۲ ص۳۵۸. کتاب التوبہ، باب قولہ تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیات. ○ ابوداؤد ج۴. ص۱۶۰. کتاب الحدود، باب فی الرجل یصیب من المرأۃ دون الجماع فیتوب قبل ان یاخذہ الامام. ○ ترمذی ج۲. ص۱۴۳ ابواب التفسیر سورہ ھود. ھذا حدیث حسن صحیح.

۲: حدّثنی عبد القدّوس بن محمّدٍ، قال: حدّثنا عمرو بن عاصم الکلابیّ، قال: حدّثنا ھمّام ابن یحیٰی، قال: حدّثنا اسحاق ابن عبد اللّٰہ بن ابی طلحۃ، عن انس بن مالکٍ، قال: کنت عند النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم، فجاءہ رجلٌ فقال: یا رسول اللّٰہ! انّی اصبت حدّاً فاقمہ علیّ، ولم یسئالہ عنہ، قال: وحضرت الصّلاۃ، فصلّی مع النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم، فلمّا قضی النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم الصّلاۃ قام الیہ الرّجل، فقال: یا رسول اللّٰہ! انّی اصبت حدّاً فاقم فیّ کتاب اللّٰہ، قال: الیس قد صلّیت معنا؟ قال: نعم، قال: فانّ اللّٰہ قد غفرلک ذنبک اوقال، حدّک.

ماخذ:

- بخاری ج۲. ص۱۰۰۷. ۱۰۰۸ کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب اذا اقر بالحد ولم یبین ھل للامام ان یستر علیہ ؟
- مسلم ج۲ ص ۳۵۹ کتاب الحدود، باب قولہ تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیئات.
- ابوداؤد ج۴. ص۱۳۵. کتاب الحدود، باب فی الرجل یعترف بحدلا یسمیہ (مختصر)
- مسند احمد ج۳. ص ۴۹۱. عن واثلہ بن اسقع. اس مقام پر ولم یسالہ عنہ مروی نہیں ہے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۷

سزائے رجم کے دو اہم واقعات

ا:ماعزؓ بن مالک اسلمی کا واقعہ

ترجمہ: ماعزؓ بن مالک اسلمی قبیلہ اسلم کا ایک یتیم لڑکا تھا۔ جس نے حضرت ہزال کے ہاں پرورش پائی تھی۔ یہاں وہ ایک آزاد کردہ لونڈی سے زنا کر بیٹھا۔ حضرت ہزال نے کہا کہ جا کر نبی ﷺ کو اپنے اس گناہ کی خبر کر دے، شاید کہ آپ تیرے لئے دعائے مغفرت فرما دیں۔ اس نے جا کر مسجد نبویؐ میں حضورؐ سے کہا یا رسول اللہ مجھے پاک کر دیجئے میں نے زنا کی ہے۔ آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا (ویحک، ارجع فاستغفر اللّٰہ وتب الیہ) ارے چلا جا اور اللہ سے توبہ و استغفار کر۔ مگر اس نے پھر سامنے آ کر وہی بات کہی اور آپؐ نے پھر منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر وہی بات کہی اور آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے اس کو متنبہ کیا کہ دیکھ، اب چوتھی بار اگر تو نے اقرار کیا تو رسول اللہ تجھے رجم کرا دیں گے۔ مگر وہ نہ مانا اور پھر اس نے اپنی بات دہرائی۔ اب حضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا (لعلک قبلت او غمزت او نظرت) شاید تو نے بوس و کنار کیا ہوگا یا چھیڑ چھاڑ کی ہوگی یا نظر بد ڈالی ہوگی (اور تو سمجھ بیٹھا ہوگا کہ تو نے زنا کا ارتکاب کیا) اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا ''کیا تو اس سے ہم بستر ہوا؟'' اس نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا ''کیا تو نے اس سے مباشرت کی؟'' اس نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا ''کیا تو نے اس سے مجامعت کی؟'' اس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے وہ لفظ استعمال کیا جو عربی زبان میں خاص فعل مباشرت ہی کے لئے بولا جاتا ہے، اور یہ فحش لفظ حضورؐ کی زبان سے نہ پہلے کبھی سنا گیا اور نہ اس کے بعد کسی نے سنا۔ اگر ایک شخص کی جان کا معاملہ نہ ہوتا تو زبان مبارک سے کبھی ایسا لفظ نہ نکل سکتا تھا۔ مگر اس نے اس کے جواب میں بھی ہاں کہہ دیا۔ آپ نے پوچھا (حتیٰ غاب ذلک منک فی ذلک منھا) کیا اس حد تک کہ تیری وہ چیز اس کی اس چیز میں غائب ہوگئی؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا (کما یغیب المیل فی المکحلة والرشاء فی البئر) کیا اس طرح جیسے سرمہ دانی میں سلائی اور کنوئیں میں رسی۔ اس نے کہا ہاں۔ ''کیا تو جانتا ہے کہ زنا کسے کہتے ہیں؟'' اس نے کہا جی ہاں، میں نے اس کے ساتھ حرام طریقے سے وہ کام کیا جو شوہر حلال طریقے سے اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے؟ آپ نے پوچھا ''کیا تیری شادی ہو چکی ہے؟'' اس نے کہا ''جی ہاں'' آپ نے پوچھا ''تو نے شراب تو نہیں پی لی ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ ایک شخص نے اٹھ کر اس کا منہ سونگھا اور تصدیق کی۔ پھر آپ نے اس کے محلہ والوں سے دریافت کیا کہ یہ دیوانہ تو نہیں ہے؟ انہوں نے کہا ہم نے اس کی عقل میں کوئی خرابی نہیں دیکھی۔ آپ نے ہزال سے فرمایا (لو سترتہ بثوبک کان خیرا لک) کاش تم نے اس کا پردہ ڈھانک دیا ہوتا تو تمہارے لئے بہتر تھا۔ پھر آپ نے ماعز کو رجم کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیا اور اسے شہر کے باہر لے جا کر سنگسار کر دیا گیا۔ جب پتھر پڑنے شروع ہوئے تو ماعز بھاگا اور اس نے کہا، لوگو، مجھے رسول اللہ کے پاس واپس لے چلو، میرے قبیلے کے لوگوں نے مجھے مروا دیا۔ انہوں نے مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دھوکا دیا کہ رسول اللہ مجھے قتل نہیں کرائیں گے" مگر مارنے والوں نے اسے مار ڈالا۔ بعد میں جب حضورؐ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا۔ میرے پاس لے آئے ہوتے شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا۔ (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۳۶۔ النور حاشیہ ۲)

تخریج

۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَ نْبَارِيُّ، ثنا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ نَعِيْمِ بْنِ هَزَّالٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ مَا عِزُبْنُ مَالِكٍ يَتِيْماً فِيْ حِجْرِاَبِیْ،فَاصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ (اَبِیْ): ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَکَ، وَاِنَّمَا يُرِيْدُ بِذَالِکَ رَجَآءَ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مَخْرَجاً، فَاَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتّٰى قَالَهَا اَرْبَعَ مِرَارٍ، قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّکَ قَدْ قُلْتَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَبِمَنْ؟ قَالَ: بِفُلَانَةَ، قَالَ: هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ بَاشَرْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ جَامَعْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاُمِرَ بِهٖ اَنْ يُرْجَمَ فَاُخْرِجَ بِهٖ اِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ (جَزِعَ) . فَخَرَجَ يَشْتَدُّ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ، وَقَدْ عَجَزَ اَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ، فَرَمَاهُ بِهٖ، فَقَتَلَهُ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِکَ لَهُ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ اَنْ يَّتُوْبَ فَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

ماخذ:

○ ابوداؤد ج۴ ص۱۴۵. كتاب الحدود، باب رجم ماعزبن مالک.○ ترمذی ج۱ ص۲۶۴ ابواب الحدود، باب ماجاء فی درء الحد عن المعترف اذا رجع.○ ابن ماجه كتاب الحدود باب۹ الرجم. عن ابی هريرة (مختصرهے)○ السنن الكبرىٰ ج۸ ص۲۲۸ كتاب الحدود، باب المعترف بالزنا يرجع عن اقراره فيترک. عن ابی هريرة (مختصر) ○ سنن دارمی ج۲ ص۹۸ كتاب الحدود، باب المعترف يرجع عن اعترافه اس میں صرف فهلاتركتموه هی هے.

۲. حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ، لَمَّا اَتَى مَا عِزُبْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ، اَوْ غَمَزْتَ، اَوْ نَظَرْتَ؟ قَالَ: لاَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اَنِكْتَهَا؟ لاَ يَكْنِيْ قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهِ.

ماخذ

○ بخاری ج۲ ص۱۰۰۸ کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة، باب اذا اقربالحدوولم یبین هل للامام ان یسترعلیه.○ ابوداؤد ج۴ ص۱۴۷ کتاب الحدود، باب رجم ما عزبن مالک .

○السنن الکبریٰ ج۸ ص۲۲۶. کتاب الحدود، باب من قال لا یقام علیه الحدحتی یعترف اربع مرات. عن ابن عباس. ○ سنن دارقطنی ج۳ ص۱۲۲ حدیث نمبر ۱۳۲.

○ المستدرک للحاکم ج۴ ص۳۶۱ عن ابن عباس.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى رَدَّدَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ: لاَ، قَالَ: فَهَلْ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذْهَبُوْا بِهِ فَا رْجُمُوْهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُ، فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى، فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ، فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

ماخذ:

○ بخاری ج۲ ص۱۰۰۶ کتاب المحاربین من اهل الکفر والردةِ باب لا یرجم المجنون والمجنونة الخ ○ ج۲ ص۱۰۰۸ باب سوال الامام المقرَّ هل احصنت. ○ مسلم ج۲ ص۶۶ کتاب الحدود، باب حد الزنا. عن ابی هریرة. ○ السنن الکبریٰ للبَیْهقی ج۸ ص۲۲۵ کتاب الحدود باب من قال لایقام علیه الحد حتی یعترف اربع مرات.

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ وَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَتَقَارَبَا فِيْ لَفْظِ الْحَدِيْثِ، قَالَ، نا اَبِيْ، قَالَ: نا بُشَيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ابوداؤد کی روایت ہے کہ ماعز بن مالک اسلمی کو جب زنا کے جرم میں رجم کی سزا دے دی گئی تو نبی ﷺ نے راہ چلتے ایک صاحب کو اپنے دوسرے ساتھی سے یہ کہتے سن لیا کہ ”اس شخص کو دیکھو، اللہ نے اس کا پردہ ڈھانک دیا تھا، مگر اس کے نفس نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا جب تک یہ کتے کی موت نہ مار دیا گیا۔“ کچھ دور آگے جا کر راستے میں ایک گدھے کی لاش سڑتی ہوئی نظر آئی۔ حضورؐ رک گئے اور ان دونوں اصحاب کو بلا کر فرمایا ”اتریے اور اس گدھے کی لاش تناول فرمایئے۔“ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے کون کھائے گا؟ فرمایا (فمانلتما من عرض اخیکما انفاً اشد من اکل منه) ابھی ابھی آپ لوگ اپنے بھائی کی عزت پر جو حرف زنی کر رہے تھے وہ اس گدھے کی لاش کھانے سے بہت زیادہ بری تھی۔“[1]

بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ مَا عِزَبْنَ مَالِكٍ الْاَسْلَمِيَّ، اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَزَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ، فَرَدَّهُ. فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ، فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ: اَتَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِهِ بَاساً تُنْكِرُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا؟ فَقَالُوْا: مَا نَعْلَمُهُ اِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِيْنَا فِيْمَا نَرٰى فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ اَيْضاً، فَسَأَلَ عَنْهُ، فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُ لَا بَاْسَ بِهِ وَلَا بِعَقْلِهِ، فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حُفِرَلَهُ حُفْرَةٌ ثُمَّ اَمَرَبِهِ فَرُجِمَ.

ماخذ:

○ مسلم ج۲ ص۶۸. کتاب الحدود باب حد الرجم. ○ ابوداؤد ج۴ ص۱۵۲ کتاب الحدود، باب المرأة التي امر النبي ﷺ برجمها من جهينة. ○ سنن دارمی ج۲ ص۱۰۱ کتاب الحدود، باب الحامل اذا اعترفت بالزنا. ○ مؤطا امام مالک ج۲ ص۱۶۶.۱۶۷ کتاب الحدود باب ماجاء في الرجم عن عبد الله بن ابي مليكة. (مختصر) ○ السنن الكبرى للبيهقي ج۸ ص۲۲۹. کتاب الحدود، باب الحبلى لاترجم حتى تضع ويكفل ولدها. عبد الله بن بريده عن ابيه اور ص۲۲۱ پر باب ماجاء في الحفر المرجوم والمرجومة کے تحت بھی منقول ہے

تخریج

۱. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوالزُّبَيْرِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنِ عَمِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: جَاءَ الْاَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ اَصَابَ امْرَأَةً حَرَاماً اَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲: غامدیہ کا واقعہ

ترجمہ: غامدیہ قبیلہ غامد کی ایک عورت تھی اس نے بھی آکر چار مرتبہ اقرار کیا کہ وہ زنا کی مرتکب ہوئی ہے اور اسے ناجائز حمل ہے۔ آپ نے اسے بھی پہلے اقرار پر فرمایا ویحک ، ارجعی فاستغفری اللہ وتوبی الیہ۔ مگر اس نے کہا "یا رسول اللہ کیا آپ مجھے ماعز کی طرح ٹالنا چاہتے ہیں۔ میں زنا سے حاملہ ہوں۔" یہاں چونکہ اقرار کے ساتھ حمل بھی موجود تھا، اس لئے آپ نے اس قدر مفصل جرح نہ فرمائی۔ جو ماعز کے ساتھ کی تھی۔" آپ نے فرمایا، اچھا نہیں مانتی تو جا وضع حمل کے بعد آئیو" وضع حمل کے بعد وہ بچے کو لے کر آئی اور کہا اب مجھے پاک کر دیجئے آپ نے فرمایا" جا اور اس کو دودھ پلا۔ دودھ چھوٹنے کے بعد آئیو۔ پھر وہ دودھ چھٹانے کے بعد آئی اور ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑا بھی لیتی آئی۔ بچے کو روٹی کا ٹکڑا کھلا کر حضور کو دکھایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب اس کا دودھ چھوٹ چکا ہے اور دیکھئے یہ روٹی کھانے لگا ہے۔ تب آپ نے بچے کو پرورش کے لئے ایک شخص کے حوالے کیا اور اس کے رجم کا حکم دیا۔

تشریح: ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ شہادت کے بعد دوسری چیز جس سے جرم زنا ثابت ہو سکتا ہے وہ مجرم کا اپنا اقرار ہے۔ یہ اقرار صاف اور صریح الفاظ میں فعل زنا کے ارتکاب کا ہونا چاہئے، یعنی اسے یہ اعتراف کرنا چاہئے کہ اس نے ایک ایسی عورت سے جو اس کے لئے حرام تھی کالمیل فی المکحلة یہ فعل کیا ہے۔ اور عدالت کو پوری طرح یہ اطمینان کر لینا چاہئے کہ مجرم کسی خارجی دباؤ کے بغیر بطور خود بحالت ہوش وحواس یہ اقرار کر رہا ہے۔ بعض فقہاء کہتے ہیں کہ ایک اقرار کافی نہیں ہے بلکہ مجرم کو چار مرتبہ الگ الگ اقرار کرنا چاہئے (یہ امام ابوحنیفہ، امام احمد، ابن ابی لیلیٰ، اسحاق بن راہویہ اور حسن بن صالح کا مسلک ہے) اور بعض کہتے ہیں کہ ایک ہی اقرار کافی ہے (امام مالک، امام شافعی، عثمان البتی اور حسن بصری وغیرہ اس کے قائل ہیں) پھر ایسی صورت میں جبکہ کسی دوسرے تائیدی ثبوت کے بغیر صرف مجرم کے اپنے ہی اقرار پر فیصلہ کیا گیا ہو اگر عین سزا کے دوران میں بھی مجرم اپنے اقرار سے پھر جائے۔ تو سزا کو روک دینا چاہئے۔ خواہ یہ بات صریحاً ہی کیوں نہ ظاہر ہو رہی ہو کہ وہ مار کی تکلیف سے بچنے کے لئے اقرار سے رجوع کر رہا ہے۔

مندرجہ بالا دونوں واقعات میں بصراحت چار اقراروں کا ذکر ہے اور ابوداؤد میں حضرت بُریدہ کی روایت ہے کہ صحابہ کرام کا عام خیال یہی تھا کہ اگر ماعز اور غامدیہ چار مرتبہ اقرار نہ کرتے تو انہیں رجم نہ کیا جاتا۔ البتہ ایک واقعہ میں صرف یہ الفاظ ملتے ہیں کہ جا کر اس کی بیوی سے پوچھ اور اگر وہ اعتراف کرلے تو اسے رجم کر دے اس میں چار اعترافوں کا ذکر نہیں ہے، اور اسی سے فقہاء کے ایک گروہ نے استدلال کیا ہے کہ ایک ہی اعتراف کافی ہے[1] (تفہیم القرآن ج ۳ ص ۳۲۵ النور حاشیہ ۲)

يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ، فَقَالَ: أَنِكْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: حَتّٰى غَابَ ذٰلِکَ مِنْکَ فِيْ ذٰلِکَ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَمَا يَغِيْبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحَلَةِ، وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَدْرِيْ مَا الزِّنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، اَتَيْتُ مِنْهَا حَرَاماً مَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهٖ حَلَالاً، قَالَ: فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ، فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَقُوْلُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَاللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَسَاعَةً حَتّٰی مَرَّبِجِیْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ، فَقَالَ: اَیْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟، فَقَالاَ: نَحْنُ ذَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اِنْزِلاَ، فَكُلاَمِنْ جِیْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ، فَقَالاَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ یَاْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عَرْضِ اَخِیْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِّنْهُ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اَنَّهُ الْاٰنَ لَفِی اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنْقَمِسُ فِیْهَا.

ماخذ:

O ابوداؤد ج۴ ص۱۴۸. کتاب الحدود، باب رجم ماعز بن مالک. O کنز العمال ج۵ ص۴۴۲. ۴۴۳. حدیث نمبر ۱۳۵۵۳. O سنن دارقطنی ج ۳ ص۱۹۷. کتاب الحدود حدیث نمبر۳۳۸. O السنن الکبریٰ للبَیْهَقی ج۸ ص۲۲۷ کتاب الحدود، باب من قال لا یقام علیه الحد حتّٰی یعترف اربع مرات.

تخریج

۱:حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَ هْوَازِیُّ، ثنا اَبُوْ اَحْمَدَ، ثنا بَشِیْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: كُنَّا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَتَحَدَّثُ: اَنَّ الْغَامِدِیَّةَ وَمَاعِزَبْنَ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا، اَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ یَرْجِعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا، لَمْ یُطْلَبْهُمَا، وَاِنَّمَا رُجِمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ.

O ابودائود ج۴ ص۱۴۹ کتاب الحدود، باب رجم ماعزبن مالک.

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ [وَتَقَارَبَا فِیْ لَفْظِ الْحَدِیْثِ] حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا بُشَیْرُوبْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ ....

...... قَالَ: فَجَآءَتِ الْغَامِدِیَّةُ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ قَدْ زَنَیْتُ فَطَهِّرْنِیْ وَاَنَّهٗ رَدَّهَا، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ تَرُدَّنِیْ؟ لَعَلَّكَ اَنْ تَرُدَّنِیَ كَمَا

راوی کا بیان ہے کہ پھر غامدیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زنا کی ہے لہٰذا مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے اسے واپس بھیج دیا۔ دوسرے روز وہ پھر آئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ مجھے واپس کس لئے بھیج دیتے ہیں۔ شاید آپ ماعز کی طرح مجھے واپس کرنا چاہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں تو حاملہ ہوں (اب بھی زنا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَدَدْتَّ مَاعِزًا، فَوَاللّٰهِ! اِنِّیْ الْحُبْلٰی، قَالَ: اَمَّا لَا، فَاذْهَبِیْ حَتّٰی تَلِدِیْ، قَالَ: فَلَمَّا وَلَدَتْ اَتَتْهُ بِالصَّبِیِّ فِیْ خِرْقَةٍ، قَالَتْ: هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهُ، قَالَ: اذْهَبِیْ، فَارْضِعِیْهِ، حَتّٰی تَفْطِمِیْهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ، اَتَتْهُ بِالصَّبِیِّ، فِیْ یَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ، فَقَالَتْ: هٰذَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! قَدْ فَطَمْتُهُ، وَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ، فَدُفِعَ الصَّبِیُّ اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، ثُمَّ اَمَرَبِهَا، فَحُفِرَ لَهَا اِلٰی صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا، فَیُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بِحَجَرٍ، فَرَمٰی رَأسَهَا، فَتَنَفَّحُ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِ خَالِدٍ، فَسَبَّهَا، فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ

شک ہے) آپ نے فرمایا اچھا نہیں مانتی تو جا بچے کی پیدائش کے بعد آنا۔ جب بچہ پیدا ہو گیا تو اس بچے کو کپڑے میں لپیٹ کر لائی اور بولی یہ بچہ ہے جسے میں نے جنم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ چلی جا اور اسے دودھ پلا۔ جب اس کا دودھ چھٹے تو پھر آنا۔ جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچے کو لے کر پھر حاضر ہوئی اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بچے کا دودھ چھڑا دیا ہے اب یہ کھانے بھی لگا ہے۔ آپ نے اس کو پرورش کے لئے ایک مسلمان کے سپرد کیا۔ پھر آپ نے حکم دیا اور ایک گڑھا کھودا گیا اس میں سینے تک اس عورت کو گاڑ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اسے سنگسار کر دیں۔ خالد بن ولید ایک پتھر لے کر آگے بڑھے اور اس کے سر پر زور سے مارا جس سے خون اڑ کر خالد کے منہ پر گرا۔ خالد نے اسے برا بھلا کہا نبی ﷺ نے خالد کا اسے برا بھلا کہنا سن لیا۔ فرمایا خالد رک جاؤ ذرا۔ ایسا مت کہو قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ ناجائز محصول لینے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کو بھی معاف کر دیا جاتا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا [کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے] چنانچہ اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اسے دفن کیا گیا۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهٗ اِیَّاهَا، فَقَالَ، مَهْلاً یَا خَالِدُ! فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَلَهٗ، ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا وَدُفِنَتْ.

ماخذ:

- مسلم ج۲ ص۶۸ کتاب الحدود باب حد الزنا۔ ○ ابوداؤد ج۴ ص۱۵۲ کتاب الحدود باب المرأة التی امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجمها من جهینة.
- سنن دارمی ج۲ ص۱۰۱ کتاب الحدود باب الحامل اذا اعترفت بالزنا۔
- مؤطا امام مالک ج۲ ص۱۶۶۔۱۶۷۔ کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم (مختصر)
- السنن الکبریٰ للبیهقی ج۸ ص۲۲۹ کتاب الحدود، باب الحبلیٰ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماعزاور غامدیہ کے لئے دعاءِ مغفرت

استغفر وا لِمَا عِزْبن مالک، لقد تاب توبة لو قسمت بين امة لو سعتهم.

ترجمہ: ماعزبن مالک کے حق میں دعائے مغفرت کرو اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایک پوری امت پر تقسیم کر دی جائے تو سب کے لئے کافی ہو۔[1]

مهلا يا خالد، فوالذى نفسى بيده لقد تابت توبة لوتابها صاحب مكس لغفر لهٗ

ترجمہ: خالد، اپنی زبان کو روکو، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی تھی کہ اگر ظالمانہ محصول وصول کرنے والا بھی وہ توبہ کرتا تو بخش دیا جاتا۔[2]

حَدَّثَنِیْ اَبُوْغَسَّانَ، مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمِسْمَعِیُّ، قَالَ: نا مُعَاذٌ یَعْنِی، ابْنَ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَ بْنِ اَبِیْ بُکَیْرٍ، قَالَ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهٗ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ: اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَیْنَةَ، اَتَتْ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ حُبْلٰی مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اَصَبْتُ حَدًّا، فَاَقِمْهُ عَلَیَّ، فَدَعَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِیَّهَا، فَقَالَ: اَحْسِنْ اِلَیْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ، فَاْتِنِیْ بِهَا، فَفَعَلَ، فَاَمَرَ بِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشُکَّتْ عَلَیْهَا ثِیَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَرُجِمَتْ،

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ قبیلہ جُہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ زنا سے اسے حمل تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایسا جرم کیا ہے جس سے مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے لہٰذا آپ مجھ پر حد جاری فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سرپرست (ولی) کو بلایا اور اسے فرمایا کہ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ جب بچہ پیدا ہو جائے تو پھر اسے میرے پاس لے آنا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کے کپڑے بدن کے ساتھ ذرا مضبوطی سے باندھے گئے (کہ ستر نہ کھل جائے) پھر حکم دیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا پھر آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ (اس موقعہ پر) حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کی نماز جناہ پڑھتے ہیں اس نے تو زنا کی تھی۔ جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس نے توبہ بھی تو ایسی کی ہے کہ اگر وہ توبہ مدینے کے ستر ۷۰ آدمیوں پر تقسیم کر دی جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ تو نے اس سے بہتر اور عمدہ توبہ کونسی دیکھی ہے کہ اس نے اپنی جان خدا کے واسطے دے دی؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: تُصَلِّىْ عَلَيْهَا يَا نَبِىَّ اللّٰهِ! وَقَدْ زَنَتْ؟ قَالَ: لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ. هَلْ وَجَدتَّ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى.

ماخذ:

O مسلم ج۲ ص۶۸ کتاب الحدود، باب حد الزنا۔ O ابوداؤد ج۴ ص۱۵۱ کتاب الحدود، باب المرأة التي امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجمها. من جهينة. O ترمذی ج۱ ص۲۶۵. ابواب الحدود، باب منه .O ابن ماجه کتاب الحدود باب الرجم (بهت مختصر)O السنن الکبریٰ ج۸ ص۲۲۵ کتاب الحدود باب اقامة الحد علی من اعترف بالزنا وثبت علیها.O سنن دارقطنی ج۳ ص۱۰۱ کتاب الحدود حدیث نمبر ۶۸.O سنن دارمی ج۲ ص۱۰۱ کتاب الحدود، باب الحامل اذا اعترفت بالزنا.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِىُّ، قَالَ: نا يَحْىَ بْنُ يَعْلٰى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِىُّ، عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعِ الْمُحَارِبِىُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَآءَ مَاعِزُبْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِىْ، فَقَالَ: وَيْحَكَ: اِرْجِعْ، فَاسْتَغْفِرِاللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ جَآءَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِىْ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْمَ اُطَهِّرُكَ؟ فَقَالَ: مِنَ الزِّنَا، فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَبِهِ جُنُوْنٌ؟ فَاُخْبِرَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ. فَقَالَ: أَشَرِبَ خَمْراً؟ فَقَامَ رَجُلٌ، فَاسْتَنْكَهَهُ، فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ. قَالَ: فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَزَنَيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَاَمَرَبِهِ، فَرُجِمَ، فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ. قَائِلٌ: يَقُوْلُ:

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ ماعز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا ارے واپس چل اللہ سے معافی مانگ اور توبہ کر۔ تھوڑی سی دور جا کر واپس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھے پاک کیجئے۔ نبی ﷺ نے ویسا ہی جواب دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ هَلَكَ، لَقَدْ اَحَاطَتْ بِهِ خَطِيْئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: مَا تَوْبَةٌ اَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ، اَنَّهُ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: اُقْتُلْنِيْ بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَلَبِثُوْا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلاثَةً، ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوْسٌ. فَسَلَّمَ، ثُمَّ جَلَسَ. فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِمَا عِزِبْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَقَالُوْا: غَفَرَاللّٰهُ لِمَا عِزِبْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً، لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ.

مگر جب چوتھی بار آیا تو آپ نے پوچھا کس سے پاک کروں میں تجھے؟ بولا زنا سے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اسے جنون تو نہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ اسے جنون قسم کی کوئی چیز لاحق نہیں ہے۔ پھر دریافت فرمایا کہ کیا اس نے شراب پی ہے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس کا منہ سونگھا۔ اس نے منہ میں شراب کی بو نہیں پائی۔ پھر آپ نے ماعز سے دریافت فرمایا کیا تو نے زنا کی ہے۔ وہ بولا ہاں اس پر آپ نے حکم صادر فرمایا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔ اب اس کے بارے میں لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک گروہ کہتا تھا کہ ماعز کو گناہوں نے گھیر لیا اور وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ دوسرا گروہ یہ کہتا تھا کہ ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ اچھی نہیں۔ وہ خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ دیا اور عرض کیا کہ مجھے سنگسار کر دیجئے لوگ دو تین روز تک ایسی باتیں کرتے رہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کہ ماعز کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ لوگوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ماعز کو معاف فرما دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کے لوگوں میں تقسیم کر دی جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔

ماخذ:

- مسلم ج۲ ص۶۷۔۶۸. كتاب الحدود، باب حد الزنا.
- سنن دارقطنى ج۳ ص۹۲. كتاب الحدود حديث نمبر ۳۹.
- السنن الكبرىٰ للبيهقى ج۸ ص۲۲۶. كتاب الحدود، باب من قال لايقام عليه الحدحتى يعترف اربع مرات.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۸

شادی شدہ یہودی مرد اور عورت کے لئے حد رجم

ترجمہ: خیبر کے معزز یہودی خاندانوں میں سے ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان ناجائز تعلق پایا گیا۔ توراۃ کی رو سے ان کی سزا رجم تھی یعنی یہ کہ دونوں کو سنگسار کیا جائے (استثناء۔ باب ۲۲۔ آیت ۲۳۔۲۴)۔ لیکن یہودی اس سزا کو نافذ کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس مقدمہ میں محمد ﷺ کو پنچ بنایا جائے۔ اگر وہ رجم کے سوا کوئی اور حکم دیں تو قبول کر لیا جائے اور رجم ہی کا حکم دیں تو قبول نہ کیا جائے۔ چنانچہ مقدمہ آپؐ کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے رجم کا حکم دیا۔ انہوں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا۔ اس پر آپ نے پوچھا تمہارے مذہب میں اس کی کیا سزا ہے؟ انہوں نے کہا کوڑے مارنا اور منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کرنا۔ آپ نے ان کے علماء کو قسم دے کر ان سے پوچھا، کیا توراۃ میں شادی شدہ زانی اور زانیہ کی یہی سزا ہے؟ انہوں نے پھر وہی جھوٹا جواب دیا۔ لیکن ان میں سے ایک شخص ابن صوریا جو خود یہودیوں کے بیان کے مطابق اپنے وقت میں توراۃ کا سب سے بڑا عالم تھا، خاموش رہا۔ آپ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا، میں تجھے اس خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے تم لوگوں کو فرعون سے بچایا اور طور پر تمہیں شریعت عطا کی، کیا واقعی توراۃ میں زنا کی یہی سزا لکھی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ "اگر آپ مجھے ایسی بھاری قسم نہ دیتے تو میں نہ بتاتا۔ واقعہ یہ ہے کہ زنا کی سزا تو رجم ہی ہے۔ مگر ہمارے ہاں جب زنا کی کثرت ہوئی تو ہمارے حکام نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ بڑے لوگ زنا کرتے تو انہیں چھوڑ دیا جاتا اور چھوٹے لوگوں سے یہی حرکت سرزد ہوتی تو انہیں رجم کر دیا جاتا۔ پھر جب اس سے عوام میں ناراضی پیدا ہونے لگی تو ہم نے توراۃ کے قانون کو بدل کر یہ قاعدہ بنالیا کہ زانی اور زانیہ کو کوڑے لگائے جائیں اور انہیں منہ کالا کر کے گدھے پر الٹے منہ سوار کیا جائے۔" اس کے بعد یہودیوں کے لئے کچھ بولنے کی گنجائش نہ رہی اور آپ کے حکم سے زانی اور زانیہ کو سنگسار کر دیا گیا۔

تشریح: یہودی اس وقت تک اسلامی حکومت کی باقاعدہ رعایا نہیں بنے تھے بلکہ اسلامی حکومت کے ساتھ ان کے تعلقات معاہدات پر مبنی تھے۔ ان معاہدات کی رو سے یہودیوں کو اپنے اندرونی معاملات میں آزادی حاصل تھی اور ان کے مقدمات کے فیصلے انہی کے قوانین کے مطابق ان کے اپنے جج کرتے تھے۔ نبی ﷺ کے پاس یا آپ کے مقرر کردہ قاضیوں کے پاس اپنے مقدمات لانے کے لئے وہ ازروئے قانون مجبور نہ تھے لیکن یہ لوگ جن معاملات میں خود اپنے مذہبی قانون کے مطابق فیصلہ کرنا نہ چاہتے تھے ان کا فیصلہ کرانے کے لئے نبی ﷺ کے پاس اس امید پر آجاتے تھے کہ شاید آپ کی شریعت میں ان کے لئے کوئی دوسرا حکم ہو اور اس طرح وہ اپنے مذہبی قانون کی پیروی سے بچ جائیں۔ (تفہیم القرآن ج ا ص ۴۷۲۔ المائدہ حاشیہ ۷۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَحْيَىٰ: انا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ:

مُرَّعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُوْدًا، فَدَعَا هُمْ، فَقَالَ: هٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَدَعَا رَجُلاً مِنْ عُلَمَاءِ هِمْ، فَقَالَ: اَنْشُدُکَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسىٰ، اَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيِّ فِيْ كِتَابِكُمْ؟ قَالَ: لاَ، وَلَوْلاَ اَنَّکَ نَشَدْ تَّنِيْ بِهٰذَا لَمْ اُخْبِرْکَ. نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِيْ اَشْرَافِنَا، فَكُنَّااِذَا اَخَذْنَا الشَّرِيْفَ تَرَكْنَاهُ. وَاِذَا اَخَذْنَا الضَّعِيْفَ اَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ. قُلْنَا: تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيْمُهُ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ، فَجَعَلْنَا التَّحْمِيْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوَّلُ

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی گزرا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا اور کوڑے کھایا ہوا۔ آپ نے یہودیوں کو بلایا اور پوچھا کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی یہی سزا پاتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پھر آپ نے ان کے علماء میں سے ایک عالم آدمی کو بلایا اور فرمایا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے تورات حضرت موسیٰ پر اتاری کیا تمہاری کتاب میں زنا کی یہی سزا ہے؟ وہ بولا نہیں اگر تم مجھے اتنی بڑی قسم نہ دیتے تو میں نہ بتاتا۔ ہماری کتاب میں زنا کی حد تو رجم ہے۔ لیکن ہمارے اشراف میں زنا کی کثرت ہو گئی۔ جب ہم اشراف کو جرم زنا میں پکڑتے تو انہیں چھوڑ دیتے اور جب غریب وادنیٰ آدمی کو اس جرم میں گرفتار کرتے تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ آخر ہم نے سوچا کہ ایک جگہ جمع ہو کر فیصلہ کریں کہ ایسی سزا تجویز کریں جو سب پر یکساں لاگو ہو۔ چنانچہ اس کے بعد ہم نے منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کی سزا مقرر کر دی۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ میں سب سے پہلے تیرے فرمان کو زندہ کرتا ہوں جسے انہوں نے مردہ کر دیا تھا۔ پھر آپ نے حکم دیا اور اسے سنگسار کر دیا گیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یایھا الرسول لایحزنک الذین الی قولہ ان اوتیم ھذا فخذ وہ یہود کہتے ہیں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اگر وہ تمہیں منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور اگر وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ اَحْيٰى اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْا، فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنْ

رجم کرنے کا فیصلہ سنائیں تو بچے رہو (یعنی تسلیم نہ کرو) اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے ومن لم یحکم بما انزل اللہ الی قولہ فاولئک ھم الفسقون تک یہ آیات نازل فرمائیں۔ ان تمام آیات کا نزول کافروں کے حق میں ہوا۔

اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ [المائده: ۴۱] يَقُوْلُ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ اَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيْمِ وَالْجَلْدِ، فَخُذُوْهُ، وَاِنْ اَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوْا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ [المائده: ۴۴-۴۵ اور ۴۷] فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا.

مآخذ:

○ مسلم ج۲ ص ۷۰ کتاب الحدود، باب رجم الیہود،اھل الذمۃ فی الزنیٰ. براء بن عازب کی ایک دوسری روایت میں اللھم انی اول من احیا ما اماتوا من کتابک کے الفاظ بھی مسلم اور ابوداؤد دونوں نے روایت کئے ہیں. ○ ابوداؤد ج۴ ص ۱۵۴ کتاب الحدود، باب حد الزنا. ○ ابن ماجہ کتاب الحدود، باب رجم الیہودی والیہودیۃ. ○ السنن الکبریٰ بیہقی ج۸. ص۲۴۶ کتاب الحدود باب ماجاء فی حد الذمیین الخ عن براء بن عازب.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ثنا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، ح و ثنا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا عَنْبَسَةُ، ثنا يُوْنُسُ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ مِمَّنْ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ وَيَعِيْهِ، ثُمَّ اتَّفَقَا: وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، فَحَدَّثَنَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَهٰذَا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ وَهُوَ اَتَمُّ، قَالَ: زَنٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَامْرَاَةٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ:

اِذْهَبُوْا بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيْفِ، فَاِنْ اَفْتَا نَابِفُتْيَا دُوْنَ الرَّجْمِ قَبِلْنَا هَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، قُلْنَا: فُتْيَانَبِيٍّ مِنْ اَنْبِيَائِكَ، قَالَ: فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ یہود میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کی۔ ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگے ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو جسے بوجھ ہلکا کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے اگر تو اس نے رجم سے کم تر سزا دی تو ہم اسے قبول کرلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس فیصلہ کو بطور دلیل پیش کردیں گے کہ تیرے انبیاء میں سے ایک نبی کا یہ فیصلہ ہے راوی کا بیان ہے کہ پھروہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَسْجِدِ فِيْ اَصْحَابِهِ، فَقَالُوْا: يَااَبَاالْقَاسِمِ، مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا؟ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى اَتٰى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ:اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ؟ قَالُوْا: يُحَمَّمُ وَيُجَبُّهُ وَيُجْلَدُ، وَالتَّجْبِيَةُ اَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلٰى حِمَارٍ وَتَقَابَلَ اَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا: قَالَ: وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ، فَلَمَّا رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ اَلَظَّ بِهِ النَّشْدَةَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِذْ نَشَدْتَّنَا فَاِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا اَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ اَمْرَ اللّٰهِ، قَالَ: زَنٰى ذُوْقَرَابَةٍ مَعَ مَلِكٍ مِنْ مُّلُوْكِنَا فَاُخِّرَعَنْهُ الرَّجْمُ. ثُمَّ زَنٰى رَجُلٌ فِيْ اُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُوْنَهُ وَقَالُوْا:

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت اپنے اصحاب کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے یہودیوں نے کہا اے ابوالقاسم تمہارا کیا فیصلہ ہے اس مرد اور عورت کے بارے میں جنہوں نے زنا کی ہو۔ آپ سن کر فی الفور کوئی جواب دیئے بغیر ان کی عبادت گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا میں تم کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ تم اپنی کتاب میں اس شخص کے بارے میں کیا حکم پاتے ہو جس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کی ہو۔ یہودی بولے اسے منہ کالا کر کے، گدھے پر سوار کر کے گھمایا پھیرایا جائے گا اور کوڑے مارے جائیں گے (تجبیہ کہتے ہیں دونوں زانیوں کو گدھے پر الٹے منہ سوار کر کے گھمایا پھرایا جائے) ایک نوجوان ان میں خاموش رہا۔ جب نبی ﷺ نے اسے خاموش دیکھا تو آپ نے اسے سخت قسم دے کر پوچھا تو وہ بولا، آپ نے اتنی سخت قسم دی ہے اس لئے میں بتاتا ہوں ہم تورات میں رجم کا حکم پاتے ہیں نبی ﷺ نے دریافت فرمایا پھر تم نے کب حکم الٰہی کو آسان سمجھ کر چھوڑا۔ اس نے جواب دیا کہ ہمارے بادشاہوں میں سے کسی کے قریبی عزیز نے زنا کی تو بادشاہ نے اسے سزائے رجم نہ دی۔ پھر رعایا میں سے کسی عام آدمی نے زنا کی تو بادشاہ نے اسے سزائے رجم دینا چاہی تو اس کے قبیلہ کے لوگ درمیان میں حائل ہو گئے اور بولے پہلے اپنے عزیز کو رجم کرو ورنہ ہمارے آدمی کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ آخر سب نے اتفاق کر کے اس سزا کو تسلیم کر لیا اس پر رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاَ یُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتّٰی تَجِیَٔ بِصَاحِبِک فَتَرْجُمُهُ، فَاصْطَلَحُوْا عَلٰی هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ بَیْنَهُمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "فَاِنِّیْ اَحْکُمُ بِمَا فِی التَّوْرَاةِ" فَاَمَرَ

نے فرمایا میں تو وہی حکم دیتا ہوں جو تورات میں مذکور ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں کے رجم کا فیصلہ فرمایا اور دونوں رجم کر دیے گئے امام زہری کا قول ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ انا انزلنا التوراۃ فیها هدی ونوریحکم انہی لوگوں کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے۔

بِهِمَا فَرُجِمَا، قَالَ الزهری: فبلغنا ان هذه الآية نزلت فيهم "اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِیْهَا هُدًی وَنُوْرٌ یَحْکُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوا، کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ.

ماخذ:

- ابوداؤد ج ۴ ص ۱۵۵ . ۱۵۶ . کتاب الحدود، باب فی رجم الیهودیین.
- کنز العمال ج ۵ ص ۴۲۱ حدیث نمبر ۱۳۵۵۲ .

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَیَهُوْدِیَّةٍ قَدْ زَنَیَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَآءَ یَهُوْدَ، فَقَالَ: مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرَاةِ عَلٰی مَنْ زَنَا؟ قَالُوْا نُسَوِّدُ وُجُوْهَهُمَا وَنَحْمِلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَیْنَ وُجُوْهِهِمَا وَیُطَافُ بِهِمَا، قَالَ: فَأتُوْا بِالتَّوْرٰةِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ، فَجَاؤُ ابِهَا فَقَرَءُ وْهَا حَتّٰی اِذَا مَرُّوْا بِآیَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَی الَّذِیْ یَقْرَأُ یَدَهٗ عَلٰی اٰیَةِ الرَّجْمِ وَقَرَءَ مَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَمَا وَرَائَهَا، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ وَ هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی مرد اور ایک عورت پیش کئے گئے جنہوں نے زنا کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ بنفس نفیس یہود کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا زانی کے متعلق تم لوگ تورات میں کیا حکم پاتے ہو۔ وہ بولے ہم دونوں کے منہ کالا کر کے الٹے رخ دونوں کو سوار کر کے چکر لگواتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا تورات لاؤ اگر تم اپنے بیان میں سچے ہو۔ وہ تورات لے آئے اور پڑھنا شروع کیا تاآنکہ جب رجم کی آیت آئی تو پڑھنے والے نوجوان نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور آگے پیچھے سے پڑھا۔ عبداللہ بن سلام جو نبی ﷺ کے ساتھ ہی تھے نے عرض کیا یا رسول اللہ اسے کہیے کہ اپنا ہاتھ ذرا اٹھائے اس نے ہاتھ اٹھایا تو نیچے آیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ، فَرَفَعَهَا، فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيْهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ.

رجم موجود تھی پس رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو رجم کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں ان کو رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔ میں نے اس یہودی کو دیکھا اپنے آپ کو ڈھال یا آڑ بنا کر عورت کو سنگساری سے بچا رہا تھا۔

ماخذ:

- مسلم ج۲. ص ۶۹. کتاب الحدود، باب رجم الیهود، اهل الذمة فی الزنیٰ.
- دارمی ج۲ ص ۹۹ کتاب الحدود باب فی الحکم بین اهل الکتاب الخ حدیث ۲۳۲۶.
- مؤطا امام مالک کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم. عن ابن عمر.
- السنن الکبریٰ بیهقی ج۸. ص ۲۴۶. کتاب الحدود باب ماجاء فی حدالذمیین الخ عن ابن عمر.
- ابوداؤد الطیالسی ج۸. ص ۲۵۴. ۲۵۳. عن ابن عمر.

متن روایت مندرجہ ذیل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اُتِيَ بِيَهُوْدِيٍّ وَيَهُوْدِيَّةٍ قَدْزَنَيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِكُمْ؟ قَالُوْا: لَا نَجِدُ الرَّجْمَ، فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَذَبُوْا الرَّجْمُ فِي كِتَابِهِمْ، قَالَ: فَدُعِيَ ابْنُ صُوْرِيَا فَجَعَلَ يَقْرَأَحَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى مَوْضِعِ الرَّجْمِ، وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى مَوْضِعِ الرَّجْمِ، فَقَالَ ابْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَهَا، فَاِذَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ الرَّجْمُ فِيْ كِتَابِنَا، فَرَجَمَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَلَاطِ، قَالَ: فَجَعَلَ الْيَهُوْدِيُّ يَقِيْهَا بِنَفْسِهِ.

عبداللہ بن عمر سے مروی روایت:

عَنِ ابْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَتٰى نَفَرٌ مِنْ يَهُوْدَ، فَدَعَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْقُفِّ، فَاَتَاهُمْ فِيْ بَيْتِ الْمِدْرَاسِ، فَقَالُوْا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ رَجُلاً مِّنَّا زَنٰى بِامْرَاَةٍ، فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ، فَوَضَعُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ائْتُوْنِىْ بِالتَّوْرٰةِ، فَاُتِىَ بِهَا، فَنَزَعَ الْوِسَادَةَ مِنْ تَحْتِهِ وَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: اٰمَنْتُ بِكَ وَبِمَنْ اَنْزَلَكَ ثُمَّ قَالَ، ائْتُوْنِىْ بِاَعْلَمِكُمْ، فَاُتِىَ بِفَتًى شَابٍّ ثُمَّ ذكر قصة الرجم نحو حديث مالك عن نافع.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ چند یہود آئے اور رسول اللہ ﷺ کو قف کی طرف بلا کر لے گئے۔ آپ بیت المدراس (تورات پڑھنے کی جگہ) میں ان کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا اے ابا القاسم ہم میں سے ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ زنا کی ہے۔ ان کے درمیان آپ فیصلہ فرما دیں۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تکیہ پیش کیا کہ آپ اس پر تشریف رکھیں۔ آپ اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تورات میرے پاس لاؤ تورات لائی گئی۔ آپ نے اپنے نیچے سے تکیہ نکالا اور تورات اس پر رکھی اور فرمایا میں تجھ پر ایمان لایا اور اس ذات پر ایمان لایا جس نے تجھے نازل فرمایا۔ پھر فرمایا اپنے میں سے سب سے زیادہ علم والے آدمی کو بلاؤ تو ایک نوجوان لایا گیا (اس کے بعد رجم کا قصہ بیان کیا)

ماٰخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص۱۵۵ کتاب الحدود، باب حد الزنا.
- ترمذی ابواب الحدود، باب ما جاء فی رجم اهل الکتاب. ترمذی نے تفصیل بیان نہیں کی صرف اَنَّ النبی صلی اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم رجم یہودیا ویہودیة وفی الحدیث قصة. هذا حدیث حسن صحیح.
- ابن ماجه کتاب الحدود باب رجم الیهودی والیهودیة بهت مختصر.
- نصب الرایه للزیلعی ج۳. ص۳۲۶ حدیث ۱۷.

حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ جَاؤُا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهُ: اَنَّ رَجُلاً مِنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرَاةِ فِیْ شَانِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوْا: نَفْضَحُهُمْ وَیُجْلَدُوْنَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: کَذَبْتُمْ، اِنَّ فِیْهَا الرَّجْمَ، فَاَتَوْا بِالتَّوْرٰةِ فَنَشَرُوْهَا، فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ یَدَهٗ عَلٰی اٰیَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ یَدَکَ، فَرَفَعَ یَدَهٗ، فَاِذَافِیْمَا اٰیَةُ الرَّجْمِ، قَالُوْا: صَدَقَ یَا مُحَمَّدُ! فِیْهَا اٰیَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، فَرَأَیْتُ الرَّجُلَ یَحْنَأُعَلَی الْمَرْأَةِ یَقِیْهَا الْحِجَارَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ یہود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیان کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کی ہے آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم تورات میں رجم کے متعلق کیا حکم پاتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو رسوا کرتے ہیں اور کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ یہ سن کر عبداللہ ابن سلام بولے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تورات میں تو رجم کرنے کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ تورات لائے اور کھول کر رکھ دیا۔ ان میں سے ایک صاحب نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ کر چھپالیا اور آگے پیچھے سے پڑھنا شروع کیا۔ عبداللہ بن سلام نے اسے کہا کہ اپنا ہاتھ ذرا یہاں سے اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ وہاں سے اٹھایا تو وہیں آیت رجم تھی یہودی فوراً بول اٹھے کہ اے محمد ﷺ عبداللہ بن سلام نے ٹھیک کہا ہے تورات میں آیت رجم ہے۔ آپ نے ان دونوں کو سنگسار کیے جانے کا حکم فرمایا ان کو سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ وہ اس عورت پر جھکا پڑتا تھا کہ اسے پتھر لگنے سے بچائے۔

ماٰخذ:

- بخاری ج۲ ص ۱۰۱۱ کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ باب احکام اھل الذمۃ واحصانھم اذا زنوا ورفعوا الی الامام۔
- بخاری ج۲ ص۱۰۰۷ کتاب المحاربین من اھل الکفروالردۃ باب الرجم بالبلاط کے تحت مذکور روایت میں عن ابن عمر قال:

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَهُوْدِیٍّ وَیَهُوْدِیَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا جَمِیْعاً، فَقَالَ لَهُمْ: مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَجِدُوْنَ فِیْ كِتَابِكُمْ؟ قَالُوْا: اِنَّ اَحْبَارَنَا اَحْدَثُوْا تَحْمِيْمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اُدْعُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالتَّوْرَاةِ، فَاُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ، وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَاقَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ: اِرْفَعْ يَدَكَ، فَاِذَا اٰيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ، وَاَمَرَ بِهِمَارَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُوْدِيَّ اَجْنَأَ عَلَيْهَا.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں ایک یہودی مرد اور عورت کو پیش کیا گیا۔ جنہوں نے زنا کی تھی۔ آپ نے یہودیوں سے پوچھا تم اپنی کتاب میں اس کا کیا حکم پاتے ہو۔ وہ بولے ہمارے احبار (علماء) نے منہ کالا کرنا اور گدھے پر الٹا سوار کرنا بتایا ہے عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یارسول اللہ ان کو تورات پیش کرنے کا حکم فرمائیں۔ چنانچہ تورات لاکر پیش کی گئی۔ ان میں سے ایک آدمی نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ کر چھپا لیا اور آگے پیچھے سے پڑھنا شروع کیا۔ عبداللہ بن سلام نے اسے کہا کہ ذرا اپنا ہاتھ اوپر اٹھاؤ وہیں ہاتھ کے نیچے آیت رجم تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا اور دونوں سنگسار کر دئے گئے۔ ابن عمرؓ نے بتایا کہ ان کو بلاط میں رجم کیا گیا۔ میں نے اس یہودی کو دیکھا کہ عورت پر جھکا پڑتا تھا (کہ کسی طرح سنگساری سے بچ جائے)

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۰۷ . کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة باب الرجم بالبلاط.
- مجمع الزوائد ج۶ ص ۲۷۱. عن ابن عباس.

حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ مُوسٰى الْبَلْخِيُّ، ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ مُجَالِدٌ: اَخْبَرَنَا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ:

جَاءَتِ الْيَهُوْدُ بِرَجُلٍ وَامْرَاَةٍ مِنْهُمْ زَنَيَا، فَقَالَ: ائْتُوْنِیْ بِاَعْلَمِ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ، فَاَتَوْهُ بِابْنَیْ صُوْرِيَا فَنَشَدَهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ اَمْرَهٰذَيْنِ

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ یہود ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کی تھی۔ آپ نے فرمایا تم اپنے میں سے سب سے بڑے دو عالم میرے پاس لاؤ۔ وہ صوریا کے دونوں بیٹوں کو لے کر آئے۔ آپ نے ان دونوں کو قسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي التَّوْرٰةِ؟ قَالاَ: نَجِدُ فِي التَّوْرٰةِ اِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ اَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِيْ فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيْلِ فِي الْمُكْحَلَةِ رُجِمَا، قَالَ، فَمَا يَمْنَعُكُمَا اَنْ تَرْجُمُوْهُمَا؟ قَالاَ؟ ذَهَبَ سُلْطَانُنَا فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّهُوْدِ، فَجَاؤُا بِاَرْبَعَةٍ، فَشَهِدُوْا اَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِيْ فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيْلِ فِي الْمُكْحَلَةِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِمَا.

دی اور پوچھا کہ ان دونوں کے متعلق تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو تو انہوں نے بتایا کہ تورات میں تو ہم یہ حکم پاتے ہیں کہ جب چار آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے مرد کی شرم گاہ کو عورت کی شرم گاہ میں اس طرح داخل ہوتے دیکھا جیسا کہ سلائی سرمہ دانی میں داخل ہوتی ہے۔ تو ان دونوں کو رجم کیا جائے۔ آپ نے ان سے پوچھا پھر تم کو کس چیز نے ان کو رجم کرنے سے باز رکھا۔ دونوں بولے۔ ہماری سلطنت تو چلی گئی تو ہمیں قتل کرنا ناپسند معلوم ہوا۔ پھر آپ نے گواہ طلب فرمائے۔ وہ چار گواہ لے کر آئے۔ انہوں نے گواہی دی کہ ہم نے مرد کی شرم گاہ کو عورت کی شرم گاہ میں اس طرح داخل ہوتے دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی میں۔ آپ نے حکم دیا دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔

ماخذ:

○ ابوداؤد ج ۴. ص ۱۵۶ کتاب الحدود، باب فی رجم الیھودیین.

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: زَنٰى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ وَقَدْ اُحْصِنَا حِيْنَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوْباً عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرٰةِ فَتَرَكُوْهُ وَاَخَذُوْا بِالتَّجْبِيَةِ، يُضْرَبُ مِائَةٌ بِحَبْلٍ مَطْلِيٍّ بِقَارٍ وَيُحْمَلُ عَلٰى حِمَارٍ وَجْهُهُ مِمَّا يَلِيْ دُبُرَ الْحِمَارِ، فَاجْتَمَعَ اَحْبَارٌ مِنْ اَحْبَارِهِمْ فَبَعَثُوْا قَوْماً آخَرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: سَلُوْهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِيِّ وساق الحديث.

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو ایک یہودی مرد اور عورت نے زنا کی وہ دونوں شادی شدہ تھے اور تورات میں ان کے لیے رجم لکھا ہوا تھا۔ لیکن یہود نے اس سزا کو چھوڑ دیا اور اس کی جگہ گدھے پر الٹے رخ سوار کرنا اور تارکول سے لتھڑی ہوئی رسی سے سو دفعہ مارنا کو اختیار کر لیا۔ یہودی علماء جمع ہوئے اور کچھ لوگوں کو آپؐ کے پاس اس جرم کی سزا پوچھنے کے لئے بھیجا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں پوچھا۔ الحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابو داؤد ج۴. ص۱۵۶ . کتاب الحدود، باب فی رجم الیہودیین.
- السنن الکبریٰ بیہقی ج۸. ص۲۴۷ کتا ب الحدود، باب ماجاء فی حد الذمیین.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۹

آیت رجم کے بارے میں تحقیق

اللھم انی اول من احیا امرک بعد اذ اماتوہ

ترجمہ: خدایا: میں پہلا شخص ہوں جو تیرے حکم کو زندہ کر رہا ہوں۔ جبکہ انہوں نے اسے مردہ کر دیا تھا۔

پس منظر: یہودیوں کے ہاں زنا کا جو مقدمہ پیش ہوا تھا، اس کا فیصلہ کرتے ہوئے حضورؐ نے توراۃ منگوائی تھی اور اس کی آیت کو فیصلہ رجم کی بنا قرار دیا تھا۔ مسلم اور ابوداؤد میں ہے کہ حضورؐ نے اس مقدمہ کا فیصلہ کرتے وقت یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔

تشریح: بلاشبہ یہ بات متعدد روایات میں آئی ہے کہ آیت رجم قرآن کی آیت تھی۔ لیکن مجھے اس بات کو قبول کرنے میں جن وجوہ سے تامل ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ جن روایات میں اس آیت کا ذکر آیا ہے ان کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت کے الفاظ میں نمایاں اختلاف ہے۔ کسی میں......البتۃ کا لفظ ہے اور کسی میں نہیں ہے۔ کسی میں البتۃ پر آیت ختم ہوگئی ہے۔ اور کسی میں البتۃ کے بعد نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کے الفاظ ہیں۔ اور کسی میں اس کے بجائے بما قضیامن اللذۃ کے الفاظ۔ اگر یہ واقعی قرآن کی آیت تھی، لوگوں کو یاد تھی، اور سزائے رجم کے حق میں نص کی حیثیت رکھتی تھی تو اس کے الفاظ نقل کرنے میں یہ اختلاف کیسا ہے؟

۲۔ سنت سے جو حکم بتواتر معنی ثابت ہے وہ کچھ اور ہے اور آیت کے صریح الفاظ سے جو حکم نکلتا ہے وہ کچھ اور۔ سنت سے جو چیز ثابت ہے وہ تو یہ ہے کہ شادی شدہ مرد ہو یا عورت جب زنا کا ارتکاب کرے تو اسے رجم کیا جائے خواہ وہ جوان ہو یا سن رسیدہ۔ بخلاف اس کے آیت سے جو حکم نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت سے جب زنا کا صدور ہو تو اس کو رجم کیا جائے، خواہ وہ شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔ اس طرح یہ روایات سنت ثابتہ قطعیہ کے خلاف پڑتی ہیں۔ اس مشکل کو رفع کرنے کے لئے بعض بزرگوں نے شیخ کو ثیب اور شیخہ کو ثیبہ کا ہم معنی قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ قطعاً ایک من مانی تاویل ہے۔ عربی زبان کی لغت، محاورات، استعمالات، حتیٰ کہ استعارات و کنایات تک میں اس امر کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ شیخ اور شیخہ کے الفاظ سے ثیب اور ثیبہ مراد لئے جا سکیں۔

۳۔ خود آیت کے الفاظ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ قرآن کے معیارِ فصاحت سے اس قدر فروتر ہیں کہ ذوقِ زبان یہ باور نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ قرآن میں نازل فرمائے ہوں گے۔

۴۔ کوئی مرفوع روایت ایسی موجود نہیں ہے کہ جو یہ بتاتی ہو کہ نبی ﷺ نے اس کی تلاوت منسوخ کرنے اور مصحف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس کو خارج کر دینے یا اس میں درج نہ کرنے کا حکم دیا ہو۔

۵۔ یہودیوں کے ہاں زنا کا جو مقدمہ پیش ہوا تھا اس کا فیصلہ کرتے ہوئے حضورؐ نے توراۃ منگوائی تھی اور اس کی آیت کو فیصلہ رجم کی بنا قرار دیا تھا۔ مسلم اور ابوداؤد میں ہے کہ حضورؐ نے اس مقدمہ میں رجم کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اللھم انی اول من احیا امرك اذاماتوا (خدایا میں پہلا شخص ہوں جو تیرے حکم کو زندہ کر رہا ہوں جب کہ انہوں نے اسے مردہ کر دیا تھا۔

۶۔ جس مقدمہ میں حضورؐ نے یہ فرما کر رجم کا فیصلہ صادر کیا تھا کہ "بخدا میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا" اس میں کہیں یہ مذکور نہیں ہے کہ حضورؐ نے ایت الشیخ والشیخۃ کا حوالہ دیا ہو اور فرمایا ہو کہ یہ ہے کتاب اللہ کا فیصلہ، اور اس کی تلاوت اگرچہ منسوخ ہے مگر اس کا حکم باقی ہے۔ لہٰذا حضورؐ کا مذکورہ بالا ارشاد لازماً اس آیت کی طرف اشارہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس کی یہ تاویل بھی ممکن ہے۔ کہ کتاب اللہ کی رو سے آپ چونکہ حاکم مجاز تھے، اس لئے آپ کا فیصلہ کتاب اللہ ہی کا فیصلہ ہے۔ اور اس کی یہ تاویل بھی ممکن ہے کہ یہودیوں کے مقدمہ میں آپؐ نے توراۃ کے مطابق رجم کا جو حکم دیا تھا اس کی توثیق بعد میں اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں فرما دی تھی۔ براء بن عازبؓ کی روایت ہے کہ اسی مقدمہ کے متعلق سورۃ مائدہ کی وہ آیات نازل ہوئیں جو **یٰایھا الرسول لایحزنک الذین یسارعون فی الکفر** سے لے کر **ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفاسقون** (رکوع ۶۔۷) پر تمام ہوتی ہیں ملاحظہ ہو (مسند احمد۔ مسلم اور ابوداؤد حوالہ سابقہ)

۷۔ زنا بعد احصان کے لئے رجم کا قانون اپنے ثبوت کے لئے اس آیت کا محتاج نہیں ہے۔ اسے ثابت کرنے کے لئے بجائے خود یہ بات ہی کافی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ حکم بیان فرمایا اور متعدد مقدمات میں اس کے مطابق فیصلہ کیا۔ پھر آپؐ کے بعد خلفائے راشدین اسی پر عمل کرتے رہے۔ اور ان کے بعد تمام فقہاء اور محدثین اس پر متفق رہے۔ یہ چیز جب ایک قانون کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے تو پھر ایک منسوخ التلاوت آیت سے ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے جو اگر ثابت ہو بھی جائے تو اس قانون کے لئے حجت نہیں بن سکتی۔ اس لئے کہ یہ آیت رجم کی علت بڑھاپے میں زنا کے ارتکاب کو قرار دے رہی ہے اور جس قانون کے لئے اس کو حجت ٹھیرایا جاتا ہے اس میں علتِ رجم شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا ہے۔

۸۔ یہ کہنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اس آیت کی صرف تلاوت منسوخ ہوئی ہے اور اس کا حکم باقی رہ گیا ہے۔ کیونکہ جو حکم باقی رہا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ بوڑھا اور بوڑھی اگر غیر شادی شدہ بھی ہوں تو رجم کئے جائیں۔ بلکہ باقی رہنے والا حکم اس کے بالکل برعکس یہ ہے کہ غیر شادی شدہ مجرم اگر بوڑھا بھی ہو تو کوڑوں کی سزا کا مستحق ہے اور شادی شدہ مجرم اگر جوان بھی ہو تو اسے رجم کرنا چاہئے۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن ہمام کی یہ رائے بھی قابل غور ہے جسے علامہ آلوسی نے روح المعانی جلد ۱۸ ص ۷۱) میں نقل کیا ہے:

"یہ کہنا (کہ زانی محصن کے حق میں سورۃ نور کی آیت **الزانی والزانیۃ فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ** کے حکم کو) منسوخ کرنے والی چیز سنت قطعیہ ہے، زیادہ صحیح ہے بہ نسبت اس کے کہ آیت مذکورہ (الشیخ والشیخۃ) کو اس کا ناسخ قرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا جائے۔ اس لئے کہ یہ بات قطعی طور پر ثابت نہیں ہے کہ یہ آیت قرآن میں نازل ہوئی تھی پھر اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی۔ اگر حضرت عمرؓ نے خطبہ میں اس کا ذکر کیا اور لوگ خاموش رہے (جیسا کہ روایات میں بیان کیا جاتا ہے) تو یہ اس کا قطعی ثبوت نہیں ہے۔ کیونکہ اجماع سکوتی کا حجت ہونا مختلف فیہ ہے اور وہ حجت ہو بھی تو ہم قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ تمام مجتہد صحابہ اس موقع پر موجود تھے۔ پھر اس امر میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضرت عمرؓ کی طرف اس روایت کی نسبت بھی ظنی ہے۔ اور یہی وجہ ہے واللہ اعلم، کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جب شراحہ کو جلد اور رجم کی سزا دی تو کہا کہ میں نے اس کو کتاب اللہ کے مطابق کوڑے لگوائے ہیں اور سنت رسول اللہ کے مطابق رجم کرایا ہے۔ اس قول میں حضرت علیؓ نے رجم کے لئے منسوخ التلاوۃ آیت قرآنی کو حجت میں پیش نہیں فرمایا۔''

رہا نسخ تلاوت مع بقاء الحکم کا مسئلہ، تو اسمیں شک نہیں کہ علماء اصول نسخ کی اس قسم کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر میں اعتراف کرتا ہوں کہ انتہائی غور کرنے پر بھی میں اس مسئلے کو نہیں سمجھ سکا ہوں۔ نسخ تلاوت کے لئے اگر موزوں ہو سکتی تھیں تو وہ آیتیں جن کا حکم منسوخ ہو چکا ہو نہ کہ کوئی ایسی آیت جس کا حکم باقی ہو۔ (رسائل و مسائل حصہ سوم ص ۴۳ تا ۴۸)

[بحوالہ ترجمان القرآن۔ ربیع الاول ۱۳۷۵ھ۔ نومبر ۱۹۵۵ء]

تخریج

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ اُقْرِئُ رِجَالاً مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا اَنَا فِيْ مَنْزِلِهِ بِمِنٰى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا...... فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ، قَامَ، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّيْ قَائِلٌ لَّكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِيْ اَنْ اَقُوْلَهَا، لاَ اَدْرِيْ لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ اَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَمَنْ خَشِيَ اَنْ لَّا يَعْقِلَهَا فَلاَ اُحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ، اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةُ الرَّجْمِ، فَقَرَاْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ! مَا نَجِدُ اٰيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ، وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ الْحَبَلُ اَوِالْاِعْتِرَافُ الحديث .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۰۹ کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة باب رجم الحبلی من الزنا اذا احصنت۔ O مسلم ج۲ ص۶۵ کتاب الحدود باب حد الزنا۔(باب رجم الیهود، اهل الذمه فی الزنی۔ O کنز العمال ج۵ ص۴۲۸ ، ۴۲۹ حدیث نمبر ۱۳۵۱۲ ۔ O بخاری ج۲ ص۱۰۰۸ پر ابن عباس سے منقول هے

قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُوْلَ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى.

ماخذ:

- ابوداؤد ج۳. ص۱۴۵ کتاب الحدود، باب فی الرجم.
- ترمذی ج۱ ص۲۶۴ . ابواب الحدود باب ماجاء فی تحقیق الرجم.
- ابن ماجه کتاب الحدود باب ۹ الرجم. ابن ماجه میں وقد قَرَأْتُهَا کے بعد قوسین میں (اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا اَلْبَتَّةَ) بهی منقول هے۔
- السنن الکبری ج۸ ص۲۱۱ کتاب الحدود،باب مایستدل به علی ان السبیل هو جلد الزانیین ورجم الثیب. O سنن دارمی ج۲ ص۱۰۰ . کتاب الحدود باب فی حد المحصنین بالزنا.

حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مِّنًى اَنَاخَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً بَطْحَاءَ، ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهَا رِدَائَهُ وَاسْتَلْقٰى ثُمَّ مَدَّيَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ كَبُرَتْ سِنِّيْ، وَضَعُفَتْ قُوَّتِيْ، وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِيْ، فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ، وَلَا مُفَرِّطٍ، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ ، قَدْ سُنَّتْ لَكُمُ السُّنَنُ وَ فُرِضَتْ لَكُمُ الْفَرَائِضُ، وَتُرِكْتُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ اِلَّا اَنْ تَضِلُّوْا بِالنَّاسِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، وَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ: اِيَّاكُمْ اَنْ تَهْلِكُوْا عَنْ اٰيَةِ الرَّجْمِ يَقُوْلُ قَائِلٌ: لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَوْلَا اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَكَتَبْتُهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ فَاِنَّا قَدْ قَرَأْنَاهَا. قَالَ مَالِكٌ، قَالَ يَحْيَ بْنُ سَعِيْدٍ: قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا انْسَلَخَ ذُوالْحِجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ يَحْيٰى! سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ قَوْلُهُ الشَّيْخُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والشیخۃ یعنی الثیب والثیبۃ فَارْجموھما الْبَتَّۃَ.

ماخذ:

- مؤطا امام مالک ج۲ ص۱۶۸ کتاب الحدود باب ماجاء فی الرجم.
- کنز العمال ج۵ ص۴۳۲. حدیث نمبر۱۳۵۲۳ اور ۱۳۵۱۶.

اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرِبْنُ فُوْرَکٍ انبأ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا یُوْنُسُ ابْنُ حَبِیْبٍ، ثنا اَبُوْدَاوُدَ، ثنا شُعْبَۃُ، عَنْ قَتَادَۃَ، قَالَ: سَمِعْتُ یُوْنُسَ بْنَ جُبَیْرٍ یُحَدِّثُ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ الصَّلْتِ، اِنَّھُمْ کَانُوْا یَکْتُبُوْنَ الْمَصَاحِفَ عِنْدَ زَیْدِ ابْنِ ثَابِتٍ فَاَتَوْا عَلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ زَیْدٌ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْ ھُمَا الْبَتَّۃَ نَکَالاً مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ.

ماخذ:

- السنن الکبرٰی للبَیْھَقی ج۸ ص۲۱۱ کتاب الحدود ، باب مایستدل بہ علی ان السبیل ھو جلد الزانیین ورجم الثیب. ○ سنن دارمی ج۲ ص۱۰۰ کتاب الحدود، باب فی حد المحصنین بالزنا .○ المستدرک للحاکم ج۴ ص۳۶۰. کتاب الحدود، باب من کفر بالرجم فقد کفر بالقرآن مستدرک کی اس روایت میں البتۃ تک ہے نکالا من اللّٰہ ورسولہ وغیرہ نہیں ہے.

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اْلاَ صْبَھَانِیُّ اِمْلاَءً، انبأ اَبُوْسَعِیْدِ ابْنُ الْاَعْرَابِیِّ، انبأ الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِیُّ، ثنا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَطُّوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ: مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ، فَیَضِلُّوْا بِتَرْکِ فَرِیْضَۃٍ اَنْزَلَھَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ، اَلاَ وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ اِذَا اُحْصِنَ الرَّجُلُ وَقَامَتِ الْبَیِّنَۃُ اَوْکَانَ الْحَمَلُ اَوِالْاِعْتِرَافُ فَقَدْ قَرَاْنَاھَا، اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا اَلْبَتَّۃَ. وَقَدْرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ. رواہ البخاری فی الصحیح عن علی بن عبد اللّٰہ ورواہ مسلم عن ابی بکربن ابی شیبۃ وغیرہ عن ابن عیینۃ.

ماخذ:

- السنن الکبرٰی للبَیْھَقی ج۸ ص۲۱۱. کتاب الحدود، باب مایستدل بہ علی ان السبیل ھو جلد الزانیین ورجم الثیب .○ مؤطا امام مالک ج۲ ص۱۶۸ کتاب الحدود، باب ماجاء فی الرجم (اوالا عتراف تک)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَخْبَرَنَا اَبُونَصرِ بْنُ قَتَادَةَ، انبأ اَبُوْ مَنْصُوْرِ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ النَّضْرَوِیُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثنا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّبْنِ حُبَیْشٍ، قَالَ: قَالَ لِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَأَیِّنْ تَعُدُّاَوْکَأَیِّنْ تَقْرَأُ سُوْرَةَ الاحزابِ، قُلْتُ: ثَلاثٌ وَّسَبْعِیْنَ آیَةً قَالَ: اقط لَقَدْ رَأَیْتُهَا وَاِنَّهَا لَتَعْدِلُ سورة البقرة، وَاِنَّ فِیْهَا اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَکَالاً مِنَ اللّٰهِ واللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ.

ماخذ:

- السنن الکبریٰ للبیہقی ج۸ ص۲۱۱. کتاب الحدود، باب ما یستدل به علی ان السبیل هو جلدالزانیین ورجم الثیب.
- المستدرک للحاکم ج۴ ص۳۵۹ کتاب الحدود، باب من کفر بالرجم فقد کفر بالقرآن. هذا حدیث صحیح الاسنادولم یخرجاه.

اَخْبَرَنَا اَبُوالْحَسَنِ الْمُقْرِی، انبأ الْحَسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثنا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، ثنا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: نُبِّئْتُ عَنِ ابْنِ اَخِیْ کَثِیْرِبْنِ الصَّلْتِ، قَالَ: کُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ وَفِیْنَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ زَیْدٌ: کُنَّا نَقْرَأُ الشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْ هُمَا اَلْبَتَّةَ، قَالَ: فَقَالَ مَرْوَانُ: اَفَلاَ نَجْعَلُهُ فِی الْمُصْحَفِ ، قَالَ: لَا اَلاَ تَرٰی الشَّابَیْنِ الثَّیِّبَیْنِ یُرْجَمَانِ،قَالَ: وقَالَ ذَکَرُوْا ذٰلِکَ، وَفِیْنَا عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَا اَشْفِیْکُمْ مِنْ ذَاکَ، قَالَ: قُلْنَا: کَیْفَ؟ قَالَ: اَتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذْکُرُکَذَا وَکَذَا فَاِذَا ذَکَرَ الرَّجْمَ اَقُوْلُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُکْتُبْنِیْ آیَةَ الرَّجْمِ، قَالَ: فَاَتَیْتُهُ، فَذَکَرْتُهُ، قَالَ: فَذَکَرَ آیَةَ الرَّجْمِ قَالَ: فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُکْتُبْنِیْ آیَةَ الرَّجْمِ لاَ اَسْتَطِیْعُ ذَاکَ. فِیْ هٰذَا وَمَا قَبْلَهُ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّ آیَةَ الرَّجْمِ حُکْمُهَا ثَابِتٌ وَتِلاَوَتُهَا مَنْسُوْخَةٌ. وَهٰذَا مِمَّا لاَ اَعْلَمُ فِیْهِ خِلَافاً.

ماخذ:

- السنن الکبریٰ ج۸ ص۲۱۱. کتاب الحدود، باب مایستدل به علی ان السبیل هو جلد الزانیین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورجم الثیب ○ کنز العمال ج۵ ص۴۱۸ حدیث نمبز ۱۳۴۸۲۔

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، انبأ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ، انبأابْنُ وَھْبٍ، اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَھْلِ ابْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ خَالَتَهٗ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: لَقَدْ اَقْرَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اٰیَةَ الرَّجْمِ الشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا الْبَتَّةَ بِمَا قَضِیَامِنَ اللَّذَّةِ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ بھذہ السیاقة۔

ماخذ:

○ المستدرک للحاکم ج۴. ص۳۵۹. کتاب الحدد، باب من کفر بالرجم فقد کفر بالقرآن۔

اَخْبَرَنَا اَبُوالْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّیَارِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰی الْبَاشَانِیُّ، ثنا عَلِیُّ ابْنُ الْحَسَنِ ابْنِ شَقِیْقٍ، انبأ الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا یَزِیْدُ النَّحْوِیُّ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: مَنْ کَفَرَ بِالرَّجْمِ فَقَدْ کَفَرَ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ حَیْثُ لاَ یَحْتَسِبُ قوله عزوجل: یَا اَھْلَ الْکِتَابِ قَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْراً مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتَابِ، فَکَانَ الرَّجْمُ مِمَّا اَخْفَوْا. ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔

ماخذ:

○ المستدرک للحاکم ج۴ ص۳۵۹ کتاب الحدود، باب من کفر بالرجم فقد کفر بالقرآن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۰

قتلِ خطا

قتلِ خطا کا خون بہا اور عاقلہ

تشریح: احادیث سے یہ بات بتواتر ثابت ہے کہ قتل خطا کے لئے نبی ﷺ نے سو اونٹ خونبہا مقرر فرمادیا تھا جن کی قیمت اس زمانے میں دس ہزار درہم کے برابر تھی۔ (۱۰ ہزار درہم ۔۲۲ سیر ۱۲½ چھٹانک چاندی)

یہ خونبہا کا معاملہ اس لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ قرآن مجید میں اس کا حکم دیا گیا ہے اور صاف ارشاد ہوا ہے کہ اللہ سے قتل خطا کی معافی حاصل کرنے کے لئے کفارے کے ساتھ اس کا ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اب اگر ہمارا ملکی قانون قتل خطا کی کوئی دوسری سزا دے، خواہ وہ قید ہو یا جرمانہ تو یقیناً وہ اس کفارے اور تاوان کا بدل نہیں ہوسکتی جو آخرت میں ایک مسلمان کو خدا کے حضور بری الذمہ کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے ہم ذرا وضاحت کے ساتھ خونبہا کے قاعدے کو یہاں بیان کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اس سے ٹھیک ٹھیک واقفیت ہوجائے۔

۱۔ خونبہا ادا کرنے کی ذمہ داری شریعت نے صرف قاتل پر نہیں ڈالی ہے۔ بلکہ اس کے ''عاقلہ'' کو اس کے ساتھ برابر کا شریک کیا ہے۔

۲۔ ''عاقلہ'' سے مراد فقہائے حنفیہ کی تحقیق کے مطابق ایک شخص کے اعوان وانصار ہیں۔ اگر وہ شخص کسی سرکاری محکمہ کا آدمی ہو تو اس محکمے کے تمام ملازم اس کے عاقلہ ہیں۔ ورنہ بدرجۂ آخر خزانہ سرکار اس کی دیت ادا کرے گا۔

۳۔ عاقلہ پر قتل خطا کی دیت کا یہ بار اس لئے نہیں ڈالا گیا ہے کہ ایک شخص کے گناہ کی سزا سب کو دی جائے، بلکہ اس لئے ڈالا گیا ہے کہ ایک بھائی پر اچانک جو بار گناہ آ پڑا ہے، اس کی ذمہ داری ادا کرنے میں اس سے قریبی تعلق رکھنے والے سب لوگ اس کا ہاتھ بٹائیں، اور تنہا اس پر اتنا بوجھ نہ پڑ جائے کہ اس کی کمر توڑ دے۔ نیز جس خاندان کو اسکی غلطی کی وجہ سے جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے اس کی تلافی بھی آسانی سے ہوجائے یہ ایک طرح کا صدقہ یا فی سبیل اللہ چندہ ہے جو ہر اس شخص کی مدد کے لئے اس کے وسیع حلقۂ اقارب سے حاصل کیا جاتا ہے جس سے کوئی مہلک غلطی سرزد ہو جائے۔ ہم اس کو اخلاقی انشورنس سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔

۴۔ عاقلہ سے پورا خونبہا بیک وقت وصول نہیں کیا جائے گا بلکہ تین سال کی مدت میں تھوڑا تھوڑا کر کے لیا جائے گا۔ اگر عاقلہ کی وسعت کو پیش نظر رکھا جائے تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ فی کس دو تین آنے ماہوار سے زیادہ چندے کا بار کسی شخص پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں پڑسکتا۔

۵۔ یہ چندہ صرف مردوں سے لیا جائے گا۔ عاقلہ میں عورتیں شامل نہیں ہیں۔

۶۔ خونبہا لینے کے حقدار مقتول کے وارث ہوتے ہیں۔ جس قاعدے سے میراث تقسیم ہوتی ہے اسی قاعدے سے یہ رقم بھی وارثوں میں تقسیم کی جائے گی۔

۷۔ مقتول کے وارث ہی خونبہا معاف کرنے کے حقدار ہیں۔ اور یہ معافی قرآن کی زبان میں ان کی طرف سے قاتل پر صدقہ ہے۔

ان احکام پر اگر کوئی شخص غور کرے تو وہ بلا تامل یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ یہ طریقہ اخلاقی وتمدنی حیثیت سے موجودہ ملکی قانون کی بہ نسبت زیادہ افضل ہے۔ اس میں ایک طرف ۶۰ روزوں کا کفارہ اس شخص کے دل کو پاک کر دیتا ہے جس کی غفلت یا غلطی سے ایک جان ضائع ہوئی۔ دوسری طرف یہی کفارہ آس پاس کے سب لوگوں کو چوکنا کر دیتا ہے کہ وہ ایسی غلطیوں اور غفلتوں میں مبتلا ہونے سے بچیں۔ اس میں ایک طرف خون بہا ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تا کہ اس خاندان کے آنسو پونچھے جائیں جس کا ایک فرد قاتل کی غلطی کا شکار ہوا ہے۔ دوسری طرف اس خوں بہا کا بار عاقلہ پر ڈال کر اس کی ادائیگی کو آسان کر دیا گیا ہے۔ پھر یہ ادائے دیت کی مشترک ذمہ داری ایک طرف عاقلہ کو چوکنا کرتی ہے کہ وہ اپنے افراد کی نگرانی کریں، تو دوسری طرف یہ ہر ہر فرد میں یہ احساس بھی پیدا کرتی ہے کہ وہ ایک ہمدرد اور شریک رنج وراحت برادری سے تعلق رکھتا ہے، نہ کہ ایسی برادری سے جس میں 'کسے را با کسے کارے نباشد'' (رسائل ومسائل حصہ دوم ص ۲۲۷ تا ۲۲۹)

تخریج

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، ح و ثنا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ، ثنا اَبِيْ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضٰى اَنَّ مَنْ قَتَلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ: ثَلاثُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ، وَثَلاثُوْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ، وَثَلاثُوْنَ حِقَّةٌ، وَعَشْرَةٌ بَنِي لَبُوْنٍ ذَكَرٍ.

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا میں فیصلہ فرمایا کہ اس کی دیت میں سو اونٹ دیے جائیں (ان کی تفصیل اس طرح ہو گی) تیس اونٹنیاں ایک برس کی عمر والی۔ تیس ہی دو برس کی اور تیس تین سالہ اور دس نر اونٹ جو دو سال مکمل کر کے تیسرے میں داخل ہوئے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خون بہا کی مقدار

ترجمہ: نبی ﷺ نے خون بہا کی مقدار سو اونٹ، یا دو سو گائیں، یا دو ہزار بکریاں مقرر فرمائی ہے۔

تشریح: اگر دوسری کسی شکل میں کوئی شخص خون بہا دینا چاہے تو اس کی مقدار انہی چیزوں کی بازاری قیمت کے لحاظ سے معین کی جائے گی۔ مثلاً نبی ﷺ کے زمانے میں نقد خون بہا دینے والوں کے لئے ۸ سو دینار یا ۸ ہزار درہم مقرر تھے۔ جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا تو انہوں نے فرمایا کہ اونٹوں کی قیمت اب چڑھ گئی ہے۔ لہٰذا اب سونے کے سکے میں ایک ہزار دینار یا چاندی کے سکے میں ۱۲ ہزار درہم خون بہا دلایا جائے گا۔ مگر واضح رہے کہ خون بہا کی یہ مقدار جو مقرر کی گئی ہے قتل عمد کی صورت کے لئے نہیں ہے بلکہ قتل خطا کی صورت کے لئے ہے۔

(تفہیم القرآن ج ۱ ص ۳۸۲ ۔ النساء حاشیہ ۱۲۲)

مآخذ:

- ابوداؤد ج ۴ ص ۱۸۴ کتاب الدیات، باب الدیة کم ھی؟
- نسائی ج ۸ ص ۴۲، ۴۳. کتاب القسامة والدیات، باب کم دیة شبه العمدالخ
- ابن ماجه کتاب الدیات باب دیة الخطأ.
- السنن الکبری ج ۸ ص ۷۴ کتاب الدیات باب من قال هی ارباع علی اختلاف بینهم فی الاوصاف. قال علی: محمد بن راشد ضعیف عند اهل الحدیث.

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسَدَّدٌ، المعنى قَالاَ: ثنا حَمَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثَلاَثاً ثُمَّ قَالَ:

لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اِلٰى هٰهُنَا حَفِظْتُهُ عَنْ مُسَدَّدٍ ثُمَّ اتَّفَقَا...... اَلاَ اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمَدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَامِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ. مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلاَدُهَا وَحَدِيْثُ مُسَدَّدٍ اَتَمُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز خطاب (خطبہ) فرمایا: پہلے تین مرتبہ اللہ اکبر فرمایا پھر فرمایا کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور لشکروں کو شکست سے دوچار کیا۔ فرمایا سن لو قتل خطا شبہ العمد کے مشابہ ہے جو کوڑے یا لاٹھی سے قتل کیا گیا ہو سو اونٹ دیت ہے ان میں چالیس تو وہ ہوں گی جن کے پیٹ میں بچے ہوں (حاملہ یا گابھن) اور مسدد سے مروی حدیث مکمل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

- ابو داؤد ج۴، ص۱۸۵ کتاب الدیات، باب فی دیة الخطاء شبه العمد۔
- نسائی ج۸ ص۴۲ کتاب القسامة باب کم دیة شبه العمد۔
- ابن ماجه کتاب الدیات، باب دیة شبه العمد۔
- دارقطنی ج۳. ص۱۰۴. ۱۰۵. کتاب الحدود عن ابن عمر۔
- نسائی اور دارقطنی دونوں نے مائة من الابل کے بعد مغلظة بھی بیان کیا ھے۔
- مسند احمد ج۲ ص۱۰۳ ابن عمر۔
- سنن دارمی ج۲ ص۱۱۸ کتاب الدیات ، باب الدیة فی شبه العمد دارمی میں روایت کا آخری حصه ھے۔ ○ السنن الکبریٰ ج۸ ص۷۲. ۷۳. کتاب الدیات باب دیة النفس اور ص۶۸ باب اسنان الابل المغلظة فی شبه العمد۔

حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، ثنا حَمَّادٌ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی الدِّیَةِ عَلٰی اَهْلِ الْاِبِلِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَةٍ، وَعَلٰی اَهْلِ الشَّاةِ اَلْفَیْ شَاةٍ، وَعَلٰی اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَیْ حُلَّةٍ وَعَلٰی اَهْلِ الْقَمْحِ شَیْئًا لَمْ یَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ.

حضرت عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت کے سلسلہ میں اونٹ کے مالکوں پر سو اونٹ گائے بیل کے مالکوں پر دو سو گائیں اور بکریوں کے مالکوں پر دو ہزار بکریاں اور حلوں (جوڑوں) کے مالکوں پر دو سو جوڑے اور گندم کے مالکوں پر اتنی گندم جس کی صحیح مقدار محمد بن اسحاق کو یاد نہیں رہی۔

ماخذ:

- ابو داؤد ج۴. ص۱۸۴ کتاب الدیات، باب الدیة کم ھی؟

۱. اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: انبأ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسٰی، عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ خَطأً فَدِیَتُهٗ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ، ثَلَاثُوْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَثَلَاثُوْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَثَلَاثُوْنَ حِقَّةٌ وَعَشْرَةٌ بَنِیْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ. قَالَ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَوِّمُهَا عَلٰی اَهْلِ الْقُرٰی اَرْبَعَ مِائَةِ دِیْنَارٍ اَوْعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ، وَیُقَوِّمُهَا عَلٰی اَهْلِ الْاِبِلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاوارث قاتل کی دیت کون ادا کرے گا؟

من ترک کلا فالی ومن ترک مالا فلورثتہ وانا وارث من لاوارث لہ، اعقل لہ وارثہ (ابوداؤد، کتاب الفرائض)

ترجمہ: اگر کوئی شخص بے سہارا اھل وعیال چھوڑے تو ان کی کفالت میرے ذمے ہے، اور اگر کوئی مال و دولت چھوڑے تو وہ اس کے ورثہ کے لئے ہے۔ اور میں لاوارث کا وارث ہوں۔ میں اس کی طرف سے دیت بھی دوں گا اور اس کا ورثہ بھی لوں گا۔[1]

اِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا، وَاِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا عَلٰى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيْمَتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ الْاَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ. قَالَ: وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَىْ بَقَرَةٍ، وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ اَلْفَىْ شَاةٍ الخ

حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو غلطی سے قتل کیا گیا اس کی دیت سو اونٹ ہے (وہ اس طرح) کہ تیس یک سالہ اونٹ اور تیس ہی دو سالہ اور تیس سہ سالہ جو چوتھے سال میں قدم رکھ چکا ہو) اور دس دو سالہ نر اونٹ اور رسول اللہ ﷺ نے دیہاتیوں کے لئے چارسو دینار یا اس کے مساوی چاندی۔ اور اونٹ کے مالکوں کے لئے جیسے وقت کے اعتبار سے قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ہوگا اسی طرح مقرر فرما دیتے آپ اپنے عہد میں چارسو دینار سے آٹھ سو دینار تک قیمت مقرر فرماتے اور رسول اللہ ﷺ نے جس کے ذمہ دیت گائے کی صورت میں دینا آتی تھی ان کے لئے دو سو گائیں اور جس کے ذمہ دیت بکریوں کی صورت میں دینا آتی تھی اس کے لئے دو ہزار بکریاں مقرر فرمائیں۔

ماخذ:

- نسائی ج۸ ص۴۳ کتاب القسامۃ، باب کم دیۃ شبہ العمد.
- ابوداؤد ج۴ ص۱۸۹ کتاب الدیات، باب فی الخطأشبہ العمد.
- ابن ماجہ کتاب الدیات باب دیۃ الخطأ.

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ، نا حُسَيْنُ نِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: اگر قاتل ایک لاوارث آدمی ہو۔ یا اس کا قریب تر حلقہ اولیاء دیت ادا کرنے کے قابل نہ ہو تو اس صورت میں صحیح یہ ہے کہ اس کی دیت کا بوجھ وسیع تر حلقہ اولیاء پر ڈالا جائے، حتی کہ بالآخر اس کا بوجھ ریاست کے خزانے پر پڑنا چاہئے۔ اس قول کا ماخذ یہی حدیث ہے جس میں نبی ﷺ نے رئیس مملکت ہونے کی حیثیت سے فرمایا ہے: من ترک کلا فالی و من ترک مالا فلورثته وانا وارث من لاوارث له، اعقل له وارثه

اس حدیث کی رو سے ریاست ہر اس شہری کی وارث ہے جو لاوارث مر گیا ہو اور ہر اس شہری کی عاقلہ ہے۔ جس کی دیت ادا کرنے والا کوئی نہ ہو۔ خود عقل کی رو سے ایسا ہی ہونا چاہئے، کیونکہ ریاست ملک میں امن کی ذمہ دار ہے، اگر وہ قتل کو روکنے میں ناکام رہی ہے تو مقتول کے وارثوں کے نقصان کی تلافی یا تو اسے قاتل کے وارثوں اور حامیوں سے کرانی چاہئے یا پھر خود کرنی چاہئے۔ (رسائل ومسائل حصہ دوم ص ۲۲۴۔ ۲۲۵)

قاتل کے ساتھ اس کے اولیاء بھی دیت ادا کریں

قوموا فدوا

ترجمہ: اٹھو اور دیت ادا کرو۔

پس منظر: حمل بن مالک والی روایت میں صاف مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے اولیاء قاتل کو خطاب کر کے فرمایا اٹھو اور دیت ادا کرو۔

عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ ثَمَانِيَةَ الاٰفِ دِرْهَمٍ. وَدِيَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ: فَكَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ حَتّٰى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَقَامَ خَطِيْباً فَقَالَ: اَلَا اِنَّ الْاِبِلَ قَدْ غَلَتْ، قَالَ: فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفَ دِيْنَارٍ، وَعَلٰى اَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَى عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّاةِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى اَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ الحديث.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دیت کی مقدار (سکوں میں) آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھی۔ اور اہل کتاب کی اس وقت مسلمانوں سے آدھی تھی۔ یہ حکم اسی طرح جاری رہا کہ حضرت عمرؓ خلیفہ مقرر ہوئے اور آپ خطاب کرنے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اب اونٹ کی قیمت گراں ہو چکی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے سونے کے مالکوں پر ہزار دینار اور چاندی والوں کے لئے بارہ ہزار درہم دیت قرار دے دی نیز گائے بیل والوں کے لئے دو سو گائیں اور بکریوں کے مالک پر دو ہزار بکریاں اور حلہ والوں پر دو سو حلہ دیت مقرر کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: قاضی یقیناً یہ حق رکھتا ہے کہ قاتل کے اولیاء کو دیت ادا کرنے پر مجبور کرے۔ اس حدیث سے یہ بات تو ثابت ہو جاتی ہے کہ دیت ادا کرنے کی ذمہ داری میں قاتل کے ساتھ اس کے اولیاء بھی شریک ہیں۔ البتہ اس امر میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے کہ دیت ادا کرنے کے معاملے میں قاتل کے اولیاء (یا عاقلہ) کن لوگوں کو قرار دیا جائے گا؟ شافعیہ کے نزدیک ''عاقلہ سے مراد'' ورثہ یا عصبہ ہیں، اور حنفیوں کے نزدیک وہ تمام لوگ عاقلہ ہیں جو زندگی کے معاملات میں ایک شخص کے پشت پناہ اور سہارا بنتے ہوں، خواہ وہ رشتہ دار ہوں یا ہم پیشہ برادری والے یا وہ لوگ جو عہد و پیمان کی بنا پر ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند ہوں۔ شافعیہ نے جو رائے دی ہے وہ صرف اس معاشرے کے لئے موزوں ہے جس میں قبائلی سسٹم رائج ہو۔ لیکن حنفیہ کی رائے ان معاشروں میں بھی چل سکتی ہے جن میں قبیلے کے بجائے دوسرے نسبی یا معاشی یا تمدنی روابط کی بنا پر لوگ ایک دوسرے کے پشت پناہ بنتے ہوں۔ حنفیہ کی رائے کے مطابق ایک سیاسی پارٹی بھی اپنے ایک فرد کی عاقلہ بن سکتی ہے،

ماخذ:

- ابوداوٗد ج۴ ص۱۸۴ کتاب الدیات باب الدیۃ کم ھی؟

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِبْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ (الْهَوْذَنِيِّ عبد الله بن لُحَيِّ) عَنِ الْمِقْدَامِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيَّ، وَرُبَّمَا قَالَ: اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُوْلِهٖ" وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهٖ، وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ، اَعْقِلُ لَهٗ، وَاَرِثُهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهٗ.

حضرت مقدام سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے بے سہارا اہل وعیال چھوڑے تو ان کی کفالت میرے ذمہ ہے اور بسا اوقات یہ بھی فرمایا کہ ان کی کفالت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ ہے اور جو کوئی مال و دولت چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے اور میں لاوارث کا وارث ہوں۔ میں اس کی جانب سے دیت بھی دوں گا اور اس کا ورثہ بھی لوں گا۔ اور ماموں بھی لاوارث کا وارث ہے۔ اس کی طرف سے دیت بھی دے گا اور اس کا ورثہ بھی لے گا۔

ماخذ:

- ابوداوٗد ج۳ ص۱۲۳ کتاب الفرائض، باب فی میراث ذوی الارحام.
- ابن ماجه کتاب الفرائض باب ۹ ذوی الارحام.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس کے ارکان زندگی کے اہم معاملات میں ایک دوسرے کے حامی و مددگار ہوتے ہیں، اور بڑی حد تک ایک دوسرے کی ذمہ داریوں میں شریک سمجھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب معاشرے کی بنیادیں قبائلی نظام کی بہ نسبت زیادہ وسیع ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے ایک فوجی کی دیت کا ذمہ دار اس کے پورے لشکر کو ٹھہرایا۔ چنانچہ فتح القدیر میں ہے: فانه لما دون الدواوین جعل العقل علی اهل الدیوان و کان ذلک بمحضرٍ من الصحابة رضی الله عنهم من غیر نکیرٍ منهم. (ج ۸ ص ۴۲) ''حضرت عمرؓ نے جب عسکری نظام قائم کیا تو دیت کو پورے اہل لشکر پر عائد کیا۔ آپ کا یہ فعل صحابہ کی ایک مجلس میں انجام دیا گیا اور انہوں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔''

رہا یہ سوال، کہ اولیاء یا عاقلہ پر دیت عائد کرنا، گناہ گار کی سزا بیگناہوں کو دینے کا ہم معنی تو نہیں ہے؟ تو اس کا جواب آپ خود پالیتے اگر اس امر پر غور فرماتے کہ ایک شخص اجتماعی زندگی کے اندر رہتے ہوئے قتل جیسے اجتماع کش فعل کا ارتکاب بالعموم اپنے حمایتوں کے بل بوتے پر ہی کیا کرتا ہے۔ اگر وہ لوگ جن کی حمایت اور پشتیبانی پر وہ بھروسہ رکھتا ہے، یہ جان لیں کہ اس کی ایسی حرکات کی ذمہ داری میں وہ بھی شریک ہوں گے تو اسے قابو میں رکھنے کی خود کوشش کریں گے اور اسے ایسی چھوٹ نہ دیں گے کہ وہ دوسروں کی جانیں لیتا پھرے۔ کیا عجب کہ دیت کے ذمہ دار اولیاء کے لئے ''عاقلہ'' کا لفظ اسی رعایت سے اختیار کیا گیا ہو۔ عقل کے معنی روکنے اور باندھنے کے ہیں شاید ابتداً اس لفظ کو اختیار کرنے میں یہی مناسبت پیش نظر ہو کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا کام یہ ہے کہ آدمی کو قابو میں رکھیں اور ایسا بے قابو نہ ہونے دیں کہ وہ قتل و غارت کا ارتکاب کرنے لگے

رسائل و مسائل حصہ دوم (۲۲۲ تا ۲۲۴)

صدقہ کی نیت سے قصاص کی معافی کا ثواب

من جرح فی جسده جراحة فتصدق بها کفر عنه ذنوبه بمثل ما تصدق به.

ترجمہ: یعنی جس کے جسم میں کوئی زخم لگایا گیا اور اس نے معاف کر دیا تو جس درجے کی یہ معافی ہوگی اس کے بقدر اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

تخریج

علامہ ابن الھمام کی شرح ہدایہ فتح القدیر کے تکملۃ کی جلد ۱۰ ص ۳۹۵ کتاب المعاقل کے تحت منقول ہے

وَالْاَصْلُ فِیْ وُجُوْبِهَا عَلَی الْعَاقِلَةِ قَوْلُهٗ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِیْ حَدِیْثِ حَمْلِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْاَوْلِیَاءِ قُوْمُوْا فَدُوْهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: یعنی جو شخص صدقہ کی نیت سے قصاص معاف کردے اس کے حق میں یہ نیکی اس کے بہت سے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گی۔ (تفہیم القرآن ج ۱ص ۴۷۴۔المائدہ حاشیہ ۷۵)

تخریج

۱ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، ثنا شُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ جُرِحَ فِيْ جَسَدِهِ جَرَاحَةً، فَتَصَدَّقَ بِهَا كَفَّرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُ بِمِثْلِ مَاتَصَدَّقَ بِهِ.

ماخذ:

- مسند احمد ج۵ ص ۳۲۹.

انهی عباده بن صامت سے مسند احمد ج۵ کے ص۳۱۶ پر مامن رجل یجرح فی جسده جراحة بهی مروی هے اور مجمع الزوائد ج۵ ص ۳۰۲ پربهی کتاب الحدود باب ماجاء فی العفو عن الجانی والقاتل کے تحت منقول هے. عن عبادة بن الصامت.

- ترمذی ج ۱ ص۲۵۸ ابواب الدیات، باب ماجاء فی العفو، اور ابن ماجه نے کتاب الدیات میں باب العفو فی القصاص کے تحت ابوالدرداء سے مامن رجل یصاب بشئ من جسده فیتصدق به الارفعه الله به درجة الخ بهی مذکورهے.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل ۱۱

مرتد کی سزا

حکم قتل مرتد کا ثبوت حدیث سے

من بدل دینه فاقتلوہُ.

ترجمہ: جو شخص (یعنی مسلمان) اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔۱

تشریح: یہ حدیث حضرت ابوبکرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت معاذؓ بن جبل، حضرت ابوموسیٰؓ اشعری، حضرت عبداللہؓ بن عباس، حضرت خالد بنؓ ولید اور متعدد دوسرے صحابہ سے مروی ہے۔ اور تمام معتبر کتب حدیث میں موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لایحل دم امرئ مسلم یشهدان لا اله الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ الا باحدٰی ثلٰث: النفس بالنفس، والثیب الزانی، والمفارق لدینه التارک للجماعة (بخاری، کتاب الدّیات، ومسلم کتاب القسامة والمحاربین والقصاص الدیات، ابوداوٗد کتاب الحدود باب الحکم فی من ارتد.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمان ہو اور شہادت دیتا ہو اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اور اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس کا خون تین جرائم کے سوا کسی صورت میں حلال نہیں: ایک یہ کہ اس نے کسی کی جان لی ہو اور قصاص کا مستحق ہو گیا ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ شادی شدہ ہو اور زنا کرے، تیسرے یہ کہ اپنے دین کو چھوڑ دے اور جماعت سے الگ ہو جائے۔۲

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لایحل دم امرئ مسلم الاّ رجل زنی بعد احصانه، او کفر بعد اسلامه او النفس بالنفس (نسائی باب ذکر مایحل به دم المسلم)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کسی مسلمان کا خون حلال نہیں الا یہ کہ اس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کی ہو، یا مسلمان ہونے کے بعد کفر اختیار کیا ہو، یا کسی کی جان لی ہو۔۳

حضرت عثمانؓ کی روایت ہے

سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہُ علیه وسلم یقول لا یحل دم امرئ مسلمٍ اِلَّا باحدٰی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثلث، رجل کفر بعد اسلامه اوزنی بعد احصانه اوقتل نفسا بغیر نفسٍ (نسائی ، باب ایضاً)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے بجز تین صورتوں کے۔ ایک یہ کہ کوئی شخص اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا ہو، دوسرے یہ کہ شادی شدہ ہونے کے بعد اس نے زنا کی ہو، تیسرے یہ کہ وہ قتل کا مرتکب ہو بغیر اس کے کہ اسے جان کے بدلے جان لینے کا حق حاصل ہوا ہو۔

۱. حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ:حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْكُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ، وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.

حضرت عکرمہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ کے پاس کچھ زندیق لوگ لائے گئے۔ حضرت علیؓ نے ان کو جلوا دیا۔ حضرت ابن عباس کو جب یہ اطلاع ملی تو فرمایا کہ اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو ان کو نہ جلواتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ کے عذاب کی طرح عذاب نہ دو فرما کر اس سے منع فرمایا ہے بلکہ میں تو ان کو قتل کرتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنا دین بدل ڈالا ہو اسے قتل کر دو۔

ماٰخذ:

- بخاری ج۲ ص۱۰۲۳ ۔ کتاب استتابة المعاندین والمرتدین وقتالهم باب حکم المرتد اور بخاری ج۱ ص۴۲۳۔ کتاب الجهاد، باب لا یعذب بعذاب الله ، اور بخاری ج۲ ص۱۰۹۶ کتاب الاعتصام، باب قول الله وامرهم شورٰی بینهم.
- ابو داؤد ج۲ ص۲۴۲ کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد.
- ترمذی ج۱ ص۲۷۰ ابواب الحدود، باب ماجاء فی المرتد .
- نسائی ج۷ ص۱۰۴. ۱۰۵ کتاب تحریم الدم، باب الحکم فی المرتد.
- ابن ماجه، کتاب الحدود، باب المرتدعن دینه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

O مسند احمد ج ۱ ص ۲.۷.۲.۲۸۲.۲۸۳.۳۲۳ وغیرہ۔ O دارقطنی کتاب الحدود ج ۳ ص ۳۳۴۔ O مؤطا امام مالک ج ۲ ص ۱۱۶.۱۱۷ کتاب الاقضیة، القضاء فیمن ارتدعن الاسلام۔ O نیل الاوطار ج ۷ ابواب احکام الردة والا سلام، باب قتل المرتد، O السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۸ ص ۱۹۵ کتاب المرتد باب قتل من ارتد عن الاسلام اور باب قتل من ارتد عن الاسلام اذا ثبت علیہ رجلا کان اوامراۃ ص ۲۰۲۔

۲. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِیُّ، وَالْمُفَارِقُ لِدِيْنِهٖ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ. (لِلْجَمَاعَةِ)

مآخذ:

- O بخاری ج ۲ ص ۱۰۱۶ کتاب الدیات، باب قول اللّٰہ ان النفس بالنفس الآیة۔
- O مسلم ج ۲ ص ۵۹ کتاب القسامة باب مایباح بہ دم المسلم۔
- O ابوداؤد ج ۴ ص ۱۲۶ کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد۔
- O ترمذی ج ۱ ص ۲۶۷ ابواب الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعة فاقتلوہ۔ O نسائی ج ۷ ص ۹۰.۹۱ کتاب تحریم الدم، باب ذکر مایحل بہ دم المسلم۔
- O دارقطنی ج ۳ ص ۸۲ کتاب الحدود۔
- O سنن دارمی ج ۲ ص ۱۳۸ کتاب السیر باب لایحل دم رجل یشھدان لا الٰہ الا اللّٰہ۔
- O مسند احمد ج ۱ ص ۶۱. ۶۳.۶۵.۷۰.۱۶۳.۳۸۲. ۴۲۸.۴۴۴.۴۶۵ وغیرہ ج ۶ ص ۱۸۱.۲۱۴۔ O السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۸ ص ۱۹۴ کتاب المرتد باب قتل من ارتدعن الاسلام۔ O السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۸ ص ۲۰۲۔ کتاب المرتد باب قتل من ارتد عن الاسلام اذاثبت علیہ رجلاً کان او امراۃ۔

۳. اَخْبَرَنَا عَمْرُ وبْنُ عَلِیٍّ، قَالَ: ثنا يَحْیٰ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِوبْنِ غَالِبٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ، اَوْ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ، اَوِ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَقَّفَهُ زُهَيْرٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ ہی سے دوسری روایت ہے۔

سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لایحل دم امرئ مسلم الا باحدیٰ ثلاث رجل زنی بعد احصانہ فعلیہ الرجم اوقتل عمدًا فعلیہ القود او ارتد بعد اسلامہ فعلیہ القتل (نسائی باب الحکم فی المرتد)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین جرائم کی پاداش میں۔ ایک یہ کہ کسی نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کی ہو، اس کی سزا سنگساری ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی نے عمدًا قتل کا ارتکاب کیا ہو، اس پر قصاص ہے۔ تیسرے یہ کہ کوئی اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگیا ہو، اس کی سزا قتل ہے۔[1]

تاریخ کی تمام معتبر کتابوں سے ثابت ہے کہ یہ حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہوکر ہزاروں آدمیوں کے سامنے اس وقت بیان کی تھی، جبکہ باغی آپ کے مکان کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور آپ کے قتل کے در پے تھے۔ باغیوں کے مقابلے میں آپ کے استدلال کی بنا یہ تھی کہ اس حدیث کی رو سے تین جرائم کے سوا کسی چوتھے جرم میں ایک مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں ہے اور میں نے ان میں سے کوئی جرم نہیں کیا ہے، لہٰذا مجھے قتل کرکے تم لوگ خود مجرم قرار پاؤ گے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح یہ حدیث حضرت عثمان کے حق میں باغیوں پر صریح حجت بن رہی تھی۔ اگر یہ امر ذرہ برابر بھی مشتبہ ہوتا کہ آیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں، تو سینکڑوں آوازیں بلند ہوجاتیں کہ آپ کا بیان غلط ہے یا مشکوک ہے، لیکن باغیوں کے پورے مجمع میں سے کوئی ایک شخص بھی اس حدیث کی صحت پر اعتراض نہ کرسکا۔

مآخذ:

- نسائی ج۷ ص ۹۱۔۹۲ کتاب المحاربۃ، باب ذکر ما یحل بہ دم المسلم۔

نَسائی نے ص ۹۲ پرعن عثمان کے حوالہ سے نقل کیا ھے:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ، کَفَرَ بَعْدَ اِیْمَانٍ، اَوْزَنٰی بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوْ یَقْتُلُ نَفْساً بِغَیْرِ نَفْسٍ فَیُقْتَلُ.

اسی عثمان کے حوالہ سے سنن دارمی نے ج۲ ص۹۳ کتاب الحدود باب ما یحل بہ دم المسلم کے تحت متذکرہ روایت بیان کی ھے۔

- ابوداؤد نے ج۴ ص۱۲۶ پرکتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد کے ضمن میں حضرت عائشہ سے قدرے اختلاف الفاظ کے ساتھ روایت نقل کی ھے. اور السنن الکبریٰ نے ج۸ ص ۱۹۴ کتاب المرتد باب قتل من ارتد عن الاسلام کے تحت اس روایت کوذکر کیا ھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے۔

ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بعثهٗ الی الیمن ثم ارسل معاذ بن جبل بعد ذلک فلما قدم قال ایها الناس انی رسولُ رسولِ اللّٰہ الیکم فالقٰی له ابوموسیٰ وسادۃ لیجلس الیها فاتی رجل کان یهودیّا فاسلم ثم کفر فقال معاذ لا اجلس حتّٰی یقتل قضاء اللّٰہ ورسوله ثلٰث مرات فلما قتل قعَد (نسائی، باب حکم المرتدو، بخاری باب حکم المرتدو المرتدۃ واستتابتهم. ابوداؤد، کتاب الحدود باب الحکم فی من ارتد)

ترجمہ: نبی ﷺ نے ان کو (یعنی حضرت ابوموسیٰ کو) یمن کا حاکم مقرر کر کے بھیجا۔ پھر اس کے بعد معاذ بن جبل کو ان کے معاون کی حیثیت سے روانہ کیا جب معاذ وہاں پہنچے تو انہوں نے اعلان کیا کہ لوگو! میں تمہاری طرف اللہ کے رسول کا فرستادہ ہوں۔ ابوموسیٰ نے ان کے لئے تکیہ رکھا تا کہ اس سے ٹیک لگا کر بیٹھیں۔ اتنے میں ایک شخص پیش ہوا جو پہلے یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، پھر یہودی ہو گیا۔ معاذؓ نے کہا میں ہرگز نہ بیٹھوں گا جب تک یہ شخص قتل نہ کر دیا جائے، اللہ اور اس کے

تخریج

۴. اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ النَّيْسَابُوْرِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِیُّ، قَالَ: اَنْبَاَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ، رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ اَوْقَتَلَ عَمَدًا، فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ، فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ.

ماخذ:

- نسائی ج۷ ص۱۰۳ کتاب تحریم الدم باب الحکم فی المرتد.

اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰی، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْیَ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَا: كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ، وَكُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلاً نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ،

ابوامامہؓ اور عبداللہ بن عامر کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ بلوائیوں کی وجہ سے جب محصور تھے ہم اس وقت ان کے ساتھ تھے۔ ہم جب گھر میں داخل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِىْ بِالْقَتْلِ، قُلْنَا: يَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ، قَالَ: فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِىْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ، رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ، اَوْزَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهِ، اَوقَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، فَوَاللّٰهِ! مَا زَنَيْتُ فِىْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ، وَلَا تَمَنَّيْتُ اَنَّ لِىْ بِدِيْنِىْ بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِى اللّٰهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا، فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِىْ.

ہوتے تو باہر میدان میں موجود لوگوں کی باتیں سن رہے ہوتے۔ پس ایک روز حضرت عثمانؓ داخل ہوئے اور باہر نکل گئے اور فرمایا یہ بلوائی لوگ مجھے قتل کی دھمکیاں دیتے ہیں ہم نے کہا آپ کو ان کے مقابلہ میں اللہ کافی ہے حضرت عثمانؓ نے کہا پس مجھے یہ لوگ کیوں قتل کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین جرائم کی پاداش میں ایک یہ کہ کوئی آدمی اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا ہو یا شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کی ہو یا بغیر کسی قصاص میں قتل کرنے کے اس نے قتل کیا ہو۔ واللہ میں نے تو نہ دور جاہلیت میں زنا کی ہے اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد نہ میں نے دین کو جس کی ہدایت مجھے اللہ نے فرمائی ہے تبدیل کرنے کی خواہش کی ہے اور نہ میں نے کسی کو قتل کیا ہے پھر وہ مجھے قتل کیوں کرتے ہیں۔

ماخذ:

- نسائی ج۷ ص ۹۲ کتاب تحریم الدم. باب ذکر مایحل به دم المسلم.
- السنن الکبرٰی للبیهقی ج۸ ص۱۹۴ کتاب المرتد، باب قتل من ارتد عن الاسلام.

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَحَدَّثَنِىْ حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍعَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ اَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذَالِكَ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: اَيُّهَاالنَّاسُ ! اِنِّىْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ، فَاَلْقٰى لَهُ اَبُوْمُوْسٰى وِسَادَةً لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا، فَاُتِىَ بِرَجُلٍ كَانَ يَهُوْدِيًّا، فَاَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ. قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول کا یہی فیصلہ ہے، معاذؓ نے یہ بات تین دفعہ کہی۔ آخرکار جب وہ قتل کر دیا گیا تو معاذ بیٹھ گئے۔[۱]

خیال رہے۔ کہ یہ واقعہ نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں پیش آیا۔ اس وقت حضرت ابوموسیٰ آنحضرت ﷺ کے گورنر کی حیثیت میں اور حضرت معاذ وائس گورنر کی حیثیت میں تھے۔ اگر ان کا یہ فعل واقعی اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر مبنی نہ ہوتا تو یقیناً نبی ﷺ اس پر باز پرس فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے۔

كان عبد الله بن سعد بن ابى سرح يكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم فازَلَّهُ الشيطان فلَحَق بالكفارَ فامربه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يُقتل يوم الفتح. فاستجارله عثمان ابن عفان فاجاره رسول الله. (ابو دائود، كتاب الحدود، باب الحكم فيمن ارتد)

ترجمہ: عبداللہ بنؓ سعد بنؓ ابی سرح کسی زمانے میں رسول اللہ ﷺ کا کاتب (سیکریٹری) تھا۔ پھر شیطان نے اس کو پھسلا دیا اور کفار سے جاملا۔ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مگر بعد میں حضرت عثمان نے اس کے لئے پناہ مانگی۔ رسول اللہ نے اس کو پناہ دے دی۔[۲]

اس آخری واقعہ کی تشریح حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت میں ہم کو یہ ملتی ہے:

ماخذ:

- نسائی ج۷ ص۱۰۵ کتاب تحريم الدم، باب الحكم فى المرتد.
- بخاری نے ج۲ ص۱۰۲۳ کتاب الاستتابة المعاندين والمرتدين باب حكم المرتد والمرتدة اور مسلم ج۲ ص۱۲۱ کتاب الامارة باب النهى عن طلب الامارة.
- ابوداؤد نے ج۴ ص۱۲۷ پر کتاب الحدود باب الحکم فیمن ارتد.
- السنن الكبرىٰ ج۸ ص۱۹۵ کتاب المرتد باب قتل من ارتد عن الاسلام بهی بیان کیا هے.

۲. حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِىُّ، ثنا عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِىِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ ابْنِ اَبِى سَرْحٍ، يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ، فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَلَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. فَاَجَارَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لما کان یوم فتح مکة اختبا عبداللّٰہ ابن سعد بن ابی سرح عند عثمان بن عفان فجاء به حتی اوقفه علی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال یا رسول اللّٰہ بایع عبد اللّٰہ فرفع رأسه فَنَظَر الیه ثلثا کل ذلک یابی فبایعه بعد ثلث ثم اقبل علی اصحابه فقال اما کان فیکم رجل رشید یقوم الی هٰذَا حین رآنی کفَفْتُ یدی عن بیعَتِهٖ فیقتلَه فقالوا ماندری یارسول اللّٰہ مافی نفسک الا اَوْمأت الینا بعینک؟ فقال انه لاینبغی لنبیٍ ان تکون له خائنةُ الاعیُن.

ترجمہ: جب مکہ فتح ہوا تو عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح نے عثمان بن عفان کے دامن میں پناہ لی عثمانؓ اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عبد اللہ کی بیعت قبول فرما لیجئے۔ حضورؐ نے سر اٹھایا اور اس کی طرف دیکھا اور چپ رہے۔ تین دفعہ یہی ہوا اور آپ اس کی طرف بس دیکھ دیکھ کر رہ جاتے تھے۔ آخر تین دفعہ کے بعد آپ نے اس کو بیعت میں لے لیا۔ پھر آپ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کیا تمہارے اندر کوئی ایسا بھلا آدمی موجود نہ تھا کہ جب اس نے دیکھا کہ میں نے بیعت سے ہاتھ روک رکھا ہے تو آگے بڑھتا اور اس شخص کو قتل کر دیتا؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے آنکھ سے اشارہ کیوں نہ فرما دیا؟ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ ایک نبی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ آنکھوں کی چوری کرے۔ [۳]

حضرت عائشہؓ سے روایت:

اِنَّ اِمْرأة ارتدت یوم احد فامر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ان تُستاب فان تابت والا قتلت. (بیهقی)

ترجمہ: جنگ احد کے موقع پر (جبکہ مسلمانوں کو شکست ہوئی) ایک عورت مرتد ہو گئی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے توبہ کرائی جائے۔ اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دی جائے۔ [۴]

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے:

اِن امرأة ام رومان ارتدت فامر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم بِان یُعرض علیها الاسلام فان تابت والا قتلت (دارقطنی، بیهقی)

ترجمہ: ایک عورت ام رومان (یا ام مروان) نامی مرتد ہو گئی تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے سامنے پھر اسلام پیش کیا جائے، پھر وہ توبہ کر لے تو بہتر ورنہ قتل کر دی جائے۔ [۵]

بیہقی کی دوسری روایت اس سلسلے میں یہ ہے کہ فابَتْ ان تسلم فقتلت، اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس بنا پر قتل کر دی گئی“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافتِ راشدہ کے نظائر

اس کے بعد دورِ خلافتِ راشدہ کے نظائر ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں ایک عورت جس کا نام ام قرفہ تھا۔ اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس سے توبہ کا مطالبہ کیا، مگر اس نے توبہ نہ کی۔ حضرت ابوبکر نے اسے قتل کرادیا۔ (دارقطنی۔ بیہقی)

(۲) عمرو بن عاص حاکم مصر نے حضرت عمرؓ کو لکھا کہ ایک شخص اسلام لایا تھا، پھر کافر ہوگیا۔ پھر اسلام لایا پھر کافر ہو گیا۔ یہ فعل وہ کئی مرتبہ کرچکا ہے۔ اب اس کا اسلام قبول کیا جائے یا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ جب تک اللہ اس

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص۱۲۸ کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد۔
- نسائی ج۷ ص۱۰۵ کتاب تحریم الدم باب توبة المرتد۔ O السنن الکبریٰ ج۸ ص۱۹۷ کتاب المرتد، باب مایحرم الدم من الاسلام زندیقا کان اوغیرہ۔ عن ابن عباس۔

تخریج

۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: زَعَمَ السُّدِّیُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا کَانَ یَوْمُ فَتْحِ مَکَّةَ، اَخْتَبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِبْنِ اَبِیْ سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَجَاءَ بِهٖ حَتّٰی اَوْقَفَهٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَایِعْ عَبْدَ اللّٰهِ، فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، فَنَظَرَ اِلَیْهِ، ثَلاَثاً، کُلُّ ذٰلِکَ یَاْبٰی، فَبَایَعَهٗ بَعْدَ ثَلاَثٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَمَا کَانَ فِیْکُمْ رَجُلٌ رَشِیْدٌ یَقُوْمُ اِلٰی هٰذَا حَیْثُ رَاٰنِیْ کَفَفْتُ یَدِیْ عَنْ بَیْعَتِهٖ فَیَقْتُلَهٗ؟ فَقَالُوْا: مَا نَدْرِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِیْ نَفْسِکَ، اَلاَّ اَوْمَاْتَ اِلَیْنَا بِعَیْنِکَ؟ قَالَ: اِنَّهٗ لاَ یَنْبَغِیْ لِنَبِیٍّ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْیُنِ۔

ماخذ:

- ابوداؤد ج۴ ص۱۲۸۔ کتاب الحدود، باب الحکم فیمن ارتد اور ابوداؤد نے کتاب الجہاد میں بھی اسے نقل کیا ھے۔ O نسائی ج۷ ص۱۰۶ کتاب تحریم الدم، باب الحکم فی المرتد۔
- السنن الکبریٰ للبیہقی ج۸ ص۲۰۵ کتاب المرتد باب من قال فی المرتد یستتاب مکانه، فان تاب و الا قتل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سے اسلام قبول کرتا ہے تم بھی کئے جاؤ۔ اس کے سامنے اسلام پیش کرو، مان لے تو چھوڑ دو ورنہ گردن ماردو (کنز العمال)

(۳) سعد بن ابی وقاص اور ابو موسیٰ اشعری نے تستر کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ قاصد نے حضرت عمرؓ کے سامنے حالات کی رپورٹ پیش کی۔ آخر میں حضرت عمرؓ نے پوچھا کوئی اور غیر معمولی بات؟ اس نے عرض کیا ہاں اے امیر المومنین! ہم نے ایک عرب کو پکڑا جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا پھر تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا ہم نے اسے قتل کر دیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا۔ "تم نے ایسا کیوں نہ کیا کہ اسے ایک کمرے میں بند کر کے دروازہ کا تیغہ لگا دیتے پھر تین دن تک روزانہ ایک روٹی اس کے پاس پھینکتے رہتے۔ شاید کہ وہ اس دوران میں توبہ کر لیتا۔ خدایا یہ کام میرے حکم سے نہیں ہوا۔ نہ میرے سامنے ہوا، نہ میں اسے سن کر راضی ہوا۔" لیکن حضرت عمرؓ نے اس پر حضرت سعدؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ سے کوئی باز پرس نہیں کی اور نہ کوئی سزا تجویز کی۔ (طحاوی۔ کتاب السیر، بحث استتابۃ المرتد۔ نیز مؤطا، بیہقی، وکتاب الام للشافعی)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سعدؓ و ابو موسیٰ کا فعل تھا تو قانون کی حدود کے اندر، لیکن حضرت عمرؓ کی رائے میں قتل سے پہلے اس شخص کو توبہ کا موقع دینا زیادہ بہتر تھا۔

(۴) حضرت عبداللہ ابن مسعود کو اطلاع ملی کہ بنی حنیفہ کی ایک مسجد میں کچھ لوگ شہادت دے رہے ہیں کہ مسیلمہ

---

۴. نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَاتِمٍ الطَّوِيْلُ، نا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ، نا اَبِيْ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ارْتَدَّتْ امْرَاَةٌ يَوْمَ اُحُدٍ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسْتَتَابَ، فَاِنْ تَابَتْ، وَاِلَّا قُتِلَتْ.

ماخذ:

- سنن دارقطني ج۲ ص۳۳۸. كتاب الحدود.

۵. اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْفَقِيْهُ، انبا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ، الْحَافِظُ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَا، ثنا نَجِيْحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِيُّ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا اُمُّ مَرْوَانَ، ارْتَدَّتْ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْرَضَ عَلَيْهَا الْاِسْلَامُ، فَاِنْ رَجَعَتْ، وَاِلَّا قُتِلَتْ.

ماخذ:

- السنن الكبرىٰ للبيهقي ج۸ ص۲۰۳ كتاب المرتد باب قتل من ارتد عن الاسلام اذا ثبت عليه رجلا كان او امرأة.

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا رسول ہے یہ سن کر حضرت عبداللہ نے پولیس بھیجی اور ان کو گرفتار کر کے بلا لیا۔ جب وہ لوگ ان کے سامنے پیش ہوئے تو سب نے توبہ کر لی اور اقرار کیا کہ ہم آئندہ ایسا نہ کریں گے۔ حضرت عبداللہ نے اوروں کو تو چھوڑ دیا۔ مگر ان میں سے ایک شخص عبداللہ ابن النواحہ کو موت کی سزا دی۔ لوگوں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ نے ایک ہی مقدمہ میں دو مختلف فیصلے کئے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ یہ ابن النّواحہ وہ شخص ہے جو مسیلمہ کی طرف سے نبی ﷺ کے پاس سفیر بن کر آیا تھا۔ میں اس وقت حاضر تھا۔ ایک دوسرا شخص حجر بن دثال بھی اس کے ساتھ سفارت میں شریک تھا۔ آنحضرت نے ان دونوں سے پوچھا کیا تم شہادت دیتے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ان دونوں نے جواب دیا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اگر سفارتی وفد کو قتل کرنا جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا۔ یہ واقعہ بیان کر کے حضرت عبداللہ نے کہا میں نے اسی وجہ سے ابن النواحہ کو سزائے موت دی ہے[1]۔ (طحاوی، حوالہ مذکور)

واضح رہے کہ یہ واقعہ حضرت عمرؓ کے زمانے کا ہے جبکہ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ ان کے ماتحت کوفہ کے چیف جج تھے۔

(۵) کوفہ میں چند آدمی پکڑے گئے جو مسیلمہ کی دعوت پھیلا رہے تھے۔ حضرت عثمانؓ کو اس باب میں لکھا گیا۔ آپ نے جواب میں لکھا ان کے سامنے دین حق اور شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پیش کی جائے، جو اسے قبول کرے اور مسیلمہ سے برأت کا اظہار کر دے اسے چھوڑ دیا جائے اور جو دین مسیلمہ پر قائم رہے اسے قتل کر دیا جائے۔ (طحاوی حوالہ مذکور)

(۶) حضرت علیؓ کے سامنے ایک شخص پیش کیا گیا جو پہلے عیسائی تھا، پھر مسلمان ہوا پھر عیسائی ہو گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا تیری اس روش کا کیا سبب ہے؟ اس نے جواب دیا میں نے عیسائیوں کے دین کو تمہارے دین سے بہتر پایا۔ حضرت علیؓ نے پوچھا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟ اس نے کہا وہ میرے رب ہیں، یا یہ کہا کہ وہ علی کے رب ہیں۔ اس پر حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے (طحاوی، حوالہ مذکور)

○ سنن دارقطنی ج ۲ ص ۳۳۸. کتاب الحدود. ○ دارقطنی نے ج ۲ ص ۳۳۷ پر حضرت جابر سے فعرض علیها فابت ان تسلم، فقتلت کے الفاظ بیان کیے ھیں

ا۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، ثنا اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَصَمُّ ثنا بَحْرُبْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيِّ، اَنَّ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا اُمُّ قُرْفَةَ، كَفَرَتْ بَعْدَ اِسْلَامِهَا، فَاسْتَتَابَهَا اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ تَتُبْ، فَقَتَلَهَا.

---

[1] اس بات کو سمجھنے کے لئے یہ جان لینا ضروری ہے کہ بنی حنیفہ کا قبیلہ ابن النواحہ اور حجر بن دثال سمیت پہلے مسلمان ہو چکا تھا۔ پھر مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہ لوگ اس کی نبوت کے قائل ہو گئے۔ اس بنا پر جب نبی ﷺ نے عبداللہ بن النواحہ اور حجر بن دثال سے فرمایا کہ "اگر سفیروں کا قتل جائز ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا" تو اس کا صریح مطلب یہ تھا کہ اس ارتداد کی وجہ سے تو واجب القتل ہو چکا ہے، لیکن چونکہ اس وقت تو سفیر بن کر آیا ہے اس لئے تجھ پر شریعت کا یہ حکم نافذ نہیں کیا جا سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۷) حضرت علیؓ کو اطلاع دی گئی کہ ایک گروہ عیسائی سے مسلمان ہوا پھر عیسائی ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو گرفتار کرا کے اپنے سامنے بلوایا اور حقیقت حال دریافت کی۔ انہوں نے کہا ہم عیسائی تھے، پھر ہمیں اختیار دیا گیا کہ عیسائی رہیں یا مسلمان ہو جائیں، ہم نے اسلام کو اختیار کر لیا، مگر اب ہماری رائے یہ ہے کہ ہمارے سابق دین سے افضل کوئی دین نہیں ہے۔ لہٰذا اب ہم عیسائی ہو گئے۔ اس پر حضرت علیؓ کے حکم سے یہ لوگ قتل کر دیئے گئے۔ اور ان کے بال بچے غلام بنا لئے گئے۔ (طحاوی، حوالہ مذکور)

(۸) حضرت علیؓ کو اطلاع دی گئی کہ کچھ لوگ آپ کو اپنا رب قرار دیتے ہیں۔ آپ نے انہیں بُلا کر پوچھا تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ ہمارے رب ہیں اور ہمارے خالق و رازق ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا، تمہاری حالت پر افسوس ہے، میں تو تم جیسا ایک بندہ ہوں، تمہاری طرح کھاتا اور پیتا ہوں، اگر اللہ کی اطاعت کروں گا تو وہ مجھے اجر دے گا اور اس کی نافرمانی کروں تو مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے سزا دے گا۔ لہٰذا تم خدا سے ڈرو اور اپنے اس عقیدے کو چھوڑ دو مگر انہوں نے انکار کیا۔ دوسرے دن قنبر نے آ کر عرض کیا کہ وہ لوگ پھر وہی بات کہہ رہے ہیں۔ آپ نے انہیں بلا کر دریافت کیا اور انہوں نے وہی سب باتیں دھرا دیں۔ تیسرے روز حضرت علیؓ نے انہیں بلا کر دھمکی دی کہ اگر اب تم نے وہ بات کہی تو میں تم کو بدترین طریقہ سے قتل کروں گا۔ مگر وہ اپنی بات پر اڑے رہے۔ آخر کار حضرت علیؓ نے ایک گڑھا کھدوایا، اس میں آگ جلوائی، پھر ان سے کہا۔ دیکھو اب بھی اپنے اس قول سے باز آ جاؤ ورنہ میں تمہیں اس گڑھے میں پھینک دوں گا، مگر وہ اپنے اسی عقیدے پر قائم رہے۔ تب حضرت علیؓ کے حکم سے وہ سب اس گڑھے میں پھینک دیئے گئے۔ (فتح الباری ج ۱۲۔ ص ۲۳۸)

(۹) حضرت علیؓ رَحبہ کے مقام پر تھے کہ آپ کو ایک شخص نے آ کر اطلاع دی کہ یہاں ایک گھر کے لوگوں نے اپنے ہاں ایک بت رکھ چھوڑا ہے اور اس کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت علیؓ خود وہاں تشریف لے گئے۔ تلاشی لینے پر بت نکل آیا۔ حضرت علیؓ نے اس گھر میں آگ لگا دی۔ اور وہ گھر والوں سمیت جل گیا۔ (فتح الباری، ج ۱۲۔ ص ۲۳۹)

(۱۰) حضرت علیؓ کے زمانے میں ایک شخص پکڑا ہوا آیا جو مسلمان تھا پھر کافر ہو گیا۔ آپ نے اسے ایک مہینہ تک توبہ کی مہلت دی، پھر اس سے پوچھا، مگر اس نے توبہ سے انکار کر دیا۔ آخر کار آپ نے اسے قتل کرا دیا۔ (کنز العمال ج ۱۔ ص ۳۱۳)

یہ دس نظیریں پورے دور خلافت راشدہ کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ چاروں خلفاء کے زمانہ میں جب بھی ارتداد کا واقعہ پیش آیا ہے اس کی سزا قتل ہی دی گئی ہے، اور ان میں سے کسی واقعہ میں بھی نفس ارتداد کے سوا کسی دوسرے جرم کی شمولیت ثابت نہیں ہے، جس کی بنا پر یہ کہا جا سکے کہ قتل کی سزا دراصل اس جرم پر دی گئی تھی نہ کی ارتداد پر۔

مرتدوں کے خلاف خلیفہ اول کا جہاد

مگر ان سب نظیروں سے بڑھ کر وزنی نظیر اہل ردّہ کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ کا جہاد ہے اس میں صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت شریک تھی۔ اس سے اگر ابتدا میں کسی نے اختلاف کیا بھی تھا تو بعد میں وہ اختلاف اتفاق سے بدل گیا۔ لہٰذا یہ معاملہ اس بات کا صریح ثبوت ہے کہ جن لوگوں نے براہ راست نبی ﷺ سے دین کی تعلیم و تربیت پائی تھی، ان سب کا متفقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ یہ تھا کو جو گروہ اسلام سے پھر جائے اس کے خلاف اسلامی حکومت کو جنگ کرنی چاہئے۔

بعض لوگ اس جہاد کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ مرتدین کی حیثیت دراصل باغیوں کی تھی کیونکہ انہوں نے حکومت کا ٹیکس (یعنی زکوٰۃ) دینا بند کر دیا تھا اور وہ حکومت کے عاملوں کو الگ کر کے خود اپنی حکومتیں قائم کرنے لگے تھے۔ لیکن یہ توجیہہ چار وجوہ سے قطعی غلط ہے۔

(۱) جہاد جن لوگوں کے خلاف کیا گیا تھا وہ سارے کے سارے مانعین زکوٰۃ ہی نہیں تھے بلکہ ان میں مختلف قسم کے مرتدین شامل تھے۔ کچھ لوگ ان مدعیان نبوت پر ایمان لے آئے تھے، جنہوں نے عرب کے مختلف گوشوں میں اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا۔ کچھ کو محمد ﷺ کی نبوت کا یقین نہ رہا تھا اور وہ کہتے تھے کہ **لو کان محمد نبیاً مامات** (اگر محمد نبی ہوتے تو مرتے نہیں) کچھ لوگ تمام ضروریات دین کے قائل تھے اور زکوٰۃ بھی ادا کرنے کے لئے تیار تھے، مگر ان کا کہنا یہ تھا کہ ہم اپنی زکوٰۃ بطورِ خود جمع اور خرچ کریں گے، ابوبکر کے عاملوں کو نہیں دیں گے۔ کچھ اور لوگ کہتے تھے۔ **اطعنا رسول اللہ اذ کان بیننا فواعجبا ماہال ملک ابی بکر** ''ہم نے خدا کے رسول کی پیروی کر لی جبکہ وہ ہمارے درمیان تھا، مگر مقام حیرت ہے کہ یہ ابوبکر کی حکومت ہم پر کیوں مسلط ہوئی''

گویا انہیں اعتراض اس بات پر تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوا اور سب مسلمانوں کو اسی طرح اس مرکز سے وابستہ رہنے پر مجبور کیا جائے جس طرح وہ رسول اللہ کی شخصیت سے وابستہ تھے۔

(۲) ان سب مختلف قسم کے لوگوں کے لئے صحابہؓ نے باغی کے بجائے ''مرتد'' کا لفظ، اور اس ہنگامے کے لئے بغاوت کے بجائے ''ارتداد'' کا لفظ استعمال کیا، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کی نگاہ میں وہ اصل جرم جس کے یہ لوگ مرتکب ہوئے تھے۔ ارتداد تھا نہ کہ بغاوت۔ جنوب عرب میں جن لوگوں نے لقیط بن مالک اْلاَزْدِی کی نبوت تسلیم کر لی تھی ان کے خلاف حضرت ابوبکرؓ نے عکرِمہ بن ابی جہل کو جہاد کے لئے روانہ کرتے وقت یہ ہدایت کی تھی کہ **ومن لقیتۂ من المرتدۃ بین عمان الی حضرموت والیمن فنکل بہ** (عمان سے حضرموت اور یمن تک جہاں مرتدوں کو پاؤ، کچل ڈالو)

(۳) جن لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تھا، ان کے معاملہ میں جب یہ شبہ ظاہر کیا گیا کہ ایسے لوگوں کے خلاف جنگ کرنا جائز بھی ہے یا نہیں تو حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا تھا کہ **واللہ لا قاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوٰۃ** (خدا کی قسم جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا، میں اس سے جنگ کروں گا) اس کے صاف معنٰی یہ ہیں کہ خلیفہ اول کی نگاہ میں ان کا اصل جرم ٹیکس نہ دینا نہیں تھا بلکہ دین اسلام کے دو ارکان میں سے ایک کو ماننا اور دوسرے کو نہ ماننا تھا۔ اور آخر کار جس بنا پر صحابہ کرام نے ان مانعین زکوٰۃ سے جنگ کرنے کے معاملے میں خلیفہ سے اتفاق کیا وہ یہی تھی کہ خلیفہ برحق کے دلائل سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ:

○ السنن الکبریٰ للبیہقی ج۸ ص۲۰۴ کتاب المرتد، باب قتل من ارتد عن الاسلام اذا ثبت علیه رجلا کان اوامراۃ. ○ سنن دارقطنی ج۲ ص۲۳۶. ○دارقطنی نے ان ابابکر قتل ام قرفة الفزارية فی ردتها قتلة مُثلةِ. شد رجليها بفرسين ثم صاح بهما فشقاها. نقل کیا ہے۔

۵. حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ، فَاَخْبَرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ کَانَ فِیْکُمْ مِنْ مُغَرِّبَةِ خَبَرٍ فَقَالَ: نَعَمْ، رَجُلٌ کَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ. قَالَ: فَمَا فَعَلْتُمْ بِهِ؟ قَالَ: قَرَّبْنَاهُ، فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: اَفَلاَ حَبَسْتُمُوْهُ ثَلاَثاً، وَاَطْعَمْتُمُوْهُ کُلَّ یَوْمٍ رَغِیْفاً وَاسْتَتَبْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ یَتُوْبُ وَیُرَاجِعُ اَمْرَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اَحْضُرْ وَلَمْ اٰمُرْ وَلَمْ اَرْضَ اِذْبَلَغَنِیْ.

ماخذ:

○ مؤطا امام مالک ج۲ ص۱۱۶ کتاب الاقضیة، باب القضاء فیمن ارتد عن الاسلام.

تخریج

۱. حَدَّثَنَا یَحْیَ بْنُ بُکَیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ، وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ! یَا اَبَا بَکْرٍ! کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ، قَالَ اَبُوْبَکْرٍ: وَاللّٰهِ! لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّکَاةِ، فَاِنَّ الزَّکَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ! لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقاً کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ! مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

ماخذ:

○ بخاری ج۲ ص۲۳-۱۰۲۲ کتاب استتابة المعاندین والمرتدین الخ باب قتل من ابی قبول الفرائض، وما نسبوا الی الردة۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہیں اس امر کا پورا اطمینان ہو گیا کہ نماز اور زکوۃ میں تفریق کرنے کی وجہ سے یہ لوگ دائرہ دین سے باہر نکل چکے ہیں۔

(۴) ان سب سے بڑھ کر فیصلہ کن چیز سیدنا ابوبکرؓ صدیق کا وہ فرمان عام (Proclamation) ہے جو آپ نے عرب کے مختلف گوشوں میں مرتدین کے خلاف جہاد کے لئے ۱۱ فوجیں روانہ کرتے وقت ہر فوج کے کمانڈر کو لکھ کر دیا تھا۔ حافظ ابن کثیر نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۳۱۶) میں پورا فرمان نقل کیا ہے۔ اس کے حسب ذیل فقرے خاص طور پر قابلِ غور ہیں۔

''تم میں سے جن لوگوں نے شیطان کی پیروی قبول کی ہے اور جو اللہ سے بے خوف ہو کر اسلام سے کفر کی طرف پھر گئے ہیں، ان کی اس حرکت کا حال مجھے معلوم ہوا، اب میں نے فلاں شخص کو مہاجرین وانصار اور نیک نہاد تابعین کی ایک فوج کے ساتھ تمہاری طرف بھیجا ہے۔ اور اسے ہدایت کر دی ہے کہ ایمان کے سوا کسی سے کچھ قبول نہ کرے، اور اللہ عزوجل کی طرف دعوت دیئے بغیر کسی کو قتل نہ کرے۔ پس جو کوئی اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کرے گا اور اقرار کرنے کے بعد اپنے عمل کو درست رکھے گا، اس کے اقرار کو وہ قبول کرلے گا اور اسے راہ راست پر چلنے میں مدد دے گا۔ اور جو انکار کرے گا اس سے وہ لڑے گا یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے۔ اس کو حکم دے دیا گیا ہے کہ انکار کرنے والوں میں سے جس پر وہ قابو پائے، اسے جیتا نہ چھوڑے۔ ان کی بستیوں کو وہ جلا دے، ان کو نیست و نابود کر دے، ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنالے اور اسلام کے سوا کسی سے کچھ قبول نہ کرے۔ پس جو اس کی بات مان لے گا وہ اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو نہ مانے گا وہ اللہ کو عاجز نہ کر سکے گا۔ میں نے اپنے فرستادہ امیر کو یہ بھی ہدایت کر دی ہے کہ میری اس تجویز کو تمہارے ہر مجمع میں سنا دے اور یہ کہ اسلام قبول کرنے کی علامت اذان ہے۔ جہاں سے اذان کی آواز آئے، اس بستی سے تعرض نہ کرو اور جہاں سے یہ آواز نہ آئے وہاں کے لوگوں سے پوچھو کہ وہ کیوں اذان نہیں دیتے۔ اگر وہ انکار کریں تو ان پر ٹوٹ پڑو، اور اگر اقرار کریں تو ان کے ساتھ وہی سلوک کرو جس کے وہ مستحق ہیں''

ائمہ مجتہدین کا اتفاق

اب بحث طویل ہو جائے گی اگر ہم پہلی صدی ہجری سے لے کر اس چودھویں صدی تک کے فقہاء کی تحریریں مسلسل نقل کریں۔ لیکن ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مسئلہ کے جزئیات میں مذاہب اربعہ کے درمیان خواہ کتنا ہی اختلاف ہو، بہر حال بجائے خود یہ مسئلہ کہ ''مرتد کی سزا قتل ہے'' فقہ کے چاروں مذاہب میں متفق علیہ ہے۔

امام مالکؒ کا مذہب ان کی کتاب مؤطا میں یوں لکھا ہے:

''زید بن اسلم سے مالک نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا دین بدلے اس کی گردن مار دو۔ اس حدیث کے متعلق مالک نے کہا جہاں تک ہم سمجھ سکتے ہیں نبی ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اسلام سے نکل کر کسی دوسرے طریقے کا پیرو ہو جائے مگر اپنے کفر کو چھپا کر اسلام کا اظہار کرتا رہے جیسا کہ زندیقوں اور اسی طرح کے دوسرے لوگوں کا ڈھنگ ہے۔ تو اس کا جرم ثابت ہو جانے کے بعد اُسے قتل کر دیا جائے اور توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے کیونکہ ایسے لوگوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توبہ کا بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اور جو شخص اسلام سے نکل کر علانیہ کسی دوسرے طریقے کی پیروی اختیار کرے اس سے توبہ مطالبہ کا کیا جائے، توبہ کرلے تو خیر ورنہ قتل کیا جائے۔'' (باب القضاء فی من ارتد عن الاسلام)

حنابلہ کا مذھب ان کی مستند ترین کتاب ''المغنی'' میں اس طرح بیان ہوا ہے:

''امام احمد بن حنبلؒ کی رائے یہ ہے کہ جو عاقل و بالغ مرد وعورت اسلام کے بعد کفر اختیار کرے اسے تین دن تک توبہ کی مہلت دی جائے، اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔ یہی رائے حسن بصری، زھری، ابراھیم نخعی، مکحول، حماد، لیث، اوزاعی، شافعی اور اسحاق بن راھویہ کی ہے۔'' (جلد ۱۰ص ۷۴)

مذہب حنفی کی تصریح امام طحاوی نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں اس طرح بیان کی ہے۔

''اسلام سے مرتد ہونے والے شخص کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف اس امر میں ہے کہ آیا اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے یا نہیں۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ اگر امام اس سے توبہ کا مطالبہ کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر اگر وہ شخص توبہ کرلے تو چھوڑ دیا جائے ورنہ قتل کر دیا جائے۔ امام ابوحنیفہ، ابویوسف، اور محمد رحمۃ اللہ علیھم ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے یہ رائے اختیار کی ہے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے۔ کہ توبہ کا مطالبہ کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ ان کے نزدیک مرتد کی حیثیت حربی کافر کی سی ہے۔ جن حربی کافروں تک ہماری دعوت پہنچ چکی ہے، ان کو جنگ شروع کرنے سے پیشتر اسلام کی طرف دعوت دینا غیر ضروری ہے، البتہ جنہیں دعوت نہ پہنچی ہو ان پر حملہ آور ہونے سے پہلے حجت تمام کرنی چاہئے۔ اسی طرح جو شخص اسلام سے ناواقفیت کی بنا پر مرتد ہوا ہو اس کو تو پہلے سمجھا کر اسلام کی طرف واپس لانے کی کوشش کرلینی چاہئے۔ مگر جو شخص سوچ سمجھ کر اسلام سے نکلا ہو، اسے توبہ کی دعوت دیئے بغیر قتل کر دیا جائے۔ امام ابویوسف کا بھی ایک قول اسی رائے کی تائید میں ہے، چنانچہ وہ کتاب الاملاء میں فرماتے ہیں کہ میں مرتد کو قتل کروں گا اور توبہ کا مطالبہ نہ کروں گا، ہاں اگر وہ خود ہی جلدی کر کے توبہ کرلے تو میں اسے چھوڑ دوں گا اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے کروں گا'' (کتاب السیر بحث استتابۃ المرتد)

مذہب حنفی کی مزید تصریح ہدایہ میں اس طرح ہے:

''جب کوئی شخص اسلام سے پھر جائے (العیاذ باللہ) تو اس کے سامنے اسلام پیش کیا جائے۔ اگر اسے کوئی شبہ ہو تو اسے صاف کرنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ بہت ممکن ہے وہ کسی شبہ میں مبتلا ہو اور ہم اس کا شبہ دور کردیں تو اس کا شر ایک بدتر صورت (یعنی قتل) کے بجائے ایک بہتر صورت (یعنی دوبارہ قبول اسلام) سے دفع ہو جائے۔ مگر مشائخ فقہاء کے قول کے مطابق اس کے سامنے اسلام پیش کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ اسلام کی دعوت تو اس کو پہنچ چکی'' (باب احکام المرتدین)

افسوس ہے کہ فقہ شافعی کی کوئی معتبر کتاب اس وقت میرے پاس نہیں ہے، مگر ہدایہ میں ان کا جو مذہب نقل کیا گیا ہے وہ یہ ہے:

''شافعیؒ سے منقول ہے کہ امام کو لازم ہے کہ مرتد کو تین دن کی مہلت دے اور اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس سے پہلے اسے قتل کردے۔ کیونکہ ایک مسلمان کا ارتداد بظاہر کسی شبہ ہی کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ایک مدت ضرور ہونی چاہئے۔ جس میں اس کے لئے غور وتامل کا موقع ہو اور ہم اس غرض کے لئے تین دن کافی سمجھتے ہیں۔'' (باب احکام المرتدین)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غالباً ان شہادتوں کے بعد کسی شخص کے لئے اس امر میں شبہ کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے، اور یہ سزا نفس ارتداد کی ہے نہ کہ کسی اور جرم کی جو ارتداد کے ساتھ شامل ہو گیا ہو۔

بعض لوگ حدیث اور فقہ کی باتیں سن کر یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ کہ قرآن میں یہ سزا کہاں لکھی ہے؟ ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے اگرچہ ہم نے اس بحث کی ابتدا میں قرآن کا حکم بھی بیان کر دیا ہے، لیکن اگر بالفرض یہ حکم قرآن میں نہ بھی ہوتا تو حدیث کی کثیر التعداد روایات، خلفائے راشدین کے فیصلوں کی نظیریں، اور فقہاء کی متفقہ رائیں اس حکم کو ثابت کرنے کے لئے بالکل کافی تھیں۔ ثبوت حکم کے لئے ان چیزوں کو ناکافی سمجھ کر جو لوگ اس کا حوالہ قرآن سے مانگتے ہیں ان سے ہمارا سوال یہ ہے کہ تمہاری رائے میں کیا اسلام کا پورا قانون تعزیرات وہی ہے جو قرآن میں بیان ہوا ہے؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو گویا تم کہتے ہو کہ قرآن میں جن افعال کو جرم قرار دے کر سزا تجویز کر دی گئی ہے، ان کے ماسوا کوئی فعل اسلامی حکومت میں جرم مستلزم سزا نہ ہوگا۔ پھر ایک مرتبہ غور کر لو، کیا اس قاعدے پر تم دنیا کی کوئی حکومت ایک دن بھی کامیابی کے ساتھ چلا سکتے ہو؟ اور اگر اس کا جواب نفی میں ہے اور تم خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کے بیان کردہ جرائم اور سزاؤں کے علاوہ اسلامی نظام حکومت میں دوسرے جرائم بھی ہو سکتے ہیں اور ان کے لئے تفصیلی قانون تعزیرات کی ضرورت ہے، تو ہمارا دوسرا سوال یہ ہے کہ جو قانون نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کی حکومت میں رائج تھا اور جس کو مسلسل تیرہ سو برس تک تمام امت کے جج، مجسٹریٹ، اور علماء قانون بالاتفاق تسلیم کرتے رہے ہیں، آیا وہ اسلامی قانون کہلانے کا زیادہ مستحق ہے یا وہ قانون جسے آج چند ایسے لوگ تجویز کریں جو غیر اسلامی علوم اور غیر اسلامی تہذیب و تمدن سے مغلوب و متاثر ہیں اور جن کو اسلامی علوم کی ادھوری تعلیم بھی میسر نہیں آئی ہے؟ (مرتد کی سزا ص ۱۲ سے ۳۰)

اقامت حدود الٰہی

اقامة حدمن حدود اللّٰه خير من مطرا ربعين ليلةً فى بلادِ اللّٰه عزوجل.

ترجمہ: اللہ کی حدود میں سے ایک حد قائم کرنے کی برکت ۴۰ دن کی بارش سے زیادہ ہے"

تشریح: بارش کی برکت یہ ہے کہ اس سے زمین سیراب ہوتی ہے، فصلیں خوب تیار ہوتی ہیں، خوشحالی بڑھتی ہے، مگر اقامت حدود کی برکت اس سے بڑھ کر ہے کہ اس سے فتنہ و فساد اور ظلم و بدامنی کی جڑ کٹتی ہے، خدا کی مخلوق کو امن چین سے زندگی بسر کرنا نصیب ہوتا ہے اور قیام امن سے وہ طمانیت میسر آتی ہے جو تمدن کی جان اور ترقی کی روح ہے۔

[الجہاد فی الاسلام ص ۱۳۱ اشاعت پنجم ۱۹۷۱]

تخریج

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا سَعِيْدُ ابْنُ سِنَانٍ، عَنْ اَبِى الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ اَبِىْ شَجَرَةَ كَثِيْرِبْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ: اِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فِي بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ:

في الزوائد: في اسناده سعيد بن سنان، ضعفه ابن معين وغيره، وقال الدارقطني: يضع الحديث.

- ابن ماجه ج۲. ص۸۴۸ کتاب الحدود، باب اقامة الحدود،
- نسائی ج۸ ص۷۶ کتاب قطع السارق، باب الترغيب فی اقامة الحد.
- نسائی میں عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اِقَامَةُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَيْرٌ لِاَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ اربعين لَيْلَةً ہے،

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَانَا عيسَى بْنُ يَزِيْدَ (اَظُنُّهُ عَنْ جَرِيْرِبْنِ يَزِيْدَ) عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِوبْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْاَرْضِ، خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا.

مآخذ:

- ابن ماجه ج۲ ص۸۴۸. کتاب الحدود، باب اقامة الحدود،
- نسائی ج۸. ص۷۶ کتاب قطع السارق باب الترغيب فی اقامة الحد. نسائی نے ثلاثین نقل کیا ہے ○ مسند احمد ج۲ ص۴۰۲. عن ابی ہریرة ، نسائی والی روایت کے الفاظ اور ص ۳۶۲ پر حَدٌّ يُقَامُ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِلنَّاسِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً منقول ہے۔
- مجمع الزوائد ج۶. ص۲۶۳ کتاب الحدود، باب اقامة الحدود. عن ابن عباس . اس میں وَحَدٌّ يُقَامُ فِي الْاَرْضِ بِحَقِّهِ اَزْكىٰ مِنْ مُطَرِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً منقول ہے. وَقَالَ: لا يروى عن ابن عباس اِلَّا بهذا الا سناد، وفيه زريق بن السخت ولم اعرفه.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادارہ معارف اسلامی منصورہ کے زیر اہتمام خزینہء ارشاداتِ رسول ﷺ کا عظیم منصوبہ

تفہیم الاحادیث

مفکر اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے وسیع لٹریچر سے احادیث کی تخریج و تبویب کا

اہم کام محترم مولانا عبدالوکیل علوی صاحب نے سرانجام دیا

خوبصورت جلد۔ کمپیوٹر کمپوزنگ۔ حسن طباعت کا نمونہ۔ سائز 20x30/8

تفہیم الاحادیث کا مکمل سیٹ درج ذیل ہے

			صفحات
جلد نمبر ۱	عقائد	توحید	465
جلد نمبر ۲	عقائد	رسالت و آخرت	476
جلد نمبر ۳	عبادات	کتاب الصلوٰۃ	442
جلد نمبر ۴	عبادات	کتاب الحج و کتاب الصوم	518
جلد نمبر ۵	معاشرت	نکاح۔ طلاق۔ ایلاء۔ حدود و تعزیرات	448
جلد نمبر ۶	سیاسیات	اسلامی نظام سیاست۔ غزوات و نظم جماعت	554
جلد نمبر ۷	معاشیات	زکوٰۃ۔ سود۔ وراثت وغیرہ	زیر طبع
جلد نمبر ۸	اخلاق و آداب		زیر طبع
جلد نمبر ۹	کتاب الدعوات اور متفرقات		زیر طبع

خود پڑھیے دوسروں کو پڑھایئے

اور

فرامین نبوی سے اپنی زندگیوں میں نکھار پیدا کیجئے

مطالعہ حدیث علم و عرفان میں اضافہ، دنیا کی بھلائی اور جنت تک رسائی کا ذریعہ ہے

مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اس خزینہ رحمت کی طباعت کیلئے تعاون فرمائیں۔

ادارہ معارف اسلامی۔ منصورہ۔ لاہور

7830033 - 5419520 - 448022

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ادارہ معارف اسلامی
منصورہ - لاہور - پاکستان